الله
اسوہ
محمد

جہانگیری

سنن ابوداؤد شریف

جلد سوئم

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی

ترجمہ

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

سنن ابوداؤد

جلد سوئم

تصنیف

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی

ترجمہ و شرح

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

Marfat.com

هو القادر

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

جمیع حقوق الطبع محفوظ للناشر
All rights are reserved
جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ——— سنن ابوداؤد

مترجم ——— ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ ——— ورڈ زمیکر

باہتمام ——— ملک شبیر حسین

سن اشاعت ——— جنوری 2015ء

سرورق ——— اے ایف ایس ایڈورٹائزرز لاہور
0322-7202212

طباعت ——— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ——— روپے

اسٹاکسٹ

شاکر پبلی کیشنز اردو بازار لاہور
فون: 042-37240084

شبیر برادرز زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

Marfat.com

عنوانات

عنوان	صفحہ
اجارہ سے متعلق ابواب	
باب: معلم کی کمائی	۱۷
باب: طبیبوں کی کمائی	۱۸
باب: پچھنے لگانے والے کی کمائی	۱۹
باب: کنیز کی (جسم فروشی کی) کمائی	۲۰
باب: کاہن کی مٹھائی (نذرانہ)	۲۱
باب: جانور کے جفتی کرانے کی اجرت لینا	۲۲
باب: سناروں کا بیان	۲۲
باب: جس غلام کو فروخت کیا جائے اور اس کے پاس مال موجود ہو	۲۳
باب: (سوداگروں سے، منڈی سے باہر) ملاقات کرنا	۲۴
باب: مصنوعی بولی لگانے کی ممانعت	۲۵
باب: شہری کے، دیہاتی کے لیے خرید و فروخت کرنے کی ممانعت	۲۵
باب: جو شخص "تصریہ" والے جانور کو (غلطی سے) خرید لے اور پھر اسے ناپسند کرے	۲۷
باب: ذخیرہ اندوزی کی ممانعت	۲۸
باب: دراہم کو توڑنا	۲۹
باب: نرخ مقرر کرنا	۲۹
باب: ملاوٹ کرنے کی ممانعت	۳۰
باب: خرید و فروخت کرنے والوں کے لیے اختیار ہونا	۳۱
باب: اقالہ کی فضیلت	۳۳

عنوان	صفحہ
باب: جو شخص ایک ہی سودے میں، دو سودے کرے	۳۳
باب: بیع عینہ کی ممانعت	۳۳
باب: بیع سلف کا بیان	۳۴
باب: کسی متعین پھل کی بیع سلم کرنا	۳۵
باب: سلف کو تبدیل کرنا	۳۶
باب: آفت آنے کی صورت میں ادائیگی معاف (یا کم) کرنا	۳۶
باب: آفت کی وضاحت	۳۷
باب: پانی سے روکنا	۳۷
باب: اضافی پانی کو فروخت کرنا	۳۹
باب: بلی کی قیمت (کا حکم)	۳۹
باب: کتوں کی قیمت (کا حکم)	۳۹
باب: شراب اور مردار کی قیمت (کا حکم)	۴۰
باب: پوری طرح اپنے قبضے میں لینے سے پہلے، اناج کو فروخت کرنا	۴۲
باب: آدمی کا سودے وقت یہ کہنا: "کوئی دھوکہ نہیں ہے"	۴۵
باب: عربان (بیعانہ دیا لینے کا حکم)	۴۵
باب: آدمی کا کوئی ایسی چیز فروخت کرنا، جو اس کے پاس نہ ہو	۴۶
باب: سودے میں کوئی شرط عائد کرنا	۴۶
باب: غلام کی ضمانت	۴۷
باب: جو شخص غلام خرید کر، اس سے مزدوری کروائے اور پھر اس میں کوئی عیب پائے	۴۷
باب: جب خرید و فروخت کرنے والوں میں اختلاف ہو جائے	

Marfat.com

عنوان	صفحہ
اورفروخت شدہ سامان موجود ہو	۴۸
باب: شفعہ کا بیان	۴۹
باب: جب کوئی شخص مفلس ہوجائے اور پھر کوئی اپنا مال بعینہٖ اس کے پاس پائے	۵۱
باب: جو شخص انتہائی بیمار جانور کو زندگی فراہم کرے	۵۲
باب: رہن کا بیان	۵
باب: آدمی کا اپنی اولاد کے مال میں سے کھانا	۵۴
باب: جب کوئی شخص، کسی کے پاس اپنا مال بعینہ پائے	۵۵
باب: آدمی کا حاصل ہونے والے مال میں سے اپنا حق حاصل کرلینا	۵۶
باب: تحائف قبول کرنا	۵۷
باب: ہبہ واپس لینا	۵۷
باب: کوئی کام کرنے پر تحفہ دینا	۵۹
باب: آدمی کا اپنی کسی اولاد کو ترجیحی طور پر عطیہ دینا	۵۹
باب: عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر کوئی عطیہ دینا	۶۱
باب: عمریٰ کا بیان	۶۲
باب: جس نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے کہ یہ (حاصل کرنے والے کے) پسماندگان کے لیے بھی ہے	۶۳
باب: رقبیٰ کا بیان	۶۵
باب: عاریت کا ضمان ادا کرنا	۶۵
باب: جو شخص کسی چیز کو خراب کردے، وہ اس کی مثل جرمانہ ادا کرے گا	۶۸
باب: جب مویشی کسی کا کھیت خراب کردیں	۶۹
قضا (یعنی عدالتی فیصلوں) کے بارے میں روایات	
باب: عہدہ قضا مانگنا	۷۰
باب: قاضی کا (فیصلہ دیتے ہوئے) غلطی کرنا	۷۰
باب: عہدہ قضا مانگنا، اور اس کی طرف جلدی کرنا	۷۲
باب: رشوت کا حرام ہونا	۷۳
باب: (ریاستی) اہلکاروں کو ملنے والے تحائف	۷۴
باب: فیصلہ کیسے دیا جائے؟	۷۴
باب: جب قاضی (فیصلہ دیتے ہوئے) غلطی کرجائے	۷۵
باب: مقابل فریق، قاضی کے سامنے کیسے بیٹھیں گے؟	۷۷
باب: قاضی کا غصے کے عالم میں فیصلہ کرنا	۷۷
باب: ذمی لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنا	۷۸
باب: فیصلہ کرتے ہوئے اپنی رائے سے اجتہاد کرنا	۷۹
باب: صلح کا بیان	۸۰
باب: گواہیوں کا بیان	۸۱
باب: جب کوئی شخص کسی مقدمے میں، حقیقت جانے بغیر کسی ایک فریق کی حمایت کرے	۸۲
باب: جھوٹی گواہی دینا	۸۳
باب: کس کی گواہی مسترد کردی جائے گی؟	۸۳
باب: دیہاتی کا شہریوں کے خلاف گواہی دینا	۸۴
باب: رضاعت کے بارے میں گواہی	۸۵
باب: سفر کے دوران کی گئی (کسی مسلمان کی) وصیت کے بارے میں ذمیوں کا گواہی دینا	۸۵
باب: جب قاضی کو ایک ہی گواہ کے سچے ہونے کا یقین ہو تو اس کے لیے یہ بات جائز ہے کہ وہ (اس ایک گواہ کی گواہی کی بنیاد پر) فیصلہ دیدے	۸۷
باب: قسم اور ایک گواہ کی بنیاد پر فیصلہ دینا	۸۸
باب: جب دو آدمی ایک ہی چیز کے بارے میں دعویٰ کردیں اور ان دونوں کے پاس ثبوت نہ ہو	۹۰
باب: مدعیٰ علیہ کے خلاف قسم اٹھانا	۹۲

Marfat.com

عنوان	صفحہ
باب: قسم کیسے اٹھائی جائے	۹۲
باب: اگر مدعیٰ علیہ، ذمی ہو، تو کیا اس سے حلف لیا جائے گا؟	۹۳
باب: آدمی جس موقعہ پر موجود نہیں تھا، اس کے بارے میں اس کے علم کی بنیاد پر، اس سے حلف لینا	۹۳
باب: ذمی سے کیسے حلف لیا جائیگا؟	۹۴
باب: آدمی کا اپنے حق کے لیے قسم اٹھانا	۹۵
باب: قرض کا بیان، کیا اس کی وجہ سے قید کیا جائے گا؟	۹۶
باب: وکالت کا بیان	۹۷
باب: قضاء کا بیان	۹۸
کتاب: علم کے بارے میں روایات	
باب: علم کی فضیلت	۱۰۲
باب: اہل کتاب سے کوئی بات روایت کرنا	۱۰۳
باب: علم کو تحریر کرنا	۱۰۴
باب: نبی اکرم ﷺ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرنے کی شدید مذمت	۱۰۵
باب: اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بارے میں، علم کے بغیر، بات کرنے کا تذکرہ	۱۰۷
باب: بات کو دُہرا دینا	۱۰۷
باب: جلدی، جلدی بات کرنا	۱۰۷
باب: فتویٰ دینے میں احتیاط کرنا	۱۰۸
باب: علم کی بات کو چھپانے کا ناپسندیدہ ہونا	۱۰۹
باب: علم کی اشاعت کی فضیلت	۱۰۹
بنی اسرائیل کے حوالے سے کوئی بات روایت ہونا	۱۱۱
باب: غیر اللہ کے لیے علم کے حصول (کی مذمت)	۱۱۱
باب: وعظ کہنا	۱۱۲
کتاب: مشروبات کے بارے میں روایات	
باب: شراب کا حرام ہونا	۱۱۵
باب: شراب بنانے کے لیے انگور کو نچوڑنا	۱۱۷
باب: شراب کو سرکہ بنانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۱۱۸
باب: شراب کون سی چیزوں سے بنتی ہے؟	۱۱۸
باب: نشے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۱۲۰
باب: داذی (مخصوص قسم کی) شراب	۱۲۳
باب: (شراب کے) برتنوں کا بیان	۱۲۴
باب: دو چیزوں کو ملا کر (نبیذ تیار کرنا)	۱۳۰
باب: کچی کھجور کی نبیذ تیار کرنا	۱۳۲
باب: نبیذ کی صفت کا بیان	۱۳۲
باب: شہد کی شراب کا بیان	۱۳۴
باب: جب نبیذ میں جوش آ جائے	۱۳۶
باب: کھڑے ہو کر کچھ پینا	۱۳۶
باب: مشکیزے کو منہ لگا کر پینا	۱۳۷
باب: مشکیزے کا منہ الٹ کر اس سے پینا	۱۳۷
باب: پیالے کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے پینا	۱۳۸
باب: سونے یا چاندی کے برتن میں پینا	۱۳۸
باب: (چشمے یا نہر وغیرہ میں سے) پانی پینا	۱۳۹
باب: پلانے والا خود کب پیئے گا؟	۱۳۹
باب: مشروب میں پھونک مارنا اور اس میں سانس لینا	۱۴۰
باب: جب آدمی دودھ پیئے، تو کیا پڑھے؟	۱۴۱
باب: برتن کو ڈھانپ کر رکھنا	۱۴۲
کتاب: کھانے سے متعلق روایات	
باب: دعوت قبول کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۱۴۵
باب: نکاح کے لیے ولیمے کا مستحب ہونا	۱۴۷
باب: ولیمہ کتنے دنوں تک مستحب ہے؟	۱۴۷

Marfat.com

عنوان	صفحہ
باب: سفر سے واپسی پر کھانا کھلانا	۱۴۸
باب: مہمان نوازی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۱۴۸
باب: دوسرے کے مال میں سے کھانے کی ضیافت ہونے کا منسوخ ہونا	۱۵۱
باب: ایک دوسرے کے مقابلے میں کھانا کھلانا	۱۵۱
باب: آدمی کو دعوت میں بلایا جائے، اور وہاں وہ کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے	۱۵۲
باب: جب دو دعوت دینے والے اکھٹے آجائیں، تو کس کا حق زیادہ ہوگا؟	۱۵۳
باب: جب نماز کا وقت ہو اور کھانا بھی آجائے	۱۵۳
باب: کھانے کے وقت دونوں ہاتھ دھولینا	۱۵۵
باب: کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا	۱۵۵
باب: اچانک کھانا	۱۵۵
باب: کھانے کی برائی بیان کرنے کا ناپسندیدہ ہونا	۱۵۶
باب: اکھٹے ہوکر کھانا	۱۵۶
باب: کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا	۱۵۷
باب: ٹیک لگا کر کھانا	۱۵۸
باب: پیالے کے اوپری حصے میں سے کھانا	۱۶۰
باب: ایسے دسترخوان پر بیٹھنا، جس میں کچھ ناپسندیدہ چیزیں ہوں	۱۶۱
باب: دائیں ہاتھ سے کھانا	۱۶۱
باب: گوشت کھانا	۱۶۲
باب: کدو کھانا	۱۶۳
باب: ثرید کھانا	۱۶۴
باب: کسی کھانے کو ناپسندیدہ قرار دینے، کا ناپسندیدہ ہونا	۱۶۵
باب: نجاست کھانے والے جانوروں کا گوشت کھانے، یا ان کا دودھ پینے کی ممانعت	۱۶۵
باب: گھوڑے کا گوشت کھانے کا حکم؟	۱۶۶
باب: خرگوش کھانا	۱۶۷
باب: گوہ کھانا	۱۶۸
باب: حبارٰی کا گوشت کھانا	۱۷۰
باب: حشرات الارض کھانا	۱۷۰
باب: جس کی حرمت کا ذکر نہیں ہوا (اس کا کیا حکم ہے؟)	۱۷۱
باب: لگڑ بگڑ کھانا	۱۷۱
باب: درندوں کا گوشت کھانے کی ممانعت	۱۷۱
باب: پالتو گدھوں کا گوشت کھانے کا حکم	۱۷۳
باب: ٹڈی دل کھانا	۱۷۴
باب: جو مچھلی مر کر اُوپر آجائے، اس کو کھانا	۱۷۶
باب: جب آدمی مردار کھانے کے لیے مجبور ہو جائے	۱۷۶
باب: ایک وقت میں دو طرح کے کھانے ایک ساتھ کھانا	۱۷۷
باب: پنیر کھانا	۱۷۸
باب: سرکہ کھانا	۱۷۸
باب: لہسن کھانا	۱۷۸
باب: کھجور (کھانا)	۱۸۱
باب: کھاتے وقت کیڑا لگی ہوئی کھجور کو صاف کرنا	۱۸۲
باب: کھاتے وقت، کھجوریں ایک ساتھ کھانا	۱۸۲
باب: کھاتے وقت، دو قسم کی چیزیں ایک ساتھ کھانا	۱۸۲
باب: اہل کتاب کے برتن استعمال کرنا	۱۸۳
باب: سمندری جانوروں کا حکم	۱۸۴
باب: جب چوہا گھی میں گر جائے (تو اس کا حکم کیا ہے؟)	۱۸۵
باب: جب مکھی کھانے میں گر جائے	۱۸۶
باب: جب لقمہ نیچے گر جائے؟	۱۸۶

Marfat.com

عنوان	صفحہ
باب: خادم کا آقا کے ساتھ کھانا	۱۸۶
باب: (کھانے کے بعد) رومال استعمال کرنا	۱۸۷
باب: آدمی جب کھانا کھالے، تو کیا پڑھے؟	۱۸۷
باب: کھانے کے بعد ہاتھ دھونا	۱۸۸
باب: کھانے کے بعد میزبان کے لیے دعا کرنا	۱۸۸
کتاب: طب کے بارے میں روایات	
باب: آدمی کا دوائی استعمال کرنا	۱۹۰
باب: پرہیز کرنا	۱۹۰
باب: پچھنے لگوانا	۱۹۱
باب: پچھنے لگوانے کی جگہ	۱۹۱
باب: کب پچھنے لگوانا مستحب ہے	۱۹۲
باب: فصد کھلوانا اور پچھنے لگوانے کی جگہ	۱۹۳
باب: داغ لگوانا	۱۹۳
باب: ناک میں دوا ڈالنا	۱۹۴
باب: منتر پڑھنا	۱۹۴
باب: تریاق کا بیان	۱۹۴
باب: ناپسندیدہ دوائیں	۱۹۵
باب: عجوہ کھجور کا بیان	۱۹۶
باب: حلق کو ملنا	۱۹۷
باب: سرمہ لگانا	۱۹۷
باب: نظر لگ جانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۱۹۷
باب: دودھ پلانے والی عورت کے ساتھ مباشرت کرنا	۱۹۸
باب: تعویذ لٹکانا	۱۹۹
باب: دم کرنا	۱۹۹
باب: کیسے دم کیا جائے؟	۲۰۱
موٹا ہونا	۲۰۷

عنوان	صفحہ
باب: کاہنوں کا بیان	۲۰۷
باب: علم نجوم کا بیان	۲۰۷
لکیر کھینچنے کا بیان	۲۰۸
باب: بدشگونی کا بیان	۲۰۹
غلام آزاد کرنے کے بارے میں روایات	
باب: جب کوئی مکاتب غلام، اپنی کتابت کی کچھ رقم ادا کرنے کے بعد، باقی ادائیگی سے عاجز آ جائے یا مر جائے	۲۱۵
باب: مکاتب کو فروخت کرنا جب کتابت کا معاہدہ منسوخ ہو جائے	۲۱۶
باب: مشروط طور پر آزاد کرنا	۲۱۸
باب: جو شخص کسی غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کر دے	۲۱۹
باب: جس نے اس روایت میں مشقت کرانے کا ذکر کیا ہے	۲۲۰
باب: جس نے یہ روایت کیا ہے: ایسے شخص سے مشقت نہیں کروائی جائے گی	۲۲۱
باب: جو شخص کسی محرم رشتے دار کا مالک بن جائے	۲۲۳
باب: اُم ولد کو آزاد کرنا	۲۲۴
باب: مدبر غلام کو فروخت کرنا	۲۲۶
باب: جو شخص اپنے ایسے غلاموں کو آزاد کر دے، جو (اس کی وراثت کے) ایک تہائی مال تک نہ پہنچتے ہوں	۲۲۷
باب: جو شخص کسی غلام کو آزاد کر دے اور اس کے پاس مال بھی موجود ہو	۲۲۸
باب: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کو آزاد کرنا	۲۲۸
باب: غلام کو آزاد کرنے کا ثواب	۲۲۸
باب: کون سے غلام کو آزاد کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟	۲۲۹
باب: تندرستی کے دوران غلام آزاد کرنے کی فضیلت	۲۳۰
کتاب: (قرآن کی) مختلف لہجوں اور قراءتوں کا بیان	

Marfat.com

عنوان	صفحہ
کتاب: حمام کے بارے میں روایات	۲۳۱
باب: برہنہ ہونے کی ممانعت	۲۴۳
باب: برہنہ ہونے کا بیان	۲۴۴
کتاب: لباس کے بارے میں روایات	۲۴۶
باب: جو شخص نیا کپڑا پہنے، اسے کیا دعا دی جائے؟	۲۴۷
باب: قمیص کا بیان	۲۴۸
باب: قبا (پہننے) کا بیان	۲۴۸
باب: مشہور ہونے کے لیے لباس پہننا	۲۴۹
باب: اونی یا بال سے بنا ہوا لباس پہننا	۲۴۹
باب: موٹا لباس پہننا	۲۵۱
باب: خز کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۲۵۲
باب: ریشم پہننے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۲۵۳
باب: جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے	۲۵۴
باب: نشانات والے، یا ریشم کی کڑھائی والے کپڑے کی اجازت	۲۵۷
باب: عذر کی وجہ سے ریشم پہننا	۲۵۸
باب: خواتین کا ریشم پہننا	۲۵۸
باب: نقش ونگار والے کپڑے کو پہننا	۲۵۹
باب: سفید کپڑوں کا بیان	۲۵۹
باب: کپڑے کو دھونے اور پرانے کپڑے پہننے کا بیان	۲۶۰
باب: زرد رنگ کے کپڑے پہننا	۲۶۰
باب: سبز کپڑے پہننا	۲۶۱
باب: سرخ رنگ کا بیان	۲۶۱
باب: اس کی اجازت	۲۶۳
باب: سیاہ لباس پہننا	۲۶۴
باب: کپڑے کے کنارے پر (نقش ونگار وغیرہ بنانا)	۲۶۴
باب: عمامہ باندھنا	۲۶۴
باب: صماء کے طور پر کپڑا لپیٹنا	۲۶۵
باب: بٹن کھولے رکھنا	۲۶۶
باب: سر اور چہرے کا کچھ حصہ ڈھانپ کر رکھنا	۲۶۶
باب: تہبند کو لٹکا کر رکھنا	۲۶۷
باب: تکبر کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۲۷۱
باب: تہبند کے رکھنے کی جگہ	۲۷۲
باب: عورتوں کے لباس کا بیان	۲۷۳
باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا تذکرہ ''وہ اپنے چادریں آگے لٹکا کر رکھیں''	۲۷۴
باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا تذکرہ ''انہیں چاہیے کہ اپنی چادریں اپنے گریبان پر رکھیں''	۲۷۴
باب: عورت کس حد تک زینت ظاہر کر سکتی ہے	۲۷۵
باب: غلام اپنی مالکن کے بال دیکھ سکتا ہے	۲۷۵
باب: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ	۲۷۶
باب: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ''تم مومن عورتوں سے یہ فرمادو کہ وہ اپنی نگاہیں جھکا کر رکھیں''	۲۷۷
باب: اوڑھنی کیسے لی جائے؟	۲۷۹
باب: عورتوں کا باریک لباس پہننا	۲۸۰
باب: عورت کی چادر کا پلو کتنا لمبا ہوگا	۲۸۰
باب: مردہ جانور کی کھال پہننا	۲۸۱
باب: جس نے یہ روایت کیا ہے: مردہ جانور کی کھال سے نفع حاصل نہیں کیا جا سکتا	۲۸۳
باب: چیتوں اور درندوں کی کھال کا بیان	۲۸۴
باب: جوتا پہننا	۲۸۶
باب: بچھونے رکھنا	۲۸۸

Marfat.com

عنوان	صفحہ
باب: پردے لٹکانا	۲۹۰
باب: کپڑے پر صلیب کا نشان ہونا	۲۹۰
باب: تصاویر کا بیان	۲۹۱
کتاب: بال سنوارنے کے بارے میں روایات	
باب: خوشبو استعمال کرنے کا مستحب ہونا	۲۹۶
باب: بالوں کو بنا سنوار کر رکھنا	۲۹۶
باب: خواتین کا خضاب لگانا	۲۹۷
باب: مصنوعی بال لگوانا	۲۹۸
باب: خوشبو واپس کرنا	۳۰۰
باب: عورت کا باہر جاتے وقت خوشبو لگانا	۳۰۱
باب: مردوں کا زعفران کی مخصوص قسم کی خوشبو لگانا	۳۰۲
باب: بالوں کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۳۰۴
باب: مانگ نکالنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۳۰۵
باب: لمبے بال رکھنا	۳۰۶
باب: آدمی کا اپنے بال گوندھ لینا	۳۰۶
باب: سر منڈوا لینا	۳۰۷
باب: ایسا بچہ جس کی لمبی زلفیں ہوں	۳۰۷
باب: اس بارے میں رخصت کا بیان	۳۰۸
باب: مونچھیں چھوٹی رکھنا	۳۰۸
باب: سفید بال نوچ لینا	۳۰۹
باب: خضاب لگانا	۳۱۰
باب: زرد رنگ کا خضاب لگانا	۳۱۱
باب: سیاہ رنگ کا خضاب لگانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۳۱۱
باب: ہاتھی کے دانت استعمال کرنا	۳۱۲
کتاب: انگوٹھی کے بارے میں روایات	
باب: انگوٹھی استعمال کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۳۱۴
باب: انگوٹھی کو ترک کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۳۱۶
باب: سونے کی انگوٹھی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۳۱۷
باب: لوہے کی انگوٹھی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۳۱۷
باب: دائیں یا بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۳۱۹
باب: گھونگروں والی پازیب پہننے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۳۲۰
باب: دانت کو سونے سے بندھوانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۳۲۰
باب: عورتوں کے لیے سونا پہننے کے بارے میں جو منقول ہے	۳۲۱
کتاب: فتنوں (کے بیان سے متعلق) روایات	
باب: فتنوں کا تذکرہ اور ان کے دلائل (نشانیاں)	۳۲۲
باب: فتنے کے بارے میں کوشش کرنے کی ممانعت	۳۳۰
باب: زبان کو روکے رکھنا	۳۳۴
باب: فتنے کے زمانے میں ویرانوں میں جانے کی رخصت	۳۳۵
باب: فتنے کے زمانے میں جنگ کرنے کی ممانعت	۳۳۵
باب: مومن کو قتل کرنے کا شدید (گناہ) ہونا	۳۳۶
باب: قتل ہونے والے کے لئے کس ثواب کی اُمید ہے	۳۴۰
کتاب: مہدی کے بارے میں روایات	
کتاب: (امت میں رونما ہونے والے اہم) معرکوں کا بیان	
باب: ایک صدی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۳۴۶
باب: رومیوں کے ساتھ جنگ کے بارے میں جو کچھ مذکور ہے	۳۴۶
باب: ۳۴۸ ان معرکوں کی نشانیاں	
باب: معرکوں کا یکے بعد دیگرے ہونا	۳۴۲

Marfat.com

عنوان	صفحہ
باب: دوسری اقوام کا اسلام کے خلاف اکٹھا ہونا	۳۴۹
باب: ان جنگوں کے درمیان مسلمانوں کے مرکز کا بیان	۳۴۹
باب: جنگوں کے دوران فتنہ ختم ہو جانا	۳۵۰
باب: ترکوں اور حبشیوں سے بلاوجہ لڑائی مول لینے کی ممانعت	۳۵۰
باب: ترکوں کے ساتھ جنگ کا تذکرہ	۳۵۱
باب: بصرہ کا تذکرہ	۳۵۲
باب: حبشہ کا تذکرہ	۳۵۳
باب: علامات قیامت	۳۵۴
باب: فرات سے خزانے کا ظاہر ہونا	۳۵۵
باب: دجال کا خروج	۳۵۶
باب: جساسہ کا تذکرہ	۳۶۰
باب: ابن صائد کا تذکرہ	۳۶۳
باب: حکم دینا اور منع کرنا	۳۶۵
باب: قیامت قائم ہونا	۳۷۰
کتاب: حدود کے بارے میں روایات	
باب: جو شخص مرتد ہو جائے اس کا حکم	۳۷۲
باب: جو شخص نبی اکرم ﷺ کی گستاخی کرے اس کا حکم	۳۷۶
باب: ڈاکہ زنی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۳۷۸
باب: کسی حد کے بارے میں سفارش کرنے کا حکم	۳۸۲
باب: حد کے مقدمات، جب تک قاضی تک نہیں پہنچتے	۳۸۴
اس وقت تک انہیں معاف کرنا	۳۸۴
باب: اہل حدود کی پردہ پوشی	۳۸۴
باب: حد کا مجرم اگر خود آ کر اقرار کر لے	۳۸۵
باب: حد میں تلقین کرنا	۳۸۶
باب: آدمی کا کسی قابل حد جرم کا اعتراف کرنا، لیکن اس کا نام نہ لینا	۳۸۷
باب: مار پیٹ کر کے تفتیش کرنا	۳۸۷
باب: چور کا ہاتھ کس چیز کی چوری پر کاٹا جائے گا	۳۸۸
باب: کس چیز کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا	۳۸۹
باب: اچک لینے یا خیانت کرنے کی وجہ سے ہاتھ کاٹنا	۳۹۱
باب: جو شخص محفوظ جگہ سے کوئی چیز چوری کرے اس کا حکم	۳۹۲
باب: عاریت کے طور پر لی ہوئی، کسی چیز کو واپس کرنے کے انکار پر ہاتھ کاٹنا	۳۹۳
باب: مجنون کا چوری کرنا یا قابل حد جرم کا ارتکاب کرنا	۳۹۴
باب: نابالغ بچے کا، قابلِ حد جرم کا ارتکاب کرنا	۳۹۶
باب: چور کا جنگ کے دوران چوری کرنا، کیا اس پر ہاتھ کاٹا جائے گا؟	۳۹۷
باب: کفن چور کا ہاتھ کاٹنا	۳۹۸
باب: ایک چور کا بار بار چوری کرنا	۳۹۸
باب: چور کے ہاتھ کو اس کی گردن میں لٹکا دینا	۳۹۹
باب: جب غلام چوری کرے، تو اسے فروخت کر دینا	۴۰۰
باب: سنگسار کرنا	۴۰۰
باب: حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو سنگسار کرنے کا تذکرہ	۴۰۳
باب: اس عورت کا تذکرہ، جس کو سنگسار کرنے کا نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا تھا، جس کا تعلق جہینہ قبیلے سے تھا	۴۱۲
باب: دو یہودیوں کو سنگسار کرنے کا تذکرہ	۴۱۶
باب: آدمی کا اپنی محرم عورت کے ساتھ زنا کرنا	۴۲۲
باب: آدمی کا اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ زنا کرنا	۴۲۳
باب: جو شخص قوم لوط جیسا عمل کرتا ہے، اس کا حکم	۴۲۴
باب: جو شخص جانور کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے	۴۲۵
باب: جب مرد زنا کا اقرار کر لے، اور عورت اقرار نہ کرے (تو کیا، کیا جائے؟)	۴۲۶

Marfat.com

عنوان	صفحہ
باب: جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ صحبت کرنے کے علاوہ کچھ کرلے اور پھر امام کے اسے پکڑنے سے پہلے وہ توبہ کرلے	۴۲۷
باب: ایسی کنیز جو محصنہ نہ ہو، اور وہ زنا کا ارتکاب کرے	۴۲۸
باب: بیمار پر حد جاری کرنا	۴۲۹
باب: قذف کی حد	۴۳۰
باب: شراب نوشی کی حد	۴۳۰
باب: جب کوئی شخص بار بار شراب پیئے	۴۳۴
باب: مسجد میں حد جاری کرنا	۴۳۸
باب: تعزیر کا بیان	۴۳۸
باب: حد کے دوران چہرے پر مارنا	۴۳۹
کتاب: دیت کے بارے میں منقول روایات	
باب: جان کے بدلے میں جان	۴۴۰
باب: کوئی شخص اپنے باپ یا بھائی کے جرم میں نہیں پکڑا جائے گا	۴۴۱
باب: امام کا خون کے معاملے میں معاف کردینے کی ہدایت کرنا	۴۴۱
باب: قتل عمد کے مقتول کے وارث کا دیت وصول کرلینا	۴۴۶
باب: جو شخص دیت وصول کرنے کے بعد قتل کردے	۴۴۷
باب: جو شخص کسی دوسرے کو زہر پلادے یا کھلادے اور پھر وہ مرجائے،	۴۴۷
تو کیا اس سے قصاص لیا جائے گا؟	۴۴۸
باب: جو شخص اپنے غلام کو قتل کردے یا اس کا مثلہ کردے، تو کیا اس سے قصاص لیا جائے گا؟	۴۵۲
باب: قسامت میں قصاص	۴۵۴
باب: قسامت میں قصاص نہ لینے کا تذکرہ	۴۵۷

عنوان	صفحہ
باب: قاتل سے قصاص لیا جائے گا	۴۵۸
باب: کیا مسلمان سے کافر کا قصاص لیا جائے گا؟	۴۶۰
باب: جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پاتا ہے، کیا وہ اسے قتل کردے گا؟	۴۶۱
باب: کوئی کام کرنے والے کے دونوں ہاتھوں کو غلطی سے کوئی نقصان پہنچ جائے (تو کیا حکم ہوگا؟)	۴۶۱
باب: لوہے کے علاوہ قصاص لینا	۴۶۲
باب: مار پیٹ کی وجہ سے قصاص لینا اور حاکم کا اپنی ذات سے قصاص دلوانا	۴۶۳
باب: خواتین کا قتل معاف کردینا	۴۶۴
باب: جسے لوگوں کے درمیان بلوے کے دوران قتل کردیا جائے	۴۶۴
باب: دیت کتنی ہوگی؟	۴۶۵
باب: عمد کے ساتھ مشابہت رکھنے والے، قتل خطاء کی دیت کا بیان	۴۶۷
باب: اعضاء کی دیت کی وضاحت	۴۷۱
باب: پیٹ میں موجود بچے کی دیت	۴۷۵
باب: مکاتب غلام کی دیت	۴۸۱
باب: ذمی کی دیت	۴۸۱
باب: جو شخص کسی دوسرے پر حملہ کردے، اور دوسرا شخص اپنا دفاع کرتے ہوئے اسے نقصان پہنچائے	۴۸۲
باب: جو شخص طبیب بن کر دوا دے، لیکن اسے طب کا علم نہ ہو	۴۸۳
پھر وہ کوئی نقصان کردے	۴۸۳
باب: ایسے قتل خطاء کی دیت، جو عمد کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو	۴۸۳
باب: غریب لوگوں کا غلام اگر کوئی جرم کردے (تو ادائیگی کس کے ذمے ہوگی؟)	۴۸۴
باب: جو شخص لوگوں کے درمیان بلوے میں مارا جائے	۴۸۴

Marfat.com

عنوان	صفحہ
باب: اگر جانور اپنا پاؤں کسی کو مار کر (نقصان پہنچائے، تو اس کا حکم کیا ہوگا؟)	۴۸۵
باب: جانوروں کے مارنے، یا کان میں گرنے، یا کنویں میں گرنے کا نقصان رائیگاں جائے گا	۴۸۵
باب: جب آگ پھیل جائے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟)	۴۸۶
باب: دانتوں کا قصاص لینا	۴۸۶
کتاب: سنت کے بارے میں روایات	
باب: سنت کی وضاحت	۴۸۸
باب: اختلاف کرنے اور قرآن کے متشابہات کی پیروی کرنے کی ممانعت	۴۸۹
باب: خواہش نفس کی پیروی کرنے والوں سے لاتعلق رہنا اور ان سے دشمنی رکھنا	۴۸۹
باب: بدمذہبوں کو سلام نہ کرنا	۴۹۰
باب: قرآن کے بارے میں بحث کرنے کی ممانعت	۴۹۱
باب: سنت کو لازم پکڑنا	۴۹۱
باب: جو شخص سنت کو لازم پکڑنے کی دعوت دے	۴۹۳
باب: ایک کو دوسرے پر فضیلت دینا	۵۰۰
باب: خلفاء کا بیان	۵۰۲
باب: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کی فضیلت کا بیان	۵۱۲
باب: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو برا کہنے کی ممانعت	۵۱۳
باب: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کرنا	۵۱۵
باب: فتنے کے دوران گفتگو ترک کرنے پر جو چیز دلالت کرتی ہے	۵۱۶
باب: انبیاء کرام (علیہم السلام) میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دینا	۵۱۷
باب: ارجاء (کے نظریے) کی تردید	۵۱۹
باب: (ایمان میں) اضافے اور کمی کی دلیل	۵۲۰
باب: تقدیر کا بیان	۵۲۴
باب: مشرکین کے بچوں کا حکم	۵۳۵
باب: جہمیہ کا بیان	۵۳۷
باب: دیدارِ الٰہی کا بیان	۵۴۱
باب: جہمیہ فرقے کی تردید	۵۴۳
باب: قرآن (کے بارے میں جو کچھ منقول ہے)	۵۴۴
باب: شفاعت کا بیان	۵۴۵
باب: دوبارہ زندہ ہونے اور صور کا تذکرہ	۵۴۶
باب: جنت اور جہنم کی تخلیق	۵۴۶
باب: حوض کا بیان	۵۴۷
باب: قبر میں سوال جواب ہونا اور قبر میں عذاب ہونا!	۵۴۹
باب: میزان کا تذکرہ	۵۵۳
باب: دجال کا تذکرہ	۵۵۴
باب: خارجیوں کو قتل کرنا	۵۵۴
باب: خوارج کے ساتھ جنگ کرنا	۵۵۶
باب: چوروں کے ساتھ لڑائی کرنا	۵۶۱
کتاب: ادب (اخلاقیات) کے بارے میں روایات	
نبی کریم ﷺ کے اخلاق اور بُردباری کا تذکرہ	۵۶۳
باب (وقار کا بیان)	۵۶۵
باب: جو شخص غصہ پی جائے	۵۶۵
باب: غصے کے عالم میں کیا پڑھا جائے؟	۵۶۶
باب: کسی کام میں درگزر کرنا	۵۶۸
باب: حسن سلوک	۵۶۹
باب: حیا کا بیان	۵۷۲
باب: حسن اخلاق کا تذکرہ	۵۷۳

Marfat.com

عنوان	صفحہ
باب: امور میں بلندی کا ناپسندیدہ ہونا	۵۷۵
باب: ایک دوسرے کی تعریف کرنے کا ناپسندیدہ ہونا	۵۷۵
باب: نرمی کا بیان	۵۷۷
باب: بھلائی پر شکریہ ادا کرنا	۵۷۸
باب: راستے میں بیٹھنا	۵۷۹
باب: محفل میں کشادگی اختیار کرنا	۵۸۱
باب: دھوپ اور چھاؤں میں بیٹھنا	۵۸۱
باب: دھوپ اور چھاؤں میں بیٹھنا	۵۸۲
باب: حلقے کے درمیان میں بیٹھنا	۵۸۳
باب: ایسے شخص کا بیان جو کسی دوسرے کے لیے اپنی جگہ سے اٹھ جائے	۵۸۳
باب: کس شخص کی ہم نشینی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے	۵۸۴
باب: جھگڑے کا ناپسندیدہ ہونا	۵۸۵
باب: کلام کرنے کا طریقہ	۵۸۶
باب: خطبہ دینا	۵۸۷
باب: لوگوں کو ان کے مرتبے پر رکھنا	۵۸۸
باب: آدمی کا دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھنا	۵۸۹
باب: آدمی کا بیٹھنا	۵۸۳
باب: بیٹھنے کا ناپسندیدہ طریقہ	۵۹۰
باب: عشاء کے بعد بات چیت کرنا	۵۹۰
باب: آدمی کا چوکڑی مار کر بیٹھنا	۵۹۱
باب: سرگوشی میں بات کرنا	۵۹۱
باب: جب کوئی شخص اپنی جگہ اٹھ کر جانے کے بعد واپس آجائے	۵۹۱
باب: اس بات کا ناپسندیدہ ہونا کہ آدمی اپنی محفل سے اللہ تعالیٰ	

عنوان	صفحہ
کا ذکر کیے بغیر اٹھ جائے	۵۹۲
باب: محفل کا کفارہ	۵۹۳
باب: محفل میں شکایات کرنے کا بیان	۵۹۴
باب: لوگوں سے بچ کے رہنا	۵۹۴
باب: پیدل چلنے کا طریقہ	۵۹۶
باب: آدمی کا اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھنا	۵۹۷
باب: کوئی بات پھیلا دینا	۵۹۷
باب: چغل خوری کرنا	۵۹۸
باب: دو غلے شخص کا بیان	۵۹۸
باب: غیبت کا بیان	۵۹۸
باب آدمی کا اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرنا	۶۰۱
باب کون سی چیز غیبت شمار نہیں ہوگی؟	۶۰۲
باب: آدمی کے اپنی غیبت کے معاف کر دینے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۶۰۳
باب: کسی کی ٹوہ لینے کی ممانعت	۶۰۴
باب مسلمان کی پردہ پوشی کرنا	۶۰۵
باب: بھائی چارہ (قائم کرنا)	۶۰۶
باب گالی گلوچ کرنے والے (دو افراد کا تذکرہ)	۶۰۶
باب: تواضع کا بیان	۶۰۷
باب: بدلہ لینا	۶۰۷
باب مرحومین کو برا بھلا کہنے کی ممانعت	۶۰۹
باب: سرکشی کی ممانعت	۶۰۹
باب: حسد کرنا	۶۱۰
باب: لعنت کرنا	۶۱۱
باب: جو شخص اس شخص کو بددعا دے، جس نے اس پر ظلم کیا ہو	۶۱۳
باب: آدمی کا اپنے بھائی سے لاتعلقی اختیار کرنا	۶۱۳

Marfat.com

عنوان	صفحہ
باب: گمان کا بیان	۶۱۶
باب: خیر خواہی اور حفاظت	۶۱۶
باب: آپس کے تعلقات میں بہتری پیدا کرنا	۶۱۶
باب: گانے کی ممانعت کا بیان	۶۱۷
باب: گانے اور آلاتِ موسیقی کا ناپسندیدہ ہونا	۶۱۸
باب: ہیجڑوں سے متعلق احکام	۶۱۹
باب: گڑیا کے ساتھ کھیلنا	۶۲۱
باب: جھولے کا بیان	۶۲۲
باب: چوسر کھیلنے کے ممانعت	۶۲۳
باب: کبوتر بازی	۶۲۴
باب: رحمت کا بیان	۶۲۴
باب: خیر خواہی کا بیان	۶۲۵
باب: مسلمان کی مدد کرنا	۶۲۶
باب: نام تبدیل کر دینا	۶۲۶
باب: برا نام تبدیل کر دینا	۶۲۸
باب: القاب کا حکم	۶۳۱
باب: جو شخص ابوعیسیٰ کنیت اختیار کرے (اس کا حکم)	۶۳۲
باب: آدمی کا کسی کے بیٹے کو "اے میرے بیٹے" کہنا	۶۳۲
باب: آدمی کا ابوالقاسم کنیت اختیار کرنا	۶۳۳
باب: جن حضرات کے نزدیک ان دونوں (یعنی نبی اکرم ﷺ کے نام مبارک اور کنیت کو) جمع کرنا جائز نہیں ہے	۶۳۳
باب: ان دونوں کو جمع کرنے کی رخصت	۶۳۴
باب: ایسے شخص کا کنیت اختیار کرنا، جس کی اولاد نہ ہو	۶۳۵
باب: عورت کا کنیت اختیار کرنا	۶۳۵
باب: ذو معنیٰ بات کرنا	۶۳۶
باب: آدمی کا یہ کہنا: کہ ان لوگوں کا یہ کہنا ہے	۶۳۶
باب: آدمی کا اپنے خطبے میں "امابعد" کہنا	۶۳۷
باب: (انگور کے لیے لفظ) کرم اختیار کرنا اور گفتگو میں محتاط رہنا	۶۳۷
باب: مملوک (اپنے آقا کو یہ نہ کہے:) میرا ربّ	۶۳۷
باب: آدمی یہ نہ کہے: میرا نفس خبیث ہو گیا ہے	۶۳۸
باب: اندھیرے کی نماز	۶۴۰
باب: اس بارے میں جو رخصت روایت کی گئی ہے	۶۴۱
باب: جھوٹ بولنے کی شدید مذمت	۶۴۱
باب: اچھا گمان رکھنا	۶۴۳
باب: وعدہ پورا کرنا	۶۴۴
باب: جو خود کو، کسی ایسی چیز کے ذریعے سیر ظاہر کرے، جو اسے نہ دی گئی ہو	۶۴۵
باب: مزاح کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۶۴۵
باب: جو شخص مذاق میں کوئی چیز حاصل کرے	۶۴۶
باب: تکلف کے ساتھ بات چیت کرنا	۶۴۷
باب: شاعری کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۶۴۸
باب: خوابوں کا بیان	۶۵۱
باب: جماہی لینا	۶۵۴
باب: چھینک کا بیان	۶۵۵
باب: چھینکنے والے کو جواب کیسے دیا جائے؟	۶۵۶
باب: چھینکنے والے کو کتنی مرتبہ جواب دیا جائے؟	۶۵۷
باب: ذمی کو کس طرح چھینک کا جواب دیا جائے؟	۶۵۸
باب: جو شخص چھینک مارے اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہ کرے	۶۵۸
سونے سے متعلق ابواب	
باب: آدمی کا پیٹ کے بل اُلٹا ہو کر (لیٹنا)	۶۶۰
باب: ایسی چھت پر سونا، جس کے آس پاس منڈیر نہ ہو	۶۶۱

Marfat.com

عنوان	صفحہ
باب: باوضو حالت میں سونا	۶۶۱
باب: آدمی کس طرف رخ کرے؟	۶۶۲
باب: سوتے وقت کیا پڑھا جائے؟	۶۶۲
باب: آدمی نیند سے بیدار ہو تو کیا پڑھے؟	۶۶۷
باب: سوتے وقت تسبیح پڑھنا	۶۶۸
باب: صبح کے وقت آدمی کیا پڑھے؟	۶۷۱
باب: آدمی جب پہلی کا چاند دیکھے، تو کیا پڑھے؟	۶۸۴
باب: آدمی جب گھر سے نکلے، تو کیا پڑھے؟	۶۸۴
باب: آدمی جب گھر میں داخل ہو، تو کیا پڑھے؟	۶۸۵
باب: جب تیز ہوا چلے، تو کیا پڑھنا چاہیے؟	۶۸۶
باب: بارش کا بیان	۶۸۷
مرغ اور دیگر جانوروں کا بیان	۶۸۷
باب: جب بچہ پیدا ہو، تو اس کے کان میں اذان دی جائے	۶۸۹
باب: آدمی کا دوسرے آدمی سے پناہ مانگنا	۶۸۹
باب: وسوسہ کو مسترد کرنا	۶۹۰
باب: جب کوئی (آزاد ہونے والا غلام) آدمی، اپنے آزاد کرنے والے کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے	۶۹۱
باب: حسب نسب پر فخر کرنا	۶۹۳
باب: عصبیت کا بیان	۶۹۳
باب: آدمی کا کسی شخص کی بھلائی دیکھ کر اس سے محبت کرنا	۶۹۵
باب: مشورہ (دینا)	۶۹۶
باب: بھلائی کی طرف رہنمائی کرنا	۶۹۶
باب: خواہش نفس کا بیان	۶۹۷
باب: شفاعت کا بیان	۶۹۷
باب: خط لکھتے ہوئے آدمی کا اپنا ذکر پہلے کرنا	۶۹۸
باب: ذمی کی طرف کیسے خط لکھا جائے؟	۶۹۸
باب: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا	۶۹۹
باب: یتیموں کی پرورش کرنے والے کی فضیلت	۷۰۲
باب: جو شخص کسی یتیم کو (اپنے بچوں کے ساتھ تربیت میں) شامل کر لے	۷۰۳
باب: پڑوسی کا حق	۷۰۴
باب: غلام کا حق	۷۰۵
باب: جب غلام اپنے آقا کی خیر خواہی کرے	۷۰۹
باب: جو شخص کسی غلام کو اس کے آقا کے خلاف بھڑکائے	۷۰۹
باب: اجازت مانگنا	۷۱۰
باب: اجازت کیسے لی جائے؟	۷۱۱
باب: آدمی اجازت لیتے ہوئے، کتنی مرتبہ سلام کرے گا؟	۷۱۲
باب: آدمی کا دستک دے کر اجازت لینا	۷۱۲
باب: جس کسی شخص کو بلایا جائے، تو کیا یہ اس کے لیے اذن شمار ہوگا؟	۷۱۶
باب: پردے کے تین اوقات میں اجازت لینا	۷۱۷
باب: سلام کو عام کرنا (یا پھیلانا)	۷۱۸
باب: سلام کیسے کیا جائے؟	۷۱۹
باب: جو شخص سلام میں پہل کرے، اس کی فضیلت	۷۲۰
باب: کون پہلے سلام کرے؟	۷۲۰
باب: جب آدمی کسی سے جدا ہو اور پھر اس سے ملے، تو کیا وہ اسے سلام کرے گا؟	۷۲۰
باب: بچوں کو سلام کرنا	۷۲۱
باب: عورتوں کو سلام کرنا	۷۲۱
باب: ذمیوں کو سلام کرنا	۷۲۲
باب: محفل سے اٹھتے وقت سلام کرنا	۷۲۷

Marfat.com

عنوان	صفحہ
باب: یہ کہنے کا ناپسندیدہ ہونا ''علیک السلام''	۷۲۳
باب: ایک آدمی کا جواب دینا، جماعت کی طرف سے کافی ہوتا ہے	۷۲۳
باب: مصافحہ کرنا	۷۲۴
باب: معانقہ کرنا	۷۲۵
باب: (کسی کے لیے) کھڑے ہونا	۷۲۵
باب: آدمی کا اپنی اولاد کو بوسہ دینا	۷۲۶
باب: دونوں آنکھوں کے درمیان (یعنی پیشانی پر) بوسہ دینا	۷۲۷
باب: رخسار پر بوسہ دینا	۷۲۷
باب: دست بوسی کرنا	۷۲۸
باب: جسم پر بوسہ دینا	۷۲۸
باب: قدم بوسی کرنا	۷۲۸
باب: آدمی کا یہ کہنا: ''اللہ تعالیٰ مجھے تم پر فدا کرے''	۷۲۹
باب: آدمی کا یہ کہنا: اللہ تمہاری آنکھیں ٹھنڈی رکھے	۷۲۹
باب: آدمی کا دوسرے کو یہ کہنا: ''اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے''	۷۳۰
باب: آدمی کا کسی دوسرے کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جانا	۷۳۰
باب: آدمی کا یہ کہنا: فلاں نے آپ کو سلام بھیجا ہے	۷۳۱
باب: جب آدمی کسی بلند آواز سے پکارے، تو دوسرے کا بلند آواز میں لبیک کہنا	۷۳۱
باب: آدمی کا دوسرے شخص سے یہ کہنا: ''اللہ تعالیٰ تمہارے دانتوں کو مسکراتا ہوا رکھے''	۷۳۲
باب: کچھ تعمیر کرنا	۷۳۳
باب: بالاخانے بنانا	۷۳۵
باب: بیری کا درخت کاٹنا	۷۳۵
باب: راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا	۷۳۶
باب: رات کے وقت آگ بجھا دینا	۷۳۷
باب: سانپ کو مار دینا	۷۳۷
باب: چھپکلی کو مار دینا	۷۴۳
باب: چیونٹوں کو مار دینا	۷۴۴
باب: مینڈک کو مار دینا	۷۴۵
باب: کنکری مارنا	۷۴۶
باب: ختنہ کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۷۴۶
باب: عورتوں کا مردوں کے ساتھ راستے میں چلنا	۷۴۷
باب: آدمی کا زمانے کو برا کہنا	۷۴۷

Marfat.com

اَبْوَابُ الْاِجَارَةِ

اجارہ سے متعلق ابواب

فِیْ کَسْبِ الْمُعَلِّمِ

باب: معلم کی کمائی

3416 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ، وَحُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّوَاسِیُّ، عَنْ مُغِیْرَةَ بْنِ زِیَادٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَیٍّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: عَلَّمْتُ نَاسًا مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ الْکِتَابَ، وَالْقُرْآنَ فَاَهْدَی اِلَیَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْسًا فَقُلْتُ: لَیْسَتْ بِمَالٍ وَاَرْمِیْ عَنْهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، لَاٰتِیَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَاَسْاَلَنَّهُ فَاَتَیْتُهُ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَجُلٌ اَهْدَی اِلَیَّ قَوْسًا مِمَّنْ کُنْتُ اُعَلِّمُهُ الْکِتَابَ وَالْقُرْآنَ، وَلَیْسَتْ بِمَالٍ وَاَرْمِیْ عَنْهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، قَالَ: اِنْ کُنْتَ تُحِبُّ اَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا،

❁❁ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اہل صفہ کے کچھ افراد کو قرآن اور لکھنے کی تعلیم دی، تو ان میں سے ایک شخص نے مجھے تحفے کے طور پر کمان دیدی، میں نے سوچا یہ کوئی ایسا خاص مال نہیں ہے، میں جہاد کے دوران اس کے ذریعے تیر اندازی ہی کر سکتا ہوں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ایک شخص نے مجھے کمان تحفے کے طور پر دی ہے یہ ان لوگوں میں سے ایک ہے جنہیں میں نے لکھنا اور قرآن پڑھنا سکھایا ہے، یہ کوئی خاص مال نہیں ہے، میں صرف اس کے ذریعے اللہ کی راہ میں (جہاد کے دوران) تیر اندازی کر سکتا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اگر تم اس بات کو پسند کرتے ہو، کہ تمہیں آگ کا طوق پہنایا جائے، تو تم اسے قبول کر لو"۔

3417 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، وَکَثِیْرُ بْنُ عُبَیْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ، حَدَّثَنِیْ بِشْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَسَارٍ - قَالَ عَمْرٌو: وَحَدَّثَنِیْ - عُبَادَةُ بْنُ نُسَیٍّ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِیْ اُمَیَّةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ نَحْوَ هٰذَا الْخَبَرِ وَالْاَوَّلُ اَتَمُّ، فَقُلْتُ: مَا تَرَی فِیْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: جَمْرَةٌ بَیْنَ کَتِفَیْكَ تَقَلَّدْتَّهَا اَوْ تَعَلَّقْتَهَا

❁❁ یہ روایت ایک سند کے ہمراہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے تاہم پہلی روایت زیادہ مکمل ہے (اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:) میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کی اس کے بارے میں کیا رائے ہے؟ نبی

Marfat.com

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک انگارہ ہے، جسے تم نے اپنے کندھوں کے درمیان ڈال لیا ہے (راوی کو شک ہے شاید الفاظ ہیں) لٹکا لیا ہے۔

بَابٌ فِیْ کَسْبِ الْاَطِبَّاءِ

باب: طبیبوں کی کمائی

3418 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ، عَنْ اَبِی الْمُتَوَکِّلِ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ، اَنَّ رَهْطًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوْا فِیْ سَفْرَةٍ سَافَرُوْهَا فَنَزَلُوْا بِحَیٍّ مِنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوْهُمْ فَاَبَوْا اَنْ یُضَیِّفُوْهُمْ، قَالَ: فَلُدِغَ سَیِّدُ ذٰلِكَ الْحَیِّ فَشَفَوْا لَهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ لَا یَنْفَعُهٗ شَیْءٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ اَتَیْتُمْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِیْنَ نَزَلُوْا بِكُمْ لَعَلَّ اَنْ یَكُوْنَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَیْءٌ یَنْفَعُ صَاحِبَكُمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ سَیِّدَنَا لُدِغَ فَشَفَیْنَا لَهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ، فَلَا یَنْفَعُهٗ شَیْءٌ، فَهَلْ عِنْدَ اَحَدٍ مِنْكُمْ شَیْءٌ یَشْفِیْ صَاحِبَنَا؟، یَعْنِیْ رُقْیَةً، فَقَالَ رَجُلٌ: مِنَ الْقَوْمِ اِنِّیْ لَاَرْقِیْ وَلٰكِنِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَاَبَیْتُمْ اَنْ تُضَیِّفُوْنَا مَا اَنَا بِرَاقٍ حَتّٰی تَجْعَلُوْا لِیْ جُعْلًا فَجَعَلُوْا لَهٗ قَطِیْعًا مِنَ الشَّاءِ، فَاَتَاهُ فَقَرَاَ عَلَیْهِ بِاُمِّ الْكِتَابِ، وَیَتْفِلُ حَتّٰی بَرِءَ كَاَنَّمَا انْشِطَ مِنْ عِقَالٍ، فَاَوْفَاهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِیْ صَالَحُوْهُ عَلَیْهِ، فَقَالُوْا: اقْتَسِمُوْا، فَقَالَ الَّذِیْ رَقَی: لَا تَفْعَلُوْا حَتّٰی نَاْتِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْتَاْمِرَهٗ، فَغَدَوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ اَیْنَ عَلِمْتُمْ اَنَّهَا رُقْیَةٌ؟ اَحْسَنْتُمْ وَاضْرِبُوْا لِیْ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ،

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا ایک گروہ سفر پر روانہ ہوا، انہوں نے ایک عرب قبیلے کے پاس پڑاؤ کیا، انہوں نے ان سے مہمان نوازی کے لیے کہا تو ان لوگوں نے انہیں مہمان بنانے سے انکار کر دیا، راوی بیان کرتے ہیں: اس قبیلے کے سردار کو کسی زہریلے کیڑے نے کاٹ لیا، ان لوگوں نے ہر چیز کو دوا کے طور پر استعمال کیا، لیکن اس سردار کو کوئی فائدہ نہیں ہوا، تو ان میں سے کسی نے کہا اگر تم ان لوگوں کے پاس جاؤ، جو تمہارے پاس آ کر پڑاؤ کیے ہوئے ہیں، تو ہو سکتا ہے، ان میں سے کسی کے پاس ایسی چیز ہو، جو تمہارے آقا کو فائدہ دیدے، تو ان میں سے ایک شخص (ہمارے پاس آیا، اور اس نے) کہا، ہمارے سردار کو کسی زہریلی چیز نے کاٹ لیا ہے، ہم نے اسے ہر طرح سے ٹھیک کرنے کی کوشش کی لیکن کسی چیز نے فائدہ نہیں دیا، کیا تم میں سے کسی کے پاس ایسی چیز ہے، جس کے ذریعے وہ ہمارے ساتھی کو شفاء دے سکے، اس کی مراد یہ تھی، کسی کو کوئی دم کرنا آتا ہے، تو حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا، میں دم کر دوں گا لیکن ہم نے تمہیں کہا تھا کہ ہمیں مہمان بنا لو، لیکن تم نے ہمیں مہمان بنانے سے انکار کر دیا، میں اس وقت تک دم نہیں کروں گا، جب تک تم ہمارا معاوضہ مقرر نہیں کرتے، تو ان لوگوں نے

3418- واخرجه بنحوه البخاری (2276) و (5736) و (5749)، ومسلم (2201)، وابن ماجه (2156/م)، والترمذی (2193)، والنسائی فی "الکبری" (7491) و (15800) و (10801) من طرق عن ابی بشر جعفر بن ایاس، به. وهو فی "مسند احمد" (15985) و (11399). واخرجه ابن ماجه (2156)، والترمذی (2192)، والنسائی فی "الکبری" (10799) و (10802).

Marfat.com

بکریوں کا ایک ریوڑ معاوضے کے طور پر طے کر دیا، وہ شخص اس سردار کے پاس آیا، اس نے سورۃ الفاتحہ پڑھ کر اس پر دم کرنا شروع کیا، یہاں تک کہ وہ سردار ٹھیک ہو گیا، یوں جیسے ان کی رسیاں کھول دی گئیں ہوں، راوی بیان کرتے ہیں، ان لوگوں نے طے شدہ معاوضہ ادا کر دیا، ان لوگوں نے کہا تم اسے تقسیم کر لو، دم کرنے والے شخص نے کہا تم لوگ ایسا اس وقت تک نہ کرو، جب تک ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے اس کی اجازت نہیں لے لیتے، پھر وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی، تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: ''تم لوگوں کو کیسے پتہ چلا کہ اس کا دم ہوتا ہے، تم نے اچھا کیا ہے، تم لوگ اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھو''۔

3419 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِينَ، عَنْ اَخِيهِ مَعْبَدِ بْنِ سِيْرِينَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

3420 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ، عَنْ عَمِّهِ، اَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ فَاَتَوْهُ، فَقَالُوْا: اِنَّكَ جِئْتَ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ، فَارْقِ لَنَا هٰذَا الرَّجُلَ فَاَتَوْهُ بِرَجُلٍ مَعْتُوهٍ فِي الْقُيُودِ، فَرَقَاهُ بِاُمِّ الْقُرْآنِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً، وَكُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ، ثُمَّ تَفَلَ فَكَاَنَّمَا انْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَاَعْطَوْهُ شَيْئًا، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلْ فَلَعَمْرِي لَمَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ، لَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ

❀❀ خارجہ بن صلت اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ان کا گزر کسی قوم کے پاس سے ہوا، وہ لوگ ان کے پاس آئے اور بولے: تم ان صاحب کی طرف سے بھلائی لے کر آئے ہو، تو تم ہمارے شخص کو دم کر دو، وہ لوگ اس شخص کو ساتھ لے کر آئے، جو زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا، ان صحابی نے سورۃ الفاتحہ پڑھ کر تین دن تک صبح و شام اسے دم کیا، وہ جب بھی مکمل سورۃ پڑھ لیتے، اپنا لعاب اکٹھا کرتے اور اپنا لعاب اس پر ڈال دیتے تو وہ شخص یوں ٹھیک ہو گیا جیسے اسے رسیوں سے آزاد کر دیا گیا ہو، ان لوگوں نے اس صحابی کو کچھ دیا، وہ صحابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بات کا تذکرہ کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم اسے کھالو، میری زندگی کی قسم لوگ باطل دم کر کے کھاتے ہیں اور تم حق دم کر کے کھا رہے ہو''

بَابٌ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ

باب: پچھنے لگانے والے کی کمائی

3421 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، اَخْبَرَنَا اَبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ قَارِظٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ

Marfat.com

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پچھنے لگانے والے کی آمدن حرام ہے، کتے کی قیمت حرام ہے اور فاحشہ عورت کی آمدن حرام ہے''

3422 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ اسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهَا فَلَمْ يَزَلْ يَسْاَلُهُ وَيَسْتَاْذِنُهُ، حَتّٰى اَمَرَهُ اَنْ اَعْلِفَهُ نَاضِحَكَ وَرَقِيْقَكَ.

❀❀ ابن محیصہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے والے کے معاوضے کے بارے میں اجازت لی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس سے منع کر دیا، وہ مسلسل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال کرتے رہے اور ان سے اجازت حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ (اس کی آمدن کو) اپنے اونٹ کو کھلا دیں، یا غلام کو کھلا دیں۔

3423 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ وَلَوْ عَلِمَهُ خَبِيْثًا لَمْ يُعْطِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے، آپ نے پچھنے لگانے والے کو اس کا معاوضہ ادا کیا، اگر آپ کو یہ علم ہوتا کہ یہ حرام ہے تو آپ اسے یہ نہ دیتے۔

3424 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ قَالَ: حَجَمَ اَبُوْ طَيْبَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ، وَاَمَرَ اَهْلَهُ اَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطیبہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھجوروں کا ایک صاع دینے کا حکم دیا آپ نے اس کے آقا کو یہ ہدایت دی کہ وہ اس کے خراج میں تخفیف کر دے۔

بَابٌ فِيْ كَسْبِ الْاِمَاءِ

باب: کنیز کی (جسم فروشی کی) کمائی

3423–اسناده صحيح . خالد : هو ابن مِهران الحذّاء ، ومُسدَّد : هو ابن مُسَرْهَد . واخرجه البخارى (2103) و (2279) من طريق خالد الحذاء ، به . وهو فى "مسند احمد" (3284). واخرجه البخارى (2278)، ومسلم باثر (1577)، وباثر (2208)، وابن ماجه (2162)، والنسائى فى "الكبرى" (1580) من طريق طاووس اليمانى، عن ابن عباس . دون قوله: ولو كان خبيثاً لم يعطه. وهو فى "مسند احمد" (2249) و (2337)، و"صحيح ابن حبان" (5150). واخرجه مسلم باثر (1577) من طريق الشعبى

3424–اسناده صحيح . حميد الطويل : هو ابن ابى حميد، والقعنبى : هو عبد الله ابن مسلمة بن قعنب . وهو فى "موطا مالك" 2/ 974. واخرجه البخارى (2102) و (2210) و (2277) و (2281)، ومسلم (1577)، والترمذى (1324) من طرق عن حميد الطويل، به. وهو فى "مسند احمد" (11966). واخرجه البخارى (2280)، ومسلم باثر (2208)

Marfat.com

3425 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ، سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْاِمَاءِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنیزوں کی کمائی سے منع کیا ہے۔

3426 - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، حَدَّثَنِیْ طَارِقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِیُّ، قَالَ: جَاءَ رَافِعُ بْنُ رِفَاعَةَ اِلٰی مَجْلِسِ الْاَنْصَارِ فَقَالَ: لَقَدْ نَهَانَا نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ، فَذَكَرَ اَشْيَاءَ وَنَهٰی عَنْ كَسْبِ الْاَمَةِ اِلَّا مَا عَمِلَتْ بِيَدِهَا، وَقَالَ: هٰكَذَا بِاَصَابِعِهِ نَحْوَ الْخَبْزِ وَالْغَزْلِ وَالنَّفْشِ

❁❁ طارق بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت رافع بن رفاعہ رضی اللہ عنہ انصاریوں کی ایک محفل میں آئے، اور بولے: انہوں نے فرمایا: اللہ کی نبی نے ہمیں آج منع کر دیا ہے، اس کے بعد انہوں نے کچھ چیزوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کنیزوں کی آمدن سے بھی منع کیا ہے، ماسوائے اس چیز کے، جو وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے کام لے کر (کماتی ہیں)۔

راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنی انگلیوں کے ذریعے اس طرح اشارہ کیا، جیسے روٹی پکانا یا سوت کاتنا یا روئی وغیرہ دھنکنا۔

3427 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَعْنِی ابْنَ هُرَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ رَافِعٍ هُوَ ابْنُ خَدِيْجٍ، قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْاَمَةِ حَتّٰی يُعْلَمَ مِنْ اَيْنَ هُوَ

❁❁ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنیز کی آمدن سے منع کیا ہے، جب تک یہ پتہ نہیں چلتا کہ وہ آمدن کہاں سے آتی ہے۔

بَابٌ فِیْ حُلْوَانِ الْكَاهِنِ

باب: کاہن کی مٹھائی (نذرانہ)

3428 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ: عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِیِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

❁❁ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے کتے کی قیمت فاحشہ عورت کی آمدن اور کاہن کے نذرانے سے منع کیا ہے۔

3428- اسناده صحيح. سفيان: هو ابن عيينة، وقتيبة: هو ابن سعيد البغلاني. واخرجه البخاري (2237)، ومسلم (1567)، وابن ماجه (2159)، والترمذي (1164) و (1321) و (2201)، والنسائي (4292) و (4666) من طرق عن الزهري، به. وهو في "مسند احمد" (17070)، و"صحيح ابن حبان" (5157).

Marfat.com

بَابٌ فِیْ عَسْبِ الْفَحْلِ

باب: جانور کے جفتی کرانے کی اجرت لینا

3429 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نر جانور کو جفتی کے لیے، معاوضے کے عوض میں دینے سے منع کیا ہے۔

بَابٌ فِی الصَّائِغِ

باب: سناروں کا بیان

3430 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ مَاجِدَةَ، قَالَ: قَطَعْتُ مِنْ اُذُنِ غُلَامٍ، اَوْ قُطِعَ مِنْ اُذُنِیْ فَقَدِمَ عَلَيْنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَاجًّا فَاجْتَمَعْنَا اِلَيْهِ فَرَفَعَنَا اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ هٰذَا قَدْ بَلَغَ الْقِصَاصَ ادْعُوا لِیْ حَجَّامًا لِيَقْتَصَّ مِنْهُ، فَلَمَّا دُعِیَ الْحَجَّامُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنِّیْ وَهَبْتُ لِخَالَتِیْ غُلَامًا، وَاَنَا اَرْجُو اَنْ يُبَارَكَ لَهَا فِيْهِ، فَقُلْتُ لَهَا: لَا تُسَلِّمِيْهِ حَجَّامًا وَلَا صَائِغًا وَلَا قَصَّابًا

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوٰى عَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ ابْنُ مَاجِدَةَ، رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ سَهْمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ،

❁❁ ابو ماجد بیان کرتے ہیں: میں نے ایک لڑکے کا کان کاٹ لیا، (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میرا کان کاٹ لیا گیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حج کرنے کے لیے ہمارے علاقے میں تشریف لائے، ہم ان کے پاس جمع ہوئے تو انہوں نے ہمیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف بھجوا دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک یہ (یعنی کٹا ہوا کان) قصاص کی حد تک پہنچتا ہے، تو میرے پاس کسی پچھنے لگانے والے کو لاؤ، جو قصاص لے، جب پچھنے لگانے والے کو بلایا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں نے اپنی خالہ کو ایک غلام تحفے کو طور پر دیا، مجھے یہ امید ہے کہ اس خالہ کے لیے اس میں برکت رکھی جائے گی، میں نے اس خاتون سے کہا، آپ اسے کسی پچھنے لگانے والے، یا سنار یا قصائی کے حوالے نہ کیجیے گا، (کہ کہیں وہ ان سے یہ پیشہ نہ سیکھ لے)''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

3429- اسناده صحيح . اسماعيل : هو ابن ابراهيم بن مقسم، المعروف بابن عُلَيَّة . واخرجه البخاری (2284)، والترمذی (1319)، والنسائی (4671) من طريقين عن علی بن الحكم، به وهو فی "مسند احمد" (4630)، و"صحيح ابن حبان" (5156).

Marfat.com

3431 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُرَقِيِّ، عَنِ ابْنِ مَاجِدَةَ السَّهْمِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ،

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

3432 - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُرَقِيُّ، عَنِ ابْنِ مَاجِدَةَ السَّهْمِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابٌ فِي الْعَبْدِ يُبَاعُ وَلَهُ مَالٌ

باب: جس غلام کو فروخت کیا جائے اور اس کے پاس مال موجود ہو

3433 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ، اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ، وَمَنْ بَاعَ نَخْلًا مُؤَبَّرًا فَالثَّمَرَةُ لِلْبَائِعِ، اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ،

❁❁ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کوئی غلام فروخت کرے اور اس غلام کے پاس مال بھی موجود ہو، تو وہ مال فروخت کرنے والے کی ملکیت ہو گا، اگر خریدار نے اس کی شرط عائد کی ہو گی، تو حکم مختلف ہو گا، جو شخص پیوند شدہ کھجوروں کا باغ فروخت کرتا ہے، تو اس کا پھل فروخت کرنے والی کی ملکیت ہو گا، البتہ اگر خریدار نے شرط عائد کی ہو، تو (حکم مختلف) ہو گا''۔

3434 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِصَّةِ الْعَبْدِ. وَعَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِصَّةِ النَّخْلِ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: وَاخْتَلَفَ الزُّهْرِيُّ، وَنَافِعٌ، فِي اَرْبَعَةِ اَحَادِيثَ هٰذَا اَحَدُهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام کا واقعہ نقل کرتے ہیں، جبکہ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کھجور والا مسئلہ نقل کیا ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) زہری اور نافع نے چار روایات میں اختلاف کیا ہے، یہ ان میں سے ایک ہے۔

3435 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ

3433- اسنادہ صحیح. سالم: هو ابن عبد الله بن عمر بن الخطاب، وسفيان: هو ابن عيينة. واخرجه البخاری (2379)، ومسلم (1543)، وابن ماجه (2211)، والترمذی (1288)، والنسائی فی "المجتبى" (4636) من طرق عن ابن شهاب الزهری، به. وهو فی "مسند احمد" (4552)، و"صحيح ابن حبان" (4922).

Marfat.com

عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَاعَ عَبْدًا، وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ، اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی غلام فروخت کرے، اور اس غلام کا کوئی مال ہو، تو وہ مال فروخت کرنے والے کو ملے گا، البتہ اگر خریدار نے شرط عائد کی ہو، (تو حکم مختلف ہوگا)''۔

بَابٌ فِي التَّلَقِّي

باب: (سوداگروں سے، منڈی سے باہر) ملاقات کرنا

3436 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا الْاَسْوَاقَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی شخص کسی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ ہی تم لوگ، سامان (لانے والے سوداگروں سے منڈی سے باہر) ملو، جب تک وہ بازار میں اتر نہیں جاتا''۔

3437 - حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ اَبُوْ تَوْبَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو الرَّقِّيَّ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ، فَاِنْ تَلَقَّاهُ مُتَلَقٍّ مُشْتَرٍ فَاشْتَرَاهُ، فَصَاحِبُ السِّلْعَةِ بِالْخِيَارِ اِذَا وَرَدَتِ السُّوْقَ، قَالَ اَبُوْ عَلِيٍّ: سَمِعْتُ اَبَا دَاوُدَ: يَقُوْلُ: قَالَ سُفْيَانُ: لَا يَبِعْ

3435–واخرجه ابن ابی شیبة /7 112 و /14 226، واحمد (14214)، وابو یعلی (2139)، والبیهقی /5 326 من طریق سفیان الثوری، بهذا الاسناد. واخرجه احمد (14325)، والنسائی فی "الکبری" (4964)، وابن حبان (4924) من طریق عطاء بن ابی رباح، عن جابر. واخرجه ابو حنیفة (338)، وعنه ابو یوسف فی "الآثار" (829)، والبیهقی /5 326

3436–اسناده صحیح. وهو فی "موطا مالك" بروایة ابی مصعب الزهری (2701). وهو کذلك فی "الموطا" بروایة یحیٰی بن یحیٰی اللیثی /2 683 دون ذکر تلقی السلع. وفی "الموطا" بروایة محمد بن الحسن الشیبانی (772) و (784) مفرّقاً بین المساومة وتلقی السلع. واخرجه البخاری (2165) عن عبد الله بن یوسف، عن مالك، به. تاماً. واخرج الشطر الاول منه وهو المساومة البخاری (2139) عن اسماعیل بن ابی اویس، ومسلم باثر (1514) عن یحیٰی بن یحیٰی النیسابوری، وابن ماجه (2171) عن سوید بن سعید، ثلاثتهم عن مالك، به

3437–اسناده صحیح. ابن سیرین: هو محمد، وایوب: هو ابن ابی تمیمة السختیانی. واخرجه الترمذی (1264) من طریق عُبید الله بن عمرو الرقی، بهذا الاسناد. واخرجه مسلم (1519)، وابن ماجه (2178)، والنسائی (4501) من طریق هشام بن حسان، عن محمد بن سیرین، به. واخرجه البخاری (2727)، ومسلم (1515)، والنسائی (4491) من طریق ابی حازم سلمان الاشجعی، والبخاری (2162) من طریق سعید المقبری، کلاهما عن ابی هریرة وهو فی "مسند احمد" (7825) و (10324)، و"صحیح ابن حبان" (4961). وسیاتی ضمن الحدیث (3443).

Marfat.com

بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ اَنْ، يَقُوْلَ: اِنَّ عِنْدِى خَيْرًا مِنْهُ بِعَشَرَةٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (منڈی سے باہر) سوداگروں سے ملنے سے منع کیا ہے، اگر کوئی شخص ان سے ملا ہو، اور اس نے کوئی چیز خرید لی ہو، تو پھر سامان والے کو اختیار ہوگا، جب وہ بازار میں وارد ہوگا (اگر وہ چاہے تو اس سودے کو کالعدم قرار دے)

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سفیان کہتے ہیں: کوئی شخص کسی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے، اس سے مراد یہ ہے کہ وہ یہ کہے: یہ چیز میرے پاس، اس سے دس گنا بہتر موجود ہے۔

بَابٌ فِى النَّهْيِ عَنِ النَّجْشِ

باب: مصنوعی بولی لگانے کی ممانعت

3438 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَنَاجَشُوا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مصنوعی بولی نہ لگاؤ''

بَابٌ فِى النَّهْيِ اَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ

باب: شہری کے، دیہاتی کے لیے خرید وفروخت کرنے کی ممانعت

3439 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ فَقُلْتُ: مَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ؟ قَالَ: لَا يَكُوْنُ لَهٗ سِمْسَارًا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے، کہ شہری شخص دیہاتی کے لیے کوئی چیز فروخت کرے۔

3438- اسناده صحيح. سفيان: هو ابن عيينة. واخرجه البخارى (2140)، ومسلم (1413)، وابن ماجه (2174)، والترمذى (1352)، والنسائى (3239) و (4502). و (4506) و (4507) من طرق عن الزهرى، واخرجه البخارى (2150) و (6066)، ومسلم (1515)، والنسائى (4496) من طريق عبد الرحمن بن هرمز الاعرج، والبخارى (2727)، ومسلم (1515)، والنسائى (4491) من طريق ابى حازم سلمان الاشجعى، ومسلم (2563) من طريق ابى صالح السمان، و (2564) من طريق ابى سعيد مولى عامر بن كريز، والنسائى (4506) من طريق ابى سلمة بن عبد الرحمن، خمستهم عن ابى هريرة. وهو فى "مسند احمد" (7248).

3439- واخرجه البخارى (2158)، ومسلم (1521)، وابن ماجه (2177)، والنسائى (4500) من طريق معمر بن راشد، بهذا الاسناد. وهو فى "مسند احمد" (3482).

Marfat.com

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: شہری شخص کے دیہاتی کے لیے فروخت کرنے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ کہ وہ اس کا ایجنٹ بن جائے۔

3440 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الزِّبْرِقَانِ اَبَا هَمَّامٍ، حَدَّثَهُمْ قَالَ زُهَيْرٌ وَكَانَ ثِقَةً، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ، اَوْ اَبَاهُ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا اَبُو هِلَالٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَهِيَ كَلِمَةٌ جَامِعَةٌ لَا يَبِيعُ لَهُ شَيْئًا، وَلَا يَبْتَاعُ لَهُ شَيْئًا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی شہری شخص کسی دیہاتی کے لیے خرید وفروخت نہ کرے، اگرچہ وہ اس کا باپ یا بھائی ہی کیوں نہ ہو''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی راویت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے، وہ بیان کرتے ہیں، یہ کہا جاتا ہے، کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے کوئی چیز خرید وفروخت نہ کرے، یہ ایک جامع کلمہ ہے، یعنی وہ اس کے لیے کوئی چیز فروخت نہ کرے اور اس کے لیے کوئی چیز خریدے نہیں۔

3441 - حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ سَالِمٍ الْمَكِّيِّ، اَنَّ اَعْرَابِيًّا، حَدَّثَهُ اَنَّهُ، قَدِمَ بِحَلُوبَةٍ لَهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ عَلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهٰى اَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلٰكِنِ اذْهَبْ اِلَى السُّوقِ فَانْظُرْ مَنْ يُبَايِعُكَ، فَشَاوِرْنِي حَتّٰى آمُرَكَ اَوْ اَنْهَاكَ

❀❀ سالم مکی بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے انہیں بتایا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک دودھ والی اونٹنی لے کر آیا، اس نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے ہاں پڑاؤ کیا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے کوئی چیز فروخت کرے، تم بازار جاؤ، اور اس بات کا جائزہ لو کہ کون تمہارے ساتھ سودا کرنا چاہتا ہے، تم مجھ سے مشورہ لے لینا، تاکہ میں تمہیں (سودا کرنے کی) ہدایت کروں، یا تمہیں اس سے منع کر دوں۔

3442 - حَدَّثَنَا عُبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَذَرُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے خرید وفروخت نہ کرے، تم لوگوں کو (ان کے حال پر) چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ انہیں ایک

3442–اسناده صحيح . وقد صرح ابو الزبير -وهو محمد بن مسلم بن تدرُس المكي- بسماعه من جابر عند احمد والنسائي، فانتفت شبهة تدليسه. زهير: هو ابن معاوية الجعفي. واخرجه مسلم (1522)، وابن ماجه (2176)، والترمذي (1266)، والنسائي (4495) من طريقين عن ابي الزبير، به. وهو في "مسند احمد" (14291)، و"صحيح ابن حبان" (4960) و (4963) و (4964).

Marfat.com

دوسرے کے ذریعے رزق عطا کردے گا''۔

بَابُ مَنِ اشْتَرَى مُصَرَّاةً فَكَرِهَهَا

باب: جو شخص ''تصریہ'' والے جانور کو (غلطی سے) خرید لے اور پھر اسے ناپسند کرے

3443 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ، فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، بَعْدَ اَنْ يَحْلُبَهَا فَاِنْ رَضِيَهَا اَمْسَكَهَا، وَاِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا، وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''خرید وفروخت کے لیے سواروں کو (منڈی سے باہر راستے میں) نہ ملو اور کوئی شخص کسی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور تم اونٹوں اور بکریوں کا تصریہ نہ کرو، جو شخص اسے خرید لیتا ہے، اس کے بعد، اسے دو میں سے ایک چیز کا اختیار ہوگا، جبکہ وہ اس کا دودھ دوہ چکا ہو، اگر چہ وہ چاہے تو اسے اپنے پاس رہنے دے، اگر نہ چاہے تو وہ واپس کردے، اور ساتھ کھجور کا ایک صاع بھی واپس کرے''۔

3444 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، وَهِشَامٍ، وَحَبِيْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، اِنْ شَاءَ رَدَّهَا، وَصَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: □

''جو شخص تصریہ والی کوئی بکری خرید لیتا ہے، تو تین دن تک اسے (اس کو واپس کردے) ساتھ میں اناج کا ایک صاع دے، جو عمدہ قسم کی گندم نہ ہو''۔

3445 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَخْلَدٍ التَّمِيْمِيُّ، حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ يَعْنِي ابْنَ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِيْ زِيَادٌ، اَنَّ ثَابِتًا، مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اشْتَرٰى غَنَمًا مُصَرَّاةً، اَحْتَلَبَهَا فَاِنْ رَضِيَهَا اَمْسَكَهَا، وَاِنْ سَخِطَهَا فَفِيْ حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: □

''جو شخص تصریہ والی بکری خرید کر، پھر اس کا دودھ دوہ لے، تو اگر بعد میں وہ راضی ہو، تو اسے اپنے پاس رکھے اگر پسند نہ کرے، تو اس نے جو دودھ دوہ لیا تھا، اس کے عوض میں کھجور کا ایک صاع دیدے''۔

3446 - حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ،

Marfat.com

قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ ابْتَاعَ مُحَفَّلَةً، فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا مِثْلَ، اَوْ مِثْلَىْ لَبَنِهَا قَمْحًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس نے محفلہ جانور خریدا، تین دن تک اسے اختیار ہوگا، اگر وہ چاہے تو اسے واپس کر دے اور اس کے ہمراہ، اس کے دودھ کی مانند (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس سے دوگنی گندم بھی واپس کرے''۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْحُكْرَةِ

باب: ذخیرہ اندوزی کی ممانعت

3447 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ اَبِىْ مَعْمَرٍ، اَحَدِ بَنِىْ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحْتَكِرُ اِلَّا خَاطِئٌ فَقُلْتُ لِسَعِيْدٍ: فَاِنَّكَ تَحْتَكِرُ، قَالَ وَمَعْمَرٌ: كَانَ يَحْتَكِرُ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَسَاَلْتُ اَحْمَدَ مَا الْحُكْرَةُ، قَالَ: مَا فِيْهِ عَيْشُ النَّاسِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: قَالَ الْاَوْزَاعِىُّ: الْمُحْتَكِرُ: مَنْ يَعْتَرِضُ السُّوْقَ

❀❀ حضرت معمر بن ابو معمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(کوئی) گناہگار شخص ہی، ذخیرہ اندوزی کر سکتا ہے''

راوی کہتے ہیں: میں سعید بن مسیب سے کہا: آپ بھی تو ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں، انہوں نے کہا، حضرت معمر رضی اللہ عنہ خود بھی ذخیرہ کیا کرتے تھے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام احمد بن حنبل سے دریافت کیا: ذخیرہ اندوزی سے مراد کیا ہے، انہوں نے فرمایا: یہ ان چیزوں کے بارے میں ہوتی ہے، جو لوگوں کی بنیادی ضروریات ہو۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ذخیرہ اندوزہ ہوتا ہے، جو بازار سے متعلق ہو۔

3448 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ، حَدَّثَنَا اَبِىْ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَيَّاضِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: لَيْسَ فِى التَّمْرِ حُكْرَةٌ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: قَالَ: عَنِ الْحَسَنِ، فَقُلْنَا لَهُ: لَا تَقُلْ عَنِ الْحَسَنِ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: هٰذَا الْحَدِيْثُ عِنْدَنَا بَاطِلٌ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: كَانَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يَحْتَكِرُ النَّوٰى، وَالْحَبَطَ وَالْبُزْرَ وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ يُوْنُسَ، يَقُوْلُ: سَاَلْتُ سُفْيَانَ، عَنْ كَبْسِ الْقَتِّ فَقَالَ: كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ الْحُكْرَةَ وَسَاَلْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ فَقَالَ: اَكْبِسُهُ

Marfat.com

❁❁ قتادہ فرماتے ہیں: کھجور میں ذخیرہ اندوزی نہیں ہوتی، ابن مثنیٰ نے یہ بات بیان کی، یہ روایت حسن بصری سے منقول ہے، تو ہم نے ان سے کہا، آپ اسے ان کے حوالے سے نقل نہ کریں۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہمارے نزدیک یہ روایت باطل ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سعید بن مسیب گٹھلیوں، پتوں اور بیج کا ذخیرہ کیا کرتے تھے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے احمد بن یونس کو یہ بیان ن کرتے ہوئے سنا: میں نے سفیان سے جانوروں کے چارے کی

ذخیرہ اندوزی کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے بتایا: پہلے زمانے کے لوگ ذخیرہ اندوزی کو مکروہ سامان قرار دیتے تھے۔

میں نے ابوبکر بن عیاش سے اس بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: تم اسے ذخیرہ کر سکتے ہو۔

بَابٌ فِیْ کَسْرِ الدَّرَاهِمِ

باب: دراہم کو توڑنا

3449 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ فَضَاءٍ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُكْسَرَ سِكَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَائِزَةُ بَيْنَهُمْ اِلَّا مِنْ بَاْسٍ

❁❁ علقمہ بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مسلمانوں میں رائج سکے کو توڑ دیا جائے، البتہ اگر انتہائی ضرورت ہو، تو (حکم مختلف ہے)

بَابٌ فِی التَّسْعِیْرِ

باب: نرخ مقرر کرنا

3450 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِیُّ، اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ بِلَالٍ، حَدَّثَهُمْ، قَالَ: حَدَّثَنِی الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَجُلًا جَاءَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، سَعِّرْ، فَقَالَ: بَلْ اَدْعُوْ ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، سَعِّرْ، فَقَالَ: بَلِ اللّٰهُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ، وَاِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَلْقَى اللّٰهَ وَلَيْسَ لِاَحَدٍ عِنْدِیْ مَظْلَمَةٌ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! (بازار میں) چیزوں کے نرخ مقرر کر دیجیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ میں دعا کر دیتا ہوں، پھر ایک اور شخص آیا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! نرخ مقرر کر دیجیے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ (چیزوں کی قیمتوں کو) گھٹاتا اور بڑھاتا ہے، مجھے یہ امید ہے کہ

Marfat.com

جب میں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گا، تو کوئی بھی شخص میری طرف سے ظلم کا دعویدار نہیں ہوگا۔

3451 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَقَتَادَةُ، وَحُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: النَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، غَلَا السِّعْرُ فَسَعِّرْ لَنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ، وَاِنِّیْ لَاَرْجُو اَنْ اَلْقَى اللّٰهَ وَلَيْسَ اَحَدٌ مِنْكُمْ يُطَالِبُنِیْ بِمَظْلَمَةٍ فِیْ دَمٍ وَلَا مَالٍ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! چیزوں کے نرخ مہنگے ہوگئے ہیں، آپ ہمارے لیے نرخ مقرر کردیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نرخ مقرر کرنے والا ہے، وہ تنگی کرنے والا اور وسعت دینے والا ہے، رزق عطا کرنے والا ہے، مجھے یہ امید ہے کہ میں ایسی حالت میں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گا کہ تم میں سے کوئی بھی شخص جان یا مال کے حوالے سے، مجھ سے زیادتی کا مطالبہ نہیں کرے گا''۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْغِشِّ

باب: ملاوٹ کرنے کی ممانعت

3452 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يَبِيْعُ طَعَامًا فَسَاَلَهُ كَيْفَ تَبِيْعُ؟ فَاَخْبَرَهُ فَاُوْحِیَ اِلَيْهِ اَنْ اَدْخِلْ يَدَكَ فِيْهِ، فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِيْهِ فَاِذَا هُوَ مَبْلُوْلٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ،

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا، جو کوئی اناج فروخت کررہا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: تم اسے کیسے فروخت کررہے ہو؟ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ بات وحی کی گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ اس اناج میں داخل کریں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس میں داخل کیا، تو وہ اناج اندر سے گیلا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دھوکہ دیتا ہے، وہ ہم میں سے نہیں۔

3453 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَلِیٍّ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ: كَانَ سُفْيَانُ، يَكْرَهُ هٰذَا التَّفْسِيْرَ لَيْسَ مِنَّا لَيْسَ مِثْلَنَا

❁❁ یحییٰ بیان کرتے ہے: سفیان اس وضاحت کو ناپسند کرتے تھے ''وہ ہم میں سے نہیں'' سے مراد ''وہ ہماری مانند نہیں ہے۔

3451–اسناده صحيح. حميد: هو ابن ابی حميد الطويل، وقتادة: هو ابن دعامة السدوسی، وثابت: هو ابن اسلم الطويل، وعفان: هو ابن مسلم. واخرجه ابن ماجه (2200)، والترمذی (1361) من طريق حماد بن سلمة به. وهو فی "مسند احمد" (12591).

Marfat.com

بَابٌ فِیْ خِیَارِ الْمُتَبَایِعَیْنِ

باب: خرید وفروخت کرنے والوں کے لیے اختیار ہونا

3454 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَلْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا، اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ،

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''خرید وفروخت کرنے والوں کو (سودا ختم کرنے کا) اس وقت تک اختیار رہتا ہے، جب تک وہ دونوں جدا نہیں ہو جاتے، البتہ اگر بیع خیار ہو، تو حکم مختلف ہوگا''۔

3455 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ، قَالَ: اَوْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ: اخْتَرْ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''یا پھر ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے یہ کہہ دے: تم اختیار کرلو''

3456 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا، اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ، وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهٗ خَشْيَةَ اَنْ يَسْتَقِيْلَهٗ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''خرید وفروخت کرنے والوں کو (سودا ختم کرنے کا) اختیار اس وقت تک رہتا ہے، جب تک وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاتے، اگر وہ سودا اختیار والا ہو، پھر (حکم مختلف ہوگا) اور آدمی کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اس اندیشے کے تحت اپنے ساتھی سے جدا ہو جائے، کہ وہ سودا ختم ہو سکتا ہے''۔

3457 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ جَمِيْلِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي الْوَضِيْءِ، قَالَ: غَزَوْنَا غَزْوَةً لَنَا، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَبَاعَ صَاحِبٌ لَنَا فَرَسًا بِغُلَامٍ، ثُمَّ اَقَامَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا فَلَمَّا اَصْبَحَا مِنَ الْغَدِ حَضَرَ الرَّحِيْلُ، فَقَامَ اِلٰى فَرَسِهٖ يُسْرِجُهٗ فَنَدِمَ، فَاَتَى الرَّجُلَ وَاَخَذَهٗ بِالْبَيْعِ فَاَبَى الرَّجُلُ اَنْ يَدْفَعَهٗ اِلَيْهِ، فَقَالَ: بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ اَبُوْ بَرْزَةَ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيَا اَبَا بَرْزَةَ فِيْ نَاحِيَةِ الْعَسْكَرِ فَقَالَا لَهٗ: هٰذِهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ: اَتَرْضَيَانِ اَنْ اَقْضِيَ بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، قَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَ جَمِيْلٌ اَنَّهٗ، قَالَ: مَا اَرَاكُمَا افْتَرَقْتُمَا

❁❁ ابوالوضی بیان کرتے ہیں: ہم نے ایک جنگ میں حصہ لیا، ہم نے ایک جگہ پر پڑاؤ کیا، ہمارے ایک ساتھی نے

Marfat.com

دوسرے کو ایک غلام کے عوض میں اپنا گھوڑا فروخت کر دیا، اس کے بعد وہ دونوں ایک دن اور ایک رات اکٹھے رہے، جب اگلا دن ہوا، کوچ کرنے کا وقت آیا تو گھوڑے کا خریدار اپنے گھوڑے کی طرف بڑھا، اس نے اس پر زین رکھ کر اس کو تیار کرنا چاہا، تو گھوڑے کو فروخت کرنے والے کو، اپنے کیے ہوئے سودے پر ندامت ہوئی، وہ اس کے پاس آیا اور اس سے یہ کہا کہ وہ سودا منسوخ کرنا چاہتا ہے، لیکن جس شخص نے گھوڑا خریدا تھا، اس نے واپس کرنے سے انکار کر دیا، اس نے کہا میرے اور تمہارے درمیان حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ثالث ہوں گے، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، وہ دونوں آدمی لشکر کے ایک طرف سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، انہیں پورا واقعہ بیان کیا، تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم دونوں اس بات پر راضی ہو کہ میں تمہارے درمیان وہ فیصلہ کروں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خرید و فروخت کرنے والوں کو (سودا ختم کرنے کا) اس وقت تک اختیار رہتا ہے، جب تک وہ ایک دوسرے سے الگ نہیں ہو جاتے''۔

ہشام بن حسان کہتے ہیں: جمیل نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خیال میں تم جدا نہیں ہوئے۔

3458- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْجَرْجَرَائِيُّ، قَالَ: مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ، اَخْبَرَنَا عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ، قَالَ: كَانَ اَبُوْ زُرْعَةَ اِذَا بَايَعَ رَجُلًا خَيَّرَهُ، قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ: خَيِّرْنِي، وَيَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَفْتَرِقَنَّ اثْنَانِ اِلَّا عَنْ تَرَاضٍ

❁❁ یحییٰ بن ایوب بیان کرتے ہیں: ابوزرعہ جب کسی شخص کے ساتھ کوئی سودا کرتے تھے، تو اسے اختیار دیتے تھے، پھر وہ یہ فرماتے تھے: تم مجھے بھی اختیار دو، پھر وہ یہ بیان کرتے تھے، میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو آدمی باہمی رضامندی کے بغیر، ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں''

3459- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا، فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا، وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ مِنْ بَيْعِهِمَا،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، وَحَمَّادٌ، وَاَمَّا هَمَّامٌ، فَقَالَ: حَتّٰى يَتَفَرَّقَا، اَوْ يَخْتَارَا ثَلَاثَ مِرَارٍ

❁❁ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''خرید و فروخت کرنے والوں کو (سودا ختم کرنے کا) اختیار، اس وقت تک رہتا ہے، جب تک وہ دونوں جدا نہیں ہو جاتے، اگر وہ دونوں سچ بولتے ہیں اور سب کچھ بیان کرتے ہیں، تو ان دونوں کے لیے ان کے سودے میں برکت رکھی

Marfat.com

جائے گی، اور اگر وہ (کسی بھی قسم کی خرابی) چھپاتے ہیں اور غلط بیانی کرتے ہیں، تو ان کے سودے میں سے برکت کو مٹادیا جاتا ہے"۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

"یہاں تک کہ وہ جدا ہو جائیں، یا وہ دونوں اختیار کرلیں (یعنی اختیار کی شرط عائد کردیں)"

یہ الفاظ تین مرتبہ ہیں۔

بَابٌ فِیْ فَضْلِ الْاِقَالَةِ

باب: اقالہ کی فضیلت

3460 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا اَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص کسی مسلمان کے ساتھ اقالہ کرلے، اللہ تعالیٰ اس کی لغزشوں سے درگزر کرے گا"

بَابٌ فِیْمَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِیْ بَيْعَةٍ

باب: جو شخص ایک ہی سودے میں، دو سودے کرے

3461 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِیْ بَيْعَةٍ، فَلَهُ اَوْكَسُهُمَا اَوِ الرِّبَا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص ایک ہی سودے میں، دو سودے کرے گا، تو یا تو اس کے حصے میں کم قیمت آئے گی، یا پھر سود آئے گا"

بَابٌ فِی النَّهْیِ عَنِ الْعِيْنَةِ

باب: بیع عینہ کی ممانعت

3462 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِیُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، ح وحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيْسِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى الْبُرُلُّسِیُّ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ اِسْحَاقَ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ سُلَيْمَانُ: عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْخُرَاسَانِیِّ، اَنَّ عَطَاءً الْخُرَاسَانِیَّ، حَدَّثَهُ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِيْنَةِ، وَاَخَذْتُمْ اَذْنَابَ الْبَقَرِ، وَرَضِيْتُمْ بِالزَّرْعِ، وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ، سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَنْزِعُهُ حَتّٰى تَرْجِعُوْا اِلٰى دِيْنِكُمْ

Marfat.com

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: اَلْاِخْبَارُ لِجَعْفَرٍ وَهٰذَا لَفْظُهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جب تم بیع عینہ کرو گے اور تم بیلوں کی دُمیں پکڑلو گے اور کھیتی باڑی سے مطمئن ہو جاؤ گے، اور جہاد ترک کر دو گے، تو اللہ تعالیٰ تم پر ایسی ذلت مسلط کر دے گا، جو کسی بھی صورت میں زائل نہیں ہوگی، جب تک تم اپنے دین کی طرف واپس نہیں آ جاتے''۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت جعفر کی نقل کردہ ہے اور یہ الفاظ بھی اسی کے ہیں۔

بَابٌ فِی السَّلَفِ

باب: بیع سلف کا بیان

3463 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِی التَّمْرِ السَّنَةَ، وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَسْلَفَ فِیْ تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِیْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ، وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ، اِلٰی اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے، تو لوگ کھجوروں میں ایک، ایک دو، دو، تین، تین سال تک کے لیے بیع سلف کر لیتے تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جو شخص کھجور میں بیع سلف کرتا ہے، اسے متعین ماپ، متعین وزن میں، متعین مدت کے لیے سودا کرنا چاہیے''

3464 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدٌ، اَوْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُجَالِدٍ، قَالَ: اخْتَلَفَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ، وَاَبُوْ بُرْدَةَ، فِی السَّلَفِ فَبَعَثُوْنِیْ، اِلٰی ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی، فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: اِنْ كُنَّا نُسْلِفُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ، فِی الْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ، وَالزَّبِيْبِ زَادَ ابْنُ كَثِيْرٍ، اِلٰی قَوْمٍ مَا هُوَ عِنْدَهُمْ، ثُمَّ اتَّفَقَا، وَسَاَلْتُ ابْنَ اَبْزٰی، فَقَالَ: مِثْلَ ذٰلِكَ

❁❁ محمد بن مجالد یا شاید، عبداللہ بن مجالد بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن شداد اور ابو بردہ میں، بیع سلف کے بارے میں اختلاف ہو گیا، انہوں نے مجھے حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، میں نے ان سوال کیا، تو انہوں نے جواب دیا: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں، گندم، جو، کھجور اور کشمش میں بیع سلف کر لیتے تھے۔

3463- واخرجه البخاری (2239) و (2240)، ومسلم (1604)، وابن ماجه (2280)، والترمذی (1358)، والنسائی (4616) من طريق عبد الله بن ابی نجيح، بهذا الاسناد. وهو فی "مسند احمد" (1868)، و"صحيح ابن حبان" (4925).

Marfat.com

ابن کثیر نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ہم ان لوگوں کے ساتھ بیع سلف کرتے تھے، جن کے پاس وہ چیزیں موجود نہیں ہوتی تھیں" اس کے بعد دونوں راوی یہ الفاظ نقل کرنے میں متفق ہیں: میں نے حضرت ابن ابزی رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بھی اس کی مانند جواب دیا۔

3465 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، وَابْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى الْمُجَالِدِ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: عَنْ ابْنِ اَبِى الْمُجَالِدِ، بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، قَالَ: عِنْدَ قَوْمٍ مَا هُوَ عِنْدَهُمْ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: الصَّوَابُ ابْنُ اَبِى الْمُجَالِدِ، وَشُعْبَةُ اَخْطَاَ فِيْهِ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں

"ان لوگوں کے ساتھ یہ معاملہ کرتے تھے، جن کے پاس وہ چیزیں نہیں ہوتی تھیں"

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) درست یہ ہے کہ راوی کا نام ابن ابومجالد ہے جبکہ شعبہ نے اس روایت میں (راوی کا نام ذکر کرتے ہوئے) غلطی کی ہے۔

3466 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِى غَنِيَّةَ، حَدَّثَنِى اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى اَوْفَى الْاَسْلَمِيِّ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الشَّامَ فَكَانَ يَاْتِيْنَا اَنْبَاطٌ مِنْ اَنْبَاطِ الشَّامِ فَنُسْلِفُهُمْ فِى الْبُرِّ وَالزَّيْتِ سِعْرًا، مَعْلُوْمًا وَاَجَلًا مَعْلُوْمًا، فَقِيْلَ لَهُ: مِمَّنْ لَهُ ذٰلِكَ قَالَ: مَا كُنَّا نَسْاَلُهُمْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن ابواوفی اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شام کی طرف جنگ کے لیے سفر کیا، تو شام کے رہنے والے نبطی لوگ ہمارے پاس آتے اور ہم ان کے ساتھ گندم، زیتون کے تیل میں بیع سلف کر لیتے، جو متعین نرخ کے اعتبار سے متعین مدت کے لیے ہوتی، ان سے دریافت کیا گیا: یہ چیزیں ان سے خریدتے تھے، جن کے پاس ہوں، تو انہوں نے فرمایا: ہم ان سے یہ دریافت نہیں کرتے تھے۔

بَابٌ فِى السَّلَمِ فِى ثَمَرَةٍ بِعَيْنِهَا

باب: کسی متعین پھل کی بیع سلم کرنا

3467 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ، عَنْ رَجُلٍ، نَجْرَانِيٍّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَجُلًا، اَسْلَفَ رَجُلًا فِى نَخْلٍ فَلَمْ تَخْرُجْ تِلْكَ السَّنَةَ شَيْئًا فَاخْتَصَمَا اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَهُ اُرْدُدْ عَلَيْهِ مَالَهُ، ثُمَّ قَالَ: لَا تُسْلِفُوْا فِى النَّخْلِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص نے کھجور کے درخت میں، ایک شخص کے ساتھ بیع سلف کر لی، تو کھجور کے اس درخت کی اس سال پیداوار نہیں ہوئی، وہ دونوں اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

دریافت کیا: تم کس بنیاد پر اس کے مال کو حلال قرار دیتے ہو؟ تم اس کا مال اسے واپس کر دو، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ کھجور کے بارے میں، اس وقت تک بیع سلف نہ کرو، جب تک اس کی صلاحیت ظاہر نہیں ہو جاتی۔

بَابُ السَّلَفِ لَا يُحَوَّلُ

باب: سلف کو تبدیل کرنا

3468 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ، عَنْ سَعْدٍ يَعْنِي الطَّائِيَّ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَسْلَفَ فِيْ شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفْهُ اِلٰى غَيْرِهِ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: □

''جو شخص کسی چیز میں بیع سلف کرتا ہے، تو وہ اسے دوسری چیز میں تبدیل نہ کرے''

بَابٌ فِيْ وَضْعِ الْجَائِحَةِ

باب: آفت آنے کی صورت میں ادائیگی معاف (یا کم) کرنا

3469 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّهُ قَالَ: اُصِيْبَ رَجُلٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذُوْا مَا وَجَدْتُّمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص نے پھل خریدے، جو آفت کا شکار ہو گئے، تو اس شخص کا قرض زیادہ ہو گیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اسے صدقہ دو، لوگوں نے اسے صدقہ دیا، لیکن پھر بھی اس کے پورے قرض کی ادائیگی کا بندوبست نہ ہو سکا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کے قرض خواہوں سے) فرمایا: تمہیں جو مل رہا ہے، اسے حاصل کر لو، تمہارے لیے صرف یہی ہے۔

3470 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَا: اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ الْمَعْنٰى، اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ، اَخْبَرَهُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنْ بِعْتَ مِنْ اَخِيْكَ تَمْرًا فَاَصَابَتْهَا جَائِحَةٌ، فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ

3470- واخرجه مسلم (1554)، وابن ماجه (2219)، والنسائي (4527) و(4528) من طريق ابن جريج، به. وهو في "صحيح ابن حبان" (5034) و (5035).

Marfat.com

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''اگر تم اپنے بھائی کو کھجور فروخت کرو، اور پھر اسے کوئی آفت لاحق ہو جائے، تو تمہارے لیے اس میں سے کچھ بھی لینا حلال نہیں ہے، تم کسی حق کے بغیر کس بنیاد پر اپنے بھائی کا مال حاصل کرو گے''۔

بَابٌ فِیْ تَفْسِیْرِ الْجَائِحَةِ

باب: آفت کی وضاحت

3471 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: الْجَوَائِحُ: كُلُّ ظَاهِرٍ مُفْسِدٍ مِنْ مَطَرٍ، اَوْ بَرَدٍ، اَوْ جَرَادٍ، اَوْ رِيحٍ، اَوْ حَرِيْقٍ

❁❁ عطاء بیان کرتے ہیں: آفات سے مراد تمام ظاہری اسباب ہیں، جو خرابی پیدا کر دیتے ہیں، جس میں بارش، سردی، آندھی یا جل جانا وغیرہ شامل ہیں۔

3472 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّهُ قَالَ: لَا جَائِحَةَ فِيمَا اُصِيبَ دُوْنَ ثُلُثِ رَاْسِ الْمَالِ، قَالَ يَحْيَى: وَذٰلِكَ فِیْ سُنَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ

❁❁ یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: جس آفت کے نتیجے میں پورے مال کا ایک تہائی سے کم کا نقصان ہو، وہ آفت شمار نہیں ہوتی، یحییٰ کہتے ہیں: مسلمانوں کا یہی طریقہ ہے۔

بَابٌ فِیْ مَنْعِ الْمَاءِ

باب: پانی سے روکنا

3473 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اضافی پانی استعمال کرنے سے نہ روکا جائے، کیونکہ اس کے نتیجے میں گھاس اُگنا بند ہو جائے گی''

3474 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، رَجُلٌ مَنَعَ ابْنَ السَّبِيْلِ فَضْلَ مَاءٍ عِنْدَهُ، وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ يَعْنِیْ كَاذِبًا، وَرَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا فَاِنْ اَعْطَاهُ وَفٰى لَهُ، وَاِنْ لَمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ،

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''تین لوگ ایسے ہیں کہ قیامت کے دن، اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ کلام نہیں کرے گا، ایک وہ شخص جس نے مسافر کو اپنے پاس

Marfat.com

موجود اضافی پانی استعمال کرنے سے روک دیا ہو، ایک وہ شخص جس نے عصر کے بعد کسی سامان پر قسم اٹھائی ہو (راوی کہتے ہیں: جس نے جھوٹی قسم اٹھائی ہو) اور ایک وہ شخص جو کسی حکمران کی بیعت کرے، اگر حکمران اسے کچھ دیدے، تو وہ اس بیعت کو پورا کرے، اگر وہ اسے کچھ نہ دے تو وہ اس بیعت کو پورا نہ کرے۔

3475 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، بِاِسْنَادِهٖ وَمَعْنَاهُ، قَالَ: وَلَا یُزَکِّیهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ وَقَالَ فِی السِّلْعَةِ بِاللّٰهِ لَقَدْ اُعْطِیَ بِهَا کَذَا وَکَذَا فَصَدَّقَهُ الْاٰخَرُ فَاَخَذَهَا

❀❀ یہی راویت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا تزکیہ نہیں کرے گا، ان لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہوگا''

سامان کے بارے میں وہ شخص یہ کہے گا: اللہ کی قسم! مجھے اس کے عوض میں اتنے اور اتنے پیسے دیئے جا رہے تھے، تو دوسرا شخص اس کی تصدیق کرتے ہوئے، اسے حاصل کرلے۔

3476 - حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا کَهْمَسٌ، عَنْ سَیَّارِ بْنِ مَنْظُورٍ، رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ فَزَارَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنِ امْرَاَةٍ یُقَالُ لَهَا بُهَیْسَةُ، عَنْ اَبِیْهَا، قَالَتْ: اسْتَاْذَنَ اَبِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ بَیْنَهُ وَبَیْنَ قَمِیصِهٖ فَجَعَلَ یُقَبِّلُ وَیَلْتَزِمُ، ثُمَّ قَالَ: یَا نَبِیَّ اللّٰهِ، مَا الشَّیْءُ الَّذِی لَا یَحِلُّ مَنْعُهُ؟، قَالَ: الْمَاءُ، قَالَ: یَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَا الشَّیْءُ الَّذِی لَا یَحِلُّ مَنْعُهُ؟، قَالَ: الْمِلْحُ، قَالَ: یَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَا الشَّیْءُ الَّذِی لَا یَحِلُّ مَنْعُهُ؟، قَالَ: اَنْ تَفْعَلَ الْخَیْرَ خَیْرٌ لَکَ

❀❀ بہیسہ نامی خاتون اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: میرے والد نے نبی اکرم ﷺ سے اجازت مانگی، وہ نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی قمیص کے درمیان داخل ہوگئے، آپ کو بوسہ دینے لگے اور اپنے ساتھ چمٹانے لگے، پھر انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! وہ کون سی چیز ہے، جسے روکنا جائز نہیں ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پانی انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کون سی چیز ہے، جسے روکنا جائز نہیں ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نمک، انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کون سے چیز ہے، جس سے روکنا جائز نہیں ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا بھلائی کرتے رہنا، تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے۔

3477 - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ اللُّؤْلُؤِیُّ، اَخْبَرَنَا حَرِیزُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ حِبَّانَ بْنِ زَیْدٍ الشَّرْعَبِیِّ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ قَرْنٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عِیسَی بْنُ یُونُسَ، حَدَّثَنَا حَرِیزُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خِدَاشٍ، وَهٰذَا لَفْظُ عَلِیٍّ، عَنْ رَجُلٍ، مِنَ الْمُهَاجِرِینَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا اَسْمَعُهُ، یَقُوْلُ: الْمُسْلِمُوْنَ شُرَکَاءُ فِیْ ثَلَاثٍ: فِی الْکَلَاِ، وَالْمَاءِ، وَالنَّارِ

❀❀ ابوخداش ایک مہاجر صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تین غزوات میں شرکت کی ہے، میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''مسلمان تین چیزوں میں ایک دوسرے کے حصے دار ہیں، گھاس، پانی اور آگ''۔

Marfat.com

بَابٌ فِیْ بَیْعِ فَضْلِ الْمَاءِ

باب: اضافی پانی کوفروخت کرنا

3478 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ عَبْدٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ

❀❀ حضرت ایاس بن عبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اضافی پانی کوفروخت کرنے سے منع کیا ہے''

بَابٌ فِیْ ثَمَنِ السِّنَّوْرِ

باب: بلی کی قیمت (کا حکم)

3479 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِیُّ، ح وحَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ اَبُوْ تَوْبَةَ، وَعَلِیُّ بْنُ بَحْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عِيْسٰى، وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ: اَخْبَرَنَا عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت (استعمال کرنے) سے منع کیا ہے۔

3480 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ زَيْدٍ الصَّنْعَانِیُّ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْهِرَّةِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کی قیمت سے منع کیا ہے۔

بَابٌ فِیْ اَثْمَانِ الْكِلَابِ

باب: کتوں کی قیمت (کا حکم)

3481 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِیِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

❀❀ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، فاحشہ عورت کی کمائی اور کاہن کے نذرانے سے منع کیا ہے۔

3479- واخرجه الترمذی (1325) من طريق عيسى بن يونس، به. وضعف هو وابن عبد البر فی "التمهيد" /8 402 - 403 طريق ابی سفيان هذه للاختلاف فيها على الاعمش، وهذا غير مُسلَّم لهما، لان الحديث لم ينفرد ابو سفيان به، بل تابعه ابو الزبير محمد ابن مسلم المكی، على انه صححه من طريق ابی سفيان: ابن الجارود (580)، والحاكم /2 34، والبيهقی /6 11. وانظر ما بعده وما سيأتی برقم (3807).

Marfat.com

3482 - حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ اَبُوْ تَوْبَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِى ابْنَ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَاِنْ جَاءَ يَطْلُبُ ثَمَنَ الْكَلْبِ فَامْلَاْ كَفَّهُ تُرَابًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے منع کیا ہے اور اگر کوئی شخص آ کر کتے کی قیمت کا مطالبہ کرے، تو تم اس کی ہتھیلی کو مٹی سے بھر دو۔

3483 - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنِىْ عَوْنُ ابْنُ اَبِىْ جُحَيْفَةَ، اَنَّ اَبَاهُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ

❀❀ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے منع کیا ہے۔

3484 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِىْ مَعْرُوْفُ بْنُ سُوَيْدٍ الْجُذَامِيُّ، اَنَّ عُلَىَّ بْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ، وَلَا حُلْوَانُ الْكَاهِنِ، وَلَا مَهْرُ الْبَغِيِّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کتے کی قیمت' کاہن کا نذرانہ اور فاحشہ عورت کی کمائی جائز نہیں ہے''

بَابٌ فِىْ ثَمَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ

باب: شراب اور مردار کی قیمت (کا حکم)

3485 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بُخْتٍ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَثَمَنَهَا، وَحَرَّمَ الْمَيْتَةَ وَثَمَنَهَا، وَحَرَّمَ الْخِنْزِيْرَ وَثَمَنَهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب' اس کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے۔ اس نے مردار اور اس کی قیمت کو بھی حرام قرار دیا ہے، اس نے خنزیر اور اس کی قیمت کو بھی حرام قرار دیا ہے''

3486 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ

3486- اسناده صحيح . الليث : هو ابن سعد. واخرجه البخارى (2236)، ومسلم (1581)، وابن ماجه (2167)، والترمذى (1343)، والنسائى (4256) و (4669) من طريق يزيد بن ابى حبيب، به. وهو فى مسند احمد (14472)، و"صحيح ابن حبان" (4937).

Marfat.com

وَالْمَيْتَةَ، وَالْخِنْزِيرَ، وَالْاَصْنَامَ فَقِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهُ يُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ ، وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ، وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ، فَقَالَ: لَا هُوَ حَرَامٌ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ: قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ، اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا اَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَاَكَلُوا ثَمَنَهُ،

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید وفروخت کو حرام قرار دیا ہے، عرض کی گئی: یارسول اللہ! مردار کی چربی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیونکہ ہم اسے کشتیوں کے تختوں پر لگاتے ہیں اور ان کے ذریعے چمڑوں کو دھونی لگاتے ہیں اور لوگ اس کے ذریعے روشنی بھی حاصل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! یہ حرام ہے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر یہ ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے، جب اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے چربی کو حرام قرار دیا، تو انہوں نے اسے پگھلا کر بیچنا شروع کر دیا، اور اس کی قیمت کھانے لگے''۔

3487 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، قَالَ: كَتَبَ اِلَيَّ عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرٍ نَحْوَهُ لَمْ يَقُلْ هُوَ حَرَامٌ

❀❀ یزید بن ابوحبیب بیان کرتے ہیں: عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مجھے لکھ کر بھیجی، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے، جس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''وہ حرام ہے''

3488 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، اَنَّ بِشْرَ بْنَ الْمُفَضَّلِ، وَخَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَاهُمُ الْمَعْنٰى، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ بَرَكَةَ، قَالَ مُسَدَّدٌ: فِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ بَرَكَةَ اَبِي الْوَلِيدِ، ثُمَّ اتَّفَقَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا عِنْدَ الرُّكْنِ، قَالَ: فَرَفَعَ بَصَرَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَضَحِكَ، فَقَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ، ثَلَاثًا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا وَاَكَلُوا اَثْمَانَهَا، وَاِنَّ اللّٰهَ اِذَا حَرَّمَ عَلٰى قَوْمٍ اَكْلَ شَيْءٍ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ ثَمَنَهُ وَلَمْ يَقُلْ فِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّحَّانِ: رَاَيْتُ وَقَالَ: قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود کے پاس تشریف فرما دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی، پھر مسکرا دیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی، (پھر فرمایا) ''بے شک اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے، چربی کو حرام قرار دیا، انہوں نے اسے فروخت کرنا شروع کر دیا، اور اس کی قیمت کو کھانا شروع کر دیا، اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کے لیے کسی چیز کو کھانا حرام قرار دیتا ہے، تو اس کی قیمت کو بھی حرام قرار دے دیتا ہے۔

Marfat.com

خالد بن عبداللہ کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں ''میں نے دیکھا''۔
انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کردے''۔

3489 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِیسَ، وَوَکِیْعٌ، عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو الْجَعْفَرِیِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ بَیَانٍ التَّغْلِبِیِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْیُشَقِّصِ الْخَنَازِیْرَ

❁❁ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص شراب فروخت کرتا ہے، اسے خنزیر کو بھی حلال سمجھنا چاہیے''

3490 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَیْمَانَ، عَنْ اَبِی الضُّحٰی، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتِ الْاٰیَاتُ الْاَوَاخِرُ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهُنَّ عَلَیْنَا، وَقَالَ: حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِی الْخَمْرِ،

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سورۃ البقرہ کی آخری آیات نازل ہوگئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے ان آیات کی تلاوت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''شراب کی تجارت کو حرام قرار دے دیا گیا ہے''

3491 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، بِاِسْنَادِهٖ وَمَعْنَاهُ، قَالَ: اَلْاٰیَاتُ الْاَوَاخِرُ فِی الرِّبَا

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں ''وہ آخری آیات، جو سود سے متعلق ہیں''

بَابٌ فِیْ بَیْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ اَنْ یَسْتَوْفٰی

باب: پوری طرح اپنے قبضے میں لینے سے پہلے، اناج کو فروخت کرنا

3492 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِعْهُ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص کوئی اناج خریدے، تو وہ اسے آگے اس وقت تک فروخت نہ کرے، جب تک پہلے اپنے قبضے میں نہیں لے لیتا''

3493 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهٗ قَالَ: كُنَّا فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ، فَیَبْعَثُ عَلَیْنَا مَنْ یَاْمُرُنَا بِانْتِقَالِهٖ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِی ابْتَعْنَاهُ فِیْهِ اِلٰی مَكَانٍ سِوَاهُ، قَبْلَ اَنْ نَبِیْعَهٗ یَعْنِیْ جُزَافًا

Marfat.com

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم غلے کی خرید وفروخت کیا کرتے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف کسی شخص کو بھیجتے اور ہمیں یہ حکم دیتے تھے کہ ہم اس اناج کو اس جگہ سے منتقل کرلیں، جس جگہ پر ہم نے اسے خریدا ہے، یا اسے کسی ایسی جگہ پر منتقل کریں، جو اس جگہ کے علاوہ ہو، ایسا ہم اس اناج کو آگے فروخت کرنے سے پہلے کریں۔

راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ اندازے کے تحت (کی گئی، خرید وفروخت) ممنوع ہے۔

3494 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانُوا يَتَبَايَعُوْنَ الطَّعَامَ جُزَافًا بِاَعْلَى السُّوْقِ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبِيْعُوْهُ حَتّٰى يَنْقُلُوْهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ بازار کے بالائی حصے کی جانب اندازے کے تحت اناج کی خرید وفروخت کرلیا کرتے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اس طرح فروخت کرنے سے منع کردیا، جب تک وہ اسے (دوسری جگہ) منتقل نہیں کرلیتے۔

3495 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ عُبَيْدٍ الْمَدِيْنِيِّ، اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَبِيْعَ اَحَدٌ طَعَامًا اشْتَرَاهُ بِكَيْلٍ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص کسی اناج کو فروخت کرے، جس کو اس نے متعین ماپ کے ہمراہ خریدا ہو، ایسا اس وقت تک نہیں ہوسکتا، جب تک وہ اسے پوری طرح اپنے قبضے میں نہیں لے لیتا۔

3496 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ، ابْنَا اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَكْتَالَهُ زَادَ اَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: لِمَ؟ قَالَ: اَلَا تَرٰى اَنَّهُمْ يَتَبَايَعُوْنَ بِالذَّهَبِ وَالطَّعَامُ مُرَجًّى

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی اناج خریدتا ہے، تو وہ اسے اس وقت تک فروخت نہ کرے، جب تک اسے ماپ نہیں لیتا''

ابوبکر نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: اس کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیا تم لوگوں نے یہ بات نہیں دیکھی کہ لوگ سونے کے عوض میں خرید وفروخت کرلیتے ہیں، اور اناج ابھی دور ہوتا ہے۔

3497 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، - وَهٰذَا لَفْظُ مُسَدَّدٍ - عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اشْتَرٰى اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ، قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ، زَادَ مُسَدَّدٌ،

Marfat.com

قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَاَحْسِبُ اَنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَ الطَّعَامِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص کوئی اناج خریدے تو اس وقت تک آگے فروخت نہ کرے جب تک اسے اپنے قبضے میں نہیں لیتا''

مسدد نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں، حضرت عبداللہ بن عباس رحمۃ اللہ علیہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میرا خیال ہے ہر چیز اناج کی مانند ہے۔

3498 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَاَيْتُ النَّاسَ يُضْرَبُونَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَرَوُا الطَّعَامَ جُزَافًا اَنْ يَبِيْعُوهُ حَتّٰى يُبْلِغَهُ اِلٰى رَحْلِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے لوگوں کو دیکھا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ان کی اس بات پر پٹائی ہوتی تھی، جب وہ اناج کو کسی اندازے کے تحت خرید لیتے تھے اور پھر اسے اپنے پالان تک پہنچانے سے پہلے اسے فروخت کر دیتے تھے۔

3499 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: ابْتَعْتُ زَيْتًا فِي السُّوْقِ، فَلَمَّا اسْتَوْجَبْتُهُ لِنَفْسِي، لَقِيَنِي رَجُلٌ فَاَعْطَانِي بِهِ رِبْحًا حَسَنًا، فَاَرَدْتُ اَنْ اَضْرِبَ عَلٰى يَدِهِ، فَاَخَذَ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي بِذِرَاعِي فَالْتَفَتُّ، فَاِذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، فَقَالَ: لَا تَبِعْهُ حَيْثُ ابْتَعْتَهُ، حَتّٰى تَحُوزَهُ اِلٰى رَحْلِكَ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُبَاعَ السِّلَعُ حَيْثُ تُبْتَاعُ، حَتّٰى يَحُوزَهَا التُّجَّارُ اِلٰى رِحَالِهِمْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے بازار سے زیتون کا تیل خریدا جب میں نے اسے مکمل طور پر وصول کر لیا، تو ایک شخص کی مجھ سے ملاقات ہوئی وہ مجھے مناسب سا معاوضہ دے رہا تھا، تو میں نے یہ ارادہ کیا میں اس کے ہاتھ پر ہاتھ مارتا ہوں (تاکہ سودا طے شمار ہو) تو ایک شخص نے پیچھے سے، میری کلائی پکڑ لی، میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے فرمایا: تم اسے فروخت نہ کرو، جہاں تم نے اسے خریدا تھا، جب تک تم اسے اپنے پالان کے قریب نہیں لے جاتے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ سامان کو اسی جگہ فروخت کر دیا جائے، جہاں اسے خریدا تھا، جب تک تاجر لوگ اسے اپنے پالان کے قریب نہیں لے جاتے۔

3497- اسناده صحيح كسابقه. ابو عوانة: هو الوضاح بن عبد الله اليشكري، وحماد: هو ابن زيد. واخرجه البخاري (2135)، ومسلم (1525)، وابن ماجه (2227)، والترمذي (1337)، والنسائي (4598) من طريق عمرو بن دينار، به. وهو في "مسند احمد" (1847)، و"صحيح ابن حبان" (4980).

Marfat.com

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ فِي الْبَيْعِ لَا خِلَابَةَ

باب: آدمی کا سودے وقت یہ کہنا: ''کوئی دھوکہ نہیں ہے''

3500 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَجُلًا، ذَكَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا بَايَعَ يَقُوْلُ: لَا خِلَابَةَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ ذکر کیا کہ خرید وفروخت میں اس کے ساتھ دھوکہ ہو جاتا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: جب تم کوئی سودا کرو تو یہ کہہ دو: دھوکہ نہیں چلے گا، تو جب وہ شخص کوئی سودا کرتا تھا، تو یہ کہتا تھا: کہ دھوکہ نہیں چلے گا۔

3501 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُرْزِيُّ، وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ خَالِدٍ اَبُوْ ثَوْرٍ الْكَلْبِيُّ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: مُحَمَّدٌ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَخْبَرَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَجُلًا، عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْتَاعُ وَفِيْ عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ، فَاَتٰى اَهْلُهُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، احْجُرْ عَلٰى فُلَانٍ، فَاِنَّهُ يَبْتَاعُ وَفِيْ عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ، فَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَهَاهُ عَنِ الْبَيْعِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنِّيْ لَا اَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ كُنْتَ غَيْرَ تَارِكِ الْبَيْعِ، فَقُلْ: هَاءَ وَهَاءَ، وَلَا خِلَابَةَ، قَالَ اَبُوْ ثَوْرٍ، عَنْ سَعِيْدٍ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص خرید وفروخت کیا کرتا تھا، اس کی زبان میں کچھ لکنت تھی، اس کے اہل خانہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کی اے اللہ کے نبی! آپ فلاں شخص کو تصرف کرنے سے روک دیں، کیونکہ وہ خرید وفروحت کرتا ہے اور اس کی زبان میں کچھ لکنت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلوایا اور اسے خرید وفروخت کرنے سے منع کر دیا، تو اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں خرید وفروخت کے بغیر نہیں رہ سکتا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم نے خرید وفروخت ترک نہیں کرنی، تو پھر یہ کہہ دیا کرو: یہ اور یہ، کوئی دھوکہ نہیں چلے گا۔

ابوثور کہتے ہیں: یہ روایت سعید سے منقول ہے۔

بَابٌ فِي الْعُرْبَانِ

باب: عربان (بیعانہ دیا لینے کا حکم)

3502 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ: قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ

3500- اسنادہ صحیح. وھو فی "موطا مالك" /2. 685 واخرجہ البخاری (2117)، ومسلم (1533)، والنسائی (4484) من طریق عبداللہ بن دینار، بہ. وھو فی "مسند احمد" (5036) و (5970)، و"صحیح ابن حبان" (5051).

Marfat.com

اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّهٗ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ، قَالَ مَالِكٌ: وَذٰلِكَ فِيمَا نَرَى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْعَبْدَ، اَوْ يَتَكَارَى الدَّابَّةَ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اُعْطِيكَ دِيْنَارًا عَلٰى اَنِّيْ اِنْ تَرَكْتُ السِّلْعَةَ اَوِ الْكِرَاءَ فَمَا اَعْطَيْتُكَ لَكَ

❁❁ عمرو بن شعیب، اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عربان کے سودے سے منع کیا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک اس سے مراد یہ ہے، باقی اللہ بہتر جانتا ہے، کہ کوئی شخص کسی سے کوئی غلام خریدتا ہے، یا کوئی جانور کرائے پر لیتا ہے اور پھر یہ کہتا ہے، میں تمہیں ایک دینار دے رہا ہوں، اس شرط پر اگر میں نے تمہیں سامان یا کرایہ نہیں دیا، تو جو میں نے تمہیں دیا ہے، وہ تمہارا ہو جائے گا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَبِيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَهٗ

باب: آدمی کا کوئی ایسی چیز فروخت کرنا، جو اس کے پاس نہ ہو

3503 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يَاْتِيْنِي الرَّجُلُ فَيُرِيْدُ مِنِّي الْبَيْعَ لَيْسَ عِنْدِي اَفَاَبْتَاعُهٗ لَهٗ مِنَ السُّوْقِ؟ فَقَالَ: لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ

❁❁ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کوئی ایسی چیز خریدنا چاہتا ہے، جو میرے پاس نہیں ہوتی، تو کیا میں (اسے فروخت کرنے کے لیے) بازار سے وہ چیز خرید لوں؟ (اور اس کے ساتھ سودا پہلے طے کرلوں؟) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسی چیز فروخت نہ کرو، جو تمہارے پاس نہیں ہے۔

3504 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ، عَنْ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ اَبِيْهِ، حَتّٰى ذَكَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ، وَلَا شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ، وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ تَضْمَنْ، وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سلف (ادھار) اور بیع (سودا)، اور ایک ہی بیع میں دو شرطیں عائد کرنا، اور ایسا منافع، جس میں تاوان کی پابندی نہ ہو، اور ایسی چیز کو فروخت کرنا، جو تمہارے پاس نہ ہو، یہ سب جائز نہیں ہے''۔

بَابٌ فِيْ شَرْطٍ فِيْ بَيْعٍ

باب: سودے میں کوئی شرط عائد کرنا

3505 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ، عَنْ زَكَرِيَّا، حَدَّثَنَا عَامِرٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

Marfat.com

قَالَ: بِعْتُهُ يَعْنِي بَعِيرَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَرَطْتُ حُمْلَانَهُ اِلٰى اَهْلِي، قَالَ فِي آخِرِهِ: تُرَانِي اِنَّمَا مَاكَسْتُكَ لِاَذْهَبَ بِجَمَلِكَ؟ خُذْ جَمَلَكَ وَثَمَنَهُ فَهُمَا لَكَ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے اسے فروخت کر دیا (یعنی اونٹ کو فروخت کر دیا) میں نے وہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فروخت کیا اور میں نے یہ شرط عائد کی کہ میں اپنے گھر تک اس پر سوار ہو کر جاؤں گا، اس روایت کے آخر میں، وہ بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) ''تم یہ سمجھ رہے تھے کہ میں نے تمہارے ساتھ یہ سودا اس لیے کیا ہے، تا کہ تمہارا اونٹ حاصل کر لو، تم اپنا اونٹ بھی لے جاؤ، اور اس کی قیمت بھی، یہ دونوں تمہارے ہوئے۔

بَابٌ فِي عُهْدَةِ الرَّقِيقِ

باب: غلام کی ضمانت

3506 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عُهْدَةُ الرَّقِيقِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ،

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''غلام کی ضمانت تین دن تک ہوتی ہے''

3507 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، بِاِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ اِنْ وَجَدَ دَاءً فِي الثَّلَاثِ لَيَالِي رُدَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ، وَاِنْ وَجَدَ دَاءً بَعْدَ الثَّلَاثِ كُلِّفَ الْبَيِّنَةَ اَنَّهُ اشْتَرَاهُ، وَبِهِ هٰذَا الدَّاءُ، قَالَ اَبُو دَاوُدَ: هٰذَا التَّفْسِيرُ مِنْ كَلَامِ قَتَادَةَ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

''اگر تین دن میں، آدمی غلام میں، کوئی بیماری پائے تو وہ کسی ثبوت کے بغیر اسے واپس کر دے گا، اور اگر تین دن کے بعد کوئی بیماری کو پاتا ہے، تو پھر وہ ثبوت پیش کرنے کا پابند ہوگا کہ اس نے اس شخص سے اسے خریدا تھا، تو اس وقت اس میں یہ بیماری موجود تھی۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وضاحت قتادہ کا کلام ہے۔

بَابٌ فِيمَنِ اشْتَرَى عَبْدًا فَاسْتَعْمَلَهُ ثُمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا

باب: جو شخص غلام خرید کر، اس سے مزدوری کروائے اور پھر اس میں کوئی عیب پائے

3508 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''خراج، ضمان کے حساب سے ہوتا ہے''

Marfat.com

3509 - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ الْغِفَارِيِّ، قَالَ: كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اُنَاسٍ شَرِكَةٌ فِيْ عَبْدٍ فَاقْتَوَيْتُهُ وَبَعْضُنَا غَائِبٌ، فَاَغَلَّ عَلَيَّ غَلَّةً فَخَاصَمَنِيْ فِيْ نَصِيْبِهِ اِلٰى بَعْضِ الْقُضَاةِ، فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَرُدَّ الْغَلَّةَ فَاَتَيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، فَحَدَّثْتُهُ فَاَتَاهُ عُرْوَةُ، فَحَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ

❁❁ حضرت مخلد بن خفاف غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں دوسرے کچھ لوگوں کے ساتھ ایک غلام میں حصہ دار تھا' میں نے اسے کام پر لگا دیا۔ ہم حصہ داروں میں سے چند لوگ موجود نہیں تھے' وہ غلام میرے لیے کما کر لایا، تو میرے شراکت دار نے اپنے حصے کے بارے میں، ایک قاضی کے سامنے مقدمہ پیش کر دیا، قاضی نے مجھے ہدایت دی کہ میں وہ کمائی واپس کروں، میں عروہ بن زبیر کے پاس آیا، انہیں یہ بات بتائی، عروہ' قاضی کے پاس آئے، اور اسے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بتایا:

''خراج، ضمان کے حساب سے ہوتا ہے''

3510 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْوَانَ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَجُلًا، ابْتَاعَ غُلَامًا فَاَقَامَ عِنْدَهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يُقِيمَ، ثُمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا فَخَاصَمَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدِ اسْتَغَلَّ غُلَامِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: هٰذَا اِسْنَادٌ لَيْسَ بِذَاكَ

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص نے غلام خریدا، پھر جب تک اللہ کو منظور تھا، وہ غلام اس کے پاس رہا، پھر اس نے اس غلام میں عیب پایا، وہ اس کا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ غلام واپس کروا دیا، اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے غلام کی آمدن بھی ہوئی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''خراج، ضمان کے حساب سے ہوتا ہے''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ سند زیادہ مستند نہیں ہے۔

بَابٌ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَالْمَبِيْعُ قَائِمٌ

باب: جب خرید و فروخت کرنے والوں میں اختلاف ہو جائے اور فروخت شدہ سامان موجود ہو

3511 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ اَبِيْ عُمَيْسٍ، اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ قَيْسِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَشْعَثِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: اشْتَرَى الْاَشْعَثُ رَقِيقًا مِنْ رَقِيقِ الْخُمُسِ، مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِعِشْرِيْنَ اَلْفًا فَاَرْسَلَ عَبْدُ اللّٰهِ اِلَيْهِ فِيْ ثَمَنِهِمْ، فَقَالَ: اِنَّمَا اَخَذْتُهُمْ بِعَشَرَةِ آلَافٍ،

Marfat.com

فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَاخْتَرْ رَجُلًا يَكُونُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ، قَالَ الْاَشْعَثُ: اَنْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِكَ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَهُوَ مَا يَقُولُ رَبُّ السِّلْعَةِ، اَوْ يَتَتَارَكَانِ،

❁❁ عبدالرحمٰن بن قیس اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

حضرت اشعث رضی اللہ عنہ نے خمس کے غلاموں میں سے، ایک غلام حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے **20** ہزار کے عوض میں خریدا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے غلاموں کی قیمت کے لیے آدمی ان کے پاس بھجوایا، تو حضرت اشعث رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تو یہ دس ہزار کے عوض میں خریدے ہیں، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم کسی ایسے شخص کو چن لو، جو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کر دے، تو اشعث رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے اور اپنے درمیان آپ ہی فیصلہ کریں، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب خرید وفروخت کرنے والوں کے درمیان اختلاف ہو جائے، ان میں سے کسی کے پاس ثبوت نہ ہو، تو پھر یا تو فروخت کرنے والے کی بات معتبر ہوگی، یا پھر وہ دونوں سودے کو ترک کر دیں گے''۔

3512 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي لَيْلٰى، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، بَاعَ مِنَ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ، رَقِيقًا فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَالْكَلَامُ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ

❁❁ قاسم بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اشعث بن قیس کو ایک غلام فروخت کیا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے، جس کے الفاظ میں کچھ کمی وبیشی ہے۔

بَابٌ فِي الشُّفْعَةِ

باب: شفعہ کا بیان

3513 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شِرْكٍ رَبْعَةٍ، اَوْ حَائِطٍ لَا يَصْلُحُ اَنْ يَبِيعَ، حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ، فَاِنْ بَاعَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ حَتّٰى يُؤْذِنَهُ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شفعہ ہر مشترکہ زمین یا باغ میں کیا جا سکتا ہے، اسے اس وقت تک فروخت کرنا درست نہیں ہے، جب تک آدمی اپنے شراکت دار کو اطلاع نہیں دیتا، اگر آپ نے (اطلاع دیے بغیر) فروخت کر دیا ہے، تو وہ شراکت دار اس بات کا زیادہ حقدار ہوگا، یا پھر یہ ہے کہ وہ اس کی اجازت دیدے''

3514 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ

Marfat.com

الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اِنَّمَا جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِيْ كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ، فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حق ہر ایسے مال میں رکھا ہے، جو تقسیم نہ ہوا ہو، لیکن جب حدود متعین ہو جائیں، اور راستے الگ ہو جائیں، تو اسے شفعہ کا حق نہیں رہے گا۔

3515 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، اَوْ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اَوْ عَنْهُمَا جَمِيْعًا، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قُسِّمَتِ الْاَرْضُ وَحُدَّتْ، فَلَا شُفْعَةَ فِيْهَا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب زمین تقسیم ہو جائے اور حدود متعین ہو جائیں، پھر اس میں شفعہ نہیں ہو سکتا''

3516 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، سَمِعَ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيْدِ، سَمِعَ اَبَا رَافِعٍ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهِ

❁❁ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پڑوسی، اپنے پڑوس کا زیادہ حقدار ہوتا ہے''

3517 - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جَارُ الدَّارِ اَحَقُّ بِدَارِ الْجَارِ اَوِ الْاَرْضِ

❁❁ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گھر کا پڑوسی، اپنے پڑوس کے گھر کا، (راوی کا شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) زمین کا زیادہ حقدار ہوتا ہے''

3518 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَةِ جَارِهِ يُنْتَظَرُ بِهَا، وَاِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ حقدار ہوتا ہے، اگر وہ موجود نہ ہو، تو اس کا انتظار کیا جائے گا، یہ اس صورت میں ہے، جب ان

3514–اسناده صحيح. وهو في "مصنف عبد الرزاق" (14391) ومن طريقه اخرجه البخاري (2213)، وابن ماجه (2499)، والترمذي (1422).

3516–اسناده صحيح. سفيان: هو ابن عيينة. واخرجه البخاري (2258)، وابن ماجه (2495) و(2498)، والنسائي (4702) من طريق ابراهيم بن ميسرة، به. وهو في "مسند احمد" (23871) و(27180)، و"صحيح ابن حبان" (5181) و(5183). واخرجه ابن ماجه (2496)، والنسائي (4703)

Marfat.com

دونوں کا راستہ ایک ہو"

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُفْلِسُ فَيَجِدُ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَهُ

باب: جب کوئی شخص مفلس ہو جائے اور پھر کوئی اپنا مال بعینہ اس کے پاس پائے

3519 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، ح وحَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ الْمَعْنَى، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَيُّمَا رَجُلٍ اَفْلَسَ فَاَدْرَكَ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ، فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب کوئی شخص مفلس ہو جائے، کوئی شخص اپنے سامان کو اس کے پاس آئے، تو وہ اس سامان کا دوسرے کسی سے زیادہ حقدار ہوگا"۔

3520 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: اَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ مَتَاعًا فَاَفْلَسَ، الَّذِيْ ابْتَاعَهُ وَلَمْ يَقْبِضِ الَّذِيْ بَاعَهُ مِنْ ثَمَنِهٖ شَيْئًا، فَوَجَدَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ، وَاِنْ مَاتَ الْمُشْتَرِيْ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ

❁❁ ابوبکر بن عبدالرحمٰن، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص کوئی سامان فروخت کرے، اور پھر اسے خریدنے والا شخص مفلس ہو جائے، اور فروخت کرنے والے نے، اس کی قیمت میں سے کچھ بھی وصول نہ کیا ہو، اور پھر وہ اپنے مال کو اس شخص کے پاس بعینہ پائے، تو اس سامان کا مالک دیگر قرض خواہوں کے برابر شمار ہوگا"۔

3521 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيْثِ مَالِكٍ، زَادَ وَاِنْ كَانَ قَدْ قَضٰى مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهُوَ اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ فِيْهَا،

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

3519- اسناده صحيح. زهير: هو ابن معاوية الجعفي، والنفيلي: هو عبد الله بن محمد بن علي بن نُفيل. وهو في "موطا مالك" 2/ 678. واخرجه البخاري (2402)، ومسلم (1559)، وابن ماجه (2358)، والترمذي (1308)، والنسائي (4676) و(4677) من طريق ابي بكر بن محمد، بهذا الاسناد. وهو في "مسند احمد" (7124)، و"صحيح ابن حبان" (5036) و (5037)، واخرجه مسلم (1559) من طريق بشير بن نهيك، و (1559)

Marfat.com

''اگراس نے قیمت میں سے کچھ ادائیگی کی بھی ہو،تو وہ اس بارے میں دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا''۔

3522 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ يَعْنِي الْخَبَايِرِيَّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اَبُو الْهُذَيْلِ الْحِمْصِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ: فَاِنْ كَانَ قَضَاهُ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ وَاَيُّمَا امْرِءٍ هَلَكَ وَعِنْدَهُ مَتَاعُ امْرِءٍ بِعَيْنِهِ اقْتَضٰى مِنْهُ شَيْئًا اَوْ لَمْ يَقْتَضِ فَهُوَ اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: حَدِيْثُ مَالِكٍ اَصَحُّ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کرتے ہیں: جس میں یہ الفاظ ہیں: ''اگراس نے اس کی قیمت میں سے کچھ بھی وصول کرلیا ہوتو باقی بچ جانے والی رقم کے بارے میں وہ دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا اور جو شخص فوت ہو جائے اس کے پاس کسی شخص کا سامان بعینہ موجود ہو،تو خواہ اس دوسرے شخص نے اس کی قیمت میں سے کچھ وصول کیا ہو،یا نہ کیا ہو،وہ دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا''۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ روایت زیادہ درست ہے

3523 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ هُوَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ اَبِي الْمُعْتَمِرِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ خَلْدَةَ، قَالَ: اَتَيْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ فِيْ صَاحِبٍ لَنَا اَفْلَسَ، فَقَالَ: لَاَقْضِيَنَّ فِيْكُمْ بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ اَفْلَسَ، اَوْ مَاتَ فَوَجَدَ رَجُلٌ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ، فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ

❁❁ عمر بن خلدہ بیان کرتے ہیں: ہم اپنے ایک ساتھی کے سلسلے میں،حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، جو مفلس ہوگیا تھا،تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق فیصلہ دوں گا۔ جو شخص مفلس ہوجائے یا فوت ہوجائے اور پھر کوئی شخص اپنے سامان کو بعینہ اس کے پاس پائے،تو وہ اس سامان کا زیادہ حقدار ہوگا''

بَابٌ فِيمَنْ اَحْيَا حَسِيْرًا

باب: جو شخص انتہائی بیمار جانور کو زندگی فراہم کرے

3524 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، ح وَحَدَّثَنَا مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اَبَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَقَالَ عَنْ اَبَانَ: اَنَّ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ، حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ وَجَدَ دَابَّةً قَدْ عَجَزَ عَنْهَا اَهْلُهَا اَنْ يَعْلِفُوهَا فَسَيَّبُوهَا، فَاَخَذَهَا فَاَحْيَاهَا فَهِيَ لَهُ، قَالَ: فِيْ حَدِيْثِ اَبَانَ، قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: فَقُلْتُ: عَمَّنْ، قَالَ: عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

Marfat.com

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَهٰذَا حَدِيْثُ حَمَّادٍ وَهُوَ اَبْيَنُ وَاَتَمُّ

❁❁ عامر شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص کوئی ایسا جانور پائے، جس کے مالکان اسے چارہ فراہم کرنے سے عاجز آ چکے ہوں اور پھر انہوں نے اس جانور کو چھوڑ دیا ہو، تو جو شخص اس جانور کو لے کر اسے زندگی فراہم کرے گا (یعنی چارہ فراہم کرے گا) وہ جانور اسی کا ہوگا"۔

ابان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: عبیداللہ کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یہ کس کے حوالے سے منقول ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: یہ کئی صحابہ کرام کے حوالے سے منقول ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت حماد کی نقل کردہ ہے، یہ زیادہ واضح اور زیادہ مکمل ہے۔

3525 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ حَمَّادٍ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ تَرَكَ دَابَّةً بِمَهْلَكٍ فَاَحْيَاهَا رَجُلٌ فَهِيَ لِمَنْ اَحْيَاهَا

❁❁ شعبی مرفوع حدیث کے طور پر نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص کسی جانور کو تباہ کن حالت میں چھوڑ دے اور پھر کوئی شخص اسے زندگی فراہم کرے (یعنی اسے چارہ فراہم کرے) تو وہ جانور اس کا ہوگا جس نے اسے زندگی فراہم کی"۔

بَابٌ فِي الرَّهْنِ

باب: رہن کا بیان

3526 - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَبَنُ الدَّرِّ يُحْلَبُ بِنَفَقَتِهِ اِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَالظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ اِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَحْلِبُ النَّفَقَةُ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَهُوَ عِنْدَنَا صَحِيْحٌ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"دودھ والے جانور کو جب رہن رکھا گیا ہو، تو اس کے خرچ کے عوض میں اس کا دودھ دوہ لیا جائے گا، اور سواری والے جانور کو جب رہن رکھا گیا ہو، تو اس کے خرچ کے عوض میں، اس پر سواری کی جائے گی، جو شخص دودھ دوہتا ہے اور سواری کرتا ہے، خرچ اس پر لازم ہوگا"۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہمارے نزدیک یہ روایت درست ہے۔

Marfat.com

3527 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَاُنَاسًا مَا هُمْ بِاَنْبِيَاءَ، وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ، قَالَ: هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوا بِرُوحِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ اَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ، وَلَا اَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا، فَوَاللّٰهِ اِنَّ وُجُوهَهُمْ لَنُورٌ، وَاِنَّهُمْ عَلٰى نُورٍ لَا يَخَافُونَ اِذَا خَافَ النَّاسُ، وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ) (یونس: 62)

❁❁ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ وہ انبیاء بھی نہیں ہیں اور شہید بھی نہیں ہیں، لیکن انبیاء اور شہداء قیامت کے دن، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں، ان کے مرتبہ ومقام پر رشک کریں گے، لوگوں نے عرض کی:

یارسول اللہ! آپ ہمیں بتائیں وہ کون لوگ ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے، جو آپس میں اللہ کی کتاب کی وجہ سے، ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں گے، حالانکہ ان کے درمیان آپس میں کوئی رشتہ یا مالی لین دین نہیں ہوگا، اللہ کی قسم! ان کے چہرے نور ہوں گے، وہ لوگ نور پر موجود ہوں گے، اس دن جب لوگ خوفزدہ ہوں گے، انہیں کوئی خوف نہیں ہو گا، جب لوگ غمگین ہوں گے، انہیں کوئی غم نہیں ہوگا، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی

''خبردار! بے شک اللہ کے دوستوں کو کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے''

بَابٌ فِى الرَّجُلِ يَاْكُلُ مِنْ مَالِ وَلَدِهٖ

باب: آدمی کا اپنی اولاد کے مال میں سے کھانا

3528 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَمَّتِهٖ، اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا فِىْ حِجْرِىْ يَتِيْمٌ اَفَاَكُلُ مِنْ مَالِهٖ؟ فَقَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ اَطْيَبِ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ وَوَلَدُهٗ مِنْ كَسْبِهٖ

❁❁ عمارہ بن عمیر، اپنی پھوپھی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: میرے زیر کفالت ایک یتیم لڑکا ہے، کیا میں اس کے مال میں سے کچھ کھا سکتی ہوں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی جو کچھ کھاتا ہے، اس میں سے پاکیزہ چیز وہ ہے، جو وہ اپنی کمائی میں سے کھاتا ہے اور آدمی کی اولاد اس کی کمائی

3528–واخرجه ابن ماجه (2290)، والترمذى (1408)، والنسائى (4449) و (4450) من طريق عمارة بن عمير، بهذا الاسناد. واخرجه ابن ماجه (2137)، والنسائى (4451) و (4452) من طريق الاعمش، عن ابراهيم النخعى، عن الاسود، عن عائشة. وهذا اسناد صحيح. وهو فى "مسند احمد" (24148)، و"صحيح ابن حبان" (4260) و (4261) من طريق الاسود. واخرجه الدارقطنى فى "العلل" /5 ورقة 60، وابن حزم فى "المحلى" /8 102

Marfat.com

کا حصہ ہے"۔

3529 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: وَلَدُ الرَّجُلِ مِنْ كَسْبِهِ مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِهِ، فَكُلُوا مِنْ اَمْوَالِهِمْ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: حَمَّادُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، زَادَ فِيهِ اِذَا احْتَجْتُمْ وَهُوَ مُنْكَرٌ

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

"آدمی کی اولاد اس کی کمائی کا حصہ ہے، بلکہ اس کی کمائی کا بہترین حصہ ہے، تو تم ان کے اموال کھا سکتے ہو"

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حماد بن ابوسلیمان نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں "جب تم ضرورت مند ہو" لیکن یہ الفاظ منکر ہیں۔

3530 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِي مَالًا وَوَلَدًا، وَاِنَّ وَالِدِي يَحْتَاجُ مَالِي؟ قَالَ: اَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ، اِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ، فَكُلُوا مِنْ كَسْبِ اَوْلَادِكُمْ

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس مال بھی ہے اور میری اولاد بھی ہے اور میرے والد کو میرے مال کی ضرورت ہوتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اور تمہارا مال تمہارے والد کا ہے، بے شک تمہاری اولاد تمہاری پاکیزہ ترین کمائی ہے، تو تم اپنی اولاد کی کمائی کھا سکتے ہو۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ

باب: جب کوئی شخص، کسی کے پاس اپنا مال بعینہ پائے

3531 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ السَّائِبِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ وَيَتْبَعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهُ

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اپنا مال بعینہ کسی شخص کے پاس پاتا ہے، تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہوگا، اور خریدار اس شخص کے پاس جائے گا، جس نے اسے فروخت کیا تھا"۔

Marfat.com

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَأْخُذُ حَقَّهُ مَنْ تَحْتَ يَدِهِ

باب: آدمی کا حاصل ہونے والے مال میں سے اپنا حق حاصل کرلینا

3532 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ هِنْدًا اُمَّ مُعَاوِيَةَ، جَائَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ، رَجُلٌ شَحِيحٌ وَاِنَّهُ لَا يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَبَنِيَّ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ شَيْئًا؟ قَالَ: خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَبَنِيكِ بِالْمَعْرُوفِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت معاویہ کی والدہ ہند نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس نے عرض کی: ابوسفیان ایک کنجوس آدمی ہے، وہ مجھے اتنا خرچ نہیں دیتے، جو میرے بچوں کے لیے کافی ہو، تو اگر میں ان کے مال میں سے (ان کی لاعلمی میں) کچھ حاصل کرلو، تو کیا مجھے کوئی گناہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مناسب طور پر اتنا حاصل کرلو، جو تمہارے لیے اور تمہاری اولاد کے لیے کافی ہو۔

3533 - حَدَّثَنَا خُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَائَتْ هِنْدٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مُمْسِكٌ، فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ حَرَجٍ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰى عِيَالِهِ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ اِذْنِهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حَرَجَ عَلَيْكِ اَنْ تُنْفِقِي بِالْمَعْرُوفِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہند، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ابوسفیان کنجوس شخص ہے، کیا مجھے کوئی گناہ ہوگا اگر میں ان کے مال میں سے ان کی اجازت کے بغیر ان کی اولاد پر کچھ خرچ کر دوں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم مناسب طور پر خرچ کرتی ہو، تو تمہیں کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

3534 - حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ، اَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ، حَدَّثَهُمْ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ يَعْنِي الطَّوِيلَ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ الْمَكِّيِّ، قَالَ: كُنْتُ اَكْتُبُ لِفُلَانٍ نَفَقَةَ اَيْتَامٍ كَانَ وَلِيَّهُمْ فَغَالَطُوهُ بِاَلْفِ دِرْهَمٍ، فَاَدَّاهَا اِلَيْهِمْ فَاَدْرَكْتُ لَهُمْ مِنْ مَالِهِمْ مِثْلَيْهَا، قَالَ: قُلْتُ: اَقْبِضُ الْاَلْفَ الَّذِي ذَهَبُوا بِهِ مِنْكَ؟، قَالَ: لَا، حَدَّثَنِي اَبِي، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ، وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ

❁❁ یوسف بن ماہک مکی بیان کرتے ہیں: میں فلاں شخص کا خرچ لکھتا تھا، جو کچھ یتیم بچوں کا خرچ ہوتا تھا، جن بچوں کا وہ شخص نگران تھا، تو ان بچوں نے اس کو مغالطے کا شکار کر کے ایک ہزار درہم حاصل کر لیے، اس نے وہ رقم ان کو ادا کر دی، جب میں نے ان یتیموں کے مال میں زیادہ ادائیگی پائی تو میں نے کہا: آپ وہ ایک ہزار وصول کرلیں، جو وہ آپ سے لے گئے ہیں، تو اس نے جواب دیا: جی نہیں، میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

3532-اخرجه البخاری (2211) و (5364) و (5375) و (7180)، ومسلم (1714)، وابن ماجه (2293)، والنسائی فی "المجتبی" (5420) من طرق عن هشام بن عروة، وهو فی "مسند احمد" (24117)، و"صحیح ابن حبان" (4256).

Marfat.com

''جو تمہیں امین بنائے، تم اسے امانت ادا کردو، اور جو تمہارے ساتھ خیانت کرے، تم اس کے ساتھ خیانت نہ کرنا''۔

3535 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، وَاَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَا: حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ، عَنْ شَرِيكٍ - قَالَ: ابْنُ الْعَلَاءِ، وَقَيْسٌ - عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ، وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تمہیں امین بنائے، اسے تم امانت ادا کردو، اور جو شخص تمہارے ساتھ خیانت کرے، تم اس کے ساتھ خیانت نہ کرنا''

بَابٌ فِي قَبُولِ الْهَدَايَا

باب: تحائف قبول کرنا

3536 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ، وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ الرُّؤَاسِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ السَّبِيعِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تحفہ قبول کر لیتے تھے، اور اس کے بدلے میں تحفہ دیا کرتے تھے۔

3537 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَايْمُ اللّٰهِ، لَا اَقْبَلُ بَعْدَ يَوْمِي هٰذَا مِنْ اَحَدٍ هَدِيَّةً، اِلَّا اَنْ يَكُونَ مُهَاجِرًا قُرَشِيًّا، اَوْ اَنْصَارِيًّا، اَوْ دَوْسِيًّا، اَوْ ثَقَفِيًّا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی قسم! میں آج کے بعد کسی شخص سے تحفہ قبول نہیں کروں گا، صرف کسی قریشی مہاجر سے، یا انصاری سے یا دوس قبیلے سے تعلق رکھنے والے شخص سے، یا ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والے شخص سے تحفہ قبول کروں گا''۔

بَابُ الرُّجُوعِ فِي الْهِبَةِ

باب: ہبہ واپس لینا

3538 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ، وَهَمَّامٌ، وَشُعْبَةُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ قَالَ هَمَّامٌ: وَقَالَ قَتَادَةُ: وَلَا نَعْلَمُ الْقَيْءَ اِلَّا حَرَامًا

3537 - حديث صحيح، وهذا سند حسن لولا عنعنة محمد بن اسحاق، وهو متابع. واخرجه الترمذي (4290) من طريق محمد بن اسحاق، بهذا الاسناد، وقال: حسن غريب صحيح من هذا الوجه. واخرجه احمد (7363)، والنسائي (3759) من طريق محمد بن عجلان، والترمذي (4289)

Marfat.com

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا شخص اپنی قے کو چاٹ لینے والے کی مانند ہے''

ہمام اور قتادہ نے یہ بات بیان کی ہے: ہمارے نزدیک قے چاٹنا حرام ہے۔

3539 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً اَوْ يَهَبَ هِبَةً فَيَرْجِعَ فِيهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ، وَمَثَلُ الَّذِي يُعْطِي الْعَطِيَّةَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَاْكُلُ فَاِذَا شَبِعَ قَاءَ، ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کوئی چیز عطیہ کے طور پر دے، یا کوئی چیز ہبہ کرے، اور پھر اسے واپس لے، البتہ والد نے اپنی اولاد کو جو چیز دی ہو (اس کا حکم مختلف ہے) جو شخص کوئی عطیہ دینے کے بعد واپس لے لیتا ہے، اس کی مثال اس کتے کی مانند ہے، جو کچھ کھاتا ہے، پھر جب وہ سیر ہو جاتا ہے، تو قے کر دیتا ہے، پھر دوبارہ اسی قے کو کھانے لگتا ہے''۔

3540 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَثَلُ الَّذِي يَسْتَرِدُّ مَا وَهَبَ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ فَيَاْكُلُ قَيْئَهُ، فَاِذَا اسْتَرَدَّ الْوَاهِبُ فَلْيُوَقَّفْ فَلْيُعَرَّفْ بِمَا اسْتَرَدَّ ثُمَّ لِيُدْفَعْ اِلَيْهِ مَا وَهَبَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کوئی چیز ہبہ کر کے واپس لے لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی مانند ہے، جو قے کرتا ہے، پھر اپنی قے کو کھا لیتا ہے، جب ہبہ کرنے والا شخص اس چیز کو واپس لینے لگے، تو اسے کھڑا کیا جائے اور جو چیز وہ واپس لے رہا ہے، اس کی شناخت حاصل کی جائے، پھر وہ چیز اسے واپس دیدی جائے، جو اس نے ہبہ کی تھی''۔

3538–اسناده صحيح. قتادة: هو ابن دعامة السدوسي، وشعبة: هو ابن الحجاج، وهمام: هو ابن يحيى العَوْذي، وابان: هو ابن يزيد العطار. واخرجه البخاري (2621)، ومسلم (1622)، وابن ماجه (2385)، والنسائي (3696) و (3697) من طريق قتادة، به. واخرجه البخاري (2622) و (6975)، والترمذي (1344)، والنسائي (3698)، من طريق عكرمة، عن ابن عباس. ولفظه: "ليس لنا مثل السوء، الذي يعود في هبته كالكلب يرجع في قيئه:" وهو في "مسند احمد" (1872) و (2529)، و"صحيح ابن حبان" (5121).

3539–اسناده صحيح. حسين المُعلِّم: هو ابن ذكوان، ومُسدَّد: هو ابن مسرهد. واخرجه ابن ماجه (2377)، والترمذي (1345) و (2266)، والنسائي (3690) و (3703) من طريق حسين المعلم، بهذا الإسناد. وهو في "مسند احمد" (2119) و(4810)، و"صحيح ابن حبان" (5123).

Marfat.com

بَابٌ فِي الْهَدِيَّةِ لِقَضَاءِ الْحَاجَةِ

باب: کوئی کام کرنے پر تحفہ دینا

3541 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِي عِمْرَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَفَعَ لِاَخِيهِ بِشَفَاعَةٍ، فَاَهْدَى لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا، فَقَدْ اَتَى بَابًا عَظِيمًا مِنْ اَبْوَابِ الرِّبَا

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے بھائی کی سفارش کرے، پھر وہ بھائی اس سفارش پر اسے کوئی چیز تحفے کے طور پر دے، اور وہ شخص اس تحفے کو قبول کرلے، تو ایسا شخص سود کے ایک بڑے دروازے میں داخل ہو جاتا ہے''۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُفَضِّلُ بَعْضَ وَلَدِهِ فِي النُّحْلِ

باب: آدمی کا اپنی کسی اولاد کو ترجیحی طور پر عطیہ دینا

3542 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا سَيَّارٌ، وَاَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ، وَاَخْبَرَنَا دَاوُدُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَاَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ، وَاِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ اَنْحَلَنِي: اَبِي نُحْلًا، قَالَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ: مِنْ بَيْنِ الْقَوْمِ نِحْلَةً غُلَامًا لَهُ، قَالَ: فَقَالَتْ لَهُ: اُمِّي عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ ائْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشْهِدْهُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشْهَدَهُ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ: اِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي النُّعْمَانَ نُحْلًا وَاِنَّ عَمْرَةَ سَاَلَتْنِي اَنْ اُشْهِدَكَ عَلٰى ذٰلِكَ، قَالَ: فَقَالَ: اَلَكَ وَلَدٌ سِوَاهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَكُلَّهُمْ اَعْطَيْتَ مِثْلَ مَا اَعْطَيْتَ النُّعْمَانَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَقَالَ: بَعْضُ هٰؤُلَاءِ الْمُحَدِّثِينَ، هٰذَا جَوْرٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: هٰذَا تَلْجِئَةٌ فَاَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِي قَالَ مُغِيرَةُ: فِي حَدِيثِهِ اَلَيْسَ يَسُرُّكَ اَنْ يَكُونُوا لَكَ فِي الْبِرِّ وَاللُّطْفِ سَوَاءً؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِي وَذَكَرَ مُجَالِدٌ فِي حَدِيثِهِ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ اَنْ تَعْدِلَ بَيْنَهُمْ كَمَا اَنَّ لَكَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ اَنْ يَبَرُّوكَ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ بَعْضُهُمْ: اَكُلَّ بَنِيكَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَلَدِكَ وَقَالَ ابْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، فِيهِ: اَلَكَ بَنُونَ سِوَاهُ، وَقَالَ اَبُو الضُّحٰى، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ: اَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے ایک عطیہ دیا، ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اپنا غلام مجھے عطیے کے طور پر دیا، تو میری والدہ عمرہ بنت رواحہ نے میرے والد سے کہا: آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں گواہ بنالیں، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میں نے اپنے بیٹے نعمان کو ایک تحفہ دیا ہے، تو عمرہ نے مجھے یہ کہا کہ میں آپ

Marfat.com

کواس بارے میں گواہ بنالوں، راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری اس کے علاوہ اور بھی اولاد ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے ان سب کو اسی طرح عطیہ دیا ہے جس طرح تم نے نعمان کو دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

تو یہاں بعض محدثین نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) یہ ظلم ہے۔

جبکہ بعض محدثین نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ زیادتی ہے، تم میری بجائے کسی اور کو اس پر گواہ بنالو۔

مغیرہ نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ فرمانبرداری اور مہربانی کرنے میں، وہ سب تمہارے ساتھ یکساں سلوک کریں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میری بجائے کسی اور کو اس پر گواہ بنالو۔

مجالد نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ان بچوں کا تم پر یہ حق ہے کہ تم ان کے درمیان انصاف سے کام لو، اس طرح تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمہاری فرمانبرداری کریں۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: زہری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

بعض راویوں نے یہ نقل کیا ہے: ''کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کو''

جبکہ بعض راویوں نے یہ لفظ نقل کیا ہے: ''اپنی اولاد کو''

ابن ابوخالد نے شعبی کے حوالے سے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''کیا تمہارے اس کے علاوہ اور بیٹے بھی ہیں''

ابوضحیٰ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''کیا تمہارا اس کے علاوہ کوئی اور بچہ بھی ہے''

3543 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ، قَالَ: اَعْطَاهُ اَبُوهُ غُلَامًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰذَا الْغُلَامُ؟ قَالَ: غُلَامِي اَعْطَانِيهِ اَبِي، قَالَ: فَكُلَّ اِخْوَتِكَ اَعْطَى كَمَا اَعْطَاكَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَارْدُدْهُ

٭٭ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے انہیں ایک غلام عطا کیا' نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: یہ غلام کس کا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یہ میرا ہے، میرے والد نے مجھے دیا ہے، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا انہوں نے تمہارے تمام بھائیوں کو اسی طرح دیا ہے جس طرح تمہیں دیا ہے؟ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی نہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اسے واپس کردو۔

3544 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حَاجِبِ بْنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ الْمُهَلَّبِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اعْدِلُوا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ اعْدِلُوا بَيْنَ

3544- اسناده حسن من اجل المفضل بن المهلب -وهو ابن ابی صُفرة- حماد: هو ابن زيد. واخرجه النسائی (3687) من طريق سليمان بن حرب، بهذا الاسناد. وهو فی "مسند احمد" (18422).

Marfat.com

اَبْنَائِكُمْ

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنی اولاد کے درمیان انصاف سے کام لو، اپنی اولاد کے درمیان انصاف سے کام لو''۔

3545 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَتِ امْرَاَةُ بَشِيْرٍ انْحَلْ ابْنِيْ غُلَامَكَ وَاَشْهِدْ لِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ، سَاَلَتْنِيْ اَنْ اَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامًا، وَقَالَتْ لِي: اَشْهِدْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَهُ اِخْوَةٌ؟، فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَكُلَّهُمْ اَعْطَيْتَ مِثْلَ مَا اَعْطَيْتَهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَلَيْسَ يَصْلُحُ هٰذَا، وَاِنِّيْ لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلٰى حَقٍّ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بیٹے کو اپنا غلام تحفے کے طور پر دے دیں، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر گواہ بنالیں، تو حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کی: فلاں کی صاحبزادی (یعنی میری بیوی) نے مجھ سے یہ درخواست کی ہے کہ میں اس کے بیٹے کو یہ غلام عطیہ کے طور پر دے دوں، اس نے مجھ سے یہ کہا ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنالوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس بچے کے اور بھی بھائی ہیں؟ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ان سب کو تم نے اسی طرح دیا ہے؟ جس طرح اسے دیا ہے، حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ٹھیک نہیں ہے، میں صرف حق کے کام پر گواہ بنتا ہوں۔

بَابٌ فِيْ عَطِيَّةِ الْمَرْاَةِ بِغَيْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا

باب: عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر کوئی عطیہ دینا

3546 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، وَحَبِيْبٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَجُوْزُ لِامْرَاَةٍ اَمْرٌ فِيْ مَالِهَا اِذَا مَلَكَ زَوْجُهَا عِصْمَتَهَا

❁❁ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عورت کے لیے اپنے مال میں تصرف کرنا جائز نہیں ہے، جبکہ اس کا شوہر اس کی عصمت کا مالک بن چکا ہو''۔

3547 - حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، اَنَّ اَبَاهُ، اَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَجُوْزُ لِامْرَاَةٍ عَطِيَّةٌ، اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

Marfat.com

''عورت کے لیے اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کوئی عطیہ دینا جائز نہیں ہے''

بَابٌ فِی الْعُمْرَی

باب: عمریٰ کا بیان

3548 - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْعُمْرَى جَائِزَةٌ،

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عمریٰ جائز ہے''

3549 - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❁❁ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3550 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اَلْعُمْرَى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے تھے:

''عمریٰ اس کا ہوتا ہے، جسے ہبہ کیا گیا ہو''

3551 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، اَخْبَرَنِی الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اُعْمِرَ عُمْرَى فَهِيَ لَهُ، وَلِعَقِبِهِ يَرِثُهَا مَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ،

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کو عمریٰ کے طور پر کوئی چیز دی گئی ہو، تو یہ اس شخص کو اور اس کے پسماندگان کو ملے گی، اس کا وارث وہ شخص ہو گا، جو اس کے پسماندگان میں وارث ہوگا''۔

3552 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِی الْحَوَارِيِّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ،

3548–اسناده صحيح. قتادة: هو ابن دعامة، وهمام: هو ابن يحيى العَوْذي، وابو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك. واخرجه البخاری (2626)، ومسلم (1626)، والنسائی (3754) من طريق قتادة، به. وجاء عند مسلم فی احدى روايتيه: "العمرى ميراث لاهلها" او قال: "جائزة." وهو فی "مسند احمد" (8567). واخرج ابن ماجه (2379)، والنسائی (3753)

3550–اسناده صحيح. ابو سلمة: هو ابن عبد الرحمن بن عوف، ويحيى: هو ابن ابی كثير، وابان: هو ابن يزيد العطار. واخرجه البخاری (2625)، ومسلم (1625)، والنسائی (3750) و (3751) من طرق عن يحيى بن ابی كثير، به. وهو فی "مسند احمد" (14243) و (14270)، و "صحيح ابن حبان" (5130).

Marfat.com

وَعُرْوَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَهٰكَذَا رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ مَنْ قَالَ فِيْهِ وَلِعَقِبِهِ

باب: جس نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے کہ یہ (حاصل کرنے والے کے) پسماندگان کے لیے بھی ہے

3553 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ يَعْنِي ابْنَ اَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَيُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرَى لَهُ، وَلِعَقِبِهِ فَاِنَّهَا لِلَّذِي يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ اِلَى الَّذِي اَعْطَاهَا، لِاَنَّهُ اَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ،

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کو عمریٰ کے طور پر کوئی چیز دی گئی ہو، تو اس شخص کی اور اس کے پسماندگان کی ہوگی، کیونکہ یہ اس کی ملکیت ہے، جسے وہ دیدی گئی ہے، یہ اس شخص کی طرف واپس نہیں جائے گی، جسے نے وہ دی ہو، کیونکہ اس نے ایک ایسا عطیہ دیا ہے، جس میں وراثت کے احکام جاری ہوں گے''۔

3554 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِيْ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، بِاِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ عَقِيلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَيَزِيدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَاخْتُلِفَ عَلَى الْاَوْزَاعِيِّ، فِيْ لَفْظِهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَرَوَاهُ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، مِثْلَ حَدِيْثِ مَالِكٍ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن شہاب کے حوالے سے منقول ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ ابن شہاب کے حوالے سے منقول ہے، تاہم اس کے الفاظ میں کچھ اختلاف ہے۔

3555 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ

3553- اسناده صحيح. وهو في "موطا مالك" /2 756، ومن طريقه اخرجه مسلم (1625)، والترمذي (1400)، والنسائي (3745). واخرجه مسلم (1625)، والنسائي (3747) من طريق ابن ابي ذئب، ومسلم (1625) من طريق ابن جريج، والنسائي (3746) من طريق شعيب بن ابي حمزة، ومسلم (1625)، وابن ماجه (2380)، والنسائي (3744) من طريق الليث بن سعد، والنسائي (3749) من طريق يزيد بن ابي حبيب، خمستهم عن الزهري، به. وهو في "مسند احمد" (14131) و (14871) و (15290)، و"صحيح ابن حبان" (5137) و (5138) و (5139).

Marfat.com

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اِنَّمَا الْعُمْرَى الَّتِي اَجَازَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يَقُوْلَ: هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَاَمَّا اِذَا قَالَ: هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَاِنَّهَا تَرْجِعُ اِلٰى صَاحِبِهَا

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عمریٰ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز قرار دیا ہے کہ آدمی یہ کہے: یہ تمہارے لیے اور تمہارے ورثاء کے لیے ہے۔ لیکن جب آدمی یہ کہے: یہ تمہاری اس وقت تک ہے، جب تک تم زندہ رہو، تو پھر یہ چیز اس کے مالک کی طرف واپس آ جائے گی۔

3556 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُرْقِبُوا وَلَا تُعْمِرُوا فَمَنْ اُرْقِبَ شَيْئًا اَوْ اُعْمِرَهُ فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ رقبیٰ کے طور پر، یا عمریٰ کے طور پر کوئی چیز نہ دو، جس شخص کو رقبیٰ یا عمریٰ کے طور پر کوئی چیز دے جائے، وہ اس کے ورثاء کو ملے گی''۔

3557 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيْبٍ يَعْنِي ابْنَ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ، عَنْ طَارِقٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَاَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ اَعْطَاهَا ابْنُهَا حَدِيْقَةً مِنْ نَخْلٍ، فَمَاتَتْ، فَقَالَ ابْنُهَا: اِنَّمَا اَعْطَيْتُهَا حَيَاتَهَا وَلَهَا اِخْوَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ لَهَا حَيَاتَهَا وَمَوْتَهَا، قَالَ: كُنْتُ تَصَدَّقْتُ بِهَا عَلَيْهَا، قَالَ: ذٰلِكَ اَبْعَدُ لَكَ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری خاتون کے بارے میں فیصلہ دیا تھا، اس خاتون کو اس کے بیٹے نے کھجوروں کا ایک باغ دیا تھا، اس خاتون کا انتقال ہو گیا، تو اس کے بیٹے نے کہا، یہ تو میں نے ان کی زندگی تک کے لیے دیا تھا، اس لڑکے کے اور بھی بھائی تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اس خاتون کی ملکیت شمار ہوگا، اس کی زندگی میں بھی اور اس کے مرنے کے بعد بھی، اس لڑکے نے کہا: یہ تو میں نے انہیں صدقہ کے طور پر دیا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس صورت میں تو یہ اور بھی زیادہ دور ہو جائے گا۔

3556–اسناده صحيح . ورواية ابن جريج -وهو عبد الملك بن عبد العزيز- وان لم يصرح بسماعه من عطاء -وهو ابن ابى رباح- محمولة على الاتصال، كما صرح هو نفسه بذلك فيما رواه ابنُ ابى خيثمة فى "تاريخه" (858). سفيان: هو ابن عيينة، واسحاق بن اسماعيل: هو الطالقانى . واخرجه النسائى (3731) من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الاسناد. واخرجه البخارى (2626)، ومسلم (1625)، والنسائى (3729) و (3755) من طريق قتادة بن دعامة، والنسائى (3727) من طريق مالك بن دينار، كلاهما عن عطاء بن ابى رباح، به. بلفظ: "العمرى جائزة"، وفى رواية لمسلم: "العُمرى ميراث لاهلها" واخرجه النسائى (3728) من طريق عبد الكريم بن مالك الجزرى، و (3730) من طريق عبد الملك بن ابى سليمان، كلاهما عن عطاء بن ابى رباح مرسلاً. وهو فى "مسند احمد" (14174)، و"صحيح ابن حبان" (5129).

Marfat.com

بَابٌ فِی الرُّقْبٰی

باب: رقبیٰ کا بیان

3558 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا دَاوُدُ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْعُمْرٰی جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا، وَالرُّقْبٰی جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عمریٰ اس کے اہل کے لیے جائز ہے اور رقبیٰ اس کے اہل کے لیے جائز ہے (یعنی جسے یہ دیا گیا ہے، اس کی ملکیت شمار ہوگا)''۔

3559 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِیُّ، قَالَ: قَرَاْتُ عَلٰی مَعْقِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ حُجْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لِمُعْمَرِهِ مَحْيَاهُ وَمَمَاتَهُ، وَلَا تُرْقِبُوا فَمَنْ اَرْقَبَ شَيْئًا فَهُوَ سَبِيْلُهُ

❁❁ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی چیز عمریٰ کے طور پر دے دیتا ہے، تو وہ جس شخص کو دی گئی ہو، اس کی ملکیت شمار ہوگی، اس کی زندگی میں بھی اس کے مرنے کے بعد بھی اور تم لوگ کوئی چیز رقبیٰ کے طور پر نہ دو، جو شخص رقبیٰ کے طور پر کوئی چیز دے گا، تو اس کا راستہ وہی ہوگا (یعنی اس میں وراثت کے احکام جاری ہوں گے۔)''

3560 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوْسٰی، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: اَلْعُمْرٰی اَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ: لِلرَّجُلِ هُوَ لَكَ مَا عِشْتَ فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ فَهُوَ لَهُ وَلِوَرَثَتِهِ وَالرُّقْبٰی هُوَ اَنْ يَقُوْلَ الْاِنْسَانُ هُوَ لِلْاٰخِرِ مِنِّیْ وَمِنْكَ

❁❁ مجاہد فرماتے ہیں: عمریٰ سے مراد یہ ہے: ایک شخص دوسرے شخص سے یہ کہے: جب تک تم زندہ رہے یہ تمہاری ہوئی، جب کوئی شخص یہ کہہ دے تو یہ اس دوسرے شخص کی اور اس کے ورثاء کی ملکیت ہوگی، اور رقبیٰ سے مراد یہ ہے: وہ یہ کہے: یہ مجھ میں اور تم میں سے اس شخص کی ہوگی، جو بعد میں فوت ہو۔

بَابٌ فِی تَضْمِيْنِ الْعَوَارِ

باب: عاریت کا ضمان ادا کرنا

3558- اخرجه ابن ماجه (2383)، والترمذی (1401)، والنسائی (3738) (3739) من طريق داود بن ابی هند، به. وقال الترمذی: حديث حسن. واقتصر النسائی فی الموضع الاول علی ذكر الرقبی. وهو فی "مسند احمد" (14254)، و"صحيح ابن حبان" (5136)

Marfat.com

3561 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَى الْيَدِ مَا اَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَ، ثُمَّ اِنَّ الْحَسَنَ نَسِيَ، فَقَالَ: هُوَ اَمِيْنُكَ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ

❁❁ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہاتھ جو وصول کرتا ہے وہ اس پر لازم ہے، جب تک وہ اسے ادا نہیں کر دیتا (یعنی واپس نہیں کر دیتا)''

پھر حسن اس روایت کو بھول گئے اور انہوں نے یہ کہا: جو شخص تمہارا امین ہو، اس پر ضمان نہیں ہوگا۔

3562 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ مِنْهُ اَدْرَاعًا يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ: اَغَصْبٌ يَا مُحَمَّدُ، فَقَالَ: لَا، بَلْ عَمَقٌ مَضْمُوْنَةٌ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَهٰذِهِ رِوَايَةُ يَزِيْدَ بِبَغْدَادَ وَفِيْ رِوَايَتِهِ بِوَاسِطٍ تَغَيُّرٌ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا

❁❁ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ حنین کے موقع پر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کچھ زرہیں عاریت کے طور پر طلب کیں، تو انہوں نے عرض کی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ غصب کرنا چاہ رہے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ عاریت کے طور پر ہیں اور ان کا ضمان بھی ہوگا

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت یزید نے بغداد میں بیان کی تھی، جب انہوں نے واسط میں یہ روایت نقل کی، تو وہ کچھ متغیر تھی۔

3563 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ اُنَاسٍ، مِنْ آلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا صَفْوَانُ، هَلْ عِنْدَكَ مِنْ سِلَاحٍ؟، قَالَ: عَوَرًا اَمْ غَصْبًا، قَالَ: لَا، بَلْ عَوَرًا فَاعَارَهُ مَا بَيْنَ الثَّلَاثِيْنَ اِلَى الْاَرْبَعِيْنَ دِرْعًا، وَغَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا، فَلَمَّا هُزِمَ الْمُشْرِكُوْنَ جُمِعَتْ دُرُوْعُ صَفْوَانَ فَفَقَدَ مِنْهَا اَدْرَاعًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَفْوَانَ: اِنَّا قَدْ فَقَدْنَا مِنْ اَدْرَاعِكَ اَدْرَاعًا، فَهَلْ نَغْرَمُ لَكَ؟ قَالَ: لَا، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لِاَنَّ فِيْ قَلْبِيْ الْيَوْمَ مَا لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَكَانَ اَعَارَهُ قَبْلَ اَنْ يُسْلِمَ، ثُمَّ اَسْلَمَ،

❁❁ حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے کچھ لوگوں نے یہ بات نقل کی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے صفوان! کیا تمہارے پاس ہتھیار ہیں؟ انہوں نے دریافت کیا: آپ عاریت کے طور پر لینا چاہتے ہیں یا

3561- اخرجه ابن ماجه (2400)، والترمذي (1312)، والنسائي في "الكبرى" (5751) من طريق سعيد بن ابي عروبة، بهذا الاسناد. وقال الترمذي: حديث حسن. وهو في "مسند احمد" (20086).

Marfat.com

غصب کرنا چاہتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عاریت کے طور پر لینا چاہتے ہیں، تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو 30 سے لے کر 40 تک زرہیں عاریت کے طور پر دیں، نبی اکرم ﷺ نے غزوہ حنین میں شرکت کی، جب مشرکین پسپا ہو گئے، تو حضرت صفوان کی زرہیں اکٹھی کی گئیں، ان میں سے کچھ زرہیں گم ہو چکی تھیں، تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت صفوان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تمہاری زرہوں میں سے کچھ زرہیں ہمیں نہیں ملی ہیں، تو کیا ہم تمہیں اس کا تاوان ادا کریں، انہوں نے عرض کی: جی نہیں، یارسول اللہ آج میرے دل میں (اسلام کی) جو جگہ ہے وہ اس دن نہیں تھی''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے وہ زرہیں اسلام قبول کرنے سے پہلے عاریت کے طور پر دی تھیں، بعد میں وہ مسلمان ہو گئے تھے۔

3564 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ رُفَيْعٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ نَاسٍ، مِنْ آلِ صَفْوَانَ قَالَ: اسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

❀❀ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ کی آل میں سے کچھ لوگوں نے یہ بات نقل کی ہے، نبی اکرم ﷺ نے عاریت کے طور پر لیں، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

3565 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ، وَلَا تُنْفِقُ الْمَرْاَةُ شَيْئًا مِنْ بَيْتِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا، فَقِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَلَا الطَّعَامَ، قَالَ: ذَاكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا ثُمَّ قَالَ: الْعَوَرُ مُؤَدَّاةٌ، وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ، وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ، وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے، اس لیے وارث کے لیے وصیت نہیں ہو سکتی اور عورت اپنے گھر میں سے کوئی بھی چیز، اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے، عرض کی گی: یارسول اللہ! اناج بھی نہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ہمارا افضل مال ہے، پھر آپ نے فرمایا عاریت کے طور پر لی ہوئی چیز واپس کی جائے گی، عطیہ کے طور پر ملنے والی چیز واپس کی جائے گی، قرض کو ادا کیا جائے گا، اور ضامن شخص تاوان ادا کرنے کا پابند ہوگا''۔

3566 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ الْعُصْفُرِيُّ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَتَتْكَ رُسُلِي فَاَعْطِهِمْ ثَلَاثِيْنَ دِرْعًا، وَثَلَاثِيْنَ بَعِيْرًا قَالَ: فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اَعَوَرٌ مَضْمُوْنَةٌ، اَوْ عَوَرٌ مُؤَدَّاةٌ، قَالَ: بَلْ مُؤَدَّاةٌ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: حَبَّانُ خَالُ هِلَالٍ الرَّائِيِّ

❀❀ صفوان بن یعلی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

Marfat.com

جب میرے قاصد تمہارے پاس آئیں گے، تم انہیں 30 زرہیں اور 30 اونٹ دے دینا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ ایسی عاریت کے طور پر ہیں، جن کا ضمان ادا کیا جائے گا یا یہ وہ عاریت ہیں، جسے واپس کیا جائے گا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ عاریت ہے، جسے واپس کیا جائے گا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حبان نامی راوی، ہلال رائی کے ماموں ہیں۔

بَابٌ فِيمَنْ اَفْسَدَ شَيْئًا يَغْرَمُ مِثْلَهُ

باب: جو شخص کسی چیز کو خراب کردے، وہ اس کی مثل جرمانہ ادا کرے گا

3567 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ، فَاَرْسَلَتْ اِحْدَى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مَعَ خَادِمِهَا قَصْعَةً فِيهَا طَعَامٌ، قَالَ: فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا فَكَسَرَتِ الْقَصْعَةَ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِسْرَتَيْنِ فَضَمَّ اِحْدَاهُمَا اِلَى الْاُخْرٰى، فَجَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ، وَيَقُوْلُ: غَارَتْ اُمُّكُمْ زَادَ ابْنُ الْمُثَنّٰى كُلُوا فَاَكَلُوا حَتّٰى جَائَتْ قَصْعَتُهَا الَّتِي فِي بَيْتِهَا، ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى لَفْظِ حَدِيْثِ مُسَدَّدٍ قَالَ كُلُوا وَحَبَسَ الرَّسُوْلَ وَالْقَصْعَةَ حَتّٰى فَرَغُوا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيحَةَ اِلَى الرَّسُوْلِ وَحَبَسَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِهِ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنی ایک زوجہ محترمہ کے گھر میں موجود تھے، امہات المومنین میں سے کسی نے ایک خادم کے ہاتھ ایک پیالہ بھیجا جس میں کھانا موجود تھا راوی کہتے ہیں: تو اس خاتون نے (جس کے گھر میں نبی اکرم ﷺ موجود تھے) اپنا ہاتھ مار کر وہ پیالہ توڑ دیا، نبی اکرم ﷺ نے اس کے دونوں ٹکڑے پکڑے اور انہیں ایک دوسرے کے ساتھ ملایا، پھر آپ ﷺ اس اناج کو اکٹھا کرنے لگے (جو نیچے گر گیا تھا) آپ یہ فرماتے جارہے تھے: تمہاری امی کو غصہ آ گیا۔ ابن مثنیٰ نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) تم اسے کھالو، لوگوں نے اسے کھالیا، یہاں تک کہ وہ خاتون اپنا برتن لے کر آئی، جس کے گھر میں نبی اکرم ﷺ موجود تھے، مسدد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم لوگ کھالو، نبی اکرم ﷺ نے اس آنے والے شخص کو (اور ٹوٹے ہوئے) پیالے کو روک لیا، یہاں تک کہ جب لوگ کھا کر فارغ ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ نے صحیح پیالہ اس قاصد کے سپرد کیا اور ٹوٹا ہوا پیالہ اس گھر میں رکھ لیا (جس میں آپ ﷺ موجود تھے)۔

3568 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي فُلَيْتٌ الْعَامِرِيُّ، عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دَجَاجَةَ، قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: مَا رَاَيْتُ صَانِعًا طَعَامًا مِثْلَ صَفِيَّةَ، صَنَعَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَبَعَثَتْ بِهِ، فَاَخَذَنِي اَفْكَلٌ، فَكَسَرْتُ الْاِنَاءَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا كَفَّارَةُ مَا صَنَعْتُ؟ قَالَ: اِنَاءٌ

3567- اسناده صحيح. حميد: هو ابن ابى حميد الطويل، وخالد: هو ابن الحارث الهُجَيمى، ويحيى: هو ابن سعيد القطان، ومسدَّد: هو ابن مُسَرْهَد. واخرجه البخارى (2481)، و (5225)، وابن ماجه (2334)، والترمذى (1409)، والنسائى (3955) من طرق عن حميد الطويل، به. ورواية الترمذى مختصرة. وهو فى "مسند احمد" (12027).

Marfat.com

مِثْلُ اِنَاءٍ وَطَعَامٌ مِثْلُ طَعَامٍ

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے ایسی کوئی عورت نہیں دیکھی، جو سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا جیسا عمدہ کھانا پکاتی ہو، ایک مرتبہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا اور وہ کھانا بھجوایا، اس پر مجھے غصہ آ گیا، میں نے وہ برتن توڑ دیا (بعد میں) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے جو کیا ہے، اس کا کفارہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسا برتن' جو اس برتن کی مانند ہو، ایسا کھانا' جو اس کھانے کی مانند ہو''

بَابُ الْمَوَاشِي تُفْسِدُ زَرْعَ قَوْمٍ

باب: جب مویشی کسی کا کھیت خراب کردیں

3569 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ رَجُلٍ فَاَفْسَدَتْهُ عَلَيْهِمْ، فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ الْاَمْوَالِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ، وَعَلٰى اَهْلِ الْمَوَاشِي حِفْظَهَا بِاللَّيْلِ

❁❁ حرام بن محیصہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ایک شخص کے باغ میں داخل ہوگئی اور اس نے وہاں کی پیداوار خراب کردی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا کہ زمین کے مالک پر اس کی حفاظت کرنا، دن کے وقت لازم ہے، اور مویشی کے مالک پر، رات کے وقت اس کی حفاظت کرنا لازم ہے۔

3570 - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: كَانَتْ لَهُ نَاقَةٌ ضَارِيَةٌ فَدَخَلَتْ حَائِطًا فَاَفْسَدَتْ فِيهِ، فَكُلِّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا: فَقَضٰى اَنَّ حِفْظَ الْحَوَائِطِ بِالنَّهَارِ عَلٰى اَهْلِهَا، وَاَنَّ حِفْظَ الْمَاشِيَةِ بِاللَّيْلِ عَلٰى اَهْلِهَا، وَاَنَّ عَلٰى اَهْلِ الْمَاشِيَةِ مَا اَصَابَتْ مَاشِيَتُهُمْ بِاللَّيْلِ

❁❁ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کی ایک اونٹنی تھی، جو نقصان پہنچایا کرتی تھی، وہ ایک باغ میں داخل ہوئی، اس نے وہاں نقصان کر دیا، اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی گئی، تو آپ نے یہ فیصلہ دیا: دن کے وقت باغات کی حفاظت کرنا، ان کے مالکان پر لازم ہے، اور رات کے وقت مویشیوں کی حفاظت کرنا، ان کے مالکان پر لازم ہے۔ مویشی رات کے وقت جو نقصان کریں گے، اس کی ادائیگی مویشی کے مالک کے ذمے ہوگی۔

3570- اسناده ضعيف لانقطاعه، والصحيح انه مرسل كما سلف قبله. وحرام بن محيصة لم يسمع من البراء بن عازب. واخرجه النسائي في "الكبرى" (5753) من طريق الاوزاعي، بهذا الاسناد. واخرجه ابن ماجه (2332 م)، والنسائي (5752) من طريق معاوية بن هشام القصار، عن سفيان الثوري، عن عبد الله بن عيسى. وقرن به النسائي اسماعيل بن امية - عن الزهري، به. ومعاوية بن هشام - وان كان حسن الحديث -، لكنه يغرب عن الثوري باشياء كما قال ابن عدي. واخرجه النسائي (5755)

Marfat.com

23 - كِتَابُ الْاَقْضِيَةِ

قضا (یعنی عدالتی فیصلوں) کے بارے میں روایات

بَابٌ فِيْ طَلَبِ الْقَضَاءِ

باب: عہدہ قضا مانگنا

3571 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، اَخْبَرَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ وَلِيَ الْقَضَاءَ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص قضاء کا نگران بنے، وہ چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا''۔

3572 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَخْنَسِيِّ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، وَالْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جسے لوگوں کے درمیان قاضی بنا دیا گیا، اسے چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا''

بَابٌ فِي الْقَاضِي يُخْطِئُ

باب: قاضی کا (فیصلہ دیتے ہوئے) غلطی کرنا

3573 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ السَّمْتِيُّ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ

3571–حديث قوي، وهذا إسناد حسن في المتابعات من اجل فضيل بن سليمان فيه ضعيف يعتبر به، وقد توبع. سعيد المقبري: هو ابن ابي سعيد كيسان. وسيأتي بعده من طريق آخر بسند حسن. واخرجه الترمذي (1374) من طريق فضيل بن سليمان، بهذا الاسناد. وقال: حديث حسن غريب. واخرجه النسائي في "الكبرى" (5892) من طريق داود بن خالد العطار، عن سعيد المقبري، به. وداود العطار في عداد المجهولين. وهو في "مسند احمد" (7145).

3572–واخرجه ابن ماجه (2308)، والنسائي في "الكبرى" (5895) من طريق عبد الله ابن جعفر المخرمي، والنسائي (5893) من طريق ابن ابي ذئب، و (5894)

Marfat.com

اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ: وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَاثْنَانِ فِي النَّارِ، فَاَمَّا الَّذِي فِي الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰى بِهٖ، وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِي الْحُكْمِ، فَهُوَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ قَضٰى لِلنَّاسِ عَلٰى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَهٰذَا اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْهِ يَعْنِي حَدِيْثَ ابْنِ بُرَيْدَةَ اَلْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ

❁❁ ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قاضی تین قسم کے ہوتے ہیں: ایک جنت میں جائے گا اور دو جہنم میں جائیں گے، جہاں تک اس قاضی کا تعلق ہے جو جنت میں جائے گا، یہ وہ شخص ہے جو حق کو جانتا ہے اور اس کے مطابق فیصلہ دے دیتا ہے ایک وہ شخص ہے جو حق کو جانتا ہے لیکن فیصلے میں زیادتی کر جاتا ہے، وہ جہنم میں جائے گا، ایک وہ شخص ہے جو علم نہ ہونے کے باوجود لوگوں کے فیصلے کرتا ہے، وہ بھی جہنم میں جائے گا''

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بارے میں یہ روایت سب سے زیادہ مستند ہے، یعنی بریدہ کی نقل کردہ یہ روایت ''قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں''

3574 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، اَخْبَرَنِي يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِي قَيْسٍ، مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ، وَاِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ فَحَدَّثْتُ بِهٖ اَبَا بَكْرِ بْنَ حَزْمٍ، فَقَالَ: هٰكَذَا حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

❁❁ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی حاکم فیصلہ دیتے ہوئے اجتہاد کرے اور درست فیصلہ دے، تو اسے دو اجر ملیں گے اور جب فیصلہ دیتے ہوئے اجتہاد کرے اور غلطی کر جائے تو اسے ایک اجر ملے گا''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے ابوبکر بن حزم کو یہ روایت سنائی تو وہ بولے: ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث اسی طرح مجھے بیان کی ہے۔

3575 - حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنِي مُوْسٰى بْنُ نَجْدَةَ،

3574- حديث صحيح، وهذا اسناد لوى من اجل عبد العزيز بن محمد -وهو الدراوردى- فهو صدوق لا باس به، وهو متابع. عُبيد الله بن ميسرة: هو ابن عمر بن ميسرة، نسب هنا الى جده. واخرجه البخارى (7352)، ومسلم (1716)، وابن ماجه (2314)، والنسائى فى "الكبرى" (5887) و (5888) من طريق يزيد بن عبد الله بن الهاد، بهذا الاسناد. وهو فى "مسند احمد" (17774) و (17820)، و"صحيح ابن حبان" (5061). واخرج حديث ابى هريرة وحده الترمذى (1375)، والنسائى فى "المجتبى" (5381) من طريق يحيى بن سعيد، عن ابى بكر بن حزم، به.

3575- اسناده ضعيف لجهالة موسى بن نجدة. عباس العَنبرى: هو ابن عبد العظيم. واخرجه البيهقى 10/ 88 من طريق المصنف بهذا الاسناد.

Marfat.com

عَنْ جَدِّهٖ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ اَبُوْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى يَنَالَهُ، ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهُ جَوْرَهُ، فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ غَلَبَ جَوْرُهُ عَدْلَهُ فَلَهُ النَّارُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مسلمانوں کے قاضی کے منصب کا طلبگار رہو، یہاں تک کہ وہ اس پر فائز ہو جائے، پھر اس کا انصاف اس کے ظلم پر غالب آ جائے، تو اسے جنت ملے گی اور جس کا ظلم اس کے انصاف پر غالب آ جائے، اسے جہنم ملے گی''۔

3576 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ اَبِيْ يَحْيَى الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَبِي الزَّرْقَاءِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: (وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ) (المائدة: 44)، اِلٰى قَوْلِهٖ: (الْفَاسِقُوْنَ) (المائدة: 47) هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ الثَّلَاثِ نَزَلَتْ فِي الْيَهُوْدِ خَاصَّةً فِيْ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''وہ لوگ جو اس چیز کے مطابق فیصلہ نہیں دیتے، جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے تو یہی لوگ کافر ہیں''۔

یہ آیت یہاں تک ہے: ''فاسق ہیں''۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں) یہ تین آیات یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی تھیں، بطور خاص قریظہ اور نضیر (قبیلوں سے تعلق رکھنے والے، یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی تھیں)

بَابٌ فِيْ طَلَبِ الْقَضَاءِ وَالتَّسَرُّعِ اِلَيْهِ

باب: عہدہ قضا مانگنا، اور اس کی طرف جلدی کرنا

3577 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَا: اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ رَجَاءٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرٍ الْاَنْصَارِيِّ الْاَزْرَقِ، قَالَ: دَخَلَ رَجُلَانِ مِنْ اَبْوَابِ كِنْدَةَ وَاَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ، جَالِسٌ فِيْ حَلْقَةٍ، فَقَالَا: اَلَا رَجُلٌ يُنَفِّذُ بَيْنَنَا، فَقَالَ: رَجُلٌ مِنَ الْحَلْقَةِ اَنَا فَاَخَذَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ كَفًّا مِنْ حَصًى فَرَمَاهُ بِهٖ، وَقَالَ: مَهْ اِنَّهٗ كَانَ يُكْرَهُ التَّسَرُّعُ اِلَى الْحُكْمِ

❁❁ عبدالرحمٰن بن بشر انصاری بیان کرتے ہیں: کندہ کے دروازوں سے دو آدمی اندر داخل ہوئے، اس وقت حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ ایک محفل میں تشریف فرما تھے، ان دونوں نے کہا: کیا کوئی ایسا شخص ہے جو ہمارے درمیان فیصلہ کر دے،

3576–حديث صحيح، وهذا اسناد حسن من اجل ابن ابي الزناد -وهو عبد الرحمن- لكنه متابع. واخرجه سعيد بن منصور -قسم التفسير من "سننه-" (750)، واحمد (2212)، والطبراني (10732) من طريق ابن ابي الزناد، بهذا الاسناد.

3577–اسناده ضعيف لجهالة رجاء الانصاري. الاعمش: هو سليمان بن مهران، وابو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير. واخرجه ابو خيثمة زهير بن حرب في "العلم" (11)، والبيهقي 10/ 101 من طريق ابي معاوية الضرير، بهذا الاسناد. واخرجه البيهقي 10/ 100 من طريق سفيان الثوري، عن الاعمش، به.

Marfat.com

تو محفل میں موجود ایک شخص نے کہا: میں کرتا ہوں، حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ میں کنکریاں پکڑ کر اس کو ماریں، اور بولے: رک جاؤ! ثالث بننے کی طرف جلد بازی کو ناپسندیدہ سمجھا جاتا تھا۔

3578 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنْ بِلَالٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ طَلَبَ الْقَضَاءَ وَاسْتَعَانَ عَلَيْهِ، وُكِلَ اِلَيْهِ، وَمَنْ لَمْ يَطْلُبْهُ وَلَمْ يَسْتَعِنْ عَلَيْهِ، اَنْزَلَ اللّٰهُ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ. وَقَالَ وَكِيعٌ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ بِلَالِ بْنِ اَبِي مُوسٰى، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ اَبُو عَوَانَةَ: عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ بِلَالِ بْنِ مِرْدَاسٍ الْفَزَارِيِّ، عَنْ خَيْثَمَةَ الْبَصْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص قاضی کے منصب کا طلب گار ہوتا ہے اور اس کے لیے مدد مانگتا ہے، اسے اس کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور جو شخص اس کا طلبگار نہیں ہوتا، اور اس کے لیے مدد حاصل نہیں کرتا (یعنی سفارش نہیں کرواتا) تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ نازل کرتا ہے جو اس کی رہنمائی کرتا رہتا ہے''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

3579 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنِي اَبُو بُرْدَةَ، قَالَ: قَالَ اَبُو مُوسٰى: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ نَسْتَعْمِلَ، اَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهُ

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہم اپنے کام کے لیے کسی ایسے شخص کو عامل مقرر نہیں کریں، جو اس کا طلبگار ہو''۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الرَّشْوَةِ

باب: رشوت کا حرام ہونا

3580 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ،

3578–اخرجه ابن ماجه (2309)، والترمذی (1372) من طريق اسرائيل، بهذا الاسناد. واخرجه الترمذی (1373) من طريق ابی عوانة

3579–اسناده صحيح. واخرجه البخاری (2261)، ومسلم بائر الحديث (1823)، والنسائی (4) من طريق يحيى بن سعيد القطان، بهذا الاسناد. وهو فی "مسند احمد" (19666)، و"صحيح ابن حبان" (1071). واخرجه البخاری (7149)، ومسلم بائر (1823) من طريق ابی اسامة، عن بُريد ابن عبد الله بن ابی بردة، عن ابی بردة، به. وهو فی "صحيح ابن حبان"، (4481).

3580–واخرجه ابن ماجه (2313)، والترمذی (1386) من طريق ابن ابی ذئب، بهذا الاسناد. لكن جاء فی رواية ابن ماجه: قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم -: "لعنة الله على الراشی والمرتشی". وهو فی "مسند احمد" (6532)، و"صحيح ابن حبان" (5077).

Marfat.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت کی ہے۔

بَابٌ فِيْ هَدَايَا الْعُمَّالِ

باب: (ریاستی) اہلکاروں کو ملنے والے تحائف

3581 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَدِيُّ بْنُ عُمَيْرَةَ الْكِنْدِيُّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ عُمِّلَ مِنْكُمْ لَنَا عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِنْهُ مِخْيَطًا، فَمَا فَوْقَهُ فَهُوَ غُلٌّ يَاْتِيْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اَسْوَدُ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اقْبَلْ عَنِّيْ عَمَلَكَ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟، قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: وَاَنَا اَقُوْلُ: ذٰلِكَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَاْتِ بِقَلِيْلِهٖ، وَكَثِيْرِهٖ، فَمَا اُوْتِيَ مِنْهُ اَخَذَهُ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى

❁❁ حضرت عدی بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے لوگو! تم میں سے جس کسی کو بھی ہمارے کام کا عامل مقرر کیا جائے، اور پھر وہ اس میں سے ایک دھاگہ یا اس سے کم تر کوئی چیز چھپالے، تو یہ خیانت ہوگی جسے ساتھ لے کر وہ قیامت کے دن آئے گا، تو انصار سے تعلق رکھنے والا سیاہ رنگ کا ایک شخص کھڑا ہوا، یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اپنا یہ کام مجھ سے واپس لے لیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کیوں؟ اس نے عرض کی: میں نے آپ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں یہ کہتا ہوں کہ ہم جس کو کسی کام کے لیے عامل مقرر کریں، تو وہ تھوڑی اور زیادہ تمام چیزیں لے کر آئے، اور اس کو جو دیا جائے، وہ حاصل کرلے اور جس چیز سے منع کیا جائے، اس سے باز آجائے۔

بَابُ كَيْفَ الْقَضَاءُ

باب: فیصلہ کیسے دیا جائے؟

3582 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُرْسِلُنِيْ وَاَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ، وَلَا عِلْمَ لِيْ بِالْقَضَاءِ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ سَيَهْدِيْ قَلْبَكَ، وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ، فَاِذَا جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْكَ الْخَصْمَانِ،

3581–اسناده صحيح. قيس: هو ابن ابى حازم، ويحيى: هو ابن سعيد القطان. واخرجه مسلم (1833) من طرق عن اسماعيل بن ابى خالد، به. وهو فى "مسند احمد" (17717)، و"صحيح ابن حبان" (5078).

3582–واخرجه الترمذى (1380) من طريق زائدة بن قدامة، والنسائى فى "الكبرى" (8366) من طريق شريك النخعى، كلاهما عن سماك، به

Marfat.com

لَا تَقْضِيَنَّ حَتّٰى تَسْمَعَ مِنَ الْاٰخَرِ، كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْاَوَّلِ، فَاِنَّهُ اَحْرٰى اَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ، قَالَ: فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا، اَوْ مَا شَكَكْتُ فِيْ قَضَاءٍ بَعْدُ

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قاضی بنا کر یمن بھیجا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے بھیج رہے ہیں، میری عمر کم ہے اور مجھے قضاء (یعنی فیصلہ کرنے) کے بارے میں علم بھی نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے دل کو ہدایت نصیب کرے گا اور تمہاری زبان کو ثابت رکھے گا، جب تم دو مخالف فریقوں کے درمیان بیٹھو، تو تم اس وقت تک فیصلہ ہرگز نہ کرنا، جب تک تم دوسرے فریق کو نہیں سن لیتے، جس طرح تم نے پہلے کو سنا ہے، کیونکہ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہوگا کہ تمہارے لیے فیصلہ واضح ہو جائے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کے بعد میں قاضی رہا (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) اس کے بعد مجھے فیصلہ کرنے میں کوئی تردد نہیں ہوا۔

بَابٌ فِيْ قَضَاءِ الْقَاضِيْ اِذَا اَخْطَاَ

باب: جب قاضی (فیصلہ دیتے ہوئے) غلطی کر جائے

3583 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، وَاِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ، فَاَقْضِيَ لَهٗ عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ بِشَيْءٍ، فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا، فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ،

❁❁ حضرت سیدہ زینب بنت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا، سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''میں بھی ایک انسان ہوں، تم لوگ اپنے مقدمات میرے پاس لے کر آتے ہو، ہوسکتا ہے تم میں سے کوئی ایک اپنی بات ثابت کرنے میں، دوسرے سے زیادہ تیز ہو، تو میں نے جب اس سے بات سنی ہو، تو اس کے مطابق میں اس کے حق فیصلہ دے دوں، تو جس شخص کے حق میں، میں اس کے بھائی کے حق سے متعلق کسی چیز کا فیصلہ دوں، تو وہ اس میں سے کچھ بھی حاصل نہ کرے، کیونکہ میں نے اس کے لیے آگ کا ٹکڑا کاٹ کر دیا ہوگا''۔

3584 - حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ اَبُوْ تَوْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ، مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوَارِيثَ

3583- اسناده صحيح. واخرجه البخاري (2680) و (6967) و (7169)، ومسلم (1713)، وابن ماجه (2317)، والترمذي (1388)، والنسائي (5401) و (5422) من طريق هشام بن عروة، بهذا الاسناد. وهو في "مسند احمد" (25670)، و"صحيح ابن حبان" (5070). واخرجه البخاري (2458) و (7181) و (7185)، ومسلم (1713) من طريق الزهري، عن عروة، به. وهو في "مسند احمد" (26626).

Marfat.com

لَهُمَا، لَمْ تَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ اِلَّا دَعْوَاهُمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ، فَبَكَى الرَّجُلَانِ، وَقَالَ: كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَقِّي لَكَ، فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا اِذْ فَعَلْتُمَا مَا فَعَلْتُمَا فَاقْتَسِمَا، وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ، ثُمَّ اسْتَهِمَا، ثُمَّ تَحَالَّا،

❁❁ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: دو آدمی وراثت کا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، دونوں کے پاس ثبوت کوئی نہ تھا، صرف ان دونوں کا دعویٰ تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے، اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ دونوں شخص رونے لگ پڑے، اور ان دونوں میں سے ہر ایک نے یہ کہا: میرا حق بھی تمہارا ہوا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا: اگر تم ایسا کر رہے ہو تو پھر تم حق کو دو حصّوں میں تقسیم کرو، پھر قرعہ اندازی کر لو اور پھر ایک دوسرے سے معافی تلافی کر لو"۔

3585 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ، اَخْبَرَنَا عِيسٰى، حَدَّثَنَا اُسَامَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: يَخْتَصِمَانِ فِي مَوَارِيثَ وَاَشْيَاءَ قَدْ دَرَسَتْ، فَقَالَ: اِنَّمَا اَقْضِي بَيْنَكُمْ بِرَاْيِي فِيمَا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهِ

❁❁ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتی ہیں: تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں، ان دونوں کا وراثت کے بارے میں چند دوسری چیزوں کے بارے میں اختلاف چل رہا تھا، جس کے نشانات ختم ہو چکے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے درمیان اپنی رائے سے فیصلہ کروں گا، اس چیز کے بارے میں مجھ پر کوئی حکم نازل نہیں ہوا۔

3586 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ الرَّاْيَ اِنَّمَا كَانَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصِيبًا لِاَنَّ اللّٰهَ كَانَ يُرِيهِ، وَاِنَّمَا هُوَ مِنَّا الظَّنُّ وَالتَّكَلُّفُ

❁❁ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے منبر پر ارشاد فرمایا:

"اے لوگو! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے بالکل درست ہوتی تھی، کیونکہ اللہ تعالیٰ انہیں ٹھیک راہ دکھا دیتا تھا، ہماری رائے

3584–اسناده حسن اسامة بن زيد -وهو الليثي - صدوق حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات. واخرجه ابن ابي شيبة /7 233- 234، واسحاق بن راهويه في "مسنده" (1823)، وابو يعلى (7027)، وابن الجارود (1000)، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (755- 760)، وفي "شرح معاني الآثار" /4 155، والطبراني في "الكبير" /23 (663)، والدارقطني (4580) و (4581)، والحاكم /4 95، والبيهقي /6 66، والبغوي في "شرح السنة" (2508) من طرق عن اسامة بن زيد الليثي به

3585–اسناده حسن كسابقه. عيسى: هو ابن يونس بن ابي اسحاق السبيعي. واخرجه ابو يعلى (6897)، والبيهقي /10 260 من طريق اسامة بن زيد، به.

3586–رجاله ثقات الا ان فيه انقطاعاً، ابن شهاب الزهري لم يُدرك عمر بن الخطاب. واخرجه البيهقي /10 117 من طريق ابن وهب، بهذا الاسناد.

Marfat.com

صرف گمان اور اپنی سوچ پر مبنی ہوتی ہے"

3587 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عُثْمَانَ الشَّامِيُّ: وَلَا اَحَالُنِيْ رَاَيْتُ شَامِيًّا اَفْضَلَ مِنْهُ يَعْنِيْ حُرَيْزَ بْنَ عُثْمَانَ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ كَيْفَ يَجْلِسُ الْخَصْمَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْقَاضِي؟

باب: مقابل فریق، قاضی کے سامنے کیسے بیٹھیں گے؟

3588 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَكَمِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ (کسی مقدمے کے) دونوں مخالف فریق، حاکم (قاضی) کے سامنے بیٹھیں گے۔

بَابُ الْقَاضِي يَقْضِي وَهُوَ غَضْبَانُ

باب: قاضی کا غصے کے عالم میں فیصلہ کرنا

3589 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى ابْنِهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَقْضِي الْحَكَمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ

❁❁ عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے صاحبزادے کو خط میں یہ لکھا ہے کہ

3587- هذا ليس بحديث وانما هو تتوبة بفضل حريز بن عثمان. وحريز بن عثمان هو الحمصي من صغار التابعين، قال ابن حجر في "هدى الساري" ص :396 وثقه احمد وابن معين والائمة، لكن قال الفلاس وغيره : انه كان ينتقص علياً، وقال ابو حاتم: لا اعلم بالشام اثبت منه، ولم يصح عندي ما يقال عنه

3588- اسناده ضعيف لضعف مصعب بن ثابت - وهو ابن عبد الله بن الزبير بن العوام ولانقطاعه، مصعب بن ثابت لم يُدرك جده عبد الله بن الزبير. بينهما ثابت ما سياتي. واخرجه احمد (16104)، والطبراني في "الكبير" - قطعة من الجزء 13 - (246)، والبيهقي /10 135 من طريق عبد الله بن المبارك، به. واخرجه الحاكم /4 94 من طريق عبدان، عن مصعب بن ثابت، عن ابيه ثابت، ان اباه عبد الله بن الزبير ... وقال: هذا حديث صحيح ولم يخرجاه وسكت عنه الذهبي ! وله شاهد لا يفرح به من حديث ام سلمة عند ابي يعلى (5867) و (6924)، والطبراني في "الكبير" /23 (622)، والدارقطني (4466) و (4467)، والبيهقي /10 135،

3589- اسناده صحيح. سفيان : هو الثوري، ومحمد بن كثير : هو العبدي. واخرجه البخاري (7158)، ومسلم (1717)، وابن ماجه (2316)، والترمذي (1383)، والنسائي (5406) و (5421) من طرق عن عبد الملك بن عمير، به. وهو في "مسند احمد" (20379)، و"صحيح ابن حبان" (5063).

Marfat.com

نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی قاضی غصے کے عالم میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ دے''

بَابُ الْحُكْمِ بَيْنَ اَهْلِ الذِّمَّةِ

باب: ذمی لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنا

3590 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: (فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ، اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ)، فَنُسِخَتْ، قَالَ: (فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ) (المائدة: 48)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اگر وہ تمہارے پاس آئیں، تو تم ان کے درمیان فیصلہ کردو، یا پھر ان سے اعراض کرو (تمہاری مرضی ہے) یہ آیت منسوخ ہوگئی اور ارشاد ہوا:

''اللہ تعالیٰ نے جو نازل کیا ہے، اس کے مطابق ان کے درمیان فیصلہ کرو''

3591 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ، اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ) الْاٰيَةُ، قَالَ: كَانَ بَنُو النَّضِيرِ اِذَا قَتَلُوا مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ اَدَّوْا نِصْفَ الدِّيَةِ، وَاِذَا قَتَلَ بَنُو قُرَيْظَةَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ اَدَّوْا اِلَيْهِمُ الدِّيَةَ كَامِلَةً، فَسَوَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''جب وہ تمہارے پاس آئیں، تو تم ان کے درمیان فیصلہ کرو، یا ان سے اعراض کرو (تمہاری مرضی ہے) اگر تم ان سے اعراض کرتے ہو، تو وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے، اگر تم فیصلہ کرتے ہو، تو ان کے درمیان انصاف کے مطابق فیصلہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے وضاحت کی: پہلے یہ ہوتا تھا کہ بنونضیر سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص جب بنوقریظہ کے کسی شخص کو قتل کر دیتا تھا، تو وہ لوگ نصف دیت ادا کرتے تھے اور بنوقریظہ کا کوئی فرد بنونضیر کے کسی فرد کو قتل کر دیتا تھا، تو وہ لوگ مکمل دیت ادا کرتے تھے، تو نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں ان دونوں کو برابر قرار دیا۔

3591- حديث صحيح، وهذا اسناد حسن من اجل محمد بن اسحاق، وقد صرح بالسماع عند ابن هشام في "السيرة" 2/ 215، وعند النسائي (4733)، وقد توبع. وهو في "السيرة النبوية" لابن هشام 2/ 215. واخرجه النسائي في "الكبرى" (6959) من طريق ابراهيم بن سعد الزهري، عن محمد بن اسحاق، بهذا الاسناد. وهو في "مسند احمد" (3434). واخرجه باطول مما هنا احمد (2212)

Marfat.com

بَابُ اجْتِهَادِ الرَّاْيِ فِي الْقَضَاءِ

باب: فیصلہ کرتے ہوئے اپنی رائے سے اجتہاد کرنا

3592- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِي عَوْنٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ اَخِي الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ اُنَاسٍ مِنْ اَهْلِ حِمْصٍ، مِنْ اَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ اَنْ يَبْعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ قَالَ: كَيْفَ تَقْضِي اِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ؟، قَالَ: اَقْضِي بِكِتَابِ اللّٰهِ، قَالَ: فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ؟، قَالَ: فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَجْتَهِدُ رَاْيِي، وَلَا آلُو فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ، وَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُوْلَ، رَسُوْلِ اللّٰهِ لِمَا يُرْضِي رَسُوْلَ اللّٰهِ،

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجنے کا ارادہ کیا، تو آپ نے دریافت کیا: جب تمہارے سامنے کوئی مقدمہ آئے گا، تو تم کیسے فیصلہ کرو گے، انہوں نے عرض کی: میں اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اگر تم اللہ کی کتاب میں (اس کا حکم) نہ پاؤ، تو انہوں نے عرض کی: میں اللہ کے رسول کے سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اگر تم (اس مسئلے کا حل) اللہ کے رسول کی سنت میں اور اللہ کی کتاب میں بھی نہ پاؤ؟ تو انہوں نے عرض کی: میں اپنی رائے کے ذریعے اجتہاد کروں گا اور اس میں کوئی کوتاہی نہیں کروں گا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا:

"ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لیے مخصوص ہے، جس نے اپنے رسول کے نمائندے کو، اس بات کی توفیق عطا کی جو اللہ کے رسول کو راضی کر دے"۔

3593- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنِي اَبُوْ عَوْنٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ نَاسٍ مِنْ اَصْحَابِ مُعَاذٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں یمن بھیجا (تو اس کے بعد حسب سابق)

3592- وقد خرج البخاري (360) الذي شرط الصحة حديث عروة البارقي: سمعت الحي يحدثون عن عروة، ولم يكن ذلك الحديث في المجهولات. وقال مالك في "القسامة" 2/ 877: اخبرني رجل من كبراء قومه، وفي "صحيح مسلم" (945) (52) عن ابن شهاب.

3593- اسناده كسابقه. قال الخطابي: قوله: "اجتهد رايي" يريد الاجتهاد في رد القضية من طريق القياس الى معنى الكتاب والسنة، ولم يرد الراي الذي يسنح له من قبل نفسه او يخطر بباله من غير اصل من كتاب او سنة، وفي هذا البات القياس، وايجاب الحكم به. وفيه دليل على ان للحاكم ان يقلد غيره فيما يريد ان يحكم به، وان كان المقلد اعلم منه وافقه، حتى يجتهد فيما يسمعه منه. فان رأى رأيه واجتهاده امضاه، والا توقف عنه، لان التقليد خارج من هذه الاقسام المذكورة في الحديث. وقوله: "لا آلو" معناه: لا اقصر في الاجتهاد، ولا اترك بلوغ الوسع فيه.

Marfat.com

حدیث ہے)

بَابٌ فِی الصُّلْحِ

باب: صلح کا بیان

3594 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِی سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، ح وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِی ابْنَ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، اَوْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ شَكَّ الشَّيْخُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ زَادَ اَحْمَدُ، اِلَّا صُلْحًا اَحَلَّ حَرَامًا، اَوْ حَرَّمَ حَلَالًا وَزَادَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُسْلِمُونَ عَلٰى شُرُوطِهِمْ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے''

احمد راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: البتہ وہ صلح جائز نہیں ہے، جو کسی حلال چیز کو حرام قرار دے، یا حرام چیز کو حلال قرار دے۔

سلیمان بن داؤد نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مسلمان اپنی آپس کی طے کی جانے والی شرائط کے پابند ہوں گے''

3595 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِی يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، تَقَاضٰی ابْنَ اَبِی حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ عَلَيْهِ فِی عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ، فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰی سَمِعَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِی بَيْتِهِ، فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ، وَنَادٰی كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ

3594–اسناده حسن من اجل كثير بن زيد -وهو الاسلمی- والوليد بن رباح فهما صدوقان حسنا الحديث. واخرجه احمد (8784)، وابن الجارود (637) و(638)، وابن حبان (5091)، وابن عدی فی "الكامل" /6 2088، والدارقطنی (2890)، والحاكم /2 49 و /4 101، والبيهقی /6 63 و 64 - 65 و 65 من طرق عن كثير بن زيد، به. وبعضهم يزيد فيه الزيادات التی اشار اليها المصنف. واخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" /4 90 من طريق كثير بن زيد، به مختصراً بقوله: "المسلمون عند شروطهم." واخرجه الدارقطنی (2891)، والحاكم /2 50

3595–اسناده صحيح. ابن شهاب: هو الزهری، ويونس: هو ابن يزيد الايلی، وابن وهب: هو عبد الله. واخرجه البخاری (457)، ومسلم (1558)، وابن ماجه (2429)، والنسائی (5408) من طريق يونس بن يزيد الايلی، به. واخرجه النسائی (5414) -وهو عند مسلم (1558) معلقاً- من طريق عبد الرحمن ابن هرمز الاعرج، عن عبد الله بن كعب، عن ابيه. وهو فی مسند احمد" (27173) و (27177)، و"صحيح ابن حبان" (5048).

Marfat.com

فَقَالَ: يَا كَعْبُ، فَقَالَ: لَبَّيْكَ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَشَارَ لَهُ بِيَدِهِ، اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ، قَالَ كَعْبٌ: قَدْ فَعَلْتُ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ فَاقْضِهِ

❁❁ عبداللہ بن کعب بیان کرتے ہیں: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے ابن ابوحدرد سے قرض کا مطالبہ کیا، جو انہوں نے اس سے واپس لینا تھا، اس وقت وہ مسجد میں موجود تھے، ان دونوں کی آواز بلند ہوئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے یہ آواز سن لی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نکل کر ان دونوں کے پاس تشریف لائے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرے کا پردہ ہٹایا اور بلند آواز میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے کعب! انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے دست مبارک کے ذریعے سے اشارہ کر کے فرمایا کہ تم نصف قرض معاف کر دو، حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ! میں نے ایسا ہی کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (دوسرے فریق سے) فرمایا: تم اٹھو اور اسے (بقیہ قرض) ادا کرو۔

بَابٌ فِي الشَّهَادَاتِ

باب: گواہیوں کا بیان

3596- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ السَّرْحِ، قَالَا: اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، اَنَّ اَبَاهُ، اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيَّ، اَخْبَرَهُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ، اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَاْتِي بِشَهَادَتِهِ، اَوْ يُخْبِرُ بِشَهَادَتِهِ، قَبْلَ اَنْ يُسْاَلَهَا، شَكَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ اَيَّتَهُمَا قَالَ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: قَالَ مَالِكٌ: الَّذِي يُخْبِرُ بِشَهَادَتِهِ وَلَا يَعْلَمُ بِهَا الَّذِي هِيَ لَهُ، قَالَ الْهَمْدَانِيُّ: وَيَرْفَعُهَا اِلَى السُّلْطَانِ، قَالَ ابْنُ السَّرْحِ: اَوْ يَاْتِي بِهَا الْاِمَامَ وَالْاِخْبَارُ فِي حَدِيْثِ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ: ابْنُ اَبِي عَمْرَةَ لَمْ يَقُلْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

❁❁ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو سب سے بہتر گواہ کے بارے میں نہ بتاؤں، یہ وہ شخص ہے جو اپنی گواہی دیتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) گواہی کے بارے میں خبر دیتا ہے اس سے پہلے کے اس سے گواہی کا مطالبہ کیا جائے۔

3596- إسناده صحيح. ابن وهب: هو عبد الله، واحمد بن السرح: هو احمد بن عمرو ابن عبد الله بن عمرو بن السرح ابو الطاهر، نسبها لاحد اجداده، وهو مشهور بكنيته. وهو في "الموطا" برواية محمد بن الحسن الشيباني (849). واخرجه مسلم (1719) عن يحيى بن يحيى النيسابوري، والترمذي (1449) من طريق عبد الله بن مسلمة القعنبي، كلاهما عن مالك، به. الا انهما قالا: عن ابن ابي عمرة لم يسمياه. وهو في "الموطا" برواية يحيى بن يحيى الليثي 2/ 720، ورواية ابي مصعب الزهري (2931)، واخرجه كذلك الترمذي (2448) من طريق معن بن عيسى، والنسائي في "الكبرى" (5985)

Marfat.com

روایت کے الفاظ میں شک' عبداللہ بن ابوبکر نامی راوی کو ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنی گواہی کے بارے میں خبر دیتا ہے حالانکہ اس شخص کو بھی اس گواہی کا پتہ نہیں ہوتا، جس کے حق میں گواہی دی جائے گی۔

ہمدانی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ حاکم وقت کے سامنے اپنی گواہی پیش کرتا ہے۔

ابن سرح یہ کہتے ہیں: یا وہ اپنی گواہی حاکم کے پاس لے کر آتا ہے۔

اخبار کے الفاظ ہمدانی کے نقل کردہ روایت میں ہیں، ابن سرح نامی راوی نے راوی کا نام ابن ابوعمرہ نقل کیا ہے انہوں نے نام عبدالرحمٰن ذکر نہیں کیا۔

بَابٌ فِيمَنْ يُعِينُ عَلَى خُصُومَةٍ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَعْلَمَ اَمْرَهَا

باب: جب کوئی شخص کسی مقدمے میں، حقیقت جانے بغیر کسی ایک فریق کی حمایت کرے

3597 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ رَاشِدٍ، قَالَ: جَلَسْنَا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَخَرَجَ اِلَيْنَا فَجَلَسَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُونَ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ، فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ، وَمَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ، لَمْ يَزَلْ فِي سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ عَنْهُ، وَمَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيهِ اَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ،

❁❁ یحییٰ بن راشد بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے وہ ہمارے پاس تشریف لائے اور بیٹھ گئے اور بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کی سفارش' اللہ کی کسی حد کے بارے میں رکاوٹ بن جائے، تو اس نے اللہ تعالیٰ کی مخالفت کی اور جو شخص باطل کے بارے میں مقدمہ بازی کرے، حالانکہ وہ یہ جانتا ہو (کہ وہ باطل ہے) تو وہ شخص مسلسل اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہتا ہے، جب تک وہ اس چیز سے الگ نہیں ہو جاتا اور جو شخص کسی مومن کے بارے میں کوئی ایسی بات کہے، جو اس میں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے جہنمیوں کی پیپ میں ڈالے گا، جب تک وہ اس چیز سے باہر نہیں نکل آتا، جو اس نے بات کہی ہے''۔

3598 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الْعُمَرِيُّ، حَدَّثَنِي الْمُثَنَّى بْنُ يَزِيدٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3597- اسناده صحيح. زهير: هو ابن معاوية، واحمد بن يونس: هو ابن عبد الله ابن يونس، نسب هنا لجده. واخرجه احمد (5385)، والحاكم /2 27، والبيهقي في "السنن الكبرى" /6 82 و /8 332، وفي "شعب الايمان" (6309) و(7267) من طريق زهير بن معاوية، بهذا الاسناد. واخرج القسم الاول منه، وهو: "من حالت شفاعته ..." النسائي /4 383، والطبراني في "الكبير" (13084)

Marfat.com

بِمَعْنَاهُ، قَالَ: وَمَنْ اَعَانَ عَلٰى خُصُومَةٍ بِظُلْمٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص کسی ظالم کے مقدمے میں مدد کرتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے ساتھ واپس آتا ہے''

بَابٌ فِيْ شَهَادَةِ الزُّوْرِ

باب: جھوٹی گواہی دینا

3599- حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ مُوْسَى الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ يَعْنِي الْعُصْفُرِيَّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ النُّعْمَانِ الْاَسَدِيِّ، عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ، قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا، فَقَالَ: عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ، ثُمَّ قَرَاَ (فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهِ) (الحج: 31)

❀❀ حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز ادا کی، جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ کھڑے ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جھوٹی گواہی کو، کسی کو اللہ کا شریک قرار دینے کے برابر قرار دیا گیا ہے''

یہ بات آپ نے تین بار ارشاد فرمائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''بتوں کی ناپاکی سے اجتناب کرو، اور جھوٹی گواہی سے اجتناب کرو، اللہ تعالیٰ کے لیے خالص رہتے ہوئے اور اس کے ساتھ شرک نہ کرتے ہوئے''۔

بَابُ مَنْ تُرَدُّ شَهَادَتُهُ

باب: کس کی گواہی مسترد کر دی جائے گی؟

3600- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَمْرِو بْنِ

3598-حديث صحيح، وهذا اسناد ضعيف لجهالة المثنى بن يزيد وقد سلف الحديث قبله بسند صحيح : مطر الوراق : هو ابن طهمان . واخرجه ابن ماجه (2320) من طريق حسين المعلم، عن مطر الوراق، به . واسناده حسن في المتابعات من اجل مطر الوراق.

3599-اسناده ضعيف، ابو سفيان العصفري -واسمه زياد - وحبيب بن النعمان مجهولان . واخرجه ابن ماجه (2372) من طريق محمد بن عبيد، بهذا الاسناد . واخرجه الترمذي (2453) من طريق مروان بن معاوية الفزاري،

3600-اسناده حسن . محمد بن راشد : هو المكحولي، وحفص بن عمر : هو ابو عمر الحوضي . واخرجه ابن ماجه (2366) من طريق حجاج بن ارطاة، عن عمرو بن شعيب، به بنحو اللفظ الآتي بعده . الا انه قال: "لا محدود في الاسلام" بدل: "ولا زان ولا زانية" ولم يذكر في روايته شهادة القانع . وهو في "مسند احمد" (6698) و (6899) و (6940) و (7102).

Marfat.com

شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ شَهَادَةَ الْخَائِنِ، وَالْخَائِنَةِ وَذِى الْغِمْرِ عَلٰى اَخِيْهِ، وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِاَهْلِ الْبَيْتِ، وَاَجَازَهَا لِغَيْرِهِمْ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: الْغِمْرُ: الْحِنَةُ، وَالشَّحْنَاءُ، وَالْقَانِعُ: الْاَجِيْرُ التَّابِعُ مِثْلُ الْاَجِيْرِ الْخَاصِّ،

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے خیانت کرنے والے مرد خیانت کرنے والی عورت اور اپنے بھائی سے بغض رکھنے والے شخص کی گواہی کو مسترد کر دیا تھا، آپ نے کسی ملازم کی اس کے گھر والوں کے خلاف گواہی کو مسترد کر دیا تھا، البتہ دوسروں کے حق میں اس کی گواہی کو درست قرار دیا تھا''۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) غمر کا مطلب بغض اور عداوت ہے جبکہ قانع کا مطلب تابع رہنے والا ملازم ہے، جیسے خاص ملازم ہوتا ہے۔

3601 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفِ بْنِ طَارِقٍ الرَّازِىُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ الْخُزَاعِىُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، بِاِسْنَادِهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ، وَلَا زَانٍ وَلَا زَانِيَةٍ، وَلَا ذِى غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''خیانت کرنے والے مرد اور خیانت کرنے والی عورت کی گواہی جائز نہیں ہے، اور نہ ہی زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورت کی جائز ہے اور نہ ہی اپنے بھائی کے خلاف بغض رکھنے والے کی جائز ہے''۔

بَابُ شَهَادَةِ الْبَدَوِىِّ عَلٰى اَهْلِ الْاَمْصَارِ

باب: دیہاتی کا شہریوں کے خلاف گواہی دینا

3602 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِىُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، وَنَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ بَدَوِىٍّ عَلٰى صَاحِبِ قَرْيَةٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کسی دیہاتی کی شہری کے خلاف گواہی جائز نہیں ہے''

3601–اسناده حسن كسابقه. محمد بن خلف بن طارق الدّارى نسبة الى داريّا، ويقال فى النسبة اليها ايضاً: الدارانى، وهى اكبر قرى الغوطة الجنوبية، وثانية قرى الغوطة اليوم على الاطلاق، تبعُد عن دمشق نحو ثمانية كيلو مترات جنوباً الى غرب.

3602–اسناده صحيح. ابن الهاد: هو يزيد بن عبدِ الله بن الهاد، وابن وهبٍ: هو عبد الله. واخرجه ابن ماجه (2367) عن حرملة بن يحيى، عن عبد الله بن وهب، عن نافع بن يزيد وحده، بهذا الاسناد. قال الذهبى فى "تلخيص المستدرك" 4/99: هو حديث منكر على نظافة اسناده.

Marfat.com

بَابُ الشَّهَادَةِ فِي الرَّضَاعِ

باب: رضاعت کے بارے میں گواہی

3603 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، حَدَّثَنِيْ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ - وَحَدَّثَنِيْهِ صَاحِبٌ لِي عَنْهُ وَاَنَا لِحَدِيْثِ صَاحِبِيْ اَحْفَظُ - قَالَ: تَزَوَّجْتُ اُمَّ يَحْيَى بِنْتَ اَبِيْ اِهَابٍ فَدَخَلَتْ عَلَيْنَا امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ فَزَعَمَتْ اَنَّهَا اَرْضَعَتْنَا جَمِيعًا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَاَعْرَضَ عَنِّي، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهَا لَكَاذِبَةٌ، قَالَ: وَمَا يُدْرِيكَ؟ وَقَدْ قَالَتْ مَا قَالَتْ دَعْهَا عَنْكَ،

❁❁ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی: میں نے ام یحییٰ بنت ابواہاب کے ساتھ شادی کرلی، ایک سیاہ فام عورت ہمارے پاس آئی اس نے کہا: میں نے ان دونوں (میاں بیوی کو بچپن میں) دودھ پلایا ہے، راوی کہتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کے سامنے یہ صورتحال ذکر کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے منہ پھیر لیا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ عورت جھوٹ بول رہی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا پتہ؟ اس نے جو کہنا تھا' وہ کہہ دیا، اب تم اسے (یعنی اپنی بیوی کو) چھوڑ دو۔

3604 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ الْبَصْرِيُّ، ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ - وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلٰكِنِّيْ لِحَدِيْثِ عُبَيْدٍ اَحْفَظُ - فَذَكَرَ مَعْنَاهُ.

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: نَظَرَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ اِلَى الْحَارِثِ بْنِ عُمَيْرٍ، فَقَالَ: هٰذَا مِنْ ثِقَاتِ اَصْحَابِ اَيُّوْبَ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حماد بن زید نے حارث بن عمیر کو دیکھا ہے، یہ ایوب کے ثقہ شاگردوں میں سے ایک ہیں۔

بَابُ شَهَادَةِ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَفِي الْوَصِيَّةِ فِي السَّفَرِ

باب: سفر کے دوران کی گئی (کسی مسلمان کی) وصیت کے بارے میں ذمیوں کا گواہی دینا

3603- اسناده صحيح. ابن ابى مُليكة: هو عبد الله، والرجل المبهم هنا فى هذا الاسناد: هو عُبيدٌ بن ابى مريم المكلى، الآتى فى الطريق التالى، وهو مجهول، فالاعتماد فى هذا الحديث على رواية ابن إبى مليكة عن عقبة بن الحارث. واخرجه البخارى (88) و (2052) و (2640) و (2659) و (2660) من طرق عن عبد الله بن ابى مليكة، به. زاد البخارى فى بعض طرقه: ففارقها عقبة ونكحت زوجاً غيره. وهو فى "مسند احمد" (16148)، و"صحيح ابن حبان" (4216 - 4218).

3604- اسناده صحيح من طريق ابن ابى مليكة عن عقبة بن الحارث. احمد بن ابى شعيب الحرانى: هو احمد بن عبد الله بن ابى شعيب نسب هنا لجده. واخرجه البخارى (5104)، والترمذى (1185)، والنسائى (3330) من طريق اسماعيل بن ابراهيم -وهو ابن عُلية- بهذا الاسناد. وهو فى "مسند احمد" (16148)، و"صحيح ابن حبان" (4216).

Marfat.com

3605 - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ بِدَقُوقَاءَ هٰذِهِ وَلَمْ يَجِدْ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُشْهِدُهُ عَلٰى وَصِيَّتِهٖ فَاَشْهَدَ رَجُلَيْنِ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَقَدِمَا الْكُوفَةَ فَاَتَيَا اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ، فَاَخْبَرَاهُ وَقَدِمَا بِتَرِكَتِهٖ وَوَصِيَّتِهٖ، فَقَالَ الْاَشْعَرِيُّ: هٰذَا اَمْرٌ لَمْ يَكُنْ بَعْدَ الَّذِي كَانَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَحْلَفَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ بِاللّٰهِ مَا خَانَا وَلَا كَذَبَا وَلَا بَدَّلَا، وَلَا كَتَمَا، وَلَا غَيَّرَا وَاَنَّهَا لَوَصِيَّةُ الرَّجُلِ وَتَرِكَتُهُ فَاَمْضٰى شَهَادَتَهُمَا

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: دقوقاء کے مقام پر ایک مسلمان کا آخری وقت قریب آ گیا، اسے کوئی ایسا مسلمان نہیں ملا جسے وہ اپنی وصیت کے بارے میں گواہ بنالیتا، تو اس نے اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے دو آدمیوں کو گواہ بنالیا، وہ دونوں آدمی کوفہ آئے، وہ دونوں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں اس بارے میں بتایا وہ اس کا ترکہ اور اس کی وصیت ساتھ لے کر آئے تھے تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ ایک ایسا معاملہ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس کے بعد کبھی پیش نہیں آیا، پھر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عصر کے بعد ان دونوں سے، اللہ کے نام کی قسم لی، کہ انہوں نے کوئی خیانت نہیں کی، کوئی غلط بیانی نہیں کی، کوئی تبدیلی نہیں کی، کوئی چیز چھپائی نہیں ہے، کوئی چیز متغیر نہیں کی ہے، یہ اسی شخص کی وصیت ہے اور اسی کا ترکہ ہے، پھر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے دونوں کی گواہی کو برقرار رکھا (یعنی قبول کیا)

3606 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَهْمٍ مَعَ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ، فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِاَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ، فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهٖ فَقَدُوْا جَامَ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَاَحْلَفَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ، فَقَالُوْا: اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ تَمِيْمٍ وَعَدِيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ اَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ، فَحَلَفَا لَشَهَادَتُنَا اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا، وَاِنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ: فَنَزَلَتْ فِيْهِمْ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ) (المائدة: 106) الْاٰيَةَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بنو سہم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تمیم داری اور عدی بن بداء کے ساتھ سفر پر روانہ ہوا، اس سہمی شخص کا انتقال ایک ایسی جگہ پر ہوا، جہاں کوئی مسلمان نہ تھا، جب وہ دونوں اس کا ترکہ لے کر آئے، تو اس کے پسماندگان نے چاندی سے بنے ہوئے ایک برتن کو غیر موجود پایا، جس پر سونے کے پترے لگے ہوئے تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے حلف لیا، پھر بعد میں وہ برتن مکہ میں مل گیا، ان لوگوں نے بتایا کہ ہم نے تو یہ تمیم اور عدی سے خریدا ہے، تو سہمی شخص کے وارثوں میں سے دو آدمی کھڑے ہوئے اور انہوں نے یہ قسم اٹھائی کہ ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ

3605- واخرجه سعيد بن منصور في قسم التفسير من "سننه" (857)، والطبري في "تفسيره" 7/ 105، وابن حزم في "المحلى" 9/ 407، والبيهقي 10/ 165 من طريق هشيم بن بشير، بهذا الاسناد. واخرجه عبد الرزاق (15539)

3606- اسناده قوي من اجل عبد الملك بن سعيد بن جبير، فهو صدوق لا بأس به. واخرجه البخاري (2780)، والترمذي (3312) من طريق يحيى بن آدم، بهذا الإسناد. وهو في "شرح مشكل الآثار" (4546).

Marfat.com

سچی ہے، اور یہ برتن ہمارے ساتھی کا ہے، تو ان کے بارے میں آیت نازل ہوئی۔
''اے ایمان والو! تمہارے درمیان گواہی کا حکم یہ ہوگا، جب کسی شخص کو موت آجائے''

بَابُ اِذَا عَلِمَ الْحَاكِمُ صِدْقَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ يَجُوْزُ لَهُ اَنْ يَحْكُمَ بِهِ

باب: جب قاضی کو ایک ہی گواہ کے سچے ہونے کا یقین ہو تو اس کے لیے یہ بات جائز ہے کہ وہ (اس ایک گواہ کی گواہی کی بنیاد پر) فیصلہ دیدے

3607 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، اَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ، حَدَّثَهُمْ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ، اَنَّ عَمَّهُ، حَدَّثَهُ وَهُوَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَ فَرَسًا مِنْ اَعْرَابِيٍّ، فَاسْتَتْبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَقْضِيَهُ ثَمَنَ فَرَسِهِ، فَاَسْرَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشْيَ وَاَبْطَاَ الْاَعْرَابِيُّ، فَطَفِقَ رِجَالٌ يَعْتَرِضُوْنَ الْاَعْرَابِيَّ، فَيُسَاوِمُوْنَهُ بِالْفَرَسِ وَلَا يَشْعُرُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَهُ، فَنَادَى الْاَعْرَابِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ مُبْتَاعًا هٰذَا الْفَرَسَ وَاِلَّا بِعْتُهُ؟ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ سَمِعَ نِدَاءَ الْاَعْرَابِيِّ، فَقَالَ: اَوَ لَيْسَ قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ؟ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ: لَا، وَاللّٰهِ مَا بِعْتُكَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلٰى، قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ فَطَفِقَ الْاَعْرَابِيُّ، يَقُوْلُ هَلُمَّ شَهِيْدًا، فَقَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ: اَنَا اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَايَعْتَهُ، فَاَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خُزَيْمَةَ فَقَالَ: بِمَ تَشْهَدُ؟، فَقَالَ: بِتَصْدِيْقِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ

❁❁ عمارہ بن خزیمہ اپنے چچا کے حوالے سے، جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں، یہ بات نقل کرتے ہیں:
نبی اکرم ﷺ نے ایک دیہاتی سے گھوڑا خریدا، نبی اکرم ﷺ نے اس سے کہا: میرے ساتھ چلو تاکہ میں تمہیں گھوڑے کی قیمت ادا کردوں، تو نبی اکرم ﷺ تیزی سے چل پڑے، جبکہ دیہاتی آہستہ آہستہ آرہا تھا، پھر کچھ لوگ دیہاتی کے سامنے آئے، اور اس کے ساتھ گھوڑے کا سودا کرنے کی کوشش کرنے لگے، انہیں یہ پتہ نہیں تھا کہ نبی اکرم ﷺ اسے خرید چکے ہیں، اس دیہاتی نے بلند آواز میں نبی اکرم ﷺ کو پکارا، اگر تو آپ ﷺ نے یہ گھوڑا لینا ہے، تو ٹھیک ہے، ورنہ میں اسے فروخت کردیتا ہوں، نبی اکرم ﷺ نے جب اس دیہاتی کی آواز سنی، تو آپ ٹھہر گئے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے اسے تم سے خرید نہیں لیا؟ اس دیہاتی نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں نے اسے آپ کو فروخت نہیں کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! میں اسے تم سے خرید چکا ہوں، تو وہ دیہاتی یہ کہنے لگا کوئی گواہ لے کر آئیں، تو حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تم نے نبی اکرم ﷺ کو یہ گھوڑا فروخت کردیا ہے، نبی اکرم ﷺ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ نے

3607= اسناده صحيح. الزهري، هو محمد بن مسلم، وشعيب: هو ابن ابي حمزة. واخرجه النسائي (4647) من طريق يحيى بن حمزة، عن ابن شهاب الزهري، به. وهو في "مسند احمد" (21883).

Marfat.com

دریافت کیا: تم کس بنیاد پر گواہی دے رہے ہو؟ تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کی تصدیق کی وجہ سے (یعنی ہم آپ کو سچا سمجھتے ہیں) تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی کو، دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا۔

بَابُ الْقَضَاءِ بِالْيَمِيْنِ وَالشَّاهِدِ

باب: قسم اور ایک گواہ کی بنیاد پر فیصلہ دینا

3608 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ الْحُبَابِ، حَدَّثَهُمْ، حَدَّثَنَا سَيْفٌ الْمَكِّيُّ، قَالَ: عُثْمَانُ سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِيَمِيْنٍ وَشَاهِدٍ،

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک قسم اور ایک گواہ کی بنیاد پر فیصلہ دے دیا تھا۔

3609 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، بِاِسْنَادِهٖ وَمَعْنَاهُ، قَالَ سَلَمَةُ فِيْ حَدِيْثِهٖ: قَالَ عَمْرٌو: فِي الْحُقُوْقِ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''وہ فیصلہ حقوق کے بارے میں تھا''۔

3610 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ اَبُوْ مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَزَادَنِي الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، قَالَ: اَخْبَرَنِي الشَّافِعِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسُهَيْلٍ، فَقَالَ: اَخْبَرَنِيْ رَبِيْعَةُ وَهُوَ عِنْدِيْ ثِقَةٌ اَنِّيْ حَدَّثْتُهُ اِيَّاهُ وَلَا اَحْفَظُهُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ: وَقَدْ كَانَ اَصَابَتْ سُهَيْلًا عِلَّةٌ اَذْهَبَتْ بَعْضَ عَقْلِهٖ وَنَسِيَ بَعْضَ حَدِيْثِهٖ فَكَانَ سُهَيْلٌ، بَعْدُ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَبِيْعَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک گواہ کے ساتھ قسم کی بنیاد پر فیصلہ دے دیا تھا۔

3608–اسناده صحيح. الحسن بن على: هو الخلال. واخرجه مسلم (1712)، وابن ماجه (2370)، والنسائى فى "الكبرى" (5967) من طريق سيف بن سليمان، بهذا الاسناد. وقال النسائى: هذا اسناد جيد

36090–حديث صحيح، وهذا اسناد حسن من اجل محمد بن مسلم -وهو الطائفى- وقد توبع فى السالف قبله. واخرجه البيهقى 10/ 168 من طريق عبد الرزاق، بهذا الاسناد. واخرجه الطبرانى فى "الكبير" (11185)، والبيهقى 10/ 168

3610–واخرجه ابن ماجه (2368)، والترمذى (1392) من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردى، بهذا الاسناد. وقال الترمذى: حديث حسن غريب. واخرجه النسائى فى "الكبرى" (5969) من طريق المغيرة بن عبد الرحمن الحزامى، عن ابى الزناد، عن الاعرج، عن ابى هريرة. واسناده حسن. وهو فى "صحيح ابن حبان" (5073).

Marfat.com

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ایک اور سند کے ساتھ یہی روایت منقول ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ اس روایت کے ایک راوی کو بیماری کی وجہ سے یادداشت کی شکایت ہوگئی تھی، جس کی وجہ سے وہ کئی روایات بھول گئے تھے اور انہوں نے اس روایت کو نقل کرنے میں غلطی کی ہے۔

3611 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا زِيَادٌ يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ رَبِيعَةَ، بِإِسْنَادِ أَبِي مُصْعَبٍ، وَمَعْنَاهُ قَالَ سُلَيْمَانُ: فَلَقِيتُ سُهَيْلًا فَسَأَلْتُهُ، عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَ: مَا أَعْرِفُهُ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ رَبِيعَةَ أَخْبَرَنِي بِهِ عَنْكَ، قَالَ: فَإِنْ كَانَ رَبِيعَةُ أَخْبَرَكَ عَنِّي فَحَدِّثْ بِهِ عَنْ رَبِيعَةَ عَنِّي

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے جس میں ایک راوی کی غلطی کا ذکر ہے۔

3612 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ شُعَيْثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْبِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ جَدِّي الزُّبَيْبَ، يَقُولُ بَعَثَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا إِلَى بَنِي الْعَنْبَرِ فَأَخَذُوهُمْ بِرُكْبَةَ مِنْ نَاحِيَةِ الطَّائِفِ فَاسْتَاقُوهُمْ إِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَكِبْتُ فَسَبَقْتُهُمْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، أَتَانَا جُنْدُكَ فَأَخَذُونَا وَقَدْ كُنَّا أَسْلَمْنَا وَخَضْرَمْنَا آذَانَ النَّعَمِ، فَلَمَّا قَدِمَ بِالْعَنْبَرِ، قَالَ لِي نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكُمْ بَيِّنَةٌ عَلَى أَنَّكُمْ أَسْلَمْتُمْ قَبْلَ أَنْ تُؤْخَذُوا فِي هٰذِهِ الْأَيَّامِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مَنْ بَيِّنَتُكَ؟ قُلْتُ: سَمُرَةُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْعَنْبَرِ وَرَجُلٌ آخَرُ سَمَّاهُ لَهُ فَشَهِدَ الرَّجُلُ، وَأَبَى سَمُرَةُ أَنْ يَشْهَدَ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَبَى أَنْ يَشْهَدَ لَكَ، فَتَحْلِفُ مَعَ شَاهِدِكَ الْآخَرِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَاسْتَحْلَفَنِي، فَحَلَفْتُ بِاللّٰهِ لَقَدْ أَسْلَمْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَخَضْرَمْنَا آذَانَ النَّعَمِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبُوا فَقَاسِمُوهُمْ أَنْصَافَ الْأَمْوَالِ، وَلَا تَمَسُّوا ذَرَارِيَّهُمْ لَوْلَا أَنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ ضَلَالَةَ نَمَلٍ مَا رَزَيْنَاكُمْ عِقَالًا قَالَ الزُّبَيْبُ: فَدَعَتْنِي أُمِّي، فَقَالَتْ: هٰذَا الرَّجُلُ أَخَذَ زِرْبِيَّتِي فَانْصَرَفْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ لِي: احْبِسْهُ فَأَخَذْتُ بِتَلْبِيبِهِ، وَقُمْتُ مَعَهُ مَكَانَنَا، ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْنَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمَيْنِ، فَقَالَ: مَا تُرِيدُ بِأَسِيرِكَ؟ فَأَرْسَلْتُهُ مِنْ يَدِي، فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِلرَّجُلِ: رُدَّ عَلَى هٰذَا زِرْبِيَّةَ أُمِّهِ الَّتِي أَخَذْتَ مِنْهَا، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّهَا خَرَجَتْ مِنْ يَدِي، قَالَ: فَاخْتَلَعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفَ الرَّجُلِ فَأَعْطَانِيهِ، وَقَالَ لِلرَّجُلِ:

3611- اسناده صحيح. محمد بن داود: هو ابن ابى ناجية. واخرجه ابن الجارود (1007)، وابن حبان (5073)، والبيهقى /10 168 من طريق سليمان بن بلال، بهذا الاسناد.

3612- اسناده ضعيف لجهالة عمار بن شُعَيث، وابوه يقبل عند المتابعة، ولم يتابع، من اجل ذلك قال الخطابى: اسناده ليس بذاك. ومع ذلك فقد حسّن ابن عبد البر هذا الحديث فى "الاستيعاب" فى ترجمة الزبيب بن ثعلبة. واخرجه ابن ابى عاصم فى "الآحاد والمثانى" (1209) وابن قانع /1 242، والخطابى فى "غريب الحديث" /1 484، والبيهقى /10 171 من طريق احمد بن عبدة الضبى، بهذا الاسناد. ولفظ ابن قانع: قضى رسول الله -صلّى الله عليه وسلم- باليمين مع الشاهد. واخرجه ابن قانع /1 242 او الطبرانى فى "الكبير" (5299).

Marfat.com

اذْهَبْ فَزِدْهُ آصُعًا مِنْ طَعَامٍ، قَالَ: فَزَادَنِي آصُعًا مِنْ شَعِيرٍ

❀❀ حضرت زُبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوعنبر کی طرف ایک لشکر روانہ کیا، انہوں نے طائف کے اطراف میں موجود رُکبہ کے مقام پر ان لوگوں کو پکڑ لیا، وہ انہیں ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف روانہ ہوئے، راوی کہتے ہیں: میں (سواری پر) سوار ہوا اور ان سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گیا، میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر ہمارے پاس آیا، انہوں نے ہمیں پکڑ لیا، حالانکہ ہم پہلے مسلمان ہو چکے تھے اور ہم نے جانوروں کے کان بھی کاٹ لیے تھے، جب بنوعنبر کے لوگ بھی آ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تم لوگوں کے پاس کوئی ثبوت ہے کہ ان دنوں میں تمہیں پکڑے جانے سے پہلے تم لوگ اسلام قبول کر چکے تھے، میں نے جواب دیا جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارا ثبوت کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: سمرہ، یہ ایک شخص تھا، جس کا تعلق بنوعنبر سے تھا، اور ایک دوسرے شخص کا نام لیا، تو دوسرے شخص نے گواہی دی، لیکن سمرہ نے گواہی دینے سے انکار کر دیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے تو گواہی دینے سے انکار کر دیا، تو کیا تم دوسرے گواہ کے ساتھ قسم اٹھا لو گے، میں نے کہا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے حلف لیا، میں نے اللہ کے نام کا حلف اٹھایا کہ میں نے فلاں فلاں دن اسلام قبول کر لیا ہوا تھا، اور اپنے جانوروں کے کان بھی کاٹ لیے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجاہدین سے) فرمایا: تم لوگ جاؤ اور ان کے نصف اموال لے لو، اور نصف واپس کر دو، اور ان کے بچوں اور عورتوں کو نہ پکڑنا، اگر ایسا نہ ہوتا، کہ اللہ تعالیٰ کسی کے بھی عمل کے ضائع ہونے کو ناپسند کرتا ہے، تو ہم تم سے رسی بھی نہ لیتے۔

حضرت زبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری والدہ نے مجھے پکار کر کہا: اس شخص نے میرا تھیلا لے لیا ہے، میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم حاصل کر لو، تو میں نے اس شخص کو گریبان سے پکڑ لیا میں اس کے ساتھ اسی جگہ کھڑا ہوا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس طرح کھڑے ہوئے دیکھا تو مجھ سے دریافت کیا، تم نے جسے پکڑا ہوا ہے، اس کے ساتھ تم کیا کرنا چاہتے ہو؟ تو میں نے اسے چھوڑ دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، آپ نے اس شخص سے فرمایا: اس شخص کے مال کے تھیلے کو تم واپس کر دو، جو تم نے اس سے لیا ہے، تو اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! وہ مجھ سے ضائع ہو گیا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی تلوار اتاری اور وہ مجھے دے دی، آپ نے اس شخص سے فرمایا: تم جاؤ اور اسے اناج کے کچھ صاع بھی ادا کرو، راوی کہتے ہیں: تو اس شخص نے مجھے کچھ صاع دیئے۔

بَابُ الرَّجُلَيْنِ يَدَّعِيَانِ شَيْئًا وَلَيْسَتْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ

باب: جب دو آدمی ایک ہی چیز کے بارے میں دعویٰ کر دیں اور ان دونوں کے پاس ثبوت نہ ہو

3613 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا أَوْ دَابَّةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَجَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا،

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دوآدمیوں نے ایک اونٹ یا شاید ایک جانور کے بارے میں دعویٰ پیش کیا، دونوں میں سے کسی کے پاس ثبوت نہیں تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان اسے برابر تقسیم کردیا۔

3614 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ.

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3615 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ بِمَعْنَى إِسْنَادِهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاهِدَيْنِ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ

❀❀ ایک اور سند کے ساتھ یہ الفاظ منقول ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں دوآدمیوں نے ایک اونٹ کے بارے میں دعویٰ پیش کیا، ان دونوں میں سے ہر ایک نے دو گواہ بھی پیش کر دیئے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کو ان دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم کردیا۔

3616 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا فِي مَتَاعٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِينِ مَا كَانَ أَحَبَّا ذَلِكَ أَوْ كَرِهَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دوآدمیوں نے کسی سامان کے بارے میں مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا، ان میں سے کسی کے پاس بھی ثبوت نہیں تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اٹھانے کی بنیاد پر تم اسے دو حصوں میں تقسیم کرلو، خواہ یہ بات تم دونوں کو پسند ہو یا ناپسند ہو۔

3617 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ أَحْمَدُ: قَالَ: حَدَّثَنَا

3613- اخرجه ابن ماجه (2330)، والنسائي (5424) من طريق سعيد بن ابي عروبة، بهذا الاسناد. وهو في "مسند احمد" (19603).

3614- حديث معلٌ كما بيناه في "مسند احمد" (19603). وانظر ما قبله.

3615- حديث معلٌ كما بيناه في "مسند احمد" (19603). واخرجه ابن ابي شيبة /10 184، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (4754)، وابن الطريف في "جزئه" (14) من طريق غفان، وابو يعلى (7280)

3616- اسناده صحيح. ابو رافع: هو نفيع الصائغ، وخلاس: هو ابن عمرو الهجري، ابن ابي عروبة: هو سعيد. واخرجه ابن ماجه (2346) من طريق عبد الاعلى بن عبد الاعلى، والنسائي في "الكبرى" (5957) من طريق اسحاق بن يوسف الازرق، كلاهما عن سعيد بن ابي عروبة، بهذا الاسناد. وهو في "مسند احمد" (10347).

3617- وهو في "مصنف عبد الرزاق" (15212)، ومن طريق الحاكم (2674)، والنسائي في "الكبرى" (5958)

Marfat.com

مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا كَرِهَ الْاِثْنَانِ الْيَمِيْنَ، اَوِ اسْتَحَبَّاهَا فَلْيَسْتَهِمَا عَلَيْهَا، قَالَ سَلَمَةُ: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَقَالَ: اِذَا اُكْرِهَ الْاِثْنَانِ عَلَى الْيَمِيْنِ،

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب دونوں فریق قسم اٹھانے کو ناپسند کریں یا پسند کریں، تو وہ دونوں اس پر قرعہ اندازی کریں گے''

ایک اور سند کے ساتھ یہ الفاظ منقول ہیں: ''جب ان دونوں کو قسم اٹھانے پر مجبور کیا جائے''

3618 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوبَةَ، بِاِسْنَادِ ابْنِ مِنْهَالٍ، مِثْلَهُ قَالَ: فِیْ دَابَّةٍ، وَلَيْسَ لَهُمَا بَيِّنَةٌ فَاَمَرَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِيْنِ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''ان کا اختلاف ایک جانور کے بارے میں تھا، ان دونوں کے پاس کوئی ثبوت نہ تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو ہدایت کی کہ وہ قسم اٹھانے کی بنیاد پر قرعہ اندازی کرلیں''۔

بَابُ الْيَمِيْنِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ

باب: مدعیٰ علیہ کے خلاف قسم اٹھانا

3619 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِیُّ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، قَالَ: كَتَبَ اِلَیَّ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ

❀❀ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے تحریر کر کے بھیجا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعیٰ علیہ کے قسم اٹھانے کی بنیاد پر فیصلہ دے دیا تھا۔

بَابُ كَيْفَ الْيَمِيْنُ

باب: قسم کیسے اٹھائی جائے

3620 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ اَبِیْ يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَعْنِیْ لِرَجُلٍ حَلِّفْهُ احْلِفْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، مَا لَهُ عِنْدَكَ شَیْءٌ

3618–اسناده صحيح. وهو فی "مصنف ابن ابی شيبة" 6/318، وعنه ابن ماجه (2329). واخرجه النسائی (5956) عن عمرو بن علی الفلاس، عن خالد بن الحارث، بهذا الاسناد.

3619–اسناده صحيح. ابن ابی مُليكة: هو عبد الله بن عُبيد الله. واخرجه البخاری (2514) و (2668)، ومسلم (1711)، والترمذی (1391)، والنسائی (5425) من طرق عن نافع بن عمر، به

3620–واخرجه النسائی فی "الكبرى" (5964) عن هناد بن السری، عن ابی الاحوص، به، وهو فی "مسند احمد" (2695).

Marfat.com

يَعْنِي لِلْمُدَّعِي،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: اَبُوْ يَحْيَى: اسْمُهُ زِيَادٌ كُوفِيٌّ ثِقَةٌ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا' یعنی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلف لینا تھا: کہ تم اس اللہ کے نام حلف اٹھاؤ' جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، کہ تمہارے پاس اس کی کوئی چیز نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ مدعی کی کوئی چیز نہیں ہے۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابو یحییٰ نامی راوی جس کا نام زیاد تھا، کوفہ کا رہنے والا ہے، یہ ثقہ ہے۔

بَابٌ اِذَا كَانَ الْمُدَّعَى عَلَيْهِ ذِمِّيًّا اَيَحْلِفُ

باب: اگر مدعیٰ علیہ، ذمی ہو، تو کیا اس سے حلف لیا جائے گا؟

3621 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنِ الْاَشْعَثِ، قَالَ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَكَ بَيِّنَةٌ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ لِلْيَهُودِيِّ: احْلِفْ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِذًا يَحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِي، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (اِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77) اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ

❁❁ حضرت اشعث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے اور ایک یہودی کے درمیان ایک زمین کا تنازعہ تھا، اس نے وہ مجھے دینے سے انکار کیا، تو میں اس کا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے، میں نے عرض کی: جی نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی سے فرمایا: تم قسم اٹھاؤ، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ تو قسم اٹھا کر میرا مال لے جائے گا۔

اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''جو لوگ اللہ کے نام کے عہد اور اس کے نام کی قسموں کی عوض میں، تھوڑی قیمت حاصل کرتے ہیں''

یہ آیت کے آخر تک ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَحْلِفُ عَلٰى عِلْمِهِ فِيمَا غَابَ عَنْهُ

باب: آدمی جس موقعہ پر موجود نہیں تھا، اس کے بارے میں اس کے علم کی بنیاد پر، اس سے حلف لینا

3622 - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي كُرْدُوسٌ، عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي

3621- اسناده صحيح. وهو مكرر الحديث السالف برقم (3243).

3622- اسناده ضعيف. وهو مكرر الحديث السالف برقم (3244).

Marfat.com

اَرْضٍ مِنَ الْيَمَنِ، فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا اَبُوْ هٰذَا، وَهِيَ فِي يَدِهِ، قَالَ: هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ؟ قَالَ: لَا وَلٰكِنْ اُحَلِّفُهُ، وَاللّٰهِ مَا يَعْلَمُ اَنَّهَا اَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا اَبُوْهُ فَتَهَيَّاَ الْكِنْدِيُّ يَعْنِي لِلْيَمِينِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

❀❀ حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کندہ اور حضرموت سے تعلق رکھنے والے دو آدمیوں نے یمن میں موجود ایک زمین کے بارے میں مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا، تو حضرمی نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ میری زمین ہے: جسے اس شخص کے باپ نے مجھ سے غصب کر لیا تھا، اور وہ اب اس کے قبضے میں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! لیکن میں اس سے حلف لوں گا، اللہ کی قسم یہ شخص یہ بات نہیں جانتا کہ اس کے باپ نے میری زمین غصب کر لی تھی، تو وہ کندی شخص قسم اٹھانے کے لیے تیار ہو گیا، اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

3623 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ، اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: الْحَضْرَمِيُّ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ هٰذَا غَلَبَنِي عَلَى اَرْضٍ كَانَتْ لِاَبِي، فَقَالَ الْكِنْدِيُّ: هِيَ اَرْضِي فِي يَدِي اَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ: اَلَكَ بَيِّنَةٌ؟ قَالَ لَا، قَالَ: فَلَكَ يَمِينُهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهُ فَاجِرٌ لَيْسَ يُبَالِي مَا حَلَفَ، لَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ، فَقَالَ: لَيْسَ لَكَ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِكَ

❀❀ حضرت وائل بن حجر حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرموت سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اور کندہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرمی نے عرض کی: یارسول اللہ! اس شخص نے میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے، جو میرے والد کی زمین تھی، کندی شخص نے کہا: وہ میری زمین ہے میں اس پر کھیتی باڑی کرتا ہوں، اس شخص کا اس زمین پر کوئی حق نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تمہارے مقابلے میں اس کی قسم کافی ہوگی، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ گناہگار شخص ہے، یہ اس کی پرواہ نہیں کرے گا کہ یہ کیا قسم اٹھا رہا ہے اور یہ بچنے کی کوئی کوشش نہیں کرے گا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لیے صرف یہی ہو سکتا ہے۔

بَابُ كَيْفَ يَحْلِفُ الذِّمِّيُّ؟

باب: ذمی سے کیسے حلف لیا جائیگا؟

3624 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنَا رَجُلٌ، مِنْ مُزَيْنَةَ وَنَحْنُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي

3623- اسناده صحيح. وهو مكرر الحديث السالف برقم (3245).

Marfat.com

لِلْيَهُودِ: اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ، الَّذِي اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوسٰى، مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ عَلٰى مَنْ زَنٰى؟ - وَسَاقَ الْحَدِيْثَ فِي قِصَّةِ الرَّجْمِ -

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے فرمایا: میں تم لوگوں کو اس اللہ کے نام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں، جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل کی تھی، تم لوگ زناء کرنے والے کے بارے میں توریت میں کیا حکم پاتے ہو'' اس کے بعد راوی نے سنگسار سے متعلق پورا واقعہ نقل کیا ہے۔

3625 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ يَحْيَى اَبُو الْاَصْبَغِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَبِاِسْنَادِهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ مِمَّنْ كَانَ يَتَّبِعُ الْعِلْمَ وَيَعِيْهِ، يُحَدِّثُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنَاهُ

❁❁ ابن شہاب زہری کے حوالے سے ایک اور روایت منقول ہے (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)

3626 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهُ: يَعْنِي لِابْنِ صُوْرِيَا: اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي نَجَّاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ، وَاَقْطَعَكُمُ الْبَحْرَ، وَظَلَّلَ عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ، وَاَنْزَلَ عَلَيْكُمُ الْمَنَّ، وَالسَّلْوٰى، وَاَنْزَلَ عَلَيْكُمُ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوْسٰى اَتَجِدُوْنَ فِي كِتَابِكُمُ الرَّجْمَ؟، قَالَ: ذَكَّرْتَنِي بِعَظِيْمٍ، وَلَا يَسَعُنِي اَنْ اَكْذِبَكَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ

❁❁ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے (یعنی یہودیوں کے عالم) ابن صوریا سے فرمایا: میں تمہیں اس اللہ کی یاد دلاتا ہوں، جس نے تم لوگوں کی آل فرعون سے نجات عطا کی تھی اور تمہارے لیے دریا کو شق کر دیا تھا، تم پر بادل کے ذریعے سایہ کر دیا تھا، تم لوگوں پر من وسلویٰ نازل کیا تھا، جس نے تم لوگوں یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل کی، کیا تم لوگ اپنی کتاب میں سنگسار کرنے کا حکم پاتے ہو؟ تو اس یہودی عالم نے کہا: آپ نے مجھے ایک عظیم ذات کی یاد دلائی ہے، اب میرے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ میں آپ کے ساتھ غلط بیانی کروں، اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَحْلِفُ عَلٰى حَقِّهِ

باب: آدمی کا اپنے حق کے لیے قسم اٹھانا

3627 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ، وَمُوْسٰى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ بَحِيْرٍ

3624- صحيح لغيره، وهذا اسناد حسن، شيخ الزهري - وان كان مبهماً - قد اثنى عليه الزهري فذكر انه ممن يتبع العلم ويعيه كما سيأتي بعده، وذكر ابن المبارك عند الطبري في "تفسيره" 2/ 233

3625- صحيح لغيره، وهذا اسناد حسن كسابقه. وسيأتي تخريجه برقم (4450).

3626- رجاله ثقات، لكنه مرسل، قال الزيلعي في "نصب الراية" 4/ 130: جعله شيخنا علاء الدين مسنداً من رواية ابن عباس

Marfat.com

بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ سَيْفٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ: لَمَّا اَدْبَرَ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ يَلُومُ عَلَى الْعَجْزِ، وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَاِذَا غَلَبَكَ اَمْرٌ، فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

❁❁ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان ایک فیصلہ دیا جس شخص کے خلاف فیصلہ دیا گیا تھا جب وہ واپس مڑا، تو اس نے یہ کہا: میرے لیے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ عاجز ہو جانے پر ملامت کرتا ہے، تم پر لازم ہے کہ تم سمجھ داری اختیار کرتے ہوئے (بھرپور طریقے سے کوئی کام کرو) اور اگر معاملہ تم پر غالب آ جائے، تو پھر یہ کہو کہ میرے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

بَابٌ فِي الْحَبْسِ فِي الدَّيْنِ وَغَيْرِهِ

باب: قرض کا بیان، کیا اس کی وجہ سے قید کیا جائے گا؟

3628 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ وَبْرِ بْنِ اَبِي دُلَيْلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ، وَعُقُوبَتَهُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: يُحِلُّ عِرْضُهُ يُغَلَّظُ لَهُ، وَعُقُوبَتَهُ يُحْبَسُ لَهُ

❁❁ عمرو بن شرید اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(قرض کی ادائیگی کی صلاحیت رکھنے والے) خوشحال شخص کا ٹال مٹول کرنا، اس کی عزت اور سزا کو حلال کر دیتا ہے''۔

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: عزت کو حلال کرنے سے مراد یہ ہے کہ اس کے ساتھ سختی سے پیش آیا جائے گا اور اس کی سزا کو حلال کرنے سے مراد یہ ہے کہ اسے قید کیا جائے گا۔

3629 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، اَخْبَرَنَا هِرْمَاسُ بْنُ حَبِيْبٍ، رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَرِيْمٍ لِي، فَقَالَ لِي: الْزَمْهُ، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا اَخَا بَنِي تَمِيْمٍ مَا تُرِيْدُ اَنْ تَفْعَلَ بِاَسِيْرِكَ؟

❁❁ ہرماس بن حبیب، ایک دیہاتی شخص سے روایت کرتے ہیں، اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک مقروض کو لے کر حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم اس

3627–اسناده ضعيف بقية بن الوليد على ضعفه مدلس وقد عنعن، سيف -وهو الشامي- قال الذهبي: لا يعرف

3628–اسناده حسن . محمد بن ميمون -وهو ابن مسيكة- روى عنه وبر الطائفي والنسائي عليه خيراً، وقال ابو حاتم: روى عنه الطائفيون، وذكره ابن حبان في "الثقات"، وصحح له هذا الحديث، وحسن هذا الاسناد الحافظ في "الفتح" 5/ 62. واخرجه ابن ماجه (2427)، والنسائي (4689) و (4690) من طريق وبر بن ابي دليلة. وهو في "مسند احمد" (17946)، و"صحيح ابن حبان"، (5089).

3629–اسناده ضعيف لجهالة الهرماس بن حبيب وابيه. واخرجه ابن ماجه (2428) من طريق النضر بن شميل، بهذا الاسناد

Marfat.com

کے ساتھ رہو پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے بنو تمیم سے تعلق رکھنے والے فرد! تم اپنے ساتھی کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو؟

3630 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ

❀❀ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے تہمت کی وجہ سے ایک شخص کو قید کر دیا تھا۔

3631 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، وَمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ - قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ - حَدَّثَنِي اِسْمَاعِيلُ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، - قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ اِنَّ اَخَاهُ اَوْ عَمَّهُ، وَقَالَ مُؤَمَّلٌ -: اِنَّهُ قَامَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: جِيرَانِي بِمَا اُخِذُوا، فَاَعْرَضَ عَنْهُ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَلُّوا لَهُ عَنْ جِيرَانِهِ لَمْ يَذْكُرْ مُؤَمَّلٌ وَهُوَ يَخْطُبُ

❀❀ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ان کے بھائی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ان کے چچا، اور ایک روایت کے مطابق، وہ خود نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑے ہو گئے، جبکہ نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے، انہوں نے عرض کی: میرے ہمسایوں کو کس بنیاد پر پکڑا گیا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے دو مرتبہ ان سے اعراض کیا: پھر راوی نے کوئی چیز ذکر کی؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے پڑوسیوں کو چھوڑ دو۔

ایک راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے: نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے۔

بَابٌ فِي الْوَكَالَةِ

باب: وکالت کا بیان

3632 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَمِّي، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ قَالَ: اَرَدْتُ الْخُرُوجَ اِلَى خَيْبَرَ فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ لَهُ: اِنِّي اَرَدْتُ الْخُرُوجَ اِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ: اِذَا اَتَيْتَ وَكِيلِي فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسْقًا، فَاِنِ ابْتَغَى مِنْكَ آيَةً، فَضَعْ يَدَكَ عَلَى تَرْقُوَتِهِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے خیبر کی طرف جانے کا ارادہ کیا، میں نبی اکرم ﷺ کی

3630- اسناده حسن. بهز بن حكيم وابوه صدوقان. واخرجه الترمذي (1476)، والنسائي (4875) و (4876) من طريق بهز بن حكيم، به. وقال الترمذي: حديث بهز عن ابيه عن جده حديث حسن. وهو في "مسند احمد" (20019).

3631- اسناده حسن كسابقه. اسماعيل: هو ابن ابراهيم بن مِقسَم، المعروف بابن عُلَيّة.

3632- واخرجه ابو بكر بن ابي عاصم في "البيوع" كما في تغليق التعليق "/3 477، والحسين بن اسماعيل المحاملي في "المحامليات" كما في "هدى الساري" ص 48، والدارقطني (4304) والبيهقي /6 80، وابن حجر في "تغليق التعليق "/3 476 - 477 من طريق عُبيد الله بن سعد، بهذا الاسناد.

Marfat.com

خدمت میں حاضر ہوا، میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا، میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: میں خیبر جانا چاہ رہا ہوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میرے وکیل کے پاس پہنچو، تو اس سے پندرہ وسق وصول کر لینا، اگر وہ تم سے کوئی نشانی مانگے، تو تم اپنا ہاتھ اس کی گردن پہ رکھ دینا۔

بَابٌ مِنَ الْقَضَاءِ

باب: قضاء کا بیان

3633 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا تَدَارَاْتُمْ فِي طَرِيْقٍ فَاجْعَلُوْهُ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تمہارا کسی راستے کے بارے میں اختلاف ہو جائے، تو تم اسے (راستے کو) سات ذراع مقرر کرو''۔

3634 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَابْنُ اَبِي خَلَفٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ، اَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ، فَلَا يَمْنَعْهُ فَنَكَسُوْا، فَقَالَ: مَا لِي اَرَاكُمْ قَدْ اَعْرَضْتُمْ؟ لَاُلْقِيَنَّهَا بَيْنَ اَكْتَافِكُمْ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَهٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ اَبِي خَلَفٍ وَهُوَ اَتَمُّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اپنے بھائی سے اس بات کی اجازت مانگے کہ وہ اس کی دیوار میں اپنے شہتیر کو گاڑ لے، تو وہ بھائی اسے منع نہ کرے، (راوی بیان کرتے ہیں) لوگوں نے گردنیں جھکا لیں، تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ تم لوگ اعراض کر رہے ہو، میں تمہارے کندھوں کے درمیان اسے رکھواؤں گا''۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ ابن ابوخلف کے نقل کردہ ہیں اور یہ روایت مکمل ہے۔

3635 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ لُؤْلُؤَةَ، عَنْ

3633–اسناده صحيح. واخرجه ابن ماجه (2338)، والترمذى (1406) من طريقين عن المثنى بن سعيد، بهذا الاسناد. وقال الترمذى: حديث حسن صحيح. واخرجه الترمذى (1405)

3634–اسناده صحيح. الاعرج: هو عبد الرحمن بن هُرمُز، وسفيان: هو ابن عيينة، وابن ابى خلف: هو محمد بن احمد بن ابى خلف السلمى مولاهم، ومُسدَّد: هو ابن مُسَرْهَد. واخرجه البخارى (2463)، ومسلم (1609)، وابن ماجه (2335)، والترمذى (1403) من طرق عن الزهرى، به. وهو فى "مسند احمد" (7278)، و"صحيح ابن حبان" (515)،

3635–صحيح لغيره، وهذا اسناد ضعيف لجهالة لؤلؤة، فقد ذكرها الحافظ الذهبى فى "الميزان" 4/610 فى المجهولات. يحيى: هو ابن سعيد الانصارى. واخرجه ابن ماجه (2342)، والترمذى (2054) من طريق الليث بن سعد، بهذا الاسناد. وقال الترمذى: حديث حسن غريب. وهو فى "مسند احمد" (15755).

Marfat.com

اَبِیْ صِرْمَةَ، - قَالَ: غَيْرَ قُتَيْبَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، عَنْ اَبِیْ صِرْمَةَ - صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ ضَارَّ اَضَرَّ اللّٰهُ بِهٖ، وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ

❁❁ حضرت ابوصرمہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص (کسی مسلمان کو) نقصان پہنچائے گا، اللہ تعالیٰ اس کا نقصان کرے گا اور جو کسی (مسلمان) کو مشقت کا شکار کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے مشقت میں مبتلا کرے گا''۔

3636 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا وَاصِلٌ، مَوْلٰى اَبِیْ عُيَيْنَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ، يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، اَنَّهُ كَانَتْ لَهُ عَضُدٌ مِنْ نَخْلٍ فِيْ حَائِطِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، قَالَ: وَمَعَ الرَّجُلِ اَهْلُهُ، قَالَ: فَكَانَ سَمُرَةُ يَدْخُلُ اِلٰى نَخْلِهٖ فَيَتَاَذّٰى بِهٖ وَيَشُقُّ عَلَيْهِ، فَطَلَبَ اِلَيْهِ اَنْ يَبِيْعَهُ فَاَبٰى، فَطَلَبَ اِلَيْهِ اَنْ يُنَاقِلَهُ فَاَبٰى، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَطَلَبَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يَبِيْعَهُ فَاَبٰى فَطَلَبَ اِلَيْهِ اَنْ يُنَاقِلَهُ فَاَبٰى، قَالَ: فَهِبْهُ لَهُ وَلَكَ كَذَا وَكَذَا اَمْرًا رَغَّبَهُ فِيْهِ فَاَبٰى، فَقَالَ: اَنْتَ مُضَارٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِيِّ: اذْهَبْ فَاقْلَعْ نَخْلَهُ

❁❁ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کے کھجوروں کے کچھ درخت ایک انصاری کے باغ میں لگے تھے، وہ بیان کرتے ہیں: اس انصاری کے اہل خانہ بھی وہیں رہتے تھے، جب حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ اپنے درختوں کے لیے وہاں جاتے تو اس کی وجہ سے اس شخص کو اذیت ہوتی تھی اور اسے ان کا وہاں اس طرح سے آنا جانا برا لگتا تھا، انصاری نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ یہ درخت اسے فروخت کر دیں لیکن حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات نہیں مانی، اس نے یہ پیشکش کی کہ وہ اس کے بدلے میں، ان سے دوسرے درخت لے لیں، تو حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بھی نہیں مانی، وہ انصاری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اس صورت حال کے بارے میں بتایا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ ان درختوں کو فروخت کر دیں، تو انہوں نے یہ بات نہیں مانی، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: کہ وہ ان کے بدلے میں دوسرے درخت لے لیں، تو انہوں نے یہ بات بھی نہیں مانی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ درخت اسے ہی ہبہ کر دو، تو تمہیں اس کے عوض اتنا اور اتنا اجر ملے گا، یہ ایک ایسی صورت حال تھی، جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ترغیب دی تھی، لیکن انہوں نے یہ بات بھی نہیں مانی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنا نقصان کروا کے رہو گے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری سے یہ فرمایا: تم جاؤ اور اس کے درخت اکھاڑ دو۔

3637 - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ،

3636 - اسناده ضعيف لانقطاعه. ابو جعفر محمد بن علي - وهو ابن الحسين بن علي ابن ابي طالب الباقر - لم يدرك السماع من سمرة بن جندب

3637 - واخرجه البخاري (2359)، ومسلم (2357)، وابن ماجه (15) و (2480)، والترمذي (1414) و (3276)، والنسائي (5416) من طريق الليث بن سعد، بهذا الاسناد. وهو في "مسند احمد" (16116)، و"صحيح ابن حبان" (24)، واخرجه البخاري (2708) من طريق شعيب بن ابي حمزة، و (2361) و (4585) من طريق معمر بن راشد، و (2362)

Marfat.com

حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُوْنَ بِهَا فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ: سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيْهِ الزُّبَيْرُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ: اسْقِ يَا زُبَيْرُ، ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ، قَالَ: فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ، حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَحْسَبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ) (النساء: 65) الْاٰيَةَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حرہ سے آنے والی پانی کی نالی کے بارے میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے جھگڑا کیا، جس سے لوگ کھیتوں کو پانی دیتے تھے، اس انصاری نے کہا کہ آپ پانی کو چھوڑ دیں تاکہ وہ آگے جاتا رہے، تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کی یہ بات نہیں مانی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے زبیر! تم (اپنے کھیت کو) سیراب کرلو اور پھر اپنے (پڑوسی کے لیے) پانی چھوڑ دو، راوی کہتے ہیں، تو انصاری غصے میں آ گیا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیونکہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد ہیں (اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہوگیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اے زبیر!) تم (اپنے کھیت کو) سیراب کرو، پھر پانی کو روکے رکھو، جب تک وہ پانی کھیت کی منڈیر تک نہیں پہنچ جاتا۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں یہ سمجھتا ہوں، یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی تھی۔

''تمہارے پروردگار کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتے: جب تک یہ تمہیں ثالث نہیں بنا لیتے''

3638 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيْدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ اَبِيْهِ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِيْ مَالِكٍ، اَنَّهُ سَمِعَ كُبَرَائَهُمْ، يَذْكُرُوْنَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ كَانَ لَهُ سَهْمٌ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ، فَخَاصَمَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَهْزُوْرٍ يَعْنِي السَّيْلَ الَّذِيْ يَقْتَسِمُوْنَ مَائَهُ: فَقَضٰى بَيْنَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَاءَ اِلَى الْكَعْبَيْنِ لَا يَحْبِسُ الْاَعْلٰى عَلَى الْاَسْفَلِ

❀❀ ثعلبہ بن ابومالک بیان کرتے ہیں: انہوں نے بڑوں کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا بنوقریظہ میں زمین کا ایک ٹکڑا تھا، اس نے مہزور سے تعلق رکھنے والے پانی کی تقسیم میں، اپنا مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان یہ فیصلہ دیا کہ جب پانی ٹخنے تک پہنچ جائے، تو پھر اوپر والا نیچے والے کے لیے اسے نہیں روکے گا (یعنی پہلے والا بعد والے کے لیے نہیں روکے گا)۔

3639 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ،

3638–صحيح لغيره، وهذا اسناد ضعيف لجهالة حال ابى مالك -وقيل: مالك، وهو الاشهر فى اسمه- بن لعلبة وثعلبة مختلف فى صحبته. واخرجه ابن ماجه (2481) من طريق زكريا بن منظور بن ثعلبة بن ابى مالك، عن محمد بن عقبة بن ابى مالك، عن عمه ثعلبة بن ابى مالك.

3639–صحيح لغيره، وهذا اسناد حسن فى الشواهد من اجل عبد الرحمن بن الحارث -وهو ابن عبد الله بن عياش المخزومى- فهو حسن الحديث فى المتابعات والشواهد. واخرجه ابن ماجه (2482) عن احمد بن عبدة، بهذا الاسناد.

Marfat.com

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِى السَّيْلِ الْمَهْزُوْرِ اَنْ يُمْسَكَ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ يُرْسِلُ الْاَعْلٰى عَلَى الْاَسْفَلِ

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے مہزور سے آنے والے پانی کے نالے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اسے اس حد تک روکا جائے گا، جب تک یہ ٹخنوں تک نہیں پہنچ جاتا، پھر پہلے والا اسے بعد والے کے لیے چھوڑ دے گا۔

3640 - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عُثْمَانَ، حَدَّثَهُمْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِىْ طُوَالَةَ، وَعَمْرُو بْنُ يَحْيٰى، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: اخْتَصَمَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فِىْ حَرِيْمِ نَخْلَةٍ فِىْ حَدِيْثِ اَحَدِهِمَا، فَاَمَرَ بِهَا فَذُرِعَتْ، فَوُجِدَتْ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ، وَفِىْ حَدِيْثِ الْاٰخَرِ، فَوُجِدَتْ خَمْسَةَ اَذْرُعٍ فَقَضٰى بِذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ: فَاَمَرَ بِجَرِيْدَةٍ مِنْ جَرِيْدِهَا فَذُرِعَتْ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک مقدمہ پیش کیا ان میں سے ایک شخص کے کھجور کے درخت دوسرے کی زمین میں تھے، تو نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا کہ اس درخت کو ناپا جائے اس درخت کو ناپا گیا، تو وہ سات ذراع کا تھا (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) وہ پانچ ذراع کا تھا، نبی اکرم ﷺ نے اس کا یہ فیصلہ دیا (درخت کے اطراف کی اتنی زمین درخت کا حصہ شمار ہوگی)۔

عبدالعزیز نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس کی ایک شاخ کے بارے میں حکم دیا، تو اسے ناپا گیا۔

3640- اسناده قوي من اجل عبد العزيز بن محمد -وهو الدراوردي- فهو صدوق لا بأس به. عمرو بن يحيى: هو ابن عمارة المازني وابو طوالة: هو عبد الله بن عبد الرحمن بن معمر الانصاري، ومحمد بن عثمان: هو النوفلي ابو الجماهر. واخرجه الطبراني في "الاوسط" (1898)، والبيهقي في "السنن الكبرى": 6/

Marfat.com

24 - كِتَابُ الْعِلْمِ

کتاب: علم کے بارے میں روایات

بَابُ الْحَثِّ عَلٰى طَلَبِ الْعِلْمِ

باب: علم کی فضیلت

3641- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ جَمِيْلٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ اَبِى الدَّرْدَاءِ، فِىْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ: اِنِّى جِئْتُكَ مِنْ مَدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَدِيْثٍ بَلَغَنِىْ، اَنَّكَ تُحَدِّثُهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ، قَالَ فَاِنِّى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ، وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَاِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوَاتِ، وَمَنْ فِى الْاَرْضِ، وَالْحِيتَانُ فِىْ جَوْفِ الْمَاءِ، وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ، كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ، وَاِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِيْنَارًا، وَلَا دِرْهَمًا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ،

❁❁ کثیر بن قیس بیان کرتے ہیں: میں دمشق کی مسجد میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اسی دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ! میں ایک حدیث کی خاطر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مبارک سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں، مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: مجھے یہاں اس کے علاوہ اور کوئی کام نہیں تھا، تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے:

''جو شخص علم کے حصول کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلائے گا اور فرشتے طالب علم کی طلب سے راضی ہو کر اپنے پر اس کے پھیلا دیتے ہیں اور عالم شخص کے لیے آسمان میں بسنے والے، زمین میں رہنے والے یہاں تک کہ پانی کے اندر موجود مچھلیاں بھی دعائے مغفرت کرتی ہیں، عالم کو عبادت گزار پر وہی فضیلت حاصل ہے، جو چودھویں کے چاند کو تمام ستاروں پر حاصل ہوتی ہے، بیشک علماء، انبیاء کے وارث ہوتے ہیں، انبیاء وراثت میں درہم یا دینار نہیں چھوڑتے ہیں، وہ وراثت میں علم چھوڑتے ہیں، جو شخص اسے حاصل کر لیتا ہے، وہ وافر

3641- واخرجه ابن ماجه (223) من طريق عبد الله بن داود الخريبى، بهذا الإسناد. وهو فى "مسند أحمد" (21716)، و "صحيح ابن حبان" (88). واخرجه الترمذى (2877) من طريق محمد بن يزيد الواسطى،

Marfat.com

حصے کو حاصل کرلیتا ہے''۔

3642 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: لَقِيتُ شَبِيبَ بْنَ شَيْبَةَ، فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، يَعْنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

3643 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَسْلُكُ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا، إِلَّا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقَ الْجَنَّةِ، وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص علم کے حصول کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے جنت کے راستے کو اس کے لیے آسان کردیتا ہے اور جس شخص کا عمل اسے سُست کردے، اس کا نسب اسے تیز نہیں کرسکتا''۔

بَابُ رِوَايَةِ حَدِيثِ أَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہل کتاب سے کوئی بات روایت کرنا

3644 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَمْلَةَ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ، مِنَ الْيَهُودِ مُرَّ بِجَنَازَةٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَتَكَلَّمُ هَذِهِ الْجَنَازَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: إِنَّهَا تَتَكَلَّمُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا حَدَّثَكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَلَا تُصَدِّقُوهُمْ، وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ، وَقُولُوا: آمَنَّا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ، فَإِنْ كَانَ بَاطِلًا لَمْ تُصَدِّقُوهُ، وَإِنْ كَانَ حَقًّا لَمْ تُكَذِّبُوهُ

3642- حسن، فإن كان شيخ الوليد -وهو ابن مسلم- فيه شبيب بن شيبة، فالحديث حسن بشواهده كما بيناه في الطريق السالف قبله، وإن كان شعيب بن رُزيق كما في رواية عمرو بن عثمان الحمصي عن الوليد بن مسلم -وقد أشار إليها المزي في "تهذيب الكمال" "قالا": وهو أشبه بالصواب فالإسناد حسن، وعلى أية حال فإن للحديث شواهد

3643- إسناده صحيح. أبو صالح: هو ذكوان السمان، والأعمش: هو سليمان بن مهران، وزائدة: هو ابن قُدامة. وأخرجه باطول مما ها هنا مسلم (2699)، وابن ماجه (225)، والترمذي (2837) و (3174) من طريق الأعمش، به. وهو في "مسند أحمد" (7427)، و"صحيح ابن حبان" (84).

3644- إسناده حسن. ابن أبي نملة -واسمه نملة- روى عنه جمع وذكره ابن حبان في "الثقات" فهو حسن الحديث. وهو في "مصنف عبد الرزاق" (10160) و (19214) و (20059). وأخرجه أحمد (17225)، ويعقوب بن سفيان في "المعرفة والتاريخ" 1/ 380، وابن أبي عاصم في "الآحاد والمثاني" (2121)، والدولابي في "الكنى" 1/ 58"، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (5197) و (5198)، وابن حبان (6257) والطبراني في "الكبير" 22/ (879 - 874)، والبيهقي في "السنن الكبرى" 10/ 2"، وفي "شعب الإيمان" (5206)، والبغوي في "شرح السنة" (124)، وفي "التفسير" 5/ 196"، وابن الأثير في "أسد الغابة" 6/ 315"،

Marfat.com

ابن ابونملہ انصاری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ کے پاس ایک یہودی بھی بیٹھا ہوا تھا، اسی دوران ایک جنازہ گزرا یہودی نے کہا: ''اے حضرت محمد ﷺ! کیا یہ جنازہ کلام کرتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ بہتر جانتا ہے، یہودی نے کہا: یہ کلام کرتا ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل کتاب جو تمہیں بات بتائیں، تم اس کی تصدیق بھی نہ کرو، اور جھوٹا بھی قرار نہ دو، بلکہ تم یہ کہو: ہم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں، کیونکہ اگر وہ باطل ہوگی تو تم اس کی تصدیق نہیں کرو گے اور اگر وہ حق ہوگی، تو تم اس کی تکذیب نہیں کرو گے''۔

3645 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ خَارِجَةَ يَعْنِي ابْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: اَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَلَّمْتُ لَهُ كِتَابَ يَهُودَ، وَقَالَ: اِنِّي وَاللّٰهِ مَا آمَنُ يَهُودَ عَلَى كِتَابِي فَتَعَلَّمْتُهُ، فَلَمْ يَمُرَّ بِي اِلَّا نِصْفُ شَهْرٍ حَتّٰى حَذَقْتُهُ، فَكُنْتُ اَكْتُبُ لَهُ اِذَا كَتَبَ وَاَقْرَاُ لَهُ، اِذَا كُتِبَ اِلَيْهِ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے مجھے ہدایت کی تو میں نے یہودیوں کی تحریر سیکھ لی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! یہودیوں سے میں جو کچھ لکھواتا ہوں، مجھے اس پر اعتماد نہیں ہے، راوی کہتے ہیں: میں نے اس زبان کو سیکھ لیا، نصف مہینے کے اندر میں اس کا ماہر ہو چکا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے جب کوئی خط وغیرہ لکھوانا ہوتا تھا، تو میں ہی اسے تحریر کرتا تھا اور جب آپ ﷺ کو کوئی خط لکھا جاتا تھا، تو اسے میں ہی پڑھ کر سناتا تھا۔

بَابٌ فِي كِتَابِ الْعِلْمِ

باب: علم کو تحریر کرنا

3646 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُغِيثٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: كُنْتُ اَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ اَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيدُ حِفْظَهُ، فَنَهَتْنِي قُرَيْشٌ وَقَالُوا: اَتَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ تَسْمَعُهُ

3645–صحيح .وهذا إسناد حسن من أجل ابن أبي الزناد -واسمه عبد الرحمن .-أبو الزناد :هو عبد الله بن ذكوان .وأخرجه الترمذى (2912) من طريق عبد الرحمن بن أبى الزناد، بهذا الإسناد.وقال :هذا حديث حسن صحيح .وعلقه البخارى (7195) بصيغة الجزم .وهو فى "مسند أحمد "(21618).وأخرجه أحمد (21587)، والطحاوى فى "شرح مشكل الآثار "(2038)، وابن حبان (7136)

3646–إسناده صحيح يحيى :هو ابن سعيد القطان.وأخرجه ابن أبى شيبة 50 - 49 /9، وأحمد (6510)، والدارمى (484)، والحاكم 106 - 105 /1، وابن عبد البر فى "جامع بيان العلم "ص 90 - 89، والخطيب فى "تقييد العلم "ص 80، والمزى فى "تهذيب الكمال 39 - 38 /31 "من طريق يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد (6930)، والحاكم 105 /1، وابن عبد البر ص 89من طريق عمرو بن شعيب، عن أبيه، عن جده.وأخرجه الحاكم 105 /1

Marfat.com

وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ، وَالرِّضَا، فَأَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَوْمَأَ بِأُصْبُعِهِ إِلٰى فِيهِ، فَقَالَ: اكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی جو بات بھی سنتا تھا، اسے نوٹ کر لیتا تھا، میں یہ چاہتا تھا کہ اسے بعد میں یاد کر لیا کروں، قریش نے مجھے ایسا کرنے سے منع کیا، انہوں نے کہا: کیا تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی جانے والی ہر چیز نوٹ کر لیتے ہو؟ حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک انسان ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصے اور رضامندی (ہر طرح کی حالت میں) بات کرتے ہیں، تو میں تحریر کرنے سے رک گیا، میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی کے ذریعے اپنے منہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

''تم نوٹ کر لیا کرو، اس ذات کی قسم! جس کی قدرت میں میری جان ہے، اس (یعنی میرے منہ) سے صرف حق نکلتا ہے''

3647 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، قَالَ: دَخَلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، عَلٰى مُعَاوِيَةَ، فَسَأَلَهُ عَنْ حَدِيثٍ فَأَمَرَ إِنْسَانًا يَكْتُبُهُ، فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا أَنْ لَا نَكْتُبَ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ فَمَحَاهُ

❁❁ مطلب بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے ایک حدیث کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے ایک انسان کو یہ ہدایت کی، تو وہ اس نے نوٹ کر لی، حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: بے شک اللہ کے رسول نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث کو نوٹ نہ کریں، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسے مٹا دیا۔

3648 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ، عَنِ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: مَا كُنَّا نَكْتُبُ غَيْرَ التَّشَهُّدِ، وَالْقُرْآنِ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم تشہد اور قرآن کے علاوہ اور کوئی چیز تحریری طور پر نوٹ نہیں کرتے تھے۔

3649 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، ح وَحَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ،

3647- إسناده ضعيف لانقطاعه، المطلب بن عبد الله بن حنطب لم يسمع من زيد ابن ثابت. أبو أحمد: هو محمد بن عبد الله الزبيري. وأخرجه أحمد (21579) والخطيب البغدادي في "تقييد العلم" ص 35، وابن عبد البر في "جامع بيان العلم 1/ 63" من طريق كثير بن زيد، به. وأخرج الدارمي (474)

3648- إسناده صحيح. أبو المتوكل الناجي: هو علي بن داود، والحذاء: هو خالد ابن مهران، وأبو شهاب: هو عبد ربه بن نافع الكناني الحناط. وأخرجه الخطيب في "تقييد العلم" ص 93، وأبو إسماعيل الهروي في "ذم الكلام" (590).

Marfat.com

قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الْخُطْبَةَ خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ: اَبُوْ شَاهَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اكْتُبُوا لِي، فَقَالَ: اكْتُبُوا لِاَبِي شَاهَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب مکہ فتح ہوا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، اس کے بعد راوی نے خطبے کا ذکر کیا ہے، یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خطبہ دیا تھا اس کا ذکر کیا ہے، راوی بیان کرتے ہیں: پھر اہل یمن سے تعلق رکھنے والا ایک شخص کھڑا ہوا، جس کا نام ابوشاہ تھا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ لکھوا دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوشاہ کو لکھ کر دے دو۔

3650 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: قُلْتُ لِاَبِي عَمْرٍو مَا يَكْتُبُوهُ، قَالَ: الْخُطْبَةَ الَّتِي سَمِعَهَا يَوْمَئِذٍ مِنْهُ

❀❀ ولید کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوشاہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: ان لوگوں نے انہیں کیا لکھوا کے دیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ خطبہ جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا تھا۔

بَابٌ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْكَذِبِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرنے کی شدید مذمت

3651 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْمَعْنَى، عَنْ بَيَانِ بْنِ بِشْرٍ، قَالَ: مُسَدَّدٌ اَبُو بِشْرٍ: عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ: مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تُحَدِّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يُحَدِّثُ عَنْهُ اَصْحَابُهُ، فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ لِي مِنْهُ وَجْهٌ وَمَنْزِلَةٌ، وَلٰكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا، فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

❀❀ عامر بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا وجہ ہے کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حوالے سے اس طرح احادیث بیان کرتے ہیں، جس طرح آپ کے ساتھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے احادیث بیان کرتے ہیں، تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں قدر و منزلت حاصل تھی، لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے گا، وہ جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہے''

3649–إسناده صحيح. الوليد: هو ابن مسلم الدمشقي، ومؤمل: هو ابن الفضل الحرّاني، والأوزاعي: هو عبد الرحمن بن عمرو. وأخرجه النسائي في "الكبرى" (5824) عن العباس بن الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (112) من طريق إلى نعيم الفضل بن دكين حدّثنا شيبان، عن يحيى بن أبي كثير بهذا الإسناد. وانظر ما سلف برقم (2017)، وما سيأتي برقم (4505).

3651–إسناده صحيح. خالد: هو ابن عبد الله الواسطي الطحان. وأخرجه البخاري (107)، وابن ماجه (36)، والنسائي في "الكبرى" (5881)

Marfat.com

بَابُ الْكَلَامِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ

باب: اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بارے میں، علم کے بغیر، بات کرنے کا تذکرہ

3652 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِسْحَاقَ الْمُقْرِءُ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ مِهْرَانَ، اَخِي حَزْمٍ الْقُطَعِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ، عَنْ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ: فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِرَأْيِهِ فَاَصَابَ، فَقَدْ اَخْطَاَ

❁❁ حضرت جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی کتاب کے بارے میں، اپنی رائے کے ذریعے کچھ کہتا ہے، وہ اگر ٹھیک بھی ہے، تو اس نے غلطی کی''

بَابُ تَكْرِيْرِ الْحَدِيْثِ

باب: بات کو دُہرا دینا

3653 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ عَقِيْلٍ هَاشِمِ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ سَابِقِ بْنِ نَاجِيَةَ، عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ، عَنْ رَجُلٍ، خَدَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا حَدَّثَ حَدِيْثًا، اَعَادَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

❁❁ ابوسلام ایک شخص کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے (وہ بیان کرتے ہیں) کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات کرتے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے تین مرتبہ دہراتے تھے۔

بَابٌ فِيْ سَرْدِ الْحَدِيْثِ

باب: جلدی، جلدی بات کرنا

3654 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الطُّوْسِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: جَلَسَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، اِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ تُصَلِّي، فَجَعَلَ يَقُوْلُ: اَسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ،

3652- إسناده ضعيف لضعف سهيل بن مهران -وهو سهيل بن أبي حزم -أبو عمران الجولي :هو عبد الملك بن حبيب . وأخرجه الترمذي (3183)، والنسائي في "الكبرى" (8032) من طريق سهيل بن أبي حزم مهران، به .وقال الترمذي :هذا حديث غريب، وقد تكلم بعض أهل الحديث في سهيل بن أبي حزم.وهو في "شرح السنة "للبغوي (120).

3653- إسناده ضعيف لضعف عبد الأعلى -وهو ابن عامر الثعلبي -أبو عوانة :هو الوضاح بن عبد الله اليَشْكُري. وأخرجه أحمد (2069)، والترمذي (3181) و (3182)، والنسائي في "الكبرى"، (8530) و (8031)، بلفظ " :من قال في القرآن بغير علم "وفي رواية :بروايه -فليتبوأ مقعده من النار "وقال الترمذي :هذا حديث حسن.

3654- وأخرجه البخاري (3567) من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد.وأخرجه بنحوه مسلم بإثر (3003) من طريق سفيان بن عيينة، عن هشام بن عروة، عن أبيه، به.وهو في "مسند أحمد "(24865)، و"صحيح ابن حبان "(100) و (7153).

Marfat.com

مَرَّتَيْنِ فَلَمَّا قَضَتْ صَلَاتَهَا، قَالَتْ: اَلَا تَعْجَبُ اِلٰى هٰذَا، وَحَدِيْثِهٖ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُحَدِّثُ الْحَدِيْثَ لَوْ شَاءَ الْعَادُّ اَنْ يُّحْصِيَهُ اَحْصَاهُ

❀❀ عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس بیٹھے تھے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس وقت نماز ادا کر رہی تھیں، تو انہوں نے دو مرتبہ یہ کہا: اے اس حجرے کی مالک خاتون! آپ صلی اللہ علیہ وسلم سنیے، جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نماز مکمل کی، تو فرمایا: کیا تمہیں ان پر اور ان کی طرزِ گفتگو پر حیرانی نہیں ہوتی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات بیان کرتے تھے، تو اگر گنتی کرنے والا شخص چاہتا، تو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کو) شمار کر سکتا تھا۔

3655 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، حَدَّثَهُ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: اَلَا يُعْجِبُكَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ اِلٰى جَانِبِ حُجْرَتِيْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُسْمِعُنِيْ ذٰلِكَ وَكُنْتُ اُسَبِّحُ، فَقَامَ، قَبْلَ اَنْ اَقْضِيَ سُبْحَتِيْ وَلَوْ اَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَّسْرُدُ الْحَدِيْثَ مِثْلَ سَرْدِكُمْ

❀❀ عروہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تمہیں ابوہریرہ پر حیرانی نہیں ہوتی، وہ آئے، میرے حجرے کے پہلو میں بیٹھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے احادیث بیان کرنے لگے، وہ مجھے وہ حدیث سنا رہے تھے، میں اس وقت نوافل ادا کر رہی تھی، پھر میرے نوافل مکمل کرنے سے پہلے ہی اٹھ کر چلے بھی گئے، اگر میں انہیں پا لیتی، تو میں انہیں یہ جواب دیتی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح تیزی سے گفتگو نہیں کرتے تھے، جس طرح آپ لوگ تیزی سے بات چیت کرتے ہیں۔

بَابُ التَّوَقِّيْ فِي الْفُتْيَا

باب: فتویٰ دینے میں احتیاط کرنا

3656 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا عِيْسٰى، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْغُلُوْطَاتِ

❀❀ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلط مسئلے بیان کرنے سے منع کیا ہے۔

3655–إسناده صحيح .يونس :هو ابن يزيد الأيلي، وابن وهب :هو عبد الله .وأخرجه مسلم (2493) من طريق عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد .وعلقه البخاري بصيغة الجزم (3568) عن الليث بن سعد، عن يونس، به .وأخرجه الترمذي (3968)، والنسائي في "الكبرى "(10174)

3656–وأخرجه سعيد بن منصور (1179)، وأحمد (23688)، ويعقوب بن سفيان في "المعرفة والتاريخ 305 /1 "، والآجري في "أخلاق العلماء "ص 117 - 116، والطبراني في "الكبير /19 "(892)، والخطابي في "غريب الحديث 354 /1 "، وتمام في "فوائده "(116 - 114)، والبيهقي في "المدخل "(305)، والخطيب في "الفقيه والمتفقه 11 /2 "، وابن عبد البر في "الاستذكار 366 - 365 /27 "، وفي "جامع بيان العلم وفضله 139 /2 "، وابن عساكر في "تاريخ دمشق 46 /29 ".

Marfat.com

3657 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ يَعْنِى ابْنَ اَبِىْ اَيُّوْبَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ اَبِىْ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اُفْتِىَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ نُعَيْمَةَ، عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ الطُّنْبُذِىِّ، رَضِيعِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اُفْتِىَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ اِثْمُهُ عَلٰى مَنْ اَفْتَاهُ زَادَ سُلَيْمَانُ الْمَهْرِىُّ فِىْ حَدِيْثِهِ، وَمَنْ اَشَارَ عَلٰى اَخِيْهِ بِاَمْرٍ يَعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِىْ غَيْرِهِ فَقَدْ خَانَهُ وَهٰذَا لَفْظُ سُلَيْمَانَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو (کسی) نے علم نہ ہونے کے باوجود شرعی مسئلہ بتایا ہو، تو اس کا گناہ اس شخص پر ہوگا، جس نے اسے مسئلہ بتایا ہو''

ایک راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں ''جس شخص اپنے بھائی کو کسی ایسی چیز کے بارے میں مشورہ دیا، جس کے بارے میں وہ یہ جانتا ہو کہ اس کی بجائے دوسری صورت بہتر ہے، تو اس شخص نے اس کے ساتھ خیانت کی''

روایت کے یہ الفاظ سلیمان کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ مَنْعِ الْعِلْمِ

باب: علم کی بات کو چھپانے کا ناپسندیدہ ہونا

3658 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ اَلْجَمَهُ اللّٰهُ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص سے علم سے متعلق کوئی بات پوچھی جائے اور وہ اسے چھپا لے، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالے گا''

بَابُ فَضْلِ نَشْرِ الْعِلْمِ

باب: علم کی اشاعت کی فضیلت

3657- حديث حسن، وهذا إسناد رجاله ثقات، لكنه اختُلف فيه كما ترى فمرة ذُكر فيه عمرو بن أبي نُعيمة، ومرة لم يذكر، وعمرو بن أبي نعيمة -وقيل: نعمة- مجهول، لكنه متابع، فقد أخرجه ابن ماجه (53) من طريق أبي هانيء حميد بن هانيء الخولاني

3658- إسناده صحيح. عطاء: هو ابن أبي رباح، وعلي بن الحكم: هو البناني البصري، وحماد: هو ابن سلمة. وأخرجه ابن ماجه (261)، والترمذي (2840) من طريق علي بن الحكم، به. وأخرجه ابن ماجه (266) من طريق إسماعيل بن إبراهيم الكرابيسي، عن عبد الله ابن عون، عن محمد بن سيرين، عن أبي هريرة. وإسماعيل الكرابيسي حسن الحديث، وهو في "مسند أحمد" (7571)، و"صحيح ابن حبان" (95).

Marfat.com

3659 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسْمَعُوْنَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ سَمِعَ مِنْكُمْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم (مجھ سے احادیث) سنتے ہو، (آگے آنے والے وقت میں) تم سے سنا جائے گا اور پھر اُن سے سنا جائے گا، جنہوں نے تم سے سنا تھا''

3660 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، مِنْ وَلَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا، فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ اس شخص کو خوش رکھے، جو ہم سے کوئی حدیث سن کر اسے محفوظ کر لے اور پھر اس کی تبلیغ کر دے، کیونکہ بعض اوقات علمی بات سیکھنے والا شخص، اس شخص تک بات منتقل کر دیتا ہے، جو اس سے بڑا عالم ہوتا ہے اور بعض اوقات علمی بات سیکھنے والا شخص، اس شخص تک بات منتقل کر دیتا ہے، جو اس سے بڑا عالم ہوتا ہے اور بعض اوقات علمی بات سیکھنے والا شخص، خود عالم نہیں ہوتا''۔

3661 - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَهْلٍ يَعْنِی ابْنَ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِهُدَاكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ تمہاری رہنمائی کی وجہ سے، ایک شخص کو ہدایت عطا کر دے، یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے''۔

3659–واخرجه أحمد بن حنبل فی "مسنده "(2945)، والحارث بن أبی أسامة (- 52زوائده) وابن أبی حاتم فی "الجرح والتعديل 8/ 2 "و 9 - 8و 9، وابن حبان (62)، والرامهرمزی فی "المحدث الفاصل "(92)، والحاكم فی "المستدرك 1/ " 95، وفی "معرفة علوم الحديث "ص 27، والبيهقی فی "السنن الكبرى 250 /10 "، وفی "دلائل النبوة 539 /6 "، وفی "شعب الإيمان "(1740)، والخطيب البغدادی فی "شرف أصحاب الحديث "(70)، وابن عبد البر فی "جامع بيان العلم وفضله 43 /1 "،

3660–واخرجه الترمذی (2847) من طريق شعبة بن الحجاج، بهذا الإسناد، وقال: حديث حسن. وهو فی "مسند أحمد" (21590)، و"صحيح ابن حبان "(67) و (680). واخرجه ابن ماجه (230) من طريق عباد بن شيبان الأنصاری، عن زيد بن ثابت.

3661–إسناده صحيح .أبو حازم :هو سلمة بن دينار. وهو فی "سنن سعيد بن منصور "(2472) و (2473). واخرجه البخاری (2942)، ومسلم (2406)، والنسائی فی "الكبرى "(8093) و (8348) و (8533) من طريق أبی حازم سلمة بن دينار، به. وهو فی "مسند أحمد "(22821)، و"صحيح ابن حبان "(6932).

Marfat.com

بَابُ الْحَدِيثِ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

بنی اسرائیل کے حوالے سے کوئی بات روایت ہونا

3662- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بنی اسرائیل کے حوالے سے بات بیان کردیا کرو، اس میں کوئی حرج نہیں ہے''

3663- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنَا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ حَتَّى يُصْبِحَ مَا يَقُومُ إِلَّا إِلَى عُظْمِ صَلَاةٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بنی اسرائیل کے بارے میں بتا رہے تھے، یہاں تک کہ صبح ہوگئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف فرض نماز کے لیے اٹھے''۔

بَابٌ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ لِغَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى

باب: غیر اللہ کے لیے علم کے حصول (کی مذمت)

3664- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ أَبِي طُوَالَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

3662–صحيح لغيره، وهذا إسناد حسن من أجل محمد بن عمرو -وهو ابن علقمة الليثي -وهو في "مصنف ابن أبي شيبة.62 /9 " وأخرجه الشافعي في "مسنده17 /1 "، والحميدي (1165)، وأحمد (10130)، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار "(135)، وابن حبان (6254) من طرق عن محمد ابن عمرو، به. وفي الباب عن عبد الله بن عمرو بن العاص عند البخاري (3461)، وأحمد (6486)، والترمذي (2860) و (2861). وعن أبي سعيد الخدري عند أحمد (11424)، والنسائي في "الكبرى "(5817)، وأبي يعلى (1209).

3663–إسناده صحيح. أبو حسان: هو مسلم بن عبد الله الأعرج، ومعاذ: هو ابن هشام بن أبي عبد الله الدَّسْتُوائي. وأخرجه أحمد (19922)، وابن خزيمة (1342)، وابن حبان (6255) من طريقين عن قتادة، به. وأخرجه أحمد (19921)، والبزار في "مسنده" (3596)، وابن خزيمة (1342)، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (137)، والطبراني في "الكبير /18 "(510)، وابن عدي في "الكامل2221 /6 "، والحاكم 379 /2

3664–حديث صحيح لغيره، فليح -وهو ابن سليمان -وإن تُكلِّم فيه، يعتبر به في المتابعات والشواهد، وباقي رجاله ثقات. وقد سكت عبد الحق الإشبيلي عن هذا الحديث مصححاً له. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة731 /8 "، وعنه ابن ماجه (252). وهو في "مسند أحمد "(8457)، و"صحيح ابن حبان "(78). ويشهد له حديث عبد الله بن عُمر عند الترمذي (2846)، وابن ماجه (258)، والنسائي في "الكبرى "(5879).

Marfat.com

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَتَعَلَّمُهُ اِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا، لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِيْ رِيحَهَا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی ایسا علم حاصل کرے، جسے اللہ کی رضا اور رسول کے لیے حاصل کیا جاتا ہے، لیکن وہ شخص اس کے ذریعے صرف کوئی دنیاوی فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہو، تو ایسا شخص قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا''۔

بَابٌ فِي الْقَصَصِ

باب: وعظ کہنا

3665 - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ، حَدَّثَنِيْ عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْخَوَّاصُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:: لَا يَقُصُّ اِلَّا اَمِيرٌ، اَوْ مَأْمُورٌ، اَوْ مُخْتَالٌ

❁❁ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وعظ صرف حکمران کرے، یا جسے مقرر کیا گیا ہو وہ کرے، یا بڑائی کا اظہار کرنے والا کرے''۔

3666 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ بَشِيرٍ الْمُزَنِيِّ، عَنْ اَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: جَلَسْتُ فِيْ عِصَابَةٍ مِنْ ضُعَفَاءِ الْمُهَاجِرِينَ وَاِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِنَ الْعُرْيِ، وَقَارِئٌ يَقْرَاُ عَلَيْنَا اِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا، فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ الْقَارِئُ، فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ؟ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهُ كَانَ قَارِئٌ لَنَا يَقْرَاُ عَلَيْنَا، فَكُنَّا نَسْتَمِعُ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِي مَعَهُمْ قَالَ: فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهِ فِينَا، ثُمَّ قَالَ: بِيَدِهِ هٰكَذَا، فَتَحَلَّقُوا وَبَرَزَتْ وُجُوهُهُمْ، لَهُ قَالَ: فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفَ مِنْهُمْ اَحَدًا غَيْرِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبْشِرُوا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِينَ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَذَاكَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ

3665–واخرجه ابن قانع فی "معجم الصحابة 305 /2 "، والطبرانی فی "الکبیر /18 "(121) .وفی "الشامیین "(61) و(855) من طریق إبراهیم بن ابی عبلة، عن یحیی بن ابی عمرو السیبانی، عن عوف بن مالك . واخرجه عبد الله بن وهب فی "جامعه" (565)، واحمد (23974)، والبخاری فی "تاریخه"الکبیر"، تعلیقاً 266 /3، والطبرانی "الکبیر /18 "(114)، من طریق ازهر بن سعید، عن ذی الکلاع، عن عوف بن مالك . وهذا إسناد حسن . واخرجه احمد(24005)، وعمر بن شبة فی "تاریخ المدینة /1" 9. والبزار فی "مسنده "(2762)، والطبرانی فی "الکبیر /18 "(100)

Marfat.com

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں کچھ غریب مہاجرین کے درمیان بیٹھا ہوا تھا، یہاں تک کہ انہوں نے مناسب کپڑے نہ ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کی اوٹ لی ہوئی تھی اور ایک تلاوت کرنے والا، ان کے سامنے قرآن پڑھ رہا تھا، اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس کھڑے ہوئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو قرأت کرنے والا خاموش ہو گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ کیا کر رہے تھے؟ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک قاری ہمارے سامنے قرآن کی تلاوت کر رہا تھا، ہم اس سے اللہ کی کتاب کو سن رہے تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر طرح کی حمد وثناء، اللہ کے لیے مخصوص ہے، جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا کیے ہیں، جن کے بارے میں مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ان کے ساتھ رہوں''

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے، یوں کہ اپنے آپ کو، ہم میں شامل کر لیں، پھر آپ نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعے اس طرح اشارہ کیا، تو لوگوں نے حلقہ بنا لیا اور ان سب کے چہرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرے خیال میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے علاوہ اور کسی (انصاری) کو ان میں شمار نہیں کیا ہو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے غریب مہاجرین! تم قیامت کے دن مکمل نور کی خوشخبری حاصل کرو، تم خوشحال لوگوں سے نصف دن پہلے، جنت میں داخل ہو گے، وہ نصف دن پانچ سو سال کا ہوگا''۔

3667 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنِي عَبْدُ السَّلَامِ يَعْنِي ابْنَ مُطَهَّرٍ أَبُو ظَفَرٍ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَلَفٍ الْعَمِّيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ، مِنْ أَنْ أَعْتِقَ أَرْبَعَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَلَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى، أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتِقَ أَرْبَعَةً

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر صبح کی نماز سے لے کر سورج نکلنے تک ذکر کرتا رہوں، یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار لوگوں کو آزاد کروں اور میں کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر صبح کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک اللہ کا ذکر کرتا رہوں، یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں چار غلام آزاد کروں''

3668 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَأْ عَلَيَّ سُورَةَ النِّسَاءِ قَالَ: قُلْتُ: أَقْرَأُ عَلَيْكَ

3667- إسناده حسن من أجل موسى بن خلف العمي، فهو صدوق حسن الحديث. وأخرجه الطبراني في "الدعاء" (1878) والبيهقي في "شعب الإيمان" (561) من طريقين عن موسى بن خلف، به. وأخرجه البيهقي في "السنن الكبرى 8/ 79"، وفي "شعب الإيمان" (562)

Marfat.com

وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ، قَالَ: اِنِّی اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِی، قَالَ: فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ حَتّٰی اِذَا انْتَهَيْتُ اِلٰی قَوْلِهِ (فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيدٍ) (النساء: 41) الْآيَةَ، فَرَفَعْتُ رَأْسِی فَاِذَا عَيْنَاهُ تَهْمِلَانِ

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میرے سامنے سورہ نساء کی تلاوت کرو، میں نے عرض کی: کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تلاوت کروں؟ جبکہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اسے، اپنے علاوہ کسی اور کی زبان سے سنوں، راوی کہتے ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تلاوت شروع کی، یہاں تک کہ جب میں اس مقام تک پہنچا۔

''اس وقت کیا عالم ہوگا؟ جب ہم ہر امت میں سے، ایک گواہ کو لے کر آئیں گے''

میں نے اپنا سر اٹھایا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

3668- إسنادہ صحیح. عبد اللّٰہ: ہو ابن مسعودؓ، وعَبيدة: ہو ابن عَمرو السَّلْمانی، وإبراهيم: ہو ابن يزيد النخعی، والأعمش: ہو سليمان بن مهران. وأخرجه البخاری (4582) و (5055)، ومسلم (800)، والترمذی (3273) و (3274)، والنسائی فی "الكبری" (8521) و (8024) و (8025) و (11039)

Marfat.com

25 - كِتَابُ الْاَشْرِبَةِ

کتاب: مشروبات کے بارے میں روایات

بَابٌ فِيْ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ

باب: شراب کا حرام ہونا

3669 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ، حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ اَشْيَاءَ: مِنَ الْعِنَبِ، وَالتَّمْرِ، وَالْعَسَلِ، وَالْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالْخَمْرُ، مَا خَامَرَ الْعَقْلَ، وَثَلَاثٌ وَدِدْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُفَارِقْنَا حَتّٰى يَعْهَدَ اِلَيْنَا فِيهِنَّ عَهْدًا نَنْتَهِي اِلَيْهِ: الْجَدُّ، وَالْكَلَالَةُ، وَاَبْوَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الرِّبَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا، تو اس وقت یہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی، انگور، کھجور، گندم اور جو، جبکہ خمر سے مراد وہ چیز ہے، جو عقل پر پردہ ڈال دے۔

تین چیزیں ایسی ہیں، جن کے بارے میں میری ہر خواہش تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے جدا ہونے سے پہلے ان کے بارے میں بھرپور وضاحت کر دیتے، (وراثت) میں (دادا کا حصہ) کلالہ کا حکم اور سود سے متعلق کچھ مسائل۔

3670 - حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْخُتَّلِيُّ، اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ قَالَ عُمَرُ: اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شِفَاءً، فَنَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ (يَسْاَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا اِثْمٌ كَبِيرٌ) (البقرة: 219) الْاٰيَةَ، قَالَ: فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ، قَالَ: اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شِفَاءً، فَنَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِي فِي النِّسَاءِ (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَاَنْتُمْ سُكَارَى) (النساء: 43) فَكَانَ مُنَادِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ يُنَادِي: اَلَا لَا يَقْرَبَنَّ الصَّلَاةَ سَكْرَانُ، فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا

3669- إسناده صحيح. أبو حيان: هو يحيى بن سعيد بن حيان. وأخرجه البخاري (5588)، ومسلم (3032) من طريق أبي حيان، بهذا الإسناد. وأخرجه مختصراً بذكر الخمر البخاري (4619)، والترمذي (1982)، والنسائي (5578) و (5579) من طريق أبي حيان، والبخاري (5589) م

3670- إسناده صحيح. عمرو: هو ابن شرحبيل الهمداني، وقد أثبت البخاري وأبو حاتم سماعه من عمر، وأبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله السبيعي، وإسرائيل: هو ابن يونس بن أبي إسحاق. وأخرجه الترمذي (3301) من طريق محمد بن يوسف، والنسائي (5540) من طريق عُبيد الله بن موسى،

Marfat.com

فِيْ الْخَمْرِ بَيَانًا شِفَاءً، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ) (المائدة: 91) قَالَ عُمَرُ: انْتَهَيْنَا

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دعا کی:

''اے اللہ! شراب کے بارے میں، ہمارے لیے ایسا واضح حکم بیان کر دے، جو شفاء ہو، تو یہ آیت نازل ہوئی جو سورۃ بقرہ میں ہے:

''لوگ تم سے شراب اور جوئے کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، تو تم فرما دو: ان دونوں میں بڑا گناہ ہے''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کی گئی، تو انہوں نے دعا کی۔

''اے اللہ! شراب کے بارے میں، ہمارے لیے ایسا واضح حکم بیان کر دے، جو شفا ہو''

تو یہ آیت نازل ہوئی، جو سورۃ نساء میں ہے:

''اے ایمان والو! نماز کے قریب مت جاؤ، جب تم نشے کی حالت میں ہو''

تو جب نماز قائم ہوتی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی یہ اعلان کرتا تھا: خبردار! کوئی شخص نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلوایا گیا، ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کی گئی۔ تو انہوں نے دعا کی:

''اے اللہ! شراب کے بارے میں ہمارے لیے ایسا واضح حکم بیان کر دے، جو شفاء ہو، تو یہ آیت نازل ہوئی:

''کیا تم باز آنے والے ہو''

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہم باز آ گئے۔

3671 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَام: اَنَّ رَجُلًا، مِنَ الْاَنْصَارِ دَعَاهُ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَسَقَاهُمَا قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ، فَاَمَّهُمْ عَلِيٌّ فِي الْمَغْرِبِ فَقَرَاَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ فَخَلَطَ فِيهَا، فَنَزَلَتْ (لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَاَنْتُمْ سُكَارَى حَتّٰى تَعْلَمُوا مَا تَقُوْلُوْنَ) (النساء: 43)

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک انصاری نے ان کی اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی دعوت کی اور انہیں شراب پلا دی، یہ شراب کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے، مغرب کی نماز میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کی امامت کرتے ہوئے یہ آیت تلاوت کی:

''تم فرما دو: اے کافرو!'' اس آیت کی تلاوت میں ان سے غلطی ہوئی، تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''تم لوگ نماز کے قریب نہ جاؤ، جبکہ تم نشے کی حالت میں ہو، جب تک کہ تمہیں پتا نہیں چلتا کہ تم کیا پڑھ رہے ہو''

3671- إسناده صحيح. ورواية سفيان -وهو الثوري- عن عطاء بن السائب قبل اختلاطه. يحيى: هو ابن سعيد القطان، ومسدد: هو ابن مُسَرْهَد. وأخرجه الترمذي (3275)، والنسائي في "الكبرى" (كما في "تحفة الأشراف" 7/ 402) من طريقين عن عطاء بن السائب، به، وقال الترمذي: حديث حسن غريب صحيح.

Marfat.com

3672 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ يَّزِيدَ النَّحْوِيّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَ: (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَاَنْتُمْ سُكَارَى) (النساء: 43) وَ (يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا اِثْمٌ كَبِيرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ) (البقرة: 219) نَسَخَتْهُمَا الَّتِيْ فِي الْمَائِدَةِ (اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ) (المائدة: 90) الْاٰيَةَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اے ایمان والو! جب تم نشے کی حالت میں ہو، تو نماز کے قریب نہ جاؤ''

(ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''لوگ تم سے شراب اور جوئے کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، تم یہ فرمادو! ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے کچھ فائدہ بھی ہے''

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں) ان دونوں آیتوں کو، سورۃ مائدہ میں موجود اس آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''بے شک شراب، جوا، بت''

3673 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ حَيْثُ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فِيْ مَنْزِلِ اَبِيْ طَلْحَةَ، وَمَا شَرَابُنَا يَوْمَئِذٍ اِلَّا الْفَضِيخُ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ، فَقَالَ: اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ، وَنَادَى مُنَادِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: هٰذَا مُنَادِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس وقت شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا، میں اس وقت حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا، ان دونوں ہماری شراب فضیخ (کچی کھجور سے بنی ہوئی شراب) ہوتی تھی، ایک شخص ہمارے پاس آیا اور بولا: شراب کو حرام قرار دے دیا گیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اس کا اعلان کر دیا، تو ہم نے کہا: یہ اللہ کے رسول کا منادی ہے۔

بَابُ الْعِنَبِ يُعْصَرُ لِلْخَمْرِ

باب: شراب بنانے کے لیے انگور کو نچوڑنا

3672- صحيح، وهذا إسناد حسن من أجل علي بن حسين -وهو ابن واقد المروزي -يزيد النحوي :هو ابن أبي سعيد، وأحمد بن محمد المروزي :هو ابن ثابت بن عثمان الخزاعي. وأخرجه البيهقي 8/ 285، وابن الجوزي في "نواسخ القرآن "ص 279من طريق علي بن حسين بن واقد، بهذا الإسناد

3673- إسناده صحيح. ثابت :هو ابن أسلم البناني. وأخرجه البخاري (2464) و (4620)، ومسلم (1980) من طريق حماد بن زيد، به

Marfat.com

3674 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِیْ عَلْقَمَةَ، مَوْلَاهُمْ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْغَافِقِيِّ، اَنَّهُمَا سَمِعَا ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ، وَشَارِبَهَا، وَسَاقِيَهَا، وَبَائِعَهَا، وَمُبْتَاعَهَا، وَعَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا، وَحَامِلَهَا، وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے شراب پر، اسے پینے والے پر، اسے پلانے والے پر، اسے فروخت کرنے والے پر، اس کو خریدنے والے پر، اس کو نچوڑنے والے پر، اس کو نچڑوانے والے پر، اسے اٹھا کر لے جانے والے پر اور جس کی طرف اسے اٹھا کے لے جایا جارہا ہو، (ان سب پر) لعنت کی ہے''۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْخَمْرِ تُخَلَّلُ

باب: شراب کو سرکہ بنانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

3675 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ اَبِیْ هُبَيْرَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ، سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَيْتَامٍ وَرِثُوا خَمْرًا، قَالَ: اَهْرِقْهَا قَالَ: اَفَلَا اَجْعَلُهَا خَلًّا؟ قَالَ: لَا

❁❁ حضرت انس مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان یتیم بچوں کے بارے میں دریافت کیا، جنہیں وراثت میں شراب ملتی ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے بہادو۔ حضرت ابوطلحہ نے عرض کی: کیا میں اس کا سرکہ نہ بنالوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں۔

بَابُ الْخَمْرِ مِمَّا هُوَ

باب: شراب کون سی چیزوں سے بنتی ہے؟

3676 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنَ الْعِنَبِ خَمْرًا، وَاِنَّ مِنَ

3674–حديث صحيح بطرقه وشواهده كما هو مبين في التعليق على": مسند أحمد "(4787)، وهذا إسناد حسن. وأخرجه ابن ماجة (3380) من طريق وكيع بن الجراح، بهذا الإسناد. ويشهد له حديث ابن عباس عند أحمد (2897) وغيره، وسنده حسن. وحديث أنس بن مالك عند الترمذي (1295) وابن ماجه (3381) ورواته ثقات.

3675–حديث صحيح، وهذا إسناد حسن من أجل السُّدِّي -وهو إسماعيل بن عبد الرحمن- سفيان: هو الثوري. وأخرجه مسلم (1983)، والترمذي (1340) من طريق سفيان الثوري، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وهو في "مسند أحمد "(12189). وأخرجه أحمد (13732)

Marfat.com

التَّمْرِ خَمْرًا، وَاِنَّ مِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا، وَاِنَّ مِنَ الْبُرِّ خَمْرًا، وَاِنَّ مِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک انگور سے شراب بنتی ہے، کھجور سے شراب بنتی ہے، شہد سے شراب بنتی ہے، گندم سے شراب بنتی ہے اور جو سے شراب بنتی ہے''۔

3677 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ اَبُوْ غَسَّانَ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ اَبِي حَرِيزٍ، اَنَّ عَامِرًا، حَدَّثَهُ اَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْخَمْرَ مِنَ الْعَصِيرِ، وَالزَّبِيبِ، وَالتَّمْرِ، وَالْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالذُّرَةِ، وَاِنِّي اَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

''خمر انگور، کشمش، کھجور، گندم، جو اور مکئی سے بنائی جاتی ہے اور میں تمہیں ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں''۔

3678 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ، حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ، وَالْعِنَبَةِ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: اسْمُ اَبِي كَثِيرٍ الْغُبَرِيِّ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُقَيْلَةَ السَّحْمِيِّ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اُذَيْنَةُ وَالصَّوَابُ عُقَيْلَةُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''خمر ان دو درختوں سے بنتی ہے، کھجور اور انگور''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوکثیر غبری کا نام یزید بن عبدالرحمٰن بن عقیلہ ہے، جبکہ بعض حضرات نے ''اذینہ'' نقل کیا ہے، جبکہ درست لفظ عقیلہ ہے۔

3676- صحيح من قول عمر بن الخطاب كما سلف برقم (3669)، وهذا إسناد اختلف فيه على الشعبي -وهو عامر بن شَراحيل - فقد رواه عدد كرواية إبراهيم بن مهاجر -وفيه ضعف-، وكلهم ضعاف، فقالوا :عن النعمان بن بشير مرفوعاً كما في الطريق الآتي بعده، وخالفهم أبو حيان يحيى بن سعيد التيمي الثقة وغيره كما سلف عد المصنف برقم (3669) .فرووه عن الشعبي من قول عمر موقوفاً عليه، وقال المزي في التحفة :24 /9وهو المحفوظ. وأخرجه الترمذي (1985) و (1981) من طريق إسرائيل، والنسائي في "الكبرى "(6756)

3677- صحيح من قول عمر بن الخطاب كسابقه، وهذا إسناد اختلف فيه عن الشعبي، وأبو حريز -وهو عبد الله بن حسين الأزدي -وإن تابعه غيره من الضعاف، خالفهم من هم أوثق منهم كما في الطريق السالف برقم (3669) .عامر :هو الشعبي. وهو في "صحيح ابن حبان "(5398)

3678- إسناده صحيح .يحيى :هو ابن أبي كثير، وأبان :هو ابن يزيد العطار. وأخرجه مسلم (1985)، وابن ماجه (3378)، والترمذي (1983)، والنسائي (5572) و (5573) من طرق عن أبي كثير، به. وهو في "مسند أحمد "(7753)، و"صحيح ابن حبان "(5344).

Marfat.com

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُسْكِرِ

باب: نشے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

3679 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، فِيْ آخَرِينَ قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے، جو شخص ایسی حالت میں مرجائے کہ وہ باقاعدگی سے شراب پیتا ہو، تو وہ آخرت (میں جنت کا مشروب) نہیں پی سکے گا''۔

3680 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ الصَّنْعَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ اَبِي شَيْبَةَ، يَقُولُ: عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ مُخَمِّرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَنْ شَرِبَ مُسْكِرًا بُخِسَتْ صَلَاتُهُ اَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ، قِيلَ: وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: صَدِيدُ اَهْلِ النَّارِ، وَمَنْ سَقَاهُ صَغِيرًا لَا يَعْرِفُ حَلَالَهُ مِنْ حَرَامِهِ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر وہ چیز جو عقل پر پردہ ڈال دے، وہ خمر ہے، اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جو شخص نشہ آور چیز پیے گا، چالیس دن تک، اس کی نماز قبول نہیں ہوگی، اگر وہ توبہ کرلے، تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرے گا''۔

(تین مرتبہ کرنے کی صورت میں ایسا ہوگا) اگر وہ چوتھی مرتبہ پھر پیے گا، تو اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ بات لازم ہے کہ وہ اسے ''طینہ الخبال'' پلائے، عرض کی گئی: یارسول اللہ! طینہ الخبال سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ جہنمیوں کی پیپ

3679- إسناده صحيح. نافع: هو مولى ابن عمر، وأيوب: هو ابن أبي تميمة السَّخْتياني. وأخرجه البخاري (5575)، ومسلم (2003)، وابن ماجه (3373)، والترمذي (1969)، والنسائي (5586 - 5582) و (5671) و (5673) و (5674) من طرق عن ابن عمر. واقتصر البخاري وابن ماجه والنسائي في المواضع الثلاثة الأخيرة على حرمان مدمن الخمر من خمر الآخرة، واقتصر مسلم والنسائي في بعض المواضع عندهما على ذكر تحريم كل مسكر. وأخرجه ابن ماجه (3390)، والترمذي (1972)، والنسائي (5587) و (5588) و (5701) من طريق أبي سلمة، والنسائي (5605) من طريق طاوس، كلاهما عن ابن عمر. واقتصرا على ذكر تحريم كل مسكر. وأخرجه النسائي (5700) من طريق سالم بن عبد الله بن عمر، عن أبيه رفعه: "حرم الله الخمر، وكل مسكر حرام". وهو في "مسند أحمد" (4645)، و"صحيح ابن حبان" (5354) و (5366) و (5368).

3680- وأخرجه البيهقي 8/ 288 من طريق أبي داود، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني في "الكبير" (10927) من طريق وهب بن خالد، عن عبد الله ابن طاوس عن أبيه، عن ابن عباس رفعه: "كل مسكر حرام". وسنده صحيح. وسيأتي هذه القطعة من الحديث ضمن حديث قيس بن حبتر عن ابن عباس برقم (3696) وإسناده صحيح.

Marfat.com

ہے (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) جو شخص کسی بچے کو شراب پلائے، جس بچے کو یہ نہ پتا ہو، حلال کیا ہوتا ہے اور حرام کیا ہوتا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ بات لازم ہے کہ وہ اسے ''طینۃ الخبال'' پلائے۔

3681 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ بَكْرِ بْنِ اَبِي الْفُرَاتِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ، فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شے کی زیادہ مقدار نشہ کرے، اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے''

3682 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ: كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: قَرَأْتُ عَلٰى يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْجُرْجُسِيِّ، حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بِاِسْنَادِهِ، زَادَ: وَالْبِتْعُ نَبِيذُ الْعَسَلِ، كَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُوْنَهُ.

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَا كَانَ اَثْبَتَهُ مَا كَانَ فِيهِمْ مِثْلُهُ يَعْنِي فِي اَهْلِ حِمْصٍ يَعْنِي الْجُرْجُسِيَّ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ سے بتع (مخصوص قسم کی شراب) کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: ہر وہ مشروب، جو نشہ کر دے، حرام ہے''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک اور سند کے ہمراہ یہ روایت منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

بتع، شہد سے بنی ہوئی شراب ہے، جسے اہل یمن پیتے ہیں۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ کہتے ہوئے سنا: لا الہ الا اللہ یہ کتنا ثبت شخص ہے اور اہل حمص میں کوئی بھی اس کی مانند نہیں ہے، امام احمد کی مراد جرجسی ہے۔

3681- صحيح لغيره، وهذا إسناد حسن من اجل داود بن بكر بن ابى الفرات. واخرجه ابن ماجه (3393) عن عبد الرحمن بن ابراهيم دُحيم، عن انس بن عياض، والترمذى (1973) من طريق إسماعيل بن جعفر، كلاهما (انس بن عياض واسماعيل) عن داود بن بكر، به. وقال الترمذى: حديث حسن غريب. واخرجه ابن حبان (5382) من طريق رزق الله بن موسى، عن انس بن عياض، عن موسى بن عقبة، عن محمد بن المنكدر، عن جابر. فذكر موسى بن عقبة بدل داود بن بكر. وخالفه دُحيمٌ الحافظُ عند ابنُ ماجه كما مضى، وكذلك عمرو بنُ عثمان ابن سعيد الحمصى -وهو ثقة- عند المزى فى "تهذيب الكمال 8/ 377" فى ترجمة داود بن بكر. ورزق الله بن موسى عنده اوهام. وهو فى "مسند احمد" (14703).

3682- إسناده صحيح. ابو سلمة: هو ابن عبد الرحمن بن عوف، وابن شهاب: هو محمد بن مسلم الزُّهرى، ومالك: هو ابن انس. وهو فى "موطا مالك 2/ 845" واخرجه البخارى (242)، ومسلم (2001)، وابن ماجه (3386)، والترمذى (1971)، والنسائى (5594 - 5591) من طرق عن ابن شهاب الزهرى، به. واخرجه الترمذى (1974) من طريق القاسم بن محمد، عن عائشة. وهو فى "مسند احمد" (24082)، و"صحيح ابن حبان" (5345) و (5371) و (5383).

Marfat.com

3683 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ، عَنْ دَيْلَمٍ الْحِمْيَرِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا بِأَرْضٍ بَارِدَةٍ نُعَالِجُ فِيهَا عَمَلًا شَدِيدًا، وَإِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِنْ هَذَا الْقَمْحِ نَتَقَوَّى بِهِ عَلَى أَعْمَالِنَا وَعَلَى بَرْدِ بِلَادِنَا، قَالَ: هَلْ يُسْكِرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاجْتَنِبُوهُ قَالَ: قُلْتُ: فَإِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيهِ، قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَتْرُكُوهُ فَقَاتِلُوهُمْ

❁❁ حضرت دیلم حمیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، میں نے عرض کی:

''یارسول اللہ! ہم سرد علاقے میں رہتے ہیں، ہم نے وہاں شدید مشقت کرنی ہوتی ہے، ہم گندم سے ایک مشروب بناتے ہیں، جس کے ذریعے ہم اپنے کام میں قوت حاصل کرتے ہیں اور اپنے علاقے کی سردی سے بچتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا وہ نشہ کرتا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس سے اجتناب کرو، میں نے عرض کی: لوگ اسے چھوڑ نہیں پائیں گے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ نہیں چھوڑیں گے، تو تم ان سے لڑائی کرنا''

3684 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ مِنَ الْعَسَلِ، فَقَالَ: ذَاكَ الْبِتْعُ قُلْتُ: وَيُنْتَبَذُ مِنَ الشَّعِيرِ وَالذُّرَةِ، فَقَالَ: ذَلِكَ الْمِزْرُ ثُمَّ قَالَ: أَخْبِرْ قَوْمَكَ أَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد سے بنی ہوئی شراب کے بارے میں دریافت کیا، آپ نے فرمایا: یہ بتع ہے، میں نے عرض کی: جو یا مکئی سے جو نبیذ تیار کی جاتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مزر ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی قوم کو بتادو، ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

3685 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنِ

3683–حديث صحيح، وهذا إسناد حسن، ولا تضر عنعنة محمد بن إسحاق، لأنه متابع: وأخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، 5/ 534، وابن أبي شيبة 460 - 459 /7، وأحمد في "مسنده "(18035)، وابن أبي عاصم في "الآحاد والمثاني "(2683)، والطبراني في "الكبير "(4205)، والبيهقي 292 /8، وابن الأثير في "أسد الغابة "في ترجمة ديلم بن فيروز 164 /2، والمزي في ترجمة ديلم الحميري من "تهذيب الكمال، 504 /8و 505من طريق محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن سعد 5/ 534 - 533، وأحمد في "مسنده "(18034) و (18036)، وفي "الأشربة "(209) و (210)، والبخاري في "تاريخه"الكبير" 7/ 136، وابن أبي عاصم في "الآحاد والمثاني "(2684) والطبراني (4204)

3684–حديث صحيح، وهذا إسناد قوي من أجل عاصم بن كليب، فهو صدوق لا بأس به، وهو متابع. وتسمية نوعي النبيذ: البتع والمِزر، إنما هو من قول أبي موسى الأشعري لا من قول النبي -صلَّى الله عليه وسلم-، وقد سأل -صلَّى الله عليه وسلم- أبا موسى عن تفسيرهما. وأخرجه البخاري (4343) و (6124)، ومسلم بأتم (2001)، وابن ماجه (3391)، والنسائي (5595) من طريق سعيد بن أبي بردة، والنسائي (5596) من طريق أبي إسحاق السبيعي، و (5597) و (5602) من طريق طلحة بن مصرف، و (5604) من طريق أبي إسحاق الشيباني، أربعتهم عن أبو بردة بن أبي موسى، والنسائي (5603) من طريق أبي بكر بن أبي موسى،

Marfat.com

الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهٰى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ، وَقَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: قَالَ ابْنُ سَلَامٍ اَبُوْ عُبَيْدٍ: الْغُبَيْرَاءُ: السُّكْرُكَةُ تُعْمَلُ مِنَ الذُّرَةِ، شَرَابٌ يَعْمَلُهُ الْحَبَشَةُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب، جوئے، سارنگی اور غبیراء سے منع کیا ہے، آپ نے فرمایا ہے: ہر نشہ اور چیز حرام ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوعبید بن سلام کہتے ہیں: غبیراء سے مراد جو سے بنایا جانے والا ایک نشہ آور مشروب ہے، جسے حبشی استعمال کرتے ہیں۔

3686 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفَتِّرٍ

❁❁ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور اور سست کر دینے والی چیز سے منع کیا ہے۔

3687 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَمُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ يَعْنِي ابْنَ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ، قَالَ: مُوْسَى وَهُوَ عَمْرُو بْنُ سَلْمٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَا اَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس چیز کا بڑا پیالہ نشہ کرتا ہو، اس کا ایک چلو بھی حرام ہے''

بَابٌ فِي الذَّاذِيِّ

باب: ذاذی (مخصوص قسم کی) شراب

3685–واخرجه يعقوب بن سفيان فى "المعرفة والتاريخ 518 /2 "، والبزار (2454)، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار /4" 217، والبيهقى 221 /10من طريق محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد. واخرجه احمد (6591)، ويعقوب 519 /2، والطبرانى فى "الكبير - "قطعة من الجزء 13(20)، والبيهقى 222 - 221 /10، وابن عبد البر فى "التمهيد 248 /1 "و 167 /5من طريق عبد الحميد بن جعفر، واحمد (6478)

3686–صحيح لغيره دون قولها :ومفتر، فقد عده الحافظ صالح بن محمد البغدادى من تفردات شهر بن حوشب (وهو ضعيف)، لأنه لم يُذكر فى شىء من الحديث ,وعده الحافظ الذهبى فى "الميزان "من مناكيره .لكن حسَّن إسناده الحافظ ابن حجر فى "الفتح 44 /10"ونقل المناوى فى "فيض القدير 338 /6 "عن الحافظ العراقى انه صحح إسناده اوانه احتج به فى مجلس حضره اكابر علماء العصر لبحث بحريم الحشيش فاعجب من حضر. واخرجه ابن ابى شيبة 103 /8، واحمد فى "مسنده" (26634)، وفى "الاشربة" (4)، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار 216 /4 "، والطبرانى فى "الكبير /23 "(781)، وابو الشيخ فى "طبقات المحدثين باصبهان، 122 /3، والبيهقى 296 /8من طريق الحسن بن عمرو الفقيمى، بهذا الإسناد.

Marfat.com

3688 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ، قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَنْمٍ، فَتَذَاكَرْنَا الطِّلَاءَ، فَقَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِىُّ، اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِى الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا

❁❁ مالک بن ابومریم بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن غنم ہمارے پاس تشریف لائے، ہم نے طلاء کے (یعنی مخصوص قسم کی شراب) کے بارے میں بات چیت کی، توانہوں نے بتایا: حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کے کچھ لوگ ضرور شراب پئیں گے، وہ اس کا نام کچھ اور رکھ لیں گے''

3689 - قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: حَدَّثَنَا شَيْخٌ، مِنْ اَهْلِ وَاسِطٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَنْصُوْرٍ الْحَارِثُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِىَّ، وَسُئِلَ، عَنِ الذَّاذِىِّ، فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِى الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ الذَّاذِىُّ: شَرَابُ الْفَاسِقِيْنَ

❁❁ سفیان ثوری سے ''واذی'' کے بارے میں دریافت کیا گیا، توانہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت کے کچھ لوگ ضرور شراب پئیں گے اور وہ اس کا نام کچھ اور رکھ لیں گے''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سفیان ثوری فرماتے ہیں: واذی فاسق لوگوں کا مشروب ہے۔

بَابٌ فِى الْاَوْعِيَةِ

باب: (شراب کے) برتنوں کا بیان

3690 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ

3688–صحيح لغيره، وهذا إسناد ضعيف لجهالة مالك بن أبى مريم، فلم يرو عنه غير حاتم بن حريث، ولم يؤثر توثيقه عن غير ابن حبان، وقال ابن حزم :لا يُدرى من هو، وقال الذهبى :لا يُعرف. وأخرجه ابن ماجه (4020) من طريق معن بن عيسى، عن معاوية بن صالح، بهذا الإسناد .وزاد" :يُعزَف على رؤوسهم بالمعازف والمغنيات، يخسف الله بهم الأرض، ويجعل منهم القردة والخنازير."
وهو فى "مسند أحمد "(22900)، و"صحيح ابن حبان "(6758)

3690–إسناده صحيح. وأخرجه مسلم (1997)، والنسائى (5643) من طريق منصور بن حيان، به. وأخرجه مسلم بإثر (1995)، والنسائى (5548) و (5549) من طريق حبيب بن أبى عمرة، ومسلم بإثر (1995)، والنسائى (5557) من طريق حبيب بن أبى ثابت ومسلم بإثر (1995) من طريق يحيى بن عبيد أبى عمر البهرانى، ثلاثتهم عن ابن عباس وحده. وأخرجه مسلم (1997)، وابن ماجه (3402)، والنسائى (5631) من طريق نافع، ومسلم (1997)، والترمذى (1975)، والنسائى (5614) و (5615) و (5624) و (5625) من طريق طاوس اليمانى، ومسلم (1997)، والنسائى (5634) من طريق محارب بن دثار، ومسلم (1997) من طريق عقبة بن حريث، ومسلم (1997)، والنسائى (5617) من طريق جلهة بن سُحيم، ومسلم (1997)، والترمذى (1976)، والنسائى (5645) من طريق زاذان أبى عمر، ومسلم (1997)، والنسائى (5632) من طريق سعيد بن المسيب، ومسلم (1998)

Marfat.com

ابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا: نَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالْحَنتَمِ، وَالْمُزَفَّتِ، وَالنَّقِيرِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دیتے کر یہ بات بیان کرتے ہیں کہ آپ نے دباء، حنتم، مزفت، اور نقیر سے منع کیا ہے"

3691 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، وَمُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمَعْنِيّ، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ يَعْلَى يَعْنِي ابْنَ حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ فَخَرَجْتُ فَزِعًا مِنْ قَوْلِهِ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: اَمَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ ابْنُ عُمَرَ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قُلْتُ: قَالَ: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ، قَالَ: صَدَقَ، حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ قُلْتُ: وَمَا الْجَرُّ؟ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ يُصْنَعُ مِنْ مَدَرٍ

❁❁ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹکے کی نبیذ کو حرام قرار دیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں ان کے بیان سے گھبرا کر باہر نکلا، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹکے کی نبیذ کو حرام قرار دیا ہے۔ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا، میں نے کہا: کیا آپ نے سنا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کیا بیان کیا ہے؟ انہوں نے دریافت کیا: کیا بیان کیا ہے؟ میں نے کہا: انہوں نے یہ کہا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹکے کی نبیذ کو حرام قرار دیا ہے، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: انہوں نے ٹھیک کہا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹکے کی نبیذ کو حرام قرار دیا ہے، میں نے دریافت کیا: مٹکے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہر وہ برتن، جو مٹی سے بنایا جاتا ہو"

3692 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ اَبِي جَمْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: وَقَالَ مُسَدَّدٌ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، - وَهٰذَا حَدِيثُ سُلَيْمَانَ - قَالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ قَدْ حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ، وَلَيْسَ نَخْلُصُ اِلَيْكَ اِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُ بِهِ وَنَدْعُو اِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا، قَالَ: آمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ، وَاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ: الْاِيمَانُ بِاللّٰهِ، وَشَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَعَقَدَ

3691- إسناده صحيح. جرير: هو ابن حازم. وأخرجه مسلم (1997) من طريق جرير بن حازم، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي (5619) من طريق هشام الدستوائي، عن أيوب السختياني، عن سعيد بن جبير، به. وهو في "مسند أحمد" (5090) و (5819).

3692- إسناده صحيح. حماد: هو ابن زيد. وأخرجه البخاري (53)، ومسلم (17) وبإثر (1995)، والترمذي (1689) و (1690) و (2797) و (2798)، والنسائي في "الكبرى" (320) و (5182) و (5818) من طرق عن أبي جمرة الضبعي، به. (روايات الترمذي مختصرة. وهو في "مسند أحمد" (2020)، و"صحيح ابن حبان" (157) و (7295). وسيأتي دون ذكر الأوعية النهي عن الشرب فيها برقم (4677).

Marfat.com

بِيَدِهٖ وَاحِدَةً، وَقَالَ مُسَدَّدٌ الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ، ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاِقَامُ الصَّلَاةِ، وَاِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَاَنْ تُؤَدُّوا الْخُمُسَ مِمَّا غَنِمْتُمْ، وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالْمُقَيَّرِ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ: النَّقِيرُ مَكَانَ الْمُقَيَّرِ، وَقَالَ مُسَدَّدٌ: وَالنَّقِيرُ وَالْمُقَيَّرُ، لَمْ يَذْكُرِ الْمُزَفَّتَ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: اَبُوْ جَمْرَةَ: نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِيُّ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عبدالقیس قبیلے کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارا تعلق ربیعہ قبیلے سے ہے، ہمارے اور آپ کے درمیان مضر قبیلے کے کافر رہتے ہیں، اس لیے ہم صرف حرمت والے مہینوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں، آپ ہمیں ایسی چیز کا حکم دیں، جسے ہم حاصل کر سکیں اور اپنے پیچھے والوں کو ان کی تعلیم دیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اس کی بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور حضرت محمد، اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا اور مال غنیمت میں سے خمس ادا کرنا، اور میں تم لوگوں کو دُباء، حنتم، مزفت اور مقیر سے منع کرتا ہوں۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبید نے لفظ مقیر کی جگہ نقیر نقل کیا ہے، مسدد نے لفظ نقیر اور مقیر نقل کیے ہیں اور انہوں نے لفظ مزفت نقل نہیں کیا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوحمراء نامی راوی نسر بن عمران ضبعی ہے۔

3693 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، عَنْ نُوحِ بْنِ قَيْسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ: اَنْهَاكُمْ عَنِ النَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالدُّبَّاءِ، وَالْمُزَادَةِ الْمَجْبُوبَةِ وَلٰكِنِ اشْرَبْ فِيْ سِقَائِكَ وَاَوْكِهْ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالقیس قبیلے کے وفد سے فرمایا: میں تمہیں نقیر، مقیر، حنتم، دباء اور ایسے بڑے مشکیزے سے، جو اوپر سے کاٹا گیا ہو، اور پیندے کی طرف سے سوراخ نہ ہو، اس سے منع کرتا ہوں، البتہ تم اپنے عام مشکیزوں میں پی لیا کرو اور اسے باندھ دیا کرو۔

3694 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قِصَّةِ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالُوا: فِيمَ نَشْرَبُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِاَسْقِيَةِ الْاَدَمِ الَّتِيْ يُلَاثُ عَلٰى اَفْوَاهِهَا

3693- إسناده صحيح. واخرجه مسلم (1993)، والنسائي (5646) من طريقين عن محمد بن سيرين، به. واخرجه مسلم (1993) من طريق ابي صالح السمان، ومسلم (1993)، وابن ماجه (3401)، والنسائي (5589) و(5630) و(5635) من طريق ابي سلمة، والنسائي (5637) من طريق محمد بن زياد، ثلاثتهم عن ابي هريرة. ولم يذكر مسلم في روايته الدباء، ولم يذكر النسائي في رواية ابي سلمة الثانية النقير. وهو في "مسند احمد" (7288) و(7752)، و"صحيح ابن حبان" (5401) و(5404)

Marfat.com

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے عبدالقیس قبیلے کا واقعہ منقول ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں، انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم کن چیزوں میں پیا کریں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم چمڑے کے مشکیزے استعمال کیا کرو، جن کے منہ پر رسی لپیٹ دی جاتی ہے

3695 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ اَبِى الْقَمُوصِ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ، حَدَّثَنِى - رَجُلٌ، كَانَ مِنَ الْوَفْدِ الَّذِينَ وَفَدُوا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ يَحْسَبُ عَوْفٌ اَنَّ اسْمَهُ - قَيْسُ بْنُ النُّعْمَانِ، فَقَالَ: لَا تَشْرَبُوا فِى نَقِيرٍ، وَلَا مُزَفَّتٍ، وَلَا دُبَّاءٍ، وَلَا حَنْتَمٍ وَاشْرَبُوا فِى الْجِلْدِ الْمُوكَى عَلَيْهِ فَاِنِ اشْتَدَّ فَاكْسِرُوهُ بِالْمَاءِ فَاِنَّ اَعْيَاكُمْ فَاَهْرِيقُوهُ

❁❁ زید بن علی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مجھے حدیث بیان کی، جو اس وفد میں شامل تھا، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا، جن کا تعلق عبدالقیس قبیلے سے تھا، راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ ان صاحب کا نام حضرت قیس بن نعمان رضی اللہ عنہ تھا

"تم لوگ نقیر، مزفت، دباء، حنتم میں نہ پیو، تم لوگ چمڑے کے بنے ہوئے مشکیزے میں پی لو، جس کے منہ کو بند کر دیا جاتا ہے، اگر اس میں شدت آ جائے، تو اس میں پانی ڈال کر شدت کو ختم کر دو، اگر شدت پھر بھی ختم نہ ہو، تو اسے بہا دو"۔

3696 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ، حَدَّثَنِى قَيْسُ بْنُ حَبْتَرٍ النَّهْشَلِيُّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِيمَ نَشْرَبُ؟ قَالَ: لَا تَشْرَبُوا فِى الدُّبَّاءِ، وَلَا فِى الْمُزَفَّتِ، وَلَا فِى النَّقِيرِ، وَانْتَبِذُوا فِى الْاَسْقِيَةِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَاِنِ اشْتَدَّ فِى الْاَسْقِيَةِ؟ قَالَ: فَصُبُّوا عَلَيْهِ الْمَاءَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُمْ فِى الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ اَهْرِيقُوهُ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَىَّ، اَوْ حَرَّمَ الْخَمْرَ، وَالْمَيْسِرَ، وَالْكُوبَةَ قَالَ: وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قَالَ سُفْيَانُ: فَسَاَلْتُ عَلِيَّ بْنَ بَذِيمَةَ عَنِ

3694- إسناده صحيح. أبان: هو ابن يزيد العطار. وقد صحح إسناده ابن منده فى "الإيمان "(156). وأخرجه النسائى فى "الكبرى "(6803) من طريق أبى هشام المغيرة بن سلمة المخزومى، عن أبان بن يزيد العطار، بهذا الإسناد.

3695- صحيح لغيره، وهذا إسناد حسن من أجل أبى القموص زيد بن على. عوف: هو ابن أبى جميلة الأعرابى، وخالد: هو ابن عبد الله الواسطى الطحان. وأخرجه أحمد (17829)، ويعقوب بن سفيان فى "المعرفة والتاريخ، 1/ 297 - 298. وابن أبى عاصم فى "الآحاد والمثانى "(2934)، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار، 4/ 221، وابن قانع 2/ 346، والبيهقى 8/ 302 من طريق عوف الأعرابى، به.

3696- إسناده صحيح. سفيان: هو ابن سعيد الثورى، وأبو أحمد: هو محمد بن عبد الله بن الزبير الأسدى. وأخرجه أحمد فى "مسنده "(2476)، وفى "الأشربة "(192 - 194)، وأبو يعلى (2729)، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار 4/ 223 "، وابن حبان (5365)، والبيهقى 8/ 303 من طريق إسرائيل، عن على بن بذيمة، به. وأخرج قوله": كل مسكر حرام "الطبرانى (12600)

Marfat.com

الْكُوبَةِ، قَالَ: الطَّبْلُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عبدالقیس قبیلے کے وفد نے دریافت کیا:

یارسول اللہ! ہم کن چیزوں میں پی سکتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دباء، مزفت اور نقیر میں نہ پیو، تم چمڑے کے مشکیزوں میں نبیذ تیار کرو، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر چمڑے کے مشکیزے میں نبیذ میں شدت آ جائے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس میں پانی ڈال لو، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر تیسری یا چوتھی مرتبہ آپ نے ان سے فرمایا: اگر (شدت ختم نہ ہو، تو) تم اس کو بہادو، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر حرام قرار دیا ہے، (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) حرام قرار دیا گیا ہے، شراب کو، جوئے کو، اور کوبہ کو''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

سفیان کہتے ہیں: میں نے علی بن بذیمہ سے دریافت کیا: کوبہ کیا چیز ہے؟ تو انہوں نے بتایا: طبلہ (ڈھول)۔

3697 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ سُمَيْعٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام، قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالْحَنتَمِ، وَالنَّقِيرِ، وَالْجِعَةِ

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دباء، حنتم، نقیر اور جو کی شراب سے منع کیا ہے''

3698 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا مُعَرِّفُ بْنُ وَاصِلٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ، وَاَنَا آمُرُكُمْ بِهِنَّ: نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا، فَاِنَّ فِي زِيَارَتِهَا تَذْكِرَةً، وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ اَنْ تَشْرَبُوا اِلَّا فِي ظُرُوفِ الْاَدَمِ فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ اَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا، وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْاَضَاحِيِّ اَنْ تَاْكُلُوهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ، فَكُلُوا وَاسْتَمْتِعُوا

3697–وأخرجه النسائي (5170) من طريق مروان بن معاوية و (5171) و (5612) من طريق عبد الواحد كلاهما عن إسماعيل بن سميع، به. وأخرجه النسائي كذلك (5169)

3698–وأخرجه مسلم (977)، وبإثر (1975) و (1999)، والنسائي (2032) و (4429) و (5652) و (5653) من طريق محارب بن دثار، به .وقد سمى ابن بريدة في بعض الروايات عبد الله. وأخرجه مسلم (977) من طريق عطاء الخراساني، والنسائي (2033) من طريق المغيرة بن مسبع، و (5654) من طريق حماد بن أبي سليمان، و (5655) من طريق عيسى بن عبد الكندي، أربعتهم بن عبد الله بن بريدة، عن أبيه .واقتصر بعضهم على ذكر الرخصة في الانتباذ في الأوعية واجتناب المسكر. وأخرجه مسلم (977) وبإثر (1975) و (1999)، والترمذي (1587) و (1977) من طريق علقمة بن مرثد، عن سليمان بن بريدة، عن أبيه، فذكر سيمان بدل أخيه عبد الله، وجاء في بعض الروايات :ابن بريدة غير مقيد .والحديث عند الترمذي مقطع .وأخرجه ابن ماجه (3405) من طريق القاسم بن مخيمرة، والنسائي (4430) و (5651) من طريق الزبير بن عدي، كلاهما عن ابن بريدة، عن أبيه، هكذا قالا :ابن بريدة غير مقيد .والذي جاء في "تهذيب الكمال "للمزي أن القاسم روى عن سليمان بن بريدة، والزبير روى عن عبد الله، واقتصر ابن ماجه على ذكر الإذن في الانتباذ .وهو في "مسند أحمد "(22958) و(23016)، و"صحيح ابن حبان" (3168) و (5390).

Marfat.com

بِهَا فِي اَسْفَارِكُمْ

❁❁ ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا، اب میں تمہیں ان کی اجازت دیتا ہوں، میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا، اب تم ان کی زیارت کرو، کیونکہ ان کی زیارت (آخرت یا موت) کی یاد دلاتی ہے، میں نے تمہیں مشروبات سے منع کیا تھا، میں نے کہا تھا، تم صرف چمڑے کے بنے ہوئے برتنوں میں مشروب پی سکتے ہو، اب تم ہر طرح کے برتن میں پی سکتے ہو، البتہ تم کسی نشہ آور چیز کو نہ پینا، پہلے میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع کیا تھا، اب تم اسے کھا سکتے ہو، اور سفر کے دوران اسے استعمال کر سکتے ہو''۔

3699 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: لَمَّا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاَوْعِيَةِ، قَالَ: قَالَتْ: الْاَنْصَارُ: اِنَّهُ لَا بُدَّ لَنَا قَالَ: فَلَا اِذَنْ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے کچھ مخصوص برتنوں سے منع فرمایا تو انصار نے کہا: ہمارا ان کے بغیر گزارہ نہیں ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

3700 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ، عَنْ اَبِي عَيَّاضٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَوْعِيَةَ الدُّبَّاءَ، وَالْحَنْتَمَ، وَالْمُزَفَّتَ، وَالنَّقِيرَ، فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ: اِنَّهُ لَا ظُرُوفَ لَنَا فَقَالَ: اشْرَبُوا مَا حَلَّ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کچھ برتنوں کا ذکر کیا، یعنی دباء، حنتم اور نقیر، تو ایک دیہاتی نے عرض کی: ہمارے پاس تو ان کے علاوہ کوئی برتن ہی نہیں ہوتا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اس کو پیو، جو حلال ہے۔

3701 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، بِاِسْنَادِهِ قَالَ: اجْتَنِبُوا مَا اَسْكَرَ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند سے منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: تم اس چیز سے اجتناب کرو، جو نشہ کر دے۔

3702 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

3699- إسناده صحيح. منصور: هو ابن المعتمر. وسفيان: هو الثوري، ويحيى: هو ابن سعيد القطان. وأخرجه البخاري (5592)، والترمذي (1978)، والنسائي (5656) من طريق سفيان الثوري، بهذا الإسناد. وهو في "مسند أحمد" (14244).

3700- حديث صحيح، وهذا إسناد ضعيف لسوء حفظ شريك -وهو ابن عبد الله النخعي- وقد توبع. أبو عياض: هو عمرو بن الأسود. وأخرجه البخاري (5593)، ومسلم (2000)، والنسائي (5650)

3702- إسناده صحيح. أبو الزبير -وهو محمد بن مسلم بن تدرُس المكي- قد صرح بسماعه من جابر عند أحمد (4914)، ومسلم (1999) وغيرهما، فانتفت شبهة تدليسه. زهير: هو ابن معاوية الجُعفي. وأخرجه مسلم (1999)، وابن ماجه (3400)، والنسائي (5647) و(5648) من طرق عن أبي الزبير، به.

Marfat.com

كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ، فَاِذَا لَمْ يَجِدُوْا سِقَاءً نُبِذَ لَهُ فِيْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مشکیزے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی، جب مشکیزہ نہیں ملتا تھا، تو پتھر کے پیالے میں تیار کی جاتی تھی۔

بَابٌ فِي الْخَلِيطَيْنِ

باب: دو چیزوں کو ملا کر (نبیذ تیار کرنا)

3703 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يُّنْتَبَذَ الزَّبِيْبُ، وَالتَّمْرُ جَمِيعًا، وَنَهٰى اَنْ يُّنْتَبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کشمش اور کھجور کو ملا کر نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے، آپ نے تازہ اور پکی کھجور کو ملا کر نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے۔

3704 - حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ نَهٰى عَنْ خَلِيطِ الزَّبِيْبِ، وَالتَّمْرِ، وَعَنْ خَلِيطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ، وَعَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ، وَالرُّطَبِ، وَقَالَ، انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدَةٍ عَلٰى حِدَةٍ قَالَ: وحَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

❁❁ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کشمش اور کھجور کو ملا کر، تازہ اور خشک کھجور کو ملا کر، یا کچی اور پکی کھجور کو ملا کر نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے۔

آپ نے فرمایا ہے: ان میں سے ہر ایک کی نبیذ الگ سے بناؤ۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

3705 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ

3703–إسناده صحيح .الليث :هو ابن سعد. واخرجه البخاري (5601) في الأشربة :باب من راى ان لا يخلط البسر والتمر إذا كان مسكراً، وان لا يجعل إدامين في إدام، ومسلم (1986)، وابن ماجه باثر (3395)، والترمذي (1984)، والنسائي (5556) من طرق عن عطاء بن أبي رباح، به. واخرجه مسلم (1986)، وابن ماجه (3395)، والنسائي (5562) من طريق الليث بن سعد، عن أبي الزبير المكي، والنسائي (5560) من طريق عمرو بن دينار، كلاهما (أبو الزبير وعمرو بن دينار) عن جابر. وهو في "مسند أحمد "(14134) و (15177)، و"صحيح ابن حبان "(5379). واخرج النسائي (5546) من طريق الأعمش، عن محارب بن دثار، عن جابر رفعه" :الزبيب والتمر هو الخمر." واخرج كذلك (5544) من طريق شعبة، و (5545)

3704–إسناده صحيح .يحيى :هو ابن أبي كثير، وأبان :هو ابن يزيد العطار. واخرجه البخاري (5602)، ومسلم (1988)، وابن ماجه (3397)، والنسائي (5551) و (5561) و (5566) و (5567) من طريق يحيى بن أبي كثير، عن عبد الله ابن أبي قتادة، عن أبيه. واخرجه مسلم (1988)، والنسائي (5552) من طريق يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، عن أبي قتادة. وهو في "مسند أحمد "(22521) و (22618).

Marfat.com

اَبِیْ لَیْلٰی، عَنْ رَجُلٍ، قَالَ: حَفْصٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَهٰی عَنِ الْبَلَحِ وَالتَّمْرِ، وَالزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ

❁❁ ابن ابولیلیٰ، ایک صحابی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے کچی اور پکی کھجور کو ملا کر، یا کشمش اور کھجور کو ملا کر نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے۔

3706 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا یَحْیَی، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ، حَدَّثَتْنِیْ رَیْطَةُ، عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ اَبِیْ مَرْیَمَ، قَالَتْ: سَاَلْتُ اُمَّ سَلَمَةَ، مَا كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهٰی عَنْهُ؟ قَالَتْ: كَانَ یَنْهَانَا اَنْ نَعْجُمَ النَّوٰی طَبْخًا، اَوْ نَخْلِطَ الزَّبِیْبَ وَالتَّمْرَ

❁❁ کبشہ بنت ابومریم بیان کرتی ہیں: میں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ نبی اکرم ﷺ کس چیز سے منع کرتے تھے، انہوں نے جواب دیا: آپ ہمیں اس بات سے منع کرتے تھے کہ ہم کھجور کو اتنا پکائیں کہ اس کی گٹھلی ہی ختم ہو جائے، یا ہم کشمش اور جو کو ملا کر نبیذ تیار کریں۔

3707 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوَدَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مُوْسَی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ امْرَاَةٍ، مِنْ بَنِیْ اَسَدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُنْبَذُ لَهٗ زَبِیْبٌ فَیُلْقَی فِیْهِ تَمْرٌ، وَتَمْرٌ فَیُلْقَی فِیْهِ الزَّبِیْبُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے لیے کشمش کی نبیذ تیار کی جاتی تھی، پھر اس میں کھجور ڈال دی جاتی تھی، یا پھر کھجور کی نبیذ تیار کی جاتی تھی اور اس میں کشمش ڈال دی جاتی تھی۔

3708 - حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ یَحْیَی الْحَسَّانِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَحْرٍ، حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ الْحِمَّانِیُّ، حَدَّثَتْنِیْ صَفِیَّةُ بِنْتُ عَطِیَّةَ، قَالَتْ: دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ عَبْدِ الْقَیْسِ عَلٰی عَائِشَةَ، فَسَاَلْنَاهَا عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ، فَقَالَتْ: كُنْتُ اٰخُذُ قَبْضَةً مِنْ تَمْرٍ، وَقَبْضَةً مِنْ زَبِیْبٍ، فَاُلْقِیْهِ فِیْ اِنَاءٍ، فَاَمْرُسُهٗ، ثُمَّ اَسْقِیْهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ صفیہ بنت عطیہ بیان کرتی ہیں: میں عبدالقیس قبیلے کی کچھ خواتین کے ساتھ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی، ہم نے ان سے کھجور اور کشمش کو ملا کر نبیذ تیار کرنے کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: میں ایک مٹھی کھجوریں لیتی

3705- اسناده صحيح. ابن ابی لیلی: هو عبد الرحمن، والحكم: هو ابن عُتيبة. وأخرجه النسائي (5547) من طريق شعبة، بهذا الإسناد. وهو لي "مسند أحمد" (18820).

3707- اسناده ضعيف لإبهام المرأة الأسدية، وقد اختُلف فيه على مِسعر -وهو ابن كدام- كما أوضحناه في "مسند أحمد" (24198). وأخرجه البيهقي 8/ 307 من طريق أبي داود، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني في "الأوسط" (7828).

3708- اسناده ضعيف لجهالة صفية بنت عطية، وضعف أبي بحر -وهو عبد الرحمن ابن عثمان البكراوي-. وأخرجه البيهقي 8/ 308 من طريق أبي داود، بهذا الإسناد. والصحيح عن عائشة ما سيأتي برقم (3711).

Marfat.com

ہوں اور ایک مٹھی کشمش لیتی ہوں، اسے پانی میں ڈال دیتی ہوں، پھر اسے مسلتی ہوں، پھر وہ نبی اکرم ﷺ کو پلا دیتی ہوں۔

بَابٌ فِيْ نَبِيْذِ الْبُسْرِ

باب: کچی کھجور کی نبیذ تیار کرنا

3709 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، وَعِكْرِمَةَ، اَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ الْبُسْرَ وَحْدَهُ، وَيَأْخُذَانِ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَخْشَى اَنْ يَكُوْنَ الْمُزَّاءُ الَّذِيْ نُهِيَتْ عَنْهُ عَبْدُ الْقَيْسِ، فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ: مَا الْمُزَّاءُ؟ قَالَ: النَّبِيْذُ فِي الْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ

❁❁ قتادہ، جابر بن زید اور عکرمہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: یہ دونوں حضرات صرف کچی کھجور کی نبیذ کو مکروہ قرار دیتے ہیں، انہوں نے یہ رائے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے حاصل کی ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ شاید یہ "مزاء" نہ ہو، جس سے عبدالقیس قبیلے کے لوگوں کو منع کیا گیا تھا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے قتادہ سے دریافت کیا، مزاء سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: حنتم یا مزفت میں تیار کی جانے والی نبیذ۔

بَابٌ فِيْ صِفَةِ النَّبِيْذِ

باب: نبیذ کی صفت کا بیان

3710 - حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ، عَنِ السَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْتَ مَنْ نَحْنُ وَمِنْ اَيْنَ نَحْنُ فَاِلٰى مَنْ نَحْنُ؟ قَالَ: اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهِ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لَنَا اَعْنَابًا مَا نَصْنَعُ بِهَا؟ قَالَ: زَبِّبُوْهَا قُلْنَا: مَا نَصْنَعُ بِالزَّبِيْبِ؟ قَالَ: انْبِذُوْهُ عَلٰى غَدَائِكُمْ وَاشْرَبُوْهُ عَلٰى عَشَائِكُمْ، وَانْبِذُوْهُ عَلٰى عَشَائِكُمْ وَاشْرَبُوْهُ عَلٰى غَدَائِكُمْ، وَانْبِذُوْهُ فِي السِّنَانِ، وَلَا تَنْبِذُوْهُ فِي الْقُلَلِ، فَاِنَّهُ اِذَا تَاَخَّرَ عَنْ عَصْرِهِ صَارَ خَلًّا

❁❁ عبداللہ بن دیلمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ﷺ جانتے ہیں ہم کون ہیں؟ ہمارا تعلق کہاں سے ہے، ہم کس کی طرف آئے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی طرف اور اس کے رسول کی طرف، ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے ہاں انگور ہوتے ہیں، ہم ان کے ذریعے کیا بنا سکتے

3709–إسناده صحيح. قتادة: هو ابن دِعامة السَّدوسي، وهشام: هو ابن أبي عبد الله الدَّسْتَوائي. وأخرجه أحمد في "مسنده" (2830) و (3095)، وفي "الأشربة" (217) والطبراني في "المعجم الكبير" (11837)

3710–إسناده صحيح. الديلمي: هو فيروز، والسَّيباني: هو يحيى بن أبي عمرو، وضمرة: هو ابن ربيعة الفلسطيني. وأخرجه النسائي (5735) و (5736) من طريقين عن يحيى بن أبي عمرو السيباني

Marfat.com

ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم انہیں خشک کر کے (کشمش) بنالو، ہم نے عرض کی: ہم کشمش سے کیا بنا سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کی نبیذ بنالو، جسے تم صبح تیار کرو اور شام کو پی لو، یا شام کے وقت تیار کرو اور صبح پی لو، اور تم مشکیزے میں نبیذ تیار کرنا، گھڑے میں تیار نہ کرنا، کیونکہ جب اسے نچوڑنے میں تاخیر ہو جائے، تو یہ سرکہ بن جاتی ہے۔

3711 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ يُوكَا اَعْلَاهُ، وَلَهُ عَزْلَاءُ يُنْبَذُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً، وَيُنْبَذُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ کے لیے مشکیزے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی، جس کے اوپری حصے پر ڈوری باندھ دی جاتی تھی اور اس کے نیچے کی طرف بھی سوراخ تھا، آپ ﷺ کے لیے صبح کے وقت نبیذ تیار کی جاتی تھی، تو آپ شام کے وقت پی لیتے تھے، یا اگر شام کے وقت نبیذ تیار کی جاتی تھی، تو آپ صبح پی لیتے تھے۔

3712 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ شَبِيبَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ، يُحَدِّثُ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي عَمْرَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا كَانَتْ تَنْبِذُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدْوَةً، فَاِذَا كَانَ مِنَ الْعَشِيِّ فَتَعَشَّى شَرِبَ عَلَى عَشَائِهِ، وَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ صَبَبْتُهُ، اَوْ فَرَّغْتُهُ، ثُمَّ تَنْبِذُ لَهُ بِاللَّيْلِ فَاِذَا اَصْبَحَ تَغَدَّى فَشَرِبَ عَلَى غَدَائِهِ، قَالَتْ: يُغْسَلُ السِّقَاءُ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً، فَقَالَ لَهَا اَبِي: مَرَّتَيْنِ فِي يَوْمٍ قَالَتْ: نَعَمْ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کے لیے صبح کے وقت نبیذ تیار کرتی تھیں، جب شام کا وقت ہوتا اور آپ شام کا کھانا کھا لیتے، تو آپ ﷺ شام کے کھانے کے بعد اسے پی لیتے تھے، اگر اس میں سے کچھ بچ جاتا، تو میں اسے گرا دیتی۔

(یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) پھر آپ کے لیے رات کے وقت نبیذ تیار کی جاتی اور آپ صبح کے ناشتے کے بعد اسے پی لیتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم صبح و شام اس مشکیزے کو دھویا کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میرے والد نے اس خاتون سے دریافت کیا: کیا ایک دن میں دو مرتبہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اسے دھوتی تھیں؟ تو

3711- إسناده صحيح. واسم ام الحسن - وهو البصري - خيرة. واخرجه مسلم (2005)، والترمذي (1979) عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد. واخرجه بنحوه مسلم (2005)، والنسائي (5638) من طريق ثمامة بن حزن، عن عائشة. وهو في "مسند احمد" (24198) و (24930)، و"صحيح ابن حبان" (5385).

3712- واخرجه احمد (24930)، والبخاري في "تاريخه الكبير 4/ 232"، وابو الشيخ في "اخلاق النبي -صلى الله عليه وسلم- "ص 210، والبيهقي 8/ 300، والخطيب في "تاريخه 12/ 470" من طريق شبيب بن عبد الملك التيمي، بهذا الإسناد.

Marfat.com

اس نے جواب دیا: جی ہاں!

3713 - حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ عُمَرَ يَحْيَى الْبَهْرَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ يُنْبَذُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّبِيْبُ فَيَشْرَبُهُ الْيَوْمَ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ اِلٰى مَسَاءِ الثَّالِثَةِ، ثُمَّ يَأْمُرُ بِهِ فَيُسْقَى الْخَدَمُ، اَوْ يُهَرَاقُ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: مَعْنٰى يُسْقَى الْخَدَمُ يُبَادَرُ بِه الْفَسَادَ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: اَبُوْ عُمَرَ: يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ الْبَهْرَانِيُّ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کشمش کی نبیذ تیار کی جاتی، تو آپ اس دن اسے پی لیتے، اس سے اگلے دن پیتے اور اس سے اگلے دن، یعنی تیسرے دن کی شام تک پیتے تھے، پھر آپ اس کے بارے میں حکم دیتے، وہ خادموں کو پلا دی جاتی، یا اسے بہا دیا جاتا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خادموں کو پلائے جانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے خراب ہونے سے پہلے اسے پلا دیا جاتا تھا

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوعمر نامی راوی یحییٰ بن عبید بہرانی ہے۔

بَابٌ فِيْ شَرَابِ الْعَسَلِ

باب: شہد کی شراب کا بیان

3714 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُخْبِرُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا، فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَيَّتُنَا مَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ: اِنِّيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ، فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدَاهُنَّ، فَقَالَتْ لَهٗ ذٰلِكَ، فَقَالَ: بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ اَعُوْدَ لَهٗ فَنَزَلَتْ: (لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِي) (التحريم: 1) اِلٰى (اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ) (التحريم: 4) لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ

3713- إسناده صحيح .الأعمش :هو سليمان بن مهران، وأبو معاوية :هو محمد ابن خازم الضرير. وأخرجه مسلم (2004)، وابن ماجه (3399)، والنسائي (5738) و (5739) من طرق عن يحيى بن عُبيد البَهْرانيّ، به. وهو في "مسند أحمد "(1963)، و"صحيح ابن حبان "(5384) و (5386).

3714- إسناده صحيح .وابنُ جريج -وهو عبد الملك بن عبد العزيز- إذا لم يصرح بسماعه من عطاء -وهو ابنُ أبي رباح- فروايته عنه محمولة على الاتصال كما صرح هو نفسُه بذلك فيما أسنده عنه ابن أبي خيثمة في "تاريخه "(858)، فكيف وقد صرح بسماعه منه عند مسلم (1474) وغيره. وأخرجه البخاري (5267) و (6691)، ومسلم (1474)، والنسائي (3421) و (3795) و (3958) من طريق حجاج بن محمد المصيصي، والبخاري (4912) من طريق هشام بن يوسف، كلاهما عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وهو في "مسند أحمد "(25852)، و"صحيح ابن حبان "(4183).

Marfat.com

اَزْوَاجِهِ حَدِيْثًا) (التحریم: 3) لِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا

❁❁ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس ٹھہرتے تھے، اور ان کے ہاں شہد نوش فرمایا کرتے تھے، ایک مرتبہ میں نے اور حفصہ نے یہ طے کیا کہ جب نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائیں گے، (تو جس کے پاس بھی آئیں) وہ یہ کہے: مجھے آپ میں سے مغافیر کی بو محسوس ہو رہی ہے، پھر نبی اکرم ﷺ ان میں سے کسی ایک کے پاس تشریف لائے، اس خاتون نے یہ بات عرض کر دی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! میں نے تو زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں شہد پیا تھا، اب میں دوبارہ نہیں پیوں گا، (راوی بیان کرتے ہیں) تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''تم اس چیز کو کیوں حرام قرار دیتے ہو؟ جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حلال قرار دیا ہے''

''اگر تم دو (خواتین) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو'' اس سے مراد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے) ''اور جب نبی نے ایک بیوی کے ساتھ راز کی بات کہی''

اس سے مراد نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: ''میں نے شہد پیا ہے''

3715 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ، فَذَكَرَ بَعْضَ هٰذَا الْخَبَرِ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ اَنْ تُوجَدَ مِنْهُ الرِّيحُ، وَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَتْ: سَوْدَةُ: بَلْ اَكَلْتَ مَغَافِيرَ، قَالَ: بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا سَقَتْنِي حَفْصَةُ فَقُلْتُ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ، نَبَتٌ مِنْ نَبَتِ النَّحْلِ.

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: الْمَغَافِيرُ: مُقْلَةٌ، وَهِيَ صَمْغَةٌ، وَجَرَسَتْ: رَعَتْ، وَالْعُرْفُطُ: نَبَتٌ مِنْ نَبَتِ النَّحْلِ

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کو میٹھا اور شہد پسند تھا، اس کے بعد راوی نے روایت کا کچھ حصہ ذکر کیا ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ کو یہ بات بہت بری لگتی تھی کہ آپ میں سے یہ بدبو آئے۔ روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے شہد پیا ہے جو مجھے حفصہ نے پلایا ہے، تو میں نے عرض کی: شاید اس کی شہد کی مکھی نے عرفط (کے پھول کو) چوسا ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: یہ ایک بوٹی ہے جس پر شہد کی مکھی بیٹھتی ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مغافیر ایک قسم کی گوند ہوتی ہے اور ''جرست'' کا مطلب ہے: اس نے چوس لیا، اور عرفط ایک بوٹی ہے جس پر شہد کی مکھی بیٹھتی ہے۔

3715- اسناده صحيح. هشام: هو ابن عروة بن الزبير بن العوام، وابو اسامة: هو حماد بن اسامة، والحسن بن علي: هو الخلال. واخرجه البخاري (5216) و (5268) و (5431) و (5599) و (5614) و (5682) و (6972)، ومسلم (1474)، وابن ماجه (3323)، والترمذي (1936)، والنسائي في "الكبرى" (6670) و (6671) و (7519) من طريق هشام بن عروة، به

Marfat.com

بَابٌ فِي النَّبِيذِ إِذَا غَلَى

باب: جب نبیذ میں جوش آ جائے

3716 - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ، فَتَحَيَّنْتُ فِطْرَهُ بِنَبِيذٍ صَنَعْتُهُ فِي دُبَّاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِهِ فَإِذَا هُوَ يَنِشُّ، فَقَالَ: اضْرِبْ بِهَذَا الْحَائِطَ، فَإِنَّ هَذَا شَرَابُ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ پتہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھا کرتے تھے، ایک مرتبہ میں آپ کی افطاری کے لیے نبیذ لے کر آیا، جسے میں نے دباء میں تیار کیا تھا، میں اسے لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس کا کچھ جھاگ بنا ہوا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اس دیوار پر دے مارو، کیونکہ یہ اس شخص کا مشروب ہے، جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا۔

بَابٌ فِي الشُّرْبِ قَائِمًا

باب: کھڑے ہو کر کچھ پینا

3717 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی کھڑا ہو کر کچھ پیئے۔

3718 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ، أَنَّ عَلِيًّا، دَعَا بِمَاءٍ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ، قَالَ: إِنَّ رِجَالًا يَكْرَهُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَفْعَلَ هَذَا، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ مِثْلَ مَا رَأَيْتُمُونِي أَفْعَلُهُ

3716- حديث حسن، هشام بن عمار متابع، وخالد بن عبد الله بن حسين -وهو الدمشقي -روى عنه جمع، وذكره ابن حبان في "الثقات"، فهو حسن الحديث. وأخرجه ابن ماجه (3409) من طريق صدقة بن عبد الله السمين، والنسائي (5610) من طريق صدقة بن خالد، و (5704)

3717- إسناده صحيح .قتادة :هو ابن دعامة السدوسي، وهشام :هو ابن ابي عبد الله الدَّسْتُوائي. وأخرجه مسلم (2024) من طريق همام بن يحيى، ومسلم (2024)، وابن ماجه (3424)، والترمذي (1987) من طريق سعيد بن ابي عروبة، كلاهما عن قتادة، به .زاد مسلم في رواية سعيد :قال قتادة :فقلنا :فالأكل؟ فقال :ذاك اشر أو أخبث. وهو في "مسند احمد "(12185)، و"صحيح ابن حبان"، (5321) و (5323).

3718- إسناده صحيح .يحيى :هو ابن سعيد القطان، ومُسَدَّد :هو ابن مُسَرْهَد. وأخرجه البخاري (5615) و (5616)، والنسائي (130) من طريقين عن عبد الملك ابن ميسرة، به. وهو في "مسند احمد "(583)، و"صحيح ابن حبان "(1057).

Marfat.com

❁❁ نزال بن سبرہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا اور اسے کھڑے ہو کر پی لیا، پھر انہوں نے فرمایا: بعض لوگ ایسا کرنے کو ناپسندیدہ قرار دیتے ہیں، جبکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا، جس طرح تم لوگوں نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ الشَّرَابِ مِنْ فِيْ السِّقَاءِ

باب: مشکیزے کو منہ لگا کر پینا

3719 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، اَخْبَرَنَا قَتَادَةُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِيْ السِّقَاءِ، وَعَنْ رُكُوبِ الْجَلَّالَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: الْجَلَّالَةُ: الَّتِيْ تَاْكُلُ الْعَذِرَةَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیرے کے منہ سے، منہ لگا کر پینے سے اور گندگی کھانے والے جانور پر سوار ہونے سے، اور جانور کو باندھ کر نشانہ بازی کرنے سے منع کیا ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جلالہ وہ جانور ہے، جو گندگی کھاتا ہے۔

بَابٌ فِيْ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ

باب: مشکیزے کا منہ الٹ کر اس سے پینا

3720 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کا منہ الٹ کر پینے سے منع کیا ہے۔

3721 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

3719- إسناده صحيح. حماد: هو ابن سلمة. وأخرجه البخاري (5629)، وابن ماجه (3421)، والترمذي (1929)، والنسائي (4448) من طريقين عن عكرمة، به. واقتصر البخاري وابن ماجه على ذكر النهي عن الشرب من فم السقاء. وهو في "مسند أحمد" (1989)، و"صحيح ابن حبان" (5316) (5399).

3720- إسناده صحيح. عُبيد الله بن عبد الله: هو ابن عُتبة بن مسعود، وسفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه البخاري (5625) و (5626)، ومسلم (2023)، وابن ماجه (3418)، والترمذي (1999) من طرق عن الزهري، به. وجاء في رواية البخاري الأولى زيادة: يعني أن تكسر أفواهها فيُشرب منها، ونحوه جاء عند الباقين خلا الترمذي. وهو في "مسند أحمد" (11026)، و"صحيح ابن حبان" (5317).

3721- ضعيف، على وهم في إسناده رفع من عبد الأعلى -وهو ابن عبد الأعلى السامي- فقد سمى شيخه عُبيد الله بن عمر، وإنما الصحيح عبدُ الله مكبّراً، وهما أخوان، فعُبيد الله ثقة، وأخوه عبد الله ضعيف، قال أبو داود فيما نقله عنه الآجري: هذا لا يُعرف عن عُبيد الله، والصحيح: عن عبد الله بن عمر، ونحوه قال البيهقي في "شعب الإيمان" (6024).

Marfat.com

رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعَا بِاِدَاوَةٍ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ: اخْنِثْ فَمَ الْاِدَاوَةِ ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِيهَا

❁❁ عیسیٰ بن عبداللہ جو ایک انصاری شخص ہے، وہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: غزوہ احد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے مشکیزہ منگوایا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے منہ کو الٹا دو، پھر آپ ﷺ نے اس میں سے پی لیا۔

بَابٌ فِي الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ

باب: پیالے کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے پینا

3722 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ، وَاَنْ يُّنْفَخَ فِي الشَّرَابِ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پیالے کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے پینے اور مشروب میں پھونکنے سے منع کیا ہے۔

بَابٌ فِي الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

باب: سونے یا چاندی کے برتن میں پینا

3723 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى، قَالَ: كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى، فَاَتَاهُ دِهْقَانٌ بِاِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ، فَرَمَاهُ بِهِ، وَقَالَ: اِنِّي لَمْ اَرْمِهِ بِهِ اِلَّا اَنِّي قَدْ نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ، وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ، وَالدِّيبَاجِ، وَعَنِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَقَالَ: هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ

❁❁ ابن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، مدائن میں تھے، انہوں نے پانی طلب کیا، تو ایک دہقان ان کے پاس چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا، انہوں نے اس برتن کو پھینک دیا، اور بولے: میں نے اس برتن کو اس لیے پھینکا ہے کیونکہ

3722–صحيح لغيره، وهذا إسناد حسن في الشواهد .قرة بن عبد الرحمن حديثه حسن في الشواهد، وقد روى له مسلم مقروناً. وأخرجه أحمد (11760)، وابن حبان (5315)، وتمام الرازي في "فوائده" (1011)، والبيهقي في "شعب الإيمان" (6019) من طريق عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. وأخرج قسم النهي عن النفخ في الشراب مالك 2/ 925، وأحمد (11203)، والترمذي (1996)

3723–إسناده صحيح .ابن أبي ليلى :هو عبد الرحمن، والحكم :هو ابن عتيبة، وحفص بن عمر :هو الحوضي أبو عمر. وأخرجه البخاري (5426)، ومسلم (2067)، وابن ماجه (3414) و (3590)، والترمذي (1986)، والنسائي (5301) من طريق عبد الرحمن بن ابي ليلى، به . وأخرجه مسلم (2067)، والنسائي (5301) من طريق عبد الله بن عُكيم، عن حذيفة بن اليمان .وهو في "مسند أحمد" (23269)، و"صحيح ابن حبان" (5339) و (5343).

Marfat.com

میں نے اسے منع کیا تھا، لیکن یہ شخص باز نہیں آیا، بے شک نبی اکرم ﷺ نے ریشم اور دیباج پہننے اور سونے اور چاندی کے برتن میں پینے سے منع کیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

''یہ چیزیں، ان (کافروں) کے لیے دنیا میں ہیں اور تم (مسلمانوں) کے لیے آخرت میں ہوں گی''

بَابٌ فِي الْكَرْعِ

باب: (چشمے یا نہر وغیرہ میں سے) پانی پینا

3724 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي فُلَيْحٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَرَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهِ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَنٍّ، وَاِلَّا كَرَعْنَا قَالَ: بَلْ عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنٍّ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اور آپ کے ایک صحابی، ایک انصاری کے پاس گئے، وہ اس وقت اپنے باغ میں پانی لگا رہا تھا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارے پاس کوئی ایسا پانی ہو، جو رات سے مشکیزے میں موجود ہو، تو ٹھیک ہے ورنہ (ہم بہتے ہوئے پانی میں) سے پی لیتے ہیں، تو اس نے عرض کی: جی ہاں! میرے پاس ایسا پانی ہے، جو رات سے مشکیزے میں ہے۔

بَابٌ فِي السَّاقِي مَتَى يَشْرَبُ؟

باب: پلانے والا خود کب پیئے گا؟

3725 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي الْمُخْتَارِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفَى، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا

3724-إسناده حسن. فليح -وهو ابن سليمان -احتج البخاريُّ بحديثه هذا وفيه كلام ينزله عن رتبة الصحيح، فهو حسن الحديث لا سيما في ما انتقى له البخاري. وأخرجه البخاري (5613)، وابن ماجه (3432) من طريق فليح بن سليمان، به. وهو في "مسند أحمد" (14519)، و"صحيح ابن حبان" (5314).

3725-إسناده صحيح. أبو المختار -واسمه سفيان بن أبي حية، وقيل: سفيان ابن المختار -وثقه ابنُ معين، وقال أبو حاتم الرازي: صدوق، نقلته عنهما ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل 4/ 220"، وذكره ابن حبان في "الثقات" وقال المنذري في "مختصر السنن": "رجال إسناده ثقات". وقد قال الحافظ المزي في "تهذيب الكمال" نقل ابن أبي حاتم، وفات كذلك الحافظ ابن حجر. وقلنا نحن أيضاً لضعفنا الحديث في "مسند أحمد" (19121) فيستدرك من هنا. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/ 231، وأحمد بن حنبل (19121)، وعبد بن حميد (528) وبحشل في "تاريخ واسط" ص 44، وأبو يعلى في "مسنده" كما في "إتحاف الخيرة" (5022)، والبيهقي في "السنن 7/ 286"، وفي "الشعب" (6036)، وفي "الآداب" (554)، والمزي في "تهذيب الكمال" في ترجمة أبي المختار، من طرق عن شعبة، به.

Marfat.com

٭٭ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں خود پیئے گا''

3726 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ اَعْرَابِيٌّ، وَعَنْ يَسَارِهِ اَبُوْ بَكْرٍ، فَشَرِبَ، ثُمَّ اَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ وَقَالَ: الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ لایا گیا، جس میں پانی ملایا گیا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا اور بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے پی لیا، پھر دیہاتی کو دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: دائیں طرف والے کا حق پہلے ہوتا ہے۔

3727 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ اَبِي عِصَامٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ: اِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ ثَلَاثًا، وَقَالَ: هُوَ اَهْنَاُ، وَاَمْرَاُ، وَاَبْرَاُ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کچھ پیتے تھے، تو درمیان میں تین دفعہ سانس لیتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: اس طرح پیاس بجھتی ہے، ہضم ہوتا ہے اور تندرستی کا باعث ہوتا ہے''

بَابٌ فِي النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ وَالتَّنَفُّسِ فِيهِ

باب: مشروب میں پھونک مارنا اور اس میں سانس لینا

3728 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ

3726–إسناده صحيح. وهو في "الموطا926 /2 "، ومن طريقه أخرجه البخاري (5619)، ومسلم (2029)، وابن ماجه (3425)، والترمذي (2002). وأخرجه البخاري (2352) و (5612)، ومسلم (2029)، والنسائي في "الكبرى "(6832) و (6833) من طرق عن الزهري، به. وأخرجه البخاري (2571)، ومسلم (2029) من طريق أبي طُوالة عبد الله بن عبد الرحمن، عن أنس بن مالك

3727–حديث صحيح، وهذا إسناد حسن من أجل أبي عصام -وهو البصري-، وهو غير خالد بن عُبيد العتكي الضعيف الراوي عن أنس أيضاً .وهو متابع .هشام :هو ابن أبي عبد الله الدَّستُوائي. وأخرجه مسلم (2028)، والترمذي (1992)، والنسائي في "الكبرى "(6861) من طريق عبد الوارث بن سعيد، ومسلم (2028)، والنسائي (6860) من طريق هشام الدستوائي، كلاهما عن أبي عصام، به . وأخرجه البخاري (5631)، ومسلم (2028)، وابن ماجه (3416)، والنسائي (6857) و (6858) من طريق ثمامة بن عبد الله بن أنس، عن أنس. وهو في "مسند أحمد "(12133) و (12186)، و "صحيح ابن حبان"، (5329) و (5330).

3728–إسناده صحيح .عبد الكريم :هو ابن مالك الجزري، ابن عيينة :هو سفيان. وأخرجه ابن ماجه (3429)، والترمذي (1997) من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد .وقال الترمذي :حديث حسن صحيح .واقتصر ابن ماجه على ذكر النفخ في الإناء .وأخرجه ابن ماجه (3288) من طريق شريك بن عبد الله النخعي، عن عبد الكريم الجزري، به بلفظ :لم يكن رسول الله صلَّى الله عليه وسلم -ينفخ في طعام ولا شراب ولا يتنفس في الإناء .وشريك سيء الحفظ. وأخرجه ابن ماجه (3428) من طريق خالد الحذاء، عن عكرمة، به بلفظ :نهى رسول الله -صلَّى الله عليه وسلم -عن التنفس في الإناء .وهو في "مسند أحمد" (1907)، و"صحيح ابن حبان "(5316).

Marfat.com

عَبَّاسٍ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَنَفَّسَ فِى الْاِنَاءِ، اَوْ يُنْفَخَ فِيهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے، کہ برتن میں سانس لیا جائے، یا اس میں پھونک ماری جائے۔

3729 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَّزِيدَ بْنِ خُمَيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، مَنْ بَنِى سُلَيْمٍ قَالَ: جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِىْ فَنَزَلَ عَلَيْهِ فَقَدَّمَ اِلَيْهِ طَعَامًا فَذَكَرَ حَيْسًا اَتَاهُ بِهِ، ثُمَّ اَتَاهُ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ فَنَاوَلَ مَنْ عَلٰى يَمِينِهِ، وَاَكَلَ تَمْرًا فَجَعَلَ يُلْقِى النَّوٰى عَلٰى ظَهْرِ اُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَةُ وَالْوُسْطٰى، فَلَمَّا قَامَ قَامَ اَبِىْ فَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ فَقَالَ: ادْعُ اللّٰهَ لِى، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

❁❁ عبداللہ بن بسر جن کا تعلق بنو سلیم سے ہے، وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے ہاں تشریف لائے انہوں نے وہاں پڑاؤ کیا، میرے والد نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا، راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حیس پیش کیا تھا، پھر وہ مشروب لے کر آئے، جسے آپ نے نوش فرمالیا، پھر آپ نے اسے اپنے دائیں طرف والے شخص کو دیا، آپ کھجوریں کھاتے ہوئے گٹھلی اپنی شہادت کی انگلی اور ساتھ والی انگلی کی پشت پر رکھتے تھے، جب آپ وہاں سے اٹھے، تو میرے والد نے اٹھ کر آپ کی سواری کی لگام کو پکڑا اور گزارش کی: آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! تو نے انہیں جو رزق عطا کیا ہے، اس میں ان کے لیے برکت دے اور ان کی مغفرت کر دے اور ان پر رحم کر''

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا شَرِبَ اللَّبَنَ

باب: جب آدمی دودھ پیئے، تو کیا پڑھے؟

3730 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِى ابْنَ زَيْدٍ، ح وحَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِى ابْنَ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِىِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُنْتُ فِى بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَجَاءُوا بِضَبَّيْنِ مَشْوِيَّيْنِ عَلٰى ثُمَامَتَيْنِ، فَتَبَزَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَالِدٌ: اَتَحَالُكَ تَقْذُرُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ اَجَلْ ثُمَّ اُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

3729- إسناده صحيح. وأخرجه مسلم (2042)، والترمذى (3893)، والنسائى فى "الكبرى" (15051) و (10552) من طرق عن شعبة به. وأخرجه النسائى (10050) من طريق يحيى بن حماد، عن شعبة، عن يزيد بن خمير، عن عبد الله بن بسر، عن أبيه. زاد فى الإسناد بسراً وجعله من مسنده. وأخرجه بنحوه النسائى (6730) من طريق صفوان بن عمرو، و (6873)

3730- حسن، وهذا إسناد ضعيف لضعف على بن زيد -وهو ابن جُدعان- وجهالة عمر بن حرملة. وأخرجه الترمذى (3758)، والنسائى فى "الكبرى" (10045) من طريق إسماعيل ابن عُلية، عن على بن زيد، به. وأخرجه بنحوه مقتصراً على ذكر الدعاء عند شرب اللبن ابن ماجه (3322)

Marfat.com

وَسَلَّمَ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ، وَاِذَا سُقِيَ لَبَنًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَزِدْنَا مِنْهُ، فَاِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِءُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِلَّا اللَّبَنُ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: هٰذَا لَفْظُ مُسَدَّدٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے آپ کے ساتھ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی تھے، لوگ بھنی ہوئی گوہ لے کر آئے، جو دو لکڑیوں پر رکھی ہوئی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوک پھینکا، تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا خیال ہے آپ اسے ناپسند کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ لایا گیا، تو آپ نے اسے پی لیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص کچھ کھائے، تو یہ پڑھے:

''اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت کر دے اور ہمیں اس سے بہتر کھانا کھلا''

اور جب کسی کو دودھ پلایا جائے تو اسے یہ دعا کرنی چاہیے:

''اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت کر دے اور ہمیں یہ مزید عطا فرما''

کیونکہ کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے، جو کھانے اور پینے کی جگہ کافی ہو، صرف دودھ کی یہ خصوصیت ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ مسدد کے نقل کردہ ہیں۔

بَابٌ فِيْ اِيكَاءِ الْاٰنِيَةِ

باب: برتن کو ڈھانپ کر رکھنا

3731 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا، وَاَطْفِ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ، وَخَمِّرْ اِنَاءَكَ وَلَوْ بِعُوْدٍ تَعْرِضُهُ عَلَيْهِ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ، وَاَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(رات کے وقت) اپنے گھر کا دروازہ بند کر دو اور اس پر اللہ کا نام لو، کیونکہ شیطان کسی بند دروازے کو نہیں کھولتا اور

3731-إسناده صحيح .عطاء :هو ابن ابى رباح، وابن جريج :هو عبد الملك بن عبد العزيز المكى، ويحى :هو ابن سعيد القطان .واخرجه البخارى (3280) و (3304)، ومسلم (2012)،والنسائى فى "الكبرى "(10513) و (10514) من طريق ابن جريج، به .ولم يذكر البخارى فى روايته الثانية إطفاء المصباح ولا تخمير الإناء ولا إيكاء السقاء :وهو فى "مسند أحمد" (14434)، و"صحيح ابن حبان "(1272).واخرجه مقتصراً على ذكر الأمر بإغلاق الباب البخارىُ (3304)، ومسلم (2012)، والنسائى فى "الكبرى "(10514)

Marfat.com

اللہ کا نام لے کر اپنے چراغ کو بجھا دو، اور اللہ کا نام لے کر اپنے برتن کو ڈھانپ دو، خواہ اس پر کوئی لکڑی رکھ دو، اور اللہ کا نام لے کر اپنے مشکیزے کا منہ بند کر دو"۔

3732 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِهٰذَا الْخَبَرِ، وَلَيْسَ بِتَمَامِهِ، قَالَ: فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا غَلَقًا، وَلَا يَحُلُّ وِكَاءً، وَلَا يَكْشِفُ اِنَاءً، وَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ اَوْ بُيُوتَهُمْ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم یہ مکمل نہیں ہے، اس میں یہ الفاظ ہیں:

"کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا، بند منہ والا مشکیزہ نہیں کھولتا اور برتن پر رکھی ہوئی چیز نہیں ہٹاتا اور چوہا بعض اوقات لوگوں کے گھر کو جلا دیتا ہے"۔

3733 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَفُضَيْلُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ السُّكَّرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ شِنْظِيرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَفَعَهُ قَالَ: وَاكْفِتُوا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْعِشَاءِ - وَقَالَ مُسَدَّدٌ: عِنْدَ الْمَسَاءِ - فَاِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَخَطْفَةً

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

"عشاء کے وقت (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) شام کے وقت، اپنے بچوں کو گھروں میں بند رکھو، کیونکہ اس وقت میں جنات پھیل جاتے ہیں اور اچک لیتے ہیں"۔

3734 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَسْقَى، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اَلَا نَسْقِيكَ نَبِيذًا؟ قَالَ: بَلٰى قَالَ: فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَشْتَدُّ فَجَاءَ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ اَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عُودًا

3732–إسناده صحيح، فقد روى هذا الحديث عن أبي الزبير -وهو محمد بن مسلم ابن تدرُس المكي -الليثُ بن سعد عند مسلم وابن ماجه، والليثُ قد روى عنه ما ثبت لديه أنه سمعه من جابر: واخرجه مسلم (2012)، وابن ماجه (3410)، والترمذي (1915) من طرق عن أبي الزبير، عن جابر. وهو في "مسند أحمد "(14228)، و"صحيح ابن حبان "(1273).

3733–واخرجه البخاري (3316)، والترمذي (3068) من طريق حماد بن زيد، بهذا الإسناد. ولم يذكر الترمذي في روايته إمساك الصبيان عند العشاء. واخرجه البخاري (3280) و (3304)، ومسلم (2012) من طريق ابن جُريج، عن عطاء بن أبي رباح، والبخاري (3304)، ومسلم (2012) من طريق ابن جريج، عن عمرو بن دينار، كلاهما عن جابر. وهو في "مسند أحمد "(14898) و (15167)، و"صحيح ابن حبان "(1276).

3734–إسناده صحيح. لكن وقع في رواية أبي معاوية هذه وهم، فقال فيه: الا نسقيك نبيذاً؟ ورواية الجمهور عن الأعمش فيها ذكر الليل بدل النبيذ، وبعضد رواية الجمهور حديث أبي الزبير عن جابر عند أحمد (14137) و (23608)، والنسائي في "الكبرى "(6599). واخرجه مسلم (2011) من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد. واخرجه البخاري (5605)، ومسلم (2011) من طريق جرير بن عبد الحميد، والبخاري (5606).

Marfat.com

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: قَالَ الْاَصْمَعِيُّ: تَعْرِضُهُ عَلَيْهِ.

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب کیا تو ایک صاحب نے عرض کی: کیا ہم آپ کو نبیذ نہ پلائیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے، راوی بیان کرتے ہیں: تو وہ شخص ایک پیالہ لے کر آیا، جس میں نبیذ موجود تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے اسے ڈھانپ کیوں نہیں دیا، خواہ اس پر کوئی لکڑی رکھ دیتے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اصمعی نامی راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے۔

3735 - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنْ بُيُوْتِ السُّقْيَا، قَالَ قُتَيْبَةُ: هِيَ عَيْنٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَدِيْنَةِ يَوْمَانِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میٹھا پانی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سقیا کے گھروں سے لایا جاتا تھا۔

قتیبہ کہتے ہیں: یہ ایک چشمے کا نام ہے، جو مدینہ منورہ سے دو دن کی مسافت پر ہے۔

3735- إسناده جيد كما قال الحافظ في "الفتح 10/ 740 "، عبد العزيز بن محمد -وهو الدراوردي- فيه كلام يحطه عن رتبة الصحيح. وأخرجه ابنُ سعدٍ في "الطبقات 1/ 494 "و506، وابن راهويه (841) و (905) و (1734)، وأحمد (24693) و (24770)، وعمر بن شبة في "تاريخ المدينة 1/ 158 "، وأبو يعلى (4613)، وابن حبان (5332)، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي -صلَّى الله عليه وسلم "-ص 227، والحاكم 4/ 138، وأبو نعيم في "أخبار أصبهان 2/ 125 "، والبيهقي في "شعب الإيمان" (6032)، والخطيب في "تاريخ بغداد 3/ 130 "، والبغوي في "شرح السنة "(3049)، وابن عساكر في "تاريخ دمشق 4/ 247- 248 -من طرق عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، بهذا الإسناد.

Marfat.com

26 - كِتَابُ الْاَطْعِمَةِ

کتاب: کھانے سے متعلق روایات

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِجَابَةِ الدَّعْوَةِ

باب: دعوت قبول کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

3736 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص کو ولیمے کی دعوت دی جائے، تو وہ اس میں شریک ہو''

3737 - حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمَعْنَاهُ زَادَ فَاِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ، وَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيَدْعُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''اگر اس نے روزہ نہ رکھا ہوا ہو، تو کھانا کھالے اور اگر روزہ رکھا ہوا ہو، تو (میزبان) کے لیے دعا کر دے''

3738 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ اَوْ نَحْوَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی کو کوئی دعوت دے، تو اسے (یعنی دوسرے شخص) کو دعوت قبول کر لینی چاہیے خواہ وہ

3736- إسناده صحيح. القعنبيُّ: هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب. وهو في "الموطأ 2/ 546"، ومن طريقه اخرجه البخاري (5173)، ومسلم (1429)، والنسائي في "الكبرى" (6573). واخرجه البخاري (5179)، ومسلم (1429) من طريق موسى بن عقبة، ومسلم (1429)، والترمذي (1123) من طريق إسماعيل بن أمية، ومسلم (1429) من طريق عمر بن محمد،

3737- إسناده صحيح. ابو اسامة: هو حماد بن اسامة، وعُبيد الله: هو ابن عمر العمري. واخرجه مسلم (1429) من طريق خالد بن الحارث، ومسلم (1429)، وابن ماجه (1914)

3738- إسناده صحيح. الحسن بن علي: هو الحَلّال الحُلْواني. وهو في "مصنف عبد الرزاق" (19666)، ومن طريقه اخرجه مسلم (1429). واخرجه مسلم (1429) من طريق حماد بن زيد، عن ايوب، به بلفظ ": ائتوا الدعوة إذا دُعيتم". وهو في "مسند احمد" (5367)، و"صحيح ابن حبان" (5289).

Marfat.com

شادی کی دعوت ہو، یا اس کی مانند کوئی اور ہو"

3739 - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، بِإِسْنَادِ أَيُّوبَ وَمَعْنَاهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3740 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دُعِيَ فَلْيُجِبْ، فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص کو دعوت دی جائے، اسے قبول کرنی چاہیے، اگر وہ چاہے تو کھانا کھالے، اگر چاہے تو نہ کھائے"

3741 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا دُرُسْتُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ طَارِقٍ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَمَنْ دَخَلَ عَلَى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِيرًا

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَبَانُ بْنُ طَارِقٍ مَجْهُولٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص کو دعوت دی جائے اور وہ اس کو قبول نہ کرے، تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی، تو جو شخص دعوت کے بغیر چلا جائے، تو وہ چور کے طور پر داخل ہوا اور لٹیرے کے طور پر باہر نکلا"

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابان بن طارق نامی راوی مجہول ہے۔

3742 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ، يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِينُ، وَمَنْ لَمْ يَأْتِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"سب سے برا کھانا ولیمہ کا کھانا ہے، جس میں خوشحال لوگوں کو بلایا جاتا ہے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے"۔

3740–إسناده صحيح .أبو الزبير -وهو محمد بن مسلم بن تدرُس المكي -قدصرح بسماعه من جابر عند الطحاوي في "شرح مشكل الآثار "(3030).وأخرجه مسلم (1430)، والنسائي في "الكبرى "(6575) من طريق سفيان الثوري، ومسلم (1430)، وابن ماجه (1751)

3741–وأخرجه البزار (- 1245 كشف الأستار)، والعقيلي في "الضعفاء 161 /2 "، وابن حبان في "المجروحين 294 /1 "، وابن عدي في "الكامل "في ترجمة أبان بن طارق 381 /1وفي ترجمة دُرست 968 /3، والقضاعي في "مسند الشهاب "(527) و (528) و (529)، والبيهقي في "السنن الكبرى 68 /7 "و 265، وفي "شعب الإيمان "(9647) و (9648)، وفي "الآداب" (568)، وابن الجوزي في "العلل المتناهية "(871)، والمزي في "تهذيب الكمال "في ترجمة دُرست بن زياد 485 /8من طريق دُرست بن زياد، وابن عدي 380 /1، ومن طريقه ابن الجوزي في "العلل المتناهية "(870) من طريق خالد بن الحارث، كلاهما عن أبان بن طارق، به.

Marfat.com

بَابٌ فِيْ اسْتِحْبَابِ الْوَلِيمَةِ عِنْدَ النِّكَاحِ

باب: نکاح کے لیے ولیمے کا مستحب ہونا

3743 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: ذُكِرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ: مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا اَوْلَمَ عَلَيْهَا اَوْلَمَ بِشَاةٍ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ ان کے سامنے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی شادی کا ذکر ہوا، تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ازواج میں سے، کسی بھی زوجہ محترمہ کے ساتھ شادی کے بعد، ایسا ولیمہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا، جیسا آپ نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کے بعد کیا تھا، آپ نے اس میں ایک (بکری ذبح کر کے دعوت کی تھی)

3744 - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا وَائِلُ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِهِ، بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْلَمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِسَوِيقٍ، وَتَمْرٍ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ولیمے میں ستو اور کھجور کھلائے تھے۔

بَابٌ فِيْ كَمْ تُسْتَحَبُّ الْوَلِيمَةُ؟

باب: ولیمہ کتنے دنوں تک مستحب ہے؟

3745 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ - رَجُلٍ اَعْوَرَ مِنْ ثَقِيفٍ كَانَ يُقَالُ لَهُ مَعْرُوفًا اَيْ يُثْنٰى عَلَيْهِ خَيْرًا اِنْ لَمْ يَكُنِ اسْمُهُ - زُهَيْرُ بْنُ عُثْمَانَ فَلَا اَدْرِي مَا اسْمُهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوَلِيمَةُ اَوَّلَ يَوْمٍ حَقٌّ، وَالثَّانِيَ

3742- وهو في "موطا مالك 546 /2 "، ومن طريقه اخرجه البخاري (5177)، ومسلم (1432)، واخرجه مسلم (1432)، وابن ماجه (1913) من طريق سفيان بن عيينة، ومسلم (1432) من طريق معمر، ثلاثتهم (مالك وابن عيينة ومعمر) عن ابن شهاب الزهري، به. واخرجه مسلم (1432) من طريق سفيان بن عيينة، عن ابي الزناد، عن الأعرج، به. واخرجه ايضاً (1432) من طريق سعيد بن المسيب، عن ابي هريرة. واخرجه (1432) من طريق ثابت الأعرج، عن ابي هريرة، عن النبي -صلى الله عليه وسلم- لرابعه وهو في "مسند احمد "(7279)، و"صحيح ابن حبان "(5304) و (5305).

3743- اسناده صحيح. حماد: هو ابن زيد، وثابت: ابن اسلم البناني. واخرجه البخاري (5168)، ومسلم (1428)، وابن ماجه (1908)، والنسائي في "الكبرى "(6567) من طريق حماد بن زيد، به. واخرجه ضمن قصة زواجه -صلى الله عليه وسلم- بزينب مسلم (1428) من طريق سليمان بن المغيرة، عن ثابت، به.

Marfat.com

مَعْرُوفٌ، وَالْيَوْمَ الثَّالِثَ سُمْعَةٌ وَّرِيَاءٌ قَالَ قَتَادَةُ: وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ دُعِيَ اَوَّلَ يَوْمٍ فَاَجَابَ، وَدُعِيَ الْيَوْمَ الثَّانِيَ فَاَجَابَ، وَدُعِيَ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَلَمْ يُجِبْ، وَقَالَ: اَهْلُ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ

❀❀ عبداللہ بن عثمان، ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والے، کانے شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''(شادی کے بعد) پہلے دن ولیمہ کرنا حق ہے، دوسرے دن مناسب ہے اور تیسرے دن شہرت اور دکھاوا ہے''۔

قتادہ کہتے ہیں: ایک صاحب نے مجھے یہ بات بتائی کہ سعید بن مسیب کو پہلے دن دعوت دی جاتی، تو قبول کر لیتے، اگر دوسرے دن دعوت دی جاتی، تو قبول کر لیتے اور تیسرے دن دعوت دی جاتی، تو وہ قبول نہیں کرتے تھے وہ کہتے تھے: یہ شہرت اور دکھاوا کرنے والے لوگ ہیں۔

3746 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَدُعِيَ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَلَمْ يُجِبْ، وَحَصَبَ الرَّسُوْلَ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، وہ بیان کرتے ہیں:

''اگر تیسرے دن انہیں بلایا جاتا تھا، تو وہ قبول نہیں کرتے تھے اور پیغام لانے والے کو کنکر مارتے تھے''

بَابُ الْاِطْعَامِ عِنْدَ الْقُدُوْمِ مِنَ السَّفَرِ

باب: سفر سے واپسی پر کھانا کھلانا

3747 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ، نَحَرَ جَزُوْرًا اَوْ بَقَرَةً

❀❀ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب مدینہ تشریف لائے، تو آپ ﷺ نے ایک اونٹ (راوی کو شک ہے شاید) ایک گائے ذبح کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الضِّيَافَةِ

باب: مہمان نوازی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

3748 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

3747–إسناده صحيح. وأخرجه البخاري (3089) من طريق وكيع، بهذا الإسناد. وهو في "مسند أحمد" (14213).

3748–إسناده صحيح. القعنبيُّ: هو عبد الله بن مَسْلَمة بن قعنب، وسعيد المقبري: هو ابن كيسان. وهو في "موطأ مالك" 2/ 929. وأخرجه البخاري (6019) و (6135)، ومسلم بإثر (1726)، وابن ماجه (3675)، والترمذي (2082) و (2083)، والنسائي في "الكبرى" كما في "تحفة الأشراف" 9/ 224 من طرق عن سعيد المقبري، به. وأخرجه مسلم (48)، وابن ماجه (3672) من طريق نافع بن جبير، عن أبي شريح الخزاعي، دون ذكر مدة الضيافة. وهو في "مسند أحمد" (16370) و (16371)

Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، جَائِزَتُهُ يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ، الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَّثْوِيَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: قُرِءَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَاَنَا شَاهِدٌ اَخْبَرَكُمْ اَشْهَبُ قَالَ: وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ قَالَ: يُكْرِمُهُ وَيُتْحِفُهُ، وَيَحْفَظُهُ، يَوْمًا وَلَيْلَةً، وَثَلَاثَةَ اَيَّامٍ ضِيَافَةً

❁❁ حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے، اہتمام کے ساتھ اس کی دعوت ایک دن اور ایک رات ہوگی اور عام مہمان نوازی تین دن ہوگی، اس کے بعد جو ہوگا وہ صدقہ ہوگا اور مہمان کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ میزبان کے پاس اتنا ٹھہرے کہ اسے حرج میں مبتلا کر دے''

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا گیا:

''اہتمام کے ساتھ اس کی دعوت ایک دن ہوگی''

تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس کی عزت افزائی کرے، اس کو تحفہ دے اور ایک دن تک اس کا خوب خیال رکھے، جب کہ عام مہمان نوازی تین دن تک ہوگی۔

3749 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ، فَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میزبانی تین دن ہوتی ہے، جو اس کے علاوہ ہو، وہ صدقہ ہوگی''

3750 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ اَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْلَةُ الضَّيْفِ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَمَنْ اَصْبَحَ بِفِنَائِهِ فَهُوَ عَلَيْهِ دَيْنٌ، اِنْ شَاءَ اقْتَضٰى وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ

3749- حديث صحيح، وهذا إسناد حسن من أجل عاصم -وهو ابن أبي النَّجود -ولكنه متابع. حماد: هو ابن سلمة. وأخرجه أحمد (8645) من طريق حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/ 477، وأحمد (7873) و (9564)، والبخاري في "الأدب المفرد" (742)، والبيهقي 7/ 197 من طريق أبي سلمة بن عبد الرحمن، والطيالسي (5260)، وابن راهويه (305)، والبخاري في "تاريخه الكبير" تعليقاً 3/ 367، والبزار (- 1930 كشف الأستار) وأبو يعلى (6134) من طريق زياد بن أبي المغيرة، وأحمد (10628) من طريق محمد بن سيرين، وابن حبان (5284)، وأبو يعلى (6590) من طريق سعيد المقبري، وأبو يعلى (6218) من طريق أبي حازم، خمستهم عن أبي هريرة.

3750- إسناده صحيح. أبو كريمة: هو المقدام بن معدي كرب، وعامر: هو ابن شراحيل الشعبي، ومنصور: هو ابن المعتمر، وأبو عوانة: هو الوضاح بن عبد الله اليشكري. وأخرجه ابن ماجه (3677) من طريق سفيان الثوري، عن منصور، به. وهو في "مسند أحمد" (17172).

Marfat.com

❀❀ حضرت ابوکریمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک رات کی مہمان نوازی ہر مسلمان پر لازم ہے، جو شخص اس کے صحن میں اترتا ہے، تو یہ مہمان نوازی اس کے ذمہ قرض ہوتی ہے، اگر وہ چاہے، تو اس کو وصول کرلے، چاہے تو ترک کردے''

3751 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنِي اَبُو الْجُودِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي الْمُهَاجِرِ، عَنِ الْمِقْدَامِ اَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا رَجُلٍ اَضَافَ قَوْمًا، فَاَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا، فَاِنَّ نَصْرَهُ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ، حَتّٰى يَاْخُذَ بِقِرَى لَيْلَةٍ مِنْ زَرْعِهِ وَمَالِهِ

❀❀ حضرت مقدام ابوکریمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی کا مہمان ہو، پھر وہ مہمان محروم رہے، تو اس کی مدد کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے، یہاں تک کہ وہ شخص اس کے کھیت اور مال میں سے، ایک رات کی خوراک حاصل کرے''

3752 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، اَنَّهُ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَمَا يَقْرُونَنَا، فَمَا تَرٰى؟ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا، فَاِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: وَهٰذِهِ حُجَّةٌ لِلرَّجُلِ يَاْخُذُ الشَّيْءَ اِذَا كَانَ لَهُ حَقًّا

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں کہیں بھیجتے ہیں، ہم کسی جگہ پر پڑاؤ کرتے ہیں، تو وہاں کے لوگ ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے، اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: اگر تم کسی قوم کے پاس پڑاؤ کرتے ہو اور وہ تمہارے لیے اس بات کی ہدایت کرتے ہیں، جو مہمان کے لیے مناسب ہوتی ہے، تو تم اس کو قبول کرلو اور اگر وہ ایسا نہیں کرتے، تو تم ان سے مہمان کا حق وصول کرلو، جو مہمان کے لائق ہوتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جب آدمی کا حق ہو، تو وہ اسے وصول کرسکتا ہے۔

3751–إسناده ضعيف لجهالة سعيد بن أبي المهاجر -وقيل :ابن المهاجر- وأخرجه الطيالسي (1149)، وأحمد (17178)، والدارمي (2037)، والحاكم 132 /4، والبيهقي 197 /9و 270 /10، والمزي في "تهذيب الكمال 83 - 82 /11 "من طرق عن شعبة، به. وأخرجه الطبراني في "الكبير 20/ "(665) من طريق أبي يحيى الكلاعي، عن المقدام. وفي إسناده أبو فروة يزيد بن سنان ضعيف الحديث.

3752–إسناده صحيح. أبو الخير :هو مرثد بن عبد الله اليزني، والليث :هو ابن سعد. وأخرجه البخاري (2461) و(6137)، ومسلم (1727)، وابن ماجه (3676) من طريق الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه الترمذي (1679) من طريق ابن لهيعة، عن يزيد بن أبي حبيب، به. وهو في "مسند أحمد "(17345)، و"صحيح ابن حبان "(5288)

Marfat.com

بَابُ نَسْخِ الضَّيْفِ يَأْكُلُ مَنْ مَالِ غَيْرِهِ

باب: دوسرے کے مال میں سے کھانے کی ضیافت ہونے کا منسوخ ہونا

3753 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: (لَا تَأْكُلُوا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّا اَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ) (النساء: 29) فَكَانَ الرَّجُلُ يَحْرَجُ اَنْ يَأْكُلَ عِنْدَ اَحَدٍ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ مَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ، فَنَسَخَ ذٰلِكَ الْاٰيَةُ الَّتِي فِي النُّورِ، قَالَ: لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ (اَنْ تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ) (النور: 61) اِلٰى قَوْلِهِ (اَشْتَاتًا) (النور: 61) كَانَ الرَّجُلُ الْغَنِيُّ يَدْعُو الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِهِ اِلَى الطَّعَامِ، قَالَ: اِنِّي لَاَتَجَنَّحُ اَنْ آكُلَ مِنْهُ، وَالتَّجَنُّحُ: الْحَرَجُ، وَيَقُولُ: الْمِسْكِينُ اَحَقُّ بِهِ مِنِّي، فَاُحِلَّ فِي ذٰلِكَ اَنْ يَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَاُحِلَّ طَعَامُ اَهْلِ الْكِتَابِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اور آپس میں ایک دوسرے کے مال، باطل طور پر نہ کھاؤ، البتہ باہمی رضامندی کے ساتھ تجارت ہو، تو حکم مختلف ہو گا''۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:) اس آیت کے نازل ہونے کے بعد، لوگوں نے اس بات میں حرج محسوس کیا کہ کسی شخص کے ہاں کچھ کھائیں، تو سورہ نور میں موجود، اس آیت نے اسے منسوخ کر دیا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''تم پر کوئی گناہ نہیں ہے، اگر تم اپنے گھروں میں سے کھاتے ہو''

یہ آیت یہاں تک ہے (اشتاتا)

پہلے یہ ہوتا تھا کہ کوئی شخص، کسی خوشحال شخص کو اپنے گھر آ کر کھانا کھانے کی دعوت دیتا، تو وہ یہ کہتا تھا کہ میں اسے گناہ سمجھتا ہوں کہ میں وہاں سے کھاؤں، لفظ تجنح کا مطلب حرج ہے، وہ شخص یہ کہتا تھا: مسکین اس دعوت کا مجھ سے زیادہ حقدار ہے۔

تو اس آیت میں اس بات کو حلال قرار دیا گیا ہے، کہ جن چیزوں پر اللہ کا نام ذکر کر دیا گیا ہو، وہ لوگ اسے کھا سکتے ہیں اور اہل کتاب کے کھانے کو بھی حلال قرار دیا گیا۔

بَابٌ فِي طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ

باب: ایک دوسرے کے مقابلے میں کھانا کھلانا

3754 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَبِي الزَّرْقَاءِ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ

3753- إسناده حسن من اجل علي بن الحسين بن واقد، فقد روى عنه جمع من الحفاظ. وقال النسائي: ليس به بأس، ووصفه الحافظ الذهبي في "السير" بالإمام المحدث الصدوق، وبانه كان عالماً صاحب حديث كأبيه، ويغلب على ظننا ان تضعيف ابي حاتم والعقيلي له للارجاء، كالذي نقله البخاري عن اسحاق بن راهويه،

Marfat.com

الْخِرِّيتِ، قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، يَقُوْلُ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ اَنْ يُّؤْكَلَ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: اَكْثَرُ مَنْ رَوَاهُ عَنْ جَرِيْرٍ لَا يَذْكُرُ فِيْهِ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَهَارُوْنُ النَّحْوِيُّ، ذَكَرَ فِيْهِ ابْنَ عَبَّاسٍ، اَيْضًا وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، لَمْ يَذْكُرْ ابْنَ عَبَّاسٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقابلے بازی میں کھانا کھلانے والوں کا کھانا کھانے سے منع کیا ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کثر راویوں نے یہ روایت حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے، انہوں نے اس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا، ہارون نحوی نے اس روایت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ کیا ہے، جبکہ حماد بن زید نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

بَابُ اِجَابَةِ الدَّعْوَةِ اِذَا حَضَرَهَا مَكْرُوْهٌ

باب: آدمی کو دعوت میں بلایا جائے، اور وہاں وہ کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے

3755 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادٌ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: اَنَّ رَجُلًا، اَضَافَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ: فَاطِمَةُ لَوْ دَعَوْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَ مَعَنَا فَدَعُوْهُ فَجَاءَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى عِضَادَتَيِ الْبَابِ فَرَاَى الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ بِهِ فِيْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَرَجَعَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: لِعَلِيٍّ الْحَقْهُ فَانْظُرْ مَا رَجَعَهُ فَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَدَّكَ فَقَالَ: اِنَّهُ لَيْسَ لِيْ اَوْ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّدْخُلَ بَيْتًا مُزَوَّقًا

❁❁ سفینہ ابوعبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی دعوت کی اور ان کے لیے کھانا تیار کیا اور ان کے گھر بھیج دیا، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اگر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بلوالیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ کھانا کھالیں

3754–إسناده صحيح .وقد صححه ابن القطان الفاسي في "بيان الوهم والأيهام 428 /5 "زاداً على عبد الحق الإشبيلي إذ قال عقبه في "الأحكام الوسطى :66 /4 "أكثر من رواه لم يذكر ابن عباس . وأخرجه البيهقي في "السنن الكبرى 274 /7 "من طريق أبي داود السجستاني، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن عدي في الكامل 509 /2 "و 551، والبيهقي في "شعب الإيمان "(6067) من طريق بقية بن الوليد، حدثني ابن المبارك، وأبو الفتح الأزدي في "من وافق اسمه اسم أبيه "ص 29 - 28من طريق عباد بن عباد المهلبي، كلاهما (ابن المبارك وعباد) عن جرير بن حازم، به . وأخرجه أبو القاسم البغوي في "الجعديات "(3257) عن علي بن الجعد، عن جرير بن حازم، عن الزبير بن خريت، عن عكرمة مرسلاً. وأخرجه موصولاً الطبراني في "الكبير "(11942)، والحاكم 128 /4 129

3755–إسناده حسن من أجل سعيد بن جُمهان، فهو صدوق حسن الحديث . وأخرجه ابن ماجه (3360) من طريق عفان بن مسلم، عن حماد بن سلمة، به. وهو في "مسند أحمد "(21922)، و"صحيح ابن حبان "(6354).

Marfat.com

گے، ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کو دعوت دی، تو نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، آپ نے اپنا دست مبارک دروازے کی چوکھٹ پر رکھا، آپ نے وہاں ایک منقش پردہ دیکھا، جو گھر کے ایک طرف لگایا گیا تھا، تو آپ واپس تشریف لے گئے، تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نبی اکرم ﷺ سے ملیں اور اس بات کا جائزہ لیں، کہ نبی اکرم ﷺ کیوں واپس تشریف لے گئے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں آپ کے پیچھے گیا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کیوں واپس تشریف لے آئے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے لیے (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) کسی نبی کے لے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی ایسے گھر میں داخل ہو، جہاں نقش ونگار بنے ہوئے ہوں۔

بَابٌ اِذَا اجْتَمَعَ دَاعِيَانِ اَيُّهُمَا اَحَقُّ

باب: جب دو دعوت دینے والے اکھٹے آ جائیں، تو کس کا حق زیادہ ہوگا؟

3756 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ اَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ الْاَوْدِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ فَاَجِبْ اَقْرَبَهُمَا بَابًا، فَاِنَّ اَقْرَبَهُمَا بَابًا اَقْرَبُهُمَا جِوَارًا، وَاِنْ سَبَقَ اَحَدُهُمَا فَاَجِبِ الَّذِي سَبَقَ

❀❀ حمید بن عبدالرحمٰن حمیری، ایک صحابی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب دو دعوت دینے والے، ایک ساتھ دعوت دے دیں، تو تم اس کی دعوت قبول کرو، جس کا دروازہ زیادہ قریب ہو، اگر ان لوگوں کا دروازہ ایک جتنا قریب ہو، تو اس کی دعوت قبول کرو، جس کی ہمسائیگی زیادہ قریب ہو، اور اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے سے پہلے دعوت دے چکا ہو، تو اس کی دعوت قبول کرو، جس نے پہلے دعوت دی تھی''

بَابٌ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَالْعَشَاءُ

باب: جب نماز کا وقت ہو اور کھانا بھی آ جائے

3757 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى - قَالَ اَحْمَدُ - حَدَّثَنِي يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ،

3756- إسناده حسن من اجل ابى خالد الدالانى -وهو يزيد بن عبد الرحمن . ابو العلاء الأودى :هو داود بن عبد الله. واخرجه إسحاق بن راهويه (1368)، واحمد (23466)، والطحاوى فى "شرح مشكل الآثار، (2798)، والبيهقى 275 /7، وابن الأثير فى "اسد الغابة 413/6 " 414 -

3757- إسناده صحيح . عُبيد الله :هو ابن عمر العمرى، ومُسدَّد :هو ابن مُسَرْهَد. واخرجه البخارى (673)، ومسلم (559)، والترمذى (354) من طريق عبيد الله ابن عمر، والبخارى (5464)، ومسلم (559)، وابن ماجه (934) من طريق ايوب السختياني، والبخارى تعليقاً (674)، ومسلم (559) من طريق موسى بن عقبة، ومسلم (559) من طريق ابن جريج، أربعتهم عن نافع، به . وهو فى "مسند احمد "(4709)، و"صحيح ابن حبان" (2067).

Marfat.com

قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا يَقُومُ حَتَّى يَفْرُغَ زَادَ مُسَدَّدٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا وُضِعَ عَشَاؤُهُ، أَوْ حَضَرَ عَشَاؤُهُ، لَمْ يَقُمْ حَتَّى يَفْرُغَ، وَإِنْ سَمِعَ الْإِقَامَةَ، وَإِنْ سَمِعَ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص کا کھانا رکھ دیا جائے اور اس دوران نماز بھی کھڑی ہو جائے، تو وہ شخص اس وقت تک (نماز ادا کرنے کے لیے) نہ اٹھے، جب تک وہ (کھانے سے) فارغ نہیں ہو جاتا''۔

مسدد نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا کھانا آ جاتا، تو وہ اس وقت تک (نماز کے لیے) نہیں اٹھتے تھے، جب تک (کھانا کھا کر) فارغ نہیں ہو جاتے تھے، اگرچہ انہیں اقامت کی آواز سنائی دے چکی ہو، اگرچہ وہ امام کی قرأت سن رہے ہوں۔

3758 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَخَّرُ الصَّلَاةُ لِطَعَامٍ وَلَا لِغَيْرِهِ

❁❁ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز کو کھانے، یا کسی اور وجہ سے موخر نہ کیا جائے''

3759 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي فِي زَمَانِ ابْنِ الزُّبَيْرِ إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: إِنَّا سَمِعْنَا أَنَّهُ، يُبْدَأُ بِالْعَشَاءِ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: وَيْحَكَ مَا كَانَ عَشَاؤُهُمْ أَتُرَاهُ كَانَ مِثْلَ عَشَاءِ أَبِيكَ

❁❁ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں موجود تھا، یہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانے کی بات ہے، تو عباد بن عبداللہ بن زبیر نے کہا: ہم نے یہ بات سنی ہے کہ نماز سے پہلے کھانا کھا لینا چاہیے، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو، بھلا ان کا کھانا ہوتا کیا تھا؟ تمہارا کیا خیال ہے، ان کا کھانا تمہارے باپ کے کھانے کی طرح ہوتا تھا۔

3758- إسناده ضعيف، محمد بن ميمون -وهو الزعفراني الكوفي- اختُلف فيه وثقه بعضهم وضعفه آخرون، وقد انفرد بهذا الحديث، ولا يحتمل تفرد مثله، كيف وقد خالف حديث ابن عمر السالف وهو في "الصحيحين". وأخرجه البيهقي 3/ 74 والمزي في "تهذيب الكمال" في ترجمة محمد بن ميمون الزعفراني 26/ 542 من طريق محمد بن ميمون، بهذا الإسناد.

Marfat.com

بَابٌ فِيْ غَسْلِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الطَّعَامِ

باب: کھانے کے وقت دونوں ہاتھ دھولینا

3760- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُدِّمَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوا: اَلَا نَاْتِيكَ بِوَضُوءٍ فَقَالَ: اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ اِذَا قُمْتُ اِلَى الصَّلَاةِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کر کے تشریف لائے، آپ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا، لوگوں نے عرض کی: آپ وضو نہیں کریں گے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے وضو کرنے کا حکم اس وقت دیا گیا ہے، جب میں نماز کے لیے اٹھوں''

بَابٌ فِيْ غَسْلِ الْيَدِ قَبْلَ الطَّعَامِ

باب: کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا

3761- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَرَاْتُ فِي التَّوْرَاةِ اَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ، وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ، وَكَانَ سُفْيَانُ يَكْرَهُ الْوُضُوءَ قَبْلَ الطَّعَامِ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَهُوَ ضَعِيفٌ

❁❁ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے تورات میں پڑھا ہے کہ کھانے میں برکت کی وجہ یہ ہے کہ کھانے سے پہلے وضو کر لیا جائے۔ میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھانے میں برکت یہ ہے کہ کھانے سے پہلے بھی وضو کیا جائے اور بعد میں بھی۔

سفیان کھانے سے پہلے وضو کرنے کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

بَابٌ فِيْ طَعَامِ الْفُجَاءَةِ

باب: اچانک کھانا

3762- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا عَمِّيْ يَعْنِيْ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، اَخْبَرَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ قَالَ: اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شِعْبٍ مِنَ الْجَبَلِ وَقَدْ قَضَى حَاجَتَهُ، وَبَيْنَ اَيْدِيْنَا تَمْرٌ عَلَى تُرْسٍ اَوْ حَجَفَةٍ، فَدَعَوْنَاهُ، فَاَكَلَ مَعَنَا وَمَا مَسَّ مَاءً

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھاٹی کی طرف سے تشریف لائے، آپ نے

Marfat.com

قضائے حاجت کی تھی، ہمارے سامنے ڈھال پر کھجوریں رکھی ہوئی تھیں ہم نے آپ کو دعوت دی تو آپ نے ہمارے ساتھ کھانا کھایا، حالانکہ آپ ﷺ نے پانی کو چھوا نہیں (یعنی وضو نہیں کیا)

بَابٌ فِيْ كَرَاهِيَةِ ذَمِّ الطَّعَامِ

باب: کھانے کی برائی بیان کرنے کا ناپسندیدہ ہونا

3763 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَهَاهُ اَكَلَهُ، وَاِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا تھا، اگر آپ کو کچھ کھانے کی خواہش ہوتی، تو کھا لیتے تھے، اگر کوئی چیز ناپسند ہوتی، تو چھوڑ دیتے تھے۔

بَابٌ فِي الْاِجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ

باب: اکھٹے ہو کر کھانا

3764 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ وَحْشِيُّ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَاْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ، قَالَ: فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُوْنَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: فَاجْتَمِعُوْا عَلٰى طَعَامِكُمْ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: اِذَا كُنْتَ فِيْ وَلِيْمَةٍ فَوُضِعَ الْعَشَاءُ فَلَا تَاْكُلْ حَتّٰى يَاْذَنَ لَكَ صَاحِبُ الدَّارِ

❀❀ حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم کھاتے ہیں، لیکن سیر نہیں ہوتے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شاید تم الگ الگ کھاتے ہو، لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے

3762–صحيح لغيره، وهذا إسناد رجاله ثقات إلا أن ابا الزبير -وهو محمد بن مسلم بن تدرُس المكى -لم يصرح بسماعه من جابر، والليث بن سعد لم يروه عن ابى الزبير مباشرة فتُحمَل عنعنة أبى الزبير على السماع .سعيد بن الحكم :هو ابن ابى مريم. واخرجه الطبرانى فى "الأوسط "(8674). و (9067)، والبيهقى فى "السنن 68 /7 "من طريق الليث بن سعد، بهذا الإسناد. واخرجه ابن حبان فى صحيحه "(1160)، والبيهقي فى "السنن 68 /7 "من طريق عمرو بن الحارث، واحمد (15272) من طريق ابن لهيعة، والبيهقى فى "الشعب "(5888)

3763–إسناده صحيح .ابو حازم :هو سلمان الأشجعى، والاعمش :هو سليمان ابن مهران، وسفيان :هو الثورى، ومحمد بن كثير :هو العَبْدى. واخرجه البخارى (5409)، ومسلم (2064)، وابن ماجه (3259)، والترمذى (2150) من طرق عن الاعمش، به

3764–حسن لغيره، وهذا إسناد ضعيف، وحشى بن حرب الحفيد ليّن الحديث، وابوه مجهول، ومع ذلك فقد حسنه الحافظ العراقى فى "تخريج احاديث الإحياء 5! 2/ "واخرجه ابن ماجه (3286) من طريق الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وهو فى "مسند احمد "(16078)، و"صحيح ابن حبان "(5224). ويشهد له حديث جابر عند ابى يعلى (2045)، والطبرانى فى "الأوسط" (7317)، والبيهقى فى "الشعب "(9174) و (9175)

Marfat.com

فرمایا: تم مل جل کر کھایا کرو، اس پہ اللہ کا نام لے لیا کرو، تمہارے لیے اس میں برکت ڈالی جائے گی۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب آپ ولیمے کی دعوت میں شریک ہوں اور کھانا رکھ دیا جائے، تو آپ اس وقت تک کھانا نہ کھائیں جب تک آپ کو میزبان اجازت نہیں دیتا۔

بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

باب: کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا

3765 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ، وَعِنْدَ طَعَامِهٖ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ، وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ: اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ، فَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ: اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص گھر میں داخل ہو اور گھر میں داخل ہونے کے وقت اور کھانا کھانے کے وقت، اللہ کا ذکر کرے، تو شیطان کہتا ہے (یعنی اپنے شیطانوں سے کہتا ہے:) تمہارے لیے اس گھر میں نہ تو رہنے کی جگہ ہے اور نہ رات کا کھانا ہے، (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) اگر کوئی شخص گھر میں داخل ہوتے وقت، اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے، تو شیطان کہتا ہے: تمہیں رہنے کی جگہ مل گئی ہے، جب وہ شخص کھاتے ہوئے، اللہ کا ذکر نہ کرے، تو شیطان کہتا ہے: تمہیں رہنے کی جگہ بھی مل گئی اور کھانا بھی مل گیا ہے۔

3766 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ اَبِىْ حُذَيْفَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كُنَّا اِذَا حَضَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَمْ يَضَعْ اَحَدُنَا يَدَهُ حَتّٰى يَبْدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ طَعَامًا، فَجَاءَ اَعْرَابِىٌّ كَاَنَّمَا يُدْفَعُ، فَذَهَبَ لِيَضَعَ يَدَهُ فِى الطَّعَامِ، فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ، ثُمَّ جَاءَتْ جَارِيَةٌ كَاَنَّمَا تُدْفَعُ، فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِى الطَّعَامِ، فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا، وَقَالَ: اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِىْ لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَاِنَّهٗ جَاءَ بِهٰذَا الْاَعْرَابِىِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهٖ، فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ، وَجَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهَا، فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنَّ يَدَهٗ لَفِىْ يَدِىْ مَعَ اَيْدِيْهِمَا

3765- إسناده صحيح، وقد صرح أبو الزبير -وهو محمد بن مسلم بن تدرُس المكي- بسماعه من جابر عند مسلم، فانتفت شبهة تدليسه، وابن جريج صرح بالسماع عند المصنف وغيره. وأخرجه مسلم (2018)، وابن ماجه (3887)، والنسائي في "الكبرى" (6724) و(9935) من طريق ابن جريج، به. وهو في "مسند أحمد" (14729)، و"صحيح ابن حبان" (819).

3766- إسناده صحيح. أبو حُذيفة: هو سلمة بن صهيب الأرحبي، وخيثمة: هو ابن عبد الرحمن بن أبي سَبْرة الجعفي. وأخرجه مسلم (2017)، والنسائي في "الكبرى" (6721) و(15531) من طريق الأعمش، بهذا الإسناد. وهو في "مسند أحمد" (23249).

Marfat.com

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی کھانے میں شریک ہوتے تھے، تو ہم میں سے کوئی بھی شخص اپنا ہاتھ اس وقت تک برتن میں نہیں ڈالتا تھا، جب تک آپ کھانا شروع نہیں کر دیتے تھے، ایک مرتبہ ہم آپ کے ساتھ ایک کھانے کی دعوت میں شریک تھے اسی دوران ایک دیہاتی آیا، یوں جیسے اسے دھکیلا گیا ہو (یعنی وہ تیزی سے آیا) وہ اپنا ہاتھ کھانے میں داخل کرنے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر ایک لڑکی آئی، یوں جیسے اسے دھکیلا جا رہا ہو (یعنی وہ تیزی سے چلتی ہوئی آئی) اور اپنا ہاتھ کھانے میں داخل کرنے لگی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے، تو شیطان اس کو اپنے لیے حلال کروا لیتا ہے، وہ اس دیہاتی کو لے کر آیا کہ اس کے ذریعے کھانا حلال کرے، تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر وہ اس لڑکی کو لے کر آیا، تاکہ اس کے ذریعے اپنا کھانا حلال کر لے، تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، اس (شیطان) کا ہاتھ ان دونوں (دیہاتی اور لڑکی) کے ہاتھ کے ہمراہ میرے ہاتھ میں تھا۔

3767 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الدَّسْتُوَائِيَّ، عَنْ بُدَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ - امْرَاَةٍ، مِنْهُمْ يُقَالُ لَهَا - اُمِّ كُلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى، فَاِنْ نَسِيَ اَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى فِي اَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَآخِرَهُ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جب کوئی شخص کھانا کھائے، تو اللہ کا نام ذکر کرے، اور اگر وہ کھانے کے آغاز میں اللہ کا نام ذکر کرنا بھول جائے، تو (جب یاد آئے) تو یہ پڑھ لے:

''اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے، اس کے شروع میں بھی، آخر میں بھی''

3768 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ صُبْحٍ، حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْخُزَاعِيُّ، عَنْ عَمِّهِ اُمَيَّةَ بْنِ مَخْشِيٍّ - وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَرَجُلٌ يَاْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ اِلَّا

3767–صحيح لغيره، وهذا إسناد ضعيف لجهالة أم كلثوم -وهي الليثية على ما رجّحناه في "مسند احمد "(25106) :بُديل :هو ابن ميسرة، وإسماعيل :هو ابن عُلَيَّة. وأخرجه الترمذي (1965) من طريق وكيع بن الجراح، والنسائي في "الكبرى "(10040) من طريق معتمر بن سليمان، كلاهما عن هشام الدستوائي، به .وقال الترمذي :هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه ابن ماجه (3264)

3768–إسناده حسن في الشواهد، المثنى بن عبد الرحمن الخزاعي تفرد بالرواية عنه جابر بن صُبح، ولم يؤثر توثيقه عن غير ابن حبان، لكن يشهد لحديثه حديث عائشة السالف قبله، وحديث ابن مسعود المشار إليه هناك .وقد صحح الحديث الحاكم 4/108 109 -وسكت عنه الذهبي ! وأخرجه النسائي في "الكبرى "(6725) و (10041) من طريق جابر بن صُبح، به .وهو في "مسند احمد "(18963).

Marfat.com

لُقْمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا اِلٰى فِيهِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ، فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اسْتَقَاءَ مَا فِي بَطْنِهِ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: جَابِرُ بْنُ صُبْحٍ جَدُّ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ مِنْ قِبَلِ اُمِّهِ

❁❁ حضرت امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، ایک شخص کھانا کھانے لگا، اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی، یہاں تک کہ جب اس کے کھانے میں سے ایک لقمہ باقی رہ گیا اور اس نے اسے اپنے منہ کی طرف بلند کیا، تو اس نے یہ پڑھ لیا:

''اس کے آغاز میں اور آخر میں، اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے دیئے اور ارشاد فرمایا: شیطان مسلسل اس کے ساتھ کھا رہا تھا، جب اس نے اللہ کا نام لیا، تو شیطان نے اپنے پیٹ میں موجود کھانا قے کر کے (باہر نکال دیا)''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جابر بن صبح نامی راوی سلیمان بن حرب کے نانا ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاَكْلِ مُتَّكِئًا

باب: ٹیک لگا کر کھانا

3769 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا جُحَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا

❁❁ حضرت جحیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا''

3770 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: مَا رُئِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ، وَلَا يَطَاُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ

❁❁ شعیب بن عبداللہ، اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی ٹیک لگا کر کھانا کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا اور نہ ہی آپ کے پیچھے کسی کو چلتے ہوئے دیکھا گیا''

3771 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ، اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسًا،

3769- إسناده صحيح. سفيان: هو الثوري، ومحمد بن كثير: هو العَبْدي. وأخرجه البخاري (5398) و (5399)، وابن ماجه (3262)، والترمذي (1935) من طرق عن علي بن الأقمر، عن أبي جحيفة. وهو في "مسند أحمد" (18754)، و"صحيح ابن حبان" (5240).

3770- وأخرجه ابن ماجه (244) من طريق سويد بن عمرو، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وهو في "مسند أحمد" (6549). قال المناوي في "فيض القدير" 5/

3771- إسناده قوي من أجل مصعب بن سليم، فهو صدوق لا بأس به. وأخرجه مسلم (2044)، والنسائي في "الكبرى" (6711) من طرق عن مصعب ابن سليم، عن أنس. وهو في "مسند أحمد" (12860).

Marfat.com

يَقُوْلُ: بَعَثَنِيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ يَأْكُلُ تَمْرًا وَهُوَ مُقْعٍ

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا، جب میں واپس آیا، تو میں نے آپ کو کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا، آپ اس وقت اقعاء کے طور پر بیٹھے ہوئے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ الْاَكْلِ مِنْ اَعْلَى الصَّحْفَةِ

باب: پیالے کے اوپری حصّے میں سے کھانا

3772 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَأْكُلْ مِنْ اَعْلَى الصَّحْفَةِ، وَلٰكِنْ لِيَأْكُلْ مِنْ اَسْفَلِهَا، فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ مِنْ اَعْلَاهَا

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص کھانا کھائے، تو وہ پیالے کے اوپر سے نہ کھائے، بلکہ نیچے سے کھائے، کیونکہ برکت اس کے اوپری حصے پر نازل ہوتی ہے''۔

3773 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عِرْقٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ، قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةٌ يُقَالُ لَهَا الْغَرَّاءُ يَحْمِلُهَا اَرْبَعَةُ رِجَالٍ، فَلَمَّا اَضْحَوْا وَسَجَدُوْا الضُّحٰى اُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ - يَعْنِيْ وَقَدْ ثُرِدَ فِيْهَا - فَالْتَفُّوا عَلَيْهَا، فَلَمَّا كَثُرُوا جَثَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ: مَا هٰذِهِ الْجِلْسَةُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِيْ عَبْدًا كَرِيْمًا، وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا عَنِيْدًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوْا مِنْ حَوَالَيْهَا، وَدَعُوْا ذِرْوَتَهَا، يُبَارَكْ فِيْهَا

٭٭ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑا برتن تھا، جسے چار آدمی اٹھاتے تھے، اس کا نام غراء تھا، جب چاشت کا وقت ہوا، لوگوں نے چاشت کی نماز ادا کی، تو اس برتن کو لایا گیا، یعنی اس برتن میں ثرید تیار کیا گیا تھا، لوگ اس کے گرد اکٹھے ہو گئے، جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہو گئی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھٹنے ٹیک لیے، ایک دیہاتی نے دریافت کیا: یہ بیٹھنے کا کیا طریقہ ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے نرم بندہ بنایا ہے، اس نے مجھے متکبر اور سرکش نہیں بنایا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے اطراف سے کھاؤ اور اس کے بالائی حصّے کو (یعنی درمیانی حصّے) کو رہنے دو، کیونکہ اس میں برکت

3772-واخرجه ابن ماجه (3277)، والترمذی (1908)، والنسائی فی "الکبری" (6729) من طرق عن عطاء بن السائب، به. وقال الترمذی: حدیث حسن صحیح. وهو فی "مسند احمد" (2439)، و"صحیح ابن حبان" (5245).

3773-واخرجه مختصراً ابن ماجه (3263) و (3275) عن عمرو بن عثمان، بهذا الإسناد. واخرجه احمد (17678)، والنسائی فی "الکبری" (6730) من طریق صفوان ابن عمرو

Marfat.com

نازل ہوتی رہے گی"۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُلُوسِ عَلٰى مَائِدَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَا يُكْرَهُ

باب: ایسے دسترخوان پر بیٹھنا، جس میں کچھ ناپسندیدہ چیزیں ہوں

3774 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَطْعَمَيْنِ: عَنِ الْجُلُوسِ عَلٰى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ، وَاَنْ يَّاْكُلَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُنْبَطِحٌ عَلٰى بَطْنِهِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: هٰذَا الْحَدِيْثُ لَمْ يَسْمَعْهُ جَعْفَرٌ، مِنَ الزُّهْرِيِّ، وَهُوَ مُنْكَرٌ

❁❁ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے کھانے سے منع کیا ہے، ایک یہ کہ آدمی ایسے دسترخوان پر بیٹھے، جہاں شراب پی جاتی ہو، اور یہ کہ آدمی پیٹ کے بل اوندھا لیٹ کر کھانا کھائے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت جعفر نے زہری سے نہیں سنی ہے، یہ روایت منکر ہے۔

3775 - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَبِي الزَّرْقَاءِ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری سے منقول ہے۔

بَابُ الْاَكْلِ بِالْيَمِينِ

باب: دائیں ہاتھ سے کھانا

3776 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ بِيَمِينِهِ، وَاِذَا شَرِبَ

3774- وأخرجه ابن ماجه (3370) عن محمد بن بشار، عن كثير بن هشام، بهذا الإسناد. بذكر النهي عن الأكل منبطحاً فقط. ويشهد للنهي عن الجلوس على مائدة يُشرب عليها الخمر حديث عمر بن الخطاب عند احمد (125)، وأبي يعلى (251)، والبيهقي 7/ 266، وحديث جابر بن عبد الله عند الترمذي (3009)، والنسائي في "الكبرى" (6708).

3776- إسناده صحيح. سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه مسلم (2020)، والترمذي (1903)، والنسائي في "الكبرى" (6713) و (6715) و (6717) و (6863) من طرق عن الزهري، به. وأخرجه مسلم (2020)، والنسائي في "الكبرى" (6714) و (6862) و (6864) و (6865) من طريق سالم بن عبد الله بن عمر، عن أبيه. وأخرجه النسائي (6718) من طريق شريك النخعي، عن عُبيد الله، عن نافع، عن ابن عمر. قال النسائي: هذا خطأ، والصواب الذي قبله، يعني رواية عبيد الله، عن الزهري، عن أبي بكر بن عبيد الله، عن جده ابن عمر. وهو في "مسند أحمد" (4537)، و"صحيح ابن حبان" (5226) و (5331).

Marfat.com

فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ، وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص کھائے، تو اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے، اور پیئے تو بائیں ہاتھ سے پیئے، کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے''۔

3771 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ اَبِي وَجْزَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْنُ بُنَيَّ فَسَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ

❁❁ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے میرے بیٹے! میرے قریب ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ کا نام لو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ''

بَابٌ فِي اَكْلِ اللَّحْمِ

باب: گوشت کھانا

3772 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا اَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّينِ فَإِنَّهُ مِنْ صَنِيعِ الْاَعَاجِمِ، وَانْهَسُوهُ فَإِنَّهُ اَهْنَاُ وَاَمْرَاُ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گوشت کو چھری کے ذریعے کاٹ کر (نہ کھاؤ) کیونکہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے، تم اسے دانت کے ذریعے نوچ کر کھاؤ، کیونکہ اس سے مزہ زیادہ آتا ہے اور یہ ہضم اچھی طرح ہوتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت قوی نہیں ہے۔

3773 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

3777–إسناده صحيح .أبو وَجْزَة :هو يزيد بن عُبيد السَّعْدى. وأخرجه الطيالسى (1358)، وابن حبان فى "صحيحه "(5211) من طريقين عن هشام بن عروة، عن أبى وجزة، عن عمر بن أبى سلمة . وأخرجه النسائى فى "الكبرى "(6723) و (10035) و (10036)

3778–وأخرجه ابن حبان فى "المجروحين60 /3 "، وابن عدى فى "الكامل2518 /7 " والبيهقى، 280 /7من طريق أبى معشر السندى، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن عدى /7

3779–حسن لغيره، وهذا إسناد ضعيف، لضعف عبد الرحمن بن معاوية -وهو الزُّرَقى .ولانقطاعه :عثمان بن أبى سليمان لم يسمع من صفوان بن أمية .ابن عُليّة :هو إسماعيل بن إبراهيم بن مِقسم .وله طريقان آخران ضعيفان كذلك، لكن بمجموعها يحسن الحديث إن شاء الله، كما قال الحافظ فى الفتح، 547 /9 وأخرجه أحمد (15309)، والطبرانى فى "الكبير"، (7333)، والحاكم113 - 112 /4، والبيهقى فى "السنن الكبرى280 /7 "، وفى "الشعب "(5901)، وفى "الآداب "(506) .

Marfat.com

مُعَاوِيَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ: كُنْتُ آكُلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذْتُ اللَّحْمَ بِيَدِيْ مِنَ الْعَظْمِ، فَقَالَ: اَدْنِ الْعَظْمَ مِنْ فِيْكَ فَاِنَّهُ اَهْنَاُ وَاَمْرَاُ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: عُثْمَانُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ صَفْوَانَ وَهُوَ مُرْسَلٌ

❁❁ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا میں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے ہڈی سے گوشت جدا کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہڈی کو اپنے منہ کے قریب کرو، (یعنی منہ کے ذریعے گوشت کو نوچ کر کھاؤ) کیونکہ اس سے زیادہ لذت محسوس ہوتی ہے اور یہ زیادہ اچھی طرح ہضم ہوتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عثمان نامی راوی نے حضرت صفوان رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

3780 - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: كَانَ اَحَبُّ الْعُرَاقِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرَاقَ الشَّاةِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی ہڈی پسند تھی، جو بکری کی ہو، اور اس پر سے (زیادہ گوشت اتارا جا چکا ہو اور تھوڑا سا موجود ہو۔)

3781 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ قَالَ: وَسُمَّ فِي الذِّرَاعِ وَكَانَ يَرٰى اَنَّ الْيَهُوْدَ هُمْ سَمُّوْهُ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دستی پسند تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر بھی دستی کے گوشت میں دیا گیا تھا، لوگ یہ بیان کرتے ہیں: یہودیوں نے آپ کو زہر دیا تھا۔

بَابٌ فِيْ اَكْلِ الدُّبَّاءِ

باب: کدو کھانا

3780- إسناده ضعيف لجهالة سعد بن عياض. وزهير -وهو ابن معاوية- سماعه من أبي إسحاق -وهو عمرو بن عبد الله السَّبيعي- بعد اختلاطه. أبو داود: هو سليمان ابن داود الطيالسي. وأخرجه النسائي في "الكبرى" (6620) عن هارون بن عبد الله، بهذا الإسناد. وهو في "مسند أحمد" (3733).

3781- صحيح لغيره، وهذا إسناد ضعيف لجهالة سعد بن عياض. وزهير بن معاوية -وإن روى عن أبي إسحاق السبيعي بعد اختلاطه- قد توبع على هذه الرواية. أبو داود: هو سليمان بن داود الطيالسي. وهو في "مسند الطيالسي" (388)، ومن طريقه أخرجه أحمد (3733) الترمذي في "الشمائل" (169)، والبيهقي في شعب الإيمان (5897)، والمزي في "تهذيب الكمال" في ترجمة سعد بن عياض 10/ 294 وأخرجه البخاري في "تاريخه الكبير 4/ 61"، والشاشي في "مسنده" (785)، والطبراني في الأوسط" (2461) من طريق عمرو بن مرزوق، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي -صلى الله عليه وسلم- ص 202 من طريق مالك بن إسماعيل، كلاهما عن زهير، به.

Marfat.com

3782 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، قَالَ اَنَسٌ: فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ، فَقُرِّبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِيْرٍ وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيْدٌ، قَالَ اَنَسٌ: فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الصَّحْفَةِ، فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمَئِذٍ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک درزی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کھانے کی دعوت کی، جو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تیار کیا تھا، حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس دعوت میں چلا گیا، اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جو کی بنی ہوئی روٹی اور شوربا پیش کیا، جس میں کدو اور خشک گوشت تھا، حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیالے کے اطراف میں سے کدو تلاش کر رہے تھے، تو اس دن کے بعد میں کدو سے محبت کرتا ہوں۔

بَابٌ فِيْ اَكْلِ الثَّرِيْدِ

باب: ثرید کھانا

3783 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ السَّمْتِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ اَحَبَّ الطَّعَامِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّرِيْدُ مِنَ الْخُبْزِ، وَالثَّرِيْدُ مِنَ الْحَيْسِ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَهُوَ ضَعِيْفٌ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے پسندیدہ کھانا روٹی سے بنا ہوا ثرید اور حیس کا ثرید تھا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ضعیف ہے۔

3782–إسناده صحيح .القعنبيُّ :هو عبد الله بن مَسلمة بن قعنب. وهو في "موطأ مالك 546 /2 "، ومن طريقه أخرجه البخاري (2092)، ومسلم (2541)، والترمذي (1955)، والنسائي في "الكبرى "(6628). وأخرجه البخاري (5420) و (5433) و (5435)، ومسلم (2041) وابن ماجه (3302) و (3303)، والنسائي في "الكبرى "(6629) و (6630) و (6728) من طرق عن أنس بن مالك. وهو في "مسند أحمد "(12052) و (12513)، و"صحيح ابن حبان "(4539) و (6380).

3783–وأخرجه البيهقي في "شعب الإيمان "(5908)، وابن عساكر في "تاريخ دمشق 241 /4 "من طريق أبي داود السجستاني، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن سعد في "الطبقات "الكبرى 393 /1 "عن سعيد بن سليمان سعدويه، عن المبارك بن سعيد، به. وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي -صلَّى الله عليه وسلم "-ص 193و 211من طريق الحسن بن عرفة، والحاكم 4/ 116

Marfat.com

بَابٌ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّقَذُّرِ لِلطَّعَامِ

باب: کسی کھانے کو ناپسندیدہ قرار دینے، کا ناپسندیدہ ہونا

3784 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنِيْ قَبِيصَةُ بْنُ هُلْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا اَتَحَرَّجُ مِنْهُ، فَقَالَ: لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِيْ صَدْرِكَ شَيْءٌ ضَارَعْتَ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةَ

❁❁ قبیصہ بن ہلب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا، آپ سے ایک شخص نے سوال کیا، کچھ کھانے ایسے ہیں، جنہیں کھانے میں، میں حرج محسوس کرتا ہوں، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی ایسی چیز تمہارے ذہن میں شبہ نہ ڈالے، ورنہ اس میں نصرانیت کی آمیزش ہوگی۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ اَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِهَا

باب: نجاست کھانے والے جانوروں کا گوشت کھانے، یا ان کا دودھ پینے کی ممانعت

3785 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نجاست کھانے والے جانور کا گوشت کھانے اور اس کا دودھ پینے سے منع کیا ہے۔

3786 - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے نجاست کھانے والے جانور کا دودھ پینے سے منع کیا ہے''

3787 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ سُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَهْمٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ اَبِيْ قَيْسٍ، عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَلَّالَةِ فِي الْاِبِلِ: اَنْ

3784- حسن من حديث عدي بن حاتم، وهذا إسناد ضعيف، قبيصة بن هُلْب مجهول كما قال ابن المديني والنسائي .زهير :هو ابن مُعاوية. واخرجه ابن ماجه (2830)، والترمذي (1653) و (1654) من طريق سماك بن حرب، به .وهو في "مسند أحمد" (21965). واخرجه أحمد (18262)، وابن حبان (332)

3785- واخرجه ابن ماجه (3189)، والترمذي في "الجامع الكبير" (1928)، وفي "العلل الكبير 773 /2 "، والطبراني في "الكبير" (13506)، والحاكم 34/2، وابن حزم في "المحلى 183 /1 "، والبيهقي 332 /9، وابن عبد البر في "التمهيد /15" 182، وابن الجوزي في "التحقيق" (1974) من طريق محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد.

Marfat.com

يُرْكَبَ عَلَيْهَا، اَوْ يُشْرَبَ مِنْ اَلْبَانِهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاست کھانے والے جانور پر سواری کرنے اور نجاست کھانے والی اونٹنی کا دودھ پینے سے منع کیا ہے''

بَابٌ فِيْ اَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑے کا گوشت کھانے کا حکم؟

3788 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ، وَاَذِنَ لَنَا فِيْ لُحُومِ الْخَيْلِ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''غزوہ خیبر کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کر دیا، البتہ آپ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔''

3789 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: ذَبَحْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ، وَالْبِغَالَ، وَالْحَمِيرَ، فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِغَالِ، وَالْحَمِيرِ، وَلَمْ يَنْهَنَا عَنِ الْخَيْلِ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوہ خیبر کے دن ہم نے گھوڑے، گدھے اور خچر ذبح کیے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (خچروں اور گدھوں) کا گوشت کھانے سے منع کر دیا، البتہ آپ نے ہمیں گھوڑوں (کا گوشت کھانے) سے منع نہیں کیا۔

3790 - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ شَبِيبٍ، وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ، قَالَ حَيْوَةُ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهَى عَنْ اَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ، وَالْبِغَالِ، وَالْحَمِيرِ، زَادَ حَيْوَةُ: وَكُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ

3789–إسناده صحيح. فقد صرح أبو الزبير بسماعه من جابر عند مسلم وغيره. فانتفت شبهة تدليسه. حماد: هو ابن سلمة. وأخرجه مسلم (1941)، وابن ماجه (3191)، والنسائي (4343) من طريق ابن جريج، والنسائي (4329) من طريق الحسين بن واقد المروزي، كلاهما عن أبي الزبير، به. وهو في "مسند أحمد" (14450)، و "صحيح ابن حبان" (5269) و (5270) و (5272).

3790–) إسناده ضعيف لضعف بقية -وهو ابن الوليد الحمصي-، ولضعف صالح بن يحيى بن المقدام، وجهالة أبيه، على نكارة في متنه في ذكر النهي عن لحوم الخيل. وقال الخطابي: في إسناده نظر، وصالح بن يحيى بن المقدام، عن أبيه، عن جده لا يعرف سماع بعضهم من بعض. وأخرجه ابن ماجه (3198)، والنسائي (4331) و (4332) من طريق بقية بن الوليد، بهذا الإسناد. وسيأتي عند المصنف برقم (3806)

Marfat.com

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: لَا بَأْسَ بِلُحُوْمِ الْخَيْلِ، وَلَيْسَ الْعَمَلُ عَلَيْهِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَهٰذَا مَنْسُوْخٌ قَدْ اَكَلَ لُحُوْمَ الْخَيْلِ جَمَاعَةٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ: ابْنُ الزُّبَيْرِ، وَفَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ، وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، وَاَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ، وسُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ، وَعَلْقَمَةُ، وَكَانَتْ قُرَيْشٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْبَحُهَا

❁❁ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خچر، گھوڑے اور گدھے کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے''

ایک راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ہر نوکیلے دانتوں والے درندے کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے،

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ امام مالک کا قول ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: گھوڑے کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور عمل اسی بات پر ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حکم منسوخ ہے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی ایک جماعت نے گھوڑے کا گوشت کھایا ہے، جن میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا، سوید بن غفلہ اور علقمہ شامل ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں قریش بھی گھوڑا ذبح کیا کرتے تھے۔

بَابٌ فِيْ اَكْلِ الْاَرْنَبِ

باب: خرگوش کھانا

3791 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا حَزَوَّرًا فَصِدْتُ اَرْنَبًا فَشَوَيْتُهَا، فَبَعَثَ مَعِيَ اَبُوْ طَلْحَةَ بِعَجُزِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَقَبِلَهَا

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک کم عمر مضبوط جسم کا لڑکا تھا، میں نے ایک خرگوش کا شکار کیا، میں نے اسے بھون لیا، تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کا نچلا دھڑ میرے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا، میں اسے لے کر آیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول کرلیا۔

3792 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ خَالِدَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ، يَقُوْلُ: اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو كَانَ بِالصِّفَاحِ قَالَ: مُحَمَّدٌ مَكَانٌ بِمَكَّةَ وَاِنَّ رَجُلًا جَاءَ بِاَرْنَبٍ قَدْ

3791- إسناده صحيح. هشام بن زيد: هو ابن أنس بن مالك، وحماد: هو ابن سلمة. وأخرجه بنحوه البخاري (2572)، ومسلم (1953)، وابن ماجه (3243)، والترمذي (1892)، والنسائي (4312) من طريق شعبة، عن هشام بن زيد. وزاد البخاري وغيره: لقبله -يعني الورك. وهو في "مسند أحمد" (12182).

3792- إسناده ضعيف لجهالة محمد بن خالد بن الحويرث وأبيه. وأخرجه البيهقي 9/321 من طريق أبي داود، بهذا الإسناد. وفي الباب عن خزيمة بن جزء عند ابن ماجه (3245). وقد ضعف إسناده الحافظ في "الفتح" 9/662.

Marfat.com

صَادَهَا فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو مَا تَقُوْلُ: قَالَ: قَدْ جِيءَ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَالِسٌ فَلَمْ يَأْكُلْهَا، وَلَمْ يَنْهَ عَنْ اَكْلِهَا، وَزَعَمَ اَنَّهَا تَحِيضُ

❁❁ خالد بن حویرث بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ''صفاح'' (نامی جگہ) پر موجود تھے، راوی کہتے ہیں: یہ مکہ میں ایک جگہ ہے، ایک شخص خرگوش لے کر آیا، جسے اس نے شکار کیا تھا، اس نے دریافت کیا، اے عبداللہ بن عمرو! (اس کے کھانے کے بارے میں) آپ کیا کہتے ہیں، انہوں نے جواب دیا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تھا: نہ آپ نے اسے کھایا اور نہ کھانے سے منع فرمایا۔

راوی نے یہ بات بیان کی: کہ خرگوش (یعنی مادہ خرگوش کو) حیض آتا ہے۔

بَابٌ فِيْ اَكْلِ الضَّبِّ

باب: گوہ کھانا۔

3793 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ خَالَتَهُ، اَهْدَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمْنًا، وَاَضُبًّا، وَاَقِطًا، فَاَكَلَ مِنَ السَّمْنِ، وَمِنَ الْاَقِطِ، وَتَرَكَ الْاَضُبَّ، تَقَذُّرًا وَاُكِلَ عَلٰى مَائِدَتِهِ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا اُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ان کی خالہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفے کے طور پر گھی، گوہ اور پنیر پیش کیے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھی اور پنیر کو کھالیا، لیکن آپ نے گوہ کو نہیں کھایا، (راوی کہتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر اس کو کھایا گیا، اگر یہ حرام ہوتی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر، اسے نہ کھایا جاتا

3794 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُوْنَةَ فَاُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوْذٍ فَاَهْوٰى اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، فَقَالَ: بَعْضُ النِّسْوَةِ اللَّاتِيْ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ: اَخْبِرُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيْدُ اَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ، فَقَالُوا: هُوَ ضَبٌّ، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ،

3793–إسناده صحيح .أبو بشر :هو جعفر بن إياس ابى وحشية. واخرجه البخارى (2575)، ومسلم (1947)،والنسائى (4318) من طريق شعبة، بهذا الإسناد. وهو فى "مسند احمد "(2299)، و"صحيح ابن حبان "(5221) و (5223) وانظر ما بعده، وما سلف برقم (3730).

3794–إسناده صحيح .القعنبىُّ :هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب. وهو فى "موطا مالك"، برواية يحيى الليثى 2/ 968، وبرواية محمد بن الحسن (645).واخرجه البخارى (5537) عن عبد الله بن مسلمة القعنبىُّ، بهذا الإسناد. واخرجه البخارى (5391)، ومسلم (1946) من طريق يونس بن يزيد الأيلى، والبخارى (5400) من طريق معمر بن راشد، ومسلم (1946)، والنسائى (4317) من طريق صالح بن كيسان، وابن ماجه (3241)، والنسائى (4316) من طريق محمد ابن الوليد الزبيدى، اربعتهم عن الزهرى، به.

Marfat.com

قَالَ: فَقُلْتُ: اَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِي فَاَجِدُنِي اَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ: فَاجْتَرَرْتُهُ، فَاَكَلْتُهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئے تو بھنی ہوئی گوہ پیش کی گئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک دسترخوان کی طرف بڑھایا تو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود ایک خاتون نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تو بتا دو، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کھانے لگے ہیں؟ لوگوں نے بتا یا: کہ یہ گوہ ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک کھینچ لیا، (حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں، البتہ یہ میرے علاقے کی خوراک نہیں ہے، اس لیے میں اس سے بچتا ہوں۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور کھالیا، جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرما رہے تھے۔

3795 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي جَيْشٍ فَاَصَبْنَا ضِبَابًا، قَالَ: فَشَوَيْتُ مِنْهَا ضَبًّا، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: فَاَخَذَ عُوْدًا فَعَدَّ بِهِ اَصَابِعَهُ، ثُمَّ قَالَ اِنَّ اُمَّةً مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ دَوَابَّ فِي الْاَرْضِ، وَاِنِّي لَا اَدْرِي اَيُّ الدَّوَابِّ هِيَ قَالَ: فَلَمْ يَاْكُلْ وَلَمْ يَنْهَ

❁❁ حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لشکر میں تھے ہم نے کچھ گوہ پکڑ لیں، میں نے ان میں سے ایک گوہ کو بھون لیا اور اس کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا، اسے میں نے آپ کے سامنے رکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی پکڑ کر اس کے ذریعے اس کی انگلیاں گنیں، پھر آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی ایک قوم کو جانوروں کی شکل میں مسخ کر دیا گیا تھا، مجھے یہ نہیں معلوم کہ وہ کون سے جانور ہیں، راوی کہتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو اسے کھایا اور نہ ہی اس سے منع کیا۔

3796 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ، اَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ، حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ زُرْعَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ اَبِي رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

3795- وهو في "مسند أحمد" (17931). وأخرجه مختصراً النسائي (4321) من طريق عدي بن ثابت، عن زيد بن وهب، به. وهو في "مسند أحمد" (17928). وأخرجه النسائي (4322) من طريق شعبة، عن الحكم بن عتيبة، والطيالسي (1222) عن شعبة، عن يزيد بن أبي زياد،

3796- حديث منكر، قال الخطابي: ليس إسناده بذاك، وقال البيهقي: 9/ 326: هذا ينفرد به إسماعيل بن عياش، وليس بحجة، وقال الجورقاني في "الأباطيل" (608): هذا حديث منكر، وإسناده ليس بمتصل، وإسماعيل بن عياش ضعيف الحديث، وقال ابن الجوزي في "العلل" (1097): هذا حديث لا يصح، وإسماعيل بن عياش ضعيف، وقال المنذري في "اختصار السنن": في إسناده إسماعيل بن عياش وضمضم ابن زرعة، وفيهما مقال، وقال الذهبي في "الميزان" و"سير أعلام النبلاء" في ترجمة إسماعيل بن عياش: هذا حديث منكر، زاد في "السير": وأراه مرسلاً، وأخرجه يعقوب بن سفيان في "المعرفة والتاريخ" 1/ 291 و 2/ 318 و 447، والبيهقي 9/ 326، والجورقاني في "الأباطيل" (608)

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ

٭٭ حضرت عبدالرحمان بن شبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

بَابٌ فِيْ اَكْلِ لَحْمِ الْحُبَارٰى

باب: حبارٰی کا گوشت کھانا

3797 - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنِيْ بُرَيْهُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: اَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰى

٭٭ بریہ بن عمر، اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا (حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حبارٰی کا گوشت کھایا ہے۔

بَابٌ فِيْ اَكْلِ حَشَرَاتِ الْاَرْضِ

باب: حشرات الارض کھانا

3798 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا غَالِبُ بْنُ حَجْرَةَ، حَدَّثَنِيْ مِلْقَامُ بْنُ التَّلِبِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَسْمَعْ لِحَشَرَةِ الْاَرْضِ تَحْرِيمًا

٭٭ ملقام بن تلب، اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہوں، میں نے حشرات الارض کے حرام ہونے کے بارے میں کچھ نہیں سنا۔

3799 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ خَالِدٍ الْكَلْبِيُّ اَبُوْ ثَوْرٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ نُمَيْلَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَسُئِلَ عَنْ اَكْلِ الْقُنْفُذِ، فَتَلَا (قُلْ لَا اَجِدُ فِيمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا) الْاٰيَةَ، قَالَ: قَالَ شَيْخٌ عِنْدَهٗ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَبِيثَةٌ مِنَ الْخَبَائِثِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اِنْ كَانَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا فَهُوَ كَمَا قَالَ مَا لَمْ نَدْرِ

٭٭ عیسیٰ بن نمیلہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا ان سے قنفذ کھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم یہ فرمادو کہ جو چیز میری طرف وحی کی گئی ہے اس میں، میں اسے حرام نہیں پاتا''۔

راوی کہتے ہیں: ان کے پاس ایک عمر رسیدہ شخص موجود تھا، اس نے یہ کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے، کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس جانور کا ذکر کیا گیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ خبیث جانور ہے، اس پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، تو ایسا ہی ہوگا، ہمیں اس کا علم نہیں ہے۔

Marfat.com

بَابُ مَا لَمْ يُذْكَرْ تَحْرِيمُهُ

باب: جس کی حرمت کا ذکر نہیں ہوا (اس کا کیا حکم ہے؟)

3800 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ صَبِيحٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ شَرِيكٍ الْمَكِّيَّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَاْكُلُونَ اَشْيَاءَ وَيَتْرُكُونَ اَشْيَاءَ تَقَذُّرًا، فَبَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰى نَبِيَّهُ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْزَلَ كِتَابَهُ، وَاَحَلَّ حَلَالَهُ، وَحَرَّمَ حَرَامَهُ، فَمَا اَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ، وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ وَتَلَا (قُلْ لَا اَجِدُ فِيمَا اُوحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا) اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں لوگ کچھ چیزیں کھایا کرتے ہیں اور کچھ کو ناپسندیدہ سمجھتے ہوئے ترک کر دیتے تھے، جب اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معبوث کیا اور ان پر کتاب نازل کی، تو انہوں نے کچھ چیزوں کو حلال قرار دیا اور کچھ چیزوں کو حرام قرار دے دیا، تو جسے انہوں نے حلال قرار دیا، وہ حلال ہے اور جسے انہوں نے حرام قرار دیا، وہ حرام ہے، اور جس کے بارے میں انہوں نے خاموشی اختیار کی، تو یہ درگزر کیا ہے، (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:)

''تم یہ فرمادو کہ جو چیز میری طرف وحی کی گئی ہے، تو اس میں، میں کسی ایسی چیز کو حرام نہیں پاتا''

بَابٌ فِي اَكْلِ الضَّبُعِ

باب: لگڑ بگڑ کھانا

3801 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي عَمَّارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَنِ الضَّبُعِ، فَقَالَ: هُوَ صَيْدٌ وَيُجْعَلُ فِيهِ كَبْشٌ اِذَا صَادَهُ الْمُحْرِمُ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ضبع کے بارے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: یہ ایک شکار ہے، اگر احرام والا شخص اس کا شکار کرتا ہے، تو میں اس میں دنبے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ اَكْلِ السِّبَاعِ

باب: درندوں کا گوشت کھانے کی ممانعت

3800- إسناده صحيح. كما قال الحافظ ابن كثير في "تخريج أحاديث التنبيه" 1/368 "وأخرجه الحاكم 4/115، وابن مردويه في "تفسيره" كما في "تفسير ابن كثير" 3/347 "من طريق أبي نعيم الفضل بن دكين، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم، وسكت عنه الذهبي. وأخرجه الحاكم 2/317، وعنه البيهقي 9/330

Marfat.com

3802 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهٰى عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السَّبُعِ

❁❁ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے دانتوں والے درندے (کا گوشت کھانے) سے منع کیا ہے''

3803 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السَّبُعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے دانتوں والے درندے اور نوکیلے پنجوں والے پرندے کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

3804 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ رُؤْبَةَ التَّغْلِبِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَوْفٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَا لَا يَحِلُّ ذُوْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَلَا الْحِمَارُ الْاَهْلِيُّ، وَلَا اللُّقَطَةُ مِنْ مَالِ مُعَاهَدٍ اِلَّا اَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا، وَاَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ

❁❁ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''خبردار نوکیلے دانتوں والا درندہ، یا پالتو گدھا، یا کسی ذمی کا ملنے والا مال حلال نہیں ہے، البتہ اگر وہ کوئی ایسی چیز ہو، جس سے اس کا مالک بے نیاز ہو، تو حکم مختلف ہے، اور جو شخص کسی قوم کے پاس مہمان کے طور پر جائے اور وہ اس کی مہمان نوازی نہ کریں، تو اسے اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ اپنی مہمان نوازی کی مقدار میں ان سے کوئی چیز لے''۔

3805 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر، نوکیلے دانتوں والے درندے اور نوکیلے پنجوں والے پرندے کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا۔

3806 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ، عَنْ جَدِّهِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ، فَاَتَتِ الْيَهُوْدُ فَشَكَوْا اَنَّ النَّاسَ قَدْ اَسْرَعُوْا اِلٰى حَظَائِرِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا لَا تَحِلُّ اَمْوَالُ الْمُعَاهَدِيْنَ اِلَّا بِحَقِّهَا، وَحَرَامٌ عَلَيْكُمْ حُمُرُ الْاَهْلِيَّةِ، وَخَيْلُهَا وَبِغَالُهَا، وَكُلُّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَكُلُّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ

Marfat.com

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خیبر میں شرکت کی، یہودی آئے انہوں نے یہ شکایت کی کہ لوگوں نے ان کے مال مویشیوں کو لوٹ لیا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذمیوں کا مال ان کے حق کے بغیر حلال نہیں ہے، اور تم پر پالتو گدھوں، گھوڑوں اور خچروں اور ہر نوکیلے دانتوں والے درندے اور نوکیلے پنجوں والے (پرندے کا گوشت) حرام ہے۔

3807 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ الصَّنْعَانِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْهِرِّ، قَالَ: ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ اَكْلِ الْهِرِّ، وَاَكْلِ ثَمَنِهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کی قیمت سے منع کیا ہے۔
ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: بلی کھانے سے اور اس کی قیمت کھانے سے (منع کیا ہے)۔

بَابٌ فِيْ اَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

باب: پالتو گدھوں کا گوشت کھانے کا حکم

3808 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَسَنٍ الْمِصِّيصِيُّ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَخْبَرَنِي رَجُلٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ اَنْ نَاْكُلَ لُحُومَ الْحُمُرِ، وَاَمَرَنَا اَنْ نَاْكُلَ لُحُومَ الْخَيْلِ، قَالَ عَمْرٌو: فَاَخْبَرْتُ هٰذَا الْخَبَرَ اَبَا الشَّعْثَاءِ، فَقَالَ: قَدْ كَانَ الْحَكَمُ الْغِفَارِيُّ فِينَا يَقُولُ هٰذَا، وَاَبَى ذٰلِكَ الْبَحْرُ يُرِيدُ ابْنَ عَبَّاسٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوہ خیبر کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کر دیا، کہ ہم گدھوں کا گوشت کھائیں، آپ نے ہمیں اجازت دی کہ ہم گھوڑوں کا گوشت کھا سکتے ہیں۔
عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت ابوشعثاء کو سنائی، تو وہ بولے: حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ ہمارے پاس موجود تھے وہ بھی یہی بات بیان کرتے تھے، لیکن اس "سمندر" نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا، ان کی مراد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے، (جو علم کا سمندر تھے)۔

3809 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عُبَيْدٍ اَبِي الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ غَالِبِ بْنِ اَبْجَرَ، قَالَ: اَصَابَتْنَا سَنَةٌ فَلَمْ يَكُنْ فِي مَالِي شَيْءٌ اُطْعِمُ اَهْلِي اِلَّا شَيْءٌ مِنْ حُمُرٍ، وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَصَابَتْنَا السَّنَةُ وَلَمْ يَكُنْ فِي مَالِي مَا اُطْعِمُ اَهْلِي اِلَّا سِمَانُ الْحُمُرِ، وَاِنَّكَ حَرَّمْتَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ، فَقَالَ اَطْعِمْ اَهْلَكَ مِنْ سَمِينِ حُمُرِكَ، فَاِنَّمَا حَرَّمْتُهَا مِنْ اَجْلِ جَوَّالِ الْقَرْيَةِ يَعْنِي

Marfat.com

الْجَلَّالَةَ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: هٰذَا هُوَ ابْنُ مَعْقِلٍ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدٍ اَبِى الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ نَاسٍ مِنْ مُزَيْنَةَ اَنَّ سَيِّدَ مُزَيْنَةَ اَبْجَرَ اَوِ ابْنَ اَبْجَرَ سَاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت غالب بن ابجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں قحط سالی لاحق ہوگئی، میرے مال میں سے میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں بچی، جو میں اپنے گھر والوں کو کھلا سکتا، صرف چند گدھے بچ گئے، جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پالتو گدھوں کے گوشت کو حرام قرار دے چکے تھے، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: یارسول اللہ! ہمیں قحط سالی لاحق ہوگئی ہے، اور میرے مال میں کوئی ایسی چیز نہیں بچی ہے، جو میں اپنے گھر والوں کو کھلا سکوں، صرف موٹے تازے گدھے ہیں، جبکہ آپ پالتو جانوروں کے گوشت کو حرام قرار دے چکے ہیں، تو آپ نے فرمایا: تم اپنے گھر والوں کی اپنے موٹے گدھوں (کا گوشت) کھلا دو، میں نے انہیں اس لیے حرام قرار دیا تھا، کیونکہ یہ گندگی کھانے والے جانور ہیں۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبدالرحمٰن نامی راوی عبدالرحمٰن بن معقل ہیں۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے، راوی کہتے ہیں مزینہ قبیلے کے سردار حضرت ابجر رضی اللہ عنہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) حضرت ابن ابجر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔

3810 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عُبَيْدٍ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ اَحَدُهُمَا عَنِ الْاٰخَرِ اَحَدُهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُوَيْمٍ وَالْاٰخَرُ غَالِبُ بْنُ الْاَبْجَرِ، قَالَ مِسْعَرٌ: اَرٰى غَالِبًا الَّذِىْ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: راوی کا نام حضرت غالب بن ابجر رضی اللہ عنہ ہے۔

3811 - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ، وَعَنِ الْجَلَّالَةِ، عَنْ رُكُوْبِهَا وَاَكْلِ لَحْمِهَا

❁❁ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: غزوہ خیبر کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے اور گندگی کھانے والے جانوروں کا گوشت کھانے اور ان پر سوار ہونے سے منع فرما دیا تھا۔

بَابٌ فِىْ اَكْلِ الْجَرَادَةِ

باب: ٹڈی دل کھانا

3812 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِىُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِىْ يَعْفُوْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِىْ اَوْفٰى، وَسَاَلَتْهُ

Marfat.com

عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ، اَوْ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، فَكُنَّا نَأْكُلُهُ مَعَهُ

❁❁ ابویعفور بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ سے ٹڈی کھانے کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) سات غزوات میں شرکت کی ہے، ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے ہوئے، اِسے کھالیا کرتے تھے۔

3813 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ الزِّبْرِقَانِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرَادِ، فَقَالَ: اَكْثَرُ جُنُودِ اللّٰهِ، لَا آكُلُهُ، وَلَا اُحَرِّمُهُ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَاهُ الْمُعْتَمِرُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرْ سَلْمَانَ،

❁❁ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹڈی کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا لشکر ہے، لیکن میں اسے کھاتا نہیں ہوں اور میں اسے حرام قرار نہیں دیتا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، تاہم اس میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے۔

3814 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِي الْعَوَّامِ الْبَجَّارِ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ سَلْمَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فَقَالَ، مِثْلَهُ، فَقَالَ: اَكْثَرُ جُنْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلِيٌّ: اسْمُهُ فَائِدٌ، يَعْنِيْ اَبَا الْعَوَّامِ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي الْعَوَّامِ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرْ سَلْمَانَ

❁❁ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:) ''اللہ تعالیٰ کا بڑا لشکر ہے''

علی نامی راوی کہتے ہیں: اس راوی کا نام یعنی ابوعوام نامی راوی کا نام فائد ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، تاہم اس میں راوی نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

3812- إسناده صحيح. ابن ابى اوفى: هو عبد الله، وأبو يعفور: هو وقدان العبدى الكوفى. واخرجه البخارى (5495)، ومسلم (1952)، والترمذى (1925) و (1926) و (1927)، والنسائى (4356) و (4357) من طرق عن ابى يعفور العبدى، عن ابن ابى اوفى. وهو فى "مسند احمد" (19112)، و"صحيح ابن حبان" (5257).

Marfat.com

بَابٌ فِيْ اَكْلِ الطَّافِيْ مِنَ السَّمَكِ

باب: جو مچھلی مر کر اُوپر آ جائے، اس کو کھانا

3815 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلَ بْنُ اُمَيَّةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَلْقَى الْبَحْرُ، اَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوهُ، وَمَا مَاتَ فِيهِ وَطَفَا، فَلَا تَاْكُلُوهُ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَاَيُّوبُ، وَحَمَّادٌ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، اَوْقَفُوهُ عَلٰى جَابِرٍ وَقَدْ اُسْنِدَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا مِنْ وَجْهٍ ضَعِيْفٍ عَنْ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو (جانور) سمندر باہر پھینک دے، یا جو جانور پانی کے پیچھے ہٹ جانے کی صورت میں، زمین پر رہ جائے اسے تم کھالو اور جو پانی کے اندر مر جائے اور پھر اوپر آ جائے، اسے تم نہ کھاؤ''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے، تاہم ان راویوں نے اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے، اس روایت کو ایک ضعیف سند کے ساتھ مرفوع روایت کے طور پر بھی نقل کیا گیا ہے۔

بَابٌ فِي الْمُضْطَرِّ اِلَى الْمَيْتَةِ

باب: جب آدمی مردار کھانے کے لیے مجبور ہو جائے

3816 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، اَنَّ رَجُلًا، نَزَلَ الْحَرَّةَ وَمَعَهُ اَهْلُهُ وَوَلَدُهُ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ نَاقَةً لِي ضَلَّتْ فَاِنْ وَجَدْتَهَا فَاَمْسِكْهَا فَوَجَدَهَا، فَلَمْ يَجِدْ صَاحِبَهَا فَمَرِضَتْ فَقَالَتِ امْرَاَتُهُ: انْحَرْهَا فَاَبَى فَنَفَقَتْ فَقَالَتْ: اسْلُخْهَا حَتّٰى نُقَدِّدَ شَحْمَهَا، وَلَحْمَهَا، وَنَاْكُلَهُ، فَقَالَ: حَتّٰى اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَتَاهُ فَسَاَلَهُ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ غِنًى يُغْنِيكَ؟، قَالَ: لَا قَالَ: فَكُلُوهَا قَالَ: فَجَاءَ صَاحِبُهَا فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ: هَلَّا كُنْتَ نَحَرْتَهَا قَالَ: اسْتَحْيَيْتُ مِنْكَ

❁❁ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حرہ کے مقام پر پڑاؤ کیا، اس کے ساتھ اس کے بیوی بچے بھی تھے، ایک شخص نے اس سے کہا: میری ایک اونٹنی گم ہو گئی ہے، وہ اگر تمہیں ملے، تو تم اسے پکڑ لینا، تو اس شخص نے (جس نے وہاں پڑاؤ کیا ہوا تھا) اس اونٹنی کو پالیا، لیکن پھر اسے اس اونٹنی کا مالک نہیں ملا، پھر وہ اونٹنی بیمار ہو گئی، تو (پڑاؤ کرنے والے شخص) کی بیوی نے اس سے کہا: تم اسے قربان کر دو، لیکن اس نے یہ بات نہیں مانی، پھر وہ اونٹنی مر گئی، تو اس عورت نے کہا: تم اس کی کھال اتار لو، تاکہ ہم اس کی چربی اور گوشت کو خشک کر لیں اور کھائیں، تو اس نے کہا: جب تک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہیں کرتا (اس

Marfat.com

وقت تک ایسا نہیں کروں گا) وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ سے اس بارے میں دریافت کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے؟ جو تمہیں اس سے بے نیاز کر دے، اس نے عرض کی، جی نہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اسے کھالو۔

راوی بیان کرتے ہیں: اسی دوران اس اونٹنی کا مالک بھی آ گیا، اس شخص نے اسے ساری صورت حال بتائی، تو اس شخص نے کہا: تم نے اسے قربان کیوں نہیں کیا؟ تو اس شخص نے کہا: مجھے تم سے شرم آ گئی۔

3817 - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عُقْبَةَ الْعَامِرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ، عَنِ الْفُجَيْعِ الْعَامِرِيِّ، اَنَّهُ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ؟ قَالَ مَا طَعَامُكُمْ قُلْنَا: نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ، - قَالَ اَبُوْ نُعَيْمٍ: فَسَّرَهُ لِيْ عُقْبَةُ، قَدَحٌ غُدْوَةً، وَقَدَحٌ عَشِيَّةً - قَالَ: ذَاكَ وَاَبِي الْجُوْعُ فَاَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلٰى هٰذِهِ الْحَالِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: الْغَبُوْقُ: مِنْ آخِرِ النَّهَارِ، وَالصَّبُوْحُ: مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ

❁❁ حضرت فجیع عامری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دریافت کیا: کون سا مردار ہمارے لیے حلال قرار ہوگا، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہاری خوراک کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہم غبوق اور صبوح کھاتے ہیں: ابونعیم نامی راوی کہتے ہیں: عقبہ نے میرے سامنے اس کی وضاحت کی کہ ایک پیالہ صبح پیتے ہیں اور ایک پیالہ رات کو پیتے ہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے باپ کی قسم! یہ تو سخت بھوک ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے اس صورت حال میں مردار کو حلال قرار دیا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: غبوق سے مراد دن کے آخری حصے میں کوئی چیز کھانا اور پینا ہے اور صبوح سے مراد دن کے ابتدائی حصے میں (کوئی چیز کھانا اور پینا ہے)۔

بَابٌ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ لَوْنَيْنِ مِنَ الطَّعَامِ

باب: ایک وقت میں دو طرح کے کھانے ایک ساتھ کھانا

3818 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رِزْمَةَ، اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدِيْ خُبْزَةً بَيْضَاءَ مِنْ بُرَّةٍ سَمْرَاءَ مُلَبَّقَةً بِسَمْنٍ وَلَبَنٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَاتَّخَذَهُ، فَجَاءَ بِهِ، فَقَالَ: فِيْ اَيِّ شَيْءٍ كَانَ هٰذَا؟ قَالَ: فِيْ عُكَّةِ ضَبٍّ، قَالَ: اِرْفَعْهُ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ، قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَاَيُّوْبُ لَيْسَ هُوَ السَّخْتِيَانِيُّ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

''میرا جی چاہ رہا ہے کہ میں سفید گندم کی ایسی روٹی کھاؤں، جو گھی اور دودھ میں گوندھی گئی ہو، ایک شخص اٹھا وہ ایسی روٹی پکوا کر لے آیا، اس نے وہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کی، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ گھی کس چیز میں تھا؟ اس نے عرض کی: گوہ (کی کھال سے بنی ہوئی کپی میں) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے اٹھالو۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت منکر ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایوب نامی راوی سختیانی نہیں ہے۔

بَابُ اَكْلِ الْجُبْنِ

باب: پنیر کھانا

3819 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسَى الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِيْ تَبُوكَ، فَدَعَا بِسِكِّيْنٍ، فَسَمَّى وَقَطَعَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: تبوک میں، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پنیر پیش کیا گیا، تو نبی اکرم ﷺ نے چھری منگوائی، آپ نے اللہ کا نام لیا اور اسے کاٹ لیا۔

بَابٌ فِي الْخَلِّ

باب: سرکہ کھانا

3820 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بہترین سالن سرکہ ہے''

3821 - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، وَمُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سرکہ بہترین سالن ہے''

بَابٌ فِي اَكْلِ الثُّوْمِ

باب: لہسن کھانا

3822 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ

Marfat.com

اَبِیْ رَبَاحٍ، اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا، اَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا، وَلْيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهِ وَاِنَّهُ اُتِيَ بِبَدْرٍ فِيْهِ خَضِرَاتٌ، مِنَ الْبُقُوْلِ فَوَجَدَ لَهَا رِيْحًا، فَسَاَلَ، فَاُخْبِرَ بِمَا فِيْهَا مِنَ الْبُقُوْلِ، فَقَالَ: قَرِّبُوْهَا اِلٰى بَعْضِ اَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ، فَلَمَّا رَاٰهُ كَرِهَ اَكْلَهَا قَالَ: كُلْ فَاِنِّيْ اُنَاجِيْ، مَنْ لَا تُنَاجِيْ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: بِبَدْرٍ فَسَّرَهُ ابْنُ وَهْبٍ طَبَقٌ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص لہسن پیاز کھائے، وہ ہم سے دور رہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ہماری مسجد سے دور رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک برتن لایا گیا، جس میں سبزیاں پکی ہوئیں تھیں آپ کو اس میں سے بو محسوس ہوئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ کو ان سبزیوں کے بارے میں بتایا گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے قریب کر دو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس موجود صحابی کے بارے میں فرمایا کہ اس کے قریب کر دو، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ملاحظہ فرمایا کہ وہ بھی اس کو کھانے کو ناپسند کر رہا ہے تو آپ نے فرمایا: تم اسے کھالو، کیونکہ میں اس کے ساتھ بات چیت کرتا ہوں، جس کے ساتھ تم بات چیت نہیں کرتے ہو۔

احمد بن صالح کہتے ہیں: لفظ ''بدر'' کے بارے میں ابن وہب نے یہ وضاحت کی ہے کہ یہ لفظ طباق کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

3823 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو، اَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ، حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا النَّجِيْبِ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَهُ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ، ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الثُّوْمُ وَالْبَصَلُ، وَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاَشَدُّ ذٰلِكَ كُلُّهُ الثُّوْمُ، اَفَنُحَرِّمُهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْهُ وَمَنْ اَكَلَهُ مِنْكُمْ فَلَا يَقْرَبَنَّ هٰذَا الْمَسْجِدَ حَتّٰى يَذْهَبَ رِيْحُهُ مِنْهُ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لہسن اور پیاز کا ذکر ہوا، عرض کی گئی: یا رسول اللہ! سب چیزوں سے زیادہ بو لہسن کی ہوتی ہے، کیا آپ اسے حرام قرار دیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے کھا سکتے ہو، البتہ تم میں سے جو کوئی اس کو کھائے، وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے، اس وقت تک، جب تک اس کی بو ختم نہیں ہو جاتی''۔

3824 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، اَظُنُّهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مَنْ تَفَلَ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَفْلُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَمَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ الْخَبِيْثَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ثَلَاثًا

3822 - إسناده صحيح. ابن شهاب: هو محمد بن مسلم الزهري، ويونس: هو ابن يزيد الأيلي، وابن وهب: هو عبد الله. وأخرجه البخاري (855)، ومسلم (564) من طريق ابن شهاب الزهري، به. وأخرجه البخاري (854)، ومسلم (564)، والترمذي (1909)، والنسائي (707) من طريق ابن جريج، عن عطاء بن أبي رباح، به. وأخرجه مسلم (564) من طريق هشام الدستوائي،

Marfat.com

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص قبلہ کی طرف منہ کر کے تھوکے گا، جب وہ قیامت کے دن آئے گا، تو اس کا تھوک، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لگا ہوا ہوگا، اور جو شخص یہ ناپسندیدہ سبزی کھائے، وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے''۔

یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

3825 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ الْمَسَاجِدَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اس درخت (کا پھل) کھائے، وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے''

3826 - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا اَبُو هِلَالٍ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: اَكَلْتُ ثُومًا فَاَتَيْتُ مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سُبِقْتُ بِرَكْعَةٍ، فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِيحَ الثُّومِ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ: مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّا حَتّٰى يَذْهَبَ رِيحُهَا اَوْ رِيحُهُ فَلَمَّا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ جِئْتُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ لَتُعْطِيَنِّي يَدَكَ، قَالَ: فَاَدْخَلْتُ يَدَهُ فِي كُمِّ قَمِيصِي اِلٰى صَدْرِي فَاِذَا اَنَا مَعْصُوبُ الصَّدْرِ، قَالَ: اِنَّ لَكَ عُذْرًا

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے لہسن کھایا، میں مسجد میں حاضر ہوا، میری ایک رکعت فوت ہو چکی تھی، جب میں مسجد میں داخل ہوا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لہسن کی بو محسوس کر لی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی، تو فرمایا:

''جو شخص یہ سبزی کھائے، وہ ہمارے قریب نہ آئے، جب تک اس کی بو ختم نہیں ہو جاتی''۔

راوی کہتے ہیں: جب میں نے نماز مکمل کر لی، تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! آپ اپنا ہاتھ مجھے ضرور پکڑائیے، راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک اپنی قمیص کی آستین میں سے لے جا کے، اپنے سینے پر رکھا، تو میرے سینے پر پٹی بندھی ہوئی تھی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں عذر لاحق ہے (یعنی تم اسے کھا سکتے ہو)۔

3827 - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَيْسَرَةَ يَعْنِي الْعَطَّارَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ، وَقَالَ: مَنْ اَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَقَالَ: اِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ آكِلِيهِمَا فَاَمِيتُوهُمَا طَبْخًا قَالَ: يَعْنِي الْبَصَلَ وَالثُّومَ

❀❀ معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو سبزیوں سے منع کیا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو انہیں کھائے، وہ ہماری مسجد کے قریب بالکل نہ آئے''

Marfat.com

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: ''اگر تم نے ان کو ضرور ہی کھانا ہے، تو ان کو پکا کر ان کی بو ختم کر لو''
راوی کہتے ہیں: یعنی پیاز اور لہسن۔

3828 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ اَبُوْ وَكِيعٍ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ شَرِيْكٍ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: نُهِىَ عَنْ اَكْلِ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا
قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: شَرِيْكُ بْنُ حَنْبَلٍ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لہسن کھانے سے منع کیا گیا ہے، البتہ اگر پکایا گیا ہو، تو (حکم مختلف ہے)۔
امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شریک نامی راوی سے مراد شریک بن حنبل ہے۔

3829 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا ح وحَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ بَحِيْرٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِىْ زِيَادٍ خِيَارِ بْنِ سَلَمَةَ، اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ، عَنِ الْبَصَلِ، فَقَالَتْ: اِنَّ آخِرَ طَعَامٍ اَكَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ فِيْهِ بَصَلٌ

٭٭ ابوزیاد خیار بن سلمہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پیاز کے بارے میں دریافت کیا، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے آخری مرتبہ جو کھانا تناول فرمایا تھا، اس میں پیاز شامل تھی۔

بَابٌ فِى التَّمْرِ

باب: کھجور (کھانا)

3830 - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ يَحْيٰى، عَنْ يَزِيْدَ الْاَعْوَرِ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً، وَقَالَ: هٰذِهِ اِدَامُ هٰذِهِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے، حضرت یوسف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا لیا، اس پر کھجور رکھی اور آپ نے فرمایا: یہ اس کا سالن ہے۔

3831 - حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ عُتْبَةَ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، حَدَّثَنِىْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ، جِيَاعٌ اَهْلُهُ

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جس گھر میں کھجور موجود نہ ہو، اس گھر والے بھوکے ہوتے ہیں''

Marfat.com

بَابٌ فِیْ تَفْتِیشِ التَّمْرِ الْمُسَوَّسِ عِنْدَ الْاَكْلِ

باب: کھاتے وقت کیڑا لگی ہوئی کھجور کو صاف کرنا

3832 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ اَبُوْ قُتَيْبَةَ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ عَتِيقٍ فَجَعَلَ يُفَتِّشُهُ يُخْرِجُ السُّوسَ مِنْهُ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پرانی کھجور پیش کی گئی، آپ نے اس کا اچھی طرح جائزہ لیا اور اس میں سے خراب حصہ نکال دیا۔

3833 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالتَّمْرِ فِيهِ دُودٌ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

❁❁ اسحاق بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجور پیش کی گئی، جس میں کیڑا لگا ہوا تھا، اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔

بَابُ الْاِقْرَانِ فِیْ التَّمْرِ عِنْدَ الْاَكْلِ

باب: کھاتے وقت، کھجوریں ایک ساتھ کھانا

3834 - حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِقْرَانِ، اِلَّا اَنْ تَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَكَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوریں ایک ساتھ کھانے سے منع کیا ہے، البتہ اگر تم اپنے ساتھی سے اجازت لے لو، (تو حکم مختلف ہے)۔

بَابٌ فِیْ الْجَمْعِ بَيْنَ لَوْنَيْنِ فِیْ الْاَكْلِ

باب: کھاتے وقت، دو قسم کی چیزیں ایک ساتھ کھانا

3835 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِیُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يَاْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ساتھ ککڑی ملا کر کھایا کرتے تھے۔

3836 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ نُصَيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَاْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ فَيَقُولُ: نَكْسِرُ حَرَّ هٰذَا بِبَرْدِ

Marfat.com

هٰذَا، وَبَرْدُ هٰذَا بِحَرِّ هٰذَا

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تربوز کے ساتھ کھجور ملا کر کھایا کرتے تھے، آپ یہ فرماتے تھے: ہم اس کی گرمی کو، اس کی ٹھنڈک کے ذریعے اور اس کی ٹھنڈک کو، اس کی گرمی کے ذریعے ختم کر دیتے ہیں۔

3837 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مَزْيَدَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ، عَنِ ابْنَيْ بُسْرٍ السُّلَمِيَّيْنِ قَالَا: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَتَمْرًا وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ

❁❁ سلیم بن عامر بیان کرتے ہیں: بسر سلمی کے دو صاحبزادوں نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے مکھن اور کھجور پیش کیا، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکھن اور کھجور پسند تھے۔

بَابُ الْاَكْلِ فِيْ آنِيَةِ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہل کتاب کے برتن استعمال کرنا

3838 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، وَاِسْمَاعِيلُ، عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُصِيبُ مِنْ آنِيَةِ الْمُشْرِكِينَ، وَاَسْقِيَتِهِمْ فَنَسْتَمْتِعُ بِهَا، فَلَا يَعِيبُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں حصہ لیا، ہمیں مشرکین کے برتن اور مشکیزے ملے، تو ہم نے انہیں استعمال کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حوالے سے لوگوں پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

3839 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدِ اللَّهِ مُسْلِمِ بْنِ مِشْكَمٍ، عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، اَنَّهُ سَاَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّا نُجَاوِرُ اَهْلَ الْكِتَابِ وَهُمْ يَطْبُخُونَ فِيْ قُدُورِهِمُ الْخِنْزِيرَ وَيَشْرَبُونَ فِيْ آنِيَتِهِمُ الْخَمْرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَكُلُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا، وَاِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْحَضُوهَا بِالْمَاءِ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا

❁❁ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، ہم اہل کتاب کے پڑوس میں رہتے ہیں، وہ لوگ اپنی ہنڈیاؤں میں خنزیر کا گوشت پکاتے ہیں، وہ اپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں، (تو ان کی ہنڈیاؤں اور برتنوں کا کیا حکم ہوگا؟) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں ان کے علاوہ کوئی برتن مل جاتا ہے، تو تم اس میں کھاؤ اور پیو، اور اگر تمہیں اس کے علاوہ کوئی برتن نہیں ملتا، تو تم اسے پانی کے ذریعے اچھی طرح دھولو، اور (اس میں) کھالو اور پی لو۔

Marfat.com

بَابٌ فِيْ دَوَابِّ الْبَحْرِ

باب: سمندری جانوروں کا حکم

3840 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّرَ عَلَيْنَا اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ نَتَلَقَّى عِيرًا لِقُرَيْشٍ، وَزَوَّدَنَا جِرَابًا مِنْ تَمْرٍ لَمْ نَجِدْ لَهُ غَيْرَهُ، فَكَانَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ يُعْطِينَا تَمْرَةً تَمْرَةً، كُنَّا نَمُصُّهَا كَمَا يَمُصُّ الصَّبِيُّ، ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ، فَتَكْفِينَا يَوْمَنَا اِلَى اللَّيْلِ، وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِيِّنَا الْخَبَطَ ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالْمَاءِ، فَنَاْكُلُهُ، وَانْطَلَقْنَا عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرُفِعَ لَنَا كَهَيْئَةِ الْكَثِيبِ الضَّخْمِ، فَاَتَيْنَاهُ فَاِذَا هُوَ دَابَّةٌ تُدْعَى الْعَنْبَرَ، فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ: مَيْتَةٌ وَّلَا تَحِلُّ لَنَا، ثُمَّ قَالَ: لَا، بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ، وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ فَكُلُوا، فَاَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ حَتّٰى سَمِنَّا، فَلَمَّا قَدِمْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: هُوَ رِزْقٌ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ لَكُمْ، فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُونَا مِنْهُ؟ فَاَرْسَلْنَا مِنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَكَلَ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک (جنگی مہم) پر روانہ کیا، آپ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر کیا، ہم قریش کے ایک قافلے کی گھات میں تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زادراہ کے طور پر ہمیں کھجوروں کا ایک تھیلا عطا کر دیا، ہمیں اس کے علاوہ اور کوئی چیز (زادراہ) کے طور پر نہیں ملی تھی، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہمیں ایک ایک کھجور دیا کرتے تھے، ہم اسے اس طرح چوستے تھے، جس طرح بچہ چوستا ہے، اس کے بعد ہم پانی پی لیتے تھے، تو یہ ہمارے لیے پورے دن کے لیے کافی ہو جاتا تھا، کبھی ہم اپنی لاٹھیوں کے ذریعے درختوں کے پتے جھاڑتے تھے اور انہیں ہم پانی میں بھگو کر کھا لیتے تھے۔

زادی بیان کرتے ہیں: ہم ساحل سمندر پر چلتے ہوئے جا رہے تھے، اسی دوران ایک بڑے ٹیلے جیسی کوئی چیز نظر آئی، جب ہم اس کے رضی اللہ عنہ پاس آئے، تو وہ ایک جانور تھا، جسے عنبر کہا جاتا تھا، حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ مردار ہے، یہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے، پھر انہوں نے فرمایا: جی نہیں، ہم اللہ کے رسول کے بھیجے ہوئے ہیں اور اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) نکلے ہیں، تم لوگ اسے

3840–إسناده صحيح .وأبو الزبير -وهو محمد بن مسلم بن تدرُس المكي -قد صرح بالسماع عند أحمد (14337) فانتفت شبهة تدليسه، على أنه متابع. وأخرجه البخاري (4362) مختصراً، ومسلم (1935)، والنسائي (4353) و (4354) من طريق أبي الزبير المكي، به. وهو في "مسند أحمد "(14256)، و "صحيح ابن حبان "(5261 - 5259). وأخرجه مطولاً ومختصراً البخاري (2483) و (2983) و (4365)، ومسلم (1935)، وابن ماجه (4159)، والترمذي (2643)، والنسائي (4351) من طريق وهب بن كيسان، والبخاري (4361) و (4362) و (5493) و (5494)، ومسلم (1935)، والنسائي (4352) من طريق عمرو بن دينار، ومسلم (1935) من طريق عُبيدالله بن مقسم، ثلاثتهم عن جابر بن عبد الله. وهو في "مسند أحمد "(14286) و (14315) و (14337)،

Marfat.com

استعمال کرنے پر مجبور ہو، تو تم اسے کھالو، راوی کہتے ہیں: ہم نے وہاں ایک مہینہ قیام کیا ہماری تعداد تین سو تھی، ہم نے اسے اتنا کھایا کہ موٹے تازے ہو گئے، جب ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ رزق ہے، جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے نکالا تھا، کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ ہے؟ اگر ہے، تو اس میں سے ہمیں بھی کھلاؤ، راوی کہتے ہیں: تو ہم نے اس میں سے کچھ گوشت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا، تو آپ ﷺ نے اسے کھالیا۔

بَابٌ فِي الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ

باب: جب چوہا گھی میں گر جائے (تو اس کا حکم کیا ہے؟)

3841 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، أَنَّ فَأْرَةً، وَقَعَتْ، فِي سَمْنٍ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَلْقُوا مَا حَوْلَهَا وَكُلُوا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک چوہا گھی میں گر گیا، نبی اکرم ﷺ کو اس کے بارے میں بتایا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے آس پاس (کے گھی) کو نکال دو اور باقی کو کھالو۔

3842 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، - وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ - قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا وَقَعَتِ الْفَأْرَةُ فِي السَّمْنِ فَإِنْ كَانَ جَامِدًا فَأَلْقُوهَا، وَمَا حَوْلَهَا، وَإِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوهُ قَالَ: الْحَسَنُ، قَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَرُبَّمَا حَدَّثَ بِهِ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب چوہا گھی میں گر جائے، تو اگر وہ گھی جما ہوا ہو، تو اس چوہے کو اور اس کے آس پاس کے گھی کو پھینک دو اور اگر پگھلا ہوا ہو، تو تم اس کے قریب نہ جاؤ"۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

3843 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بُوذَوَيْهِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے اسی مانند روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

Marfat.com

بَابٌ فِيْ الذُّبَابِ يَقَعُ فِيْ الطَّعَامِ

باب: جب مکھی کھانے میں گر جائے

3844 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِيْ ابْنَ الْمُفَضَّلِ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ، فَامْقُلُوْهُ فَاِنَّ فِيْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً، وَفِي الْاٰخَرِ شِفَاءً، وَاِنَّهُ يَتَّقِي بِجَنَاحِهِ الَّذِيْ فِيْهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی کے برتن میں مکھی گر جائے، تو اُسے اُس کو (برتن) میں ڈبو لینا چاہیے، کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری ہوتی ہے اور دوسرے میں شفاء ہوتی ہے، اور یہ اس پر کے ذریعے بچتی ہے، جس میں بیماری ہوتی ہے''

بَابٌ فِيْ اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ

باب: جب لقمہ نیچے گر جائے؟

3845 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ، وَقَالَ: اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذَى وَلْيَاْكُلْهَا، وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلُتَ الصَّحْفَةَ، وَقَالَ: اِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيِّ طَعَامِهِ يُبَارَكُ لَهُ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کچھ کھاتے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں کے ذریعے کھاتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: جب کسی شخص کا لقمہ گر جائے، تو اس کو چاہیے کہ اس پر لگی ہوئی آلودگی کو صاف کر کے اسے کھالے اور اس کو شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم برتن کو انگلی سے پونچھ لیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کونسے حصے میں اس کے لیے برکت رکھی گئی ہے؟

بَابٌ فِيْ الْخَادِمِ يَاْكُلُ مَعَ الْمَوْلَى

باب: خادم کا آقا کے ساتھ کھانا

3846 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا صَنَعَ لِاَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامًا ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ، فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ لِيَاْكُلَ، فَاِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوْهًا فَلْيَضَعْ فِيْ يَدِهِ مِنْهُ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

"جب کسی شخص کا خادم اس کے لیے کھانا تیار کرے اور پھر وہ اس کھانے کو لے کر آئے، تو اس نے تپش اور دھوئیں کو برداشت کیا ہے، تو آدمی کو چاہیے اس خادم کو اپنے ساتھ بٹھائے، تاکہ وہ بھی کھالے، اگر کھانا کم ہو تو آدمی کو کھانے میں سے دو یا تین لقمے، اس خادم کے ہاتھ میں رکھ دینے چاہئیں"۔

بَابٌ فِي الْمِنْدِيلِ

باب: (کھانے کے بعد) رومال استعمال کرنا

3847 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحَنَّ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَهَا، أَوْ يُلْعِقَهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص کھانا کھائے، تو اپنے ہاتھ کو رومال سے اس وقت تک نہ پونچھے، جب تک وہ اس کو چاٹ نہیں لیتا، یا چٹوا نہیں لیتا"

3848 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ وَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا

❁❁ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے، اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں کے ذریعے کھاتے تھے، اور ہاتھ کو اس وقت تک کپڑے وغیرہ سے نہیں پونچھتے تھے، جب تک چاٹ نہیں لیتے تھے۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا طَعِمَ

باب: آدمی جب کھانا کھالے، تو کیا پڑھے؟

3849 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ، وَلَا مُوَدَّعٍ، وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبُّنَا

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دسترخوان جب اٹھالیا جاتا (یعنی جب آپ کھانا کھا کر فارغ ہوتے) تو یہ دعا پڑھتے تھے:

"ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، جو زیادہ ہو، پاکیزہ ہو، اس میں برکت موجود ہو، اس میں کفایت میں نہ کی گئی ہو، اور اس کو چھوڑا نہ گیا ہو، اور ہمارا پروردگار اس سے بے نیاز نہ ہو"۔

3850 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَوْ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ

Marfat.com

قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا، وَسَقَانَا، وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھا کر فارغ ہوتے تو یہ پڑھتے تھے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، جس نے ہمیں کھلایا، جس نے ہمیں پلایا اور جس نے ہمیں مسلمان بنایا''

3851 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ اَیُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ عَقِیْلٍ الْقُرَشِیِّ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ، عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَوْ شَرِبَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ، وَسَقَى وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا

❁❁ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کچھ کھا یا پی لیتے تھے، تو یہ پڑھتے تھے:

''ہر طرح کی حمد اللہ کے لیے مخصوص ہے، جس نے کھلایا اور پلایا اور اسے خوشگوار بنایا اور اس کے باہر نکلنے کا نظام بھی بنایا''

بَابٌ فِیْ غَسْلِ الْیَدِ مِنَ الطَّعَامِ

باب: کھانے کے بعد ہاتھ دھونا

3852 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ، حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ، حَدَّثَنَا سُهَیْلُ بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَامَ وَفِیْ یَدِهٖ غَمَرٌ، وَلَمْ یَغْسِلْهُ فَاَصَابَهُ شَیْءٌ، فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں سو جائے، کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی لگی ہوئی ہو، جسے اس نے دھویا نہ ہو، تو پھر اگر کوئی چیز اسے نقصان پہنچائے، تو وہ صرف اپنے آپ کو ہی ملامت کرے''۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ الدُّعَاءِ لِرَبِّ الطَّعَامِ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهُ

باب: کھانے کے بعد میزبان کے لیے دعا کرنا

3853 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ یَّزِیْدَ اَبِیْ خَالِدٍ الدَّالَانِیِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: صَنَعَ اَبُو الْهَیْثَمِ بْنُ التَّیِّهَانِ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: طَعَامًا فَدَعَا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ فَلَمَّا فَرَغُوْا قَالَ: اَثِیْبُوْا اَخَاكُمْ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا اِثَابَتُهُ؟ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا دُخِلَ بَیْتُهُ فَاُكِلَ طَعَامُهُ، وَشُرِبَ شَرَابُهُ، فَدَعَوْا لَهُ فَذٰلِكَ اِثَابَتُهُ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ابوہیثم بن تیہان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو بلوایا، جب یہ حضرات کھانا کھا کر فارغ ہو گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بھائی کو اس کو بدلہ دو، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کا بدلہ کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی شخص کے گھر جایا جائے، تو اس

Marfat.com

کے لیے دعا کی جانی چاہیے، یہ اُس کے لیے، اس کا بدلہ ہوگا''

3854 - حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ اِلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَجَاءَ بِخُبْزٍ وَزَيْتٍ، فَاَكَلَ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ، وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے، تو وہ روٹی اور روغن زیتون لے کر آ گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھالیا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تمہارے پاس روزہ داروں نے افطاری کی ہے، نیک لوگوں نے تمہارا کھانا کھایا ہے اور فرشتوں نے تمہارے لیے دعائے رحمت کی ہے''۔

Marfat.com

كِتَابُ الطِّبِّ

کتاب: طب کے بارے میں روایات

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَتَدَاوَى

باب: آدمی کا دوائی استعمال کرنا

3855 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ، فَسَلَّمْتُ ثُمَّ قَعَدْتُ، فَجَاءَ الْأَعْرَابُ مِنْ هَا هُنَا وَهَا هُنَا، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَتَدَاوَى؟ فَقَالَ: تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً، غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ الْهَرَمُ

❁❁ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب یوں تھے، جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں، میں نے سلام کیا اور بیٹھ گیا، کچھ دیہاتی اِدھر سے اور اُدھر سے آئے اور انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم دوا استعمال کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دوا استعمال کیا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری پیدا کی ہے، اس کے لیے دوا بھی بنائی ہے، صرف ایک بیماری کے لیے ایسا نہیں ہے، وہ بڑھاپا ہے۔

بَابٌ فِي الْحِمْيَةِ

باب: پرہیز کرنا

3856 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، وَأَبُو عَامِرٍ، - وَهَذَا لَفْظُ أَبِي عَامِرٍ - عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ بِنْتِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيَّةِ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَام، وَعَلِيٌّ نَاقِهٌ وَلَنَا دَوَالِي مُعَلَّقَةٌ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهَا وَقَامَ عَلِيٌّ لِيَأْكُلَ، فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ: مَهْ إِنَّكَ نَاقِهٌ حَتَّى كَفَّ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَام، قَالَتْ: وَصَنَعْتُ شَعِيرًا وَسِلْقًا، فَجِئْتُ بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ اصِبْ مِنْ هَذَا فَهُوَ أَنْفَعُ لَكَ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ هَارُونُ الْعَدَوِيَّةَ

3855–إسناده صحيح .واخرجه ابن ماجه (3436)، والترمذى (2159)، والنسائى فى "الكبرى "(7511) و (7512) من طريق زياد بن علاقة، به.وهو فى "مسند احمد "(18454)، و"صحيح ابن حبان "(6061).

Marfat.com

سیدہ اُم منذر بنت قیس انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نقاہت کا شکار تھے ہماری کھجوروں کے خوشے لٹک رہے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھانا شروع کیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کھانے لگے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم رک جاؤ، کیونکہ تم ابھی نقاہت کا شکار ہو، (یعنی بیماری سے اٹھے ہو) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ رک گئے، وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے جو اور چقندر پکائے، میں انہیں لے کر آئی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تم انہیں لو، یہ تمہارے لیے زیادہ فائدہ مند ہیں۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہارون نامی راوی نے یہ کہا ہے کہ ابوداؤد نامی راوی یہ کہتے ہیں: وہ خاتون عدویہ تھیں۔

بَابٌ فِي الْحِجَامَةِ

باب: پچھنے لگوانا

3857 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ دوا کے طور پر جو چیز استعمال کرتے ہو، اگر ان میں سے کسی میں بھلائی ہے تو وہ پچھنے لگانا ہے''۔

3858 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي، حَدَّثَنَا فَائِدٌ، مَوْلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ مَوْلَاهُ، عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ جَدَّتِهِ سَلْمَى خَادِمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْتَكِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا فِي رَأْسِهِ إِلَّا قَالَ: احْتَجِمْ، وَلَا وَجَعًا فِي رِجْلَيْهِ، إِلَّا قَالَ اخْضِبْهُمَا

سیدہ سلمہ رضی اللہ عنہا، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ تھیں، وہ بیان کرتی ہیں: جب بھی کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سر میں درد کی شکایت لے کر آیا، تو آپ یہی فرماتے: تم پچھنے لگواؤ اور جب کوئی پاؤں میں درد کی شکایت لے کر آتا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے: تم مہندی لگاؤ۔

بَابٌ فِي مَوْضِعِ الْحِجَامَةِ

باب: پچھنے لگوانے کی جگہ

3857- صحيح لغيره، وهذا إسناد حسن من أجل محمد بن عمرو -وهو ابن علقمة الليثي- أبو سلمة: هو ابن عبد الرحمن بن عوف، وحماد: هو ابن سلمة. وأخرجه ابن ماجه (3476) من طريق حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وهو في "مسند أحمد" (8513)، و"صحيح ابن حبان" (6078). وفي الباب عن أنس بن مالك عند البخاري (5696)، ومسلم (1577)، والترمذي (1324) بلفظ: "إن أمثل" وفي رواية: "خير- ما تداويتم به الحجامة والقسط البحري". وعن جابر بن عبد الله، عند البخاري (5683)، ومسلم (2205)

Marfat.com

3859 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ، وَكَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ، - قَالَ: كَثِيْرٌ اِنَّهُ حَدَّثَهُ -: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِمُ عَلٰى هَامَتِهِ، وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: مَنْ اَهْرَاقَ مِنْ هٰذِهِ الدِّمَاءِ، فَلَا يَضُرُّهُ اَنْ لَا يَتَدَاوٰى بِشَيْءٍ لِشَيْءٍ

❁❁ حضرت ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر اور دونوں کندھوں کے درمیان پچھنے لگواتے تھے، آپ یہ فرماتے تھے:

''جو شخص ان مقامات سے کچھ خون بہادے، تو اگر وہ کسی بیماری کے لیے کوئی اور دوا استعمال نہیں کرتا، تو بھی اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا''۔

3860 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ ثَلَاثًا فِي الْاَخْدَعَيْنِ، وَالْكَاهِلِ قَالَ مُعَمَّرٌ: احْتَجَمْتُ فَذَهَبَ عَقْلِي حَتّٰى كُنْتُ اُلَقِّنُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي صَلَاتِي، وَكَانَ احْتَجَمَ عَلٰى هَامَتِهِ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گردن کی دونوں طرف کی رگوں اور کندھے کے درمیان میں تین مرتبہ پچھنے لگوائے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے پچھنے لگوائے تو میری یادداشت خراب ہوگئی، یہاں تک کہ مجھے نماز کے دوران سورۃ فاتحہ میں بھی لقمہ دیا جاتا تھا، راوی کہتے ہیں: انہوں نے اپنے سر پر پچھنے لگوائے تھے۔

بَابُ مَتَى تُسْتَحَبُّ الْحِجَامَةُ

باب: کب پچھنے لگوانا مستحب ہے

3861 - حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ، وَاِحْدَى وَعِشْرِيْنَ، كَانَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص 17، 19 یا 21 تاریخ کو پچھنے لگوائے، تو یہ ہر بیماری کے لیے شفا ہوگی''۔

3862 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، اَخْبَرَتْنِيْ عَمَّتِيْ كَبْشَةُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرَةَ، وَقَالَ: غَيْرُ مُوْسَى كَبِيْسَةُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ اَبَاهَا، كَانَ يَنْهٰى اَهْلَهُ عَنِ الْحِجَامَةِ، يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، وَيَزْعُمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ يَوْمُ الدَّمِ، وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَرْقَا

❁❁ کبشہ بنت ابوبکرہ بیان کرتی ہیں: ان کے والد اپنے گھر والوں کو منگل کے دن پچھنے لگوانے سے منع کرتے تھے، اور یہ

Marfat.com

بیان کرتے تھے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''منگل کا دن خون کا مخصوص دن ہے، اس میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے، جس میں خون رکتا نہیں ہے''۔

3863- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ عَلٰى وِرْكِهِ، مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِهِ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے درد کی وجہ سے، اپنے پہلو پر پچھنے لگوائے تھے۔

بَابٌ فِي قَطْعِ الْعِرْقِ وَمَوْضِعِ الْحَجْمِ

باب: فصد کھلوانا اور پچھنے لگوانے کی جگہ

3864- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُبَيٍّ طَبِيبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی طرف ایک معالج کو بھیجا، جس نے ان کی ایک رگ کو کاٹ دیا۔

بَابٌ فِي الْكَيِّ

باب: داغ لگوانا

3865- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَيِّ فَاكْتَوَيْنَا، فَمَا اَفْلَحْنَ، وَلَا اَنْجَحْنَ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَكَانَ يَسْمَعُ تَسْلِيمَ الْمَلَائِكَةِ فَلَمَّا اكْتَوَى انْقَطَعَ عَنْهُ فَلَمَّا تَرَكَ رَجَعَ اِلَيْهِ

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے (علاج کے طور پر گرم چیز) کا داغ لگوانے سے منع کیا ہے، ہم نے (ایک مرتبہ علاج کے طور پر) داغ لگوائے، لیکن نہ تو ان میں کامیابی حاصل ہوئی اور نہ ہی ان کا فائدہ ہوا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: راوی کہتے ہیں: وہ فرشتوں کے سلام کرنے کی آواز سنا کرتے تھے، جب انہوں نے داغ لگوائے، تو یہ آواز آنا بند ہوگی، جب انہوں نے یہ عمل ترک کر دیا، تو وہ پھر آنے لگی۔

3866- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوٰى سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ مِنْ رَمْيَةٍ

3864- إسناده قوي من أجل أبي سفيان -وهو طلحة بن نافع- فهو صدوق لا بأس به. الأعمش: هو سليمان بن مهران، وأبو معاوية: هو محمد بن حازم الضرير. وأخرجه مسلم (2207) من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد، وزاد: لم كراه عليه. وأخرجه مسلم (2207) من طريق جرير بن عبد الحميد و (2207) من طريق سفيان الثوري، و (2207) من طريق شعبة، ثلاثتهم عن سليمان الأعمش، به. بذكر الكي دون ذكر قطع العرق. وهو في "مسند أحمد" (14252) و (14379).

Marfat.com

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو تیر لگنے کی جگہ پر (زخم کی جگہ پر) داغ لگوائے تھے۔

بَابٌ فِيْ السَّعُوطِ

باب: ناک میں دوا ڈالنا

3867 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَطَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناک میں ڈالی جانے والی دوائی استعمال کی تھی۔

بَابٌ فِيْ النُّشْرَةِ

باب: منتر پڑھنا

3868 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ مَعْقِلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ، يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ: هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منتر پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: یہ شیطانی عمل ہے۔

بَابٌ فِيْ التِّرْيَاقِ

باب: تریاق کا بیان

3869 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا شَرَاحِيلُ بْنُ يَزِيدَ الْمَعَافِرِیُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ التَّنُوخِیِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا اُبَالِی مَا اَتَيْتُ اِنْ اَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا، اَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيمَةً، اَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِی

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: هٰذَا كَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً وَقَدْ رَخَّصَ فِيهِ قَوْمٌ يَعْنِی التِّرْيَاقَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ میں کیا کرتا ہوں، اگر میں نے تریاق پیا ہوا ہو، یا تعویذ لٹکایا ہوا ہو، یا اپنی طرف سے شعر کہا ہوا ہو''

Marfat.com

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص ہے، جب کہ بعض حضرات نے اس کے بارے میں رخصت دی ہے، یعنی تریاق کے بارے میں رخصت دی ہے۔

بَابٌ فِي الْاَدْوِيَةِ الْمَكْرُوهَةِ

باب: ناپسندیدہ دوائیں

3870 - قَالَ: لَنَا حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیث دوا (استعمال کرنے) سے منع کیا ہے۔

3871 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ: اَنَّ طَبِيبًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِي دَوَاءٍ، فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا

❁❁ عبدالرحمٰن بن عثمان بیان کرتے ہیں: ایک معالج نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مینڈک کے بارے میں دریافت کیا، کہ کیا وہ اسے دوا میں استعمال کر سکتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مارنے سے منع کر دیا۔

3872 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَسَا سُمًّا فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ، يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا اَبَدًا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص زہر پی لے گا (آخرت میں) وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا، جسے وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ پیتا رہے گا''۔

3873 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ اَبِيهِ ذَكَرَ طَارِقُ بْنُ سُوَيْدٍ اَوْ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ، فَنَهَاهُ، ثُمَّ سَاَلَهُ فَنَهَاهُ، فَقَالَ لَهُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنَّهَا دَوَاءٌ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، وَلٰكِنَّهَا دَاءٌ

❁❁ حضرت طارق بن سوید رضی اللہ عنہ (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں: حضرت سوید بن طارق رضی اللہ عنہ) نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے بارے میں دریافت کیا، تو آپ نے انہیں اس سے منع کر دیا، انہوں نے پھر آپ سے دریافت کیا، تو آپ نے پھر منع کر دیا، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! یہ دوا (کے طور پر استعمال ہوتی ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

3872 - إسناده صحيح. أبو صالح: هو ذكوان السمان، والأعمش: هو سليمان بن مهران، وأبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير. وأخرجه البخاري (5778)، ومسلم (109)، وابن ماجه (3460)، والترمذي (2167 - 2165)، والنسائي (1965) من طريق سليمان الأعمش، به. وهو في "مسند أحمد" (7448)، و"صحيح ابن حبان" (5986).

Marfat.com

فرمایا: بلکہ یہ بیماری ہے۔

3874 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ، وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ

❁❁ حضرت ابودرداءؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوائی (دونوں) نازل کی ہیں اور اس نے ہر بیماری کے لیے دوا مخصوص کی ہے، تو تم لوگ دوا استعمال کرو، لیکن حرام چیز کو دوا کے طور پر استعمال نہ کرو''۔

بَابٌ فِي تَمْرَةِ الْعَجْوَةِ

باب: عجوہ کھجور کا بیان

3875 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: مَرِضْتُ مَرَضًا اَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا عَلٰى فُؤَادِي فَقَالَ: اِنَّكَ رَجُلٌ مَفْئُودٌ، ائْتِ الْحَارِثَ بْنَ كَلَدَةَ اَخَا ثَقِيفٍ فَاِنَّهُ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ فَلْيَاْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ فَلْيَجَأْهُنَّ بِنَوَاهُنَّ ثُمَّ لِيَلُدَّكَ بِهِنَّ

❁❁ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں بیمار ہوگیا، نبی اکرم ﷺ میری عیادت کرنے کے لیے میرے پاس تشریف لائے، آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر رکھا، تو مجھے اس کی ٹھنڈک اپنے دل میں محسوس ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا:

''تم دل کے مریض ہو، تم بنوثقیف سے تعلق رکھنے والے حارث بن کلدہ کے پاس جاؤ، کیونکہ وہ حکمت کرتا ہے اسے چاہیے کہ وہ مدینہ منورہ کی سات عجوہ کھجوریں لے کر انہیں گٹھلیوں سمیت پیس لے اور پھر وہ تمہیں کھلا دے''۔

3876 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ

❁❁ عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالے، تو اس دن کوئی زہر یا جادو، اسے نقصان نہیں پہنچائے گا''۔

3876- إسناده صحيح. أبو أسامة: هو حماد بن أسامة. وأخرجه البخاري (5445)، ومسلم (2047)، والنسائي في "الكبرى" (6680) من طرق عن هاشم بن هاشم، به. وهو في "مسند أحمد" (1572)، وأخرجه مسلم (2047)

Marfat.com

بَابٌ فِي الْعِلَاقِ

باب: حلق کو ملنا

3877 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَحَامِدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِي قَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ: عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ: يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: يَعْنِي بِالْعُودِ: الْقُسْطَ

❁❁ سیدہ اُم قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اپنے چھوٹے بیٹے کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، میں نے اس کا گلا ملا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس طرح گلا مل کے، اپنی اولاد کو کیوں تکلیف پہنچاتی ہو؟ تم خواتین عود ہندی استعمال کیا کرو، کیونکہ اس میں سات (بیماریوں) سے شفاء ہے، اسے ناک میں بھی ٹپکایا جاتا ہے اور ذات الجنب کی تکلیف میں اسے منہ میں ٹپکایا جاتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس عود سے مراد قسط ہے۔

بَابٌ فِي الْأَمْرِ بِالْكُحْلِ

باب: سرمہ لگانا

3878 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ، وَإِنَّ خَيْرَ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ: يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم سفید کپڑے پہنا کرو، کیونکہ یہ تمہارا سب سے بہتر لباس ہے اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو اور تمہارے سرموں میں سب سے بہتر اثمد ہے، یہ بینائی کو تیز کرتا ہے اور بال اُگاتا ہے"۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَيْنِ

باب: نظر لگ جانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

3879 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعَيْنُ حَقٌّ

Marfat.com

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نظر لگ جانا حق ہے''

3880 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ یُؤْمَرُ الْعَائِنُ فَیَتَوَضَّاُ ثُمَّ یَغْتَسِلُ مِنْهُ الْمَعِینُ

٭٭ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جس شخص کی نظر لگتی تھی اسے یہ حکم دیا جاتا تھا کہ وہ وضو کرے (اور اپنے وضو کا بچا ہوا پانی اسے دے، جس کو نظر لگی ہے) اور جسے نظر لگی ہے، وہ اس کے ذریعے غسل کرلے۔

بَابٌ فِی الْغَیْلِ

باب: دودھ پلانے والی عورت کے ساتھ مباشرت کرنا

3881 - حَدَّثَنَا الرَّبِیعُ بْنُ نَافِعٍ اَبُوْ تَوْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیدَ بْنِ السَّكَنِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: لَا تَقْتُلُوا اَوْلَادَكُمْ سِرًّا، فَاِنَّ الْغَیْلَ یُدْرِكُ الْفَارِسَ فَیُدَعْثِرُهُ عَنْ فَرَسِهِ

٭٭ سیدہ اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اپنی اولاد کو مخفی طور پر قتل نہ کرو، دودھ پلاتی عورت کے ساتھ صحبت کرنے کا اثر گھڑ سوار تک پہنچتا ہے اور اسے اس کے گھوڑے سے گرا دیتا ہے''۔

3882 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جُدَامَةَ الْاَسَدِیَّةِ، اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِیلَةِ حَتّٰى ذَكَرْتُ اَنَّ الرُّوْمَ، وَفَارِسَ یَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ فَلَا یَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ قَالَ مَالِكٌ: الْغِیلَةُ: اَنْ یَمَسَّ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ وَهِیَ تُرْضِعُ

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جدامہ اسدیہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پہلے میں نے یہ ارادہ کیا کہ دودھ پلانے کے دوران (عورت کے ساتھ) صحبت کرنے سے منع کردوں، لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ اہل روم اور اہل فارس ایسا کرتے ہیں، لیکن ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں ہوتا''۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: غیلہ سے مراد یہ ہے، آدمی اپنی بیوی کے ساتھ اس وقت صحبت کرے، جب وہ دودھ پلا رہی ہو۔

Marfat.com

بَابٌ فِي تَعْلِيقِ التَّمَائِمِ

باب: تعویذ لٹکانا

3883 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنِ ابْنِ أَخِي زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ زَيْنَبَ، امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الرُّقَى، وَالتَّمَائِمَ، وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ قَالَتْ: قُلْتُ: لِمَ تَقُولُ هٰذَا؟ وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِي تَقْذِفُ وَكُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى فُلَانٍ الْيَهُودِيِّ يَرْقِينِي فَإِذَا رَقَانِي سَكَنَتْ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّمَا ذَاكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخُسُهَا بِيَدِهِ فَإِذَا رَقَاهَا كَفَّ عَنْهَا، إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكِ أَنْ تَقُولِي كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

❁❁ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں، وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''بے شک جھاڑ پھونک (زمانہ جاہلیت کے رواج کے مطابق) تعویذ منکے اور تولہ شرک ہیں''۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے کہا: آپ یہ بات کیوں کہہ رہے ہیں؟ اللہ کی قسم! میری آنکھ میں تکلیف ہوتی ہے تو میں فلاں یہودی کے پاس جاتی ہوں، وہ مجھ پر دم کرتا ہے، وہ جب مجھ پر دم کرتا ہے، تو یہ ٹھیک ہو جاتی ہے، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شیطان کا عمل ہے وہ اس آنکھ پر اپنا ہاتھ مارتا ہے، جب وہ یہودی اس پر دم کر دیتا ہے، تو وہ ہاتھ مارنے سے رک جاتا ہے، تمہارے لیے یہ کافی تھا کہ تم وہ پڑھ لیتی، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے۔

''اے لوگوں کے پروردگار! تو تکلیف کو دور کر دے، تو شفاء عطاء کر دے، تو شفاء عطاء کرنے والا ہے، تیرے علاوہ اور کوئی شفا عطا نہیں کر سکتا، ایسی شفاء عطا کر، جو بیماری کو باقی نہ رہنے دے''۔

3884 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ، أَوْ حُمَةٍ

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دم صرف نظر لگنے پر، یا زہریلے جانور کے کاٹنے پر کیا جاتا ہے''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّقَى

باب: دم کرنا

3885 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، وَابْنُ السَّرْحِ، - قَالَ: أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، وَقَالَ: ابْنُ السَّرْحِ - أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَقَالَ: ابْنُ

Marfat.com

صَالِحٍ: مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ - قَالَ: اَحْمَدُ وَهُوَ مَرِيضٌ - فَقَالَ: اكْشِفِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ ثُمَّ اَخَذَ تُرَابًا مِنْ بَطْحَانَ فَجَعَلَهُ فِيْ قَدَحٍ ثُمَّ نَفَثَ عَلَيْهِ بِمَاءٍ وَصَبَّهُ عَلَيْهِ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: قَالَ ابْنُ السَّرْحِ يُوْسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الصَّوَابُ

❁❁ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے، وہ اس وقت بیمار تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی:

''اے لوگوں کے پروردگار! ثابت بن قیس بن شماس سے تکلیف کو دور کر دے''

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطحان کی مٹی لی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک پیالے میں ڈالا اور پھر پانی پر پھونک مار کر اس پر ڈال دیا اور پھر اسے ان پر چھڑک دیا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن سرح کہتے ہیں راوی کا نام یوسف بن محمد ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ درست ہے۔

3886 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنَّا نَرْقِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ تَكُنْ شِرْكًا

❁❁ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں ہم لوگ جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے، ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے دم کے الفاظ میرے سامنے پیش کرو، دم کرنے میں کوئی حرج نہیں، جبکہ اس میں شرکیہ الفاظ نہ ہوں۔

3887 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْمِصِّيصِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ، عَنِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ فَقَالَ لِيْ: اَلَا تُعَلِّمِيْنَ هٰذِهِ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيْهَا الْكِتَابَةَ

❁❁ سیدہ شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے، میں اس وقت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی ہوئی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

''تم نے جس طرح اسے لکھنا سکھایا ہے، اس طرح اسے پھوڑے پھنسیوں کا دم کیوں نہیں سکھاتی ہو''۔

3888 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتِيْ، قَالَتْ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ، يَقُوْلُ: مَرَرْنَا بِسَيْلٍ فَدَخَلْتُ فَاغْتَسَلْتُ فِيْهِ فَخَرَجْتُ مَحْمُوْمًا فَنُمِيَ ذٰلِكَ اِلٰى

Marfat.com

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مُرُوا اَبَا ثَابِتٍ يَتَعَوَّذُ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي وَالرُّقَى صَالِحَةٌ فَقَالَ: لَا رُقْيَةَ اِلَّا فِي نَفْسٍ اَوْ حُمَةٍ اَوْ لَدْغَةٍ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: الْحُمَةُ: مِنَ الْحَيَّاتِ وَمَا يَلْسَعُ

❀❀ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک نہر کے پاس سے گزرا، میں اس میں داخل ہوا، میں نے اس میں غسل کیا، جب میں باہر نکلا تو مجھے بخار ہو گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک اس بات کی اطلاع پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوثابت سے کہو کہ وہ دم کرے۔

راوی خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: اے میرے آقا کیا دم کرنا ٹھیک ہوتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: دم صرف نظر لگنے پر یا سانپ کے کاٹنے پر یا بچھو کے ڈنگ مارنے پر ہوتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لفظ حمہ سانپ کے کاٹنے کے لیے اور ڈسنے والے جانور کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

3889 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، ح وحَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ الْعَبَّاسُ: عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ، اَوْ حُمَةٍ، اَوْ دَمٍ يَرْقَأُ لَمْ يَذْكُرِ الْعَبَّاسُ الْعَيْنَ وَهٰذَا لَفْظُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دم صرف نظر لگنے پر، یا زہریلے جانور کے کاٹنے پر، یا بہتے ہوئے خون پر ہوتا ہے''۔

عباس نامی راوی نے نظر لگنے کا ذکر نہیں کیا اور روایت کے یہ الفاظ سلیمان بن داؤد کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ كَيْفَ الرُّقَى

باب: کیسے دم کیا جائے؟

3890 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، قَالَ: قَالَ اَنَسٌ يَعْنِي لِثَابِتٍ اَلَا اَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَأْسِ، اشْفِ اَنْتَ الشَّافِي، لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ، اشْفِهِ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

❀❀ عبدالعزیز بن صہیب بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ثابت سے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ دم نہ کروں؟ جو

3888- المرفوع منه صحيح لغيره، وهذا إسناد حسن. الرباب جدة عثمان بن حكيم -وان انفرد بالرواية عنها حفيدها عثمان- تابعية كبيرة سمعت من سهل بن حُنَيف المتوفى فى خلافة علي بن أبى طالب يعنى قبل الأربعين. وقد وردت قصة اغتسال سهل بن حنيف اصابته بالعين من طريق آخر صحيح يعضد هذه الرواية عند مالك فى "موطئه 938 /2 "و 939وابن ماجه (3509)، والنسائى فى"الكبرى"(7571) و(7572)، وهى فى "مسند أحمد" (15980). واخرجه من طريق المصنف هنا النسائى فى "الكبرى "(10015) و(10806) من طريق عبد الواحد بن زياد، بهذا الإسناد. وهو فى "مسند احمد "(15978). ويشهد للمرفوع منه حديث عائشة عند البخارى (5741) بلفظ: رخص النبى -صلى الله عليه وسلم- الرقية من كل ذى حُمة

Marfat.com

نبی اکرم ﷺ کا دم ہے، انہوں نے عرض کی: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ پڑھا:

''اے اللہ! اے لوگوں کے پروردگار! اے تکلیف کو لے جانے والے! تو شفاء عطا کردے، تو شفاء عطا کرنے والا ہے، تیرے علاوہ اور کوئی شفاء عطا کرنے والا نہیں ہے، تو ایسی شفاء عطا کردے، جو بیماری کو رہنے ہی نہ دے''۔

3891 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ السُّلَمِيَّ، اَخْبَرَهُ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ، اَخْبَرَهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ، اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُثْمَانُ: وَبِيْ وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُهْلِكُنِيْ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: امْسَحْهُ بِيَمِينِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ، وَقُلْ: اَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ، مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ قَالَ: فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ، فَاَذْهَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ بِيْ، فَلَمْ اَزَلْ آمُرُ بِهِ اَهْلِي وَغَيْرَهُمْ

❀❀ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت حاضر ہوئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے اتنی تکلیف تھی کہ جو مجھے ہلاکت کے قریب پہنچا چکی تھی، راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنا دائیاں ہاتھ تکلیف کی جگہ پر سات مرتبہ پھیرو اور یہ پڑھو:

''میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں، اس چیز کے شر سے، جسے میں پا رہا ہوں''

راوی کہتے ہیں: میں نے ایسا ہی کیا، تو اللہ تعالیٰ نے میری تکلیف کو ختم کر دیا اس کے بعد میں اپنے گھر والوں کو اور دوسرے لوگوں کو مسلسل اسی دم کی تلقین کرتا ہوں۔

3892 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ زِيَادَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ اشْتَكَى مِنْكُمْ شَيْئًا، اَوِ اشْتَكَاهُ اَخٌ لَهُ فَلْيَقُلْ رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ، تَقَدَّسَ اسْمُكَ، اَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْاَرْضِ، اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا، اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ، اَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ، فَيَبْرَاَ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے جو شخص بیمار ہو جائے، یا جس کے بھائی کو بیماری لاحق ہو، تو اسے یہ پڑھنا چاہیے:

''ہمارا پروردگار وہ اللہ ہے، جو آسمان میں ہے (اے اللہ!) تیرا اسم مقدس ہے، تیرا حکم آسمان اور زمین میں (نافذ ہوتا ہے) جس طرح تیری رحمت آسمان میں ہے، اس طرح اپنی رحمت زمین میں بھی کر دے، تو ہمارے گناہوں اور خطاؤں کو معاف کر دے، تو پاکیزہ لوگوں کا پروردگار ہے، تو اپنی رحمت کا ایک حصہ اور اپنی شفاء کا ایک حصہ اس تکلیف

3902- إسناده صحيح. عروة: هو ابن الزبير بن العوّام، وابن شهاب: هو الزهري، والقعنبي: هو عبد الله بن مسلمة بن قَعْنَب. وهو في "موطأ مالك" 2/ 942. واخرجه البخاري (4439)، ومسلم (2192)، وابن ماجه (3528) و (3529)، والنسائي في "الكبرى" (7049) و (7488) و (7502) و (7506) و (7507) و (10781)

Marfat.com

پر بھی نازل کر دے"۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو ایسا شخص ٹھیک ہو جائے گا۔

3893 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْفَزَعِ كَلِمَاتٍ: اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ، مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَاَنْ يَحْضُرُونِ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُعَلِّمُهُنَّ مَنْ عَقَلَ مِنْ بَنِيهِ، وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْ كَتَبَهُ فَاَعْلَقَهُ عَلَيْهِ

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ گھبراہٹ کے موقع پر انہیں یہ کلمات پڑھنے کی تعلیم دیتے تھے:

"میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں، اس کے غضب سے اور اس کے بندوں کے شر سے، اور شیاطین کے وسوسوں سے اور ان کے میرے پاس آنے سے"۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے سمجھ دار بچوں کو ان کلمات کی تعلیم دیتے تھے اور جو بچے ابھی سمجھدار نہیں ہوئے ہوتے تھے (یعنی کم عمر ہوتے تھے) تو ان کے لیے یہ تحریر کر کے ان کے گلے میں لٹکا دیتے تھے۔

3894 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ، اَخْبَرَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: رَاَيْتُ اَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ قَالَ: اَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ: النَّاسُ اُصِيبَ سَلَمَةُ فَاُتِيَ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَفَثَ فِيَّ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ

❀❀ یزید بن ابوعبید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کی پنڈلی میں (تلوار) کی ضرب کا نشان دیکھا تو میں نے دریافت کیا: یہ کیسے لگا؟ انہوں نے بتایا: یہ غزوہ خیبر کے موقع پر مجھے لگا تھا، (یہ اتنا شدید تھا) کہ لوگوں نے کہا کہ اب سلمہ مر جائے گا، مجھے نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا، تو نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ مجھ پر پھونک ماری، اس کے بعد مجھے آج تک اس میں کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔

3895 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِلْاِنْسَانِ اِذَا اشْتَكَى يَقُولُ: بِرِيقِهِ ثُمَّ قَالَ بِهِ فِي التُّرَابِ: تُرْبَةُ اَرْضِنَا، بِرِيقَةِ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيمُنَا، بِاِذْنِ رَبِّنَا

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب کوئی شخص بیمار ہوتا، تو نبی اکرم ﷺ اپنے لعاب دہن کے ساتھ مٹی لگا کر اس شخص کو لگاتے اور یہ پڑھتے:

"ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے ایک شخص کے لعاب دہن کے ساتھ ہے، ہمارے پروردگار کے اذن کے تحت ہمارے بیمار کو شفاء نصیب ہوگی"۔

Marfat.com

3896 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ زَكَرِيَّا، قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرٌ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ عَمِّهِ، أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ، ثُمَّ أَقْبَلَ رَاجِعًا مِنْ عِنْدِهِ، فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ عِنْدَهُمْ رَجُلٌ مَجْنُونٌ مُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ، فَقَالَ أَهْلُهُ: إِنَّا حُدِّثْنَا أَنَّ صَاحِبَكُمْ هٰذَا قَدْ جَاءَ بِخَيْرٍ، فَهَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ تُدَاوِيهِ؟ فَرَقَيْتُهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَبَرَأَ، فَأَعْطَوْنِي مِائَةَ شَاةٍ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: هَلْ إِلَّا هٰذَا وَقَالَ مُسَدَّدٌ: فِي مَوْضِعٍ آخَرَ هَلْ قُلْتَ غَيْرَ هٰذَا؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ خُذْهَا فَلَعَمْرِي لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ

❁❁ خارجہ بن صلت اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے اسلام قبول کرلیا، جب وہ واپس جارہے تھے، تو ان کا گزر ایک قوم کے پاس سے ہوا، جن کے درمیان ایک پاگل شخص موجود تھا، جسے زنجیروں میں جکڑا گیا تھا، اس کے گھر والوں نے ان سے کہا: ہمیں پتہ چلا ہے کہ آپ کے یہ آقا بھلائی لے کر آئے ہیں، تو کیا آپ کے پاس کوئی ایسی چیز ہے، جس کے ذریعے آپ اس کا علاج کردیں (راوی کہتے ہیں) میں نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کیا، تو وہ ٹھیک ہوگیا، ان لوگوں نے سو بکریاں دیں، میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ کو اس بارے میں بتایا، تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا تم نے صرف یہی سورۃ پڑھ کر دم کیا تھا؟ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: کیا تم نے اس کے علاوہ بھی کچھ پڑھا تھا؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے حاصل کرلو، میری زندگی کی قسم! لوگ جھوٹا دم کر کے کھاتے ہیں اور تم حق دم کر کے کھاؤ گے"

3897 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ، عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ مَرَّ، قَالَ: فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً، كُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَ، فَكَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ، فَأَعْطَوْهُ شَيْئًا، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مُسَدَّدٍ

❁❁ خارجہ بن صلت اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ان کا گزر (کسی قوم) کے پاس سے ہوا، تو وہ تین دن تک صبح وشام اس شخص کو سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کرتے رہے، جب وہ سورۃ کو مکمل کرتے، تو اپنا لعاب جمع کرتے اور اس مریض پر پھونک مار دیتے، تو وہ شخص (یوں ٹھیک ہوگیا) جیسے اُسے رسی سے آزاد کیا گیا ہو، ان لوگوں نے انہیں کچھ دیا، وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

3898 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا، مِمَّنْ أَسْلَمَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لُدِغْتُ اللَّيْلَةَ فَلَمْ أَنَمْ حَتَّى أَصْبَحْتُ، قَالَ مَاذَا؟ قَالَ: عَقْرَبٌ قَالَ: أَمَا إِنَّكَ لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

Marfat.com

سہیل بن ابوصالح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا، ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اسی دوران آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! گزشتہ رات میں ایک زہریلے جانور کے ڈنگ مارنے کی وجہ سے سو نہیں سکا، مجھے صبح تک نیند نہیں آئی، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا چیز تھی؟ اس نے عرض کی: بچھو تھا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لیے ہوتے، تو انشاء اللہ یہ تمہیں نقصان نہ پہنچاتا (وہ کلمات یہ ہیں)

"میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں، ہر اس چیز کے شر سے، جسے اس نے پیدا کیا ہے"

3899 - حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَارِقٍ يَعْنِي ابْنَ مَخَاشِنٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِلَدِيغٍ لَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ، قَالَ: فَقَالَ: لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يُلْدَغْ أَوْ لَمْ يَضُرَّهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا، جسے بچھو نے ڈنگ مارا تھا راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے یہ پڑھا ہوتا:

"میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں، ہر اس چیز کے شر سے، جسے اس نے پیدا کیا ہے"

تو اس شخص کو ڈنگ نہ مارا جاتا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) نقصان نہ پہنچایا جاتا۔

3900 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَهْطًا، مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوا فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا فَنَزَلُوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْءٌ يَنْفَعُ صَاحِبَنَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: نَعَمْ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْقِي وَلَكِنِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَأَبَيْتُمْ أَنْ تُضَيِّفُونَا، مَا أَنَا بِرَاقٍ حَتَّى تَجْعَلُوا لِي جُعْلًا، فَجَعَلُوا لَهُ قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ، فَأَتَاهُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ أُمَّ الْكِتَابِ وَيَتْفُلُ حَتَّى بَرَأَ كَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ، قَالَ: فَأَوْفَاهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ فَقَالُوا: اقْتَسِمُوا فَقَالَ: الَّذِي رَقَى لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْتَأْمِرَهُ فَغَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ أَيْنَ عَلِمْتُمْ أَنَّهَا رُقْيَةٌ، أَحْسَنْتُمْ، اقْتَسِمُوا، وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب سفر پر روانہ ہوئے، راستے میں ایک جگہ انہوں نے ایک عرب قبیلے کے پاس پڑاؤ کیا، تو ان قبیلے والوں میں سے ایک نے کہا: ہمارے سردار کو زہریلے جانور نے کاٹ لیا ہے، تو کیا تم میں سے کسی ایک کے پاس کوئی ایسی چیز ہے، جو ہمارے ساتھی کو فائدہ پہنچائے؟ تو ان لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: جی ہاں! اللہ کی قسم! میں دم کر سکتا ہوں، لیکن ہم نے تمہیں مہمان نوازی کے لیے کہا، تو تم نے ہمیں مہمان بنانے سے انکار کر دیا تھا، اب میں اس وقت تک دم نہیں کروں گا، جب تک تم میرے لیے معاوضہ طے نہیں کرو گے، تو ان لوگوں نے اس شخص کے لیے بکریوں کا

Marfat.com

ایک ریوڑ معاوضے کے طور پر طے کر دیا، وہ شخص اس سردار کے پاس آیا، اس نے سورہ فاتحہ پڑھ کر اسے دم کیا تو وہ سرداریوں ٹھیک ہو گیا، جیسے اسے رسیوں سے آزاد کر دیا گیا ہو، راوی کہتے ہیں: ان لوگوں نے انہیں پوری ادائیگی کی جو طے کی تھی، جس پر ان کے درمیان معاہدہ طے ہوا تھا، پھر ان لوگوں نے کہا، انہیں تقسیم کر لو، تو جس شخص نے دم کیا تھا، اس نے کہا: تم اس وقت تک ایسا نہ کرو، جب تک ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر حکم دریافت نہیں کر لیتے، پھر وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگوں کو کیسے پتہ چلا، اس کا دم بھی ہوتا ہے، تم نے اچھا کیا ہے، تم اسے تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھنا''

3901 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، ح، وحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ التَّمِیمِیِّ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: اَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْنَا عَلٰى حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ، فَقَالُوا: اِنَّا اُنْبِئْنَا اَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ، فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ اَوْ رُقْيَةٍ فَاِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوهًا فِی الْقُيُودِ؟ قَالَ: فَقُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: فَجَاءُوا بِمَعْتُوهٍ فِی الْقُيُودِ، قَالَ: فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ غُدْوَةً، وَعَشِيَّةً، كُلَّمَا خَتَمْتُهَا اَجْمَعُ بُزَاقِی ثُمَّ اَتْفُلُ فَكَاَنَّمَا نَشِطَ مِنْ عِقَالٍ، قَالَ: فَاَعْطَوْنِیْ جُعْلًا، فَقُلْتُ: لَا، حَتّٰی اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: كُلْ فَلَعَمْرِی مَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ

❁❁ خارجہ بن صلت اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت سے واپس آ رہے تھے ہمارا گزر ایک عرب قبیلے کے پاس سے ہوا، ان لوگوں نے کہا: ہمیں یہ پتہ چلا ہے کہ تم ان صاحب کی طرف سے بھلائی لے کر آئے ہو، تو کیا تمہارے پاس کوئی ایسی دوا یا کوئی ایسا دم ہے؟ کیونکہ ہمارے یہاں ایک پاگل ہے، جسے زنجیروں میں جکڑا گیا ہے، تو ہم نے جواب دیا: جی ہاں! پھر وہ لوگ اس پاگل کو زنجیروں میں جکڑ کر لے کر آئے راوی کہتے ہیں: میں نے تین دن تک صبح و شام اس پر سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا، جب میں سورۃ مکمل کر لیتا، تو میں اپنے لعاب کو جمع کرتا اور اس پر دم کر دیتا، تو اس کا یہ حال ہو گیا، جیسے اسے رسیوں سے آزاد کر دیا گیا ہو، راوی کہتے ہیں: تو ان لوگوں نے مجھے اس کا معاوضہ دیا، میں نے کہا: نہیں! جب تک میں اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت نہیں کرتا (اس وقت تک انہیں استعمال نہیں کروں گا) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم کھالو! میری زندگی کی قسم! لوگوں کو باطل دم کے عوض میں کھا جاتے ہیں اور تم نے حق دم کے عوض میں کھانا ہے''

3902 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اشْتَكٰی يَقْرَاُ فِیْ نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ، فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ اَقْرَاُ عَلَيْهِ وَاَمْسَحُ عَلَيْهِ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں، وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب بیمار ہوتے تھے، تو آپ ﷺ دل میں معوذات پڑھ کر دم کیا کرتے تھے، جب آپ ﷺ کی بیماری شدید ہو گئی تو میں آپ پر پڑھ کر آپ ﷺ

Marfat.com

کا دست مبارک آپ پر پھیرتی تھی، میں اس دستِ مبارک کی برکت امید رکھتے ہوئے (ایسا کرتی تھی)

بَابٌ فِی السُّمْنَةِ

موٹا ہونا

3903 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سَيَّارٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَرَادَتْ اُمِّي اَنْ تُسَمِّنَنِي لِتُدْخِلَنِي عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَمْ اَقْبَلْ عَلَيْهَا بِشَيْءٍ مِمَّا تُرِيدُ حَتّٰى اَطْعَمَتْنِي الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ، فَسَمِنْتُ عَلَيْهِ كَاَحْسَنِ السِّمْنِ

❁❁ ہشام بن عمر و اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میری والدہ نے یہ ارادہ کیا کہ میں موٹی تازی ہو جاؤں، تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف میری رخصتی ہو جائے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں وہ جو چاہتی تھیں وہ نتیجہ صرف اس صورت میں حاصل ہوا، جب انہوں نے مجھے ککڑی اور کھجور ملا کر کھلائی، تو میں اس سے اچھی طرح صحت مند ہو گئی۔

بَابٌ فِی الْكَاهِنِ

باب: کاہنوں کا بیان

3904 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حَكِيمٍ الْاَثْرَمِ، عَنْ اَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَتَى كَاهِنًا قَالَ مُوسَى فِي حَدِيثِهِ فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ ثُمَّ اتَّفَقَا اَوْ اَتَى امْرَاَةً قَالَ مُسَدَّدٌ: امْرَاَتَهُ حَائِضًا اَوْ اَتَى امْرَاَةً قَالَ مُسَدَّدٌ: امْرَاَتَهُ فِي دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِءَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کاہن کے پاس جاتا ہے اور جو وہ کہتا ہے: اس کی تصدیق کرتا ہے، یا کسی حیض والی عورت کے ساتھ صحبت کرتا ہے، یا کسی عورت کے ساتھ اس کی پچھلی شرم گاہ میں صحبت کرتا ہے، تو وہ اس چیز سے لاتعلق ہو جاتا ہے، جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا''

(یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

بَابٌ فِی النُّجُومِ

باب: علم نجوم کا بیان

3905 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

Marfat.com

مَنْ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ، اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص علم نجوم کا ایک حصہ سیکھتا ہے، وہ جادو کا ایک حصہ سیکھتا ہے، اب وہ جتنا مزید حاصل کرے گا، اتنا ہی مزید (جادو سیکھ لے گا)''

3906 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي، وَكَافِرٌ: فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ

❀❀ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں، ہمیں صبح کے نماز پڑھائی، گزشتہ رات بارش ہو چکی تھی، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی، تو آپ نے لوگوں کی طرف رخ کیا اور فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو، تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے: آج صبح کچھ بندے مجھ پر ایمان رکھنے والے تھے اور کچھ بندے انکار کرنے والے تھے، جس شخص نے یہ کہا: ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کی وجہ سے بارش نازل ہوئی ہے، تو وہ مجھ پر ایمان رکھنے والا تھا اور ستاروں کا انکار کرنے والا تھا، اور جس شخص نے یہ کہا: فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش نازل ہوئی ہے، تو وہ میرا انکار کرنے والا ہے اور ستاروں پر ایمان رکھنے والا ہے۔

بَابٌ فِي الْخَطِّ وَزَجْرِ الطَّيْرِ

لکیر کھینچنے کا بیان

3907 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، حَدَّثَنَا حَيَّانُ، قَالَ: غَيْرُ مُسَدَّدٍ، حَيَّانُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ قَبِيصَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْعِيَافَةُ، وَالطِّيَرَةُ، وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ الطَّرْقُ: الزَّجْرُ، وَالْعِيَافَةُ: الْخَطُّ

❀❀ قطن بن قبیصہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عیافہ، طیرہ اور طرق شیطانی کام ہیں''

طرق سے مراد پرندے اڑانا ہے اور عیافہ سے مراد لکیریں کھینچنا (یعنی علم رمل) ہے۔

3908 - حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: قَالَ عَوْفٌ: الْعِيَافَةُ زَجْرُ الطَّيْرِ، وَالطَّرْقُ الْخَطُّ

Marfat.com

يُخَطُّ فِي الْأَرْضِ

❁❁ عوف کہتے ہیں: عیافہ سے مراد پرندہ اڑانا (اور اس سے شگون لینا) ہے اور طرق سے مراد زمین پر لکیریں کھینچنا ہے (یعنی علم رمل ہے)۔

3909 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ، قَالَ: كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ، فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ

❁❁ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے کچھ لوگ لکیریں کھینچتے ہیں (یعنی علم رمل کرتے ہیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک نبی لکیریں لگایا کرتے تھے، تو جس شخص کی لکیر ان کی لکیر کے موافق ہوتی ہے، اس کا نتیجہ (درست ہوتا ہے)"۔

بَابٌ فِي الطِّيَرَةِ

باب: بدشگونی کا بیان

3910 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الطِّيَرَةُ شِرْكٌ، الطِّيَرَةُ شِرْكٌ، ثَلَاثًا، وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلَكِنَّ اللَّهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"طیرہ شرک ہے" یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی (اور پھر فرمایا) ہم میں سے ہر ایک (بدشگونی کا وہم پاتا ہے) لیکن اللہ تعالیٰ توکل کے ذریعے اسے ختم کر دیتا ہے"۔

3911 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا

3911- إسناده صحيح. أبو سلمة: هو ابن عبد الرحمن بن عوف، ومعمر: هو ابن راشد، وعبد الرزاق: هو ابن همام، والحسن بن علي: هو الخلال الحلواني. وهو في "مصنف عبد الرزاق" (19507). وأخرجه مطولاً ومختصراً البخاري (5717) و (5770) و (5771) و (5773)، ومسلم (2220) و (2221) من طرق عن ابن شهاب الزهري، به. والرجل الذي حدث الزهري بالشطر الثاني من القصة هو أبو سلمة نفسه كما جاء موضحاً عند البخاري (5771)، وكما في بعض روايات مسلم. وهو في "مسند أحمد" (7620)، و"صحيح ابن حبان" (6115) و (6116). وأخرج الشطر الأول منه البخاري (5707) تعليقاً، و (5757) و (5775)، ومسلم (2220) وبأتم (2221) من طرق عن أبي هريرة. زاد البخاري في الموضع الأول": وفرَّ من المجذوم كما تفر من الأسد، والقصر في الموضع الثالث على ذكر العدوى وسؤال الأعرابي. وأخرج البخاري (5754)، ومسلم (2223) من طريق عُبيد الله بن عبد الله بن عتبة، ومسلم بأتم (2224) من طريق محمد بن سيرين، كلاهما عن أبي هريرة -قال عُبيد الله": لا طيرة، وخيرها الفأل": وقال ابن سيرين: الأعدوى ولا طيرة وأحب الفأل الصالح": زاد عبد الله: قالوا: وما الفأل؟ قال": الكلمة الصالحة يسمعها أحدكم". وهو في "مسند أحمد" (7618)، و"صحيح ابن حبان" (5826).

Marfat.com

مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَدْوَى، وَلَا طِيَرَةَ، وَلَا صَفَرَ، وَلَا هَامَّةَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ: مَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ كَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَخَالِطُهَا الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا؟ قَالَ: فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَحَدَّثَنِيْ رَجُلٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يُوْرِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ قَالَ: فَرَاجَعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ: اَلَيْسَ قَدْ حَدَّثْتَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوَى، وَلَا صَفَرَ، وَلَا هَامَةَ؟ قَالَ: لَمْ اُحَدِّثْكُمُوْهُ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: قَدْ حَدَّثَ بِهِ وَمَا سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ نَسِيَ حَدِيْثًا قَطُّ غَيْرَهُ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عدویٰ بیماری (بیماری کا متعدی ہونا)، طیرہ (بدشگونی)، صفر (کے مہینے کا منحوس ہونا)، حلمہ (یہ بھی ایک قسم کی بدشگونی ہے) کی کوئی حیثیت نہیں ہے، ایک دیہاتی نے عرض کی: کیا وجہ ہے کہ اونٹ ریگستان میں ہرنیوں کی طرح گھوم پھر رہے ہوتے ہیں، پھر ایک خارش زدہ اونٹ ان سے ملتا ہے، اور ان سب کو خارش میں مبتلا کر دیتا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: پہلے کو کس نے خارش میں مبتلا کیا تھا؟

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے ایک شخص کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''کسی بیمار شخص کو کسی تندرست کے پاس ہرگز نہ لایا جائے''

راوی بیان کرتے ہیں: تو ایک شخص نے انہیں یاد دلایا اور کہا: کیا آپ نے ہمیں یہ حدیث بیان نہیں کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیماری کے متعدی ہونے، سفر کے منحوس ہونے اور حلمہ (مخصوص قسم کی بدشگونی) کی کوئی حیثیت نہیں ہے، تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تم لوگوں کو ایسی کوئی حدیث نہیں سنائی۔

زہری کہتے ہیں: ابوسلمہ نے یہ بات بیان کی ہے، انہوں نے یہ حدیث بیان کی تھی، میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کبھی نہیں سنا کہ وہ کوئی حدیث بھول گئے ہوں، صرف یہ حدیث وہ بھول گئے تھے۔

3912 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِيْ ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَدْوَى، وَلَا هَامَةَ، وَلَا نَوْءَ، وَلَا صَفَرَ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیماری کے متعدی ہونے، حلمہ، ستاروں کے موثر ہونے، اور صفر کے منحوس ہونے کی، کوئی حیثیت نہیں ہے''۔

3913 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ بْنِ الْبَرْقِيِّ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْحَكَمِ، حَدَّثَهُمْ قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنِيْ ابْنُ عَجْلَانَ، حَدَّثَنِي الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيْمٍ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ، وَزَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ،

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا غُولَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''غول' کی کوئی حیثیت نہیں ہے''

3914 - قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: قُرِءَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِيْنٍ وَاَنَا شَاهِدٌ اَخْبَرَكُمْ اَشْهَبُ قَالَ: سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ قَوْلِهٖ: لَا صَفَرَ قَالَ: اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يُحِلُّوْنَ صَفَرَ، يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَفَرَ

❀❀ اشہب بیان کرتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کے ان الفاظ کے بارے میں دریافت کیا گیا

''صفر کی کوئی حیثیت نہیں ہے'' انہوں نے بتایا: زمانہ جاہلیت کے لوگ صفر کے مہینے کو ایک سال کے لیے حرمت والا مہینہ قرار نہیں دیتے تھے اور ایک سال کے لیے حرمت والا مہینہ قرار دیتے تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صفر کی کوئی حیثیت نہیں ہے (یعنی اس کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا)۔

3915 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، قَالَ: قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ يَعْنِيْ ابْنَ رَاشِدٍ، قَوْلُهٗ هَامَ قَالَ: كَانَتِ الْجَاهِلِيَّةُ تَقُوْلُ: لَيْسَ اَحَدٌ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ اِلَّا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهٖ هَامَةٌ، قُلْتُ: فَقَوْلُهٗ صَفَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ يَسْتَشْئِمُوْنَ بِصَفَرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَفَرَ قَالَ مُحَمَّدٌ: وَقَدْ سَمِعْنَا مَنْ يَقُوْلُ: هُوَ وَجَعٌ يَأْخُذُ فِي الْبَطْنِ، فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ: هُوَ يُعْدِي، فَقَالَ: لَا صَفَرَ

❀❀ بقیہ کہتے ہیں: میں نے محمد بن راشد سے دریافت کیا: لفظ حلم کا کیا مطلب ہے؟ تو انہوں نے بتایا زمانہ جاہلیت کے لوگ یہ کہتے تھے کہ جب کسی مردے کو دفن کر دیا جاتا ہے، تو اس کی قبر سے ایک اُلو نکلتا ہے (اسے حلم کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا: روایت کے یہ الفاظ ''صفر'' کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم نے یہ بات سن رکھی ہے کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ صفر کو منحوس سمجھتے تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر منحوس نہیں ہے۔

محمد بن راشد کہتے ہیں: ہم نے بعض لوگوں کو یہ بھی بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ اس سے مراد ایک بیماری ہے، جو پیٹ میں ہوتی ہے، تو لوگ یہ کہتے تھے: یہ متعدی ہو جاتی ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صفر کوئی حیثیت نہیں ہے۔

3916 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوَى، وَلَا طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِيْ الْفَأْلُ الصَّالِحُ، وَالْفَأْلُ الصَّالِحُ: الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیماری کے متعدی ہونے اور بدشگونی کی کوئی حیثیت نہیں ہے، البتہ مجھے اچھی فال پسند ہے، اچھی فال سے مراد اچھی

3915- اسناده صحيح. سفيان: هو الثوري. وأخرجه ابن ماجه (3538)، والترمذي (1706) من طريق سفيان الثوري، بهذا الإسناد. وهو في "مسند أحمد" (3687)، و"صحيح ابن حبان" (6122).

Marfat.com

بات ہے"۔

3917 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ سُهَيلٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمِعَ كَلِمَةً فَاَعْجَبَتْهُ فَقَالَ: اَخَذْنَا فَأْلَكَ مِنْ فِيْكَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات سنی جو آپ کو اچھی لگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہم نے تمہاری زبانی فال (یعنی اچھا شگون) حاصل کرلیا ہے"

3918 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: يَقُوْلُ النَّاسُ: الصَّفَرُ وَجَعٌ يَأْخُذُ فِي الْبَطْنِ، قُلْتُ: فَمَا الْهَامَةُ؟ قَالَ: يَقُوْلُ النَّاسُ الْهَامَةُ: الَّتِيْ تَصْرُخُ هَامَةُ النَّاسِ، وَلَيْسَتْ بِهَامَةِ الْاِنْسَانِ، اِنَّمَا هِيَ دَابَّةٌ

❀❀ عطاء بیان کرتے ہیں: لوگ یہ کہتے تھے: صفر سے مراد ایک درد ہے، جو پیٹ میں ہوتا ہے، میں نے دریافت کیا: ھامہ سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے یہ بتایا: لوگ یہ کہتے ہیں، کہ ھامہ وہ پرندہ ہے، جو لوگوں پر چیخا چلاتا ہے، اس سے مراد انسان کی روح نہیں ہے، بلکہ یہ ایک جانور ہے۔

3919 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: اَحْمَدُ: الْقُرَشِيُّ، قَالَ: ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَحْسَنُهَا الْفَأْلُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا، فَاِذَا رَاَى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ لَا يَأْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ

❀❀ احمد قرشی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں بدفالی کا ذکر کیا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں سے اچھی چیز فال ہے: لیکن وہ کسی مسلمان کو (کوئی کام کرنے سے) روکتی نہیں ہے، جب تم کسی ایسی چیز کو دیکھو، جو اس کو اچھی نہ لگے، تو آدمی کو یہ کہنا چاہیے:

"اے اللہ! بھلائی صرف تو ہی عطاء کرسکتا ہے: اور برائی صرف تو ہی دور کرسکتا ہے: تیری مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوسکتا"

3920 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ، وَكَانَ اِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَاَلَ عَنِ اسْمِهِ، فَاِذَا اَعْجَبَهُ اسْمُهُ فَرِحَ بِهِ وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهِ، وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهُ رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهِ، وَاِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَاَلَ عَنِ اسْمِهَا فَاِنْ اَعْجَبَهُ اسْمُهَا فَرِحَ وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهِ، وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهِ

❀❀ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو بدشگونی قرار نہیں دیتے تھے، جب آپ کسی اہلکار کو کسی کام کے لیے روانہ کرنے لگتے، تو اس سے اس کا نام دریافت کرلیتے تھے، اگر اس کا نام آپ کو پسند آتا، تو آپ اس سے خوش ہوتے تھے اور اس کی وجہ سے آپ کا خوش ہونا، آپ کے چہرے سے ظاہر ہوتا تھا، اگر اس کا نام آپ کو ناپسند آتا، تو

Marfat.com

اس کی ناپسندیدگی آپ کے چہرے سے محسوس ہو جاتی تھی نبی اکرم ﷺ جب کسی بستی میں داخل ہوتے تھے، تو آپ ﷺ اس کا نام دریافت کرتے تھے اگر اس کا نام آپ کو پسند آتا تو آپ اس پر خوش ہوتے اور آپ کا اس وجہ سے خوش ہونا، آپ کے چہرے سے ظاہر ہو جاتا تھا اور اگر اس بستی کا نام آپ کو پسند نہیں آتا، تو اس کی ناپسندیدگی آپ کے چہرے سے محسوس ہو جاتی تھی۔

3921 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ، حَدَّثَنِي يَحْيَى، اَنَّ الْحَضْرَمِيَّ بْنَ لَاحِقٍ، حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: لَا هَامَةَ وَلَا عَدْوَى، وَلَا طِيَرَةَ، وَاِنْ تَكُنِ الطِّيَرَةُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ، وَالْمَرْاَةِ، وَالدَّارِ

❁❁ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ھامہ، بیماری کے متعدی ہونے اور بدشگونی کی کوئی حیثیت نہیں ہے، اگر بدشگونی (یا نحوست) کسی چیز میں ہوتی تو گھوڑے یا عورت یا گھر میں ہوتی''

3922 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ، وَسَالِمٍ، ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ، وَالْمَرْاَةِ، وَالْفَرَسِ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: قُرِءَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ، وَاَنَا شَاهِدٌ اَخْبَرَكَ ابْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: سُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الشُّؤْمِ فِي الْفَرَسِ، وَالدَّارِ قَالَ: كَمْ مِنْ دَارٍ سَكَنَهَا نَاسٌ فَهَلَكُوا، ثُمَّ سَكَنَهَا آخَرُونَ فَهَلَكُوا، فَهٰذَا تَفْسِيرُهُ لِمَا نَرَى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: حَصِيرٌ فِي الْبَيْتِ خَيْرٌ مِنَ امْرَاَةٍ لَا تَلِدُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نحوست گھر میں یا عورت میں یا گھوڑے میں ہوتی ہے''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن قاسم بیان کرتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے گھوڑے اور گھر میں نحوست موجود ہونے کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: کتنے ہی گھر ایسے ہیں، جن میں کچھ لوگوں نے رہائش اختیار کی تو وہ ہلاکت کا شکار ہو گئے پھر اس میں دوسرے لوگوں نے رہائش اختیار کی تو وہ بھی ہلاکت کا شکار ہو گئے تو ہمارے نزدیک اس کی وضاحت یہی ہے، باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: گھر میں موجود چٹائی، اس عورت سے زیادہ بہتر ہوتی ہے، جو بچہ

3921- صحيح لغيره، وهذا إسناد جيد من أجل الحضرمي بن لاحق، فهو صدوق لا بأس به. وأخرجه أحمد بن حنبل (1502) و (1554)، والدورقي في "مسند سعد بن أبي وقاص" (95)، وابن أبي عاصم في "السنة" (266) و (267) والبزار في "مسنده" (1582)، وأبو يعلى (766) و (898)، والطبري في مسند علي من "تهذيب الآثار" ص10و 11 - 10و 11و 21و22 - 21، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (1745) و (1746) و (2886)، وفي "شرح معاني الآثار 4/ 314"، والشاشي في "مسنده" (153)

Marfat.com

پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔

3923 - حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ، وَعَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَحِيرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَيْكٍ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْضٌ عِنْدَنَا يُقَالُ لَهَا اَرْضُ اَبْيَنَ هِيَ اَرْضُ رِيفِنَا، وَمِيرَتِنَا، وَاِنَّهَا وَبِئَةٌ، اَوْ قَالَ وَبَاؤُهَا شَدِيدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ: دَعْهَا عَنْكَ، فَاِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ

❁❁ یحییٰ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: مجھے ان صاحب نے یہ بات بتائی، جنہوں نے حضرت فروہ بن مسیک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہماری ایک زمین ہے، جسے ابین کہا جاتا ہے اس میں ہمارے کھیت ہیں، غلہ اگانے کی جگہ ہے، لیکن اس جگہ پر وباء پائی جاتی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) انتہائی شدید وباء والی جگہ ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس جگہ کو چھوڑ دو کیونکہ ایسی جگہ پر رہنے سے آدمی ہلاکت کا شکار ہو جاتا ہے۔

3924 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اِنَّا كُنَّا فِي دَارٍ كَثِيرٌ فِيهَا عَدَدُنَا، وَكَثِيرٌ فِيهَا اَمْوَالُنَا، فَتَحَوَّلْنَا اِلَى دَارٍ اُخْرَى فَقَلَّ فِيهَا عَدَدُنَا، وَقَلَّتْ فِيهَا اَمْوَالُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَرُوهَا ذَمِيمَةً

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! پہلے ہم ایک ایسی جگہ رہتے تھے، جہاں ہماری تعداد بھی زیادہ تھی اور ہماری زمینیں بھی زیادہ تھیں، پھر ہم وہاں سے ایک اور جگہ منتقل ہو گئے، تو وہاں ہماری تعداد بھی کم ہو گئی اور ہمارے اموال بھی کم ہو گئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے چھوڑ دو، کیونکہ وہ بری جگہ ہے۔

3925 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ مَجْذُومٍ فَوَضَعَهَا مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ، وَقَالَ: كُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جذامی زدہ شخص کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے پیالے میں ڈال کر ارشاد فرمایا: تم اللہ پر یقین رکھتے ہوئے اور اس پر توکل کرتے ہوئے کھاؤ۔

Marfat.com

کِتَابُ الْعِتقِ

غلام آزاد کرنے کے بارے میں روایات

بَابٌ فِی الْمُکَاتَبِ یُؤَدِّی بَعْضَ کِتَابَتِهِ فَیَعْجِزُ اَوْ یَمُوْتُ

باب: جب کوئی مکاتب غلام، اپنی کتابت کی کچھ رقم ادا کرنے کے بعد، باقی ادائیگی سے عاجز آجائے یا مر جائے

3926- حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عُتْبَةَ اِسْمَاعِیلُ بْنُ عَیَّاشٍ، حَدَّثَنِی سُلَیْمَانُ بْنُ سُلَیْمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمُکَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِیَ عَلَیْهِ مِنْ مُکَاتَبَتِهِ دِرْهَمٌ

❁❁ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مکاتب اس وقت تک غلام شمار ہوگا' جب تک اس کے ذمے کتابت کا ایک درہم بھی باقی ہو''

3927- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی، حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْجُرَیْرِیُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَیُّمَا عَبْدٍ کَاتَبَ عَلٰی مِائَةِ اُوقِیَّةٍ فَاَدَّاهَا اِلَّا عَشَرَةَ اَوَاقٍ فَهُوَ عَبْدٌ، وَاَیُّمَا عَبْدٍ کَاتَبَ عَلٰی مِائَةِ دِیْنَارٍ فَاَدَّاهَا اِلَّا عَشَرَةَ دَنَانِیرَ فَهُوَ عَبْدٌ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: لَیْسَ هُوَ عَبَّاسٌ الْجُرَیْرِیُّ قَالُوا هُوَ وَهْمٌ وَّلٰکِنَّهُ هُوَ شَیْخٌ آخَرُ

❁❁ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو غلام ایک سو اوقیہ کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کرتا ہے اور پھر وہ دس اوقیہ کے علاوہ باقی تمام ادائیگی کر دیتا ہے، تو وہ بھی غلام شمار ہوگا اور جو بھی غلام ایک سو دینار کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کرتا ہے اور دس دینار کے علاوہ باقی سب ادائیگی کر دیتا ہے، تو بھی وہ غلام شمار ہوگا''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: راوی عباس جریری نے نہیں ہے، لوگ یہ کہتے ہیں: یہ وہم ہے، بلکہ یہ کوئی اور بزرگ ہے۔

3926- إسناده حسن. إسماعيل بن عياش روايته عن أهل بلده مستقيمة وهذا منها، لأن شيخه هنا حمصي. على أنه متابع بمعنى حديثه في الحديث التالي. وأخرجه الطبراني في "مسند الشاميين" (1386) من طريق يحيى بن حمزة، والبيهقي 10/ 324 من طريق إسماعيل بن عياش، كلاهما عن أبي سلمة سليمان ابن سُليم، به. وانظر ما بعده.

Marfat.com

3928 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ نَبْهَانَ، مُكَاتَبِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ، تَقُولُ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ كَانَ لِإِحْدَاكُنَّ مُكَاتَبٌ، فَكَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ

❁❁ زہری سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکاتب غلام نبہان کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا:

''جب تم خواتین میں سے کسی ایک کا کوئی غلام مکاتب ہو اور اس کے پاس اتنا مال موجود ہو، جس کے ذریعے وہ (کتابت کی رقم کی) ادائیگی کر سکتا ہو، تو اس عورت کو اس سے پردہ کرنا چاہیے''۔

بَابٌ فِي بَيْعِ الْمُكَاتَبِ إِذَا فُسِخَتِ الْكِتَابَةُ

باب: مکاتب کو فروخت کرنا جب کتابت کا معاہدہ منسوخ ہو جائے

3929 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ، فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا، فَأَبَوْا وَقَالُوا: إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونُ لَنَا وَلَاؤُكِ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ، وَإِنْ شَرَطَهُ مِائَةَ مَرَّةٍ، شَرْطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی، تاکہ اپنی کتابت کی رقم کی ادائیگی میں ان سے مدد حاصل کرے، وہ اپنی کتابت کی رقم میں سے کوئی بھی ادائیگی نہیں کر سکی تھی، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے فرمایا: تم اپنے مالکان کے پاس واپس جاؤ، اگر وہ پسند کریں، تو میں تمہاری طرف سے تمہاری کتابت کی تمام رقم ادا کر دیتی ہوں اور تمہاری ولاء کا حق مجھے حاصل ہوگا، بریرہ نے اس بات کا تذکرہ اپنے مالکان سے کیا تو انہوں نے بات نہیں مانی اور بولے: اگر وہ چاہیں تو تمہیں آزاد کر کے ثواب کی امید رکھ سکتی ہیں، لیکن تمہاری ولاء کا حق ہمیں حاصل ہوگا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اسے خرید کر آزاد کر دو، کیونکہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا:

''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی شرائط عائد کرتے ہیں جن کی اجازت، اللہ کی کتاب میں نہیں ہے، تو جو شخص کوئی ایسی شرط عائد کرے، جس کی اجازت اللہ کی کتاب میں نہ ہو، تو اس شخص کو اس کا حق حاصل نہیں ہوگا خواہ اس نے سو شرطیں

Marfat.com

عائد کی ہوں، اللہ تعالیٰ (کی جائز کردہ) شرط زیادہ حقدار اور زیادہ مضبوط ہوتی ہے۔

3930 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتْ بَرِيرَةُ لِتَسْتَعِينَ فِي كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ: إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ، فَأَعِينِينِي، فَقَالَتْ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا عَدَّةً وَاحِدَةً وَأَعْتِقَكِ وَيَكُونَ وَلاَؤُكِ لِي فَعَلْتُ، فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ نَحْوَ الزُّهْرِيِّ، زَادَ فِي كَلاَمِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فِي آخِرِهِ مَا بَالُ رِجَالٍ يَقُولُ أَحَدُهُمْ: أَعْتِقْ يَا فُلاَنُ وَالْوَلاَءُ لِي، إِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ اپنی کتاب کی رقم کی ادائیگی کے سلسلے میں مدد حاصل کرنے کے لیے آئی، اس نے کہا: میں نے اپنے مالکان کے ساتھ نو اوقیہ کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کیا ہے، جس میں ہر سال ایک اوقیہ کی ادائیگی کرنی ہے، تو آپ اس بارے میں میری مدد کیجیے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تمہارے مالکان چاہیں، تو میں انہیں یک مشت ادائیگی کر کے تمہیں آزاد کر دیتی ہوں اور تمہاری ولاء کا حق مجھے حاصل ہوگا، وہ اپنے مالکان کے پاس گئی، اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔

تاہم اس روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں، آخر میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کوئی شخص یہ کہتا ہے: اے فلاں! تم آزاد کر دو، اور ولاء کا حق میرے پاس رہے گا حالانکہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کا ہوتا ہے''۔

3931 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الأَصْبَغِ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: وَقَعَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ فِي سَهْمِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، أَوِ ابْنِ عَمٍّ لَهُ فَكَاتَبَتْ عَلَى نَفْسِهَا، وَكَانَتِ امْرَأَةً مَلاَّحَةً تَأْخُذُهَا الْعَيْنُ، قَالَتْ: عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَجَاءَتْ تَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِتَابَتِهَا فَلَمَّا قَامَتْ عَلَى الْبَابِ فَرَأَيْتُهَا كَرِهْتُ مَكَانَهَا وَعَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَرَى مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي رَأَيْتُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَنَا جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ وَإِنَّمَا كَانَ مِنْ أَمْرِي مَا لاَ يَخْفَى عَلَيْكَ وَإِنِّي وَقَعْتُ فِي سَهْمِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَإِنِّي كَاتَبْتُ عَلَى نَفْسِي فَجِئْتُكَ أَسْأَلُكَ فِي كِتَابَتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَهَلْ لَكِ إِلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ؟ قَالَتْ: وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أُؤَدِّي عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَأَتَزَوَّجُكِ قَالَتْ: قَدْ فَعَلْتُ، قَالَتْ: فَتَسَامَعَ - تَعْنِي النَّاسَ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَزَوَّجَ جُوَيْرِيَةَ، فَأَرْسَلُوا مَا فِي أَيْدِيهِمْ مِنَ السَّبْيِ، فَأَعْتَقُوهُمْ، وَقَالُوا: أَصْهَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

3930- إسناده صحيح. وهيب: هو ابن خالد. وأخرجه البخاري (2060) و (2563)، ومسلم (1504)، وابن ماجه (2521)، والنسائي (3451) من طرق عن هشام بن عروة، به. وقد صرح هشام بسماعه من أبيه عند مسلم. وأخرجه بنحوه مختصراً مسلم (1554) من طريق هشام بن عروة، عن عبد الرحمن ابن القاسم، عن أبيه، عن عائشة. وهو في "صحيح ابن حبان" (4272)

Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا رَاَيْنَا امْرَاَةً كَانَتْ اَعْظَمَ بَرَكَةً عَلٰى قَوْمِهَا مِنْهَا، اُعْتِقَ فِيْ سَبَبِهَا مِائَةُ اَهْلِ بَيْتٍ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: هٰذَا حُجَّةٌ فِيْ اَنَّ الْوَلِيَّ هُوَ يُزَوِّجُ نَفْسَهُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جویریہ بنت حارث، حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ان کے چچا کے حصے میں آئی تھی، انہوں نے اپنی ذات کے حوالے سے کتابت کا معاہدہ کرلیا، وہ ایک خوبصورت خاتون تھیں، جو نظروں کو اپنی گرفت میں لے لیتی تھیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ اپنی کتابت کے سلسلے میں مدد مانگنے کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں حاضر ہوئیں، جب وہ دروازے پر کھڑی ہوئی تھیں، تو میں نے انہیں دیکھا، تو ان کا یہاں آنا مجھے اچھا نہیں لگا، مجھے اندازہ ہوگیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی وہ اسی طرح اچھی لگیں گی، جس طرح مجھے اچھی لگی ہیں، اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جویریہ بنت حارث ہوں، میرا جو معاملہ ہے، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخفی نہیں ہے، میں ثابت بن قیس کے حصے میں آئی ہوں اور میں نے اپنی ذات کے لیے کتابت کا معاہدہ کرلیا ہے، اب میں اپنی کتابت کے حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد حاصل کرنے کے لیے آئی ہوں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس چیز میں دلچسپی لوگی، جو اس سے زیادہ بہتر ہو، اس نے دریافت کیا: یارسول اللہ! وہ کون سی چیز ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہاری کتابت کی رقم کی ادائیگی کردیتا ہوں اور تمہارے ساتھ شادی کرلیتا ہوں، اس نے عرض کی: میں تیار ہوں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب لوگوں نے یہ بات سنی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کرلی ہے تو انہوں نے اپنے اپنے قیدیوں کو آزاد کردیا، اور بولے کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرالی عزیز ہیں۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:) میں نے ایسی کوئی عورت نہیں دیکھی، جو اپنی قوم کے لیے، سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ برکت والی ثابت ہوئی ہو، ان کی وجہ سے بنومصطلق کے ایک سو گھرانوں کے لوگ آزاد ہوئے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ولی اپنا نکاح خود کرسکتا ہے۔

بَابٌ فِيْ الْعِتْقِ عَلَى الشَّرْطِ

باب: مشروط طور پر آزاد کرنا

3932 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِيْنَةَ، قَالَ: كُنْتُ مَمْلُوْكًا لِاُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ: اُعْتِقُكَ وَاَشْتَرِطُ عَلَيْكَ اَنْ تَخْدُمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتَ فَقُلْتُ: وَاِنْ لَمْ تَشْتَرِطِي عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتُ فَاَعْتَقَتْنِيْ، وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ

❁❁ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا غلام تھا، انہوں نے فرمایا: میں تمہیں آزاد کرتی ہوں اور

Marfat.com

تم پر یہ شرط عائد کرتی ہوں کہ جب تک تم زندہ رہو گے، نبی اکرم ﷺ کی خدمت کرتے رہو گے، میں نے کہا: اگر آپ مجھ پر یہ شرط عائد نہ بھی کریں، تو بھی میں جب تک زندہ رہوں گا، نبی اکرم ﷺ سے جدا نہیں ہوں گا تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے آزاد کر دیا اور انہوں نے مجھ پر یہ شرط بھی عائد کی۔

بَابٌ فِيمَنْ اَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ

باب: جو شخص کسی غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کر دے

3933 - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْمَعْنَى، اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ، قَالَ اَبُو الْوَلِيدِ: عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَجُلًا، اَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ مِنْ غُلَامٍ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيكٌ زَادَ ابْنُ كَثِيرٍ فِي حَدِيثِهِ فَاَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِتْقَهُ

❁❁ ابوملیح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے ایک غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کر دیا، اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا گیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے۔

ابن کثیر نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے آزاد ہونے کو درست قرار دیا''۔

3934 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنِي هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَجُلًا، اَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ مِنْ غُلَامٍ فَاَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِتْقَهُ، وَغَرَّمَهُ بَقِيَّةَ ثَمَنِهِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ایک غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کر دیا، تو نبی اکرم ﷺ نے اس کی آزادی کو برقرار رکھا اور اس کی قیمت کے بقیہ حصے کا تاوان اس شخص پر عائد کیا۔

3935 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ح وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، بِاِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَعْتَقَ مَمْلُوكًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اٰخَرَ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ سُوَيْدٍ

❁❁ قتادہ اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی غلام کو آزاد کر دے، جو اس کی اور کسی دوسرے شخص کی مشترکہ ملکیت ہو، تو اس غلام کو مکمل آزاد کرنا اس شخص پر لازم ہوگا''۔

روایت کے یہ الفاظ ابن سوید کے نقل کردہ ہیں۔

3936 - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ح وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ قَتَادَةَ، بِاِسْنَادِهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَعْتَقَ

Marfat.com

نَصِيبًا لَهُ فِيْ مَمْلُوكٍ عَتَقَ مِنْ مَالِهِ اِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَّلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ الْمُثَنّٰى، النَّضْرَ بْنَ اَنَسٍ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ سُوَيْدٍ

❀❀ قتادہ اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی غلام میں اپنے حصّے کے آزاد کردے، تو وہ غلام اس شخص کے مال میں سے آزاد شمار ہوگا، اگر اس شخص کے پاس مال موجود ہو''

ابن مثنیٰ نامی راوی نے نضر بن انس کا تذکرہ نہیں کیا اور روایت کے یہ الفاظ ابن سوید کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ مَنْ ذَكَرَ السِّعَايَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

باب: جس نے اس روایت میں مشقت کرانے کا ذکر کیا ہے

3937 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ يَعْنِي الْعَطَّارَ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلّى الله عليه وسلم: مَنْ اَعْتَقَ شَقِيصًا فِيْ مَمْلُوكِهِ فَعَلَيْهِ اَنْ يُّعْتِقَهُ كُلَّهُ اِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، وَاِلَّا اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے غلام میں سے اپنے حصّے کو آزاد کردے، تو اب اس پر یہ لازم ہے کہ وہ اس پورے غلام کو آزاد کرے، اگر اس کے پاس مال موجود ہو، ورنہ غلام کو مشقت کا شکار کیے بغیر، اس سے مزدوری کروائی جائے (اور مکمل آزاد کیا جائے)۔

3938 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، ح وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، وَهٰذَا لَفْظُهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ، اَوْ شَقِيصًا لَهُ فِيْ مَمْلُوكٍ فَخَلَاصُهُ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهِ اِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ الْعَبْدُ قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ لِصَاحِبِهِ فِيْ قِيمَتِهِ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: فِيْ حَدِيْثِهِمَا جَمِيعًا فَاسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ عَلِيٍّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی غلام میں اپنے حصّے کو آزاد کردے، تو اب اس غلام کو مکمل آزاد کرنا اس شخص پر لازم ہوگا، جو اس کے مال میں سے کیا جائے گا، اگر اس کے پاس مال موجود ہو، اگر اس کے پاس مال موجود نہیں ہے، تو غلام کی انصاف کے تقاضوں کے مطابق قیمت مقرر کرلی جائے گی اور پھر وہ اپنی قیمت کے حوالے سے اپنے آقا کے لیے مزدوری کرے گا

3938- إسناده صحيح. واخرجه البخاری (2492) و (2527)، ومسلم (1503) وبالر (1667)، وابن ماجه (2527)، والترمذی (1397)، والنسائی فی "الكبرى" (4943) و (4944) و (4945) من طرق عن سعيد بن ابی عروبة، بهذا الإسناد، ورواية ابن ماجه مختصرة. وهو فی "مسند احمد" (7468)، و"صحيح ابن حبان" (4318) و (4319).

Marfat.com

اور اس حوالے سے اسے مشقت کا شکار نہیں کیا جائے گا''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان دونوں روایتوں میں یہ الفاظ منقول ہیں: ''اس سے مزدوری کروائی جائے گی، لیکن اسے مشقت کا شکار نہیں کیا جائے گا'' روایت کے یہ الفاظ علی بن عبداللہ کے نقل کردہ ہیں۔

3939 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، لَمْ يَذْكُرِ السِّعَايَةَ، وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، وَمُوسَى بْنُ خَلَفٍ، جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ، بِإِسْنَادِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَمَعْنَاهُ وَذَكَرَا فِيهِ السِّعَايَةَ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روح بن عبادہ نے یہ روایت سعید بن ابوعروبہ کے حوالے سے نقل کی ہے، انہوں نے مزدوری کروانے کا ذکر نہیں کیا۔

جبکہ دیگر راویوں نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے اور انہوں نے مزدوری کروانے کا ذکر کیا ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ رَوَى أَنَّهُ لَا يُسْتَسْعَى

باب: جس نے یہ روایت کیا ہے: ایسے شخص سے مشقت نہیں کروائی جائے گی

3940 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ أُقِيمَ عَلَيْهِ قِيمَةُ الْعَدْلِ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَأُعْتِقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ، وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی غلام میں اپنے حصے کو آزاد کر دے، تو اس غلام کی انصاف کے مطابق قیمت مقرر کی جائے گی، پھر وہ شخص اپنے شریک داروں کو ان کے حصے کے مطابق رقم دے گا اور وہ غلام اس شخص کی طرف سے آزاد کر دیا جائے گا، ورنہ اس غلام کا صرف وہ حصہ آزاد ہوگا، جو آزاد کیا گیا ہے''۔

3941 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ: وَكَانَ نَافِعٌ رُبَّمَا قَالَ: فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْهُ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

نافع بعض اوقات یہ الفاظ نقل کرتے ہیں:

''تو اس کا وہ حصہ آزاد ہوگا، جو آزاد ہوا'' بعض اوقات وہ ان الفاظ کو ذکر نہیں کرتے۔

3942 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ اَيُّوبُ: فَلَا اَدْرِى هُوَ فِى الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ شَىْءٌ قَالَهُ نَافِعٌ وَّاِلَّا عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ایوب کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ روایت کے یہ الفاظ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں، یا یہ بات نافع نے کہی ہے:

''ورنہ اس کا وہ حصہ آزاد ہوگا، جو آزاد ہوا ہے''

3943 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِىُّ، اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا مِنْ مَمْلُوكٍ لَهُ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلِّهِ اِنْ كَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ عَتَقَ نَصِيبَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے غلام میں اپنے حصے کو آزاد کردے گا، تو اس پورے غلام کو آزد کرنا اس پر لازم ہوگا، اگر اس شخص کے پاس اتنا مال موجود ہو، جو اس غلام کی قیمت تک پہنچتا ہو اور اگر اس شخص کے پاس مال موجود نہ ہو، تو اس کے حصے کا غلام آزاد ہو جائے گا''

3944 - حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنِى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُوْسَى

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3945 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى مَالِكٍ وَلَمْ يَذْكُرْ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ انْتَهَى حَدِيْثُهُ اِلَى وَاُعْتِقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ عَلَى مَعْنَاهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے، جس طرح امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے، تاہم اس میں یہ مذکور نہیں ہے۔

''ورنہ اس کا وہ حصہ آزاد ہوگا، جو آزاد ہوا ہے''

یہ روایت یہاں تک مکمل ہوتی ہے ''اور اس کی طرف سے غلام آزاد ہو جائے گا'' اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

3946 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِىِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِى عَبْدٍ، عَتَقَ مِنْهُ مَا بَقِىَ فِى مَالِهِ اِذَا كَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کردے، تو اس کے باقی مال میں سے وہ غلام اس شخص کی طرف سے آزاد

Marfat.com

ہوگا، اگر اس کے پاس اتنا مال موجود ہو، جو اس غلام کی قیمت تک پہنچتا ہو"

3947 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَاَعْتَقَ اَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ، فَاِنْ كَانَ مُوْسِرًا يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةً لَا وَكْسَ، وَلَا شَطَطَ ثُمَّ يُعْتَقُ

❁❁ سالم اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب کوئی غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے کوئی ایک اپنے حصے کو آزاد کر دے، تو اگر وہ شخص خوش حال ہو، تو اس غلام کی ایسی قیمت لگائی جائے گی، جس میں کوئی کمی یا پیشی نہ ہو اور پھر اس غلام کو آزاد کر دیا جائے گا"۔

3948 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ الْعَنْبَرِيِّ، عَنِ ابْنِ التَّلِبِّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ فَلَمْ يُضَمِّنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْمَدُ: اِنَّمَا هُوَ بِالتَّاءِ يَعْنِيْ التَّلِبَّ وَكَانَ شُعْبَةُ اَلْثَغُ لَمْ يُبَيِّنِ التَّاءَ مِنَ الثَّاءِ

❁❁ ابن تلب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنے غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے ادائیگی کا ذمے دار قرار نہیں دیا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: لفظ "ت" کے ساتھ، یعنی تلب ہے، جبکہ شعبہ تو تلے تھے، اس لیے ان کی ادائیگی میں "ت" اور "ث" کی ادائیگی کا فرق پتہ نہیں چلتا تھا۔

بَابٌ فِيمَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ

باب: جو شخص کسی محرم رشتے دار کا مالک بن جائے

3949 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، وَمُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوْسَى: فِيْ مَوْضِعٍ آخَرَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ فِيمَا يَحْسِبُ حَمَّادٌ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَاصِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَلَمْ يُحَدِّثْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ اِلَّا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَقَدْ شَكَّ فِيهِ

❁❁ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

3947 - إسناده صحيح. سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه البخاري (2521)، ومسلم بإثر (1667)، والنسائي في "الكبرى" (4921) و(4922) من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وهو في "مسند أحمد" (4589).

Marfat.com

''جو شخص اپنے کسی محرم رشتے دار کا مالک بن جائے، تو وہ رشتے دار آزاد شمار ہوگا''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت صرف حماد بن سلمہ نے (مرفوع حدیث کے طور پر) نقل کی ہے اور انہیں اس کے بارے میں شک ہے۔

3950 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جو شخص کسی محرم رشتے دار کا مالک بن جائے، تو وہ (رشتے دار) آزاد ہوگا''۔

3951 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ

❀❀ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی محرم رشتے دار کا مالک بن جائے، تو وہ (رشتے دار) آزاد شمار ہوگا۔

3952 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، وَالْحَسَنِ مِثْلَهُ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: سَعِيدٌ أَحْفَظُ مِنْ حَمَّادٍ

❀❀ یہی روایت قتادہ نے جابر بن زید اور حسن بصری کے حوالے سے اس کی مانند نقل کی ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سعید، حماد سے بڑے حافظ الحدیث ہیں۔

بَابٌ فِي عِتْقِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ

باب: اُم ولد کو آزاد کرنا

3953 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ خَطَّابِ بْنِ صَالِحٍ، مَوْلَى الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ مَعْقِلٍ، - امْرَأَةٍ مِنْ خَارِجَةِ قَيْسِ عَيْلَانَ - قَالَتْ: قَدِمَ بِي عَمِّي فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَبَاعَنِي مِنَ الْحُبَابِ بْنِ عَمْرٍو أَخِي أَبِي الْيُسْرِ بْنِ عَمْرٍو، فَوَلَدْتُ لَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحُبَابِ، ثُمَّ هَلَكَ، فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ: الْآنَ وَاللَّهِ تُبَاعِينَ فِي دَيْنِهِ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

3949- صحيح لغيره، وهذا إسناد رجاله ثقات، لكن الحسن -وهو البصري- لم يصرح بسماعه من سمرة -وهو ابن جندب. قتادة: هو ابن دعامة السدوسي. وأخرجه ابن ماجه (2524)، والترمذي (1416)، والنسائي في "الكبرى" (4882 - 4878) من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وقرن عند ابن ماجه والنسائي (4882) بقتادة عاصماً الأحول. وقد رواه غير حماد بن سلمة، عن قتادة فلم يرفعه إلى النبي -صلى الله عليه وسلم-، وإنما جعله من كلام عمر بن الخطاب وبعضهم يجعله من كلام الحسن البصري. وهو في "مسند أحمد" (20167) و (20227). ويشهد له حديث ابن عمر عند ابن ماجه (2525)، والنسائي في "الكبرى" (4877)

Marfat.com

فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّی امْرَاَةٌ مِنْ خَارِجَةِ قَيْسِ عَيْلَانَ، قَدِمَ بِیْ عَمِّی الْمَدِيْنَةَ فِی الْجَاهِلِيَّةِ، فَبَاعَنِیْ مِنَ الْحُبَابِ بْنِ عَمْرٍو اَخِی اَبِی الْيُسْرِ بْنِ عَمْرٍو، فَوَلَدْتُ لَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحُبَابِ، فَقَالَتِ امْرَاَتُهُ: اْلاٰنَ وَاللّٰهِ تُبَاعِيْنَ فِیْ دَيْنِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَلِیُّ الْحُبَابِ؟ قِيْلَ: اَخُوْهُ اَبُو الْيُسْرِ بْنُ عَمْرٍو، فَبَعَثَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اَعْتِقُوْهَا، فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِرَقِيْقٍ قَدِمَ عَلَیَّ فَاْتُوْنِیْ اُعَوِّضْكُمْ مِنْهَا قَالَتْ: فَاَعْتَقُوْنِیْ، وَقَدِمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيْقٌ فَعَوَّضَهُمْ مِنِّیْ غُلَامًا

❁❁ سیدہ سلامہ بنت معقل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: زمانہ جاہلیت میں میرا چچا مجھے ساتھ لے کر آیا اور اس نے مجھے حباب بن عمرو کو فروخت کر دیا، جو ابو یسر بن عمرو کا بھائی تھا، میں نے اس کے بیٹے عبدالرحمٰن بن حباب کو جنم دیا، پھر حباب کا انتقال ہو گیا، تو اس کی بیوی نے کہا: اللہ کی قسم! اب تمہیں حباب کے قرض کی ادائیگی کے لیے فروخت کر دیا جائے گا، تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک ایسی عورت ہوں، جس کا تعلق خارجہ قیس عیلان قبیلے سے ہے، میرا چچا زمانہ جاہلیت میں، مجھے مدینہ منورہ لے آیا اور اس نے مجھے حباب بن عمرو کو فروخت کر دیا، جو ابو یسر بن عمرو کا بھائی ہے، میں نے اس کے بیٹے عبدالرحمٰن کو جنم دیا، اس کی بیوی یہ کہتی ہے: اب اللہ کی قسم! تمہیں اس کے قرض کی ادائیگی کے لیے فروخت کر دیا جائے گا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: حباب کا وارث کون ہے؟ بتایا گیا: اس کا بھائی ابو یسر بن عمرو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلوایا آپ نے فرمایا: اس عورت کو آزاد کر دو، جب تمہیں پتہ چلے میرے پاس غلام آئے ہیں، تو تم میرے پاس آنا، میں اس کے عوض میں (کوئی غلام) دے دوں گا۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: ان لوگوں نے مجھے آزاد کر دیا، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غلام آئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے عوض میں انہیں ایک غلام عطا کر دیا۔

3954- حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: بِعْنَا اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ نَهَانَا فَانْتَهَيْنَا

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہم اُم ولد کنیزوں کو فروخت کر دیا کرتے تھے، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا، تو انہوں نے ہمیں (ایسا کرنے سے) منع کر دیا، تو ہم اس سے باز آ گئے۔

3954- إسناده صحيح. عطاء: هو ابن أبي رباح، وقيس: هو ابن سعد المكي، وحماد: هو ابن سلمة. وأخرجه ابن ماجه (2517)، والنسائي في "الكبرى" (5021) و (5022)، من طريق ابن جريج، قال: أخبرني أبو الزبير أنه سمع جابر بن عبد الله يقول: كنا نبيع سرارينا وأمهات أولادنا، والنبي -صلى الله عليه وسلم- حيٌّ، لا نرى بذلك باساً. وإسناده صحيح. وهو في "مسند أحمد" (14446)، و"صحيح ابن حبان" (4323) و (4324). قال البيهقي في سننه "الكبرى": 10/ 348 "ليس في شيء من هذه الأحاديث أن النبي -صلى الله عليه وسلم- علم بذلك فأقرهم عليه، وقد روينا ما يدل على النهي، والله أعلم".

Marfat.com

بَابٌ فِيْ بَيْعِ الْمُدَبِّرِ

باب: مدبر غلام کو فروخت کرنا

3955 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، وَاِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِيعَ بِسَبْعِ مِائَةٍ اَوْ بِتِسْعِ مِائَةٍ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کے طور پر آزاد کر دیا، اس شخص کا اس غلام کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس غلام کو سات سو، یا شاید نو سو کے عوض میں فروخت کر دیا گیا۔

3956 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ، حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا زَادَ وَقَالَ: يَعْنِيْ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ اَحَقُّ بِثَمَنِهِ، وَاللّٰهُ اَغْنَى عَنْهُ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم اس کی قیمت کے زیادہ حقدار ہو، اور اللہ تعالیٰ اس سے، تم سے زیادہ بے نیاز ہے''

3957 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَجُلًا، مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ: لَهُ اَبُوْ مَذْكُورٍ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوبُ عَنْ دُبُرٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَدَعَا بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِيهِ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فَقِيرًا فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهِ فَاِنْ كَانَ فِيهَا فَضْلٌ فَعَلٰى عِيَالِهِ، فَاِنْ كَانَ فِيهَا فَضْلٌ فَعَلٰى ذِيْ قَرَابَتِهِ اَوْ قَالَ: عَلٰى ذِيْ رَحِمِهِ، فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَهَاهُنَا وَهَاهُنَا

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص جس کا نام ابومذکور تھا، اس نے اپنے غلام یعقوب کو مدبر کے طور پر آزاد کر دیا، ابومذکور کا اس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلوایا اور دریافت کیا: کون اسے خریدے گا؟ تو حضرت نعیم بن عبداللہ نے آٹھ سو درہم کے عوض میں اسے خرید لیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ رقم ابومذکور کے سپرد کی اور پھر ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص غریب ہو، تو وہ اپنی ذات پر پہلے خرچ کرے، اگر اس میں سے بچ جائے، تو اپنے گھر والوں پر خرچ کرے، اگر اس میں سے بھی بچ جائے، تو اپنے قریبی رشتے داروں پر خرچ کرے''۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے) ''اپنے ذی رحم رشتے داروں پر خرچ کرے اور اگر اس سے بھی بچ جائے، تو ادھر اور اُدھر (یعنی دوسرے لوگوں) پر خرچ کرے''۔

Marfat.com

بَابٌ فِيمَنْ اَعْتَقَ عَبِيدًا لَهُ لَمْ يَبْلُغْهُمُ الثُّلُثُ

باب: جو شخص اپنے ایسے غلاموں کو آزاد کردے، جو (اس کی وراثت کے) ایک تہائی مال تک نہ پہنچتے ہوں

3958 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، اَنَّ رَجُلًا، اَعْتَقَ سِتَّةَ اَعْبُدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا، ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّاَهُمْ ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ، فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ: فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ، وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مرنے کے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا، اس شخص کا ان غلاموں کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا، اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی، تو آپ نے اس بارے میں سخت ناراضگی کا اظہار کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان غلاموں کو بلوا کر، ان کے تین حصے کیے، ان کے درمیان قرعہ اندازی کروائی اور ان میں سے دو کو آزاد قرار دیا اور چار کو غلام رہنے دیا۔

3959 - حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، بِاِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَلَمْ يَقُلْ: فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں سخت بات ارشاد فرمائی''

3960 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ الطَّحَّانُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي زَيْدٍ، اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ: يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ شَهِدْتُهُ قَبْلَ اَنْ يُدْفَنَ لَمْ يُدْفَنْ فِي مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''اگر میں اس کے دفن کے وقت موجود ہوتا، تو اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جاتا''

3961 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ، وَاَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، اَنَّ رَجُلًا، اَعْتَقَ سِتَّةَ اَعْبُدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ: فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ، وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مرنے کے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا اس شخص کا ان غلاموں کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان غلاموں کے درمیان قرعہ اندازی کی اور ان میں سے دو کو آزاد قرار دیا اور چار کو غلام رہنے دیا۔

Marfat.com

بَابٌ فِيمَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ

باب: جو شخص کسی غلام کو آزاد کر دے اور اس کے پاس مال بھی موجود ہو

3962 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِی ابْنُ لَهِيعَةَ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی جَعْفَرٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا، وَلَهُ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لَهُ، اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَهُ السَّيِّدُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی غلام کو آزاد کر دے اور اس غلام کا مال بھی موجود ہو تو غلام کا مال اس کا ہی شمار ہوگا، البتہ اگر آقا نے اس کی شرط عائد کی ہو، تو حکم مختلف ہے۔''

بَابٌ فِی عِتْقِ وَلَدِ الزِّنَا

باب: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کو آزاد کرنا

3963 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوْسٰی، اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِی صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: لَاَنْ اُمَتِّعَ بِسَوْطٍ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَعْتِقَ وَلَدَ زِنْيَةٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ تینوں میں سے بُرا ہے''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اللہ کی راہ میں، ایک کوڑا کسی کو دے دوں، یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کو آزاد کروں۔

بَابٌ فِی ثَوَابِ الْعِتْقِ

باب: غلام کو آزاد کرنے کا ثواب

3964 - حَدَّثَنَا عِيسَی بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِیُّ، حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِی عَبْلَةَ، عَنِ الْغَرِيفِ بْنِ الدَّيْلَمِیِّ، قَالَ: اَتَيْنَا وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ فَقُلْنَا لَهُ: حَدِّثْنَا حَدِيثًا، لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ، وَلَا نُقْصَانٌ، فَغَضِبَ وَقَالَ: اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَقْرَاُ وَمُصْحَفُهُ مُعَلَّقٌ فِی بَيْتِهِ فَيَزِيدُ، وَيَنْقُصُ، قُلْنَا: اِنَّمَا اَرَدْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی صَاحِبٍ لَنَا اَوْجَبَ - يَعْنِی النَّارَ - بِالْقَتْلِ، فَقَالَ: اَعْتِقُوا عَنْهُ يُعْتِقِ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ

Marfat.com

❁❁ غریف بن دیلمی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے ان سے کہا: آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنایئے، جس میں کوئی کمی وبیشی نہ ہو، تو وہ غصے میں آ گئے اور بولے: ایک شخص تلاوت کر رہا ہوتا ہے، حالانکہ اس کا قرآن اس کے گھر میں موجود ہوتا ہے، تو کیا وہ کوئی کمی وبیشی کر دیتا ہے؟ ہم نے کہا: ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ کوئی ایسی حدیث بیان کریں، جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو، تو انہوں نے بتایا: ہم اپنے ایک ساتھی کے سلسلے میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، جو قتل کرنے کی وجہ سے جہنم کا مستحق ہو چکا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس کی طرف سے غلام آزاد کر دو، اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر ایک عضو کے عوض میں، اس کے ہر ایک عضو کو جہنم سے آزاد کر دے گا''۔

بَابُ اَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ

باب: کون سے غلام کو آزاد کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟

3965- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ، عَنْ اَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ، قَالَ: حَاصَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَصْرِ الطَّائِفِ - قَالَ مُعَاذٌ: سَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ بِقَصْرِ الطَّائِفِ بِحِصْنِ الطَّائِفِ كُلُّ ذٰلِكَ - فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَهُ دَرَجَةٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ رَجُلًا مُسْلِمًا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ جَاعِلٌ وِقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهِ عَظْمًا مِنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهِ مِنَ النَّارِ، وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ اَعْتَقَتِ امْرَاَةً مُسْلِمَةً فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ وِقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهَا عَظْمًا مِنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❁❁ حضرت ابونجیح سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طائف کے محل کا محاصرہ کیا ہوا تھا ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: طائف کے قلعے میں موجود طائف کے محل کا محاصرہ کیا ہوا تھا، اسی دوران میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اللہ کی راہ میں تیر کو (نشانے تک) پہنچائے، اسے ایک درجہ ملے گا''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''جو مسلمان کسی مسلمان شخص کو آزاد کرے گا، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس (آزاد ہونے والے) کی ہر ایک ہڈی کو، اس (آزاد کرنے والے) کی ہر ایک ہڈی کے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بنا دے گا، اور جو عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے گی، تو اللہ تعالیٰ اس (آزاد ہونے والی) عورت کی، ہر ایک ہڈی کو اس (آزاد کرنے والی) عورت کی ہر ایک ہڈی کے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بنا دے گا''۔

3966- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السَّمْطِ، اَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً كَانَتْ فِدَاءَهُ مِنَ النَّارِ

❀❀ سلیم بن عامر بیان کرتے ہیں: شرحبیل بن سمط نے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے کہا آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنایئے، جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو، تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو کسی مومن کو آزاد کرے گا، تو وہ اس کے لیے جہنم سے بچاؤ کا فدیہ ہو جائے گا''

3967 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السَّمْطِ، اَنَّهُ قَالَ: لِكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ، اَوْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَى مُعَاذٍ اِلٰى قَوْلِهِ وَاَيُّمَا امْرِءٍ اَعْتَقَ مُسْلِمًا، وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ اَعْتَقَتِ امْرَاَةً مُسْلِمَةً زَادَ وَاَيُّمَا رَجُلٍ اَعْتَقَ امْرَاَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ، اِلَّا كَانَتَا فِكَاكَهُ مِنَ النَّارِ، يُجْزِءُ مَكَانَ كُلِّ عَظْمَيْنِ مِنْهُمَا عَظْمٌ مِنْ عِظَامِهِ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: سَالِمٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ شُرَحْبِيلَ مَاتَ شُرَحْبِيلُ بِصِفِّينَ

❀❀ سالم بن ابوجعد، شرحبیل بن سمط کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں:

انہوں نے حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ کہا: آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنایئے، جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو، اس کے بعد راوی نے معاذ کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے، جو ان الفاظ تک ہے: ''جو شخص کسی مسلمان کو آزاد کرے گا اور جو عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے گی''۔

اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: جو مرد، دو مسلمان عورتوں کو آزاد کرے گا، تو وہ دونوں اس کے لیے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائیں گی، ان دونوں کی ہر ہڈی، اس شخص کی ہر ہڈی کی جگہ (جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائے گی۔)

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سالم نے شرحبیل سے کوئی روایت نہیں سنی، کیونکہ شرحبیل کا انتقال صفین میں ہو گیا تھا۔

بَابٌ فِيْ فَضْلِ الْعِتْقِ فِي الصِّحَّةِ

باب: تندرستی کے دوران غلام آزاد کرنے کی فضیلت

3968 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي حَبِيبَةَ الطَّائِيِّ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الَّذِي يَعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ، كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي اِذَا شَبِعَ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مرنے کے وقت غلام آزاد کرتا ہے، اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے، کہ جو خود سیر ہو جائے، تو پھر (بچ جانے والی چیز) تحفے کے طور پر دیتا ہے''۔

3967–صحيح دون قوله" :وأيما رجل أعتق امرأتين مسلمتين " ...وهذا إسناد ضعيف لانقطاعه، لأن سالم بن أبي الجعد لم يسمع من شرحبيل بن السمط كما قال المصنف بآخر الحديث. وأخرجه ابن ماجه (2522)، والنسائي في "الكبرى" (4863) من طريق الأعمش، عن عمرو بن مرة، بهذا الإسناد. وهو في "مسند أحمد" (18059).

Marfat.com

كِتَابُ الْحُرُوْفِ وَالْقِرَاءَاتِ

کتاب: (قرآن کی) مختلف لہجوں اور قراءتوں کا بیان

3969 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ح وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَرَاَ: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى) (البقرة: 125)

❁❁ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تلاوت کیا: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى)

3970 - حَدَّثَنَا مُوْسَى يَعْنِي ابْنَ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَجُلًا، قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَاَ فَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ فُلَانًا كَاَيِّنْ مِنْ آيَةٍ اَذْكَرَنِيهَا اللَّيْلَةَ كُنْتُ قَدْ اَسْقَطْتُهَا

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص رات کے وقت نوافل ادا کرتے ہوئے تلاوت کر رہا تھا وہ بلند آواز میں قرآن پڑھ رہا تھا، صبح کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فلاں شخص پر رحم کرے، اس نے گذشتہ رات مجھے کتنی ایسی آیات کروادیں، جو میری توجہ میں نہیں تھیں۔

3971 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ، حَدَّثَنَا مِقْسَمٌ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ) (آل عمران: 161) فِي قَطِيفَةٍ حَمْرَاءَ، فُقِدَتْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ: بَعْضُ النَّاسِ لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ) (آل عمران 161) اِلَى آخِرِ الْاٰيَةِ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: يَغُلَّ مَفْتُوحَةُ الْيَاءِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہ آیت نازل ہوئی:

''نبی کے لیے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ خیانت کرے''

3971- حديث صحيح، وهذا إسناد ضعيف لضعف خُصيف -وهو ابن عبد الرحمن- لكن روى الحديث بنحوه من طريقين آخرين يصح بهما إن شاء الله. وأخرجه الترمذي (3255) عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وقال: حسن غريب. وهو في "شرح مشكل الآثار" (5601) و (5602). وأخرجه بنحوه الطبراني في "الكبير" (11174)، وفي "الأوسط" (5313)، وفي "الصغير" (803)،

Marfat.com

یہ آیت ایک سرخ چادر کے بارے میں نازل ہوئی تھی، جو غزوہ بدر کے موقع پر غیر موجود پائی گئی تھی، تو بعض لوگوں نے کہا: شاید نبی اکرم ﷺ نے اسے حاصل کرلیا ہو، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''نبی کے لیے یہ مناسب ہی نہیں ہے کہ وہ خیانت کرے'' یہ آیت کے آخر تک ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لفظ یغل میں ''ی'' پر زبر پڑھی جائے گی۔

3972 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَخَلِ وَالْهَرَمِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اللہ! میں کنجوسی اور بڑھاپے سے تیری پناہ مانگتا ہوں''

3973 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ: كُنْتُ وَافِدَ بَنِي الْمُنْتَفِقِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحْسِبَنَّ وَلَمْ يَقُلْ لَا تَحْسَبَنَّ

❁❁ عاصم بن لقیط اپنے والد حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان کرتے ہیں: بنو منتفق کے وفد میں شامل ہو کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم ہرگز یہ گمان نہ کرنا'' آپ ﷺ نے لفظ لَا تَحْسَبَنَّ نہیں کہا۔

3974 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَحِقَ الْمُسْلِمُونَ رَجُلًا فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَتَلُوهُ، وَأَخَذُوا تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ فَنَزَلَتْ (وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) (النساء: 94) تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ کچھ مسلمان ایک شخص کے پاس آئے، جو اپنی بکریوں میں موجود تھا، اس نے کہا، السلام علیکم، لیکن مسلمانوں نے اسے قتل کر دیا، اس کی بکریوں حاصل کرلیں، تو یہ آیت نازل ہوئی:

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

''جو شخص تمہیں سلام کرتا ہے، تم اسے یہ نہ کہو تم مومن نہیں ہو، تم لوگ صرف دنیاوی زندگی کا ساز وسامان حاصل کرنا چاہتے ہو''

اس سے مراد وہ چند بکریاں تھیں۔

3975 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ وَهُوَ أَشْبَعُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ (غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ) (النساء: 95) وَلَمْ يَقُلْ سَعِيدٌ كَانَ يَقْرَأُ

❁❁ خارجہ بن بن زید اپنے والد (حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ یوں تلاوت کرتے

Marfat.com

تھے: غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ

سعید نامی راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے "آپ ﷺ یوں تلاوت کرتے تھے"

3976 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ اَبِىْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اسے یوں پڑھا ہے: وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ

3977 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ اَبِىْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَرَاَ: (وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ تلاوت کیا ہے:

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ

3978 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِىُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ الْعَوْفِيِّ، قَالَ: قَرَاْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: (اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ) (الروم: 54) فَقَالَ: (مِنْ ضُعْفٍ) قَرَاْتُهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَاْتُهَا عَلَىَّ، فَاَخَذَ عَلَىَّ كَمَا اَخَذْتُ عَلَيْكَ

❁❁ عطیہ بن سعد عوفی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی موجودگی میں تلاوت کرتے ہوئے یہ لفظ یوں پڑھا اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ تو انہوں نے کہا یوں پڑھو، مِنْ ضُعْفٍ کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اسے اسی طرح پڑھا ہے، جس طرح تم میرے سامنے پڑھا ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے مجھ پر یونہی گرفت فرمائی، جس طرح میں نے تم پر گرفت کی ہے۔

3979 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدٌ يَعْنِىْ ابْنَ عَقِيلٍ، عَنْ هَارُوْنَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِىْ سَعِيدٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ضُعْفٍ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ لفظ نقل کرتے ہیں: مِنْ ضُعْفٍ

3980 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَسْلَمَ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزَى، قَالَ: قَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: (بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْتَفْرَحُوا)

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: بِالتَّاءِ

❁❁ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ یوں پڑھتے تھے: بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْتَفْرَحُوا

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یعنی "ت" کے ساتھ

Marfat.com

3981 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْاَجْلَحِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزَى، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اُبَيٍّ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَرَاَ: (بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْتَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا تَجْمَعُوْنَ)

❁❁ حضرت ابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت تلاوت کی: بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْتَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا تَجْمَعُوْنَ

3982 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ، اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقْرَاُ (اِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ)

❁❁ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں تلاوت کرتے ہوئے سنا: اِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ

3983 - حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: سَاَلْتُ اُمَّ سَلَمَةَ: كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (اِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ) (هود: **46**) ؟ فَقَالَتْ: قَرَاَهَا (اِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ)

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَرَوَاهُ هَارُوْنُ النَّحْوِيُّ، وَمُوْسَى بْنُ خَلَفٍ، عَنْ ثَابِتٍ، كَمَا قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ

❁❁ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس تلاوت کو کس طرح کی تلاوت کرتے تھے اِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِح

تو انہوں نے جواب دیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے یوں پڑھتے تھے: اِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ہارون نحوی اور موسیٰ بن خلف نے ثابت کے حوالے سے اسی طرح روایت کی ہے جس طرح عبدالعزیز نے بیان کی ہے۔

3984 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا عِيسٰى، عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا بَدَاَ بِنَفْسِهِ وَقَالَ: رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلٰى مُوْسَى لَوْ صَبَرَ لَرَاَى مِنْ صَاحِبِهِ الْعَجَبَ، وَلٰكِنَّهُ قَالَ (اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي) (الكهف: **76**) طَوَّلَهَا حَمْزَةُ

3984–إسناده صحيح .أبو إسحاق :هو عمرو بن عبد الله السَّبيعي، وحمزة الزيات :هو ابن حبيب، وعيسى :هو ابن يونس بن أبي إسحاق السَّبيعي. وأخرجه مسلم (2380)، والنسائي في "الكبرى "(11244) من طريق رقبة بن مصقلة، ومسلم (2380) (5813) من طريق إسرائيل بن يونس بن أبي إسحاق السَّبيعي، و (11248) من طريق حمزة الزيات، ثلاثتهم عن أبي إسحاق السبيعي، بهذا الإسناد .ورواية رقبة وإسرائيل مطولة .ولم يسق مسلم رواية إسرائيل .ولم يذكر إسرائيل في روايته قوله :(قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا). وأخرجه ضمن حديث مطول البخاري (3401) و (4725)، ومسلم (2380)، والترمذي (3416)، والنسائي في "الكبرى "(11245)

Marfat.com

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کرتے تھے، تو سب سے پہلے اپنے لیے دعا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم یوں کہتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کی رحمت ہم پر ہو اور حضرت موسیٰ پر بھی ہو، اگر وہ صبر سے کام لیتے، تو اپنے ساتھی کی طرف سے حیران کن چیزیں دیکھ لیتے، لیکن انہوں نے یہ کہہ دیا: (اس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

''اگر میں نے اس کے بعد آپ سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا، تو آپ میرے ساتھ نہ رہیے گا، آپ کو میری طرف سے''

حمزہ نامی راوی نے اسے طول دے کر پڑھا ہے۔

3985 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْجَارِيَةِ الْعَبْدِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ: قَرَاَهَا (قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي) (الكهف: 76) وَثَقَّلَهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو یوں پڑھا ہے: قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي

آپ نے اسے ثقل کے ساتھ پڑھا

3986 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْمِصِّيصِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِيْنَارٍ، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ اَوْسٍ، عَنْ مِصْدَعٍ اَبِيْ يَحْيَى، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: اَقْرَاَنِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ كَمَا اَقْرَاَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ) (الكهف: 86) مُخَفَّفَةً

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے اسی طرح پڑھایا، جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پڑھایا تھا: یعنی یہ آیت فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ یہ تخفیف کے ساتھ ہے۔

3987 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ يَعْنِيْ ابْنَ عَمْرٍو النَّمَرِيَّ، اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ، اَخْبَرَنِيْ اَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِ عِلِّيِّيْنَ لَيُشْرِفُ عَلٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ فَتُضِيءُ الْجَنَّةُ لِوَجْهِهِ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ - قَالَ: وَهٰكَذَا جَاءَ الْحَدِيْثُ دُرِّيٌّ مَرْفُوْعَةُ الدَّالِ لَا تُهْمَزُ - وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمِنْهُمْ وَاَنْعَمَا

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''علیین سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص اہل جنت کی طرف جھانک کر دیکھے گا، تو اس کے چہرے کی وجہ سے جنت یوں روشن ہو جائے گی، جیسے وہ کوئی چمکتا ہوا ستارہ ہو۔''

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روایت میں اس طرح منقول ہے دُرِّی جس میں ''د'' پر پیش ہے اور اس پر ہمزہ نہیں ہے۔

Marfat.com

''(نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا:) ابوبکر اور عمر ان لوگوں میں سے ایک ہیں، جو (علیین میں ہوگے) اور یہ دونوں اچھے لوگ ہیں''۔

3988 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، وَهَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنِی الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ النَّخَعِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَبْرَةَ النَّخَعِیُّ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْغُطَيْفِیِّ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنَا عَنْ سَبَاٍ مَا هُوَ اَرْضٌ اَمْ امْرَاَةٌ؟ فَقَالَ: لَيْسَ بِاَرْضٍ وَلَا امْرَاَةٍ، وَلٰكِنَّهٗ رَجُلٌ وَّلَدَ عَشْرَةً مِنَ الْعَرَبِ فَتَيَامَنَ سِتَّةٌ وَّتَشَاءَمَ اَرْبَعَةٌ

قَالَ عُثْمَانُ الْغَطَفَانِیُّ، مَكَانَ الْغُطَيْفِیِّ، وَقَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ النَّخَعِیُّ

❁❁ حضرت فروہ بن مسیک غطیفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے، حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ﷺ ہمیں سبا کے بارے میں بتائیں، وہ کیا ہے؟ کیا یہ علاقہ ہے یا عورت کا نام ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ نہ تو کوئی علاقہ ہے اور نہ ہی عورت ہے، بلکہ یہ ایک شخص تھا، جو عرب تھا، اس کے دس بچے تھے، ان میں سے چھ نے یمن میں سکونت اختیار کی، چار نے شام میں سکونت اختیار کی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس کی سند میں کچھ اختلاف ہے۔

3989 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، وَاِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَبُوْ مَعْمَرٍ الْهُذَلِیُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِسْمَاعِيلُ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رِوَايَةً فَذَكَرَ حَدِيْثَ الْوَحْیِ قَالَ: فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى (حَتّٰى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ) (سبا: 23)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ نقل کرتے ہیں: جس میں وحی سے متعلق روایت ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

حَتّٰى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِم

''یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ ختم ہوتی ہے''

3990 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِیُّ، سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ، يَذْكُرُ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: قِرَاءَةُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (بَلٰى قَدْ جَاءَتْكِ آيَاتِیْ فَكَذَّبْتِ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتِ وَكُنْتِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ) (الزمر: 59)

3988- صحيح لغيره، وهذا إسناد حسن من أجل أبي سبْرة النخعي؛ فقد روى عنه ثلاثة وذكره ابن حبان في "الثقات"، وقد جوّد إسناده الحافظ ابن كثير في "تفسيره.492 /6 " واخرجه الترمذي (3501) من طريق أبي أسامة حماد بن أسامة، بهذا الإسناد وقال :هذا حديث حسنٌ غريب. وهو في "مسند احمد "(87 /24009و 89و 90). وفي الباب عن عبد الله بن عباس عند احمد في "مسنده "(2898)، وفي "فضائل الصحابة "(1616)، والطبراني (12992)، وابن عدي في "الكامل 1470 /4 "، والحاكم 2/ 423.وإسناده حسن.

Marfat.com

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: هٰذَا مُرْسَلٌ الرَّبِيْعُ لَمْ يُدْرِكْ اُمَّ سَلَمَةَ

❁❁ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت یوں تلاوت کرتے تھے:

بَلٰى قَدْ جَاءَتْكِ آيَاتِيْ فَكَذَّبْتِ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتِ وَكُنْتِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت مرسل ہے کیونکہ ربیع نامی راوی نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

3991 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُوْسَى النَّحْوِيُّ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا (فَرُوحٌ وَّرَيْحَانٌ) (الواقعة: 89)

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ آیت یوں تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے: فَرُوحٌ وَّرَيْحَانٌ

3992 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ - قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ: لَمْ اَفْهَمْهُ جَيِّدًا - عَنْ صَفْوَانَ - قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ: ابْنُ يَعْلٰى - عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقْرَاُ: (وَنَادَوْا يَا مَالِكُ) (الزخرف: 77)

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: يَعْنِيْ بِلَا تَرْخِيْمٍ

❁❁ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر یہ آیت تلاوت کر رہے تھے: وَنَادَوْا يَا مَالِكُ

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یعنی یہ ترخیم کے بغیر ہے۔

3993 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ، اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اَقْرَاَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مجھے یوں پڑھائی تھی:

اِنِّيْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ

3994 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يَقْرَؤُهَا (فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ) (القمر: 15) يَعْنِيْ مُثَقَّلًا

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: مَضْمُوْمَةُ الْمِيْمِ مَفْتُوْحَةُ الدَّالِ مَكْسُوْرَةُ الْكَافِ

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت یوں تلاوت کرتے تھے:

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ یعنی شد کے ساتھ پڑھتے تھے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں "م" پر پیش ہوگی اور "د" پر زبر ہوگی اور "ک" پر زیر ہوگی۔

Marfat.com

3995 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الذِّمَارِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ (اَيَحْسَبُ اَنَّ مَالَهُ اَخْلَدَهُ) (الهمزة: 3)

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ آیت یوں تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے:

اَيَحْسَبُ اَنَّ مَالَهُ اَخْلَدَهُ

3996 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَمَّنْ اَقْرَاَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذَّبُ عَذَابَهُ اَحَدٌ وَّلَا يُوْثَقُ) (الفجر: 26) وَثَاقَهُ اَحَدٌ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: بَعْضُهُمْ اَدْخَلَ بَيْنَ خَالِدٍ وَاَبِي قِلَابَةَ رَجُلًا

❁❁ ابوقلابہ، اس صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت یوں تلاوت کروائی تھی:

فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذَّبُ عَذَابَهُ اَحَدٌ وَّلَا يُوْثَقُ

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض حضرات نے خالد اور ابوقلابہ کے درمیان ایک اور شخص کا ذکر کیا ہے۔

3997 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: اَنْبَاَنِي مَنْ اَقْرَاَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْ مَنْ اَقْرَاَهُ مَنْ اَقْرَاَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذَّبُ) (الفجر: 25)

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: قَرَاَ عَاصِمٌ، وَالْاَعْمَشُ، وَطَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ، وَاَبُوْ جَعْفَرٍ يَزِيْدُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، وَشَيْبَةُ بْنُ نَصَّاحٍ، وَنَافِعُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيْرٍ الدَّارِيُّ، وَاَبُوْ عَمْرِو بْنُ الْعَلَاءِ، وَحَمْزَةُ الزَّيَّاتُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ، وَقَتَادَةُ، وَالْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ، وَمُجَاهِدٌ، وَحُمَيْدٌ الْاَعْرَجُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، لَا يُعَذِّبُ وَلَا يُوْثِقُ اِلَّا الْحَدِيْثَ الْمَرْفُوْعَ، فَاِنَّهُ يُعَذَّبُ بِالْفَتْحِ

❁❁ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھائی تھی، (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی جسے اس شخص نے یہ آیت پڑھائی تھی، جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھائی تھی، (اور وہ آیت یوں ہے:) فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذَّبُ

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عاصم، اعمش، طلحہ بن مصرف، ابوجعفر یزید بن قعقاع، شیبہ بن نصاح، نافع بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن کثیر داری، ابوعمرو بن اعلیٰ، حمزہ زیات، عبدالرحمٰن اعرج، قتادہ، حسن بصری، مجاہد، حمید اعرج، عبداللہ بن عباس، عبدالرحمٰن بن ابوبکر، ان سب حضرات نے یہ آیت یوں تلاوت کی ہے، لَا يُعَذِّبُ وَلَا يُوْثِقُ

البتہ مرفوع حدیث کا معاملہ مختلف ہے، کیونکہ اس میں یہ لفظ یوں ہے، يُعَذَّبُ یعنی زبر کے ساتھ ہے۔

3998 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِي عُبَيْدَةَ، حَدَّثَهُمْ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعْدٍ الطَّائِيِّ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا ذَكَرَ فِيهِ جِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَقَالَ: جِبْرَائِلُ وَمِيكَائِلُ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: قَالَ خَلَفٌ مُنْذُ اَرْبَعِينَ سَنَةً لَمْ اَرْفَعِ الْقَلَمَ عَنْ كِتَابَةِ الْحُرُوفِ مَا اَعْيَانِي شَيْءٌ مَا اَعْيَانِي جِبْرَائِلُ وَمِيكَائِلُ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گفتگو کی، جس میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام کا تذکرہ کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ ذکر کیے جِبْرَائِلُ وَمِيكَائِل (یعنی ان کے ناموں کا تلفظ یوں کیا۔)

3999- حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، قَالَ: ذُكِرَ كَيْفَ قِرَاءَةُ جِبْرَائِلَ وَمِيكَائِلَ عِنْدَ الْاَعْمَشِ، فَحَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ سَعْدٍ الطَّائِيِّ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَاحِبَ الصُّورِ فَقَالَ: عَنْ يَمِينِهِ جِبْرَائِلُ، وَعَنْ يَسَارِهِ مِيكَائِلُ

❁❁ محمد بن خازم بیان کرتے ہیں: اعمش کے سامنے لفظ جبرائیل اور لفظ میکائیل کی قرأت کی کیفیت کا ذکر کیا گیا، تو انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صور پھونکنے والے فرشتے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: اس کے دائیں طرف جِبْرَائِلُ ہوگا اور بائیں طرف مِيكَائِلُ ہوگا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خلف کہتے ہیں: میں چالیس سال سے کتابت کر رہا ہوں، لیکن مجھے اتنی مشکل اور کسی لفظ میں نہیں ہوئی جتنی مشکل لفظ جبرائیل اور میکائیل میں ہوئی۔

4000- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: مَعْمَرٌ وَرُبَّمَا ذَكَرَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، يَقْرَءُونَ (مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ)، وَاَوَّلُ مَنْ قَرَاَهَا (مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ) مَرْوَانُ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ، وَالزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ

❁❁ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یوں تلاوت کرتے تھے، مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ سب سے پہلے مروان نے اسے یوں پڑھا: مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: زہری کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت، اور زہری کی سالم کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کردہ روایت سے زیادہ مستند ہے۔

4001- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، اَنَّهَا ذَكَرَتْ اَوْ كَلِمَةً غَيْرَهَا قِرَاءَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ) يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ اٰيَةً اٰيَةً

Marfat.com

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: سَمِعْتُ اَحْمَدَ يَقُوْلُ الْقِرَاءَةُ الْقَدِيمَةُ (مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ):

❁❁ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بیان کیا، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یوں تلاوت کرتے تھے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّين

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: قدیم قرأت یہ ہے: مَالِكِ يَوْمِ الدِّين

4002 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ، قَالَ: كُنْتُ رَدِيفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى حِمَارٍ، وَالشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا فَقَالَ: هَلْ تَدْرِى اَيْنَ تَغْرُبُ هٰذِهِ؟ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ فِىْ عَيْنٍ حَامِيَةٍ

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت گدھے پر سوار تھے اور سورج غروب ہونے والا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہ جانتے ہو کہ یہ کہاں غروب ہوگا، میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت یوں تلاوت کی) تَغْرُبُ فِىْ عَيْنٍ حَامِيَةٍ

4003 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ، اَنَّ مَوْلًى لِابْنِ الْاَسْقَعِ، رَجُلَ صِدْقٍ اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ الْاَسْقَعِ، اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: اِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُمْ فِىْ صُفَّةِ الْمُهَاجِرِينَ فَسَاَلَهُ اِنْسَانٌ: اَىُّ آيَةٍ فِى الْقُرْآنِ اَعْظَمُ؟ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهُ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ) (البقرة: 255)

❁❁ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین کے چبوترے پر ان کے پاس تشریف لائے، ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: قرآن مجید میں کون سی آیت سب سے پہلے عظیم ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یہ آیت) اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهُ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ

4004 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِى الْحَجَّاجِ الْمِنْقَرِىُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّهُ قَرَاَ (هَيْتَ لَكَ) (يوسف: 23) فَقَالَ: شَقِيقٌ: اِنَّا نَقْرَؤُهَا (هِئْتُ لَكَ) يَعْنِىْ فَقَالَ: ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَقْرَؤُهَا كَمَا عُلِّمْتُ اَحَبُّ اِلَىَّ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے، انہوں نے یہ آیت یوں تلاوت کی: هَيْتَ لَكَ شفیق نے کہا ہم تو اسے یوں پڑھتے ہیں: هِئْتُ لَكَ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اسے اسی طرح تلاوت کر رہا ہوں، جس طرح مجھے اس کی تعلیم دی گئی اور میرے نزدیک یہی محبوب ہے۔

Marfat.com

4005 - حَدَّثَنَا هَنَادٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، قَالَ: قِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ اِنَّ اُنَاسًا يَقْرَءُ وْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَقَالَتْ هِيتَ لَكَ) (يوسف: 23) فَقَالَ: اِنِّي اَقْرَاُ كَمَا عُلِّمْتُ اَحَبُّ اِلَيَّ (وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ) (يوسف: 23)

❁❁ شقیق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: کچھ لوگ اس آیت کو یوں تلاوت کرتے ہیں، وَقَالَتْ هِيتَ لَكَ تو انہوں نے کہا: میں نے تو اسے اسی طرح تلاوت کرنا ہے، جس طرح مجھے اس کی تعلیم دی گئی تھی اور مجھے اسی طرح سے تلاوت کرنا پسند ہے: وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ

4006 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، ح وحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِبَنِي اِسْرَائِيلَ: (ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُوْلُوا حِطَّةٌ تُغْفَرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ)

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے فرمایا: ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُوْلُوا حِطَّةٌ تُغْفَرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ)
''تم لوگ سجدے کی حالت میں دروازے میں داخل ہو، اور حِطَّة کہو، تو تمہارے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''

4007 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4008 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: نَزَلَ الْوَحْيُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقَرَاَ عَلَيْنَا (سُوْرَةٌ اَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا) (النور: 1)

• قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: يَعْنِي مُخَفَّفَةً حَتّٰى اَتٰى عَلٰى هٰذِهِ الْاٰيَاتِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے یہ تلاوت کیا: سُوْرَةٌ اَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا
امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یعنی اسے تخفیف کے ساتھ پڑھا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان آیات تک پہنچے۔

Marfat.com

كِتَابُ الْحَمَّامِ

کتاب: حمام کے بارے میں روایات

4009 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ اَبِي عُذْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهٰى عَنْ دُخُولِ الْحَمَّامَاتِ، ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ اَنْ يَّدْخُلُوهَا فِي الْمَيَازِرِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمام میں جانے سے منع کیا، پھر آپ نے مردوں کو اس بات کی اجازت دی کہ وہ تہبند باندھ کر وہاں جاسکتے ہیں۔

4010 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، جَمِيعًا عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، قَالَ: ابْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ، قَالَ: دَخَلَ نِسْوَةٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ: مِمَّنْ اَنْتُنَّ قُلْنَ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ قَالَتْ: لَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُورَةِ الَّتِي تَدْخُلُ نِسَاؤُهَا الْحَمَّامَاتِ قُلْنَ: نَعَمْ قَالَتْ: اَمَا اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنَ امْرَاَةٍ تَخْلَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِهَا اِلَّا هَتَكَتْ، مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: هٰذَا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَهُوَ اَتَمُّ، وَلَمْ يَذْكُرْ جَرِيرٌ اَبَا الْمَلِيحِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ ابوملیح بیان کرتے ہیں: شام سے تعلق رکھنے والی کچھ خواتین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: تم کہاں سے تعلق رکھتی ہو؟ انہوں نے جواب دیا: اہل شام سے، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: شاید تم اس علاقے کی رہنے والی ہو، جہاں عورتیں حمام میں جاتی ہیں، ان خواتین نے جواب دیا: جی ہاں! تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی عورت، اپنے گھر کے علاوہ کہیں اپنے کپڑے اتارتی ہے، وہ اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردے کو چاک کر دیتی ہے''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت جریر کی نقل کردہ ہے اور یہ زیادہ مکمل ہے، جریر نے ابوملیح کا یہ بیان نقل نہیں کیا کہ

4009- إسناده ضعيف لجهالة ابي عُذرة. واخرجه ابن ماجه (3749)، والترمذى (3010) من طريق حماد بن سلمة، بهذا الإسناد وقال الترمذى: إسناده ليس بذاك القائم. وهو فى "مسند احمد" (25006).

Marfat.com

نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔

4011 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّهَا سَتُفْتَحُ لَكُمْ اَرْضُ الْعَجَمِ وَسَتَجِدُوْنَ فِيْهَا بُيُوتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ، فَلَا يَدْخُلَنَّهَا الرِّجَالُ اِلَّا بِالْاُزُرِ، وَامْنَعُوْهَا النِّسَاءَ اِلَّا مَرِيضَةً اَوْ نُفَسَاءَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عنقریب تمہارے لیے عجم کے علاقے فتح ہوں گے، تمہیں وہاں کچھ گھر ملیں گے، جنہیں حمام کہا جاتا ہوگا مرد اس میں صرف تہبند باندھ کر داخل ہوں، اور عورتوں کو وہاں جانے سے منع کرنا، البتہ بیمار عورت یا نفاس والی عورت (کا حکم مختلف ہے)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّعَرِّي

باب: برہنہ ہونے کی ممانعت

4012 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُفَيْلٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ الْعَرْزَمِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ يَعْلٰى، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ بِلَا اِزَارٍ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ

❀❀ حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ تہبند باندھے بغیر ایک کھلی جگہ پر غسل کر رہا تھا، نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھے، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ حیا والا اور پردہ پوشی کرنے والا ہے، وہ حیا اور پردے کو پسند کرتا ہے، تو جب کوئی شخص غسل کرے تو وہ پردہ کرلے''۔

4013 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي خَلَفٍ، حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى، عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: الْاَوَّلُ اَتَمُّ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ صفوان بن یعلیٰ کے حوالے سے ان کے والد سے منقول ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پہلی روایت زیادہ مکمل ہے۔

4014 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَرْهَدٍ،

Marfat.com

عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ جَرْهَدٌ هٰذَا مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ قَالَ: جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَنَا وَفَخِذِيْ مُنْكَشِفَةٌ فَقَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ

❀❀ عبدالرحمٰن بن جرہد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت جرہد رضی اللہ عنہ اصحاب صفہ میں سے تھے، وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے، اس وقت میرے زانوں سے کپڑا ہٹا ہوا تھا، تو آپ نے فرمایا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے؟ کہ زانوں پردے کی چیز ہے۔

4015 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَكْشِفْ فَخِذَكَ، وَلَا تَنْظُرْ اِلٰى فَخِذِ حَيٍّ، وَلَا مَيِّتٍ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: هٰذَا الْحَدِيْثُ فِيْهِ نَكَارَةٌ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اپنے زانوں سے کپڑا نہ ہٹاؤ، اور کسی زندہ یا مردہ شخص کے زانوں کی طرف نہ دیکھو''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت کچھ منکر ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعَرِّي

باب: برہنہ ہونے کا بیان

4016 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: حَمَلْتُ حَجَرًا ثَقِيْلًا، فَبَيْنَا اَمْشِيْ فَسَقَطَ عَنِّيْ ثَوْبِيْ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْ عَلَيْكَ ثَوْبَكَ وَلَا تَمْشُوا عُرَاةً

❀❀ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک وزنی پتھر اٹھا کر جا رہا تھا، وہ مجھ سے گر گیا (یعنی میرا کپڑا اگر گیا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم اپنا کپڑا لو، اور برہنہ ہو کر نہ چلو۔

4017 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا اَبِيْ ح، وحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، نَحْوَهُ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: عَوْرَاتُنَا مَا نَاْتِيْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ؟ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ؟ قَالَ: اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَا يَرَيَنَّهَا اَحَدٌ فَلَا يَرَيَنَّهَا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا كَانَ اَحَدُنَا خَالِيًا؟ قَالَ: اللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ

❀❀ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ستر کے

Marfat.com

بارے میں آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟ کہ ہم کسے پردے میں رکھیں اور کسے پردے کے بغیر رکھ سکتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (تم سب لوگوں سے) اپنی ستر کی حفاظت کرو، البتہ تمہاری بیوی اور تمہاری کنیز کا حکم مختلف ہے، راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب لوگ مل جل کے بیٹھے ہوئے ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک تم سے ہو سکے، کوئی تمہارا ستر ہرگز نہ دیکھے، راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب کوئی شخص تنہا ہو، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ لوگوں کی بہ نسبت اس سے زیادہ حیاء کی جائے۔

4018 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰى عُرْيَةِ الرَّجُلِ، وَلَا الْمَرْاَةُ اِلٰى عُرْيَةِ الْمَرْاَةِ، وَلَا يُفْضِی الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَلَا تُفْضِی الْمَرْاَةُ اِلَى الْمَرْاَةِ فِیْ ثَوْبٍ

❁❁ عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی مرد کسی دوسرے مرد کا ستر نہ دیکھے اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کا ستر نہ دیکھے اور کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں نہ لیٹے اور ہی کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں نہ لیٹے۔

4019 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ الْجُرَيْرِیِّ، ح وحَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ، عَنِ الْجُرَيْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنَ الطُّفَاوَةِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُفْضِيَنَّ رَجُلٌ اِلٰى رَجُلٍ، وَلَا امْرَاَةٌ اِلٰى امْرَاَةٍ، اِلَّا وَلَدًا اَوْ وَالِدًا قَالَ: وَذَكَرَ الثَّالِثَةَ فَنَسِيتُهَا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی مرد کسی دوسرے مرد کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں نہ لیٹے اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں نہ لیٹے، البتہ باپ بیٹے کے ساتھ ایسے لیٹ سکتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے تیسری بات بھی ذکر کی تھی، لیکن میں اسے بھول گیا ہوں۔

4018- إسناده قوي من أجل الضحاك بن عثمان -وهو الحزامي- فهو صدوق لا بأس به. ابن أبي فديك: هو محمد بن إسماعيل بن مُسلم. وأخرجه مسلم (338)، وابن ماجه (661)، والترمذي (3001)، والنسائي في "الكبرى" (9185) من طريق الضحاك بن عثمان، بهذا الإسناد. وهو في "مسند أحمد" (11601)، و"صحيح ابن حبان" (5574).

Marfat.com

كِتَابُ اللِّبَاسِ

کتاب: لباس کے بارے میں روایات

4020 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ اِمَّا قَمِيصًا، اَوْ عِمَامَةً ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ، وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ قَالَ اَبُوْ نَضْرَةَ: فَكَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صلّى الله عليه وسلم اِذَا لَبِسَ اَحَدُهُمْ ثَوْبًا جَدِيدًا قِيلَ لَهٗ: تُبْلِي وَيُخْلِفُ اللّٰهُ تَعَالٰى

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا پہنتے، تو آپ اس کا نام لیتے، یعنی وہ قمیص ہے، یا عمامہ ہے، اور پھر یہ دعا کرتے:

''اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے، تو نے ہی مجھے یہ پہنایا ہے، میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور جس کے لیے اس کا بنایا گیا، اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں اس کے شر سے اور جس کے لیے اسے بنایا گیا، اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

ابونضرہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے جب کوئی شخص نیا کپڑا پہنتا، تو اسے یوں دعا دی جاتی: ''تم اسے پرانا کردو اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی جگہ اور عطا کردے''

4021 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ.

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4022 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِاِسْنَادِهٖ وَمَعْنَاهُ.

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ اَبَا سَعِيدٍ، وَحَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَالثَّقَفِيُّ سَمَاعُهُمَا وَاحِدٌ

❀❀ یہی روایت اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حماد بن سلمہ نامی راوی اور ثقفی نامی راوی کا سماع ایک جیسا ہے۔

4023 - حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ اَبِي اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي

Marfat.com

مَرْحُومٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ هٰذَا الطَّعَامَ، وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ: وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّيْ، وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور اس نے میری اپنی کسی ذاتی قوت اور کوشش کے بغیر یہ رزق مجھے عطا کیا''

تو اس شخص کے گزشتہ اور آئندہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے: جو شخص کوئی کپڑا پہنے اور یہ دعا کرے۔

''ہر طرح کی حمد و ثناء اللہ کے لیے مخصوص ہے، جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری کسی ذاتی کوشش اور قوت کے بغیر مجھے یہ رزق عطا کیا''

تو اس شخص کے گزشتہ اور آئندہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

بَابٌ فِيْمَا يُدْعَى لِمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا

باب: جو شخص نیا کپڑا پہنے، اسے کیا دعا دی جائے؟

4024 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْجَرَّاحِ الْاَذَنِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِكِسْوَةٍ فِيْهَا خَمِيْصَةٌ صَغِيْرَةٌ فَقَالَ: مَنْ تَرَوْنَ اَحَقَّ بِهٰذِهِ فَسَكَتَ الْقَوْمُ، فَقَالَ: ائْتُوْنِيْ بِاُمِّ خَالِدٍ فَاُتِيَ بِهَا، فَاَلْبَسَهَا اِيَّاهَا، ثُمَّ قَالَ: اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ مَرَّتَيْنِ، وَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلٰى عَلَمٍ فِي الْخَمِيْصَةِ اَحْمَرَ اَوْ اَصْفَرَ وَيَقُوْلُ سَنَاهْ سَنَاهْ يَا اُمَّ خَالِدٍ وَسَنَاهْ فِيْ كَلَامِ الْحَبَشَةِ الْحَسَنُ

❀❀ سیدہ اُم خالد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کپڑے آئے، جن میں ایک چھوٹی چادر بھی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے خیال میں اس کی زیادہ حقدار کون ہے؟ تو لوگ خاموش رہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُم خالد کو میرے پاس لاؤ، انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادر انہیں اوڑھا دی اور پھر فرمایا: اسے پہن کر پرانا کر دو، آپ نے دو مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چادر کے سرخ یا زرد رنگ کے نشانات کو دیکھ کر فرمایا: اے اُم خالد! یہ اچھے ہیں، یہ اچھے ہیں۔

Marfat.com

(راوی کہتے ہیں) لفظ ''سنا'' حبشیوں کی زبان میں اچھی چیز کو کہا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ الْقَمِيصِ

باب: قمیص کا بیان

4025 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ الْحَنَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصَ

❁❁ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے پسندیدہ لباس قمیص تھی۔

4026 - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ ثُمَيْلَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ ثَوْبٌ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَمِيصٍ

❁❁ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قمیص سے زیادہ اور کوئی لباس پسند نہیں تھا۔

4027 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ، قَالَتْ: كَانَتْ يَدُ كُمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الرُّسْغِ

❁❁ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کی آستین گٹے تک ہوتی تھی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ الْاَقْبِيَةِ

باب: قبا (پہننے) کا بیان

4028 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْمَعْنٰى، اَنَّ اللَّيْثَ يَعْنِيْ ابْنَ سَعْدٍ، حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، اَنَّهُ قَالَ: قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا، فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، قَالَ: ادْخُلْ فَادْعُهُ لِيْ، قَالَ: فَدَعَوْتُهُ، فَخَرَجَ اِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قِبَاءٌ مِنْهَا، فَقَالَ: خَبَّاْتُ هٰذَا لَكَ قَالَ: فَنَظَرَ اِلَيْهِ، زَادَ ابْنُ مَوْهَبٍ: مَخْرَمَةُ، ثُمَّ اتَّفَقَا، قَالَ: رَضِيَ مَخْرَمَةُ قَالَ: قُتَيْبَةُ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، لَمْ يُسَمِّهِ

❁❁ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ قبائیں تقسیم کیں، آپ نے حضرت مخرمہ کو کچھ نہیں دیا، حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ بولے: اے میرے بیٹے! تم مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو، میں ان کے ساتھ چلا گیا، انہوں نے فرمایا: تم اندر جا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاؤ۔

راوی کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا تو آپ نکل کر باہر تشریف لائے آپ نے ان میں سے ایک قباء پکڑی ہوئی

4028–إسناده صحيح .الليث :هو ابن سعد. وأخرجه البخاری (2599)، ومسلم (1058)، والترمذی (3028)، والنسائی (5324) من طريق عبد الله بن عُبيد الله ابن أبی مليكة، به. وهو فی "مسند احمد "(18927)، و"صحيح ابن حبان "(4817).

Marfat.com

تھی آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میں نے تمہارے لیے سنبھال کر رکھی تھی۔
راوی کہتے ہیں: جب حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا:
مخرمہ راضی ہوگیا۔ (راوی کو اس میں ایک جگہ پر شک ہے)

بَابٌ فِيْ لُبْسِ الشُّهْرَةِ

باب: مشہور ہونے کے لیے لباس پہننا

4029 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِيْ ابْنَ عِيسٰى، عَنْ شَرِيْكٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ زُرْعَةَ، عَنِ الْمُهَاجِرِ الشَّامِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، - قَالَ فِيْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ: يَرْفَعُهُ - قَالَ: مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبًا مِثْلَهُ زَادَ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ ثُمَّ تُلَهَّبُ فِيهِ النَّارُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے)
''جو شخص شہرت کا لباس پہنے گا، اسے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی مانند لباس پہنائے گا''
ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں ''پھر اس میں آگ کو بھڑکایا جائے گا''

4030 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، قَالَ: ثَوْبَ مَذَلَّةٍ

❁❁ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اسے ذلت کا لباس پہنائے گا''

4031 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتٍ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِيْ مُنِيبٍ الْجُرَشِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص کسی قوم سے مشابہت اختیار کرتا ہے، وہ ان کا حصہ شمار ہوتا ہے''

بَابٌ فِيْ لُبْسِ الصُّوْفِ وَالشَّعَرِ

باب: اونی یا بال سے بنا ہوا لباس پہننا

4032/a - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ، وَحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا

4032- إسناده حسن. عقيل بن مُدرك، قال عنه الحافظ الذهبي في "تاريخ الإسلام": "شامي صدوق، وهو كما قال، وإسماعيل بن عياش روايته عن أهل بلده صالحة، وهذا منها. وأخرجه أحمد (17656)، ويعقوب بن سفيان في "المعرفة والتاريخ" 2/ 350، وابن أبي عاصم في "الآحاد والمثاني" (1362)، والطبراني في "الكبير" 17/ (307)، وفي "الشاميين" (1610)، وأبو نعيم في "الحلية" 2/ 15، والبيهقي في "شعب الإيمان" (6181م)، وابن عساكر في "تاريخ دمشق" 38/ 277، والمزي في ترجمة عقيل بن مُدرك من "تهذيب الكمال" 20/ 239 من طريق إسماعيل بن عياش، بهذا الإسناد.

Marfat.com

ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعَرٍ اَسْوَدَ، وقَالَ حُسَيْنٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ رنگ کی اونی چادر پہنی ہوئی تھی۔

ایک راوی نے اس کے سند کچھ مختلف نقل کی ہے۔

4032/b - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ، قَالَ: اسْتَكْسَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَسَانِیْ خَيْشَتَيْنِ فَلَقَدْ رَاَيْتُنِیْ وَاَنَا اَكْسَى اَصْحَابِیْ

❁❁ حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہننے کے لیے کچھ مانگا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کتان کے دو کپڑے عطا کیے (بعد میں) میں نے خود کو دیکھا کہ میرا لباس اپنے تمام ساتھیوں سے بہتر تھا۔

4033 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ، قَالَ: قَالَ لِیْ اَبِیْ يَا بُنَيَّ لَوْ رَاَيْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ اَصَابَتْنَا السَّمَاءُ، حَسِبْتَ اَنَّ رِيحَنَا رِيحُ الضَّأْنِ

❁❁ ابو بردہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! کاش تم نے ہمیں دیکھا ہوتا، جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے، بعض اوقات بارش ہو جاتی، تو تمہیں یہ محسوس ہوتا کہ ہم میں سے بھیڑوں کی بو آ رہی ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے: انہوں نے اونی لباس پہنا ہوتا تھا۔

4034 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، اَخْبَرَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ مَلِكَ ذِیْ يَزَنَ اَهْدَى اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً اَخَذَهَا بِثَلَاثَةٍ وَثَلَاثِيْنَ بَعِيرًا، اَوْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِيْنَ نَاقَةً فَقَبِلَهَا

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ذی یزن کے بادشاہ نے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفے کے طور پر ایک حُلّہ بھیجا، جو اس نے **33** اونٹوں (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) **33** اونٹنیوں کے عوض میں خریدا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول فرمالیا۔

4035 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

4034–واخرجه احمد (13315)، والحسين المروزى فى زياداته على "البر والصلة "لابن المبارك (271)، والدارمى (2494)، وابو يعلى (3418)، والطحاوى فى "شرح مشكل الآثار "(4344) و (4345)، والطبرانى فى "الأوسط "(8858)، وابو الشيخ فى "أخلاق النبى "ص 105، والحاكم 187 /4من طرق عن عمارة بن زاذان، به .زاد الحاكم :فلبسها النبى -صلى الله عليه وسلم- مرة، وصححه، وسكت عنه الذهبى! واخرج احمد (15323)، وابن ابى عاصم فى "الآحاد والمثانى "(592)، والطبرانى (3125)، والحاكم 484 /3 485

Marfat.com

الْحَارِثِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرَى حُلَّةً بِبِضْعَةٍ وَعِشْرِينَ قَلُوصًا، فَاَهْدَاهَا اِلٰى ذِيْ يَزَنَ

❀❀ اسحاق بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے 20 سے کچھ زیادہ اونٹوں کے عوض میں ایک حُلّہ خریدا، جو آپ نے ذی یزن کی طرف تحفے کے طور پر بھجوایا۔

بَابُ لِبَاسِ الْغَلِيظِ

باب: موٹا لباس پہننا

4036 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، ح وحَدَّثَنَا مُوْسٰى، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ الْمَعْنٰى، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا اِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنَ الَّتِيْ يُسَمُّونَهَا الْمُلَبَّدَةَ فَاَقْسَمَتْ بِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فِيْ هٰذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ

❀❀ ابوبردہ بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، تو انہوں نے ایک موٹا تہبند نکال کر دکھایا، جو یمن میں بنایا جاتا تھا اور ایک چادر دکھائی، جسے ملبدہ کہا جاتا تھا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ بات بیان کی: کہ نبی اکرم ﷺ کا وصال ان کپڑوں میں ہوا تھا۔

4037 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ اَبُوْ ثَوْرٍ الْكَلْبِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ الْقَاسِمِ الْيَمَامِيُّ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زُمَيْلٍ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا خَرَجَتِ الْحَرُورِيَّةُ اَتَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: ائْتِ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَلَبِسْتُ اَحْسَنَ مَا يَكُونُ مِنْ حُلَلِ الْيَمَنِ - قَالَ اَبُوْ زُمَيْلٍ: وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَجُلًا جَمِيلًا جَهِيرًا - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاَتَيْتُهُمْ فَقَالُوا: مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا هٰذِهِ الْحُلَّةُ قَالَ: مَا تَعِيبُونَ عَلَيَّ لَقَدْ رَاَيْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ مَا يَكُونُ مِنَ الْحُلَلِ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: اسْمُ اَبِيْ زُمَيْلٍ سِمَاكُ بْنُ الْوَلِيدِ الْحَنَفِيُّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب خوارج کا ظہور ہوا، تو میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے فرمایا: تم ان لوگوں کے پاس جاؤ، میں نے یمن کا بہترین لباس پہنا، ابوزمیل نامی راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک خوبصورت اور باوقار شخصیت کے مالک تھے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں ان لوگوں کے پاس آیا، تو ان لوگوں نے کہا: اے ابن عباس! آپ کو خوش آمدید! یہ آپ نے کیسے کپڑے پہنے ہوئے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم مجھ پر کیسے اعتراض کر سکتے ہو؟ حالانکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ عمدہ لباس پہنتے ہوئے دیکھا ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوزمیل نامی راوی کا نام سماک بن ولید حنفی ہے۔

Marfat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَزِّ

باب: خز کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4038 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَنْمَاطِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ سَعْدٍ، قَالَ: رَاَيْتُ رَجُلًا بِبُخَارَى عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ عَلَيْهِ عِمَامَةُ خَزٍّ سَوْدَاءُ، فَقَالَ: كَسَانِيهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا لَفْظُ عُثْمَانَ وَالْاِخْبَارُ فِيْ حَدِيْثِهِ

❀❀ عبداللہ بن سعد اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے بخارا میں ایک شخص کو دیکھا جو سفید خچر پر سوار تھا اور اس نے اپنے سر پر خز کی سیاہ پگڑی باندھی ہوئی تھی، اس نے یہ بات بیان کی، نبی اکرم ﷺ نے یہ مجھے پہنائی تھی۔

اس کی سند میں ایک راوی نے لفظ مختلف نقل کیے ہیں۔

4039 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ غَنْمٍ الْاَشْعَرِيَّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَامِرٍ اَوْ اَبُوْ مَالِكٍ، وَاللّٰهِ يَمِينٌ اُخْرَى مَا كَذَّبَنِيْ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ، وَالْحَرِيْرَ وَذَكَرَ كَلَامًا، قَالَ: يُمْسَخُ مِنْهُمْ آخَرُوْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَعِشْرُوْنَ نَفْسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَكْثَرُ لَبِسُوا الْخَزَّ مِنْهُمْ اَنَسٌ، وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ

❀❀ عبدالرحمٰن بن غنم اشعری بیان کرتے ہیں: حضرت ابوعامر رضی اللہ عنہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) حضرت ابومالک رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: اللہ کی قسم! انہوں نے مجھ سے غلط بیانی نہیں کی، وہ کہتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت میں ایسے لوگ ضرور پیدا ہوں گے، جو خز اور ریشم کو حلال قرار دیں گے''

اس کے بعد راوی نے کچھ کلام ذکر کیا، جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں۔

''ان میں سے بعد میں آنے والے لوگوں کے چہرے مسخ کر کے انہیں بندر اور خنزیر بنا دیا جائے گا، اور ایسا قیامت تک کے لیے ہوگا''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے **20** حضرات، یا اس سے زیادہ حضرات کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ خز پہنا کرتے تھے، ان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔

Marfat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ

باب: ریشم پہننے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4040 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَاَى حُلَّةَ سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ تُبَاعُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَلِلْوَفْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ، ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَاَعْطٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ: عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدَ مَا قُلْتَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَخًا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد کے دروازے کے قریب ایک ریشمی حلہ فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے خرید لیں اور جمعہ کے دن اور وفود سے ملاقات کے دن اسے زیب تن کیا کریں، تو یہ مناسب ہوگا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے وہ شخص پہنے گا، جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ حلّے آئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک حلّہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بھی عطا کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ آپ نے مجھے پہننے کے لیے دے دیا ہے؟ حالانکہ آپ نے عطارد (نامی شخص) کے حلّے کے بارے میں فلاں بات ارشاد فرمائی تھی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میں نے تمہیں اس لیے نہیں دیا' تاکہ تم اسے پہن لو۔

(راوی کہتے ہیں) تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے وہ حلّہ اپنے ایک مشرک کو پہننے کے لیے دے دیا جو مکہ میں رہتا تھا۔

4041 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: حُلَّةُ اِسْتَبْرَقٍ وَقَالَ: فِيْهِ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهِ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ وَقَالَ: تَبِيعُهَا وَتُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ

❁❁ سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں:

جس میں یہ الفاظ ہیں: ''ریشمی حلّہ''۔

اور اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیباج کا حلّہ بھجوایا اور آپ نے ارشاد فرمایا: تم اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کے ذریعے اپنی ضروریات پوری کرو۔

4042 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ، اِلٰى عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَرِيرِ اِلَّا مَا كَانَ هٰكَذَا، وَهٰكَذَا

Marfat.com

أُصْبُعَيْنِ وَثَلَاثَةً وَأَرْبَعَةً

❀❀ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن فرقد کو خط میں لکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم استعمال کرنے سے منع کیا ہے، البتہ اگر وہ اتنا یا اتنا ہو، یعنی دو یا تین یا چار انگلیوں کے برابر ہو، (تو یہ جائز ہے)۔

4043 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أُهْدِيَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ سِيَرَاءَ فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا، فَأَتَيْتُهُ فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ: إِنِّي لَمْ أُرْسِلْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا، وَأَمَرَنِي فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی حُلّہ تحفے کے طور پر دیا گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مجھے بھجوا دیا، میں نے اسے پہنا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو مجھے آپ کے چہرے پر غصے کے آثار محسوس ہوئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میں تمہیں اس لیے نہیں بھیجا تھا، تاکہ تم اسے پہن لو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اسے خاندان کی خواتین میں تقسیم کر دوں۔

بَابُ مَنْ كَرِهَهُ

باب: جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے

4044 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ، وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ، وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ، وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی پہننے، معصفر پہننے، سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع کے دوران قرأت کرنے سے منع کیا ہے۔

4045 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْمَرْوَزِيَّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا قَالَ: عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ

4043-إسناده صحيح .أبو صالح :هو عبد الرحمن بن قيس الحنفي. وأخرجه مسلم (2071)، والنسائي في "الكبرى "(9493) من طريق أبي عون الثقفي، به . وأخرجه البخاري (2614)، ومسلم (2071)، والنسائي في "الكبرى "(9494) من طريق زيد بن وهب، عن علي . وأخرجه ابن ماجه (3596) من طريق يزيد بن أبي زياد، عن أبي فاختة، عن هبيرة بن يريم، عن علي : أنه أهدى لرسول الله -صلى الله عليه وسلم -حلة مكفوفة بحرير إما سداها، وإما لُحمَتها فأرسل بها إلي . فأتيته، فقلت :يا رسول الله -صلى الله عليه وسلم -، ما أصنع بها؟ ألبسُها؟ قال " :لا ولكن اجعلها خُمُراً بين الفواطم ."ويزيد ردىء الحفظ. وهو في "مسند أحمد" (698) و (755) و (1154).

Marfat.com

ہیں:

''رکوع اور سجدے میں قرأت کرنے سے''

4046- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا زَادَ وَلَا اَقُوْلُ نَهَاكُمْ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''(حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) میں یہ نہیں کہتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کو منع کیا ہے''

4047- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ مَلِكَ الرُّومِ، اَهْدَى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتُقَةً مِنْ سُنْدُسٍ، فَلَبِسَهَا، فَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى يَدَيْهِ تَذَبْذَبَانِ، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا اِلٰى جَعْفَرٍ فَلَبِسَهَا، ثُمَّ جَاءَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي لَمْ اُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا قَالَ: فَمَا اَصْنَعُ بِهَا؟ قَالَ: اَرْسِلْ بِهَا اِلٰى اَخِيكَ النَّجَاشِيِّ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: روم کے بادشاہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں باریک ریشم کا ایک لباس بھیجا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہن لیا، اس کی لہراتی ہوئی، آستینوں کا منظر گویا آج بھی میری نگاہ میں ہے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو بھجوادیا انہوں نے بھی اسے پہن لیا، پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ میں نے تمہیں اس لیے نہیں دیا، تاکہ تم اسے پہن لو، انہوں نے عرض کی: پھر میں اس کا کیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم اپنے بھائی نجاشی کو بھجوادو''۔

4048- حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا اَرْكَبُ الْاُرْجُوَانَ، وَلَا اَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ، وَلَا اَلْبَسُ الْقَمِيصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيرِ قَالَ: وَاَوْمَا الْحَسَنُ اِلٰى جَيْبِ قَمِيصِهِ، قَالَ: وَقَالَ اَلَا وَطِيبُ الرِّجَالِ رِيحٌ لَا لَوْنَ لَهُ، اَلَا وَطِيبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيحَ لَهُ قَالَ سَعِيدٌ: اُرَاهُ قَالَ: اِنَّمَا حَمَلُوا قَوْلَهُ فِي طِيبِ النِّسَاءِ عَلٰى اَنَّهَا اِذَا خَرَجَتْ فَاَمَّا اِذَا كَانَتْ عِنْدَ زَوْجِهَا فَلْتَطَيَّبْ بِمَا شَاءَتْ

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں ارجوان پر سوار نہیں ہوتا اور معصفر نہیں پہنتا، اور ایسی قمیص نہیں پہنتا، جس کی آستین ریشم سے کاڑھی گئی ہو''

راوی کہتے ہیں، حسین بصری نے اپنی قمیص کے دامن کی طرف اشارہ کرکے یہ کہا: خبردار! مردوں کی خوشبو وہ ہوتی ہے، جس میں رنگ نہیں ہوتا، بلکہ خوشبو ہوتی ہے، اور عورتوں کی خوشبو وہ ہوتی ہے، جس میں رنگ ہوتا ہے، خوشبو نہیں ہوتی۔

سعید کہتے ہیں، میرا خیال ہے، انہوں نے یہ بھی بیان کیا: عورتوں کی خوشبو کے بارے میں ان کے قول کو علماء نے اس صورت

Marfat.com

حال پرمحمول کیا ہے، جب عورت باہر نکلتی ہے، البتہ جب وہ اپنے شوہر کے پاس ہو، تو وہ جیسی چاہے، خوشبو استعمال کرسکتی ہے۔

4049 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ، اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ، عَنْ اَبِي الْحُصَيْنِ يَعْنِي الْهَيْثَمَ بْنَ شَفِيٍّ، قَالَ: خَرَجْتُ اَنَا وَصَاحِبٌ لِي يُكْنَى اَبَا عَامِرٍ رَجُلٌ مِنَ الْمَعَافِرِ لِنُصَلِّيَ بِاِيلِيَاءَ وَكَانَ قَاصَّهُمْ رَجُلٌ مِنَ الْاَزْدِ يُقَالُ: لَهُ اَبُو رَيْحَانَةَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ اَبُو الْحُصَيْنِ: فَسَبَقَنِي صَاحِبِي اِلَى الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَدِفْتُهُ فَجَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهِ فَسَاَلَنِي هَلْ اَدْرَكْتَ قَصَصَ اَبِي رَيْحَانَةَ قُلْتُ: لَا قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَشْرٍ، عَنِ الْوَشْرِ، وَالْوَشْمِ، وَالنَّتْفِ، وَعَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ، وَعَنْ مُكَامَعَةِ الْمَرْاَةِ الْمَرْاَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ، وَاَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي اَسْفَلِ ثِيَابِهِ حَرِيرًا، مِثْلَ الْاَعَاجِمِ، اَوْ يَجْعَلَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ، وَعَنِ النُّهْبَى، وَرُكُوبِ النُّمُورِ، وَلُبُوسِ الْخَاتَمِ، اِلَّا لِذِي سُلْطَانٍ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: الَّذِي تَفَرَّدَ بِهِ مِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ ذِكْرُ الْخَاتَمِ

❁❁ ابوحصین بیان کرتے ہیں: میں اور میرا ایک ساتھی، جس کی کنیت ابوعامر تھی اور اس کا تعلق معافر سے تھا، ہم ایلیا میں نماز ادا کرنے کے لیے نکلے، وہاں کا واعظ (امام مسجد) ازد قبیلے سے تعلق ایک شخص تھا، جس کی کنیت ابوریحانہ تھی، وہ صحابی تھے، ابوحصین بیان کرتے ہیں: میرا ساتھی مجھ سے پہلے مسجد چلا گیا، میں اس کے بعد آیا اور اس کے پہلو میں آ کر بیٹھ گیا، اس نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تم نے حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ کی تقریر سنی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! اس نے کہا: میں نے انہیں بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشر (یعنی دس چیزوں سے منع کیا، ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:)، وشر (خوبصورتی کے لیے دانتوں کے درمیان خلا پیدا کرنے)، وشم (مصیبت کے وقت عورت کے سر مونڈ لینے)، نتف (ابرو وغیرہ کے بال اکھیڑنا) اور آدمی کے دوسرے آدمی کے ساتھ، چادر کے بغیر لیٹنے، یا عورت کے، دوسری عورت کے ساتھ چادر کے بغیر لیٹنے سے، عجمیوں کی طرح اپنے نیچے ریشم پہننے، یا عجمیوں کی طرح اپنے کندھوں پر ریشم رکھنے، کوئی چیز اچک لینے، درندوں کی کھال پر بیٹھنے، انگوٹھی پہننے سے منع کیا ہے، البتہ حکمران (یا سرکاری اہلکار کا، مہر کے طور پر استعمال ہونے والی) انگوٹھی پہننے کا حکم مختلف ہے۔

یہ راوی اس روایت میں انگوٹھی کا ذکر کرنے میں منفرد ہیں۔

4050 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نُهِيَ عَنْ مَيَاثِرِ الْاُرْجُوَانِ

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میاثر ارجوان (نیچے بچھائی جانے والی مخصوص قسم کی چادروں) سے منع کیا گیا ہے۔

4051 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، وَمُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ، وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ

Marfat.com

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے، قسی (مخصوص قسم کا کپڑا) پہننے اور سرخ میثرہ (مخصوص چادریں) استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

4052- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا فِي صَلَاتِي، وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّتِهِ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَبُو جَهْمٍ بْنُ حُذَيْفَةَ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبِ بْنِ غَانِمٍ،

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منقش چادر اوڑھ کر نماز ادا کی، نماز کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ان نقش ونگار پر پڑی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو ارشاد فرمایا: میری یہ چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ کیونکہ اس نے ابھی میرے نماز ادا کرنے کے دوران میری توجہ منتشر کی تھی اور اس کی انبجانی (سادہ) چادر میرے پاس لے آؤ۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوجہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کا تعلق بنوعدی بن کعب بن غانم سے تھا۔

4053- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، فِي آخَرِينَ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ وَالْأَوَّلُ أَشْبَعُ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے، تاہم پہلی روایت زیادہ سیر کرتی ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْعَلَمِ وَخَيْطِ الْحَرِيرِ

باب: نشانات والے، یا ریشم کی کڑھائی والے کپڑے کی اجازت

4054- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَبُو عُمَرَ، مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي السُّوقِ اشْتَرَى ثَوْبًا شَأْمِيًّا، فَرَأَى فِيهِ خَيْطًا أَحْمَرَ فَرَدَّهُ، فَأَتَيْتُ أَسْمَاءَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ: يَا جَارِيَةُ نَاوِلِينِي جُبَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَخْرَجَتْ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ مَكْفُوفَةَ الْجَيْبِ، وَالْكُمَّيْنِ، وَالْفَرْجَيْنِ بِالدِّيبَاجِ

❁❁ ابوعمر عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بازار میں دیکھا، انہوں نے ایک شامی کپڑ خریدنا چاہا، پھر انہیں اس میں سرخ دھاگہ نظر آیا، تو انہوں نے وہ واپس کر دیا، میں سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، اور ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا، تو سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے لڑکی! تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ مجھے لا کر دو، اس نے وہ جبہ نکالا، تو وہ

4051- حديث صحيح، وهذا إسناد حسن من أجل هُبيرة -وهو ابن يَرِيم-، لكنه متابع. أبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله السَّبيعي. أخرجه ابن ماجه (3654)، والترمذي (3016)، والنسائي في "الكبرى" (9404) و (9405) و (9406) من طريق أبي إسحاق السبيعي، به. وهو في "مسند أحمد" (722)، و"صحيح ابن حبان" (5438).

Marfat.com

طیالسی تھا، جس کا دامن، دونوں کف اور دونوں طرف کے چاک دیباج سے کاڑھے ہوئے تھے۔

4055 - حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ الْمُصْمَتِ مِنَ الْحَرِيرِ، فَأَمَّا الْعَلَمُ مِنَ الْحَرِيرِ، وَسَدَى الثَّوْبِ فَلَا بَأْسَ بِهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالص ریشمی کپڑے سے منع کیا ہے، البتہ اگر ریشم کے ذریعے کڑھائی ہوئی ہو، یا کپڑے کا تانہ ریشمی ہو، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابٌ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِعُذْرٍ

باب: عذر کی وجہ سے ریشم پہننا

4056 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَلِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ فِي السَّفَرِ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو خارش لاحق ہونے کی وجہ سے، سفر کے دوران ریشمی قمیص پہننے کی اجازت دی تھی۔

بَابٌ فِي الْحَرِيرِ لِلنِّسَاءِ

باب: خواتین کا ریشم پہننا

4057 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي أَفْلَحَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْرٍ يَعْنِي الْغَافِقِيَّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ، وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي

❁❁ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پکڑ کر اسے اپنے دائیں ہاتھ میں رکھا اور سونا لے کر اسے اپنے بائیں ہاتھ میں رکھا اور پھر فرمایا: یہ دونوں میری امت کے مردوں کے لیے حرام ہیں۔

4058 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمْصِيَّانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدًا سِيَرَاءَ قَالَ: وَالسِّيَرَاءُ الْمُضَلَّعُ بِالْقَزِّ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ انہوں نے سیراء کی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔

Marfat.com

راوی کہتے ہیں: سیراء، قز سے بنی ہوئی چادر ہوتی ہے، جس میں چوکور خانے ہوتے ہیں۔

4059 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ يَعْنِي الزُّبَيْرِيَّ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا نَنْزِعُهُ عَنِ الْغِلْمَانِ، وَنَتْرُكُهُ عَلَى الْجَوَارِي قَالَ مِسْعَرٌ فَسَاَلْتُ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم اسے (یعنی ریشمی کپڑے کو) لڑکوں سے اتار لیتے تھے اور لڑکیوں کے جسم پر رہنے دیتے تھے۔

مسعر بیان کرتے ہیں: میں عمرو بن دینار سے اس بارے میں دریافت کیا، تو وہ اس سے واقف نہیں تھے۔

بَابٌ فِيْ لُبْسِ الْحِبَرَةِ

باب: نقش ونگار والے کپڑے کو پہننا

4060 - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قُلْنَا لِاَنَسٍ يَعْنِي ابْنَ مَالِكٍ: اَيُّ الثِّيَابِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَعْجَبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: الْحِبَرَةُ

❁❁ قتادہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ لباس کون سا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: حبرہ۔

بَابٌ فِي الْبَيَاضِ

باب: سفید کپڑوں کا بیان

4061 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ، فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ، وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ، وَاِنَّ خَيْرَ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ: يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم سفید کپڑے پہنا کرو، کیونکہ یہ تمہارے سب سے بہترین کپڑے ہیں، اور ان میں ہی اپنے مردوں کو کفن دیا کرو، اور تمہارا سب سے بہتر سرمہ اثمد ہے، جو بینائی کو تیز کرتا ہے اور بال اگاتا ہے"۔

4060- إسناده صحيح. همام: هو ابن يحيى العَوْذي. وأخرجه البخاري (5812) و (5813)، ومسلم (2079)، والترمذي (1890)، والنسائي في "الكبرى" (9568) من طريق قتادة، به. وهو في "مسند أحمد" (12377)، و"صحيح ابن حبان" (6396).

Marfat.com

بَابٌ فِيْ غَسْلِ الثَّوْبِ وَفِي الْخُلْقَانِ

باب: کپڑے کو دھونے اور پرانے کپڑے پہننے کا بیان

4062 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، عَنْ وَكِيعٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، نَحْوَهُ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَى رَجُلًا شَعِثًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهُ فَقَالَ: اَمَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهِ شَعْرَهُ، وَرَاَى رَجُلًا آخَرَ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ وَّسِخَةٌ، فَقَالَ اَمَا كَانَ هٰذَا يَجِدُ مَاءً يَغْسِلُ بِهِ ثَوْبَهُ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا یہ شخص اس چیز کو نہیں پاتا جس کے ذریعے یہ اپنے بال سنوار لے؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور شخص کو دیکھا، جس نے میلے کپڑے پہنے ہوئے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا یہ اس چیز کو نہیں پاتا، جس کے ذریعے اپنے کپڑے کو دھو لے؟

4063 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَوْبٍ دُوْنٍ، فَقَالَ: اَلَكَ مَالٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مِنْ اَيِّ الْمَالِ؟ قَالَ: قَدْ آتَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ، وَالْغَنَمِ، وَالْخَيْلِ، وَالرَّقِيقِ، قَالَ: فَاِذَا آتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ اَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكَ، وَكَرَامَتِهِ

❀❀ ابوالاحوص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں معمولی کپڑے پہن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس مال ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون سی قسم کا مال ہے؟ انہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ' بکریاں' گھوڑے' غلام سب کچھ دیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال عطا کیا ہے، تو تم پر اللہ تعالیٰ کی نعمت اور اس کی عطا کردہ بزرگی کا اثر بھی نظر آنا چاہیے۔

بَابٌ فِي الْمَصْبُوغِ بِالصُّفْرَةِ

باب: زرد رنگ کے کپڑے پہننا

4064 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ اَسْلَمَ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَصْبُغُ لِحْيَتَهُ بِالصُّفْرَةِ حَتّٰى تَمْتَلِءَ ثِيَابُهُ مِنَ الصُّفْرَةِ فَقِيلَ لَهُ لِمَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ اِنِّي رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْهَا، وَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ ثِيَابَهُ كُلَّهَا حَتّٰى عِمَامَتَهُ

❀❀ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی داڑھی پر زرد رنگ لگایا کرتے تھے، یہاں تک کہ ان کے کپڑے زرد رنگ سے بھر جاتے تھے، ان سے دریافت کیا گیا: آپ زرد رنگ کیوں لگاتے ہیں انہوں نے بتایا: میں نے نبی

Marfat.com

اکرم ﷺ کو یہ رنگ استعمال کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ اور کوئی چیز نہیں ہے۔
راوی کہتے ہیں: وہ اپنے کپڑوں کو بھی یہی رنگ لگایا کرتے تھے، یہاں تک کہ عمامے پر بھی یہی لگاتے تھے۔

بَابٌ فِي الْخُضْرَةِ

باب: سبز کپڑے پہننا

4065- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ اِيَادٍ، حَدَّثَنَا اِيَادٌ، عَنْ اَبِي رِمْثَةَ، قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ اَبِي نَحْوَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَرَاَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدَيْنِ اَخْضَرَيْنِ

❁❁ حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو میں نے آپ کو دو سبز چادریں اوڑھے ہوئے دیکھا۔

بَابٌ فِي الْحُمْرَةِ

باب: سرخ رنگ کا بیان

4066- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: هَبَطْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَنِيَّةٍ، فَالْتَفَتَ اِلَيَّ وَعَلَيَّ رَيْطَةٌ مُضَرَّجَةٌ بِالْعُصْفُرِ، فَقَالَ: مَا هٰذِهِ الرَّيْطَةُ عَلَيْكَ؟ فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ، فَاَتَيْتُ اَهْلِي وَهُمْ يَسْجُرُونَ تَنُّورًا لَهُمْ، فَقَذَفْتُهَا فِيهِ، ثُمَّ اَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، مَا فَعَلَتِ الرَّيْطَةُ؟ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: اَلَا كَسَوْتَهَا بَعْضَ اَهْلِكَ، فَاِنَّهُ لَا بَاْسَ بِهِ لِلنِّسَاءِ

❁❁ عمرو بن شعیب، اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک گھاٹی سے نیچے اتر رہے تھے، نبی اکرم ﷺ نے میری طرف توجہ کی، میں نے اس وقت چادر لی ہوئی تھی، جو عصفر سے رنگی ہوئی تھی، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ تم نے کیسی چادر اوڑھی ہوئی ہے؟ مجھے یہ اندازہ ہو گیا کہ آپ ﷺ نے اسے ناپسند کیا ہے، میں اپنی بیوی کے پاس آیا: وہ اس وقت تنور دہکا رہی تھی، میں نے وہ چادر اس میں ڈال دی، اگلے دن میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے دریافت کیا: اے عبداللہ! تمہاری چادر کا کیا بنا؟ میں نے آپ ﷺ کو اس بارے میں بتایا، تو آپ نے فرمایا: یہ تم نے اپنی بیوی کو کیوں نہیں پہنا دی؟ کیونکہ عورتوں کے لیے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4067- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ الْغَازِ: الْمُضَرَّجَةُ: الَّتِي لَيْسَتْ بِمُشْبَعَةٍ وَلَا الْمُوَرَّدَةُ

❁❁ ہشام بیان کرتے ہیں: مضرجہ سے مراد یہ ہے کہ وہ بہت سرخ بھی نہیں تھی اور بالکل گلابی بھی نہیں تھی۔

4068- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ

Marfat.com

شُفَعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: رَآنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اَبُوْ عَلِيٍّ اللُّؤْلُؤِيُّ: اُرَاهُ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ مَصْبُوْغٌ بِعُصْفُرٍ مُوَرَّدٌ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَانْطَلَقْتُ فَاَحْرَقْتُهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ؟ فَقُلْتُ: اَحْرَقْتُهُ، قَالَ: اَفَلَا كَسَوْتَهُ بَعْضَ اَهْلِكَ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوَاهُ ثَوْرٌ، عَنْ خَالِدٍ، فَقَالَ: مُوَرَّدٌ، وَطَاوُسٌ قَالَ: مُعَصْفَرٌ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا، میرے جسم پر عصفر سے رنگی ہوئی گلابی چادر تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ میں گیا اور میں نے اسے جلا دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے اپنے کپڑے کا کیا کیا؟ میں نے عرض کی: میں نے اسے جلا دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے وہ اپنی بیوی کو کیوں نہیں پہنا دیا۔

خالد نامی راوی نے لفظ مورد (یعنی گلابی) نقل کیا ہے، جبکہ طاؤس نامی راوی نے لفظ معصفر (یعنی کسم سے رنگی ہوئی) نقل کیا ہے۔

4069 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَابَةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ يَعْنِيْ ابْنَ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِيْ يَحْيَى، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا، جس نے سرخ چادریں اوڑھی ہوئی تھیں، اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا۔

4070 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيْدِ يَعْنِيْ ابْنَ كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَرَاَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَوَاحِلِنَا وَعَلَى اِبِلِنَا اَكْسِيَةً فِيْهَا خُيُوْطُ عِهْنٍ حُمْرٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اَرَى هٰذِهِ الْحُمْرَةَ قَدْ عَلَتْكُمْ، فَقُمْنَا سِرَاعًا لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَفَرَ بَعْضُ اِبِلِنَا، فَاَخَذْنَا الْاَكْسِيَةَ فَنَزَعْنَاهَا عَنْهَا

❁❁ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر پر روانہ ہوئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری اونٹنیوں پر اور ہمارے اونٹوں پر کچھ چادریں دیکھیں، جن میں سرخ رنگ کی اون کے دھاگے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا میں یہ نہیں دیکھ رہا کہ سرخ رنگ تم پر غالب آ گیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر ہم اتنی تیزی سے اٹھے کہ بعض اونٹ بھاگ پڑے، ہم نے ان چادروں کو پکڑا، اور انہیں ان پر سے اتار دیا۔

4071 - حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ - قَالَ ابْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ: وَقَرَاْتُ فِيْ اَصْلِ اِسْمَاعِيلَ - قَالَ: حَدَّثَنِيْ ضَمْضَمٌ يَعْنِيْ ابْنَ زُرْعَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ الْاَبَحِّ الْمَسَلِيحِيِّ، اَنَّ امْرَاَةً مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ، قَالَتْ: كُنْتُ يَوْمًا عِنْدَ زَيْنَبَ امْرَاَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَصْبُغُ ثِيَابًا لَهَا بِمَغْرَةٍ، فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَاَى الْمَغْرَةَ رَجَعَ، فَلَمَّا رَاَتْ ذٰلِكَ زَيْنَبُ عَلِمَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرِهَ مَا فَعَلَتْ، فَاَخَذَتْ فَغَسَلَتْ ثِيَابَهَا، وَوَارَتْ كُلَّ حُمْرَةٍ، ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ فَاطَّلَعَ، فَلَمَّا لَمْ يَرَ شَيْئًا دَخَلَ

❁❁ بنواسد سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون بیان کرتی ہیں: ایک دن میں نبی اکرم ﷺ کی اہلیہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھی، ہم نے گیروے رنگ کے ساتھ کپڑے رنگے تھے، ہم ابھی وہیں موجود تھے، اسی دوران نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے، جب آپ نے گیروے رنگ کو ملاحظہ فرمایا، تو آپ ﷺ واپس چلے گئے، جب سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے یہ صورت حال دیکھی، تو انہیں اندازہ ہوگیا کہ نبی اکرم ﷺ کو ان کا یہ عمل پسند نہیں آیا، انہوں نے وہ کپڑا لیا اور اسے دھو دیا اور اس کی ساری سرخی کو چھپا دیا، پھر جب نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے جھانک کے دیکھا تو آپ کوئی (ناپسندیدہ) چیز نظر نہیں آئی، تو آپ اندر تشریف لے آئے۔

بَابٌ فِيْ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: اس کی اجازت

4072- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ، وَرَاَيْتُهُ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، لَمْ اَرَ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ

❁❁ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے بال آپ کے کانوں کی لو تک آتے تھے، میں نے آپ ﷺ کو سرخ جوڑا پہنے ہوئے دیکھا ہے، میں نے آپ ﷺ سے زیادہ خوب صورت کوئی نہیں دیکھا۔

4073- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى يَخْطُبُ عَلٰى بَغْلَةٍ، وَعَلَيْهِ بُرْدٌ اَحْمَرُ، وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمَامَهُ يُعَبِّرُ عَنْهُ

❁❁ ہلال بن عامر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو منیٰ میں، اپنے خچر پر سوار ہو کر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ نے سرخ چادر اوڑھی ہوئی تھی، آپ کے آگے حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے، جو آپ ﷺ کی بات لوگوں تک پہنچا رہے تھے۔

4072- إسناده صحيح. أبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله السَّبيعي. وأخرجه البخاري (3551)، ومسلم (2337)، وابن ماجه (3599)، والترمذي (1821) و (3020) و (3963)، والنسائي في "الكبرى" (9277 - 9274) من طرق عن أبي إسحاق السَّبيعي، به. وهو في "مسند أحمد" (18473)، و"صحيح ابن حبان" (6284).

Marfat.com

بَابٌ فِيْ السَّوَادِ

باب: سیاہ لباس پہننا

4074 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: صَنَعْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَةً سَوْدَاءَ، فَلَبِسَهَا، فَلَمَّا عَرَقَ فِيهَا وَجَدَ رِيحَ الصُّوفِ، فَقَذَفَهَا - قَالَ: وَاَحْسِبُهُ قَالَ: - وَكَانَ تُعْجِبُهُ الرِّيحُ الطَّيِّبَةُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے ایک چادر پر سیاہ رنگ کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہنا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں پسینہ آیا، اور آپ کو اس میں سے روئی کی بو محسوس ہوئی، تو آپ نے اسے اتار دیا۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے، روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عمدہ خوشبو پسند تھی۔

بَابٌ فِيْ الْهُدْبِ

باب: کپڑے کے کنارے پر (نقش ونگار وغیرہ بنانا)

4075 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ اَبِيْ خِدَاشٍ، عَنْ اَبِيْ تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ، عَنْ جَابِرٍ يَعْنِيْ ابْنَ سُلَيْمٍ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْتَبٍ بِشَمْلَةٍ، وَقَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلٰى قَدَمَيْهِ

❁❁ حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت گھٹنوں کو اٹھا کر کپڑا لپیٹ کر بیٹھے ہوئے تھے اور اس کا کنارا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں پر پڑ رہا تھا۔

بَابٌ فِيْ الْعَمَائِمِ

باب: عمامہ باندھنا

4076 - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، وَمُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، وَمُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے، تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

4077 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ،

4077- إسناده صحيح .أبو أسامة :هو حماد بن اسامة، والحسن بن على :هو الحُلْوانى الخَلّال. وأخرجه مسلم (1359)، وابن ماجه (1104) و (2821) و (3584) و (3587)، والنسائى فى "الكبرى "(9674) من طريق مساور الوراق، به. وهو فى "مسند أحمد "(18734). وأخرجه النسائى فى "الكبرى "(9675)

Marfat.com

عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخَى طَرَفَهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا۔

4078 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيُّ، عَنْ اَبِي جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُكَانَةُ: وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ، الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ

❁❁ ابوجعفر بن محمد، اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کشتی کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پچھاڑ دیا۔

حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہمارے اور مشرکین کے درمیان (عمامہ باندھنے کے طریقے میں) بنیادی فرق، ٹوپی پر عمامہ باندھنا ہے''۔

4079 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ الْغَطَفَانِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ خَرَّبُوذَ، حَدَّثَنِيْ شَيْخٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ، يَقُوْلُ: عَمَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي

❁❁ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عمامہ باندھا، آپ نے اس کے کنارے کو میرے آگے کی طرف کر دیا اور کچھ کو پیچھے کی طرف رکھا۔

بَابٌ فِيْ لِبْسَةِ الصَّمَّاءِ

باب: صماء کے طور پر کپڑا لپیٹنا

4080 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ، اَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ مُفْضِيًا بِفَرْجِهِ اِلَى السَّمَاءِ، وَيَلْبَسُ ثَوْبَهُ، وَاَحَدُ جَانِبَيْهِ خَارِجٌ، وَيُلْقِي ثَوْبَهُ عَلٰى عَاتِقِهِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے لباس سے منع کیا ہے، ایک یہ کہ آدمی احتباء کے طور پر، اس طرح کپڑا لپیٹے کہ اس کی شرم گاہ کھلی ہو، اور یہ کہ آدمی یوں کپڑا لپیٹے کہ اس کا ایک کنارا باہر نکال کر کپڑے کو اپنے کندھے پر ڈال دے۔

Marfat.com

4081 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّمَّاءِ، وَعَنِ الاحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے کو صماء کے طور پر اور احتباء کے طور پر لپیٹنے سے منع کیا ہے۔

بَابٌ فِيْ حَلِّ الْاَزْرَارِ

باب: بٹن کھولے رکھنا

4082 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَا: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ - قَالَ ابْنُ نُفَيْلٍ: ابْنُ قُشَيْرٍ اَبُوْ مَهَلٍ الْجُعْفِيُّ - حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ، فَبَايَعْنَاهُ، وَاِنَّ قَمِيصَهُ لَمُطْلَقُ الْاَزْرَارِ، قَالَ: فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ اَدْخَلْتُ يَدَيَّ فِيْ جَيْبِ قَمِيصِهِ، فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ قَالَ عُرْوَةُ: فَمَا رَاَيْتُ مُعَاوِيَةَ وَلَا ابْنَهُ قَطُّ، اِلَّا مُطْلِقَيْ اَزْرَارِهِمَا فِيْ شِتَاءٍ وَلَا حَرٍّ، وَلَا يُزَرِّرَانِ اَزْرَارَهُمَا اَبَدًا

❁❁ معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں مزینہ قبیلے کے کچھ لوگوں کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، ہم نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی، آپ کی قمیص کے بٹن کھلے ہوئے تھے راوی کہتے ہیں: ہم نے آپ کی بیعت کرلی، تو میں نے اپنا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کے دامن میں ڈال دیا اور مہر نبوت کو چھولیا۔

عروہ کہتے ہیں: میں معاویہ بن قرہ اور ان کے صاحبزادے کو سردی یا گرمی میں کبھی نہیں دیکھا کہ ان کے بٹن بند ہوں، ان کے بٹن ہمیشہ کھلے ہوتے تھے۔

بَابٌ فِي التَّقَنُّعِ

باب: سر اور چہرے کا کچھ حصہ ڈھانپ کر رکھنا

4083 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِيْ بَيْتِنَا فِيْ نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، قَالَ قَائِلٌ لِاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِيْ سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَاْتِينَا فِيهَا، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَاْذَنَ، فَاُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ ہم دوپہر کے وقت اپنے گھر میں موجود تھے، اسی دوران کسی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت منہ کو ڈھانپا ہوا تھا اور آپ ایسے

Marfat.com

وقت تشریف لائے تھے کہ آپ اس وقت میں ہمارے ہاں تشریف نہیں لاتے تھے، نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، آپ ﷺ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی، آپ کو اجازت پیش کی گئی، تو آپ ﷺ اندر آ گئے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِسْبَالِ الْاِزَارِ

باب: تہبند کو لٹکا کر رکھنا

4084 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ اَبِيْ غِفَارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيُّ - وَاَبُوْ تَمِيمَةَ اسْمُهُ طَرِيفُ بْنُ مُجَالِدٍ - عَنْ اَبِيْ جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ: رَاَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ، لَا يَقُوْلُ شَيْئًا اِلَّا صَدَرُوا عَنْهُ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَرَّتَيْنِ، قَالَ: لَا تَقُلْ: عَلَيْكَ السَّلَامُ، فَاِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ، قُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكَ قَالَ: قُلْتُ: اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِيْ اِذَا اَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ، وَاِنْ اَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ، اَنْبَتَهَا لَكَ، وَاِذَا كُنْتَ بِاَرْضٍ قَفْرَاءَ - اَوْ فَلَاةٍ - فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهُ، رَدَّهَا عَلَيْكَ، قَالَ: قُلْتُ: اعْهَدْ اِلَيَّ، قَالَ: لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا قَالَ: فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا، وَلَا عَبْدًا، وَلَا بَعِيرًا، وَلَا شَاةً، قَالَ: وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوْفِ، وَاَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَاَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ وَجْهُكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ، وَارْفَعْ اِزَارَكَ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ، فَاِنْ اَبَيْتَ فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ، وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ، فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ، وَاِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ، فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ، فَاِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ

❁❁ حضرت ابوجری جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک صاحب کو دیکھا کہ لوگ ان کی رائے کو بہت اہمیت دیتے تھے، وہ صاحب جو بھی ارشاد فرماتے تھے، لوگ اس کی پیروی کرتے تھے، میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ اللہ کے رسول ہیں، میں نے (نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں) عرض کی: علیک السلام یارسول اللہ! میں نے دو مرتبہ ایسا کہا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم علیک السلام نہ کہو، راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اس اللہ کا رسول ہوں کہ جب تمہیں تکلیف لاحق ہو، تو تم اس سے دعا کرو، تو وہ اس تکلیف کو تم سے دور کر دے گا، اور جب تمہیں قحط سالی لاحق ہو اور تم اس سے دعا کرو، تو وہ تمہارے لیے کھیت اُگا دے گا، اور جب تم کسی ویران یا بے آب وجگہ پر موجود ہو، تو تمہاری سواری گم ہو جائے، تو پھر تم اس سے دعا کرو، تو وہ تمہیں وہ سواری واپس کر دے گا، میں نے عرض کی: آپ مجھے کوئی تلقین کیجئے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کسی کو کبھی برا نہ کہنا، راوی کہتے ہیں: اس کے بعد میں نے کبھی کسی آزاد یا غلام یا اونٹ یا بکری تک کو بھی برا نہیں کہا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا اور جب بھی تم اپنے کسی بھائی سے بات کرو، تو تم مسکرا کر اس سے بات کرنا، کیونکہ یہ بھی نیکی میں شامل ہے اور تم اپنے تہبند کو نصف پنڈلی تک اونچا رکھنا، اگر تم نہیں مانتے، تو ٹخنوں (سے کچھ اوپر) تک رکھنا، اور تہبند کو لٹکانے سے بچنا، کیونکہ یہ تکبر کا حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا ہے، اگر کوئی شخص تمہیں برا کہے اور

Marfat.com

اس کے حوالے سے تمہیں عار دلائے، جو وہ جانتا ہے، یہ چیز تمہارے اندر ہے، تو تم اُسے اس چیز کے حوالے سے عار نہ دلانا، جس کے بارے میں تم یہ جانتے ہو کہ یہ اس کے اندر ہے، کیونکہ اِس کا وبال اُس شخص پر ہوگا۔

4085 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اِنَّ اَحَدَ جَانِبَيْ اِزَارِي يَسْتَرْخِي، اِلَّا اَنْ لَاتَعَاهَدُ ذٰلِكَ مِنْهُ، قَالَ: لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خُيَلَاءَ

❀❀ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص تکبر کے طور پر اپنا کپڑا لٹکاتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا''

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے تہبند کا ایک پلو ڈھیلا ہو جاتا ہے اور لٹک جاتا ہے، مجھے اس کا بڑا خیال رکھنا پڑے گا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو، جو تکبر کے طور پر ایسا کرتے ہیں۔

4086 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُسْبِلًا اِزَارَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ، فَذَهَبَ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا لَكَ اَمَرْتَهُ اَنْ يَتَوَضَّاَ، ثُمَّ سَكَتَّ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ اِزَارَهُ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص تہبند لٹکا کر نماز ادا کر رہا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور وضو کرو، وہ شخص گیا اور اس نے وضو کیا، پھر وہ آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور وضو کرو، ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وضو کرنے کا حکم دیا اور پھر خاموش بھی رہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اپنے تہبند کو اپنے (ٹخنوں سے نیچے) لٹکا کر نماز پڑھ رہا تھا، اور اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی نماز کو قبول نہیں کرتا، جس نے (تہبند کو ٹخنوں سے نیچے) لٹکایا ہو۔

4087 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ، وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا؟ فَاَعَادَهَا ثَلَاثًا، قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَابُوا وَخَسِرُوا؟ فَقَالَ: الْمُسْبِلُ، وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ - اَوِ الْفَاجِرِ -

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ہیں، جن کے ساتھ، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا اور ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا اور ان کا تزکیہ نہیں کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ وہ تو گھاٹے میں رہے اور

Marfat.com

خسارے کا شکار رہو گے، نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ یہ بات دہرائی، تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ وہ تو گھاٹے میں رہے اور خسارے کا شکار ہو گئے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (ٹخنوں سے نیچے کپڑا) لٹکانے والا شخص، احسان جتلانے والا شخص، اور جھوٹی قسم اٹھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا شخص (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

4088- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ، عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا، وَالْاَوَّلُ اَتَمُّ، قَالَ الْمَنَّانُ: الَّذِىْ لَا يُعْطِى شَيْئًا اِلَّا مَنَّهُ:

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے، تاہم پہلی روایت زیادہ مکمل ہے اور اس روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''احسان جتلانے والا وہ شخص کہ وہ جو بھی چیز دیتا ہے، تو اس پر احسان جتاتا ہے''

4089- حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ يَعْنِىْ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ بِشْرٍ التَّغْلِبِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ، وَكَانَ جَلِيسًا لِاَبِى الدَّرْدَاءِ، قَالَ: كَانَ بِدِمَشْقَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ: ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ، وَكَانَ رَجُلًا مُتَوَحِّدًا، قَلَّمَا يُجَالِسُ النَّاسَ، اِنَّمَا هُوَ صَلَاةٌ، فَاِذَا فَرَغَ، فَاِنَّمَا هُوَ تَسْبِيحٌ وَتَكْبِيرٌ حَتّٰى يَاْتِىَ اَهْلَهُ، فَمَرَّ بِنَا وَنَحْنُ عِنْدَ اَبِى الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ لَهُ اَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً، فَقَدِمَتْ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَجَلَسَ فِى الْمَجْلِسِ الَّذِىْ يَجْلِسُ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِرَجُلٍ اِلٰى جَنْبِهِ: لَوْ رَاَيْتَنَا حِيْنَ الْتَقَيْنَا نَحْنُ وَالْعَدُوُّ فَحَمَلَ فُلَانٌ فَطَعَنَ، فَقَالَ: خُذْهَا مِنِّىْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْغِفَارِىُّ، كَيْفَ تَرٰى فِىْ قَوْلِهِ؟ قَالَ: مَا اَرَاهُ اِلَّا قَدْ بَطَلَ اَجْرُهُ، فَسَمِعَ بِذٰلِكَ آخَرُ، فَقَالَ: مَا اَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا، فَتَنَازَعَا حَتّٰى سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا بَاْسَ اَنْ يُؤْجَرَ، وَيُحْمَدَ فَرَاَيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ سُرَّ بِذٰلِكَ، وَجَعَلَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ اِلَيْهِ وَيَقُوْلُ: اَنْتَ سَمِعْتَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، فَمَا زَالَ يُعِيْدُ عَلَيْهِ حَتّٰى اِنِّىْ لَاَقُوْلُ: لَيَبْرُكَنَّ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، قَالَ: فَمَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ، فَقَالَ لَهُ اَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُنْفِقُ عَلَى الْخَيْلِ كَالْبَاسِطِ يَدَهُ بِالصَّدَقَةِ لَا يَقْبِضُهَا ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ، فَقَالَ لَهُ اَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ الْاَسَدِىُّ، لَوْلَا طُوْلُ جُمَّتِهِ، وَاِسْبَالُ اِزَارِهِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ خُرَيْمًا فَعَجِلَ، فَاَخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهُ اِلٰى اُذُنَيْهِ، وَرَفَعَ اِزَارَهُ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ، ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ، فَقَالَ لَهُ اَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةً تَنْفَعُنَا، وَلَا تَضُرُّكَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّكُمْ قَادِمُوْنَ عَلٰى اِخْوَانِكُمْ، فَاَصْلِحُوْا رِحَالَكُمْ، وَاَصْلِحُوْا لِبَاسَكُمْ، حَتّٰى تَكُوْنُوْا كَاَنَّكُمْ شَامَةٌ فِى النَّاسِ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ، وَلَا

Marfat.com

التَّفَحُّشَ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَكَذٰلِكَ قَالَ: اَبُوْ نُعَيْمٍ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: حَتّٰى تَكُوْنُوْا كَالشَّامَةِ فِي النَّاسِ

❀❀ قیس بن بشر تغلبی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھا کرتے تھے، وہ بیان کرتے ہیں: دمشق میں ایک صحابی تھے، جن کا نام حنظلیہ تھا، وہ تنہائی پسند شخص تھے اور لوگوں کے ساتھ کم میل ملاقات رکھتے تھے، وہ نماز پڑھا کرتے تھے، پھر تسبیح اور تکبیر پڑھنے میں مصروف رہتے تھے، پھر اپنے گھر واپس چلے جاتے تھے، ایک مرتبہ ہم حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اسی دوران وہ ہمارے پاس سے گزرے، تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ کوئی ایسی بات بیان کیجئے، جس سے ہمیں کوئی فائدہ ہو اور اس میں آپ کا کوئی نقصان بھی نہیں ہوگا تو انہوں نے بتایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو کہیں بھیجا، جب وہ لوگ واپس آئے، تو ان میں سے ایک شخص اس محفل میں آیا، جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اس نے اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے شخص سے کہا: کاش! تم ہمیں اس وقت دیکھتے، جب ہمارا دشمن سے سامنا ہوا، تو فلاں نے نیزہ مارتے ہوئے کہا: لو یہ میری طرف سے سنبھالو! میں غفار قبیلے سے تعلق رکھنے والا نوجوان ہوں (پھر اس شخص نے دریافت کیا) تمہاری اس کلمے کے بارے میں کیا رائے ہے؟ تو اس کے

ساتھی نے کہا: میرے خیال میں اس کا اجر ضائع ہو گیا، ایک اور شخص نے یہ بات سنی، تو وہ بولا: میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے، ان دونوں کے درمیان اس بات پر تکرار ہوئی، یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پتہ چلی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ! اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اسے اجر و ثواب بھی ملے گا اور اس کی تعریف بھی ہوگی۔

راوی کہتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو میں نے دیکھا کہ وہ اس بات پر بہت خوش ہوئے، انہوں نے سر اٹھا کر دریافت کیا: آپ نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا، جی ہاں! حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے بار بار ان سے یہ بات دریافت کی، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ان کے قریب ہوتے رہے، یہاں تک کہ مجھے یہ محسوس ہوا کہ وہ ان کے گھٹنے پر بیٹھ جائیں گے۔

وہی صحابی ایک اور دن ہمارے پاس سے گزرے، تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ کوئی ایسی بات ہمیں بیان کیجئے جس میں ہمیں فائدہ ہو، اس سے آپ کو کوئی نقصان نہیں ہوگا، تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا:

''گھوڑے پر خرچ کرنے والا شخص ایسے ہے، جیسے اس نے صدقہ کے لیے ہاتھ کھول کر رکھا ہو، جسے وہ بند نہ کرتا ہو''۔

ایک مرتبہ وہ صحابی ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی اچھی بات بیان کیجئے جس سے ہمیں فائدہ ہو، اس میں آپ کو کوئی نقصان نہیں ہوگا، تو انہوں نے بتایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خریم اسدی اچھا آدمی ہے، اگر اس کے بال لمبے نہ ہوں اور وہ تہبند کو لٹکائے نہیں''

اس بات کی اطلاع حضرت خریم اسدی رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے چھری پکڑی اور اپنے بالوں کو کانوں تک کاٹ لیا اور اپنے تہبند کو نصف پنڈلی تک اونچا کر لیا۔

Marfat.com

ایک مرتبہ وہ صحابی ہمارے پاس سے گزرے، تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ ہمیں کوئی حدیث بیان کریں، جو ہمارے لیے فائدہ مند ہو، اس میں آپ کا کوئی نقصان نہیں ہے، تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم اپنے بھائیوں کے پاس پہنچنے والے ہو، تم لوگ اپنی سواریوں کو درست کرلو، اپنا لباس ٹھیک کرلو اور یوں ہو جاؤ، جیسے تم ان میں سے نمایاں فرد ہو، بے شک اللہ تعالیٰ فحش بات اور فحش چیز کے اظہار کو پسند نہیں کرتا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابونعیم نے ہشام کے حوالے سے یہ الفاظ اسی طرح نقل کیے ہیں:

''یہاں تک کہ تم لوگوں کے درمیان نمایاں ہو جاؤ''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكِبْرِ

باب: تکبر کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4090 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، ح وحَدَّثَنَا هَنَّادٌ يَعْنِي ابْنَ السَّرِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ الْمَعْنَى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ مُوسَى: عَنْ سَلْمَانَ الْأَغَرِّ، وَقَالَ هَنَّادٌ: عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - قَالَ هَنَّادٌ: - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي، وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي، فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا، قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کبریائی میری اوپر کی چادر ہے اور عظمت میری نیچے کی چادر ہے، جو شخص ان کے بارے میں میرے ساتھ مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا، میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا''۔

4091 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ،

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ الْقَسْمَلِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، مِثْلَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا، جس کے دل میں رائی کے وزن جتنا تکبر ہوگا اور ایسا شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا، جس کے دل میں رائی کے وزن جتنا ایمان ہوگا''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4092 - حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي

Marfat.com

هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَكَانَ رَجُلًا جَمِيلًا، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي رَجُلٌ حُبِّبَ اِلَيَّ الْجَمَالُ، وَاُعْطِيتُ مِنْهُ مَا تَرَى، حَتّٰى مَا اُحِبُّ اَنْ يَفُوقَنِي اَحَدٌ، اِمَّا قَالَ: بِشِرَاكِ نَعْلِي، وَاِمَّا قَالَ: بِشِسْعِ نَعْلِي، اَفَمِنَ الْكِبْرِ ذٰلِكَ؟ قَالَ لَا، وَلٰكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطِرَ الْحَقَّ، وَغَمَطَ النَّاسَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ ایک وجیہہ شخص تھا اس نے عرض کی: میں ایک ایسا شخص ہوں کہ خوبصورتی کی محبت میرے دل میں ڈال دی گئی ہے اور مجھے اس میں سے جو چیز عطا کی گئی ہے وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں یہاں تک کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ کسی کا جوتے کا تسمہ بھی مجھ سے بہتر ہو (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اس نے دریافت کیا: کیا یہ چیز تکبر میں شمار ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! تکبر وہ ہوتا ہے، جو حق کو ٹھکرائے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔

بَابٌ فِي قَدْرِ مَوْضِعِ الْاِزَارِ

باب: تہبند کے رکھنے کی جگہ

4093 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ الْاِزَارِ، فَقَالَ: عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِزْرَةُ الْمُسْلِمِ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ، وَلَا حَرَجَ - اَوْ لَا جُنَاحَ - فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ، مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ، مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ بَطَرًا لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ

❀❀ علاء بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے تہبند کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: تم نے ایک عالم شخص سے رجوع کیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''مسلمان کا تہبند نصف پنڈلی تک ہونا چاہیے، اس میں کوئی حرج نہیں (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) کوئی گناہ نہیں ہے، جب کہ وہ نصف پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان ہو، لیکن جو ٹخنوں سے نیچے ہوگا، وہ جہنم میں ہوگا اور جو شخص تکبر کے طور پر اپنے تہبند کو لٹکائے گا، اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا''

4094 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْاِسْبَالُ فِي الْاِزَارِ، وَالْقَمِيصِ، وَالْعِمَامَةِ، مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلَاءَ، لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❀❀ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''لٹکانا قمیص میں، تہبند میں اور عمامے میں ہوتا ہے، جو شخص ان میں سے کوئی بھی چیز تکبر کے طور پر لٹکائے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر نظر رحمت نہیں کرے گا''

Marfat.com

4095 - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ اَبِى الصَّبَّاحِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِىْ سُمَيَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ الْاِزَارِ، فَهُوَ فِى الْقَمِيصِ

❁❁ یزید بن ابوسمیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تہبند کے بارے میں جو ارشاد فرمایا ہے، قمیص کے بارے میں بھی یہی حکم ہے۔

4096 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِىْ عِكْرِمَةُ، اَنَّهُ رَاَى ابْنَ عَبَّاسٍ يَأْتَزِرُ، فَيَضَعُ حَاشِيَةَ اِزَارِهِ مِنْ مُقَدَّمِهِ عَلٰى ظَهْرِ قَدَمَيْهِ، وَيَرْفَعُ مِنْ مُؤَخَّرِهِ، قُلْتُ: لِمَ تَأْتَزِرُ هٰذِهِ الْاِزْرَةَ؟ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتَزِرُهَا

❁❁ عکرمہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے تہبند باندھا ان کے تہبند کا اگلا کنارہ ان کے پاؤں کی پشت کو چھو رہا تھا اور پیچھے کی طرف سے وہ تہبند اٹھا ہوا تھا، میں نے دریافت کیا، آپ اس طرح سے تہبند کیوں باندھتے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح تہبند باندھے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابٌ فِىْ لِبَاسِ النِّسَاءِ

باب: عورتوں کے لباس کا بیان

4097 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُ لَعَنَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ، وَالْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی خواتین، اور خواتین کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت کی ہے۔

4098 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْاَةِ، وَالْمَرْاَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مرد پر لعنت کی ہے، جو عورت کا سا لباس پہنتا ہے اور ایسی عورت پر لعنت کی ہے، جو مرد کا سا لباس پہنتی ہے۔

4099 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ، وَبَعْضُهُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ، قَالَ: قِيلَ لِعَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا: اِنَّ امْرَاَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ، فَقَالَتْ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ

❁❁ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کی گئی: ایک عورت (مردوں کا مخصوص) جوتا پہن لیتی ہے (اس کا کیا حکم ہوگا؟) تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

لعنت کی ہے۔

بَابٌ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالَى: (يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ) (الأحزاب: 59)

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا تذکرہ ''وہ اپنے چادریں آگے لٹکا کر رکھیں''

4100- حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا ذَكَرَتْ نِسَاءَ الْاَنْصَارِ، فَاَثْنَتْ عَلَيْهِنَّ، وَقَالَتْ لَهُنَّ مَعْرُوفًا، وَقَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ سُوْرَةُ النُّوْرِ عَمِدْنَ اِلٰى حُجُوْرٍ - اَوْ حُجُوْزٍ، شَكَّ اَبُوْ كَامِلٍ - فَشَقَقْنَهُنَّ فَاتَّخَذْنَهُ خُمُرًا

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے انصار کی خواتین کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی تعریف کی، ان کی اچھائی بیان کی، اور فرمایا: جب سورۃ نور نازل ہوئی، تو ان خواتین نے اپنے تہبند لیے، انہیں چیر کر ان کی (سر پہ لینے والی) چادریں بنالیں۔

4101- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ: (يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ) (الأحزاب: 59)، خَرَجَ نِسَاءُ الْاَنْصَارِ كَاَنَّ عَلٰى رُءُوْسِهِنَّ الْغِرْبَانَ مِنَ الْاَكْسِيَةِ

❁❁ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''وہ اپنی چادر اپنے اوپر لٹکا لے''

تو انصار کی خواتین نکلیں، تو یوں تھا، جیسے ان کے سروں پر کوّے بیٹھے ہوئے ہوں، اس کی وجہ وہ چادریں تھیں (جو انہوں نے سر پر لی ہوئی تھیں)۔

بَابٌ فِيْ قَوْلِهِ (وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ) (النور: 31)

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا تذکرہ ''انہیں چاہیے کہ اپنی چادریں اپنے گریبان پر رکھیں''

4102- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، ح وحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ، وَابْنُ السَّرْحِ، وَاَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالُوا: اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَعَافِرِيُّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ: يَرْحَمُ اللّٰهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلَ، لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ) (النور: 31)، شَقَقْنَ اَكْنَفَ - قَالَ ابْنُ صَالِحٍ: اَكْثَفَ - مُرُوْطِهِنَّ، فَاخْتَمَرْنَ بِهَا

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ تعالیٰ ہجرت کرنے والی ابتدائی خواتین پر رحم کرے، جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

Marfat.com

''وہ اپنی چادریں اپنے گریبان پر ڈال لیں''

تو ان خواتین نے اون کی موٹی چادریں پھاڑ کر ان کی اوڑھنیاں بنالیں۔(یہاں ایک راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے)

4103- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، قَالَ: رَاَيْتُ فِيْ كِتَابِ خَالِي، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، بِاِسْنَادِهٖ وَمَعْنَاه

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابٌ فِيمَا تُبْدِي الْمَرْاَةُ مِنْ زِينَتِهَا

باب: عورت کس حد تک زینت ظاہر کر سکتی ہے

4104- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ الْاَنْطَاكِيُّ، وَمُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خَالِدٍ، قَالَ: يَعْقُوبُ ابْنُ دُرَيْكٍ: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ، دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ، فَاَعْرَضَ عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: يَا اَسْمَاءُ، اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَمْ تَصْلُحْ اَنْ يُّرٰى مِنْهَا اِلَّا هٰذَا وَهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى وَجْهِهٖ وَكَفَّيْهِ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: هٰذَا مُرْسَلٌ، خَالِدُ بْنُ دُرَيْكٍ لَمْ يُدْرِكْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، انہوں نے باریک کپڑے پہنے ہوئے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منہ پھیر لیا اور ارشاد فرمایا: اے اسماء! جب کوئی لڑکی حیض کی عمر تک پہنچ جائے، تو پھر اس کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ اس کے جسم میں سے اس کے اور اس کے علاوہ کچھ دکھائی دے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کی طرف ارشاد کر کے، یہ بات ارشاد فرمائی۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت مرسل ہے، خالد بن دریک نامی راوی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا۔

بَابٌ فِي الْعَبْدِ يَنْظُرُ اِلٰى شَعْرِ مَوْلَاتِهٖ

باب: غلام اپنی مالکن کے بال دیکھ سکتا ہے

4105- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، وَابْنُ مَوْهَبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ، اسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ، فَاَمَرَ اَبَا طَيْبَةَ اَنْ يَّحْجُمَهَا قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ: كَانَ اَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ اَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ

4105- إسناده صحيح. الليث -وهو ابن سعد- لم يروعن أبي الزبير -وهو محمد ابن مسلم بن تدرُس المكي -إلا ما ثبت له في سماعه من جابر. وأخرجه مسلم (2206)، وابن ماجه (3480) من طريق الليث بن سعد، به. وهو في "مسند أحمد" (14775) و "صحيح ابن حبان" (5602).

Marfat.com

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگوانے کی اجازت مانگی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطیبہ رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ انہیں پچھنے لگا دے۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ وہ صاحب سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے رضائی بھائی تھے یا وہ ایسے لڑکے تھے، جو ابھی بالغ نہیں ہوئے تھے۔

4106 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ جُمَيْعٍ سَالِمُ بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ كَانَ قَدْ وَهَبَهُ لَهَا، قَالَ: وَعَلٰى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ثَوْبٌ، اِذَا قَنَّعَتْ بِهِ رَأْسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رِجْلَيْهَا، وَاِذَا غَطَّتْ بِهِ رِجْلَيْهَا لَمْ يَبْلُغْ رَأْسَهَا، فَلَمَّا رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَلْقٰى قَالَ: اِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكِ بَأْسٌ، اِنَّمَا هُوَ اَبُوْكِ وَغُلَامُكِ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے ایک غلام لے کر آئے، جو آپ نے انہیں ہبہ کر دیا تھا، راوی بیان کرتے ہیں: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جسم پر ایسی چادر تھی کہ اگر وہ اس کے ذریعے اپنا سر ڈھانپ لیتیں، تو وہ ان کے پاؤں تک نہیں پہنچتی تھی اور اگر وہ اس کے ذریعے اپنے پاؤں ڈھانپ لیتیں، تو وہ سر تک نہیں پہنچتی تھی، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ صورت حال دیکھی، تو آپ نے فرمایا: تمہارے لیے کوئی حرج کی بات نہیں ہے، کیونکہ یہاں صرف تمہارے والد ہیں اور تمہارا غلام ہے۔

بَابٌ فِيْ قَوْلِهِ: (غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ) (النور: 31)

باب: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ

4107 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَنَّثٌ، فَكَانُوْا يَعُدُّوْنَهُ مِنْ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ، وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَاَةً، فَقَالَ: اِنَّهَا اِذَا اَقْبَلَتْ اَقْبَلَتْ بِاَرْبَعٍ، وَاِذَا اَدْبَرَتْ اَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اَرٰى هٰذَا يَعْلَمُ مَا هَاهُنَا، لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُنَّ هٰذَا فَحَجَبُوْهُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک ہیجڑا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے ہاں آیا جایا کرتا تھا، لوگ یہ سمجھتے تھے کہ اس میں عورتوں کی طرف کوئی میلان نہیں ہے، ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے، تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک

4107- إسناده صحيح. عروة: هو ابن الزبير بن العوّام، ومحمد بن عُبيد: هو ابن حِساب الغُبَرِي. وأخرجه النسائي في "الكبرى" (9202) من طريق رباح بن زيد، عن معمر، بهذا الإسناد. وهو في "مسند أحمد" (25185)، و"صحيح ابن حبان" (4488). وانظر ما سيأتي بالأرقام (4108) و (4109) و (4110). وأخرجه البخاري (4324) و (5235) و (5887)، ومسلم (2185)، وابن ماجه (1902) و (2614)، والنسائي في "الكبرى" (9251) و (9205)

Marfat.com

زوجہ محترمہ کے ہاں موجود تھا اور کسی عورت کی تعریف کرتے ہوئے یہ کہہ رہا تھا کہ جب وہ آتی ہے تو چار بل پڑتے ہیں اور جب جاتی ہے تو آٹھ بل پڑتے ہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں یہ نہیں دیکھ رہا کہ یہ ان چیزوں کو جانتا ہے، یہ تمہارے ہاں نہ آیا کرے، لوگوں نے اسے (گھروں میں آنے سے) روک دیا۔

4108 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِمَعْنَاهُ.

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

4109 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، زَادَ: وَاَخْرَجَهُ، فَكَانَ بِالْبَيْدَاءِ يَدْخُلُ كُلَّ جُمُعَةٍ يَسْتَطْعِمُ.

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اسے باہر نکال دیا گیا، وہ بیداء میں رہتا تھا، وہ ہر جمعہ کے دن (شہر میں) آتا تھا اور کھانے کی چیز مانگتا تھا''۔

4110 - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّهُ اِذَنْ يَمُوتُ مِنَ الْجُوعِ، فَاَذِنَ لَهُ اَنْ يَدْخُلَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ، فَيَسْاَلُ ثُمَّ يَرْجِعُ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، جس میں یہ مذکور ہے: عرض کی گئی: یارسول اللہ! اس طرح تو یہ مر جائے گا، تو نبی اکرم ﷺ نے اسے اجازت دی کہ وہ ہر ہفتے میں دو مرتبہ آیا کرے اور کھانے کی چیزیں مانگا کرے اور چلا جایا کرے۔

بَابٌ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ) (النور: 31)

باب: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ''تم مومن عورتوں سے یہ فرمادو کہ وہ اپنی نگاہیں جھکا کر رکھیں''

4111 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، (وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ) (النور: 31) الْاٰيَةَ، فَنُسِخَ، وَاسْتُثْنِيَ مِنْ ذٰلِكَ: (وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا) (النور: 60) الْاٰيَةَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''تم مومن خواتین سے فرمادو کہ وہ اپنی نگاہیں جھکا کر رکھیں''

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:) اس آیت (کا حکم) منسوخ کر دیا گیا اور اس میں استثناء کر لیا گیا۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''خواتین میں سے بیٹھی رہ جانے والی (بوڑھی عورتیں) جو نکاح کی خواہش نہ رکھتی ہوں''

Marfat.com

4112 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَبْهَانُ، مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ مَيْمُونَةُ، فَأَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ أُمِرْنَا بِالْحِجَابِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْتَجِبَا مِنْهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَيْسَ أَعْمَى لَا يُبْصِرُنَا، وَلَا يَعْرِفُنَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا، أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ،

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً، أَلَا تَرَى إِلَى اعْتِدَادِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، قَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ: اعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ عِنْدَهُ

٭٭ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھی، سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بھی آپ کے پاس موجود تھیں، اسی دوران حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے، یہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد کے بات ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم اس سے پردہ کرو، ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ نابینا نہیں؟ یہ ہمیں نہیں دیکھ سکتے اور ہمیں نہیں پہچان سکتے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم دونوں بھی نابینا ہو؟ کیا تم دونوں اسے نہیں دیکھ رہی ہو؟

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے لیے مخصوص تھا کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہاں عدت گزاری تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے یہ فرمایا تھا:

''تم ابن ام مکتوم کے ہاں عدت گزارو، کیونکہ وہ نابینا شخص ہے، اس کے ہاں تم اپنے سر سے چادر وغیرہ اتار سکتی ہو''

4113 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَيْمُونِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ عَبْدَهُ أَمَتَهُ، فَلَا يَنْظُرْ إِلَى عَوْرَتِهَا

٭٭ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص اپنے کسی غلام کی شادی اپنی کنیز کے ساتھ کردے، تو پھر وہ اس کنیز کا ستر نہ دیکھے''

4114 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ سَوَّارٍ الْمُزَنِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ - عَبْدَهُ، أَوْ أَجِيرَهُ - فَلَا يَنْظُرْ إِلَى مَا دُونَ السُّرَّةِ، وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ،

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَصَوَابُهُ سَوَّارُ بْنُ دَاوُدَ الْمُزَنِيُّ الصَّيْرَفِيُّ، وَهِمَ فِيهِ وَكِيعٌ

٭٭ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص اپنے خادم کی (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں) اپنے غلام کی (یا شاید یہ الفاظ ہیں) اپنے ملازم (یعنی اپنی کنیز) کی شادی کردے، تو پھر وہ اس کی ناف سے نیچے اور گھٹنے کے اوپری حصے کو نہ دیکھے''

Marfat.com

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: درست یہ ہے کہ راوی کا نام سوار بن داؤد مزنی صیرفی ہے اس کے بارے میں وکیع کو وہم ہوا ہے۔

بَابٌ فِي الْاِخْتِمَارِ

باب: اوڑھنی کیسے لی جائے؟

4115 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ وَهْبٍ، مَوْلٰى اَبِي اَحْمَدَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَخْتَمِرُ، فَقَالَ: لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ.

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: مَعْنٰى قَوْلِهِ: لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ، يَقُوْلُ: لَا تَعْتَمِّ مِثْلَ الرَّجُلِ، لَا تُكَرِّرُهُ طَاقًا اَوْ طَاقَيْنِ

❀❀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے، وہ اس وقت سر پر چادر لے رہی تھیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ بل دو، دو مرتبہ نہیں۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان: ''ایک مرتبہ بل دو، دو مرتبہ نہیں'' اس سے مراد یہ ہے کہ تم مردوں کے عمامہ لپیٹنے کی طرح اس کو دو مرتبہ بل نہ دو۔

بَابٌ فِي لُبْسِ الْقَبَاطِيِّ لِلنِّسَاءِ

باب: عورتوں کا باریک لباس پہننا

4116 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، وَاَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَا: اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ، حَدَّثَهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ دِحْيَةَ بْنِ خَلِيفَةَ الْكَلْبِيِّ، اَنَّهُ قَالَ: اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبَاطِيَّ، فَاَعْطَانِي مِنْهَا قُبْطِيَّةً، فَقَالَ: اصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ، فَاقْطَعْ اَحَدَهُمَا قَمِيصًا، وَاَعْطِ الْاٰخَرَ امْرَاَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهِ، فَلَمَّا اَدْبَرَ، قَالَ: وَاْمُرِ امْرَاَتَكَ اَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، فَقَالَ: عَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ

❀❀ حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مصری کپڑے لائے گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک کپڑا مجھے بھی عطاء کیا آپ نے ارشاد فرمایا: تم اس کے دو ٹکڑے کر لو، ایک کی تم قمیص بنا لو اور دوسرا اپنی بیوی کو دے دو، وہ اس کی چادر بنا لے گی، جب میں وہاں سے مڑ کے جانے لگا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی بیوی کو یہ کہنا کہ وہ اس کے نیچے کوئی اور کپڑا لگائے، تاکہ اس کا جسم ظاہر نہ ہو۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یحییٰ بن ایوب نے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے راوی کا نام عباس بن عبید اللہ بن عباس

Marfat.com

بیان کیا ہے۔

بَابٌ فِیْ قَدْرِ الذَّیْلِ

باب: عورت کی چادر کا پلو کتنا لمبا ہوگا

4117 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَيْدٍ، اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ، اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ ذَكَرَ الْاِزَارَ، فَالْمَرْاَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: تُرْخِیْ شِبْرًا، قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا، قَالَ: فَذِرَاعًا لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ

❁❁ صفیہ بنت ابوعبید بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: اس وقت جب نبی اکرم ﷺ نے تہبند کا ذکر کیا تھا، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! عورت کا کیا حکم ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ایک بالشت لٹکائے گی، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اس صورت میں تو اس سے (یعنی اس کے پاؤں سے) پردہ ہٹ جائے گا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ ایک ہاتھ جتنا لٹکا لے گی، لیکن اس سے زیادہ نہیں لٹکائے گی۔

4118 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا عِيْسٰى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوَاهُ ابْنُ اِسْحَاقَ، وَاَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن اسحاق اور ایوب بن موسیٰ نے یہ روایت نافع کے حوالے سے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔

4119 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، اَخْبَرَنِیْ زَيْدٌ الْعَمِّیُّ، عَنْ اَبِی الصِّدِّيْقِ النَّاجِیِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِی الذَّيْلِ شِبْرًا، ثُمَّ اسْتَزَدْنَهُ، فَزَادَهُنَّ شِبْرًا، فَكُنَّ يُرْسِلْنَ اِلَيْنَا فَنَذْرَعُ لَهُنَّ ذِرَاعًا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے امہات المومنین کو اس بات کی اجازت دی تھی کہ وہ چادروں کے پلو ایک بالشت لمبے رکھیں، ان خواتین نے مزید کے اجازت دینے کی درخواست کی، تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں مزید ایک بالشت کی اجازت دے دی، وہ خواتین وہ کپڑے ہماری طرف بھجواتی تھیں، تو ہم ان کے ایک بالشت لمبے دامن رکھتے تھے۔

4119- صحيح لغيره، وهذا إسناد ضعيف، لضعف زيد العَمّي -وهو ابن الحواريّ-، سفيان: هو الثوري. وأخرجه ابن ماجه (3581) من طريق سفيان الثوري، به. وأخرجه النسائي في "الكبرى" (9650) من طريق مطرف بن طريف، عن زيد العمي، عن أبي الصديق، عن ابن عمر عن عمر. فجعله من مسند عمر. وهو في مسند أحمد "(4683) و (4773) و (5637).

Marfat.com

بَابٌ فِیْ اُهُبِ الْمَیْتَةِ

باب: مردہ جانور کی کھال پہننا

4120 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، وَابْنُ اَبِیْ خَلَفٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ مُسَدَّدٌ، وَوَهْبٌ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ، قَالَتْ: اُهْدِیَ لِمَوْلَاةٍ لَنَا شَاةٌ مِنَ الصَّدَقَةِ، فَمَاتَتْ، فَمَرَّ بِهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَلَا دَبَغْتُمْ اِهَابَهَا وَاسْتَنْفَعْتُمْ بِهِ قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهَا مَيْتَةٌ، قَالَ: اِنَّمَا حُرِّمَ اَكْلُهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہماری ایک کنیز کو ایک بکری صدقے کے طور پر دی گئی، وہ بکری مر گئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر اس کے پاس سے ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں نے اس کی کھال کی دباغت کیوں نہیں کی؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ مردار ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کھانا حرام قرار دیا گیا ہے۔

4121 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، لَمْ يَذْكُرْ مَيْمُوْنَةَ، قَالَ: فَقَالَ: اَلَا انْتَفَعْتُمْ بِاِهَابِهَا، ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُ، لَمْ يَذْكُرِ الدِّبَاغَ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں ہے، اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں نے اس کی کھال سے نفع حاصل کیوں نہیں کیا؟ اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے، تاہم اس میں دباغت کا ذکر نہیں کیا۔

4122 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الزُّهْرِیُّ يُنْكِرُ الدِّبَاغَ، وَيَقُوْلُ: يُسْتَمْتَعُ بِهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: لَمْ يَذْكُرِ الْاَوْزَاعِیُّ وَيُوْنُسُ، وَعُقَيْلٌ فِیْ حَدِيْثِ الزُّهْرِیِّ، الدِّبَاغَ، وَذَكَرَهُ الزُّبَيْدِیُّ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَحَفْصُ بْنُ الْوَلِيْدِ، ذَكَرُوا الدِّبَاغَ

❁❁ معمر بیان کرتے ہیں: زہری دباغت کا انکار کرتے ہیں، وہ یہ فرماتے ہیں: ہر حال میں اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام اوزاعی، یونس اور عقیل نے زہری کی روایت میں دباغت کا ذکر نہیں کیا، زبیدی نے اس کا ذکر کیا ہے، سعید بن عبدالعزیز اور حفص بن ولید نے بھی دباغت کا ذکر کیا ہے۔

4121- اسناده صحيح. يزيد: هو ابن زُريع. وأخرجه البخاري (2221) و (5531)، ومسلم (363) من طريق صالح بن كيسان، والبخاري (1492)، ومسلم (363) من طريق يونس بن يزيد الأيلي، والنسائي في "الكبرى" (4547) من طريق مالك بن أنس، و (4548) من طريق حفص ابن الوليد، كلهم عن ابن شهاب الزهري، به. ولم يذكر أحدٌ منهم خلا حفص بن الوليد الدباغ. وهو في "مسند أحمد" (3016)، و"صحيح ابن حبان" (1284).

Marfat.com

4123 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ، فَقَدْ طَهُرَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب چمڑے کی دباغت کرلی جائے، تو وہ پاک ہوجاتا ہے''

4124 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ يُّسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ

❀❀ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے کہ مردار کی کھال کی دباغت کے بعد اس سے فائدہ حاصل کیا جائے۔

4125 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، وَمُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوكَ اَتَى عَلٰى بَيْتٍ، فَاِذَا قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ، فَسَاَلَ الْمَاءَ، فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهَا مَيْتَةٌ، فَقَالَ: دِبَاغُهَا طُهُوْرُهَا

❀❀ حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب کیا، تو لوگوں نے بتایا: یارسول اللہ! یہ مشکیزہ مردار سے بنا ہوا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی دباغت اسے پاک کرنے کا ذریعہ ہے۔

4126 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ فَرْقَدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ حُذَافَةَ، حَدَّثَهُ عَنْ اُمِّهِ الْعَالِيَةِ بِنْتِ سُبَيْعٍ، اَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ لِيْ غَنَمٌ بِاُحُدٍ، فَوَقَعَ فِيْهَا الْمَوْتُ، فَدَخَلْتُ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهَا، فَقَالَتْ لِيْ مَيْمُوْنَةُ: لَوْ اَخَذْتِ جُلُوْدَهَا فَانْتَفَعْتِ بِهَا، فَقَالَتْ: اَوَ يَحِلُّ ذٰلِكَ، قَالَتْ: نَعَمْ، مَرَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّوْنَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا قَالُوا: اِنَّهَا مَيْتَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ

❀❀ سیدہ عالیہ بن سبیع رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اُحد میں میری کچھ بکریاں تھیں، ان میں موت آنا شروع ہوئی، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان کے سامنے اس صورتِ حال کا تذکرہ کیا، تو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا: اگر تم ان کی کھال اتار کر اس کے ذریعے نفع حاصل کرو (تو یہ مناسب ہوگا) اس خاتون نے عرض کی: کیا یہ جائز ہے؟ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں! ایک مرتبہ قریش کے کچھ لوگ اپنی ایک بکری کو گدھے کی طرح گھسیٹتے ہوئے لے کر گزرے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اس کی کھال حاصل کر لیتے (تو یہ بہتر تھا) ان لوگوں نے عرض کی: یہ مردار ہے، نبی

Marfat.com

اکرم ﷺ نے فرمایا: پانی اور قرظ (درخت کے پتے) اسے پاک کر دیتے ہیں۔

بَابُ مَنْ رَوَى اَنْ لَا يَنْتَفِعَ بِاِهَابِ الْمَيْتَةِ

باب: جس نے یہ روایت کیا ہے: مردہ جانور کی کھال سے نفع حاصل نہیں کیا جا سکتا

4127 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ، قَالَ: قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْضِ جُهَيْنَةَ وَاَنَا غُلَامٌ شَابٌّ: اَنْ لَا تَسْتَمْتِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ، وَلَا عَصَبٍ

❁❁ عبداللہ بن عکیم بیان کرتے ہیں: جہینہ کی سرزمین پر ہمارے سامنے، نبی اکرم ﷺ کا یہ خط پڑھ کر سنایا گیا اس وقت میں نوجوان تھا (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:)

''تم مردار کے چمڑے، یا اس کے پٹھوں کے ذریعے کوئی فائدہ حاصل نہ کرو''

4128 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، مَوْلٰى بَنِىْ هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، اَنَّهُ انْطَلَقَ هُوَ وَنَاسٌ مَعَهُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ، - رَجُلٌ مِنْ جُهَيْنَةَ -، قَالَ الْحَكَمُ: فَدَخَلُوا وَقَعَدْتُ عَلَى الْبَابِ، فَخَرَجُوا اِلَىَّ فَاَخْبَرُوْنِىْ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُكَيْمٍ، اَخْبَرَهُمْ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى جُهَيْنَةَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ: اَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ، وَلَا عَصَبٍ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: يُسَمَّى اِهَابًا مَا لَمْ يُدْبَغْ، فَاِذَا دُبِغَ لَا يُقَالُ لَه: اِهَابٌ، اِنَّمَا يُسَمَّى شَنًّا وَقِرْبَةً

❁❁ حکیم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: وہ اور ان کے ساتھ کچھ لوگ حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، یہ جہینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب ہیں، راوی کہتے ہیں: لوگ اندر چلے گئے اور میں دروازے پر بیٹھ گیا، پھر وہ لوگ میرے پاس واپس آئے اور انہوں نے مجھے بتایا: حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بتایا ہے: نبی اکرم ﷺ نے اپنے وصال سے ایک ماہ پہلے اہل جہینہ کی طرف ایک خط لکھا (جس میں یہ بھی تحریر تھا)

''تم لوگ مردار کی کھال یا پٹھوں کے ذریعے نفع حاصل نہ کرو''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اھاب اس چمڑے کو کہا جاتا ہے، جس کی دباغت نہ کی گئی ہو، جب اس کی دباغت ہو جائے، تو اسے اھاب نہیں کہا جاتا، بلکہ اسے شن یا قربہ کہا جاتا ہے۔

بَابٌ فِىْ جُلُوْدِ النُّمُوْرِ وَالسِّبَاعِ

باب: چیتوں اور درندوں کی کھال کا بیان

4129 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ وَكِيعٍ، عَنْ اَبِى الْمُعْتَمِرِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: قَالَ

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ، وَلَا النِّمَارَ، قَالَ: وَكَانَ مُعَاوِيَةُ لَا يُتَّهَمُ فِي الْحَدِيْثِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ، قَالَ لَنَا اَبُوْ دَاوُدَ: اَبُو الْمُعْتَمِرِ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ طَهْمَانَ، كَانَ يَنْزِلُ الْحِيَرَةَ

❀❀ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خز اور چیتے کی کھال پر نہ بیٹھو''

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے معاملے میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر کوئی الزام عائد نہیں کیا جاسکتا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابومعتمر کا نام یزید بن طہمان ہے، انہوں نے حیرہ میں سکونت اختیار کی ہے۔

4130- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جِلْدُ نَمِرٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فرشتے ان لوگوں کے ساتھ سفر نہیں کرتے، جن کے درمیان چیتے کی کھال موجود ہو''

4131- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ بَحِيرٍ، عَنْ خَالِدٍ، قَالَ: وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِي كَرِبَ، وَعَمْرُو بْنُ الْاَسْوَدِ، وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي اَسَدٍ مِنْ اَهْلِ قِنَّسْرِينَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلْمِقْدَامِ: اَعَلِمْتَ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ تُوُفِّيَ؟ فَرَجَّعَ الْمِقْدَامُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اَتَرَاهَا مُصِيبَةً؟ قَالَ لَهُ: وَلِمَ لَا اَرَاهَا مُصِيبَةً، وَقَدْ وَضَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حِجْرِهِ فَقَالَ: هٰذَا مِنِّي وَحُسَيْنٌ مِنْ عَلِيٍّ؟، فَقَالَ الْاَسَدِيُّ: جَمْرَةٌ اَطْفَاهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ. قَالَ: فَقَالَ الْمِقْدَامُ: اَمَّا اَنَا فَلَا اَبْرَحُ الْيَوْمَ حَتّٰى اُغَيِّظَكَ، وَاُسْمِعَكَ مَا تَكْرَهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاوِيَةُ اِنْ اَنَا صَدَقْتُ فَصَدِّقْنِيْ، وَاِنْ اَنَا كَذَبْتُ فَكَذِّبْنِيْ، قَالَ: اَفْعَلُ، قَالَ: فَاَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ، هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ، هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوبِ عَلَيْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ، لَقَدْ رَاَيْتُ هٰذَا كُلَّهُ فِيْ بَيْتِكَ يَا مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: قَدْ عَلِمْتُ اَنِّيْ لَنْ اَنْجُوَ مِنْكَ يَا مِقْدَامُ، قَالَ خَالِدٌ: فَاَمَرَ لَهُ مُعَاوِيَةُ بِمَا لَمْ يَاْمُرْ لِصَاحِبَيْهِ وَفَرَضَ لِابْنِهِ فِي الْمِائَتَيْنِ، فَفَرَّقَهَا الْمِقْدَامُ فِيْ اَصْحَابِهِ، قَالَ: وَلَمْ يُعْطِ الْاَسَدِيُّ اَحَدًا شَيْئًا مِمَّا اَخَذَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ: اَمَّا الْمِقْدَامُ فَرَجُلٌ كَرِيمٌ بَسَطَ يَدَهُ، وَاَمَّا الْاَسَدِيُّ فَرَجُلٌ حَسَنُ الْاِمْسَاكِ لِشَيْئِهِ

❀❀ خالد بن معدان بیان کرتے ہیں: حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن اسود رضی اللہ عنہ اور بنو اسد سے تعلق رکھنے والا ایک شخص، جس کا تعلق قنسرین سے تھا، یہ لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت

Marfat.com

مقدام رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا انتقال ہو گیا ہے؟ اس پر حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا، تو فلاں شخص نے ان سے کہا: کیا آپ اسے مصیبت شمار کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں اسے مصیبت شمار کیوں نہ کروں؟ حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی گود میں بٹھا کر انہیں یہ فرمایا تھا:

''یہ (یعنی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ) مجھ سے ہے اور حسین، علی سے ہے''

اس پر اسدی شخص نے کہا: وہ ایک انگارہ تھا، جسے اللہ تعالیٰ نے بجھا دیا، تو حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر یہ بات ہے (یعنی تم حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتے ہو) تو میں آج تمہیں اور غصہ دلاؤں گا اور تمہیں وہ بات سناؤں گا جو تمہیں پسند نہیں ہو گی، پھر انہوں نے فرمایا: اے معاویہ! اگر میں سچ کہوں گا، تو تم میری تصدیق کرنا اور اگر میں نے غلط بیانی کی، تو تم مجھے جھوٹا قرار دے دینا، انہوں نے کہا: میں ایسا ہی کروں گا، حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں اللہ کے نام کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں، کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سونا پہننے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یہ دریافت کرتا ہوں: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو؟ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں، کیا تم یہ بات جانتے ہو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال پہننے سے، یا ان کے اوپر بیٹھنے سے منع کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اے معاویہ! میں نے یہ ساری چیزیں تمہارے گھر میں دیکھی ہیں، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے مقدام! مجھے پتہ تھا میں آپ سے بچ نہیں سکوں گا۔

خالد بیان کرتے ہیں: تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مقدام رضی اللہ عنہ کو اتنے عطیات دینے کی ہدایت کی، جتنے ان کے باقی دو ساتھیوں کے لیے نہیں کی تھی اور ان کے بیٹے کے لیے وہ حصہ مقرر کیا جو دو سو والا ہوتا ہے، حضرت مقدام نے وہ عطیات اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیئے، لیکن اسد قبیلے سے تعلق رکھنے والے شخص نے جو کچھ حاصل کیا تھا، اس میں سے کسی کو کچھ نہیں دیا، اس بات کی اطلاع حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ملی، تو انہوں نے فرمایا: جہاں تک مقدام کا تعلق ہے، تو وہ ایک معزز آدمی ہے، جنہوں نے اپنا ہاتھ پھیلایا ہوا ہے، لیکن جہاں تک اسد قبیلے سے تعلق رکھنے والے شخص کا تعلق ہے، تو وہ ایک اچھا آدمی ہے، جو اپنی چیز سنبھال کے رکھتا ہے۔

4132 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، اَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ، وَاِسْمَاعِيلَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَاهُمُ الْمَعْنَى، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ بْنِ اُسَامَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ

❁❁ ابوملیح بن اسامہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں (کو استعمال کرنے) سے منع کیا ہے۔

Marfat.com

بَابٌ فِي الِانْتِعَالِ

باب: جوتا پہننا

4133 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ: اَكْثِرُوا مِنَ النِّعَالِ، فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے، آپ نے ارشاد فرمایا: اکثر جوتے پہن کر رکھا کرو، کیونکہ آدمی نے جب تک جوتا پہنا ہوا ہو، وہ سوار کی طرح (آرام دہ حالت میں) ہوتا ہے۔

4134 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے میں دو پٹیاں (تسمے) ہوتے تھے۔

4135 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ اَبُو يَحْيَى، اَخْبَرَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی کھڑا ہو کر جوتا پہنے۔

4136 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَمْشِي اَحَدُكُمْ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ، لِيَنْتَعِلْهُمَا جَمِيعًا، اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا

4133–إسناده صحيح .ابو الزبير -وهو محمد بن مسلم بن تدرُس المكى -وإن لم يصرح بسماعه من جابر فى شىء من طرق الحديث، متابع، وقد صحح له مسلم هذا الحديث، وكذا ابن حبان. واخرجه مسلم (2096)، والنسائى فى "الكبرى "(9715) من طريق معقل بن عُبيد الله، به . وهو فى "مسند أحمد "(14626)، و"صحيح ابن حبان "(5457). واخرجه البخارى فى "التاريخ الكبير 44 /8 "، وابن عدى فى "الكامل 2419 /6 "

4135–صحيح لغيره، وهذا إسناد رجاله ثقات إلا أن أبا الزبير -وهو محمد بن مسلم بن تدرُس المكى -لم يصرح بسماعه من جابر .ابو أحمد الزبيرى :هو محمد ابن عبد الله الأسدى. واخرجه البيهقى فى "شعب الإيمان "(6273) من طريق أبى داود، بهذا الإسناد . وفى الباب عن عبد الله بن عُمر عند ابن ماجه (3619) وإسناده صحيح . وعن أبى هريرة عند ابن ماجه (3618) والترمذى (1877)، وإسناد ابن ماجه رجاله ثقات، لكنه اختلف فى رفعه ووقفه. وعن انس عند الترمذى (1878) وإسناده ضعيف

4136–إسناده صحيح .الأعرج :هو عبد الرحمن بن هُرمز، وابو الزناد هو عبد الله ابن ذكوان. وهو فى "موطا مالك"، 916 /2 ومن طريقه أخرجه البخارى (5855)، ومسلم (2097)، والترمذى (1876). واخرجه مسلم (2097) من طريق محمد بن زياد وابن ماجه (3617) من طريق سعيد بن ابى سعيد المقبرى، كلاهما عن ابى هريرة .ولفظ مسلم" :إذا انتعل أحدكم فليبدأ باليمنى وإذا خلع فليبدأ بالشمال، وليُنعلهما جميعاً أو ليخلعهما جميعاً ."وزاد ابن ماجه" :ولا يمش واحد." وهو فى "مسند أحمد" (7349)، و"صحيح ابن حبان "(5459).

Marfat.com

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے، یا تو وہ دونوں پہن لے، یا دونوں کو اتار دے''

4137 - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَ شِسْعَهُ، وَلَا يَمْشِ فِي خُفٍّ وَاحِدٍ، وَلَا يَأْكُلْ بِشِمَالِهِ:

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے، تو وہ جب تک اسے ٹھیک نہیں کرواتا، اس وقت تک صرف ایک جوتا پہن کر نہ چلے اور صرف ایک موزہ پہن کر نہ چلے اور بائیں ہاتھ کے ذریعے نہ کھائے''۔

4138 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَارُوْنَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي نَهِيكٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ اِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ اَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعَهُمَا بِجَنْبِهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں: سنت یہ ہے کہ جب آدمی بیٹھے تو اپنا جوتا اتار لے اور اسے اپنے پہلو میں رکھ لے۔

4139 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ، وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ، وَلْتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا يُنْتَعَلُ، وَآخِرَهُمَا يُنْزَعُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص جوتا پہننے لگے، تو پہلے دائیں پاؤں میں پہنے اور جب اتارنے لگے، تو بائیں سے آغاز کرے دایاں پاؤں پہنتے ہوئے پہلے ہونا چاہیے اور اتارتے ہوئے بعد میں ہونا چاہیے''۔

4140 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، وَمُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ، فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ، وَنَعْلِهِ قَالَ مُسْلِمٌ: وَسِوَاكِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ،

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ، مُعَاذٌ، وَلَمْ يَذْكُرْ سِوَاكَهُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کاموں میں جہاں تک ہو سکے، دائیں طرف آغاز کرنا پسند تھا، کنگھی کرنے میں، وضو کرنے میں، جوتا پہننے میں۔

4140- إسناده صحيح. سليم: هو ابن أسود المحاربي أبو الشعثاء، ومسروق: هو ابن الأجدع. وأخرجه البخاري (168)، ومسلم (268)، والترمذي (614)، والنسائي في "الكبرى" (115) و (9269) من طريق أشعث بن سليم، بهذا الإسناد. وهو في "مسند أحمد" (24627)، و"صحيح ابن حبان" (1091).

Marfat.com

مسلم نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: مسواک کرنے میں، انہوں نے یہ الفاظ ذکر نہیں کیے: تمام کاموں میں۔
امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں مسواک کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

4141 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا لَبِسْتُمْ، وَاِذَا تَوَضَّاْتُمْ، فَابْدَءُوْا بِاَيَامِنِكُمْ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب تم لباس پہنو، یا جب تم وضو کرو، تو دائیں طرف سے آغاز کرو''

بَابٌ فِيْ الْفُرُشِ

باب: بچھونے رکھنا

4142 - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ اَبِيْ هَانِئٍ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفُرُشَ، فَقَالَ: فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ، وَفِرَاشٌ لِلْمَرْاَةِ، وَفِرَاشٌ لِلضَّيْفِ، وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بستروں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ایک بستر آدمی کے لیے اور ایک اس کی بیوی کے لیے اور ایک مہمان کے لیے ہونا چاہیے، جبکہ چوتھا شیطان کے لیے ہوتا ہے۔

4143 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ وَكِيعٍ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهٖ، فَرَاَيْتُهٗ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ، زَادَ ابْنُ الْجَرَّاحِ: عَلٰى يَسَارِهٖ.

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَاهُ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، اَيْضًا عَلٰى يَسَارِهٖ

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں حاضر ہوا، تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک تکیے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے دیکھا۔
ابن جراح نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: بائیں پہلو کے بل (ٹیک لگائے ہوئے دیکھا)
امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسحاق بن منصور نے اسرائیل کے حوالے سے یہی الفاظ نقل کیے ہیں: بائیں پاؤں کے بل (بیٹھے ہوئے دیکھا)۔

4144 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ وَكِيعٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهٗ رَاَى رُفْقَةً مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ رِحَالُهُمُ الْاَدَمُ، فَقَالَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى اَشْبَهِ رُفْقَةٍ كَانُوْا بِاَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰؤُلَاءِ

Marfat.com

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے یمن سے تعلق رکھنے والے کچھ مسافروں کو دیکھا، جن کے پالان چمڑے کے تھے، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ وہ دیکھے، کون سے سوار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں، تو وہ ان لوگوں کو دیکھ لے۔

4145 - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّخَذْتُمْ أَنْمَاطًا؟ قُلْتُ: وَأَنَّى لَنَا الْأَنْمَاطُ؟ قَالَ: أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ أَنْمَاطٌ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تمہارے گھر میں عمدہ قسم کے بچھونے ہیں؟ میں نے عرض کی: ہمارے پاس عمدہ قسم کے بچھونے کہاں سے آئیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تمہیں مل جائیں گے۔

4146 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ وِسَادَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ ابْنُ مَنِيعٍ: الَّتِي يَنَامُ عَلَيْهَا بِاللَّيْلِ، ثُمَّ اتَّفَقَا - مِنْ أَدَمٍ، حَشْوُهَا لِيفٌ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک تکیہ تھا (یہاں ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں) چمڑے کا بنا ہوا تکیہ تھا، جس پر آپ رات کے وقت سوتے تھے (اس کے بعد دونوں راوی یہ الفاظ نقل کرنے میں متفق ہیں:) وہ چمڑے سے بنا ہوا تھا، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

4147 - حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ حَيَّانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَتْ ضِجْعَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گدا چمڑے کا بنا ہوا تھا، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

4148 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كَانَ فِرَاشُهَا حِيَالَ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اُن کا بچھونا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے نماز کے سامنے ہوتا تھا۔

4145- إسناده صحيح. ابن المنكدر: هو محمد، وسفيان: هو ابن عيينة، وابن السَّرْح: هو أحمد بن عمرو بن عبد الله بن عمرو. وأخرجه البخاري (3631)، ومسلم (2083)، والترمذي (2979) من طريق سفيان الثوري، والبخاري (5161)، ومسلم (2083)، والنسائي في "الكبرى" (5548) من طريق سفيان بن عيينة، كلاهما عن محمد بن المنكدر، عن جابر. وهو في "مسند أحمد" (14132)، و"صحيح ابن حبان" (6683).

Marfat.com

بَابٌ فِيْ اتِّخَاذِ السُّتُوْرِ

باب: پردے لٹکانا

4149 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَوَجَدَ عَلٰى بَابِهَا سِتْرًا، فَلَمْ يَدْخُلْ، قَالَ: وَقَلَّمَا كَانَ يَدْخُلُ اِلَّا بَدَاَ بِهَا، فَجَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَرَآهَا مُهْتَمَّةً، فَقَالَ: مَا لَكِ؟ قَالَتْ: جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيَّ فَلَمْ يَدْخُلْ، فَاَتَاهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ فَاطِمَةَ اشْتَدَّ عَلَيْهَا اَنَّكَ جِئْتَهَا فَلَمْ تَدْخُلْ عَلَيْهَا، قَالَ: وَمَا اَنَا وَالدُّنْيَا؟ وَمَا اَنَا وَالرَّقْمَ؟، فَذَهَبَ اِلٰى فَاطِمَةَ فَاَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: قُلْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَأْمُرُنِيْ بِهِ؟ قَالَ: قُلْ لَهَا فَلْتُرْسِلْ بِهِ اِلٰى بَنِيْ فُلَانٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے دروازے پر ایک پردہ لٹکا دیکھا، تو گھر کے اندر داخل نہیں ہوئے، راوی بیان کرتے ہیں: اکثر ایسا ہوتا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب (تمام ازواج کے ہاں تشریف لے جاتے تھے، تو سب سے پہلے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں جاتے تھے) حضرت علی رضی اللہ عنہ (اپنے گھر) آئے، تو انہوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غمگین دیکھ کر دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تشریف لائے تھے، لیکن گھر کے اندر نہیں آئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! فاطمہ بہت پریشان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف آئے، لیکن گھر کے اندر تشریف نہیں لائے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا اور دنیا کا کیا واسطہ؟ میرا اور نقش ونگار والے (پردوں کا) کیا واسطہ؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں بتایا، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیجئے: آپ مجھے اس کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس سے کہہ دو کہ وہ اسے بنو فلاں کو بھجوا دے۔

4150 - حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الْاَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، قَالَ: وَكَانَ سِتْرًا مَوْشِيًّا

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ پردہ نقش ونگار والا تھا۔

بَابٌ فِي الصَّلِيْبِ فِي الثَّوْبِ

باب: کپڑے پر صلیب کا نشان ہونا

4151 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حِطَّانَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتْرُكُ فِيْ بَيْتِهِ شَيْئًا فِيْهِ تَصْلِيْبٌ اِلَّا قَضَبَهُ

Marfat.com

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس بھی گھر میں صلیب کا نشان دیکھتے تھے، تو اسے مٹا دیتے تھے۔

بَابٌ فِي الصُّوَرِ

باب: تصاویر کا بیان

4152 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ، وَلَا كَلْبٌ، وَلَا جُنُبٌ

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فرشتے کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں تصویر یا کتا یا جنبی شخص موجود ہو''

4153 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ سُهَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ اَبِي طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ، وَلَا تِمْثَالٌ، وَقَالَ: انْطَلِقْ بِنَا اِلَى اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ نَسْاَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ، فَانْطَلَقْنَا، فَقُلْنَا: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، اِنَّ اَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا، وَكَذَا، فَهَلْ سَمِعْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ ذٰلِكَ؟ قَالَتْ: لَا، وَلٰكِنْ سَاُحَدِّثُكُمْ بِمَا رَاَيْتُهُ فَعَلَ، خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، وَكُنْتُ اَتَحَيَّنُ قُفُولَهُ، فَاَخَذْتُ نَمَطًا كَانَ لَنَا، فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْعَرَضِ، فَلَمَّا جَاءَ اسْتَقْبَلْتُهُ، فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَعَزَّكَ وَاَكْرَمَكَ، فَنَظَرَ اِلَى الْبَيْتِ فَرَاَى النَّمَطَ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا، وَرَاَيْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ، فَاَتَى النَّمَطَ حَتّٰى هَتَكَهُ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَاْمُرْنَا فِيمَا رَزَقَنَا اَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّينَ قَالَتْ: فَقَطَعْتُهُ وَجَعَلْتُهُ وِسَادَتَيْنِ، وَحَشَوْتُهُمَا لِيفًا، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ

❁❁ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس گھر میں کتا یا بت موجود ہوں''

(راوی کہتے ہیں:) میں نے اپنے ساتھی سے کہا: تم میرے ساتھ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں چلو تا کہ ہم ان سے اس بارے میں دریافت کریں، ہم لوگ وہاں گئے، ہم نے عرض کی: اے ام المومنین! حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس طرح کی حدیث سنائی ہے، تو کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ میں نے جو دیکھا ہے میں تمہیں اس بارے میں بتا دیتی ہوں۔

Marfat.com

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ایک غزوہ میں شرکت کے لیے تشریف لے گئے، میں آپ ﷺ کی واپسی کی منتظر تھی، میں نے اپنا ایک حاشیے والے پردہ لیا اور اسے شہتیر کے ساتھ لٹکا دیا، جب نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لائے، تو میں نے آپ کا استقبال کیا، میں نے عرض کی: آپ ﷺ پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں، یارسول اللہ! ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لیے مخصوص ہے، جس نے آپ کو عزت اور اکرام سے نوازا ہے، جب نبی اکرم ﷺ کی گھر میں موجود (چیزوں پر) نظر پڑی، تو آپ کو حاشیے والا پردہ بھی نظر آیا، نبی اکرم ﷺ نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا، مجھے آپ ﷺ کے چہرے پر ناگواری کا احساس ہو گیا، نبی اکرم ﷺ اس نقش ونگار والے پردے کی طرف آئے اور آپ ﷺ نے اسے اتار کر رکھ دیا، پھر آپ نے فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے جو رزق ہمیں عطا کیا ہے، اس کے بارے میں ہمیں یہ حکم نہیں دیا کہ ہم اسے پتھروں اور اینٹوں کو پہنا دیں''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اس کپڑے کو کاٹ دیا اور اس کے دو تکیے بنا دیے اور اس میں کھجور کی چھال بھر دی، تو نبی اکرم ﷺ نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

4154 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ، عَنْ سُهَیْلٍ، بِاِسْنَادِهٖ مِثْلِهٖ، قَالَ: فَقُلْتُ: یَا اُمَّهْ اِنَّ هٰذَا حَدَّثَنِیْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَقَالَ فِیْهِ: سَعِیْدُ بْنُ یَسَارٍ مَوْلٰی بَنِی النَّجَّارِ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: میں نے کہا: اے ام المومنین! انہوں نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

راوی نے اس کی سند میں سعید بن سیار، جو بنو نجار کے غلام ہیں، کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

4155 - حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّیْثُ، عَنْ بُكَیْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ، عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ، اَنَّهٗ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلّی الله علیه وسلم قَالَ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْهِ صُوْرَةٌ، قَالَ بُسْرٌ: ثُمَّ اشْتَكٰی زَیْدٌ، فَعُدْنَاهُ، فَاِذَا عَلٰی بَابِهٖ سِتْرٌ فِیْهِ صُوْرَةٌ" فَقُلْتُ لِعُبَیْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِیِّ رَبِیْبِ مَیْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلَمْ یُخْبِرْنَا زَیْدٌ عَنِ الصُّوَرِ یَوْمَ الْاَوَّلِ، فَقَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ: اَلَمْ تَسْمَعْهُ حِیْنَ قَالَ: اِلَّا رَقْمًا فِیْ ثَوْبٍ

❀❀ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں تصویر موجود ہو''

بسر نامی راوی بیان کرتے ہیں: پھر زید بیمار ہو گئے، ہم ان کی عیادت کے لیے گئے، تو ان کے دروازے پر پردہ لٹکا ہوا تھا، جس میں تصویر بنی ہوئی تھی، تو میں نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے عزیز عبیداللہ خولانی سے کہا: کیا زید نے پہلے ایک دن تصویروں کے بارے میں حدیث نہیں سنائی تھی؟ تو عبیداللہ نے کہا: کیا تم نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا تھا؟ کہ اگر کوئی کپڑا نقش ونگار والا ہو، تو اس کا حکم مختلف ہے۔

Marfat.com

4156 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ، اَنَّ اِسْمَاعِيلَ بْنَ عَبْدِ الْكَرِيمِ، حَدَّثَهُمْ، قَالَ: حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ عَقِيلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ زَمَنَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ اَنْ يَاْتِيَ الْكَعْبَةَ، فَيَمْحُوَ كُلَّ صُورَةٍ فِيهَا، فَلَمْ يَدْخُلْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مُحِيَتْ كُلُّ صُورَةٍ فِيهَا

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بطحاء میں موجود تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ خانہ کعبہ میں جائیں اور اس میں موجود ہر تصویر کو مٹا دیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر اس وقت تک داخل نہیں ہوئے، جب تک اس میں موجود تمام تصویروں کو مٹا نہیں دیا گیا۔

4157 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ، زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ وَعَدَنِي اَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ، فَلَمْ يَلْقَنِي، ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جَرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ بِسَاطٍ لَنَا، فَاَمَرَ بِهِ فَاُخْرِجَ، ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَنَضَحَ بِهِ مَكَانَهُ، فَلَمَّا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ: اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ، فَاَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، حَتّٰى اِنَّهُ لَيَاْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيرِ، وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرائیل نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ گزشتہ رات مجھ سے ملنے کے لیے آئیں گے، لیکن وہ مجھ سے ملنے کے لیے نہیں آئے، راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذہن میں کتے کے اس پلے کا خیال آیا جو آپ کے بستر کے نیچے تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے باہر نکال دیا گیا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی لے کر اپنے دست مبارک کے ذریعے اس جگہ پر چھڑک دیا، پھر حضرت جبرائیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو انہوں نے عرض کی: ہم (فرشتے) ایسے کسی گھر میں داخل نہیں ہوتے، جہاں کتا یا تصویر موجود ہو۔

اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مار دینے کا حکم دیا، یہاں تک کہ آپ نے چھوٹے باغوں میں موجود کتوں کو بھی مار دینے کا حکم دیا، البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے باغ کے (محافظ کتے) کو ترک کر دیا۔

4158 - حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام، فَقَالَ لِي: اَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي اَنْ اَكُونَ دَخَلْتُ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيلُ، وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ، وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ، فَمُرْ بِرَاْسِ التِّمْثَالِ الَّذِي فِي الْبَيْتِ يُقْطَعُ، فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ، وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ، فَلْيُجْعَلْ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوذَتَيْنِ تُوطَآنِ، وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ، فَفَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِذَا الْكَلْبُ لِحَسَنٍ - اَوْ حُسَيْنٍ - كَانَ تَحْتَ نَضَدٍ لَهُمْ، فَاُمِرَ بِهِ فَاُخْرِجَ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَالنَّضَدُ: شَيْءٌ تُوضَعُ عَلَيْهِ الثِّيَابُ شَبَهُ السَّرِيْرِ

۞۞ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جبرائیل میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے کہا: گزشتہ رات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا تھا، لیکن اندر میں اس لیے نہیں آسکا، کیونکہ دروازے پر تصویریں موجود تھیں (شاید راوی کے یہ الفاظ ہیں:) گھر کے دروازے پر ایک پردہ لٹکا ہوا تھا، جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں اور گھر میں ایک کتا بھی موجود تھا''

(حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم تصویروں کے بارے میں، جو گھر کے دروازے پر موجود ہیں یہ حکم دیں کہ انہیں کاٹ دیا جائے اور انہیں درخت کی طرح کر دیا جائے اور پردے کے بارے میں یہ حکم دیجئے کہ اس کے تکیے بنا لیے جائیں، جو نیچے رکھے جائیں اور روندے جائیں، اور کتے کے بارے میں حکم دیجئے کہ اسے باہر نکال دیا جائے (راوی کہتے ہیں:) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا، وہ اصل میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ (جو بچے تھے) کا کتا تھا، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تخت کے نیچے تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے باہر نکال دیا گیا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نضد ایک ایسی چیز ہوتی ہے، جس پر کپڑے رکھے جاتے ہیں اور یہ پلنگ سے مشابہ ہوتی ہے۔

Marfat.com

كِتَابُ التَّرَجُّلِ

کتاب: بال سنوارنے کے بارے میں روایات

4159 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا

❁❁ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (روزانہ باقاعدگی سے) کنگھی کرنے سے منع کیا ہے، البتہ ایک دن چھوڑ کر ایک دن کی جائے (تو حکم مختلف ہے)۔

4160 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَلَ اِلٰى فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهُوَ بِمِصْرَ، فَقَدِمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اَمَا اِنِّي لَمْ آتِكَ زَائِرًا، وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ اَنَا وَاَنْتَ حَدِيْثًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَوْتُ اَنْ يَكُوْنَ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ، قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَمَا لِي اَرَاكَ شَعِثًا وَاَنْتَ اَمِيرُ الْاَرْضِ؟ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيْرٍ مِنَ الْاِرْفَاهِ، قَالَ: فَمَا لِي لَا اَرٰى عَلَيْكَ حِذَاءً؟ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اَنْ نَحْتَفِيَ اَحْيَانًا

❁❁ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، جو اس وقت میں مصر میں موجود تھے، وہ جب ان کے پاس آئے تو بولے: میں آپ کے پاس زیارت کرنے کے لیے نہیں آیا ہوں، میں اس لیے آیا ہوں، کیونکہ میں نے ایک حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے اور آپ نے بھی وہ سن رکھی ہے، تو مجھے یہ امید ہے کہ آپ کے پاس اس کے حوالے سے علم ہوگا (یعنی آپ کو وہ حدیث یاد ہوگی) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کون سی حدیث ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی وہ فلاں فلاں حدیث ہے، پھر ان صحابی نے کہا: کیا وجہ ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے بال بکھرے ہوئے ہیں، حالانکہ آپ یہاں کے علاقے کے امیر ہیں، تو حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں زیب وزینت کا زیادہ سامان جمع کرنے سے منع کیا ہے، ان صحابی نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ مجھے نظر نہیں آ رہا کہ آپ نے جوتے پہنے ہوں، تو حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ حکم دیتے تھے کہ کبھی ہم ننگے پاؤں بھی رہا کریں۔

4159- صحيح لغيره، وهذا إسناد اختلف في رفعه ووقفه وفي وصله وإرساله. فقد أخرجه الترمذي (1852) و (1853)، والنسائي في "الكبرى" (9264) من طريق هشام بن حسان، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح! وخالف هشاماً قتادة، فرواه عند النسائي (9265) عن الحسن عن النبي -صلى الله عليه وسلم- مرسلاً. وخالفهما يونس بن عُبيد عند النسائي أيضاً (9266) فرواه عن الحسن ومحمد ابن سيرين قالا: الترجل عبّ. فجعله من قولهما موقوفاً عليهما. وهو في "مسند أحمد" (16793).

Marfat.com

4161 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اُمَامَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ، قَالَ: ذَكَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْيَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا تَسْمَعُوْنَ، اَلَا تَسْمَعُوْنَ، اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ، اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ يَعْنِیْ التَّقَحُّلَ.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: هُوَ اَبُوْ اُمَامَةَ بْنُ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِیُّ

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دنیا (کی آرائش وزیبائش یا زیب وزینت) کا ذکر کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم سنتے نہیں ہو؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ بے شک سادگی ایمان کا حصہ ہے؛ بے شک سادگی ایمان کا حصہ ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد زیب وزینت کو ترک کرنا ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ صحابی حضرت ابوامامہ بن ثعلبہ انصاری ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ اسْتِحْبَابِ الطِّيْبِ

باب: خوشبو استعمال کرنے کا مستحب ہونا

4162 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ، عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ مُوْسَى بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شیشی تھی، جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو لگایا کرتے تھے۔

بَابٌ فِیْ اِصْلَاحِ الشَّعَرِ

باب: بالوں کو بنا سنوار کر رکھنا

4163 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ الْمَهْرِیُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ

4163–إسناده حسن من أجل ابن أبي الزناد -وهو عبد الرحمن -أبو صالح :هو ذكوان السَّمّان، وابن وهب :هو عبد الله .وقد حسن إسناده الحافظ في "فتح الباري .368 /10 " وأخرجه البيهقي في "شعب الإيمان "(6455)، وفي "الأدب "(695) من طريق سعيد بن منصور وداود بن عمرو، عن ابن أبي الزناد، بهذا الإسناد . وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار "(3365) من طريق داود بن عمرو، عن ابن أبي الزناد، عن أبيه، عن الأعرج، عن أبي هريرة . ويشهد له حديث عائشة عند بحشل في "تاريخ واسط "ص 242، والطحاوي في "شرح المشكل "(3360)، والبيهقي في الشعب "(6456) وحسَّن إسناده أيضاً الحافظ في "الفتح.368 /10 "

Marfat.com

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس نے بال رکھے ہوں، اسے ان کی عزت افزائی کرنی چاہیے، (یعنی انہیں سنوار کے رکھنا چاہیے)''

بَابٌ فِي الْخِضَابِ لِلنِّسَاءِ

باب: خواتین کا خضاب لگانا

4164 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي كَرِيمَةُ بِنْتُ هَمَّامٍ، اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَسَاَلَتْهَا عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ، فَقَالَتْ: لَا بَأْسَ بِهِ، وَلٰكِنْ اَكْرَهُهُ، كَانَ حَبِيبِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ رِيحَهُ.

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: تَعْنِي خِضَابَ شَعْرِ الرَّاْسِ

❀❀ کریمہ بنت ہمام بیان کرتی ہیں: ایک عورت نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مہندی لگانے کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: اس میں حرج کوئی نہیں ہے، تاہم میں اسے ناپسند کرتی ہوں، کیونکہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بو کو ناپسند کرتے تھے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس عورت کی مراد یہ تھی کہ مہندی کو خضاب کے طور پر سر کے بالوں میں لگانا۔

4165 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَتْنِي غِبْطَةُ بِنْتُ عَمْرٍو الْمُجَاشِعِيَّةُ، قَالَتْ: حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي اُمُّ الْحَسَنِ، عَنْ جَدَّتِهَا، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ، قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، بَايِعْنِي، قَالَ: لَا اُبَايِعُكِ حَتّٰى تُغَيِّرِي كَفَّيْكِ، كَاَنَّهُمَا كَفَّا سَبُعٍ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہند بنت عتبہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ مجھ سے بیعت لے لیجیے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم سے بیعت اس وقت تک نہیں لوں گا، جب تک تم اپنی ہتھیلیوں کو صاف نہیں کرتی، کیونکہ یہ درندوں کی ہتھیلیوں کی طرح ہیں۔

4166 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصُّورِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا مُطِيعُ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ عِصْمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اَوْمَتْ امْرَاَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا، كِتَابٌ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَبَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ، فَقَالَ: مَا اَدْرِي اَيَدُ رَجُلٍ، اَمْ يَدُ امْرَاَةٍ؟ قَالَتْ: بَلِ امْرَاَةٌ، قَالَ: لَوْ كُنْتِ امْرَاَةً لَغَيَّرْتِ اَظْفَارَكِ يَعْنِي بِالْحِنَّاءِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے اشارہ کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک پیچھے کر لیا، آپ نے فرمایا: مجھے نہیں پتہ، کیا یہ کسی مرد کا ہاتھ ہے یا کسی عورت کا ہاتھ ہے؟ اس عورت نے عرض کی: یہ ایک عورت کا ہاتھ ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم عورت ہوتی، تو اپنے ناخنوں کی رنگت تبدیل کر لیتی، راوی کہتے ہیں: یعنی

Marfat.com

مہندی لگا کر تبدیل کر لیتی۔

بَابٌ فِيْ صِلَةِ الشَّعْرِ

باب: مصنوعی بال لگوانا

4167 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِيْ يَدِ حَرَسِيٍّ، يَقُوْلُ: يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ، اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهِ، وَيَقُوْلُ: اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ هٰذِهِ نِسَاؤُهُمْ

❀❀ ابن شہاب زہری، حمید بن عبدالرحمٰن کے بارے میں نقل کرتے ہیں: انہوں نے حج کے موقعہ پر حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا، انہوں نے ایک سپاہی کے ہاتھ سے بالوں کا گچھا لے کر فرمایا: اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کی چیزوں سے منع کرتے ہوئے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل اس وقت ہلاکت کا شکار ہوئے، جب ان کی خواتین نے اسے استعمال کرنا شروع کر دیا۔

4168 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَمُسَدَّدٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ، وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ، وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی اور بال لگوانے والی اور جسم گودنے والی۔ اور جسم گدوانے والی عورت پر لعنت کی ہے۔

4169 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، الْمَعْنٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ

4167–إسناده صحيح. وهو في "موطأ مالك"، 2/ 947. وأخرجه البخاري (3468) و (5932)، ومسلم (2127)، والترمذي (2987)، والنسائي في "الكبرى "(9314) من طرق عن الزهري، به. وأخرجه بنحوه البخاري (3488) و (5938)، ومسلم (2127) والنسائي في "الكبرى "(9315) و (9316) من طريق سعيد بن المسيب، عن معاوية بن أبي سفيان. وهو في "مسند أحمد "(16865)، و"صحيح ابن حبان "(5511) و (5512).

4168–إسناده صحيح. عُبيد الله: هو ابن عُمر العُمري، ويحيى: هو ابن سعيد القطان. وأخرجه البخاري (5937) و (5940) و (5947)، ومسلم (2124)، وابن ماجه (1987)، والترمذي (1857) و (2989) و (2990)، والنسائي في "الكبرى "(9322) من طريق عُبيد الله بن عمر، والبخاري (5942)، ومسلم (2124) من طريق صخر بن جويرية، كلاهما عن نافع، به. وجاء عند بعضهم": لعن الله "بدل: لعن رسول الله وهو في "مسند أحمد "(4724)، و"صحيح ابن حبان "(5513).

4169–إسناده صحيح. علقمة: هو ابن قيس النخعي، وابراهيم: هو ابن يزيد النخعي، ومنصور: هو ابن المعتمر، وجرير: هو ابن عبد الحميد، ومحمد بن عيسى: هو ابن الطباع. وأخرجه البخاري (4886)، ومسلم (2125)، وابن ماجه (1989)، والترمذي (2988)، والنسائي في "الكبرى "(9326) و (9327) و (11515) من طريق منصور ابن المعتمر، والنسائي (9328) من طريق الأعمش، كلاهما عن إبراهيم النخعي، به. وهو في "مسند أحمد "(3945)، و"صحيح ابن حبان "(5504) و (5505).

Marfat.com

إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ، وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَالْوَاصِلَاتِ، وَقَالَ عُثْمَانُ: وَالْمُتَنَمِّصَاتِ ثُمَّ اتَّفَقَا - وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَاَةً مِنْ بَنِي اَسَدٍ يُقَالُ لَهَا: اُمُّ يَعْقُوبَ، - زَادَ عُثْمَانُ: كَانَتْ تَقْرَاُ الْقُرْآنَ ثُمَّ اتَّفَقَا - فَاَتَتْهُ، فَقَالَتْ: بَلَغَنِي عَنْكَ اَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَالْوَاصِلَاتِ، وَقَالَ عُثْمَانُ: وَالْمُتَنَمِّصَاتِ، ثُمَّ اتَّفَقَا: - وَالْمُتَفَلِّجَاتِ، - قَالَ عُثْمَانُ: لِلْحُسْنِ، الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ تَعَالٰى -، فَقَالَ: وَمَا لِي لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى؟ قَالَتْ: لَقَدْ قَرَاْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَئِنْ كُنْتِ قَرَاْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ، ثُمَّ قَرَاَ: (وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا) (الحشر: 7)، قَالَتْ: اِنِّي اَرَى بَعْضَ هٰذَا عَلٰى امْرَاَتِكَ، قَالَ: فَادْخُلِي فَانْظُرِي، فَدَخَلَتْ، ثُمَّ خَرَجَتْ، فَقَالَ: مَا رَاَيْتِ؟ - زَادَ عُثْمَانُ: - فَقَالَتْ: مَا رَاَيْتُ، فَقَالَ: لَوْ كَانَ ذٰلِكَ مَا كَانَتْ مَعَنَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ جسم گدوانے والی اور گودنے والی عورتوں پر لعنت کرے۔

ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نقلی بال لگوانے والی عورتوں پر کرے۔

عثمان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ان عورتوں پر کرے، جو چہرے کے بال اکھیڑتی ہیں، پھر تمام راوی اس بات کو نقل کرنے میں متفق ہیں:

''خوبصورتی حاصل کرنے کے لیے دانتوں میں خلا کروانے والی عورتوں پر لعنت کرے، جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو تبدیل کر دیتی ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس بات کی اطلاع، بنو اسد سے تعلق رکھنے والی ایک عورت تک پہنچی، جسے ام یعقوب کہا جاتا تھا، عثمان نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: وہ قرآن کی حافظہ تھی، پھر دونوں راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ عورت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: مجھے پتہ چلا ہے آپ نے جسم گودنے والی اور گدوانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے، سفیان محمد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نقلی بال لگوانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے، عثمان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: چہرے کے بال اکھاڑنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے، پھر دونوں راوی یہ الفاظ نقل کرنے میں متفق ہیں: خوبصورتی کے لیے دانتوں میں خلا کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو تبدیل کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس پر کیوں لعنت نہ کروں؟ جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور جس کا حکم اللہ کی کتاب میں موجود ہے وہ عورت بولی: میں نے پورا قرآن پڑھ رکھا ہے، مجھے تو یہ حکم کہیں نہیں ملا، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر تم حقیقی طور پر اسے پڑھا ہوتا، تو تم اسے پا لیتی، پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''رسول جو تمہیں دے اسے حاصل کر لو اور جس سے تمہیں منع کرے اس سے باز آ جاؤ''

تو وہ عورت بولی: میرا خیال ہے کہ آپ کی ایک اہلیہ بھی یہ کام کرتی ہیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میرے گھر میں جاؤ

Marfat.com

اور جا کر خود دیکھ لو، وہ عورت گھر کے اندر گئی، پھر وہ باہر آئی تو انہوں نے دریافت کیا: تمہیں نظر نہیں آئی؟ تو وہ بولی: مجھے ایسی کوئی چیز نظر نہیں آئی، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ایسا ہوتا تو وہ عورت ہمارے ساتھ نہ رہتی۔

4170 - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ اُسَامَةَ، عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ، وَالْمُسْتَوْصِلَةُ، وَالنَّامِصَةُ، وَالْمُتَنَمِّصَةُ، وَالْوَاشِمَةُ، وَالْمُسْتَوْشِمَةُ، مِنْ غَيْرِ دَاءٍ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَتَفْسِيرُ الْوَاصِلَةِ: الَّتِي تَصِلُ الشَّعْرَ بِشَعْرِ النِّسَاءِ، وَالْمُسْتَوْصِلَةُ: الْمَعْمُولُ بِهَا، وَالنَّامِصَةُ: الَّتِي تَنْقُشُ الْحَاجِبَ حَتّٰى تُرِقَّهُ، وَالْمُتَنَمِّصَةُ: الْمَعْمُولُ بِهَا، وَالْوَاشِمَةُ: الَّتِي تَجْعَلُ الْخِيلَانَ فِي وَجْهِهَا بِكُحْلٍ اَوْ مِدَادٍ، وَالْمُسْتَوْشِمَةُ: الْمَعْمُولُ بِهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نقلی بال لگوانے والی، چہرے کے بال اکھاڑنے والی، چہرے کے بال اکھڑوانے والی، جسم گدوانے والی اور جسم گودنے والی عورتوں پر لعنت کی گئی ہے، جبکہ یہ کسی بیماری کے بغیر ہو۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لفظ واصلہ سے مراد وہ ہیں: جو عورتوں کو نقلی بال لگاتی ہیں اور لفظ مستوصلہ سے مراد وہ عورت ہے، جس کے ساتھ یہ کام کیا جائے (یعنی جسے نقلی بال لگائے جائیں) لفظ نامصہ سے مراد وہ عورت ہے، جو ابرو کے بال نوچتی ہے، تا کہ اسے باریک کر دے اور لفظ متنمصہ سے مراد وہ عورت ہے، جس کے ساتھ یہ کام کیا جائے لفظ واشمہ سے مراد وہ عورت ہے، جو چہرے پر سرمے یا سیاہی کے ذریعے تل وغیرہ بناتی ہے اور لفظ مستوشمہ سے مراد وہ عورت ہے، جس کے ساتھ یہ کام کیا جائے۔

4171 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: لَا بَأْسَ بِالْقَرَامِلِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: كَاَنَّهُ يَذْهَبُ اِلٰى اَنَّ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ شُعُورُ النِّسَاءِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: كَانَ اَحْمَدُ يَقُوْلُ: الْقَرَامِلُ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ

❁❁ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: دھاگوں سے بنی ہوئی چوٹی میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے لگتا ہے کہ ان کی یہ رائے ہے کہ ممنوع چیز یہ ہے کہ عورتوں کے بال استعمال کیے جائیں۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے: دھاگوں سے بنی ہوئی چوٹی میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابٌ فِيْ رَدِّ الطِّيبِ

باب: خوشبو واپس کرنا

4172 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَهَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، الْمَعْنٰى، اَنَّ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءَ، حَدَّثَهُمْ عَنْ

Marfat.com

سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ اَيُّوْبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ جَعْفَرٍ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ طِيبٌ فَلَا يَرُدَّهُ، فَاِنَّهُ طَيِّبُ الرِّيحِ، خَفِيفُ الْمَحْمَلِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جسے خوشبو دی جائے وہ اسے واپس نہ کرے، کیونکہ اس کی بو عمدہ ہوتی ہے اور یہ وزنی بھی نہیں ہوتی''

بَابُ مَا جَاءَ فِى الْمَرْاَةِ تَتَطَيَّبُ لِلْخُرُوجِ

باب: عورت کا باہر جاتے وقت خوشبو لگانا

4173 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، اَخْبَرَنَا ثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ، حَدَّثَنِىْ غُنَيْمُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اسْتَعْطَرَتِ الْمَرْاَةُ، فَمَرَّتْ عَلَى الْقَوْمِ لِيَجِدُوْا رِيحَهَا، فَهِىَ كَذَا وَكَذَا قَالَ قَوْلًا شَدِيدًا

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی عورت خوشبو لگا کر مردوں کے پاس سے گزرے، تا کہ وہ مرد اس کی خوشبو کو محسوس کریں، تو وہ عورت ایسی اور ایسی ہوتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں سخت بات ارشاد فرمائی۔

4174 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُبَيْدٍ، مَوْلٰى اَبِىْ رُهْمٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَقِيَتْهُ امْرَاَةٌ وَجَدَ مِنْهَا رِيحَ الطِّيبِ يَنْفَحُ، وَلِذَيْلِهَا اِعْصَارٌ، فَقَالَ: يَا اَمَةَ الْجَبَّارِ، جِئْتِ مِنَ الْمَسْجِدِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: وَلَهُ تَطَيَّبْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: اِنِّىْ سَمِعْتُ حِبِّىْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ امْرَاَةٍ تَطَيَّبَتْ لِهٰذَا الْمَسْجِدِ، حَتّٰى تَرْجِعَ فَتَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: الْاِعْصَارُ غُبَارٌ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان کے سامنے ایک عورت آئی، جس میں سے خوشبو آ رہی تھی اور اس کے پلو پر بھی غبار لگا ہوا تھا، تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے جبار (یعنی اللہ تعالیٰ) کی کنیز! تم مسجد سے آئی ہو، اس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے مسجد کے لیے خوشبو لگائی تھی؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنے محبوب حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اس عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی، جو مسجد میں آنے کے لیے خوشبو لگاتی ہے، جب تک وہ واپس جا کر غسل جنابت کی طرح غسل نہیں کرتی''۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اعصار سے مراد غبار ہے۔

Marfat.com

4175 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُو عَلْقَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بَخُورًا، فَلَا تَشْهَدَنَّ مَعَنَا الْعِشَاءَ قَالَ ابْنُ نُفَيْلٍ: عِشَاءَ الْاٰخِرَةِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس عورت نے خوشبو کی دھونی لی ہوئی ہو، وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز میں شریک نہ ہو''

یہاں ایک راوی نے لفظ عِشَاءَ الْاٰخِرَةِ نقل کیا ہے۔

بَابٌ فِي الْخَلُوقِ لِلرِّجَالِ

باب: مردوں کا زعفران کی مخصوص قسم کی خوشبو لگانا

4176 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، اَخْبَرَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى اَهْلِي لَيْلًا وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ، فَخَلَّقُونِي بِزَعْفَرَانٍ، فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، وَلَمْ يُرَحِّبْ بِي، وَقَالَ: اذْهَبْ فَاغْسِلْ هٰذَا عَنْكَ، فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ، ثُمَّ جِئْتُ وَقَدْ بَقِيَ عَلَيَّ مِنْهُ رَدْعٌ، فَسَلَّمْتُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، وَلَمْ يُرَحِّبْ بِي، وَقَالَ: اذْهَبْ فَاغْسِلْ هٰذَا عَنْكَ، فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ، ثُمَّ جِئْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ، وَرَحَّبَ بِي، وَقَالَ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَحْضُرُ جَنَازَةَ الْكَافِرِ بِخَيْرٍ، وَلَا الْمُتَضَمِّخَ بِالزَّعْفَرَانِ، وَلَا الْجُنُبَ، قَالَ: وَرَخَّصَ لِلْجُنُبِ اِذَا نَامَ، اَوْ اَكَلَ، اَوْ شَرِبَ، اَنْ يَتَوَضَّاَ.

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں رات کے وقت اپنے گھر آیا، میرے ہاتھ پھٹے ہوئے تھے، تو گھر والوں نے مجھے زعفران لگا دیا، اگلے دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے آپ کو سلام کیا، تو آپ نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا اور مجھے خوش آمدید نہیں کہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور اسے اپنے پر سے دھو دو، میں گیا میں نے اسے دھویا پھر جب میں آیا تو اس کا کچھ نشان مجھ پر باقی تھا، میں نے پھر سلام کیا، آپ نے پھر مجھے جواب نہیں دیا اور مجھے خوش آمدید نہیں کہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور اسے اپنے پر سے دھو دو، میں گیا اور میں نے اسے دھو دیا پھر میں آیا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سلام کا جواب بھی دیا اور خوش آمدید بھی کہا اور فرمایا:

''فرشتے کافر کے جنازے میں، زعفران لگانے والے شخص کے پاس اور جنبی شخص کے پاس بھلائی کے ساتھ نہیں آتے ہیں''

4176–إسناده ضعيف لانقطاعه .يحيى بن يعمر لم يسمع من عمار بن ياسر فيما قاله غير واحد من أهل العلم، ومنهم المصنف عند الحديث السالف برقم (225) .وكما تدل عليه الرواية الآتية بعده .عطاء الخُراساني :هو ابن أبي مسلم، وحماد :هو ابن سلمة وأخرجه الطيالسي (646)، وابن أبي شيبة 62 /1و 414 /4، وأحمد (18886)، والبزار (1402)، وأبو يعلى (1635)، والبيهقي 203 /1و36 /5، من طريق حماد ابن سلمة، بهذا الإسناد.

Marfat.com

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جنبی شخص کو یہ رخصت دی ہے کہ وہ وضو کر کے سو سکتا ہے، یا کھا سکتا ہے، یا پی سکتا ہے۔

4177 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ ابْنِ اَبِي الْخُوَارِ، اَنَّهُ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ يَعْمَرَ، يُخْبِرُ عَنْ رَجُلٍ اَخْبَرَهُ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، زَعَمَ عُمَرُ اَنَّ يَحْيَى سَمَّى ذٰلِكَ الرَّجُلَ، فَنَسِيَ عُمَرُ اسْمَهُ - اَنَّ عَمَّارًا قَالَ: تَخَلَّقْتُ، بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ، وَالْاَوَّلُ اَتَمُّ بِكَثِيْرٍ، فِيهِ ذِكْرُ الْغُسْلِ، قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ: وَهُمْ حُرُمٌ؟ قَالَ: لَا، الْقَوْمُ مُقِيمُونَ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ ہمراہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے، جس میں یہ پورا واقعہ مذکور ہے، تاہم پہلی روایت زیادہ مکمل ہے اور اس میں دھونے کا ذکر ہے۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عمر بن عطا نامی راوی سے دریافت کیا: کیا وہ لوگ اس وقت احرام کی حالت میں تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! وہ مقیم تھے۔

4178 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ الْاَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ الْاَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ جَدَّيْهِ قَالَا: سَمِعْنَا اَبَا مُوسٰى، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ تَعَالٰى صَلَاةَ رَجُلٍ فِي جَسَدِهِ شَيْءٌ مِنْ خَلُوقٍ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: جَدَّاهُ زَيْدٌ، وَزِيَادٌ

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی نماز قبول نہیں کرتا، جس کے جسم پر ذرا سی خلوق (مخصوص قسم کی خوشبو) لگی ہوئی ہو''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے دو دادوں سے مراد زید اور زیاد ہیں۔

4179 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، اَنَّ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ، وَاِسْمَاعِيلَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَاهُمْ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ، وَقَالَ: عَنْ اِسْمَاعِيلَ: اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع کیا ہے۔

اسماعیل نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس بات سے منع کیا ہے کہ مرد زعفران لگائے۔

4180 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا تُقَرِّبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ: جِيفَةُ الْكَافِرِ، وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوقِ، وَالْجُنُبُ، اِلَّا اَنْ يَتَوَضَّاَ

❁❁ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین قسم کے لوگوں کے ساتھ فرشتے نہیں ہوتے، کافر لاش، خلوق لگانے والا شخص اور جنبی شخص، البتہ اگر وہ وضو کر لے

Marfat.com

(تو حکم مختلف ہے)۔

4181 - حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: لَمَّا فَتَحَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، جَعَلَ اَهْلُ مَكَّةَ يَأْتُونَهُ بِصِبْيَانِهِمْ، فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ، وَيَمْسَحُ رُءُوسَهُمْ، قَالَ: فَجِيءَ بِي اِلَيْهِ وَاَنَا مُخَلَّقٌ، فَلَمْ يَمَسَّنِي مِنْ اَجْلِ الْخَلُوقِ

❁❁ حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کرلیا تو اہل مکہ اپنے بچوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لانے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے برکت کی دعا کرتے تھے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے تھے، جب مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا، اس وقت میرے جسم پر خلوق لگی ہوئی تھی، اس وجہ سے آپ نے مجھے چھوا نہیں۔

4182 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا سَلْمٌ الْعَلَوِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ اَثَرُ صُفْرَةٍ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يُوَاجِهُ رَجُلًا فِي وَجْهِهِ بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ: لَوْ اَمَرْتُمْ هٰذَا اَنْ يَغْسِلَ هٰذَا عَنْهُ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس پر زرد رنگ کا نشان موجود تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عام طور پر جب کسی شخص پر کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھتے تھے، تو اسے مخاطب نہیں کرتے تھے، جب وہ شخص چلا گیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اسے یہ ہدایت کردو کہ وہ اس (نشان کو) اپنے پر سے دھولے (تو یہ مناسب ہوگا)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّعَرِ

باب: بالوں کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4183 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ اَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: كَذَا رَوَاهُ اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، قَالَ: يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ، وَقَالَ شُعْبَةُ: يَبْلُغُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ

❁❁ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے سرخ رنگ کے جوڑے میں، لمبے بالوں والا ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوب صورت ہو۔

محمد بن سلیمان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جس کے اتنے لمبے بال ہوں، جو کندھوں تک آتے ہوں۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: جو کندھوں تک آتے

Marfat.com

ہوں۔

جبکہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو کانوں کی لو تک آتے ہوں۔

4184- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بال رکھے ہوئے تھے، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کانوں کی لو تک آتے تھے۔

4185- حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال' کانوں کی لو تک آتے تھے۔

4186- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال' نصف کان تک آتے تھے۔

4187- حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوْقَ الْوَفْرَةِ، وَدُوْنَ الْجُمَّةِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال وفرہ سے ذرا سے زیادہ تھے اور جمہ سے ذرا کم تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْفَرْقِ

باب: مانگ نکالنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4188- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، اَخْبَرَنِی ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ - يَعْنِی - يَسْدِلُوْنَ اَشْعَارَهُمْ، وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْجِبُهُ مُوَافَقَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ، فَسَدَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ، ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ

4185- إسناده صحيح، ثابت: هو ابن أسلم البُناني، ومعمر: هو ابن راشد، وعبد الرزاق: هو ابن هَمَّام الصنعاني. وهو في "مصنف عبد الرزاق" (20519) و (21033)، ومن طريقه أخرجه النسائي في "الكبرى" (9272) إلا أنه قال: إلى أنصاف أُذنيه. وأخرجه البخاري (5905)، ومسلم (2338)، وابن ماجه (4634)، والنسائي في "الكبرى" (9260) من طريق جرير بن حازم، ومسلم (2338)، والنسائي في "الكبرى" (9273) من طريق همام بن يحيى، كلاهما عن قتادة، عن أنس. لفظ جرير: كان شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم -شعراً رجلاً- بين أذنيه وعاتقه. ولفظ همام: أن رسول الله -صلى الله عليه وسلم- كان يضرب شعره منكبيه. وهو في "مسند أحمد" (12382) و (12389)، و"صحيح ابن حبان" (6291).

Marfat.com

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اہل کتاب کا یہ معمول تھا کہ وہ اپنے بال سیدھے پیچھے کی طرف لے جایا کرتے تھے اور مشرکین اپنے سر میں مانگ نکالا کرتے تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جن چیزوں کے بارے میں کوئی باقاعدہ حکم نہیں دیا گیا ہوتا، ان کے بارے میں آپ کو اہل کتاب کی موافقت پسند تھی، تو پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بال پیچھے کی طرف لے جایا کرتے تھے، پھر آپ نے مانگ نکالنا شروع کر دی۔

4189 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَفْرُقَ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَدَعْتُ الْفَرْقَ مِنْ يَّافُوخِهِ، وَاُرْسِلُ نَاصِيَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں مانگ نکالنے کا ارادہ کرتی، تو عین درمیان میں سے نکالتی تھی اور آپ کے پیشانی کے اوپر والے بالوں کو دونوں آنکھوں کے درمیان کر دیتی تھی (یعنی بالکل درمیان میں مانگ نکالتی تھی)۔

بَابٌ فِيْ تَطْوِيلِ الْجُمَّةِ

باب: لمبے بال رکھنا

4190 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ السُّوَائِيُّ - هُوَ اَخُو قَبِيصَةَ - وَحُمَيْدُ بْنُ خُوَارٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِي شَعْرٌ طَوِيلٌ، فَلَمَّا رَآنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ذُبَابٌ ذُبَابٌ قَالَ: فَرَجَعْتُ فَجَزَزْتُهُ، ثُمَّ اَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ، فَقَالَ: اِنِّي لَمْ اَعْنِكَ، وَهٰذَا اَحْسَنُ

❀❀ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے بال لمبے تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملاحظہ کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ٹھیک نہیں ہے، یہ ٹھیک نہیں ہے، راوی کہتے ہیں: میں واپس گیا، میں نے انہیں کاٹ دیا، میں اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں کوئی بری بات نہیں کی تھی، لیکن یہ زیادہ اچھے لگ رہے ہیں۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَعْقِصُ شَعْرَهُ

باب: آدمی کا اپنے بال گوندھ لینا

4191 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ وَلَهُ اَرْبَعُ غَدَائِرَ تَعْنِي عَقَائِصَ

❀❀ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے، تو آپ کے بالوں کی چار لٹیں تھیں، ان سے

Marfat.com

مراد یہ ہے وہ گندھے ہوئے تھے۔

بَابٌ فِيْ حَلْقِ الرَّأْسِ

باب: سر منڈوالینا

4192- حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، وَابْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ يَعْقُوبَ، يُحَدِّثُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا اَنْ يَّأْتِيَهُمْ، ثُمَّ اَتَاهُمْ، فَقَالَ: لَا تَبْكُوا عَلٰى اَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ، ثُمَّ قَالَ: ادْعُوا لِي بَنِيْ اَخِي، فَجِيءَ بِنَا كَاَنَّا اَفْرُخٌ، فَقَالَ: ادْعُوا لِي الْحَلَّاقَ، فَاَمَرَهُ فَحَلَقَ رُءُوسَنَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جعفر رضی اللہ عنہ (کی شہادت کے موقع پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کو تین دن مہلت دی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے بعد تم میرے بھائی پر نہ رونا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بھتیجوں کو میرے پاس لاؤ، تو ہمیں لایا گیا، ہم چڑیا کے بچوں کی طرح تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حجام کو بلا کر لاؤ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہدایت کی، تو اس نے ہمارے سر مونڈ دیئے۔

بَابٌ فِي الذُّؤَابَةِ

باب: ایسا بچہ جس کی لمبی زلفیں ہوں

4193- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ - قَالَ اَحْمَدُ: كَانَ رَجُلًا صَالِحًا - قَالَ: اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ، وَالْقَزَعُ: اَنْ يُّحْلَقَ رَأْسُ الصَّبِيِّ فَيُتْرَكَ بَعْضُ شَعْرِهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع کیا ہے۔

قزع سے مراد یہ ہے: بچے کے سر کو مونڈ دیا جائے اور کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں۔

4194- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

4193- حديث صحيح، وهذا إسناد حسن من أجل عثمان بن عثمان -وهو الغطفاني البصري -وقد توبع في الحديثين الآتيين بعده. وأخرجه البخاري (5920)، ومسلم (2120)، وابن ماجه (3637)، والنسائي في "الكبرى" (9253) و (9254) من طريق عُبيد الله بن عمر العمري، ومسلم (2120) من طريق روح بن القاسم، و (2120) من طريق عثمان بن عثمان الغطفاني، ثلاثتهم عن عمر بن نافع، به. وأخرجه النسائي في "الكبرى" (9257 - 9255) من طريق عن عبيد الله بن عمر، عن نافع، عن ابن عمر. دون ذكر عُمر بن نافع. وصوّب النسائي رواية عبيد الله عن عمر بن نافع، عن أبيه، مع أن سماع عُبيد الله من نافع معروف مشهور. وأخرجه مسلم (2120) من طريق عبد الرحمن السرّاج، عن نافع، به. وأخرجه البخاري (5921)، وابن ماجه (3638) من طريق عبد الله بن دينار، عن ابن عمر. وهو في "مسند أحمد" (4473)، و"صحيح ابن حبان" (5506).

Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ، وَهُوَ اَنْ يُّحْلَقَ رَأْسُ الصَّبِيِّ فَتُتْرَكَ لَهُ ذُؤَابَةٌ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع کیا ہے، اور اس سے مراد یہ ہے: بچے کے سر کو مونڈ دیا جائے اور اس کی ایک لٹ کو چھوڑ دیا جائے۔

4195 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَاَى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ شَعْرِهِ وَتُرِكَ بَعْضُهُ، فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ، وَقَالَ: احْلِقُوهُ كُلَّهُ، اَوِ اتْرُكُوهُ كُلَّهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا، جس کے کچھ سر کو مونڈ دیا گیا اور کچھ کو چھوڑ دیا گیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس سے منع کیا، آپ نے فرمایا: یا تو پورے سر کو مونڈ دو، یا پھر پورے کو رہنے دو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ

باب: اس بارے میں رخصت کا بیان

4196 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَتْ لِي ذُؤَابَةٌ، فَقَالَتْ لِي اُمِّي: لَا اَجُزُّهَا، كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُدُّهَا، وَيَاْخُذُ بِهَا

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری لمبی زلفیں تھیں، میری والدہ نے مجھ سے کہا: میں انہیں نہیں کاٹوں گی (حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان بالوں کو (پیار سے) کھینچتے تھے اور پکڑا کرتے تھے۔

4197 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَحَدَّثَتْنِي اُخْتِي الْمُغِيرَةُ، قَالَتْ: وَاَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ وَلَكَ قَرْنَانِ، اَوْ قُصَّتَانِ، فَمَسَحَ رَاْسَكَ، وَبَرَّكَ عَلَيْكَ، وَقَالَ: احْلِقُوا هٰذَيْنِ - اَوْ قُصُّوهُمَا - فَاِنَّ هٰذَا زِيُّ الْيَهُودِ

❁❁ حجاج بن حسان بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو انہوں نے بتایا کہ میری بہن مغیرہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے، وہ بیان کرتی ہیں: تم ان دنوں کم عمر لڑکے تھے، تمہاری دو لٹیں تھیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور تمہارے لیے برکت کی دعا کی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: انہیں مونڈھ لو یا انہیں چھوٹا کروالو، کیونکہ یہ یہودیوں کا مخصوص طریقہ ہے۔

بَابٌ فِي اَخْذِ الشَّارِبِ

باب: مونچھیں چھوٹی رکھنا

4198 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ - اَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ - اَلْخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَنَتْفُ الْاِبِطِ، وَتَقْلِيمُ الْاَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پہنچا ہے:

''فطرت پانچ چیزیں ہیں (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) پانچ چیزیں فطرت کا حصہ ہیں، ختنہ کروانا، زیرناف بال صاف کرنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، ناخن تراشنا اور مونچھیں چھوٹی کرنا''۔

4199- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ، وَاِعْفَاءِ اللِّحَى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھیں منڈوانے اور داڑھی بڑھانے کا حکم دیا ہے۔

4200- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ الدَّقِيْقِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: وَقَّتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلْقَ الْعَانَةِ، وَتَقْلِيمَ الْاَظْفَارِ، وَقَصَّ الشَّارِبِ، وَنَتْفَ الْاِبِطِ، اَرْبَعِينَ يَوْمًا مَرَّةً

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوَاهُ جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ، عَنْ اَنَسٍ، لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وُقِّتَ لَنَا وَهٰذَا اَصَحُّ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: زیرناف بال صاف کرنے، ناخن تراشنے، مونچھیں اور بغلوں کے بال اکھیڑنے کے لیے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے، چالیس دن میں ایک مرتبہ کی مدت مقرر کی ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں ہے، اس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ ہیں: ہمارے لیے یہ مدت مقرر کی گئی ہے، اور یہی روایت زیادہ درست ہے۔

4201- حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، قَرَاْتُ عَلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، وَقَرَاَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ عَلٰى اَبِي الزُّبَيْرِ، وَرَوَاهُ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا نُعْفِي السِّبَالَ، اِلَّا فِيْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: اَلِاسْتِحْدَادُ: حَلْقُ الْعَانَةِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم حج اور عمرے کے علاوہ، داڑھی کو چھوڑ دیتے تھے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: استحداد سے مراد زیرناف بال صاف کرنا ہے۔

بَابٌ فِيْ نَتْفِ الشَّيْبِ

باب: سفید بال نوچ لینا

4200- حديث صحيح، وهذا إسناد ضعيف لضعف صدقة الدقيقي -وهو ابن موسى- أبو عمران الجوني :اسمه عبد الملك بن حبيب. وأخرجه الترمذي (2962) من طريق صدقة بن موسى، به. وأخرجه مسلم (258)، وابن ماجه (295)، والترمذي (2963)، والنسائي في "الكبرى" (15)

Marfat.com

4202 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، الْمَعْنَى، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ، مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشِيبُ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ - قَالَ عَنْ سُفْيَانَ: اِلَّا كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَقَالَ فِي حَدِيْثِ يَحْيَى - اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سفید بال نہ نوچو، جس بھی مسلمان شخص کے مسلمان ہونے کے دوران بال سفید ہو جائیں (یہاں ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) تو وہ قیامت کے دن اس شخص کے لیے نور ہوں گے (جبکہ دوسرے راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ ہر ایک بال کے عوض میں، اس شخص کے لیے ایک نیکی لکھے گا اور ہر بال کے عوض میں، اس کے ایک گناہ کو ختم کر دے گا''۔

بَابٌ فِي الْخِضَابِ

باب: خضاب لگانا

4203 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْيَهُودَ، وَالنَّصَارَى، لَا يَصْبُغُونَ، فَخَالِفُوهُمْ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے:

''بے شک یہودی اور عیسائی (بالوں کو) رنگتے نہیں ہیں، تو تم ان کے برخلاف کرو''۔

4204 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، وَاَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اُتِيَ بِاَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْءٍ، وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو لایا گیا، ان کے سر اور داڑھی کے بال ثغامہ پھول کی طرح سفید تھے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''کسی چیز کے ذریعے ان کی رنگت تبدیل کر دو، البتہ سیاہ رنگ سے اجتناب کرنا''۔

4205 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

4205–إسناده صحيح .سعيد الجُريري -وهو ابن إياس -سماع معمر منه قبل اختلاطه. وهو في "مصنف عبد الرزاق "(20174). وأخرجه ابن ماجه (6322)، والترمذي (1849)، والنسائي في "الكبرى "(9299 - 9297) من طريق الأجلح بن عبد الله، عن عبد الله بن بريدة، به .وقال الترمذي :هذا حديث حسن صحيح . وأخرجه النسائي (9296) من طريق غيلان بن جامع، عن أبي إسحاق، عن ابن أبي ليلى، عن أبي ذر .وهذا إسناد صحيح. وهو في "مسند أحمد "(21307)، و"صحيح ابن حبان "(5474).

Marfat.com

بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ هٰذَا الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ، وَالْكَتَمُ

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس کے ذریعے سفید بالوں کی رنگت تبدیل کی جائے، اس میں سب سے بہتر مہندی اور کتم ہے''

4206 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِيْ ابْنَ اِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِيَادٌ، عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ، قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ اَبِيْ نَحْوَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِذَا هُوَ ذُو وَفْرَةٍ بِهَا رَدْعُ حِنَّاءٍ، وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ

❁❁ حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کانوں تک آتے تھے اور ان میں مہندی کی کچھ جھلک تھی، اس وقت آپ نے دو سبز چادریں اوڑھی ہوئی تھیں۔

4207 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبْجَرَ، عَنْ اِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ، عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ، فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ اَبِيْ: اَرِنِيْ هٰذَا الَّذِيْ بِظَهْرِكَ، فَاِنِّيْ رَجُلٌ طَبِيْبٌ، قَالَ: اَللّٰهُ الطَّبِيْبُ، بَلْ اَنْتَ رَجُلٌ رَفِيْقٌ، طَبِيْبُهَا الَّذِيْ خَلَقَهَا

❁❁ حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے، جس میں وہ بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: آپ اپنی پشت مجھے دکھایئے کیونکہ میں ایک طبیب ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طبیب اللہ تعالیٰ ہے، البتہ تم ایک مہربان شخص ہو، اس کا طبیب وہ ہے، جس نے اسے پیدا کیا ہے۔

4208 - حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ، عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَبِيْ، فَقَالَ لِرَجُلٍ - اَوْ لِاَبِيْهِ - مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: ابْنِيْ، قَالَ: لَا تَجْنِيْ عَلَيْهِ، وَكَانَ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهُ بِالْحِنَّاءِ

❁❁ حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میرے والد سے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ انہوں نے عرض کی: یہ مرا بیٹا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارا تاوان ادا نہیں کرے گا (یعنی تمہارے اعمال کا ذمے دار نہیں ہوگا)

4207- إسناده صحيح. ابن أبجر: هو عبد الملك بن سعيد، وابن إدريس: هو عبد الله. وأخرجه قصة الخاتم الذي في ظهره -صلى الله عليه وسلم- الشافعي في "مسنده 2/ 98"، والحُميدي (866)، وابن أبي شيبة 4/ 8، وابن أبي عاصم في "الآحاد" (1143)، وعبد الله بن أحمد في زوائده على "المسند" لأبيه (7110)، والطبراني في "الكبير 22/ (715)"، والبيهقي 27/ 8، والبغوي في "شرح السنة" (2534) من طريق عبد الملك ابن سعيد بن أبجر، به. وأخرجه ابن سعد في "طبقاته 1/ 426"، وأحمد (7109)، وعبد الله بن أحمد في زوائده على "المسند" (7116)، والدولابي في "الكنى 1/ 29"، وابن حبان (5995)، والطبراني في "الكبير 22/ (720)" من طريق عبيد الله بن إياد، وأحمد (17493)، وابن أبي عاصم في "الآحاد" (1142)، والطبراني 22/ (718) والبيهقي في "شعب الإيمان" (1181) من طريق سفيان الثوري، كلاهما عن إياد بن لقيط، به. وانظر تمام تخريجه في "مسند أحمد" (7106) و(7108) و(7110) و(7118).

Marfat.com

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی داڑھی مبارک میں مہندی لگائی ہوئی تھی۔

4209 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ اَنَّهُ لَمْ يَخْضِبْ، وَلٰكِنْ قَدْ خَضَبَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے نبی اکرم ﷺ کے خضاب لگانے کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے خضاب نہیں لگایا تھا، البتہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ خضاب لگایا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ خِضَابِ الصُّفْرَةِ

باب: زرد رنگ کا خضاب لگانا

4210 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ مُطَرِّفٍ اَبُوْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ، وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ، وَالزَّعْفَرَانِ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سبتی جوتے استعمال کرتے تھے، آپ اپنی داڑھی پر ورس اور زعفران لگاتے تھے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

4211 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَدْ خَضَّبَ بِالْحِنَّاءِ، فَقَالَ: مَا اَحْسَنَ هٰذَا قَالَ: فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَّبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ، فَقَالَ: هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا، قَالَ: فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَّبَ بِالصُّفْرَةِ، فَقَالَ: هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک ایسا شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا، جس نے بالوں میں مہندی لگائی ہوئی تھی، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کتنا اچھا ہے، راوی بیان کرتے ہیں: پھر ایک اور شخص گزرا، اس نے مہندی اور کتم لگایا ہوا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اُس سے زیادہ اچھا ہے، پھر ایک اور شخص گزرا، جس نے زرد رنگ لگایا ہوا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اُن سب سے اچھا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ خِضَابِ السَّوَادِ

باب: سیاہ رنگ کا خضاب لگانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4212 - حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُوْنُ قَوْمٌ يَخْضِبُوْنَ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ، كَحَوَاصِلِ

Marfat.com

الْحَمَامِ، لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے، جو سیاہ خضاب استعمال کریں گے، یوں جیسے وہ کبوتر کے سینے ہوتے ہیں، وہ لوگ جنت کی خوشبو نہیں پاسکیں گے''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الِانْتِفَاعِ بِالْعَاجِ

باب: ہاتھی کے دانت استعمال کرنا

4213 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ الشَّامِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْمُنَبِّهِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ عَهْدِهِ بِإِنْسَانٍ مِنْ أَهْلِهِ فَاطِمَةَ، وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا إِذَا قَدِمَ فَاطِمَةَ، فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ لَهُ وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا - أَوْ سِتْرًا - عَلَى بَابِهَا، وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قُلْبَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ، فَقَدِمَ فَلَمْ يَدْخُلْ، فَظَنَّتْ أَنَّ مَا مَنَعَهُ أَنْ يَدْخُلَ مَا رَأَى، فَهَتَكَتِ السِّتْرَ، وَفَكَّكَتِ الْقُلْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيَّيْنِ، وَقَطَّعَتْهُ بَيْنَهُمَا، فَانْطَلَقَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا يَبْكِيَانِ، فَأَخَذَهُ مِنْهُمَا، وَقَالَ: يَا ثَوْبَانُ، اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى آلِ فُلَانٍ - أَهْلِ بَيْتٍ بِالْمَدِينَةِ - إِنَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي أَكْرَهُ أَنْ يَأْكُلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا، يَا ثَوْبَانُ، اشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِنْ عَصَبٍ، وَسِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر روانہ ہونے لگتے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل خانہ میں سے، سب سے آخر میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملتے تھے اور جب آپ واپس تشریف لاتے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے تھے، ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ سے تشریف لائے (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئے) تو انہوں نے دروازے پر ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ (جو اس وقت بچے تھے) ان کے ہاتھوں میں چاندی کے بنے ہوئے کنگن پہنائے ہوئے تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر تشریف نہیں لائے، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اندازہ ہو گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دو کاموں کی وجہ سے اندر تشریف نہیں لائے، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پردہ پھاڑ دیا اور بچوں کے ہاتھوں سے کنگن اتار کر انہیں کاٹ دیا وہ دونوں بچے روتے ہوئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے وہ لے لیا اور فرمایا: اے ثوبان! اس (چاندی) کو فلاں گھر والوں کے پاس لے جاؤ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے ایک گھرانے کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی (یعنی وہ تنگ دست ہوں گے، انہیں وہ کنگن بھجوا دیئے)

(پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) یہ میرے گھر والے، مجھے ان کے بارے میں یہ بات پسند نہیں ہے کہ یہ دنیاوی زندگی میں ہی اپنی نیکیوں کا پھل حاصل کر لیں، اے ثوبان! تم فاطمہ کے لیے پتھروں سے بنا ہوا ہار اور ہاتھی کے دانت سے بنے ہوئے کنگن خرید لو۔

Marfat.com

كِتَابُ الْخَاتَمِ

کتاب: انگوٹھی کے بارے میں روایات

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِتِّخَاذِ الْخَاتَمِ

باب: انگوٹھی استعمال کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4214 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ مُطَرِّفٍ الرُّوَاسِيُّ، حَدَّثَنَا عِيسٰى، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلٰى بَعْضِ الْاَعَاجِمِ، فَقِيلَ لَهُ: اِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ، فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عجمی حکمرانوں کی طرف خط لکھنے کا ارادہ کیا، تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: وہ لوگ صرف اس خط کو پڑھتے ہیں، جس پر مہر لگی ہوئی ہو، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوالی اور اس میں لفظ محمد رسول اللہ نقش کروایا۔

4215 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، بِمَعْنٰى حَدِيْثِ عِيسَى بْنِ يُوْنُسَ، زَادَ: فَكَانَ فِيْ يَدِهِ حَتّٰى قُبِضَ، وَفِيْ يَدِ اَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى قُبِضَ، وَفِيْ يَدِ عُمَرَ حَتّٰى قُبِضَ، وَفِيْ يَدِ عُثْمَانَ، فَبَيْنَمَا هُوَ عِنْدَ بِئْرٍ اِذْ سَقَطَ فِي الْبِئْرِ، فَاَمَرَ بِهَا فَنُزِحَتْ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، البتہ اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک، وہ آپ کے دست مبارک میں رہی، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دست مبارک میں ان کے وصال تک رہی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دست مبارک میں رہی، یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوگیا، پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا، تو ان کے ہاتھ میں رہی، ایک مرتبہ وہ ایک کنویں کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے، اسی دوران وہ ان سے کنویں میں گر گئی، ان کے حکم کے تحت کنویں کا سارا پانی نکال لیا گیا، لیکن وہ اس انگوٹھی کو حاصل نہیں کر سکے۔

4216 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَنَسٌ، قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ

4214- إسناده صحيح. قتادة: هو ابن دعامة السدوسي، وسعيد: هو ابن أبي عروبة، وعيسى: هو ابن يونس السبيعي. وأخرجه البخاري (65)، ومسلم (2092)، والنسائي في "الكبرى" (5829) و (8797) و (9455) و (11448) من طرق عن قتادة، به. وأخرجه بنحوه البخاري (5874) و (5877)، ومسلم (2092)، وابن ماجه (3640)، والنسائي في "الكبرى" (9444) و (9445)

Marfat.com

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی، جس کا نگینہ حبشی تھا۔

4217 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ كُلُّهُ فَصُّهُ مِنْهُ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری انگوٹھی چاندی کی تھی، اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔

4218 - حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ، وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ، فَلَمَّا رَآهُمْ قَدِ اتَّخَذُوهَا رَمَى بِهِ، وَقَالَ: لَا اَلْبَسُهُ اَبَدًا، ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، نَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، ثُمَّ لَبِسَ الْخَاتَمَ بَعْدَهُ اَبُوْ بَكْرٍ، ثُمَّ لَبِسَهُ بَعْدَ اَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، ثُمَّ لَبِسَهُ بَعْدَهُ عُثْمَانُ، حَتّٰى وَقَعَ فِي بِئْرِ اَرِيسٍ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَلَمْ يَخْتَلِفِ النَّاسُ عَلٰى عُثْمَانَ حَتّٰى سَقَطَ الْخَاتَمُ مِنْ يَدِهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا، آپ نے اس میں ''محمد رسول اللہ'' کے الفاظ کندہ کروائے، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ملاحظہ فرمائی کہ ان لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوالیں ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی اتار دی اور ارشاد فرمایا: میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا، پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس میں ''محمد رسول اللہ'' نقش کروایا، آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ انگوٹھی پہنی، ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ پہنی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ پہنی، یہاں تک کہ وہ اریس نامی کنویں میں گر گئی۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے لوگوں کے اختلافات اس وقت تک شروع نہیں ہوئے، جب تک ان کے ہاتھ سے انگوٹھی نہیں گر گئی۔

4219 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ

4216- اسناده صحيح. ابن وهب: هو عبد الله، ويونس: هو ابن يزيد الأيلي. واخرجه مسلم (2094)، وابن ماجه (3641) و (3646)، والترمذي (1836)، والنسائي في "الكبرى" (9448 - 9446) من طريق يونس بن يزيد، به. زاد بعضهم: كان يجعل فصه مما يلي كفه، وزاد بعضهم أيضاً: ونقشه: محمد رسول الله، وعند بعضهم أيضاً زيادة: في يمينه. وهو في "مسند أحمد" (13183)، و"صحيح ابن حبان" (6394).

4218- إسناده صحيح. عُبيد الله: هو ابن عمر العُمري، وأبو أسامة: هو حماد بن أسامة. وأخرجه البخاري (5865) و (5866) و (6651)، ومسلم (2091)، والترمذي (1838)، والنسائي في "الكبرى" (9476 - 9473) من طرق عن نافع، به. وأخرجه بنحوه البخاري (5867) و (7298)، والنسائي (9403) من طريق عبد الله ابن دينار، عن ابن عمر. وقد جاء في رواية الترمذي أنه في يمينه. وهو في "مسند أحمد" (4677) و (5249)، و"صحيح ابن حبان" (5491) و (5494) و (5499)

Marfat.com

عُمَرَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَقَالَ: لَا يَنْقُشُ اَحَدٌ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِي هٰذَا ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيْثَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ''محمد رسول اللہ'' نقش کروایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

''کوئی شخص میری اس انگوٹھی کے نقش کی طرح کا، نقش کندہ نہ کروائے''

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

4220 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْخَبَرِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَاتَّخَذَ عُثْمَانُ خَاتَمًا، وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، قَالَ: فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ، اَوْ يَتَخَتَّمُ بِهِ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں:

''لوگوں نے اس انگوٹھی کو تلاش کیا، وہ انہیں نہیں ملی، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک اور انگوٹھی بنوائی اور اس میں ''محمد رسول اللہ'' کے الفاظ کندہ کروائے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس کو مہر کے طور پر استعمال کرتے تھے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) انگوٹھی کے طور پر پہنتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَرْكِ الْخَاتَمِ

باب: انگوٹھی کو ترک کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4221 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ رَاَى فِيْ يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا، فَصَنَعَ النَّاسُ، فَلَبِسُوا، وَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَرَحَ النَّاسُ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، وَشُعَيْبٌ، وَابْنُ مُسَافِرٍ كُلُّهُمْ قَالَ: مِنْ وَرِقٍ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک دن چاندی سے بنی ہوئی انگوٹھی دیکھی، لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوا کے پہن لیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتار دیا، تو لوگوں نے بھی اسے اتار دیا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: وہ انگوٹھی چاندی کی بنی ہوئی تھی۔

Marfat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ خَاتَمِ الذَّهَبِ

باب: سونے کی انگوٹھی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4222 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ بْنَ الرَّبِيعِ، يُحَدِّثُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، كَانَ يَقُوْلُ: كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ: الصُّفْرَةَ - يَعْنِي الْخَلُوقَ - وَتَغْيِيرَ الشَّيْبِ، وَجَرَّ الْاِزَارِ، وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ، وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّينَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا، وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ، وَالرُّقَى اِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَعَقْدَ التَّمَائِمِ، وَعَزْلَ الْمَاءِ لِغَيْرِ اَوْ غَيْرَ مَحَلِّهِ - اَوْ عَنْ مَحَلِّهِ -، وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهِ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: انْفَرَدَ بِاِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَهْلُ الْبَصْرَةِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دس باتوں کو ناپسند کرتے تھے، زرد رنگ یعنی خلوق (مخصوص قسم کی مرکب خوشبو کو) سفید بالوں کی رنگت تبدیل کرنے کو، تہبند (ٹخنوں سے نیچے) لٹکانے کو، سونے کی انگوٹھی کو، کسی موقع ومحل کی مناسبت کے بغیر زیب زینت اختیار کرنے کو، گوٹیوں کے ساتھ کھیلنے کو شرعی دعاؤں کے علاوہ دم کرنے کو، منکے وغیرہ لٹکانے کو، اور مادہ تولید کو ایسی جگہ ڈالنا، جو اس کے لیے حلال نہ ہو، (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اور بچے کو خراب کرنے کو، البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے حرام قرار نہیں دیتے تھے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند نقل کرنے میں اہل بصرہ منفرد ہیں، باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ خَاتَمِ الْحَدِيدِ

باب: لوہے کی انگوٹھی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4223 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِيْ رِزْمَةَ الْمَعْنَى، اَنَّ زَيْدَ بْنَ حُبَابٍ، اَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ السُّلَمِيِّ الْمَرْوَزِيِّ اَبِيْ طَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَجُلًا، جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ، فَقَالَ لَهُ: مَا لِيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْاَصْنَامِ فَطَرَحَهُ، ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ، فَقَالَ: مَا لِيْ اَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَتَّخِذُهُ؟ قَالَ: اتَّخِذْهُ مِنْ وَرِقٍ، وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا

وَلَمْ يَقُلْ مُحَمَّدٌ: عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يَقُلْ: الْحَسَنُ: السُّلَمِيَّ الْمَرْوَزِيَّ

❁❁ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے پیتل کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تم سے بتوں کی بو محسوس کر رہا ہوں؟ تو اس شخص نے وہ انگوٹھی اتار دی، وہ دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو اس نے لوہے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

اس سے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تم پر دوزخیوں کا زیور دیکھ رہا ہوں؟ اس نے اسے بھی اتار دیا، پھر اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کس چیز کی انگوٹھی بنواؤں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چاندی کی بنواؤ، اور اسے ایک مثقال سے کم رکھنا۔

محمد بن عزیز نامی راوی نے عبداللہ بن مسلم کا نام ذکر نہیں کیا، جب کہ حسن بن علی نے اس کا اسم منسوب ذکر نہیں کیا۔

4224 - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، وَزِيَادُ بْنُ يَحْيَى، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ أَبُو عَتَّابٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مَكِينٍ نُوحُ بْنُ رَبِيعَةَ، حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَيْقِيبِ، وَجَدُّهُ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ أَبُو ذُبَابٍ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَدِيدٍ مَلْوِيٌّ عَلَيْهِ فِضَّةٌ، قَالَ: فَرُبَّمَا كَانَ فِي يَدِهِ، قَالَ: وَكَانَ الْمُعَيْقِيبُ عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ ایاس بن حارث اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی انگوٹھی لوہے کی بنی ہوئی تھی اور اس پر چاندی کا ملمع کیا گیا تھا، وہ بیان کرتے ہیں: بعض اوقات وہ میرے ہاتھ میں ہوتی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی انگوٹھی کے نگران تھے۔

4225 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ: اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي، وَاذْكُرْ بِالْهِدَايَةِ هِدَايَةَ الطَّرِيقِ، وَاذْكُرْ بِالسَّدَادِ تَسْدِيدَكَ السَّهْمَ، قَالَ: وَنَهَانِي أَنْ أَضَعَ الْخَاتَمَ فِي هَذِهِ أَوْ فِي هَذِهِ - لِلسَّبَّابَةِ، وَالْوُسْطَى، شَكَّ عَاصِمٌ -، وَنَهَانِي عَنِ الْقَسِّيَّةِ، وَالْمِيثَرَةِ، قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: فَقُلْنَا لِعَلِيٍّ: مَا الْقَسِّيَّةُ؟ قَالَ: ثِيَابٌ تَأْتِينَا مِنَ الشَّامِ، أَوْ مِنْ مِصْرَ مُضَلَّعَةٌ، فِيهَا أَمْثَالُ الْأُتْرُجِّ، قَالَ: وَالْمِيثَرَةُ: شَيْءٌ كَانَتْ تَصْنَعُهُ النِّسَاءُ لِبُعُولَتِهِنَّ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم یہ پڑھو

''اے اللہ! مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور مجھے سیدھا رکھ''

نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا: ہدایت مانگتے ہوئے تم راستے پر چلنے اور سیدھا رکھنے کے بارے میں دعا کرتے ہوئے، تم تیر کے نشانے پر لگنے کا مفہوم ذہن میں رکھنا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے اس بات سے منع کیا کہ میں اس یا اس انگلی میں انگوٹھی پہنوں انہوں نے اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کر کے یہ فرمایا۔ یہاں پر شک عاصم نامی راوی کو ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے مجھے قسیہ اور میثرہ (استعمال کرنے) سے منع کیا۔

ابو بردہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: قسیہ کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ ایک کپڑا ہے جو شام سے، راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں: مصر سے ہمارے پاس آتا تھا، اس میں نارنگی کی طرح نقش ونگار بنے ہوتے تھے، میثرہ وہ چیزیں ہیں، جنہیں خواتین اپنے شوہروں کے لیے تیار کیا کرتی تھیں۔

Marfat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّخَتُّمِ فِي الْيَمِينِ اَوِ الْيَسَارِ

باب: دائیں یا بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4226 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ اَبِي نَمِرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ شَرِيكٌ: وَاَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

4227 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَسَارِهِ، وَكَانَ فَصُّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ، وَاُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، بِاِسْنَادِهِ فِي يَمِينِهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔

* امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن اسحاق اور اسامہ بن زید نامی راوی نے یہی روایت نافع کے حوالے سے اسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے۔

4228 - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، عَنْ عَبْدَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِي يَدِهِ الْيُسْرَى

❁❁ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

4229 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: رَاَيْتُ عَلَى الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ خَاتَمًا فِي خِنْصَرِهِ الْيُمْنَى، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ هٰكَذَا، وَجَعَلَ فَصَّهُ عَلَى ظَهْرِهَا، قَالَ: وَلَا يَخَالُ ابْنَ عَبَّاسٍ اِلَّا قَدْ كَانَ يَذْكُرُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ كَذٰلِكَ

❁❁ محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے صلت بن عبداللہ کو دیکھا، انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی میں انگوٹھی پہنی ہوئی تھی، میں نے دریافت کیا: یہ کیوں ہے؟ انہوں نے بتایا: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے: وہ اسی طرح انگوٹھی پہنا کرتے تھے اور اس کا نگینہ باہر کی طرف رکھا کرتے تھے۔

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہی اندازہ ہے کہ انہوں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ذکر کی

Marfat.com

ہوگی کہ نبی اکرم ﷺ انگوٹھی کو اسی طرح پہنتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ الْجَلَاجِلِ

باب: گھونگروؤں والی پازیب پہننے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4230 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، أَنَّ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، - قَالَ: عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الزُّبَيْرِ -، أَخْبَرَهُ، أَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِي رِجْلِهَا أَجْرَاسٌ، فَقَطَعَهَا عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانًا

❁❁ عامر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: ان کی ایک کنیز حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی کو ساتھ لے کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئی، اس لڑکی کے پاؤں میں پازیبیں تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے کاٹ دیا، پھر انہیں بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک ہر گھنٹی کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے''

4231 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ بُنَانَةَ، مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَّانَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: بَيْنَمَا هِيَ عِنْدَهَا إِذْ دُخِلَ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ، فَقَالَتْ: لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تَقْطَعُوا جَلَاجِلَهَا، وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جَرَسٌ

❁❁ بنانہ، جو عبدالرحمٰن انصاری کی کنیز ہے، وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں: ایک مرتبہ میں ان کے پاس بیٹھی ہوئی تھی، اسی دوران ایک بچی ان کے پاس لائی گئی، جس نے پازیبیں پہنی ہوئیں تھیں، جن میں سے آواز نکلتی تھی، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم اس بچی کو میرے پاس اس وقت تک نہ لانا جب تک اس کی پازیبیں کاٹ نہیں دیتے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں گھنٹی موجود ہو''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ رَبْطِ الْأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ

باب: دانت کو سونے سے بندھوانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4232 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ، الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرَفَةَ، أَنَّ جَدَّهُ عَرْفَجَةَ بْنَ أَسْعَدَ، قُطِعَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلَابِ، فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ، فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ

Marfat.com

❀❀ حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جنگ کلاب کے دن ان کی ناک کٹ گئی انہوں نے چاندی کی ناک بنوالی، بعد میں وہ بودار ہوگئی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت انہوں نے سونے کی ناک بنوالی۔

4233 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَأَبُو عَاصِمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ، بِمَعْنَاهُ، قَالَ يَزِيدُ: قُلْتُ لِأَبِي الْأَشْهَبِ: أَدْرَكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ طَرَفَةَ جَدَّهُ عَرْفَجَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: یزید نامی راوی کہتے ہیں: میں نے ابواشہب سے دریافت کیا: کیا عبدالرحمٰن بن طُرفہ نامی راوی نے اپنے دادا حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

4234 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَبِي الْأَشْهَبِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ بْنِ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَرْفَجَةَ بِمَعْنَاهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ

باب: عورتوں کے لیے سونا پہننے کے بارے میں جو منقول ہے

4235 - حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِلْيَةٌ مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ، أَهْدَاهَا لَهُ، فِيهَا خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ، قَالَتْ: فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُودٍ مُعْرِضًا عَنْهُ - أَوْ بِبَعْضِ أَصَابِعِهِ - ثُمَّ دَعَا أُمَامَةَ ابْنَةَ أَبِي الْعَاصِ، ابْنَةَ ابْنَتِهِ زَيْنَبَ، فَقَالَ: تَحَلَّيْ بِهٰذَا يَا بُنَيَّةُ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نجاشی کے ہاں سے کچھ زیورات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے، جو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفے کے طور پر بھجوائے تھے ان میں سونے کی ایک انگوٹھی بھی تھی، جس کا نگینہ حبشی تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کرتے ہوئے، اسے لکڑی کے ذریعے اٹھایا: (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک انگلی کے ذریعے اٹھایا، پھر آپ نے حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا کو بلوایا، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی تھیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میری بیٹی! اسے پہن لو۔

4236 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَسِيدِ بْنِ أَبِي أَسِيدٍ الْبَرَّادِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُحَلِّقَ حَبِيبُهُ حَلْقَةً مِنْ نَارٍ، فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَوِّقَ حَبِيبُهُ طَوْقًا مِنْ نَارٍ، فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنْ

Marfat.com

اَحَبَّ اَنْ يُّسَوِّرَ حَبِيْبَهُ سِوَارًا مِنْ نَارٍ، فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا مِنْ ذَهَبٍ، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ، فَالْعَبُوا بِهَا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو یہ پسند کرتا ہو کہ اپنی کسی محبوب شخصیت کو آگ کا حلقہ پہنا دے، تو اسے اس کو سونے کا حلقہ پہنا دینا چاہیے، جو شخص اپنی کسی محبوب شخصیت کو آگ کا طوق پہنانا چاہتا ہو، اسے اس کو سونے کا طوق پہنا دینا چاہیے اور جو کسی محبوب شخصیت کو آگ کے کنگن پہنانا چاہتا ہو، اسے اس کو سونے کے کنگن پہنا دینے چاہییں، البتہ تم چاندی استعمال کر لیا کرو اور اس کے ذریعے دل بہلا لیا کرو''۔

4237 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنِ امْرَاَتِهِ، عَنْ اُخْتِ لِحُذَيْفَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، اَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ بِهِ، اَمَا اِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تَحَلَّى ذَهَبًا تُظْهِرُهُ، اِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ

❁❁ ربعی بن حراش، اپنی بیوی کے حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے خواتین کے گروہ! کیا چاندی تمہارے زیور بنانے کے لیے کافی نہیں ہے، خبردار! تم میں سے جو بھی عورت سونے کا زیور پہنے گی اور اس کی نمائش کرے گی، تو اسے اس سونے کے ذریعے عذاب دیا جائے گا''۔

4238 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، اَنَّ مَحْمُودَ بْنَ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيَّ، حَدَّثَهُ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيدَ، حَدَّثَتْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَةً مِنْ ذَهَبٍ، قُلِّدَتْ فِي عُنُقِهَا مِثْلَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ جَعَلَتْ فِي اُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ، جُعِلَ فِي اُذُنِهَا مِثْلُهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❁❁ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو عورت سونے کا ہار پہنے گی، اس کی گردن میں قیامت کے دن اس کی مانند آگ کا ہار پہنایا جائے گا اور جو عورت کان میں سونے کی بالی پہنے گی، قیامت کے دن اس کے کانوں میں اس کی مانند آگ کی (بالی) پہنائی جائے گی''۔

4239 - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ مَيْمُونٍ الْقَنَّادِ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ رُكُوبِ النِّمَارِ، وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: اَبُوْ قِلَابَةَ لَمْ يَلْقَ مُعَاوِيَةَ

❁❁ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چیتے کی کھال پر بیٹھنے اور سونے کو پہننے سے منع کیا ہے، البتہ اگر وہ تھوڑا سا ہو (تو حکم مختلف ہے)

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوقلابہ نامی راوی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی ہے۔

Marfat.com

كِتَابُ الْفِتَنِ وَالْمَلَاحِمِ

فتنوں (کے بیان سے متعلق) روایات

بَابُ ذِكْرِ الْفِتَنِ وَدَلَائِلِهَا

باب: فتنوں کا تذکرہ اور ان کے دلائل (نشانیاں)

4240 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا، فَمَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذٰلِكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَهُ، حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ، قَدْ عَلِمَهُ اَصْحَابُهُ هٰؤُلَاءِ، وَاِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ، فَاَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْهُ، ثُمَّ اِذَا رَآهُ عَرَفَهُ

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے اسی جگہ کھڑے ہو کر قیامت تک ہونے والی ہر اہم بات کو بیان کر دیا جس نے جو یاد رکھا۔ اس نے اسے یاد رکھا اور جو اسے بھول گیا وہ اسے بھول گیا۔ میرے ساتھی جانتے ہیں' جب ان میں سے کوئی چیز رونما ہوتی ہے تو مجھے وہ بات یاد آ جاتی ہے جیسے کوئی شخص دوسرے شخص کو جانتا ہے۔ جب وہ شخص اس کے سامنے موجود نہیں ہوتا لیکن جب وہ اسے دیکھ لیتا ہے تو اسے پہچان لیتا ہے۔

4241 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَكُونُ فِي هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَرْبَعُ فِتَنٍ فِي آخِرِهَا الْفَنَاءُ

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس امت میں چار فتنے ہوں گے۔ جن کے آخر میں (دنیا) فنا ہو جائے گی۔

4242 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ، حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عُتْبَةَ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِءٍ الْعَنْسِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ، فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَاَكْثَرَ فِي ذِكْرِهَا حَتّٰى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْاَحْلَاسِ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا فِتْنَةُ

4240- إسناده صحيح. أبو وائل: هو شقيق بن سلمة، والأعمش: هو سليمان بن مهران، وجرير: هو ابن عبد الحميد. وأخرجه البخاري (6604)، ومسلم (2891) من طريق سفيان الثوري، ومسلم (2891) من طريق جرير بن عبد الحميد، كلاهما عن الأعمش، به. وأخرجه بنحوه مسلم (2891) من طريق أبي إدريس الخولاني، و (2891) من طريق عبد الله بن يزيد الخطمي، كلاهما عن حذيفة بن اليمان. وهو في "مسند أحمد" (23274)، و"صحيح ابن حبان" (6636) و (6637). وانظر ما سيأتي برقم (4243).

Marfat.com

الْاَحْلَاسِ؟ قَالَ: هِيَ هَرَبٌ وَّحَرْبٌ، ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ، دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ مِنِّي، وَلَيْسَ مِنِّي، وَاِنَّمَا اَوْلِيَائِيَ الْمُتَّقُونَ، ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلٰى ضِلَعٍ، ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ، لَا تَدَعُ اَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً، فَاِذَا قِيلَ: انْقَضَتْ، تَمَادَتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا، وَيُمْسِي كَافِرًا، حَتّٰى يَصِيرَ النَّاسُ اِلٰى فُسْطَاطَيْنِ، فُسْطَاطِ اِيمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيهِ، وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا اِيمَانَ فِيهِ، فَاِذَا كَانَ ذَاكُمْ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ، مِنْ يَوْمِهِ، اَوْ مِنْ غَدِهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فتنوں کا تذکرہ کیا۔ آپ نے کثرت سے ان کا تذکرہ کیا۔ آپ نے ''احلاس'' کے فتنے کا تذکرہ کیا۔ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ''احلاس'' کا فتنہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: (جان بچانے کے لئے) بھاگنا ہوگا اور جنگ ہوگی پھر آپ نے فتنہ ''سراء'' کا تذکرہ کیا جو میرے اہل بیت سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے ظاہر ہوگا۔ وہ یہ سمجھے گا کہ اس کا مجھ سے تعلق ہے حالانکہ اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا کیونکہ میرے ساتھی پرہیز گار لوگ ہیں۔ پھر لوگ ایسے شخص کو اپنا امیر مقرر کرلیں گے جو پسلی پر سرین کی طرح ہوگا پھر ''دہیماء'' کا فتنہ ہوگا جو اس امت کے کسی بھی فرد کو نہیں چھوڑے گا اسے کم از کم طمانچہ ضرور مارے گا اور جب یہ کہا جائے گا کہ اب یہ ختم ہونے لگا ہے تو وہ اور بھڑک اٹھے گا۔ اس میں صبح کے وقت بندہ مومن ہوگا اور شام کے وقت کافر ہو چکا ہوگا۔ یہاں تک کہ لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو چکے ہوں گے۔ ایک گروہ میں صرف ایمان ہوگا اور اس میں کوئی نفاق نہیں ہوگا اور ایک گروہ میں صرف نفاق ہوگا۔ اس میں کوئی ایمان نہیں ہوگا۔ جب ایسا ہو جائے تو اسی دن یا اس سے اگلے دن دجال کے آنے کا انتظار کرنا۔

4243 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَخْبَرَنَا ابْنُ فَرُّوخَ، اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ لِقَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ: وَاللّٰهِ مَا اَدْرِي اَنَسِيَ اَصْحَابِي، اَمْ تَنَاسَوْا؟ وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ، اِلٰى اَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا، يَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَصَاعِدًا، اِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ، وَاسْمِ اَبِيهِ، وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ

❁❁ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! مجھے نہیں معلوم کہ میرے ساتھی اس بات کو بھول چکے ہیں یا وہ جان بوجھ کر ایسا ظاہر کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایسے فتنے کے قائد کے بارے میں بتا دیا ہے جو دنیا ختم ہونے سے پہلے آئے گا اور اس کے ساتھ تین سو یا اس سے زیادہ افراد ہوں گے۔ آپ نے ہمارے سامنے اس کا نام، اس کے باپ کا نام اس کے قبیلے کا نام تک بیان کیا ہے۔

4244 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: اَتَيْتُ الْكُوفَةَ فِي زَمَنٍ فُتِحَتْ تُسْتَرُ، اَجْلُبُ مِنْهَا بِغَالًا، فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا صَدْعٌ مِنَ الرِّجَالِ، وَاِذَا رَجُلٌ

4242- واخرجه احمد (6168)، والطبراني في "مسند الشاميين "(2551)، والحاكم 467 - 466 /4، وابو نعيم في "الحلية" 5/ 158، والخطيب في "موضح اوهام الجمع والتفريق 401 - 400 /2 "والبغوي في "شرح السنة "(4226) من طريق ابي المغيرة الخولاني، بهذا الإسناد.

Marfat.com

جَالِسٌ تَعْرِفُ إِذَا رَأَيْتَهُ أَنَّهُ مِنْ رِجَالِ أَهْلِ الْحِجَازِ، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَتَجَهَّمَنِي الْقَوْمُ، وَقَالُوا: أَمَا تَعْرِفُ هٰذَا؟ هٰذَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، فَأَحْدَقَهُ الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ، فَقَالَ: إِنِّي أَرَى الَّذِي تُنْكِرُونَ، إِنِّي قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَرَأَيْتَ هٰذَا الْخَيْرَ الَّذِي أَعْطَانَا اللّٰهُ، أَيَكُونُ بَعْدَهُ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: السَّيْفُ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ثُمَّ مَاذَا يَكُونُ؟ قَالَ: إِنْ كَانَ لِلّٰهِ خَلِيفَةٌ فِي الْأَرْضِ فَضَرَبَ ظَهْرَكَ، وَأَخَذَ مَالَكَ، فَأَطِعْهُ، وَإِلَّا فَمُتْ، وَأَنْتَ عَاضٌّ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ، فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ، وَجَبَ أَجْرُهُ، وَحُطَّ وِزْرُهُ، وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ، وَجَبَ وِزْرُهُ، وَحُطَّ أَجْرُهُ، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ هِيَ قِيَامُ السَّاعَةِ،

❁❁ سبیع بن خالد بیان کرتے ہیں' میں کوفہ آیا یہ اس زمانے کی بات ہے جب ''تستر'' فتح ہوا تھا۔ میں نے وہاں سے ایک خچر خریدنا تھا میں مسجد میں آیا تو وہاں درمیانے قد کے کچھ لوگ موجود تھے اور وہاں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا کہ جب آپ اسے دیکھیں تو اسے پہچان جائیں کہ یہ اہل حجاز سے تعلق رکھتا ہوگا۔ سبیع بیان کرتے ہیں' میں نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے مجھے گھور کر دیکھا اور کہا تم انہیں نہیں جانتے؟ یہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگ بھلائی کے بارے میں دریافت کیا کرتے تھے اور میں آپ سے برائی کے بارے میں دریافت کیا کرتا تھا۔ لوگ مکمل طور پر اس طرف متوجہ ہو گئے۔ انہوں نے بتایا: میری وہ رائے ہے جو تمہیں پسند نہیں آئے گی۔ (انہوں نے بتایا) میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا کیا خیال ہے کہ یہ بھلائی جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کی ہے اس کے بعد کوئی برائی آئے گی۔ جیسا کہ اس سے پہلے برائی موجود تھی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی: اس سے بچنے کا طریقہ کیا ہوگا۔ آپ نے فرمایا: تلوار۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! پھر کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کا زمین میں کوئی ایک خلیفہ ہو اور وہ تمہاری پشت پر مارے اور تمہارے مال پر قبضہ کر لے تو بھی تم اس کی اطاعت کرنا ورنہ تم اس حالت میں مرنا کہ تم درخت کی جڑیں چبا رہے ہو (یعنی جنگل میں زندگی بسر کر رہے ہو) پھر میں نے دریافت کیا: اس کے بعد کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بعد دجال نکلے گا۔ اس کے پاس ایک نہر ہوگی اور آگ ہوگی جو شخص اس کی آگ میں چلا جائے گا۔ اس کا اجر لازم ہو جائے گا اور اس کے گناہ ختم ہو جائیں گے اور جو شخص اس کی نہر میں داخل ہوگا اس کے گناہ لازم ہو جائیں گے اور اس کا اجر ختم ہو جائے گا۔ میں نے دریافت کیا: پھر کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: پھر ہی تو قیامت قائم ہوگی۔

4245 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ الْيَشْكُرِيِّ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ: قُلْتُ: بَعْدَ السَّيْفِ، قَالَ: بَقِيَّةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ، وَهُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ، قَالَ: وَكَانَ قَتَادَةُ يَضَعُهُ عَلَى الرِّدَّةِ الَّتِي فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ، عَلَى أَقْذَاءٍ، يَقُولُ: قَذًى، وَهُدْنَةٌ يَقُولُ: صُلْحٌ، عَلَى دَخَنٍ عَلَى ضَغَائِنَ.

Marfat.com

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔ میں نے دریافت کیا: تلوار کے بعد کیا ہو گا؟ آپ نے فرمایا: کچھ لوگ باقی رہ جائیں گے جن کی زبانوں پر بھلائی ہوگی اور دلوں میں فساد ہوگا۔

اس کے بعد انہوں نے مکمل حدیث نقل کی ہے۔ اس کے بعد یہ بیان کرتے ہیں۔

قتادہ نامی راوی بیان کرتے ہیں۔ وہ مرتدین ہیں جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مرتد ہوئے تھے کہ یہ لوگ ظاہری طور پر اصلاح کرتے تھے اور باطنی طور پر ان کے اندر فساد تھا۔

4246 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: اَتَيْنَا الْيَشْكُرِيَّ فِي رَهْطٍ مِنْ بَنِي لَيْثٍ، فَقَالَ: مَنِ الْقَوْمُ؟ قُلْنَا: بَنُو لَيْثٍ، اَتَيْنَاكَ نَسْاَلُكَ عَنْ حَدِيثِ حُذَيْفَةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: فِتْنَةٌ وَشَرٌّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ بَعْدَ هٰذَا الشَّرِّ خَيْرٌ؟ قَالَ: يَا حُذَيْفَةُ، تَعَلَّمْ كِتَابَ اللّٰهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ بَعْدَ هٰذَا الشَّرِّ خَيْرٌ؟ قَالَ: هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ، وَجَمَاعَةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ، فِيهَا - اَوْ فِيهِمْ - قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ؟ قَالَ: لَا تَرْجِعُ قُلُوبُ اَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي كَانَتْ عَلَيْهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَبَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ، صَمَّاءُ، عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ النَّارِ، فَاِنْ تَمُتْ يَا حُذَيْفَةُ وَاَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلٍ، خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَتَّبِعَ اَحَدًا مِنْهُمْ.

❁❁ نصر بن عاصم لیثی بیان کرتے ہیں' ہم لوگ یشکری کے پاس آئے ہم بنی لیث سے تعلق رکھنے والا ایک گروہ تھا۔ انہوں نے دریافت کیا: تم کون سے قبیلے سے تعلق رکھتے ہو؟ ہم نے جواب دیا: ہم بنی لیث سے ہیں ہم آپ کے پاس اس لئے آئے ہیں تا کہ آپ سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بارے میں دریافت کریں۔ انہوں نے اس حدیث کو سنایا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا اس بھلائی کے بعد کوئی برائی ہوگی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے فرمایا: آزمائش بھی ہوگی اور برائی بھی ہوگی۔ وہ بیان کرتے ہیں' میں نے دریافت کیا: اس برائی کے بعد کوئی بھلائی ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حذیفہ! تم اللہ کی کتاب کا علم حاصل کرو اور اس میں جو حکم موجود ہے اس کی پیروی کرو۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ فرمائی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا بھلائی کے بعد کوئی برائی ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''هدنة على دخن وجماعة على اقذاء فيها او فيهم'' میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ''هدنة على دخن'' کا مطلب کیا ہے آپ نے فرمایا: ان لوگوں کے دل تبدیل نہیں ہوں گے۔ اس صورتحال پر ہے جس پر وہ پہلے تھے۔ حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں' یارسول اللہ اس بھلائی کے بعد کوئی برائی ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ایسی آزمائش ہوگی جو اندھا کر دے گی، بہرا کر دے گی۔ اس میں جہنم کی طرف بلانے والے لوگ ہوں گے۔ اے حذیفہ! اس وقت اگر تم اس حالت میں مرجاؤ (کہ تم جنگل میں تنہا زندگی بسر کرتے ہوئے) درخت کی جڑ چباتے ہوئے مرجاؤ! تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے کہ تم ان میں سے کسی ایک کی پیروی کرو۔

4247 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ، عَنْ صَخْرِ بْنِ بَدْرٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ سُبَيْعِ بْنِ

Marfat.com

خَالِدٍ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَإِنْ لَمْ تَجِدْ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةً فَاهْرُبْ حَتّٰى تَمُوتَ، فَإِنْ تَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ وَّقَالَ فِي آخِرِهِ: قَالَ: قُلْتُ: فَمَا يَكُونُ بَعْدَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا نَتَجَ فَرَسًا، لَمْ تُنْتَجْ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر تم اس وقت کسی خلیفہ کو نہ پاؤ تو تم بھاگ جانا یہاں تک کہ تم اس حالت میں مرو کہ تم درخت کی جڑ چبا رہے ہو۔

اس روایت کے آخر پر یہ الفاظ بھی ہیں: میں نے عرض کی اس کے بعد کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی گھوڑی کے ہاں بچہ ہونے کا انتظار کرے گا تو اس کے ہاں بچہ ہونے سے پہلے قیامت قائم ہو جائے گی۔

4248 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ بَايَعَ إِمَامًا، فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ، وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ، فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ، فَاضْرِبُوا رُقَبَةَ الْآخَرِ قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ، وَوَعَاهُ قَلْبِي، قُلْتُ: هٰذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ يَأْمُرُنَا أَنْ نَأْكُلَ أَمْوَالَنَا بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ، وَنَقْتُلَ أَنْفُسَنَا، وَاللّٰهُ يَقُولُ: ﴿إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ﴾ قَالَ: فَاسْمَعْ وَأَطِعْ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ، وَاعْصِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کی امام کے ہاتھ پر بیعت کرے پھر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے اور اپنا دل اس کے سپرد کر دے تو اس سے جہاں تک ہو سکے۔ اس کی پیروی کرنی چاہئے پھر اگر کوئی دوسرا شخص آکر اس کی مخالفت کرے تو تم اس کی گردن اڑا دو۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے دریافت کیا: کیا آپ نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا میرے دونوں کانوں نے یہ بات سنی ہے اور میرے ذہن نے اسے محفوظ رکھا ہے۔ میں نے کہا: آپ کے چچازاد معاویہ رضی اللہ عنہ ہمیں یہ حکم دیتے ہیں کہ ہم یہ کریں؟ اور یہ کریں تو انہوں نے فرمایا: تم اللہ کی فرمانبرداری کے کام میں اس کی اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے میں ان کی نافرمانی کرو۔

4249 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس شر کی وجہ سے عربوں کی بربادی ہے جو قریب آچکا ہے جو شخص اس سے ہاتھ روک لے گا وہ کامیاب ہو جائے گا۔

4250 - قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ

Marfat.com

نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ اَنْ يُحَاصَرُوا اِلَى الْمَدِيْنَةِ، حَتّٰى يَكُونَ اَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب مسلمانوں کو مدینہ منورہ میں گھیر لیا جائے گا۔ یہاں تک کہ ان کی حکومت صرف ''سلاح'' تک رہ جائے گی۔

4251 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: وَسَلَاحٍ قَرِيبٌ مِنْ خَيْبَرَ

❁❁ زہری بیان کرتے ہیں' ''سلاح'' خیبر کے قریب ایک جگہ ہے۔

4252 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِي الْاَرْضَ - اَوْ قَالَ: - اِنَّ رَبِّي زَوَى لِي الْاَرْضَ، فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَاِنَّ مُلْكَ اُمَّتِي سَيَبْلُغُ مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا، وَاُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ، وَاِنِّي سَاَلْتُ رَبِّي لِاُمَّتِي اَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ، وَلَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى اَنْفُسِهِمْ، فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَاِنَّ رَبِّي قَالَ لِي: يَا مُحَمَّدُ، اِنِّي اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً، فَاِنَّهُ لَا يُرَدُّ، وَلَا اُهْلِكُهُمْ بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ، وَلَا اُسَلِّطُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى اَنْفُسِهِمْ، فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِ اَقْطَارِهَا - اَوْ قَالَ بِاَقْطَارِهَا - حَتّٰى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا، وَحَتّٰى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا، وَاِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِي الْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ، وَاِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي اُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ، وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِي الْاَوْثَانَ، وَاِنَّهُ سَيَكُونُ فِي اُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ - قَالَ ابْنُ عِيسَى: ظَاهِرِينَ ثُمَّ اتَّفَقَا - لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ، حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ

❁❁ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو لپیٹ دیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میرے پروردگار نے میرے لئے زمین کو لپیٹ دیا اور مجھے زمین کا تمام مشرقی اور مغربی حصہ دکھا دیا گیا۔ میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک زمین کو میرے لئے لپیٹا گیا۔ مجھے دو خزانے دیئے گئے سرخ اور سفید میں نے اپنے پروردگار سے اپنی امت کے لئے دعا کی کہ وہ اسے عام قحط سالی کے ذریعے ہلاک نہ کرے اور ان پر دشمن کو مکمل طور پر مسلط نہ کرے کہ وہ انہیں جڑ سے ختم کر دے اگرچہ دشمن ان کے خلاف دنیا بھر سے اکٹھا ہو جائے۔ البتہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ لڑیں۔ یہاں تک کہ ان کا ایک حصہ دوسرے کو ہلاک کر دے اور ایک حصہ دوسرے حصے کو قیدی بنا لے مجھے اپنی امت کے حوالے سے گمراہ کرنے والے پیشواؤں کا اندیشہ ہے۔ جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو ان سے قیامت تک کبھی نہیں

4250- حديث صحيح، وهذا إسناد فيه راوٍ لم يُسَمَّ، وقد توبع .ابن وهب :هو عبد الله. وأخرجه ابن حبان (6771)، والطبراني في "الأوسط "(6432)، وفي "الصغير "(873)، والحاكم 511 /4، وتمام في "فوائده "(1733) من طرق عن عبد الله بن وهب بهذا الإسناد.

Marfat.com

اٹھائی جائے گی اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی۔ جب تک میری امت کے کچھ قبائل مشرکین کے ساتھ نہیں مل جائیں گے اور جب تک میری امت کے کچھ قبائل بتوں کی عبادت نہیں کریں گے اور میری امت میں تیس جھوٹے ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک یہ کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں (یعنی نبی اکرم ﷺ) ''خاتم النبیین'' ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر کاربند رہے گا اور کوئی بھی مخالفت کرنے والا انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آجائے گا۔

4253 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ ابْنُ عَوْفٍ: وَقَرَأْتُ فِي أَصْلِ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ، عَنْ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ يَعْنِي الْأَشْعَرِيَّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ أَجَارَكُمْ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ: أَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلَكُوا جَمِيعًا، وَأَنْ لَا يَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ، وَأَنْ لَا تَجْتَمِعُوا عَلَى ضَلَالَةٍ

❁❁ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تین چیزوں کو جائز قرار دیا ہے۔ (یعنی طے کر دیا ہے) ایک یہ کہ تمہارا نبی تمہارے خلاف دعائے ضرر نہیں کرے گا کہ اس کے نتیجے میں تم سب ہلاکت کا شکار ہو جاؤ اور اہل باطل اہل حق پر مکمل طور پر غالب نہیں آئیں گے اور تم لوگ گمراہی پر متفق نہیں ہو گے۔

4254 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ نَاجِيَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَدُورُ رَحَى الْإِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَثَلَاثِينَ، أَوْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ، أَوْ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ، فَإِنْ يَهْلَكُوا فَسَبِيلُ مَنْ هَلَكَ، وَإِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِينُهُمْ، يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِينَ عَامًا، قَالَ: قُلْتُ: أَمِمَّا بَقِيَ أَوْ مِمَّا مَضَى؟ قَالَ: مِمَّا مَضَى

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: مَنْ قَالَ خِرَاشٍ فَقَدْ أَخْطَأَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' اسلام کی چکی **35** (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) **36** یا **37** سال تک گھومتی رہے گی۔ اگر یہ لوگ ہلاک ہو گئے تو ہلاکت کے راستے میں ہلاک ہوں گے اور اگر یہ لوگ قائم رہے تو ستر سال تک قائم رہیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں' میں نے دریافت کیا: جو باقی رہ چکے ہیں یا جو گزر چکے ہیں تو انہوں نے جواب دیا: جو گزر چکے ہیں۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں: جس نے لفظ ''خراش'' استعمال کیا۔ اس نے غلطی کی۔

4255 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيَّةُ هُوَ؟ قَالَ: الْقَتْلُ، الْقَتْلُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: زمانہ سمٹ جائے گا علم کم ہو جائے گا فتنے

Marfat.com

ظاہر ہوں گے بخل پھیل جائے گا''ہرج'' زیادہ ہو جائے گا۔عرض کی گئی: یارسول اللہ (ﷺ)! اس سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: قتل، قتل۔

بَابٌ فِيْ النَّهْيِ عَنِ السَّعْيِ فِي الْفِتْنَةِ

باب: فتنے کے بارے میں کوشش کرنے کی ممانعت

4256 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ يَكُوْنُ الْمُضْطَجِعُ فِيْهَا خَيْرًا مِنَ الْجَالِسِ، وَالْجَالِسُ خَيْرًا مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ خَيْرًا مِنَ الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيْ خَيْرًا مِنَ السَّاعِيْ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَأْمُرُنِيْ؟ قَالَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ اِبِلٌ، فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ، فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهِ، قَالَ: فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: فَلْيَعْمِدْ اِلٰى سَيْفِهِ، فَلْيَضْرِبْ بِحَدِّهِ عَلٰى حَرَّةٍ، ثُمَّ لِيَنْجُ مَا اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ.

❁❁ حضرت مسلم بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب ایسا فتنہ آئے گا جس میں لیٹا ہوا شخص بیٹھے ہوئے شخص سے بہتر ہوگا اور بیٹھا ہوا کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ کسی نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ ہمیں اس بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کے پاس اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں میں مصروف رہے جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں مشغول رہے، جس کے پاس زمین ہو وہ اپنی زمین میں مصروف رہے۔ اس شخص نے عرض کی: جس کے پاس ان میں سے کوئی چیز نہ ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تو وہ اپنی تلوار کی طرف جائے اور اس کی ڈھال کو پتھر پر مارے (اور تلوار کو ناکارہ کر دے) پھر جہاں تک (فتنے میں مبتلا ہونے سے) بچ سکتا ہو بچ جائے۔

4257 - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ، عَنْ عَيَّاشٍ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَشْجَعِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِيْ وَبَسَطَ يَدَهُ لِيَقْتُلَنِيْ؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْ كَابْنَيْ آدَمَ، وَتَلَا يَزِيْدُ: (لَئِنْ بَسَطْتَ اِلَيَّ يَدَكَ) (المائدة: 28) الْاٰيَةَ.

❁❁ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں' اور بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ کا کیا خیال ہے اگر وہ میرے گھر میں داخل ہو جائے اور اپنا ہاتھ مجھے قتل کرنے کے لئے پھیلائے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم آدم کے دو بیٹوں میں سے بہتر بیٹے کی طرح ہو جانا۔

یزید نامی راوی نے یہ آیت تلاوت کی''اگر تم میری طرف اپنے ہاتھ کو بڑھاؤ گے تاکہ تم مجھے قتل کر دو''

Marfat.com

4258 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ الْجَزَرِیِّ، عَنْ سَالِمٍ، حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ وَابِصَةَ الْاَسَدِیُّ، عَنْ اَبِیْهِ وَابِصَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: فَذَكَرَ بَعْضَ حَدِيْثِ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ: قَتَلاهَا كُلُّهُمْ فِی النَّارِ، قَالَ فِيْهِ: قُلْتُ: مَتَى ذٰلِكَ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ؟ قَالَ: تِلْكَ اَيَّامُ الْهَرْجِ حَيْثُ لَا يَاْمَنُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهُ، قُلْتُ: فَمَا تَاْمُرُنِیْ اِنْ اَدْرَكَنِیْ ذٰلِكَ الزَّمَانُ؟ قَالَ: تَكُفُّ لِسَانَكَ وَيَدَكَ، وَتَكُوْنُ حِلْسًا مِنْ اَحْلَاسِ بَيْتِكَ، فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ طَارَ قَلْبِیْ مَطَارَهُ، فَرَكِبْتُ حَتّٰی اَتَيْتُ دِمَشْقَ، فَلَقِيْتُ خُرَيْمَ بْنَ فَاتِكٍ فَحَدَّثْتُهُ، فَحَلَفَ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَسَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَدَّثَنِيْهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ

❁❁ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے اس کے بعد انہوں نے حضرت ابوبکرہ والی حدیث کا کچھ حصہ سنایا جس میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس میں قتل ہونے والے تمام لوگ جہنم میں جائیں گے۔

اس میں یہ بھی ہے کہ راوی نے دریافت کیا: اے ابن مسعود رضی اللہ عنہ یہ کب ہوگا؟ تو انہوں نے جواب دیا: یہ قتل وغارت کے زمانے میں ہوگا جب آدمی اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص سے بھی محفوظ نہ ہوگا۔

میں نے دریافت کیا' آپ مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں اگر مجھے وہ زمانہ مل جائے؟ انہوں نے جواب دیا: تم اپنے ہاتھ اور زبان کو روکے رکھنا اور اپنے گھر میں موجود کمبل کی طرح ہو جانا۔

راوی بیان کرتے ہیں' جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو میرے دل میں یہی اندیشہ پیدا ہوا اس لئے میں وہاں سے سوار ہو کر دمشق آ گیا وہاں میری ملاقات حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے انہیں یہ حدیث سنائی تو انہوں نے اللہ کے نام کی قسم اٹھائی جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور بتایا کہ انہوں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اس حدیث کو اسی طرح سنا ہے جیسے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی تھی۔

4259 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَرْوَانَ، عَنْ هُزَيْلٍ، عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ بَيْنَ يَدَیِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا، وَيُمْسِیْ كَافِرًا، وَيُمْسِیْ مُؤْمِنًا، وَيُصْبِحُ كَافِرًا، اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْمَاشِیْ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِیْ، فَكَسِّرُوْا قِسِيَّكُمْ، وَقَطِّعُوْا اَوْتَارَكُمْ، وَاضْرِبُوْا سُيُوْفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ، فَاِنْ دُخِلَ - يَعْنِیْ - عَلٰی اَحَدٍ مِنْكُمْ، فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَیْ آدَمَ

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت سے پہلے تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح فتنہ ہوگا جس میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا اور شام کے وقت کافر ہو چکا ہوگا یا شام کو مومن ہوگا تو صبح کافر ہو چکا ہوگا۔ اس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا شخص دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ تم لوگ اپنی کمانوں کو توڑ دینا

Marfat.com

اس کی تانت کو کاٹ دینا اور اپنی تلواروں کو پتھروں پر مار دینا اگر کوئی شخص داخل ہو جائے (راوی کہتے ہیں) یعنی تمہارے گھر میں آ جائے تو تم آدم کے دونوں بیٹوں میں سے بہتر والے کی طرح ہو جانا (یعنی اس داخل ہونے والے کو قتل کرنے دینا)

4260 - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَصْقَلَةَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِيْ ابْنَ سَمُرَةَ، قَالَ: كُنْتُ آخِذًا بِيَدِ ابْنِ عُمَرَ فِيْ طَرِيْقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ، اِذْ اَتَى عَلٰى رَأْسٍ مَنْصُوبٍ، فَقَالَ: شَقِيَ قَاتِلُ هٰذَا، فَلَمَّا مَضَى، قَالَ: وَمَا اُرَى هٰذَا اِلَّا قَدْ شَقِيَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ مَشٰى اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِيْ لِيَقْتُلَهُ، فَلْيَقُلْ: هٰكَذَا، فَالْقَاتِلُ فِي النَّارِ، وَالْمَقْتُوْلُ فِي الْجَنَّةِ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَوْنٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُمَيْرٍ اَوْ سُمَيْرَةَ، وَرَوَاهُ لَيْثُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ، عَنْ عَوْنٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُمَيْرَةَ.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: قَالَ لِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ، وَقَالَ: هُوَ فِيْ كِتَابِيْ ابْنُ سَبَرَةَ، وَقَالُوا: سَمُرَةَ، وَقَالُوا: سُمَيْرَةَ، هٰذَا كَلَامُ اَبِي الْوَلِيدِ

❁❁ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ہاتھ تھام رکھا تھا ہم مدینہ منورہ کے ایک راستے سے گزر رہے تھے؟ ایک لٹکے ہوئے سر کے پاس سے گزرے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بولے: اس کا قاتل بدبخت ہے جب وہ آگے گزر گئے تو انہوں نے فرمایا: میں اسے بدبخت ہی سمجھتا ہوں کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جب میری امت سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص کسی کو قتل کرنے کے لئے چل پڑے تو اس کو یہی کہنا چاہئے کہ وہ قتل کرنے والا شخص جہنم میں داخل ہوگا اور جس کو قتل کیا جائے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو عون نے عبدالرحمٰن بن سمیر یا سمیرہ سے روایت کیا ہے۔ ایک سند میں ان کا نام عبدالرحمٰن بن سمیرہ ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حسن بن علی نے اس روایت کو ابوالولید کے حوالے سے ابوعوانہ سے نقل کیا ہے ابوالولید فرماتے ہیں: میرے نوٹس میں اس کا نام ''ابن سبرہ'' ہے لیکن کچھ لوگ ''سمرہ'' کہتے ہیں اور کچھ لوگ ''سمیرہ'' کہتے ہیں۔ یہ ابوولید کا کلام ہے۔

4261 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنِ الْمُشَعَّثِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا ذَرٍّ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، قَالَ فِيْهِ كَيْفَ اَنْتَ اِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُوْنُ الْبَيْتُ فِيْهِ بِالْوَصِيفِ؟ يَعْنِي الْقَبْرَ، قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، - اَوْ قَالَ: مَا خَارَ اللّٰهُ لِيْ وَرَسُوْلُهُ -، قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ - اَوْ قَالَ: تَصْبِرُ - ثُمَّ قَالَ لِي: يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: كَيْفَ اَنْتَ اِذَا رَاَيْتَ اَحْجَارَ الزَّيْتِ قَدْ غَرِقَتْ بِالدَّمِ؟ قُلْتُ: مَا

Marfat.com

خَارَ اللّٰهُ لِي وَرَسُوْلُهُ، قَالَ: عَلَيْكَ بِمَنْ اَنْتَ مِنْهُ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَفَلَا آخُذُ سَيْفِي وَاَضَعُهُ عَلٰى عَاتِقِي؟ قَالَ: شَارَكْتَ الْقَوْمَ اِذَنْ قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: تَلْزَمُ بَيْتَكَ، قُلْتُ: فَاِنْ دُخِلَ عَلَيَّ بَيْتِي؟ قَالَ: فَاِنْ خَشِيتَ اَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ، فَاَلْقِ ثَوْبَكَ عَلٰى وَجْهِكَ يَبُوءُ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِهِ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: لَمْ يَذْكُرِ الْمُشَعَّثَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں حاضر ہوں اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث کا ذکر کیا ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت تم کیا کرو گے جب لوگوں کو موت لاحق ہو جائے گی۔ اس وقت انہیں گھر (راوی کہتے ہیں) یعنی قبر بھی کسی غلام کے عوض میں ملے گا۔

(حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' یا اللہ اور اس کے رسول مجھے جو حکم دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صبر سے کام لینا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تم صبر کرنا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابوذر! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: اس وقت تم کیا کرو گے جب تم ''احجار زیت'' کو دیکھو گے کہ وہ خون میں ڈوبا ہوا ہوگا۔ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول جو مجھے حکم دیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے علاقے میں واپس چلے جانا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں اپنی تلوار پکڑ کر اسے اپنے کندھوں پر رکھ کر (لڑائی میں شریک نہ ہوں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طرح تم بھی ان لوگوں میں شامل ہو جاؤ گے میں نے عرض کی: پھر آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے گھر میں رہنا۔

میں نے عرض کی: اگر وہ میرے گھر میں داخل ہو جائیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تلوار کی چمک تمہیں خوفزدہ کر دے گی تو تم اپنے چہرے کے اوپر کپڑا ڈال لینا۔ اس طرح وہ (قاتل تمہیں قتل کر کے) تمہارے اور اپنے گناہ کا بوجھ اٹھائے گا۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں: اس روایت کی سند میں مشعث نامی راوی کا ذکر حماد بن زید کے علاوہ اور کسی نے نہیں کیا۔

4261- حديث صحيح، وهذا إسناد تفرد به حماد بن زيد بزيادة المُشَعَّث بن طريف بين أبي عمران الجوني وبين عبد الله بن الصامت كما أشار إليه المصنف بإثر الحديث، وخالفه أصحاب أبي عمران فلم يذكروا المشعث هذا، والمشعث مجهول. أبو عمران الجوني: هو عبد الملك بن حبيب الأزدي. وأخرجه ابن ماجه (3958) من طريق حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (20729)، ومن طريقه الحاكم 157 - 156 /2و 424 - 423 /4، والبغوي (4220) عن معمر بن راشد، وأحمد (21325)، والبزار في "مسنده" (3959) وابن حبان (6685) من طريق مرحوم بن عبد العزيز العطار، ونعيم بن حماد في "الفتن" (435) وابن أبي شيبة 12 /15، وأحمد (21445)، والخلال في "السنة" (104) من طريق عبد العزيز بن عبد الصمد، والبزار (3958) من طريق صالح بن رستم، وابن حبان (5960)، وابن المبارك في "مسنده" (245)، والحاكم 424 - 423 /4 من طريق حماد بن سلمة، والبيهقي 191 /8.

Marfat.com

4262 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ، عَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا مُوْسٰى، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: كُونُوا اَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آگے آنے والے وقت میں ایسا فتنہ آ رہا ہے جو تاریک رات کے ایک ٹکڑے کی طرح ہوگا۔ اس میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا لیکن شام کو کافر ہو چکا ہوگا۔ اس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ لوگوں نے دریافت کیا: پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم اپنے گھر کا ٹاٹ بن جانا (یعنی گھر میں مقیم رہنا)

4263 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ، قَالَ: ايْمُ اللّٰهِ، لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، اِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، اِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا

❁❁ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک خوش نصیب وہ شخص ہے جو فتنے سے الگ رہے۔ بے شک خوش نصیب وہ شخص ہے جو فتنے سے الگ رہے۔ بیشک خوش نصیب وہ شخص ہے جو فتنے سے الگ رہے اور جس کو اس میں مبتلا کیا جائے اور وہ صبر سے کام لے تو اس کے کیا کہنے؟''

بَابٌ فِي كَفِّ اللِّسَانِ

باب: زبان کو روکے رکھنا

4264 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ خَالِدُ بْنُ اَبِي عِمْرَانَ: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَتَكُونُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ، بَكْمَاءُ، عَمْيَاءُ، مَنْ اَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ، وَاِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيهَا كَوُقُوعِ السَّيْفِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب ایسا فتنہ آئے گا جو بہرہ گونگا اور اندھا ہوگا۔ جو شخص اس کی طرف جھانکے گا یہ اسے اپنی طرف کھینچ لے گا۔ اس میں زبان چلانا یوں ہوگا جیسے تلوار چلانا۔

4265 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ زِيَادٌ،

Marfat.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ، اللِّسَانُ فِيهَا اَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ.

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ الْاَعْجَمِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب ایسا فتنہ آئے گا جو عربوں کو گھیرے گا۔ اس میں قتل ہونے والے لوگ جہنم میں جائیں گے اس فتنے میں زبان تلوار کے حملے سے زیادہ تیز ہوگی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

4266- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْقُدُّوسِ، قَالَ زِيَادٌ سِيمِينُ كُوشَ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں عبداللہ بن عبدالقدوس نامی راوی کے یہ الفاظ ہیں: زیاد نامی شخص ''سیمین گوش'' یعنی پتلے کانوں کا مالک تھا۔

بَابُ مَا يُرَخَّصُ فِيهِ مِنَ الْبَدَاوَةِ فِي الْفِتْنَةِ

باب: فتنے کے زمانے میں ویرانوں میں جانے کی رخصت

4267- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ اَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ، يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب وہ وقت آئے گا جب مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جنہیں ساتھ لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چلا جائے گا یا جنگلات میں چلا جائے گا۔ وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لئے بھاگے گا۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْقِتَالِ فِي الْفِتْنَةِ

باب: فتنے کے زمانے میں جنگ کرنے کی ممانعت

4268- حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، وَيُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: خَرَجْتُ وَاَنَا اُرِيدُ - يَعْنِي - فِي الْقِتَالِ، فَلَقِيَنِي اَبُوْ بَكْرَةَ، فَقَالَ: ارْجِعْ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

4268- اسناده صحيح. الحسن: هو ابن ابي الحسن البصري، ويونس: هو ابن عبيد، وأيوب: هو ابن ابي تميمة، وابو كامل: هو فضيل بن حسين الجحدري. واخرجه البخاري (31)، ومسلم (2888)، والنسائي في "الكبرى" (3575) من طريق حماد بن زيد، بهذا الاسناد. زاد مسلم في إحدى روايته والنسائي: المعلى بن زياد مع ايوب ويونس. واخرجه مسلم (2888) وابن ماجه (3965)، والنسائي في "الكبرى" (3568) من طريق ربعي بن حراش، عن ابي بكرة. وهو في "مسند احمد" (20424) و (20439)، و"صحيح ابن حبان" (5945) و (5981)

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: اِنَّهُ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ

❁❁ احنف بن قیس بیان کرتے ہیں' میں نکلا میرا ارادہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حمایت میں) جنگ میں شریک ہونے کا تھا۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے فرمایا: تم واپس چلے جاؤ کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابلے میں آجائیں تو قتل کرنے والا اور قتل ہونے والا جہنم میں جائیں گے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! قاتل تو ٹھیک ہے مقتول کا کیا قصور ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ اپنے مقابل فریق کو قتل کرنا چاہتا تھا۔

4269 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ الْحَسَنِ، بِاِسْنَادِهِ، وَمَعْنَاهُ مُخْتَصَرًا

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس کے مضامین مختصر ہیں۔

بَابٌ فِي تَعْظِيمِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ

باب: مومن کو قتل کرنے کا شدید (گناہ) ہونا

4270/1 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِهْقَانَ، قَالَ: كُنَّا فِي غَزْوَةِ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ بِذُلُقِيَةَ، فَاَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ فِلَسْطِينَ مِنْ اَشْرَافِهِمْ وَخِيَارِهِمْ، يَعْرِفُونَ ذٰلِكَ لَهُ، يُقَالُ لَهُ: هَانِئُ بْنُ كُلْثُومِ بْنِ شَرِيكٍ الْكِنَانِيُّ، فَسَلَّمَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي زَكَرِيَّا، وَكَانَ يَعْرِفُ لَهُ حَقَّهُ، قَالَ لَنَا خَالِدٌ: فَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي زَكَرِيَّا، قَالَ: سَمِعْتُ اُمَّ الدَّرْدَاءِ تَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَغْفِرَهُ، اِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا، اَوْ مُؤْمِنٌ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا،

❁❁ خالد بن دہقان بیان کرتے ہیں' ہم لوگ قسطنطنیہ کی جنگ میں شریک تھے۔ ہم اس وقت "زلقیہ" کے مقام پر موجود تھے۔ فلسطین سے تعلق رکھنے والا ایک شخص وہاں آیا جو وہاں کے معززین اور شرفاء میں شمار ہوتا تھا۔ لوگ اسے پہچانتے تھے۔ اس کا نام ہانی بن کلثوم بن شریک الکنانی تھا۔ اس نے حضرت عبداللہ بن ابی زکریا رضی اللہ عنہ کو سلام کیا۔ وہ ان کی حیثیت سے واقف تھا۔ خالد بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن ابی زکریا رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ حدیث سنائی وہ بتاتے ہیں' میں نے سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ فرماتی ہیں' میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

"اللہ تعالیٰ عنقریب ہر ایک کے گناہ کی مغفرت کر دے گا ماسوائے اس شخص کے جس نے شرک کیا ہو یا وہ مومن

Marfat.com

جس نے کسی دوسرے مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا ہو"۔

ہانی بن کلثوم بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ کو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی مسلمان کو قتل کر دے اور جو شخص اس پر راضی ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی نفل یا فرض عبادت قبول نہیں کرے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں' اس کے بعد خالد نے ہمیں ابن ابی زکریا کے حوالے سے سیّدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"مومن ہمیشہ بے غم اور نیک رہتا ہے جب تک وہ کسی حرام قتل کا ارتکاب نہیں کرتا۔ جب وہ حرام قتل کا ارتکاب کر لیتا ہے تو وہ بوجھل اور سست ہو جاتا ہے"۔

ہانی بن کلثوم نے محمود بن ربیع کے حوالے سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند حدیث نقل کی ہے۔

4270/2 - فَقَالَ هَانِءُ بْنُ كُلْثُومٍ: سَمِعْتُ مَحْمُودَ بْنَ الرَّبِيعِ، يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا فَاعْتَبَطَ بِقَتْلِهِ، لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا، وَلَا عَدْلًا

❁❁ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مومن کو قتل کرے اور اس کے قتل کو درست سمجھے تو اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا۔

4270/3 - قَالَ لَنَا خَالِدٌ: ثُمَّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي زَكَرِيَّا، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا، مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا، فَإِذَا أَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ

وَحَدَّثَ هَانِءُ بْنُ كُلْثُومٍ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ سَوَاءً

❁❁ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مسلمان اس وقت تک ٹھیک اور نیک رہتا ہے جب تک وہ کسی حرام قتل کا مرتکب نہیں ہوتا جب وہ حرام قتل کا مرتکب ہو پھر وہ خراب ہو جاتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4271 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُبَارَكٍ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، أَوْ غَيْرُهُ، قَالَ: قَالَ خَالِدُ بْنُ دِهْقَانَ، سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ يَحْيَى الْغَسَّانِيَّ، عَنْ قَوْلِهِ: اعْتَبَطَ بِقَتْلِهِ قَالَ: الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي الْفِتْنَةِ، فَيُقْتَلُ أَحَدُهُمْ، فَيَرَى أَنَّهُ عَلَى هُدًى، لَا يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ يَعْنِي مِنْ ذَلِكَ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: فَاعْتَبَطَ: يَصُبُّ دَمَهُ صَبًّا

❁❁ خالد بن دہقان بیان کرتے ہیں' میں نے یحییٰ بن یحییٰ غسانی سے حدیث کے ان الفاظ کے بارے میں دریافت کیا:

Marfat.com

اعتبط بقتله توانہوں نے بتایا یہ وہ لوگ ہیں جو فتنے کے زمانے میں قتل وغارت کریں گے۔ان میں سے کوئی ایک شخص قتل کرے گا اور وہ یہ سمجھے گا کہ وہ ہدایت پر ہے اس لئے وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب نہیں کرے گا۔یعنی اپنے اس عمل کی مغفرت طلب نہیں کرے گا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:فا عتبط کا مطلب خون بہادینا ہے۔

4272 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ عَوْفٍ، اَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فِي هٰذَا الْمَكَانِ يَقُوْلُ: اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا) (النساء: 93) بَعْدَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ (وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ) (الفرقان: 68) بِسِتَّةِ اَشْهُرٍ

٭٭ حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اس جگہ یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ آیت

''اور جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کردے تو اس کا بدلہ جہنم ہے جہاں وہ ہمیشہ رہے گا''۔

یہ آیت اس آیت کے بعد نازل ہوئی جو سورہ فرقان میں ہے:

''اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کی عبادت نہیں کرتے اور اس جان کو قتل نہیں کرتے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہوالبتہ حق کے ساتھ (قتل) کرتے ہیں''۔

یہ پہلی والی آیت دوسری کے چھ ماہ بعد نازل ہوئی تھی۔

4273 - حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَوْ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: لَمَّا نَزَلَتِ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ: (وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ، وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ) (الفرقان: 68) قَالَ مُشْرِكُو اَهْلِ مَكَّةَ: قَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ، وَدَعَوْنَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ، وَاَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (اِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ) (الفرقان: 70)، فَهٰذِهِ لِاُولٰئِكَ، قَالَ: وَاَمَّا الَّتِي فِي النِّسَاءِ: (وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ) (النساء: 93) الْاٰيَةَ، قَالَ: الرَّجُلُ اِذَا عَرَفَ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ، ثُمَّ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا، فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ لَا تَوْبَةَ لَهُ، فَذَكَرْتُ هٰذَا لِمُجَاهِدٍ، فَقَالَ: اِلَّا مَنْ نَدِمَ.

٭٭ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: سورہ فرقان میں موجود یہ آیت جب نازل ہوئی:

''اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے کسی جان کو قتل نہیں کرتے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے البتہ حق کے ہمراہ (قتل کرتے ہیں)''۔

Marfat.com

تو اہل مکہ سے تعلق رکھنے والے مشرکین نے کہا: ہم نے تو اس جان کو قتل کیا ہوا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کے ہمراہ دوسرے معبود کی پرستش بھی کرتے رہے ہیں اور ہم گناہوں کا ارتکاب بھی کرتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''ماسوائے اس کے جو توبہ کر لے اور ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے یہی وہ لوگ ہیں جن کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نے نیکیوں میں تبدیل کر دیا ہے''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جہاں تک سورۃ نساء میں موجود اس آیت کا تعلق ہے۔

''اور جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کا بدلہ جہنم ہے''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اسلامی احکام کو جان لے اور پھر کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کا بدلہ جہنم ہوگا اور اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں' میں نے اس بات کا تذکرہ مجاہد سے کیا تو انہوں نے بتایا: اگر وہ شخص ندامت کا شکار ہو (اور توبہ کر لے) تو اس کی توبہ قبول ہوگی۔

4274 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي يَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ فِي (وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ) (الفرقان: 68) اَهْلِ الشِّرْكِ، قَالَ: وَنَزَلَ (يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ اَسْرَفُوا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ) (الزمر: 53)

❁❁ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس قصے میں یہ نقل کرتے ہیں

''اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ دوسرے معبود کی عبادت کرتے ہیں''۔

اس سے مراد اہل شرک ہیں جبکہ (مسلمانوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی)

''اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو''

4275 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: (وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا) (النساء: 93)، قَالَ: مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ

❁❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' یہ آیت

''اور جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے''۔

اس آیت کو کسی دوسری آیت نے منسوخ نہیں کیا۔

4276 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا اَبُو شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ، فِي قَوْلِهِ: (وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ) (النساء: 93)، قَالَ: هِيَ جَزَاؤُهُ، فَاِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَتَجَاوَزَ عَنْهُ فَعَلَ

4275- اسناده صحيح، سفيان: هو ابن سعيد الثوري، وعبد الرحمن: هو ابن مهدي. واخرجه البخاري (4590) و (4763)، ومسلم (3023)، والنسائي في "الكبرى" (3449) و(11050) من طريق المغيرة بن النعمان، به.

Marfat.com

❁❁ ابومجلز اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں:
''اور جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کردے تو اس کا بدلہ جہنم ہوگا''۔
ابومجلز کہتے ہیں یہ اس کا بدلہ ہے اگر اللہ تعالیٰ اس سے درگزر کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔

بَابُ مَا يُرْجَى فِي الْقَتْلِ

باب: قتل ہونے والے کے لئے کس ثواب کی اُمید ہے

4277 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ فِتْنَةً، فَعَظَّمَ اَمْرَهَا، فَقُلْنَا: - اَوْ قَالُوا: - يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَئِنْ اَدْرَكَتْنَا هٰذِهِ لَتُهْلِكَنَّا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلَّا، اِنَّ بِحَسْبِكُمُ الْقَتْلَ، قَالَ سَعِيْدٌ: فَرَاَيْتُ اِخْوَانِيْ قُتِلُوا

❁❁ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ نے فتنے کا تذکرہ کیا اور اس کی شدید مذمت کی۔ ہم نے عرض کی: یا شاید لوگوں نے کہا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر وہ ہم تک پہنچ جائے اور ہمیں برباد کرے تو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں۔ تمہارے لئے قتل ہوجانا کافی ہے۔
سعید نامی راوی بیان کرتے ہیں' میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا کہ انہیں قتل کردیا گیا۔

4278 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمَّتِيْ هٰذِهِ اُمَّةٌ مَرْحُوْمَةٌ، لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْاٰخِرَةِ، عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْفِتَنُ، وَالزَّلَازِلُ، وَالْقَتْلُ

❁❁ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت ''اُمت مرحومہ'' ہے۔ اس پر آخرت میں کوئی عذاب نہیں ہوگا۔ اس کا عذاب دنیا میں فتنوں، قتلوں اور زلزلوں کی صورت میں ہوگا۔

Marfat.com

كِتَابُ الْمَهْدِيِّ

کتاب: مہدی کے بارے میں روایات

4279- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى يَكُونَ عَلَيْكُمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً، كُلُّهُمْ تَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ، فَسَمِعْتُ كَلَامًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَفْهَمْهُ، قُلْتُ لِأَبِي: مَا يَقُولُ؟ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

❁❁ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ دین اس وقت تک غالب رہے گا، جب تک تم پر بارہ خلفاء نہیں آجائیں گے۔ ان میں سے ہر ایک پر امت کا اتفاق ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں' پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سنا، میں اسے سمجھ نہیں سکا۔ میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: وہ سب قریش سے تعلق رکھتے ہوں گے۔

4280- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً، قَالَ: فَكَبَّرَ النَّاسُ وَضَجُّوا، ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً خَفِيفَةً، قُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتِ، مَا قَالَ؟ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

❁❁ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا: آپ نے فرمایا: یہ دین اس وقت تک غالب رہے گا جب تک بارہ خلفاء رہیں گے۔ اس پر لوگوں نے بلند آواز میں تکبیریں کہیں، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پست آواز میں کوئی کلمہ ارشاد فرمایا، تو میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: ابا جان! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: وہ سب قریش سے تعلق رکھتے ہوں گے۔

4279- حديث صحيح، وهذا إسناد ضعيف لجهالة أبي خالد -والد إسماعيل- ولكنه متابع. كما في الطريقين التاليين وكما سيأتي في التخريج. وأخرجه البخاري (7222)، ومسلم (1821) من طريق عبد الملك بن عمير، ومسلم (1821) من طريق حصين بن عبد الرحمن، ومسلم (1821)، والترمذي (2372) من طريق سماك بن حرب، والترمذي (2373) من طريق أبي بكر بن أبي موسى، أربعتهم عن جابر بن سمرة. وهو في "مسند أحمد" (20814) و"صحيح ابن حبان" (6662) و (6663).

4280- إسناده صحيح. عامر: هو ابن شَراحيل الشَّعبي، وداود: هو ابن أبي هند. وأخرجه مسلم (1821) من طريق داود بن أبي هند، و (1821) من طريق عبد الله بن عون، كلاهما عن الشعبي، به. وهو في "مسند أحمد" (20879)، و"صحيح ابن حبان" (6663).

Marfat.com

4281 - حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، بِهٰذَا الْحَدِيْثِ زَادَ فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى مَنْزِلِهِ اَتَتْهُ قُرَيْشٌ، فَقَالُوا: ثُمَّ يَكُونُ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ يَكُونُ الْهَرْجُ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لے گئے، تو قریش آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: پھر کیا ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر قتل وغارت ہوگی۔

4282 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدٍ، حَدَّثَهُمْ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، ح وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا زَائِدَةُ، ح وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ فِطْرٍ، الْمَعْنٰى وَاحِدٌ، كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ - قَالَ زَائِدَةُ فِي حَدِيْثِهِ: لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ، ثُمَّ اتَّفَقُوا - حَتّٰى يَبْعَثَ فِيهِ رَجُلًا مِنِّي - اَوْ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي - يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي، وَاسْمُ اَبِيهِ اسْمَ اَبِي زَادَ فِي حَدِيْثِ فِطْرٍ: يَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا، وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَقَالَ: فِي حَدِيْثِ سُفْيَانَ: لَا تَذْهَبُ، اَوْ لَا تَنْقَضِي، الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي، يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي.

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: لَفْظُ عُمَرَ وَاَبِي بَكْرٍ بِمَعْنٰى سُفْيَانَ

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اگر دنیا ختم ہونے میں صرف ایک دن باقی رہ جائے۔ زائدہ نامی راوی اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ اس ایک دن کو طویل کر دے گا، یہاں تک کہ لوگ اتفاق کریں گے کہ اور وہ (اللہ تعالیٰ) اُن (لوگوں) میں' مجھ سے (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں) میرے اہل بیت سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو بھیجے گا۔ اس کا نام میرے نام جیسا ہوگا۔ اس کے والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہوگا۔

فطر نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ شخص زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، جیسے وہ پہلے ظلم اور زیادتی سے بھری ہوئی تھی۔

سفیان نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: دنیا اس وقت تک نہیں جائے گی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ختم نہیں ہوگی جب تک میرے اہل بیت سے تعلق رکھنے والا شخص عرب کا حکمران نہیں ہوگا۔ اس کا نام میرے نام جیسا ہوگا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عمر اور ابوبکر نامی راویوں کی روایتوں کے الفاظ سفیان کی روایت جیسے ہیں۔

4283 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا فِطْرٌ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِي بَزَّةَ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ اِلَّا يَوْمٌ،

Marfat.com

لَبَعَثَ اللّٰهُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ بَيْتِي، يَمْلَؤُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' آپ نے فرمایا ہے: اگر زمانہ ختم ہونے میں صرف ایک دن رہ جائے تو اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو بھیجے گا جو زمین کو عدل سے یوں بھر دے گا جیسے پہلے وہ ظلم سے بھری ہوئی تھی۔

4284 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمَلِيحِ الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ بَيَانٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي، مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ: وَسَمِعْتُ اَبَا الْمَلِيحِ، يُثْنِي عَلٰى عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ، وَيَذْكُرُ مِنْهُ صَلَاحًا

❁❁ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''مہدی'' میرے خاندان سے تعلق رکھتا ہوگا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوگا۔

عبداللہ بن جعفر نامی راوی بیان کرتے ہیں۔ میں نے اپنے استاد ابوالملیح کو سنا ہے' وہ علی بن نفیل نامی راوی کی تعریف کر رہے تھے اور ان کی خوبیوں کا تذکرہ کر رہے تھے۔

4285 - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ تَمَّامِ بْنِ بَزِيعٍ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَهْدِيُّ مِنِّي، اَجْلَى الْجَبْهَةِ، اَقْنَى الْاَنْفِ، يَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا، يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مہدی مجھ سے ہوگا اور وہ روشن پیشانی اور اونچی ناک کا مالک ہوگا اور زمین کو عدل وانصاف سے یوں بھر دے گا جیسے وہ پہلے ظلم وزیادتی سے بھری ہوئی تھی۔ وہ سات برس تک حکومت کرے گا۔

4286 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَالِحٍ اَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا اِلٰى مَكَّةَ، فَيَاْتِيهِ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ

4283- إسناده صحيح. أبو الطفيل: هو عامر بن واثلة، وفطر: هو ابن خليفة، وهذا الأخير -وإن رمي بالتشيع- لم يأت بما ينكر، وقد والفه رواية ابن مسعود وغيره كما في الحديث السالف قبله. وقال العلامة العظيم آبادي: سنده حسن قوي. وأخرجه ابن أبي شيبة 15/198، وأحمد (773)، والبزار (493) وابن قانع في "معجم الصحابة 2/259"، وأبو عمرو الداني في "الفتن "(561)، والبيهقي في "الاعتقاد "ص 216، والبغوي في "شرح السنة "(4279) من طريق فطر بن خليفة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد (773)، والبيهقي في "الاعتقاد "ص 215و 216من طريق فطر ابن خليفة، عن حبيب بن أبي ثابت، عن أبي الطُّفيل، عن علي بن أبي طالب. وحبيب ثقة أيضاً، فلا يضر هذا الاختلاف، لأن الحديث حيثما دار، دار على ثقة. وأخرج عبد الرزاق في "مصنفه" (20776)، ومن طريقه أبو عمرو الداني (422) و (552).

Marfat.com

فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ، فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذٰلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ، وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ، فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ، فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا، فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ، وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ، وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةَ كَلْبٍ، فَيَقْسِمُ الْمَالَ، وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْأَرْضِ، فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ، ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامٍ: تِسْعَ سِنِينَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: سَبْعَ سِنِينَ

❁❁ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک خلیفہ کی موت کے وقت اختلاف ہوگا تو اہل مدینہ میں سے ایک شخص نکل کر مکہ چلا جائے گا۔ اہل مکہ سے تعلق رکھنے والے افراد اس کے پاس آئیں گے اور اسے نکلنے کے لئے کہیں گے۔ وہ اس بات کو ناپسند کرے گا تو وہ لوگ ''رکن'' اور ''مقامِ ابراہیم'' کے درمیان اس کے ہاتھ پر بیعت کرلیں گے پھر ان کی طرف اہل شام کی طرف سے ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ ان لوگوں کو مکہ اور مدینہ کے درمیان ''بیداء'' کے مقام پر زمین میں دھنسا دیا جائے گا جب لوگ یہ دیکھیں گے تو شام اور عراق کے بڑے بڑے لوگ اس کے پاس آئیں گے اور حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اس کے ہاتھ پر بیعت کرلیں گے پھر قریش سے تعلق رکھنے والا ایک شخص بڑا ہوگا جس کے ننھیال بنی کلب ہوں گے۔ ان لوگوں کی طرف ایک لشکر بھیجے گا یہ لوگ ان پر غالب آجائیں گے۔ یہ بنی کلب کا لشکر ہوگا۔ اس شخص کے لئے خرابی ہے جو بنی کلب کے مال غنیمت میں شامل نہیں ہوگا۔ پھر وہ (مہدی) مال کو تقسیم کرے گا اور لوگوں کے درمیان ان کے نبی علیہ السلام کی سنت کے مطابق حکومت کرے گا۔ وہ اسلام کو پوری دنیا میں پھیلا دے گا اور سات برس تک رہے گا پھر اس کا انتقال ہوجائے گا اور مسلمان اس کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' بعض راویوں نے ''نو'' برس کا تذکرہ کیا ہے اور بعض راویوں نے سات برس کا تذکرہ کیا ہے۔

4287 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ: تِسْعَ سِنِينَ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَقَالَ غَيْرُ مُعَاذٍ، عَنْ هِشَامٍ: تِسْعَ سِنِينَ.

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں نو برس کا ذکر ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: معاذ کے علاوہ دیگر راویوں نے ''نو'' برس کا ذکر کیا ہے۔

4288 - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ مُعَاذٍ أَتَمُّ

❁❁ عبداللہ بن حارث نے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل کی ہے تاہم معاذ نامی راوی

Marfat.com

کی نقل کردہ حدیث زیادہ مکمل ہے۔

4289- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِقِصَّةِ جَيْشِ الْخَسْفِ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا؟ قَالَ: يُخْسَفُ بِهِمْ، وَلٰكِنْ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى نِيَّتِهِ

❁❁ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جس میں زمین میں دھنسائے جانے والے لوگوں کا قصہ بیان کیا ہے۔ وہ فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! اس شخص کا کیا انجام ہوگا جو زبردستی ساتھ لایا گیا ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان سب کو دھنسا دیا جائے گا لیکن قیامت کے دن انہیں ان کی نیت کے مطابق زندہ کیا جائے گا۔

4290/1- قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: حُدِّثْتُ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ قَيْسٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَنَظَرَ اِلٰی ابْنِهِ الْحَسَنِ، فَقَالَ: اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمّٰی بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ، يُشْبِهُهُ فِی الْخُلُقِ، وَلَا يُشْبِهُهُ فِی الْخَلْقِ - ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً - يَمْلَاُ الْاَرْضَ عَدْلًا

❁❁ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اپنے سند کے ہمراہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے امام حسن رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہوگا جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے اسے یہ نام دیا ہے اور عنقریب اس کی اولاد میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی علیہ السلام کے نام جیسا ہوگا۔ وہ اخلاق میں تمہارے نبی علیہ السلام کے ساتھ مشابہت رکھتا ہوگا لیکن ظاہری شکل وصورت میں تمہارے نبی علیہ السلام سے مشابہت نہیں رکھتا ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں' پھر اس کے بعد انہوں نے پورا قصہ بیان کیا جس میں یہ الفاظ ہیں: وہ شخص زمین کو انصاف سے بھر دے گا۔

4290/2- وَقَالَ هَارُوْنُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ قَيْسٍ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيْفٍ، عَنْ اَبِی الْحَسَنِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ: الْحَارِثُ بْنُ حَرَّاثٍ، عَلٰی مُقَدِّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: مَنْصُوْرٌ، يُوَطِّئُ - اَوْ يُمَكِّنُ - لِاٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَبَ عَلٰی كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ اَوْ قَالَ: اِجَابَتُهُ

❁❁ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ہلال بن عمرو کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''ماوراء النہر'' سے ایک شخص نکلے گا جس کا نام حارث بن حراث ہوگا۔ اس کے ہراول دستے میں ایک شخص ہوگا جس کا نام منصور ہوگا۔ وہ محمد (ﷺ) کے گھر والوں کی اس طرح تائید کرے گا جیسے قریش نے نبی اکرم ﷺ کی تائید کی تھی۔ ہر مسلمان پر اس کی مدد کرنا واجب ہوگا۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کی دعوت کو قبول کرنا لازم ہوگا۔

Marfat.com

كِتَابُ الْمَلَاحِمِ

کتاب: (امت میں رونما ہونے والے اہم) معرکوں کا بیان

بَابُ مَا يُذْكَرُ فِيْ قَرْنِ الْمِائَةِ

باب: ایک صدی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4291 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوبَ، عَنْ شَرَاحِيلَ بْنِ يَزِيدَ الْمُعَافِرِيِّ، عَنْ اَبِيْ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، فِيمَا اَعْلَمُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا .

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ، لَمْ يَجُزْ بِهِ شَرَاحِيلَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس امت میں، ہر ایک سو سال بعد، اس شخص کو بھیجے گا، جو ان کے لیے دین (کے کام) کی تجدید کرے گا''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبدالرحمٰن نے یہ روایت نقل کی ہے، تاہم وہ شراحیل سے آگے نہیں بڑھا۔

بَابُ مَا يُذْكَرُ مِنْ مَلَاحِمِ الرُّوْمِ

باب: رومیوں کے ساتھ جنگ کے بارے میں جو کچھ مذکور ہے

4292 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، قَالَ: مَالَ مَكْحُولٌ وَّابْنُ اَبِيْ زَكَرِيَّا، اِلٰى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَمِلْتُ مَعَهُمْ، فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنِ الْهُدْنَةِ، قَالَ: قَالَ

4291- إسناده صحيح، وقد احتج بهذا الحديث أحمد بن حنبل، فقال: إن الله يُقيِّض للناس في رأس كل مئة من يُعلِّمهم السنن وينفي عن رسول الله -صلَّى الله عليه وسلم- الكذب. وقد ذكره الحافظ في "توالي التأسيس" ص 49 - 46 من طرق عن أحمد بن حنبل، ثم قال: وهذا يُشعر بأن الحديث كان مشهوراً في ذلك العصر، ففيه تقوية للسند المذكور، مع أنه قوى لثقة رجاله وصححه أيضاً ملا علي القاري في "مرقاة المفاتيح" 1/ 248 "قلنا: أبو علقمة: هو الفارسي المصري سماه ابن عدي: مسلم بن بشار. وهو في كتاب "الرجال" لابن وهب كما في "الكامل" لابن عدي 1/ 123، ومن طريقه أخرجه الطبراني في "الأوسط" (6527)، وابن عدي في "الكامل في الضعفاء 1/ 123"، والحاكم 4/ 522، وأبو عمرو الداني في "الفتن" (364)، والبيهقي في "معرفة السنن والآثار" (422)، وفي "مناقب الشافعي 1/ 53"، والخطيب في "تاريخه 2/ 61 - 62"، وابن عساكر في "تاريخ دمشق 51/ 338".

Marfat.com

جُبَيْرٌ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ذِي مِخْبَرٍ، رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَتَيْنَاهُ فَسَأَلَهُ جُبَيْرٌ عَنِ الْهُدْنَةِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا، فَتَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِكُمْ، فَتُنْصَرُونَ، وَتَغْنَمُونَ، وَتَسْلَمُونَ، ثُمَّ تَرْجِعُونَ حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي تُلُولٍ، فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيبَ، فَيَقُولُ: غَلَبَ الصَّلِيبُ، فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَيَدُقُّهُ، فَعِنْدَ ذَلِكَ تَغْدِرُ الرُّومُ، وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ

❁❁ حسان بن عطیہ بیان کرتے ہیں: مکحول اور ابن ابوزکریا، خالد بن معدان کی طرف روانہ ہوئے، تو میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا، خالد نے جبیر بن نفیر کے حوالے سے ایک روایت نقل کی، جو مصالحت کے بارے میں تھی، تو جبیر نے کہا: آپ لوگ چلیں، ہم حضرت ذی مخبر کی طرف چلتے ہیں، یہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں، ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو جبیر نے ان سے (مسلمانوں اور عیسائیوں) کی مصالحت کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عنقریب تم رومیوں کے ساتھ پُرامن صلح کرو گے اور ان کے ساتھ مل کر ایک دشمن سے جنگ کرو گے، جو ان کے پار رہتا ہوگا اور تم لوگ ان پر غالب آجاؤ گے، تمہیں غنیمت بھی حاصل ہوگی، تم سلامت بھی رہو گے۔ پھر تم وہاں سے واپس آؤ گے اور ٹیلوں والے ایک میدان پڑاؤ کرو گے، تو عیسائیوں میں سے ایک شخص صلیب کو بلند کر کے یہ کہے گا: صلیب غالب آگئی، تو ایک مسلمان غصے میں آجائے گا، وہ اسے قتل کر دے گا اس وقت رومی معاہدے کی خلاف ورزی کریں گے اور جنگ کے لیے کٹھے ہو جائیں گے''۔

4293 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، بِهَذَا الْحَدِيثِ، وَزَادَ فِيهِ: وَيَثُورُ الْمُسْلِمُونَ إِلَى أَسْلِحَتِهِمْ، فَيَقْتَتِلُونَ، فَيُكْرِمُ اللَّهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ، إِلَّا أَنَّ الْوَلِيدَ جَعَلَ الْحَدِيثَ عَنْ جُبَيْرٍ، عَنْ ذِي مِخْبَرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ رَوْحٌ، وَيَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، كَمَا قَالَ عِيسَى

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''مسلمان اپنے اسلحے کی طرف جائیں گے اور لڑائی شروع کر دیں گے، تو اللہ تعالیٰ اس گروہ کو شہادت سے سرفراز کرے گا''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، جو حضرت ذی مخبر کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4293- اسناده صحيح كسابقه وما سلف برقم (2767). أبو عمرو: هو عبد الرحمن ابن عمرو الأوزاعي، والوليد: هو ابن مسلم. وهو في "صحيح ابن حبان" (6708) و (6709) من طريق الوليد بن مسلم، به.

Marfat.com

بَابٌ فِيْ اَمَارَاتِ الْمَلَاحِمِ

باب: ان معرکوں کی نشانیاں

4294 - حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ، وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ، وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطَنْطِينِيَّةَ، وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَّالِ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلٰى فَخِذِ الَّذِيْ حَدَّثَهُ، - اَوْ مَنْكِبِهِ - ثُمَّ قَالَ: اِنَّ هٰذَا لَحَقٌّ كَمَا اَنَّكَ هَاهُنَا، اَوْ كَمَا اَنَّكَ قَاعِدٌ، يَعْنِيْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیت المقدس کا آباد ہونا، یثرب کی آبادی ختم ہونے کا سبب بنے گا اور یثرب کی آبادی ختم ہونے کے نتیجے میں جنگ شروع ہوگی، قسطنطنیہ فتح ہوگا، تو دجال نکلے گا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس شخص کے زانوں پر یا شائد اس کے کندھے پر مارا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ اس طرح ہوگا، جس طرح تم یہاں ہو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جس طرح تم بیٹھے ہوئے ہو''۔

(راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ (کے زانوں یا کندھوں پر ہاتھ مارا تھا)

بَابٌ فِيْ تَوَاتُرِ الْمَلَاحِمِ

باب: معرکوں کا یکے بعد دیگرے ہونا

4295 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سُفْيَانَ الْغَسَّانِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُطَيْبٍ السَّكُونِيِّ، عَنْ اَبِيْ بَحْرِيَّةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَلْحَمَةُ الْكُبْرٰى، وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ، وَخُرُوجُ الدَّجَّالِ فِيْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

4294–حديث ضعيف .عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان حسن الحديث إذا لم يأت بما ينكر او ينفرد بما لا أصل له، وقد تفرد بهذا الحديث ولا يحتمل تفرد مثله به، ولهذا عدّه الحافظ الذهبي في ترجمته من "الميزان "في جملة مناكيره، على انه اختلف عليه في إسناده، كما سيأتي .ومع ذلك جود إسناده ابن كثير في "النهاية!!94 /1 " واخرجه ابو القاسم البغوى في "الجعديات "(3530)، والطحاوى في "شرح مشكل الآثار "(520) والطبرانى في "الكبير /20 "(214)، وابو محمّد البغوى في "شرح السنة "(4252)، وابن عساكر في "تاريخ دمشق 520 /56 "من طريق على بن الجعد، والطحاوى (519) من طريق الهيثم بن جميل، وابن ابى شيبة 135 /15، والخطيب البغدادى في ""تاريخه 223 /10 "من طريق ابى النضر هاشم بن القاسم، ثلاثتهم عن عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان، بهذا الإسناد.

Marfat.com

''بڑی جنگ قسطنطنیہ کا فتح ہونا اور دجال کا ظہور سات مہینوں میں ہوگا''۔

4296 - حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ بَحِيرٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِيْنَةِ سِتُّ سِنِيْنَ، وَيَخْرُجُ الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عِيسَى

❀❀ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بڑی جنگ اور قسطنطنیہ کا فتح ہونا، چھ سال میں ہوگا اور ساتویں سال میں دجال کا ظہور ہوگا''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت عیسیٰ کی روایت سے زیادہ درست ہے۔

بَابٌ فِي تَدَاعِي الْاُمَمِ عَلَى الْاِسْلَامِ

باب: دوسری اقوام کا اسلام کے خلاف اکھٹا ہونا

4297 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي اَبُوْ عَبْدِ السَّلَامِ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوْشِكُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْاَكَلَةُ اِلٰى قَصْعَتِهَا، فَقَالَ قَائِلٌ: وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: بَلْ اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ، وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ، وَلَيَنْزَعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ، وَلَيَقْذِفَنَّ اللّٰهُ فِي قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ: حُبُّ الدُّنْيَا، وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عنقریب ایسا وقت آئے گا، جب دوسری امتیں تمہارے خلاف ایک دوسرے کو یوں بلائیں گی، جس طرح کھانے والے اپنے پیالے پر ایک دوسرے کو بلاتے ہیں، تو کسی نے عرض کی: کیا ان دنوں ہماری قلت اور کمی کی وجہ سے ایسا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جی نہیں) بلکہ تم ان دنوں زیادہ تعداد میں ہوگے، لیکن تم سیلاب کے جھاگ کی طرح ہوگے، اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کے دل سے تمہاری ہیبت کو نکال دے گا اور تمہارے دل میں وہن ڈال دے گا۔

سائل نے دریافت کیا: یارسول اللہ! وہن سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا سے محبت کرنا اور موت کو ناپسند کرنا''

بَابٌ فِي الْمَعْقِلِ مِنَ الْمَلَاحِمِ

باب: ان جنگوں کے درمیان مسلمانوں کے مرکز کا بیان

4298 - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَرْطَاةَ، قَالَ: سَمِعْتُ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ فُسْطَاطَ

Marfat.com

الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوطَةِ، اِلٰى جَانِبِ مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا: دِمَشْقُ، مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ

❀❀ حضرت ابودرداء نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بڑی جنگ کے موقع پر مسلمانوں کا خیمہ (یعنی پڑاؤ) غوطہ کے مقام پر ہوگا، جو ایک شہر کی ایک طرف ہے جس شہر کا نام دمشق ہے اور جو شام کا سب سے بہترین شہر ہے''۔

4299-قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ حُدِّثْتُ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّم: يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ اَنْ يُحَاصَرُوا اِلَى الْمَدِينَةِ حَتّٰى يَكُونَ اَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحٌ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب لوگ شہر (یعنی قسطنطنیہ) کا محاصرہ کرلیں گے، یہاں تک کہ ان کی سب سے دور کی چھاؤنی سلاح کے مقام پر ہوگی''۔

4300-حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَسَلَاحُ قَرِيبٌ مِنْ خَيْبَرَ.

❀❀ زہری فرماتے ہیں: سلاح، خیبر کے قریب ہے۔

بَابُ ارْتِفَاعِ الْفِتْنَةِ فِي الْمَلَاحِمِ

باب: جنگوں کے دوران فتنہ ختم ہوجانا

4301- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، ح وحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ، قَالَ هَارُوْنُ فِيْ حَدِيثِهِ: عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَجْمَعَ اللّٰهُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ سَيْفَيْنِ، سَيْفًا مِنْهَا، وَسَيْفًا مِنْ عَدُوِّهَا

❀❀ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس امت میں دو تلواریں جمع نہیں کرے گا، ان میں سے ایک تلوار ان کی اپنی ہوگی اور ایک ان کے دشمن کی ہوگی''۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ تَهْيِيجِ التُّرْكِ وَالْحَبَشَةِ

باب: ترکوں اور حبشیوں سے بلاوجہ لڑائی مول لینے کی ممانعت

4302- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ، عَنِ السَّيْبَانِيِّ، عَنْ اَبِيْ سُكَيْنَةَ، رَجُلٌ مِنَ الْمُحَرَّرِينَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ

Marfat.com

دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوكُمْ، وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوكُمْ

❀❀ ابوسکینہ، ایک صحابی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حبشیوں کو اس وقت تک ان کے حال پر رہنے دو، جب تک وہ تمہارے درپے نہیں ہوتے اور ترکوں کو اس وقت تک چھوڑے رکھو، جب تک انہوں نے تمہیں چھوڑا ہوا ہے''۔

بَابٌ فِي قِتَالِ التُّرْكِ

باب: ترکوں کے ساتھ جنگ کا تذکرہ

4303 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكَنْدَرَانِيَّ، عَنْ سُهَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ التُّرْكَ، قَوْمًا وُجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ، يَلْبَسُونَ الشَّعْرَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک مسلمان ترکوں سے جنگ نہیں کریں گے، یہ ایسے لوگ ہوں گے، جن کے چہرے چمڑے کی ڈھالوں مانند ہوں گے اور یہ لوگ بالوں سے بنے ہوئے لباس پہنتے ہوں گے''۔

4304 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، وَابْنُ السَّرْحِ، وَغَيْرُهُمَا، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رِوَايَةً، قَالَ ابْنُ السَّرْحِ: - أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ، ذُلْفَ الْأُنُفِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک تم اس قوم کے ساتھ لڑائی نہیں کروگے، جن کے جوتے بالوں سے بنے ہوتے ہیں، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک تم اس قوم سے لڑائی نہیں کروگے جن کی آنکھیں چھوٹی اور ناکیں چپٹی ہوں گی اور ان کے چہرے چمڑے کی ڈھالوں جیسے ہوں گے''۔

4305 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ، حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي حَدِيثٍ: يُقَاتِلُكُمْ قَوْمٌ صِغَارُ الْأَعْيُنِ يَعْنِي التُّرْكَ، قَالَ: تَسُوقُونَهُمْ ثَلَاثَ مِرَارٍ حَتَّى تُلْحِقُوهُمْ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، فَأَمَّا فِي السِّيَاقَةِ الْأُولَى، فَيَنْجُو مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ، وَأَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَنْجُو بَعْضٌ، وَيَهْلِكُ بَعْضٌ، وَأَمَّا فِي الثَّالِثَةِ، فَيُصْطَلَمُونَ أَوْ كَمَا قَالَ

❀❀ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں: جس میں یہ الفاظ ہیں:

Marfat.com

''چھوٹی آنکھوں والی قوم تمہارے ساتھ لڑائی کرے گی، نبی اکرم ﷺ کی مراد ترک تھے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین مرتبہ تم انہیں دھکیلو گے، یہاں تک کہ انہیں جزیرہ عرب کے کنارے تک پہنچا دو گے، جہاں تک پہلی مرتبہ ان کے دھکیلے جانے کا تعلق ہے، تو ان میں سے جو فرار اختیار کرے گا، وہ بچ جائے گا، جہاں تک دوسری مرتبہ دھکیلے جانے کا تعلق ہے، تو ان میں سے کچھ لوگ بچ جائیں گے اور ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے، لیکن جہاں تک تیسری مرتبہ دھکیلے جانے کا تعلق ہے، تو وہ سرے سے ختم ہو جائیں گے (راوی کہتے ہیں: شاید جیسے بھی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا)

بَابٌ فِيْ ذِكْرِ الْبَصْرَةِ

باب: بصرہ کا تذکرہ

4306 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، يُحَدِّثُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَنْزِلُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي بِغَائِطٍ يُسَمُّونَهُ الْبَصْرَةَ، عِنْدَ نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ: دِجْلَةُ، يَكُونُ عَلَيْهِ جِسْرٌ، يَكْثُرُ أَهْلُهَا، وَتَكُونُ مِنْ أَمْصَارِ الْمُهَاجِرِينَ - قَالَ ابْنُ يَحْيَى: قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ: وَتَكُونُ مِنْ أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ - فَإِذَا كَانَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُو قَنْطُورَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوهِ، صِغَارُ الْأَعْيُنِ، حَتَّى يَنْزِلُوا عَلَى شَطِّ النَّهْرِ، فَيَتَفَرَّقُ أَهْلُهَا ثَلَاثَ فِرَقٍ: فِرْقَةٌ يَأْخُذُونَ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَالْبَرِّيَّةَ وَهَلَكُوا، وَفِرْقَةٌ يَأْخُذُونَ لِأَنْفُسِهِمْ وَكَفَرُوا، وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُونَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ ظُهُورِهِمْ، وَيُقَاتِلُونَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ

❀❀ مسلم بن ابوبکرہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری امت کے کچھ لوگ زیریں علاقے میں پڑاؤ کریں گے، جس کا نام بصرہ ہے وہ ایک دریا کے کنارے ہوگا جس کا نام دجلہ ہوگا، اس پر ایک پل ہوگا، اس کی آبادی بہت زیادہ ہوگی اور وہاں دوسرے علاقوں کے آنے والے لوگ رہتے ہوں گے''۔

ابن یحییٰ نے ابوعمر کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''یہ مسلمانوں کا شہر ہوگا، جب آخری زمانہ آئے گا، تو بنوقنطوراء آئیں گے، جن کے چہرے چوڑے اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی، وہ لوگ دریا کے کنارے پر پڑاؤ کریں گے، تو شہر کے لوگ تین حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے، ایک حصہ اپنے بیلوں کی دم پکڑے گا اور وہ جنگل کی طرف جائے گا، وہ لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے، دوسرا گروہ ان سے اپنی جان کی امان حاصل کرے گا، یہ لوگ کافر شمار ہوں گے اور ایک گروہ اپنی اولاد کو ایک طرف کرے گا اور ان کے ساتھ لڑائی کرے گا، یہ لوگ شہید ہوں گے''۔

4307 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا مُوسَى الْحَنَّاطُ، لَا أَعْلَمُهُ

Marfat.com

اِلَّا ذَكَرَهُ عَنْ مُوسَى بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: يَا اَنَسُ، اِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُوْنَ اَمْصَارًا، وَاِنَّ مِصْرًا مِنْهَا يُقَالُ لَهُ: الْبَصْرَةُ - اَوِ الْبُصَيْرَةُ - فَاِنْ اَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا، اَوْ دَخَلْتَهَا، فَاِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا، وَكَلَاءَهَا، وَسُوقَهَا، وَبَابَ اُمَرَائِهَا، وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيهَا، فَاِنَّهُ يَكُونُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ، وَقَوْمٌ يَبِيتُونَ يُصْبِحُونَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

''اے انس! لوگ نئے شہر آباد کریں گے، جن میں سے ایک شہر ہوگا جس کا نام بصرہ ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) بصیراء، اگر تمہارا وہاں سے گزر ہو، یا تم اس شہر میں داخل ہو، تو وہاں کی تھور زدہ زمین اور وہاں کی گھاس اور وہاں کے بازاروں اور وہاں کے امراء کے دروازوں سے بچ کے رہنا اور اس شہر کے اطراف کے علاقے میں رہنا، کیونکہ اس شہر میں دھنس جانا ہوگا، پتھروں کی بارش اور زلزلے ہوں گے، وہاں ایسے لوگ ہوں گے، جو رات گزارین گے، تو اگلے دن صبح وہ بندر اور خنزیر بن چکے ہوں گے''۔

4308- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي، يَقُولُ: انْطَلَقْنَا حَاجِّينَ، فَاِذَا رَجُلٌ، فَقَالَ لَنَا: اِلَى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا: الْاُبُلَّةُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: مَنْ يَضْمَنُ لِي مِنْكُمْ اَنْ يُصَلِّيَ لِي فِي مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ، اَوْ اَرْبَعًا، وَيَقُولَ هٰذِهِ لِاَبِي هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ خَلِيلِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَاءَ، لَا يَقُومُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: هٰذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ

❁❁ ابراہیم بن صالح بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا، ہم لوگ حج کے لیے روانہ ہوئے، وہاں ایک شخص تھا، اس نے ہم سے کہا: تمہارے پڑوس میں ایک بستی ہے، جس کا نام ابلہ ہے، ہم نے جواب دیا: جی ہاں، اس شخص نے کہا: تم میں سے کون مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ مسجد عشار میں میرے لیے دو رکعات (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) چار رکعات نوافل ادا کرے گا اور یہ کہے گا: یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے (ایصالِ ثواب) ہے، میں نے اپنے خلیل حضرت ابوالقاسم رضی اللہ عنہ کو یہ الفاظ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مسجد عشار سے شہداء کو اٹھائے گا، ان کے علاوہ اور کوئی بھی شہدائے بدر کے ساتھ نہیں اٹھے گا''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ مسجد دریا کے کنارے ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْحَبَشَةِ

باب: حبشہ کا تذکرہ

4309- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ اَحْمَدَ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ،

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوكُمْ، فَاِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ اِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حبشیوں کو اس وقت تک ان کے حال پر چھوڑے رکھو، جب تک وہ تمہارے درپے نہیں ہوتے، کیونکہ خانہ کعبہ کے خزانے کو چھوٹی پنڈلیوں والا ایک حبشی شخص ہی نکالے گا۔

بَابُ اَمَارَاتِ السَّاعَةِ

باب: علامات قیامت

4310 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، عَنْ اَبِیْ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ، قَالَ: جَاءَ نَفَرٌ اِلٰى مَرْوَانَ بِالْمَدِيْنَةِ، فَسَمِعُوهُ يُحَدِّثُ فِی الْاٰيَاتِ: اَنَّ اَوَّلَهَا الدَّجَّالُ، قَالَ: فَانْصَرَفْتُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَمْ يَقُلْ شَيْئًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، اَوِ الدَّابَّةُ عَلَى النَّاسِ ضُحًى، فَاَيَّتُهُمَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا، فَالْاُخْرٰى عَلٰى اَثَرِهَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ، وَكَانَ يَقْرَاُ الْكُتُبَ: وَاَظُنُّ اَوَّلَهُمَا خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

❀❀ ابوزرعہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ مدینہ منورہ میں مروان کے پاس آئے تو ان لوگوں نے انہیں (قیامت سے پہلے کی) نشانیوں کے بارے میں یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ ان میں سب سے پہلی نشانی دجال کی ہوگی راوی کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، میں نے ان کے سامنے یہ بات بیان کی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے کچھ نہیں کہا (یعنی اس نے غلط بات بیان کی ہے) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سب سے پہلی نشانی سورج کا مغرب کی طرف سے نکلنا ہوگا (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) چاشت کے وقت ایک جانور کا لوگوں کے سامنے آنا ہوگا، ان میں سے جو بھی نشانی دوسری سے پہلے ہوگی، تو دوسری اس کے فوراً بعد ہوگی''۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ اس وقت تحریریں بھی دیکھتے جا رہے تھے، میرا خیال ہے ان دونوں میں پہلے سورج کے مغرب کی طرف سے نکلنے کا ظہور ہوگا۔

4311 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَهَنَّادٌ، الْمَعْنٰى، قَالَ مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، حَدَّثَنَا فُرَاتٌ الْقَزَّازُ، عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ - وَقَالَ هَنَّادٌ: عَنْ اَبِی الطُّفَيْلِ - عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ الْغِفَارِیِّ، قَالَ: كُنَّا قُعُوْدًا نَتَحَدَّثُ فِی ظِلِّ غُرْفَةٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْنَا السَّاعَةَ، فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ تَكُوْنَ - اَوْ لَنْ تَقُوْمَ - السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ قَبْلَهَا عَشْرُ اٰيَاتٍ: طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَخُرُوْجُ

Marfat.com

الدَّابَّةِ، وَخُرُوجُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَالدَّجَّالُ، وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَالدُّخَانُ، وَثَلَاثَةُ خُسُوفٍ، خَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذَلِكَ تَخْرُجُ نَارٌ مِنَ الْيَمَنِ، مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ، تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ

❁❁ حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالا خانہ کے سائے میں بیٹھے بات چیت کر رہے تھے، ہم نے قیامت کا تذکرہ کیا، تو ہماری آوازیں بلند ہو گئیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک اس سے پہلے دس نشانیاں نمودار نہیں ہو جاتیں، سورج کا مغرب کی طرف سے نکلنا، جانور کا ظہور، یاجوج ماجوج کا خروج، دجال، حضرت عیسیٰ بن مریم، دھواں اور تین مرتبہ دھنسنا۔

ایک دھنسنا مغرب میں ہوگا اور ایک دھنسنا مشرق میں ہوگا اور ایک دھنسنا جزیرہ عرب میں ہوگا اور آخر میں یمن سے، عدن کے ایک گڑھے سے ایک آگ نکلے گی، جو لوگوں کو ہانک کر میدان حشر کی طرف لے جائے گی۔

4312 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا، فَذَاكَ حِينَ: (لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا) (الأنعام: 158) الْآيَةَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک سورج مغرب کی طرف سے نہیں نکل آتا، جب وہ نکل آئے گا اور لوگ اسے دیکھ لیں گے، تو زمین پر موجود تمام لوگ ایمان لے آئیں گے، یہ وہ وقت ہوگا (جس کے بارے میں قرآن نے یہ کہا ہے:)

''اس وقت ایسے کسی شخص کو ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا، جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا، جس نے اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہیں کمائی تھی''

بَابٌ فِي حَسْرِ الْفُرَاتِ عَنْ كَنْزٍ

باب: فرات سے خزانے کا ظاہر ہونا

4312- إسناده صحيح. أبو زرعة: هو ابن عمرو بن جرير بن عبد الله البجلي، وعمارة: هو ابن القعقاع بن شُبْرُمة، ومحمد بن الفضيل: هو ابن غزوان الضبي مولاهم، وأحمد بن أبي شعيب الحراني: هو أحمد بن عبد الله بن أبي شعيب. نسب هنا لجده. أخرجه البخاري (4635)، ومسلم (157)، وابن ماجه (4068)، والنسائي في "الكبرى" (11112) و (11113) من طريق عمارة بن القعقاع به. وأخرجه بلفظه وبنحوه البخاري (4636) و (6506) و (7121)، ومسلم (157) و (158) و (2703) و (2947)، والترمذي (3326)، والنسائي في "الكبرى" (11115) من طرق عن أبي هريرة. وهو في "مسند أحمد" (7161)، و"صحيح ابن حبان" (629) و (6790) و (6838).

Marfat.com

4313 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنِيْ عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُوْنِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب فرات سونے کے خزانے کو ظاہر کرے گا، جو شخص وہاں موجود ہو، وہ اس میں سے کچھ نہ لے''۔

4314 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنِيْ عُقْبَةُ يَعْنِيْ ابْنَ خَالِدٍ، حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''وہ سونے کے پہاڑ کو ظاہر کرے گا''۔

بَابُ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ

باب: دجال کا خروج

4315 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، قَالَ: اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ، وَاَبُوْ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: لَاَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ اَعْلَمُ مِنْهُ، اِنَّ مَعَهُ بَحْرًا مِنْ مَاءٍ، وَنَهْرًا مِنْ نَارٍ، فَالَّذِيْ تَرَوْنَ اَنَّهُ نَارٌ مَاءٌ، وَالَّذِيْ تَرَوْنَ اَنَّهُ مَاءٌ نَارٌ، فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ، فَاَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِيْ يَرَى اَنَّهُ نَارٌ، فَاِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءً، قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيُّ: هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

❀❀ ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ ایک جگہ اکٹھے ہوئے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دجال اور اس کے ساتھ موجود کچھ چیزوں کے بارے میں زیادہ علم رکھتا ہوں، بے شک اس کے ساتھ پانی کا سمندر ہوگا اور آگ کا دریا ہوگا، تو جو آگ محسوس ہو رہی ہوگی، وہ درحقیقت پانی ہوگا اور جو پانی محسوس ہو رہا ہوگا، وہ درحقیقت آگ ہوگی، تم میں سے جو اسے پائے وہ پانی حاصل کرنا چاہتا ہو، تو وہ اس میں سے پیئے، جسے وہ آگ سمجھ رہا ہو، تو اسے پانی مل جائے گا۔

حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

4316 - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: مَا بُعِثَ نَبِيٌّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الدَّجَّالَ، اَلْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ، اَلَا وَاِنَّهُ اَعْوَرُ،

Marfat.com

وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ، وَاِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبًا كَافِرٌ.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس بھی نبی کو مبعوث کیا گیا، اس نے اپنی امت کو کانے، جھوٹے دجال سے ڈرایا ہے، خبردار! وہ کانا ہوگا تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے، اس شخص کی دو آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا۔

4317 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ: ك ف ر

❁❁ شعبہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''ک ف ر'' لکھا ہوگا۔

4318 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے، تاہم اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

''ہر مسلمان اسے پڑھ سکے گا''

4319 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ اَبِي الدَّهْمَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، يُحَدِّثُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنَاَ عَنْهُ، فَوَاللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَاْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ اَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ، مِمَّا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ، اَوْ لِمَا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ هٰكَذَا قَالَ

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص دجال (کے ظہور) کے بارے میں سنے، وہ اس سے بچنے کی کوشش کرے، اللہ کی قسم! آدمی اس کے پاس آئے گا اور وہ یہ سمجھتا ہوگا کہ وہ مومن ہے، لیکن اس کی طرف سے پیش کیے جانے والے شبہات کی وجہ سے اس کی پیروی کرنے لگے گا (یہاں الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

4320 - حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنِي بَحِيرٌ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، اَنَّهُ حَدَّثَهُمْ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنِّي قَدْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰى خَشِيتُ اَنْ لَا تَعْقِلُوا، اِنَّ مَسِيحَ الدَّجَّالِ رَجُلٌ قَصِيرٌ، اَفْحَجُ، جَعْدٌ، اَعْوَرُ مَطْمُوسُ الْعَيْنِ، لَيْسَ بِنَاتِئَةٍ، وَلَا حَجْرَاءَ، فَاِنْ اُلْبِسَ عَلَيْكُمْ، فَاعْلَمُوا اَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ عَمْرُو بْنُ الْاَسْوَدِ وَلِي الْقَضَاءَ

❁❁ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں تمہیں دجال کے بارے میں بتا رہا تھا، لیکن اس کے باوجود مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تمہیں پوری طور سمجھ نہیں آئے گی، دجال

Marfat.com

چھوٹے قد کا شخص ہوگا، وہ دونوں ٹانگیں زیادہ کھول کے چلے گا، اس کے بال گھنگریالے ہوں گے، اس کی ایک طرف کی آنکھ کی جگہ بالکل سپاٹ ہوگی، نہ ابھری ہوئی ہوگی اور نہ ہی دھنسی ہوئی ہوگی، اگر تمہیں پھر بھی مشکل ہو، تو تم یہ بات جان لو کہ تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عمرو بن اسود نامی راوی قضاء کے منصب پر فائز ہوا تھا۔

4321 - حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ الدِّمَشْقِيُّ الْمُؤَذِّنُ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ، وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ، فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ، فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ، قُلْنَا: وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: أَرْبَعُونَ يَوْمًا: يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ، أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ؟ قَالَ: لَا، اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ، ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ، فَيُدْرِكُهُ عِنْدَ بَابِ لُدٍّ، فَيَقْتُلُهُ.

❀❀ حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اگر وہ اس وقت نکلا، جب میں تمہارے درمیان موجود ہوا، تو میں تمہاری طرف سے خود اس سے مقابلہ کروں گا اور اگر وہ اس وقت نکلا، جب میں تمہارے درمیان موجود نہ ہوا، تو ہر شخص اپنی ذات کا دفاع کرے، اور اللہ تعالیٰ میری جگہ ہر مسلمان کا نگہبان ہوگا، تم میں سے جو شخص اس کا زمانہ پائے، وہ اس کے لیے سورہ کہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے، یہ اس کے فتنے سے بچنے کا ذریعہ ہونگی، راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: وہ کتنا عرصہ زمین میں رہے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چالیس دن، جن میں سے ایک دن ایک سال کی طرح ہوگا ایک دن ایک مہینے کی طرح ہوگا، ایک دن ایک ہفتے کی طرح ہوگا اور باقی کے دن تمہارے عام دنوں کی مانند ہوں گے، ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ دن جو ایک سال کی طرح ہوگا، کیا اس دن میں ہمارے لیے ایک دن اور ایک رات کی نمازیں کافی ہوں گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! تم وقت کا اندازہ لگا لینا (اور اس حساب سے نمازیں ادا کرتے رہنا) پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دمشق کے مشرقی حصے میں موجود سفید منارے کے پاس نازل ہوں گے، وہ لد نامی دروازے کے پاس اُسے پائیں گے اور اُسے قتل کر دیں گے۔

4322 - حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ، عَنِ السَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ

4321- إسناده صحيح. وقد جاء تصريح الرواة بسماع بعضهم من بعض عند أحمد ومسلم، فأمنا تدليس التسوية من الوليد -وهو ابن مسلم -ومن صفوان بن صالح -وهو الدمشقي -ابن جابر: هو عبد الرحمن بن يزيد بن جابر. وأخرجه مطولاً ومختصراً مسلم (2937)، والترمذي (2390)، والنسائي في "الكبرى" (7970) و (10717) من طريق عبد الرحمن بن يزيد بن جابر، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حديث غريب حسن صحيح. وأخرجه ابن ماجه (4075)

Marfat.com

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَذَكَرَ الصَّلَوَاتِ مِثْلَ مَعْنَاهُ

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، جس میں راوی نے نمازوں کے بارے میں حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

4323 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ حَدِيثِ اَبِي الدَّرْدَاءِ، يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ، عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: وَكَذَا قَالَ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: مَنْ حَفِظَ مِنْ خَوَاتِيمِ سُورَةِ الْكَهْفِ، وَقَالَ شُعْبَةُ: عَنْ قَتَادَةَ مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ

❁❁ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص سورہ کہف کی ابتدائی دس آیات باقاعدگی سے تلاوت کرلیا کرے گا، وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص سورہ کہف کی آخری آیات یاد کرے گا''

شعبہ نے قتادہ کے حوالے سے سورہ کہف کے آخری حصے کا ذکر کیا ہے۔

4324 - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ آدَمَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ - يَعْنِي عِيسَى - وَاِنَّهُ نَازِلٌ، فَاِذَا رَاَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ: رَجُلٌ مَرْبُوعٌ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ، كَاَنَّ رَاْسَهُ يَقْطُرُ، وَاِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ، فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْاِسْلَامِ، فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيُهْلِكُ اللّٰهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِسْلَامَ، وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ، فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ اَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے اور ان کے یعنی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے درمیان اور کوئی نبی نہیں ہے، وہ نزول کریں گے، جب تم انہیں

4324- حديث صحيح دون قوله "فيصلي عليه المسلمون"، وهذا إسناد منقطع. فإن قتادة -وهو ابن دعامة السدوسي- لم يسمع من عبد الرحمن بن آدم فيما نص عليه ابن معين، نقله عنه ابن أبي حاتم في "المراسيل" (633)، ومع ذلك فقد صحح هذا الإسناد الحافظ ابن حجر في "الفتح 6/ 493"، وقال الحافظ ابن كثير في "النهاية: 1/ 188" "هذا إسناد جيد قوي! وأخرجه الطيالسي (2575)، وابن أبي شيبة 15/ 158 - 159، وإسحاق بن راهويه (43)، وأحمد (9270) و (9634 - 9632)، والطبري في "تفسيره 3/ 291" و 6/ 22، وابن حبان (6814) و (6821)، والآجري في "الشريعة" ص 380، والحاكم 2/ 595 من طرق عن قتادة، به. وأخرجه عبد الرزاق (20845)، وعنه ابن راهويه (44)

Marfat.com

دیکھو گے تو پہچان لو گے، کیونکہ وہ دمیانے قد کے مالک ہوں گے اور ان کا رنگ سرخ وسفید ہوگا، انہوں نے ہلکے زرد رنگ کا لباس پہنا ہوگا، یوں محسوس ہوگا جیسے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے، حالانکہ انہیں پانی نہیں لگا ہوگا، وہ اسلام کے لیے لوگوں کے ساتھ جنگ کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو مار دیں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں اسلام کے علاوہ تمام ادیان کو ختم کر دے گا، وہ دجال کو ہلاک کر دیں گے اور زمین میں 40 سال تک رہیں گے، پھر ان کا انتقال ہوگا، مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے"۔

بَابٌ فِيْ خَبَرِ الْجَسَّاسَةِ

باب: جساسہ کا تذکرہ

4325 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، ثُمَّ خَرَجَ، فَقَالَ: اِنَّهُ حَبَسَنِيْ حَدِيْثٌ كَانَ يُحَدِّثُنِيهِ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ عَنْ رَجُلٍ كَانَ فِيْ جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ، فَاِذَا اَنَا بِامْرَاَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا، قَالَ: مَا اَنْتِ؟ قَالَتْ: اَنَا الْجَسَّاسَةُ، اذْهَبْ اِلٰى ذٰلِكَ الْقَصْرِ، فَاَتَيْتُهُ، فَاِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهُ، مُسَلْسَلٌ فِي الْاَغْلَالِ، يَنْزُو فِيمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، فَقُلْتُ: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا الدَّجَّالُ، خَرَجَ نَبِيُّ الْاُمِّيِّينَ بَعْدُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: اَطَاعُوهُ اَمْ عَصَوْهُ؟ قُلْتُ: بَلْ اَطَاعُوهُ، قَالَ: ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ

❀❀ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر کی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک واقعہ کی وجہ سے میں دیر سے آیا ہوں، جو مجھے تمیم داری نے بیان کیا: اس نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات مجھے بتائی: میں نے سمندری سفر کے دوران ایک جزیرہ میں، ایک عورت کو دیکھا، جو اپنے بال کھینچ رہی تھی، میں نے دریافت کیا تم کون ہو؟ اس عورت نے جواب دیا: میں جساسہ ہوں، تم اس محل کے پاس جاؤ، میں وہاں آیا، تو وہاں ایک شخص تھا جو اپنے بال کھینچ رہا تھا اور زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا وہ تیزی سے اچھل رہا تھا، میں نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا: میں دجال ہوں، کیا امیین کے نبی کا ظہور ہو گیا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اس نے دریافت کیا: لوگوں نے ان کی فرمانبرداری کر لی ہے یا ان کی نافرمانی کی ہے؟ میں نے کہا: انہوں نے اُن کی فرمانبرداری کر لی ہے، تو اس نے کہا: یہ ان کے حق میں بہتر ہے۔

4326 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِيْ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: سَمِعْتُ حُسَيْنًا الْمُعَلِّمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ شَرَاحِيلَ الشَّعْبِيُّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، قَالَتْ: سَمِعْتُ مُنَادِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِيْ: اَنِ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَخَرَجْتُ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ، جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَ: لِيَلْزَمْ كُلُّ

Marfat.com

اِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ؟ قَالُوا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: اِنِّی مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَهْبَةٍ، وَلَا رَغْبَةٍ، وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ اَنَّ تَمِيمًا الدَّارِیَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا، فَجَاءَ فَبَايَعَ وَاَسْلَمَ، وَحَدَّثَنِیْ حَدِيْثًا وَافَقَ الَّذِیْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ، حَدَّثَنِیْ اَنَّهٗ رَكِبَ فِیْ سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ، وَجُذَامٍ، فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِی الْبَحْرِ، وَاَرْفَئُوا اِلٰی جَزِيرَةٍ حِيْنَ مَغْرِبِ الشَّمْسِ، فَجَلَسُوا فِیْ اَقْرُبِ السَّفِينَةِ، فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ،

فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرَةُ الشَّعْرِ، قَالُوا: وَيْلَكِ مَا اَنْتِ؟ قَالَتْ: اَنَا الْجَسَّاسَةُ، انْطَلِقُوا اِلٰی هٰذَا الرَّجُلِ فِیْ هٰذَا الدَّيْرِ، فَاِنَّهٗ اِلٰی خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ، قَالَ: لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا، فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً، فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰی دَخَلْنَا الدَّيْرَ، فَاِذَا فِيهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا، وَاَشَدُّهٗ وَثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ اِلٰی عُنُقِهٖ - فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ - وَسَاَلَهُمْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ، وَعَنْ عَيْنِ زُغَرَ، وَعَنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ، قَالَ: اِنِّی اَنَا الْمَسِيحُ، وَاِنَّهٗ يُوشِكُ اَنْ يُؤْذَنَ لِیْ فِی الْخُرُوجِ، قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاِنَّهٗ فِیْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ، لَا، بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مَرَّتَيْنِ، وَاَوْمَاَ بِيَدِهٖ قِبَلَ الْمَشْرِقِ، قَالَتْ: حَفِظْتُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَاقَ الْحَدِيْثَ.

❁❁ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی کو یہ اعلان کرتے ہوئے سنا: نماز جمع کرنے والی ہے (یعنی تم لوگ اکٹھے ہو جاؤ گے) تو میں نکلی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی، تو منبر پر تشریف فرما ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر شخص اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو؟ میں نے تمہیں کیوں اکٹھا کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں کسی چیز کی خوشخبری سنانے کے لیے یا کسی چیز سے ڈرانے کے لیے نہیں جمع کیا، بلکہ میں نے تمہیں اس لیے جمع کیا ہے، کیونکہ تمیم داری ایک عیسائی شخص تھا وہ آیا اس نے بیعت کی اور اسلام قبول کر لیا، اس نے مجھے ایک بات بتائی جو اس بات کی تائید میں ہے، جو میں نے تمہیں دجال کے بارے میں کہی تھی، اس نے مجھے بتایا کہ وہ ایک بحری جہاز میں سوار ہو کر تیس آدمیوں کے ساتھ روانہ ہوا، جن کا تعلق لخم (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جزام قبیلے سے تھا ایک مہینے تک موجیں انہیں لے کے چلتی رہیں، پھر وہ سورج کے غروب ہونے والی سمت میں ایک جزیرے تک پہنچ گئے، وہ ایک چھوٹی کشتی میں سوار ہو کر جزیرے میں داخل ہو گئے، وہاں انہیں ایک جانور ملا، جس کی دم بھاری تھی اور جسم پر بال بہت زیادہ تھے انہوں نے کہا: تمہارا ستیاناس ہو، تم کون ہو؟ اس جانور نے جواب دیا: میں جساسہ ہوں تم لوگ اس عبادت خانے میں موجود اس شخص کے پاس جاؤ، کیونکہ اسے تمہاری دی ہوئی اطلاعات کے بارے میں دلچسپی ہے، راوی کہتے ہیں: جب اس عورت نے ہمارے سامنے ایک مرد کا نام لیا، تو ہم ڈر گئے کہ کہیں وہ عورت شیطان نہ ہو، ہم لوگ تیزی سے وہاں سے روانہ ہوئے، یہاں تک کہ اس عبادت خانے میں داخل ہو گئے، وہاں ایک انتہائی لمبا تڑنگا انسان موجود تھا، ہم نے ایسا لمبا تڑنگا شخص کبھی نہیں دیکھا تھا، وہ مضبوطی سے بندھا ہوا

Marfat.com

تھا، اس کے ہاتھ گردن پر بندھے ہوئے تھے، اس کے بعد راوی نے پورا واقعہ نقل کیا ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: اس نے ان لوگوں سے بیسان کے کھجوروں کے باغ اور زغر کے چشمے اور اُمّی نبی ﷺ کے بارے میں دریافت کیا، پھر اس نے بتایا کہ میں دجال ہوں، عنقریب مجھے نکلنے کی اجازت مل جائے گی۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شام کے سمندر میں ہے، یا یمن کے سمندر میں ہے، نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے، یہ بات آپ ﷺ نے دو مرتبہ ارشاد فرمائی، پھر آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے مشرق کی طرف اشارہ بھی کیا۔

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سن کر یہ بات یاد کی ہے، اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

4327 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، وَكَانَ لَا يَصْعَدُ عَلَيْهِ إِلَّا يَوْمَ جُمُعَةٍ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ، ثُمَّ ذَكَرَ هٰذِهِ الْقِصَّةَ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَابْنُ صُدْرَانَ بَصْرِيٌّ، غَرِقَ فِي الْبَحْرِ مَعَ ابْنِ مِسْوَرٍ، لَمْ يَسْلَمْ مِنْهُمْ غَيْرُهُ.

❀❀ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی، پھر آپ ﷺ منبر پر چڑھے آپ ﷺ اس سے پہلے کبھی جمعے کے دن کے علاوہ اس پر نہیں چڑھے تھے (اس کے بعد راوی نے یہ واقعہ نقل کیا ہے)

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن صدارن بصری نامی راوی ابن مسور کے ساتھ سمندر میں ڈوب گئے تھے، ان لوگوں میں سے اس روای کے علاوہ اور کوئی نہیں بچا تھا۔

4328 - حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَيْعٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ: إِنَّهُ بَيْنَمَا أُنَاسٌ يَسِيرُونَ فِي الْبَحْرِ، فَنَفِدَ طَعَامُهُمْ، فَرُفِعَتْ لَهُمْ جَزِيرَةٌ، فَخَرَجُوا يُرِيدُونَ الْخُبْزَ، فَلَقِيَتْهُمُ الْجَسَّاسَةُ قُلْتُ لِأَبِي سَلَمَةَ: وَمَا الْجَسَّاسَةُ؟ قَالَ: امْرَأَةٌ تَجُرُّ شَعْرَ جِلْدِهَا وَرَأْسِهَا، قَالَتْ: فِي هٰذَا الْقَصْرِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَسَأَلَ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ، وَعَنْ عَيْنِ زُغَرَ، قَالَ: هُوَ الْمَسِيحُ، فَقَالَ: لِي ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ: إِنَّ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ شَيْئًا مَا حَفِظْتُهُ، قَالَ: شَهِدَ جَابِرٌ أَنَّهُ هُوَ ابْنُ صَيَّادٍ، قُلْتُ: فَإِنَّهُ قَدْ مَاتَ، قَالَ: وَإِنْ مَاتَ، قُلْتُ: فَإِنَّهُ أَسْلَمَ، قَالَ: وَإِنْ أَسْلَمَ، قُلْتُ فَإِنَّهُ قَدْ دَخَلَ الْمَدِينَةَ، قَالَ: وَإِنْ دَخَلَ الْمَدِينَةَ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے منبر پر یہ ارشاد فرمایا:

"کچھ لوگ سمندر میں سفر کر رہے تھے ان کا کھانا ختم ہو گیا تھا، انہیں ایک جزیرہ دکھائی دیا تو کھانے کی تلاش میں وہ اس کے اندر داخل ہو گئے، ان کی ملاقات جساسہ سے ہوئی۔

ولید بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابوسلمہ سے دریافت کیا: جساسہ سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ایک

Marfat.com

عورت ہے جو اپنی کھال اور سر کے بال کھینچ رہی تھی، اس عورت نے کہا: اس محل (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)
جس میں یہ مذکور ہے: محل میں موجود شخص نے بیسان کے نخلستان اور زغر کے چشمے کے بارے میں دریافت کیا اور بتایا: وہ دجال ہے۔

راوی کہتے ہیں: ابوسلمہ نے مجھ سے کہا: اس حدیث میں کچھ چیزیں مجھے یاد نہیں رہی ہیں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی دی ہے کہ دجال ابن صیاد ہے، میں نے کہا: وہ تو مر چکا ہے، انہوں نے کہا: اگر چہ وہ مر چکا ہے (پھر بھی دجال وہی ہے) میں نے کہا: وہ تو مسلمان ہو گیا تھا، انہوں نے کہا: اگر چہ وہ مسلمان ہو گیا تھا (پھر بھی دجال وہی ہے) میں نے کہا: وہ تو مدینہ منورہ میں داخل ہو گیا تھا، تو انہوں نے کہا: اگر چہ وہ مدینہ منورہ میں داخل ہو گیا تھا (پھر بھی دجال وہی ہے)

بَابٌ فِيْ خَبَرِ ابْنِ صَائِدٍ

باب: ابن صائد کا تذکرہ

4329 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَائِدٍ فِيْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهِ، فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ، وَهُوَ غُلَامٌ، فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَ: فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ، ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَاْتِيْكَ؟ قَالَ: يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُلِطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ قَدْ خَبَّاْتُ لَكَ خَبِيْئًا وَخَبَّاَ لَهُ: (يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ) (الدخان: 10)، قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: هُوَ الدُّخُّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْسَاْ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ائْذَنْ لِيْ فَاَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ يَّكُنْ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ - يَعْنِي الدَّجَّالَ - وَاِلَّا يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ فِيْ قَتْلِهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ اصحاب کے ہمراہ ابن صائد کے پاس سے گزرے ان اصحاب میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، ابن صائد اس وقت بنو مغالہ کے ٹیلوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، وہ خود بھی بچہ تھا، اسے اندازہ نہیں ہوا، یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو اس کی پشت پر مارا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ راوی کہتے ہیں: ابن صائد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا اور بولا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ اُمیوں کے رسول ہیں، پھر ابن صیاد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ اور اس

Marfat.com

کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں، پھر نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: تمہارے پاس کیا آتا ہے؟ اس نے کہا: میرے پاس ایک سچا اور ایک جھوٹا آتا ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا معاملہ تم پر خلط ملط ہو گیا ہے، پھر نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: میرے ذہن میں ایک بات ہے (تم بتاؤ کہ وہ کیا ہو سکتی ہے؟)

نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت سوچی تھی:

''جب آسمان واضح دھواں لے کر آئے گا''

ابن صیاد نے کہا یہ ''دخ'' ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو، تم اپنی اوقات سے آگے نہیں بڑھ سکو گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ﷺ مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تو یہ (وہی دجال ہے) تو پھر تم اس پر قابو نہیں پا سکو گے اور اگر یہ وہ نہیں ہے، تو پھر اسے قتل کرنے میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

4330 رضی اللہ عنہ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: وَاللّٰهِ، مَا أَشُكُّ أَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے تھے: اللہ کی قسم! مجھے اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ دجال ''ابن صیاد'' ہی ہے۔

4331 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ أَنَّ ابْنَ صَائِدٍ الدَّجَّالُ، فَقُلْتُ: تَحْلِفُ بِاللّٰهِ، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذٰلِكَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يُنْكِرْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو دیکھا، انہوں نے اللہ تعالیٰ کے نام کا حلف اٹھا کر یہ کہا: ابن صیاد ہی دجال ہے، میں نے کہا: آپ اللہ کے نام کا حلف اٹھا رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں، اسی بات پر اللہ کے نام کا حلف اٹھاتے ہوئے سنا، تو نبی اکرم ﷺ نے ان کا انکار نہیں کیا۔

4332 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حرہ کے دن، ہم نے ابن صیاد کو غیر موجود پایا۔

4333 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ دَجَّالُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک تیس دجال نہیں آئیں گے، ان میں سے ہر ایک اس بات کا دعویدار

Marfat.com

ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے"۔

4334- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِیْ ابْنَ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابًا دَجَّالًا، كُلُّهُمْ يَكْذِبُ عَلَى اللّٰهِ، وَعَلٰى رَسُوْلِهِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک تیس دجال ظہور پذیر نہیں ہوں گے، ان میں سے ہر ایک اللہ اور اس کے رسول کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتا ہوگا"۔

4335- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ جَرِيْرٍ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: قَالَ عَبِيْدَةُ السَّلْمَانِیُّ بِهٰذَا الْخَبَرِ: قَالَ: فَذَكَرَ نَحْوَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: اَتَرٰى هٰذَا مِنْهُمْ؟ يَعْنِی الْمُخْتَارَ، فَقَالَ عُبَيْدَةُ: اَمَا اِنَّهُ مِنَ الرُّءُوْسِ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، راوی کہتے ہیں: جب انہوں نے یہ بات نقل کی، تو میں نے دریافت کیا: کیا آپ کے خیال میں یہ ان لوگوں میں سے ہے، یعنی مختار؟ تو عبیدہ نے کہا: یہ تو ان کا سردار ہے۔

بَابُ الْاَمْرِ وَالنَّهْیِ

باب: حکم دینا اور منع کرنا

4336- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِیُّ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ بَذِيْمَةَ، عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلٰى بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ، كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ، فَيَقُوْلُ: يَا هٰذَا، اتَّقِ اللّٰهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ، فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ، ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ، فَلَا يَمْنَعُهُ ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ اَكِيْلَهُ وَشَرِيْبَهُ وَقَعِيْدَهُ، فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِكَ ضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، ثُمَّ قَالَ: (لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ) اِلٰى قَوْلِهِ (فَاسِقُوْنَ) (المائدة: 81)، ثُمَّ قَالَ: كَلَّا وَاللّٰهِ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَلَتَاْخُذُنَّ عَلٰى يَدَيِ الظَّالِمِ، وَلَتَاْطُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا، وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بنی اسرائیل میں داخل ہونے والا سب سے پہلا نقص یہ تھا کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے ملتا تھا تو اسے کہتا تھا: اے بندے! اللہ سے ڈر اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے رک جاؤ؛ کیونکہ یہ تمہارے لیے حلال نہیں ہے، پھر وہ اگلے دن اسے ملتا، تو اسے منع نہیں کرتا تھا، کیونکہ اس نے اس کے ساتھ کھانا، پینا اور بیٹھنا ہوتا تھا، جب لوگوں نے ایسا کیا، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان اختلافات پیدا کر دیئے، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

Marfat.com

''بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے جن لوگوں نے کفر کیا، ان پر حضرت داؤد ؑ اور حضرت عیسیٰ بن مریم ؑ کی زبانی لعنت کی گئی ہے''۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! تم لوگ ضرور نیکی کا حکم دیتے رہو گے اور برائی سے منع کرتے رہو گے اور ظالم کے ہاتھ کو پکڑتے رہو گے اور حق کی طرف اسے زبردستی لے جاؤ گے اور اسے حق کا پابند کرو گے۔

4337 - حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ الْحَنَّاطُ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ، زَادَ: اَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ، ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوَاهُ الْمُحَارِبِيُّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمٍ الْاَفْطَسِ، عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَرَوَاهُ خَالِدٌ الطَّحَّانُ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ

❁❁ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

''یا تو اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلافات پیدا کر دے گا، یا پھر وہ تمہیں اپنی رحمت سے اس طرح دور کر دے گا، جس طرح انہیں دور کیا تھا''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4338 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، ح وحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، الْمَعْنٰى، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: بَعْدَ اَنْ حَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ، وَتَضَعُوْنَهَا عَلٰى غَيْرِ مَوَاضِعِهَا: (عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ) (المائدة: 105)، قَالَ عَنْ خَالِدٍ، وَاِنَّا سَمِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ، اَوْشَكَ اَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَقَالَ عَمْرٌو: عَنْ هُشَيْمٍ، وَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِىْ، ثُمَّ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُغَيِّرُوْا، ثُمَّ لَا يُغَيِّرُوْا، اِلَّا يُوْشِكُ اَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَرَوَاهُ كَمَا قَالَ خَالِدٌ اَبُوْ اُسَامَةَ: وَجَمَاعَةٌ، وَقَالَ شُعْبَةُ فِيْهِ: مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِىْ هُمْ اَكْثَرُ مِمَّنْ يَعْمَلُهُ

❁❁ قیس بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد یہ بیان فرمایا:

''اے لوگو! تم لوگ ایک آیت تلاوت کرتے ہو اور اس کا غلط مطلب بیان کرتے ہو (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''تم پر اپنا خیال رکھنا لازم ہے، جب تم ہدایت پا جاؤ، تو جو گمراہ ہے، وہ تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا''

Marfat.com

ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جب لوگ کسی ظالم کو دیکھیں گے اور اس کا ہاتھ نہیں روکیں گے، تو اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب نازل کرے گا''
ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:
''جس قوم میں گناہ ہونے لگیں اور لوگ انہیں روکنے کی قدرت رکھتے ہوں، لیکن نہ روکیں، تو ان سب پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوگا''۔
امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ایک اور سند کے حوالے سے منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:
''جب کسی قوم میں گناہوں پر عمل ہونے لگے اور (اسے روکنے کی قدرت رکھنے والے لوگ) ان لوگوں سے زیادہ ہوں، جو گناہوں پر عمل کرتے ہیں''۔

4339 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ، اَظُنُّهُ عَنِ ابْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ جَرِيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ، يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُغَيِّرُوْا عَلَيْهِ، فَلَا يُغَيِّرُوْا، اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّمُوْتُوْا

❁❁ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص کسی ایسی قوم میں ہو، جس میں گناہوں پر عمل کیا جاتا ہو، اور وہ لوگ اس بات کی قدرت رکھتے ہوں کہ اسے ختم کر سکیں اور پھر وہ اسے ختم نہ کریں، تو ان کے مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب نازل کرے گا''

4340 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ رَاٰى مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ اَنْ يُّغَيِّرَهُ بِيَدِهٖ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ - وَقَطَعَ هَنَّادٌ بَقِيَّةَ الْحَدِيْثِ، وَفَّاهُ ابْنُ الْعَلَاءِ: - فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ، فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ بِلِسَانِهٖ فَبِقَلْبِهٖ، وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص کوئی برائی دیکھے، وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے ختم کر سکتا ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ اسے اپنے ہاتھ کے ذریعے ختم کر دے''
یہاں راوی نے کچھ الفاظ مختلف بیان کیے ہیں، آگے چل کے یہ الفاظ ہیں:
''اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو، تو اپنی زبان کے ذریعے (اسے روکنے کی کوشش کرے) اگر وہ اپنی زبان کے ذریعے (روکنے کی) استطاعت نہ رکھتا ہو، تو اپنے دل میں (اسے برا سمجھے) اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے''۔

4341 - حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ الْعَتَكِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ حَكِيْمٍ، قَالَ:

Marfat.com

حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ اللَّخْمِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيُّ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا ثَعْلَبَةَ، كَيْفَ تَقُولُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ: (عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ) (المائدة: 105) ؟ قَالَ: أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْهَا خَبِيرًا، سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: بَلِ ائْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوفِ، وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا، وَهَوًى مُتَّبَعًا، وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً، وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ، فَعَلَيْكَ - يَعْنِي - بِنَفْسِكَ، وَدَعْ عَنْكَ الْعَوَامَّ، فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ، الصَّبْرُ فِيهِ مِثْلُ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ، لِلْعَامِلِ فِيهِمْ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ، وَزَادَنِي غَيْرُهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ

❁❁ ابوامیہ شیبانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: اے ابوثعلبہ! آپ اس آیت کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟

''تم پر اپنے آپ کی (فکر کرنا) لازم ہے'' تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم نے ایک ایسے شخص سے اس کے بارے میں دریافت کیا ہے، جو اس کے بارے میں علم رکھتا ہے، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بلکہ تم نیکی کا حکم دیتے رہو اور برائی سے منع کرتے رہو، یہاں تک کہ جب تم دیکھو کہ کنجوسی کی پیروی ہونے لگی ہے اور خواہش نفس کے پیروکاری ہونے لگی ہے اور دنیا کو ترجیح دی جارہی ہے، اور ہر رائے دینے والا اپنی رائے کے بارے خود پسندی کا شکار ہے، تو اس وقت تم پر صرف اپنے آپ کو بچانا لازم ہے، تم دوسروں کی فکر چھوڑ دو، تمہارے بعد صبر کے دن آنے والے ہیں، ان میں صبر کرنا، یوں محسوس ہوگا، جیسے آگ کا انگارہ پکڑنا، اس وقت میں عمل کرنے والے کو، اس جیسے پچاس عمل کرنے والوں کے برابر ثواب ملے گا''

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ان لوگوں میں سے پچاس عمل کرنے والوں جتنا ثواب ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں میں سے پچاس عمل کرنے والوں جتنا اجر ملے گا''۔

4342 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، أَنَّ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ أَبِي حَازِمٍ، حَدَّثَهُمْ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَيْفَ بِكُمْ وَبِزَمَانٍ أَوْ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ زَمَانٌ يُغَرْبَلُ النَّاسُ فِيهِ غَرْبَلَةً، تَبْقَى حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ، قَدْ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ، وَأَمَانَاتُهُمْ، وَاخْتَلَفُوا، فَكَانُوا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، فَقَالُوا: وَكَيْفَ بِنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: تَأْخُذُونَ مَا تَعْرِفُونَ، وَتَذَرُونَ مَا تُنْكِرُونَ، وَتُقْبِلُونَ عَلَى أَمْرِ خَاصَّتِكُمْ، وَتَذَرُونَ أَمْرَ عَامَّتِكُمْ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هٰكَذَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس زمانے میں تم لوگوں کا کیا عالم ہوگا؟ (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) عنقریب ایسا زمانہ آئے گا جس میں لوگوں

Marfat.com

کو چھان لیا جائے گا، اور صرف چھان بورا باقی رہ جائے گا، ان کے معاہدوں میں (وعدہ خلافی) اور ان کی امانتوں میں (خیانت) مل جائے گی، وہ لوگ ایک دوسرے سے اختلاف رکھیں گے اور وہ یوں ہو جائیں گے، نبی اکرم ﷺ نے ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں، لوگوں نے عرض کی:

یارسول اللہ! اس وقت ہمارا کیا ہوگا؟ (یا ہمیں کیا کرنا چاہیے؟) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''تم اسے اختیار کرنا، جسے تم نیکی سمجھتے ہو، اور اسے چھوڑ دینا، جسے تم برائی سمجھتے ہو اور تم صرف اپنی فکر کرنا اور دوسروں کی فکر چھوڑ دینا''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول کی ہے۔

4343- حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ اَبِي الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ ذَكَرَ الْفِتْنَةَ، فَقَالَ: اِذَا رَاَيْتُمُ النَّاسَ قَدْ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ، وَخَفَّتْ اَمَانَاتُهُمْ، وَكَانُوْا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ، قَالَ: فَقُمْتُ اِلَيْهِ، فَقُلْتُ: كَيْفَ اَفْعَلُ عِنْدَ ذٰلِكَ، جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ؟ قَالَ: الْزَمْ بَيْتَكَ، وَامْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَخُذْ بِمَا تَعْرِفُ، وَدَعْ مَا تُنْكِرُ، وَعَلَيْكَ بِاَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ، وَدَعْ عَنْكَ اَمْرَ الْعَامَّةِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ ہم نبی اکرم ﷺ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے فتنوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''جب تم لوگوں کو دیکھو کہ ان کے وعدوں میں وعدہ خلافی شامل ہوگئی ہے اور امانت کا معاملہ کم حیثیت کا ہو گیا ہے اور لوگ اس طرح ہو گئے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کر کے فرمایا: راوی کہتے ہیں: میں اٹھ کر نبی اکرم ﷺ کے قریب ہوا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ ﷺ پر فدا کرے، میں اس وقت کیا کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے گھر میں رہو اور اپنی زبان پر قابو رکھو، جسے تم نیکی سمجھتے ہو، اس پر عمل کرو اور جسے تم برائی سمجھتے ہو اس سے بچ جاؤ، اور تم صرف اپنا خیال رکھنا اور دوسرے لوگوں کے معاملے کو چھوڑ دینا''۔

4344- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ، اَوْ اَمِيْرٍ جَائِرٍ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والا جہاد ظالم حکمران کے سامنے انصاف کی بات کہنا ہے''۔

(یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

Marfat.com

4345 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ زِيَادِ الْمُوصِلِيُّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ، عَنِ الْعُرْسِ ابْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيئَةُ فِي الْاَرْضِ، كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا - وَقَالَ مَرَّةً: اَنْكَرَهَا - كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا، وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا، كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا

❀❀ حضرت عرس بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب زمین میں کوئی غلطی کی جائے، تو جو شخص وہاں موجود ہو، وہ اسے ناپسند کرے (ایک مرتبہ راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) وہ اس کا انکار کرے، تو یہ اس طرح ہوگا کہ جس طرح وہ وہاں موجود ہی نہیں تھا اور جو شخص وہاں موجود نہیں تھا، وہ اگر اس غلطی سے راضی ہو، تو یہ اس طرح ہوگا، جیسے وہ بھی وہاں موجود تھا''۔

4346 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ، عَنْ مُغِيرَةَ ابْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، قَالَ: مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص وہاں موجود ہو اور اسے برا سمجھے، تو وہ یوں ہوگا، جیسے وہاں موجود نہیں تھا''۔

4347 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَهٰذَا لَفْظُهُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ. وَقَالَ سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَنْ يَهْلَكَ النَّاسُ حَتّٰى يَعْذِرُوا، اَوْ يُعْذِرُوا مِنْ اَنْفُسِهِمْ

❀❀ ابوبختری بیان کرتے ہیں: ایک صحابی نے مجھے یہ بات بتائی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگ اس وقت تک ہلاکت کا شکار نہیں ہوں گے، جب تک وہ اپنی ذات کے حوالے سے معذور (یعنی گنہگار) نہیں ہو جاتے''۔

(راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے آپ کو معذور قرار نہیں دیتے (گناہوں کا برملا اعتراف نہیں کرتے)۔

بَابُ قِيَامِ السَّاعَةِ

باب: قیامت قائم ہونا

4348 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ

4347- إسناده صحيح. أبو البختري: هو سعيد بن فيروز ويقال: سعيد بن فيروز أبو عمران الطائي مولاهم. وأخرجه أبو عبيد القاسم بن سلام في "غريبه 1/ 131"، وأحمد (18289) و(22506)، وابن أبي الدنيا في "العقوبات" (1)، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات" (132)، والقضاعي في "مسند الشهاب" (886)، وأبو محمد البغوي في "شرح السنة" (4157) من طريق شعبة بن الحجاج، بهذا الإسناد.

Marfat.com

عَبْدِ اللّٰهِ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِيْ آخِرِ حَيَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ، فَقَالَ: اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ، فَاِنَّ عَلٰى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَوَهِلَ النَّاسُ فِيْ مَقَالَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تِلْكَ فِيْمَا يَتَحَدَّثُوْنَ عَنْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ، وَاِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ، يُرِيْدُ بِاَنْ يَّنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ کے آخری دنوں میں ایک رات عشاء کی نماز پڑھائی، جب سلام پھیرا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ارشاد فرمایا: تمہاری اس رات کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ آج سے ٹھیک ایک سو سال کے بعد کوئی شخص باقی نہیں ہوگا' جو اس وقت روئے زمین پر موجود ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: تو لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے بارے میں غلط فہمی کا شکار ہو گئے جو ایک سو سال کے بارے میں تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا: آج جو روئے زمین پر موجود ہے، وہ باقی نہیں رہے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ یہ صدی ختم ہو جائے گی۔ (روئے زمین پر موجود ہر شخص اس سے پہلے فوت ہو چکا ہوگا)

4349 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ سَهْلٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يُّعْجِزَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ مِنْ نِّصْفِ يَوْمٍ

❁❁ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس امت کو نصف دن سے عاجز نہیں رکھے گا''۔

4350 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ، حَدَّثَنِيْ صَفْوَانُ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تَعْجِزَ اُمَّتِيْ عِنْدَ رَبِّهَا اَنْ يُّؤَخِّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ، قِيْلَ لِسَعْدٍ: وَكَمْ نِصْفُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ؟ قَالَ: خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ

❁❁ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے یہ امید ہے کہ میری امت اپنے پروردگار کے بارگاہ میں، اس لیے عاجز نہیں ہوگی، کہ وہ نصف دن تک انہیں موخر رکھے''۔

حضرت سعد سے دریافت کیا گیا نصف دن کتنا ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا ''پانچ سو سال کا''۔

4350- اسناده ضعيف لانقطاعه شريح بن عبيد لم يدرك سعد بن ابي وقاص. وقد روى الحديث من طريق آخر لكنه ضعيف ايضاً. ابو المغيرة: هو عبد القدوس بن الحجاج الخولاني. واخرجه نعيم بن حماد في "الفتن" (1788) و (1958)، واحمد (1464) و (1465)، والطبراني في "مسند الشاميين" (1449)، وابو نعيم في "الحلية 6/117"، والحاكم 4/424 من طريق ابي بكر بن عبد الله بن ابي مريم، عن راشد بن سعد، عن سعد بن ابي وقاص. وابن ابي مريم ضعيف، وراشد روايته عن سعد مرسلة كما قال ابو زرعة. وانظر "الفتح" 11/350 - 352.

Marfat.com

كِتَابُ الْحُدُوْدِ

کتاب: حدود کے بارے میں روایات

بَابُ الْحُكْمِ فِيمَنِ ارْتَدَّ

باب: جو شخص مرتد ہو جائے اس کا حکم

4351 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا اَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ عَلِيًّا، عَلَيْهِ السَّلَام اَحْرَقَ نَاسًا ارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: لَمْ اَكُنْ لِاُحْرِقَهُمْ بِالنَّارِ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ، وَكُنْتُ قَاتِلَهُمْ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَام، فَقَالَ: وَيْحَ ابْنِ عَبَّاسٍ

❁❁ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرتد ہو جانے والے کچھ لوگوں کو جلوا دیا، اس بات کی اطلاع حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ملی تو انہوں نے فرمایا: میں انہیں آگ کے ذریعے نہ جلاتا، کیوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرح کا عذاب نہ دو''

لیکن میں نے انہیں قتل کروا دینا تھا، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنا دین تبدیل کرے اسے قتل کر دو''

جب اس بات کی اطلاع حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملی، تو انہوں نے کہا: ابن عباس کا ستیاناس ہو۔

4352 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ، يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ،

4351–إسناده صحيح .أيوب :هو ابن أبي تميمة السختياني، وإسماعيل بن إبراهيم :هو المعروف بابن عُلَيَّة .وأخرجه البخاري (3017) و (6922)، وابن ماجه (2535)، والترمذي (1525)، والنسائي في "الكبرى "(3509) و (3510) من طرق عن أيوب السختياني، والنسائي (3511) من طريق قتادة، كلاهما عن عكرمة، به .ورواية ابن ماجه والنسائي الثانية والثالثة مختصرة بلفظ: "من بدل دينه فاقتلوه." وهو في "مسند أحمد "(1871)، و"صحيح ابن حبان "(4476) و (5606).

4352–إسنادة صحيح .عبد الله :هو ابن مسعود، ومسروق :هو ابن الأجدع، والأعمش :هو سليمان بن مِهران، وأبو معاوية :هو محمود بن خازم الضرير .وأخرجه البخاري (6878)، ومسلم (1676)، وابن ماجه (2534)، والترمذي (1460)، والنسائي في "الكبرى "(3465) و (6898) من طريق سليمان الأعمش، بهذا الإسناد .وهو في "مسند أحمد "(3621)، و"صحيح ابن حبان" (4407) و (5976).

Marfat.com

وَاَنِّی رَسُوْلُ اللّٰهِ، اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ: الثَّيِّبُ الزَّانِیْ، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو مسلمان اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، میں اللہ کا رسول ہوں، اس کا خون تین میں سے کسی ایک صورت میں جائز ہو سکتا ہے، شادی شدہ زانی، جان کے بدلے میں جان اور اپنے دین کو ترک کر کے (مسلمانوں کی) جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والا شخص''۔

4353 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْبَاهِلِیُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ، يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ: رَجُلٌ زَنٰی بَعْدَ اِحْصَانٍ، فَاِنَّهُ يُرْجَمُ، وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، فَاِنَّهُ يُقْتَلُ، اَوْ يُصْلَبُ، اَوْ يُنْفَى مِنَ الْاَرْضِ، اَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا، فَيُقْتَلُ بِهَا

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو مسلمان اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں، اس کا خون تین میں سے کسی ایک صورت میں حلال ہو سکتا ہے، ایک وہ شخص جو شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کا ارتکاب کرے، اسے سنگسار کر دیا جائے گا، ایک وہ شخص جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے کے لیے نکلے، اسے قتل کر دیا جائے گا، یا صلیب پر چڑھا دیا جائے گا، یا جلاوطن کر دیا جائے گا، یا پھر کسی نے کسی کو قتل کیا ہو، تو اس کے بدلے میں اسے قتل کیا جائے''۔

4354 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَمُسَدَّدٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی: اَقْبَلْتُ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِیَ رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ، اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِیْ، وَالْاٰخَرُ عَنْ يَسَارِیْ، فَكِلَاهُمَا سَاَلَ الْعَمَلَ، وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ، فَقَالَ: مَا تَقُوْلُ يَا اَبَا مُوْسٰی - اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ؟ - قُلْتُ: وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا اَطْلَعَانِیْ عَلٰی مَا فِیْ اَنْفُسِهِمَا، وَمَا شَعَرْتُ اَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ، وَكَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ قَلَصَتْ، قَالَ: لَنْ نَسْتَعْمِلَ - اَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ - عَلٰی عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهُ، وَلٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ يَا اَبَا مُوْسٰی - اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ -، فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ، ثُمَّ اَتْبَعَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ مُعَاذٌ، قَالَ: انْزِلْ، وَاَلْقٰی لَهُ وِسَادَةً، وَاِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوْثَقٌ، قَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا كَانَ يَهُوْدِيًّا، فَاَسْلَمَ، ثُمَّ رَاجَعَ دِيْنَهُ دِيْنَ السُّوْءِ، قَالَ: لَا اَجْلِسُ حَتّٰی يُقْتَلَ، قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، قَالَ: اجْلِسْ نَعَمْ، قَالَ: لَا اَجْلِسُ حَتّٰی يُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَاَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ، ثُمَّ تَذَاكَرَا قِيَامَ اللَّيْلِ، فَقَالَ: اَحَدُهُمَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: اَمَّا اَنَا فَاَنَامُ وَاَقُوْمُ، اَوْ اَقُوْمُ وَاَنَامُ، وَاَرْجُوْ فِیْ نَوْمَتِیْ مَا اَرْجُوْ فِیْ قَوْمَتِیْ

Marfat.com

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے ساتھ اشعر قبیلے کے دو آدمی بھی تھے، ایک میرے دائیں طرف تھا اور دوسرا بائیں طرف تھا، ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (کسی سرکاری ذمہ داری) کی درخواست کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابوموسیٰ! تم کیا کہتے ہو؟ (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں) اے عبداللہ بن قیس! میں نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے، ان دونوں نے مجھے اس بارے میں نہیں بتایا، جو ان کے ذہن میں تھا، اور مجھے بھی یہ اندازہ نہیں تھا، یہ دونوں کسی سرکاری ذمے داری کی درخواست کریں گے، راوی بیان کرتے ہیں: یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونٹ کے نیچے تھی، جس کی وجہ سے وہ کچھ اوپر کی طرف اٹھ گیا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم یہ ذمہ داری کسی ایسے شخص کو نہیں دیں گے، جو اس کا طلب گار ہوگا، البتہ اے ابوموسیٰ! تم جاؤ (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) اے عبداللہ بن قیس!، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن بھیج دیا، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو ان کے پیچھے بھیجا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے، تو انہوں نے کہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اتریں، انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے تکیہ رکھا وہاں ایک شخص بندھا ہوا موجود تھا، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا: یہ پہلے یہودی تھا، پھر مسلمان ہو گیا، اس کے بعد اس نے اپنا دین تبدیل کر کے بُرا دین اختیار کر لیا (یعنی مرتد ہو گیا) تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا، جب تک اسے قتل نہیں کر دیا جاتا، جو اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ ہے، تو حضرت ابوموسیٰ اشعری نے کہا: ٹھیک ہے، آپ بیٹھیں، حضرت معاذ نے کہا: میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا، جب تک اسے قتل نہیں کر دیا جاتا، جو اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ ہے، ایسا تین مرتبہ ہوا، تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اسے قتل کر دیا گیا، پھر ان دونوں حضرات نے رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے بعد بات چیت کی، تو ان میں سے ایک نے یعنی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: جہاں تک میرا تعلق ہے، تو میں سو بھی جاتا ہوں اور نوافل بھی پڑھتا ہوں (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) میں نوافل بھی پڑھتا ہوں اور سو بھی جاتا ہوں اور مجھے اپنے سونے میں بھی اسی ثواب کی امید ہے، جو اپنے نوافل ادا کرنے میں ہوتی ہے"۔

4355 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا الْحِمَّانِيُّ، يَعْنِي عَبْدَ الْحَمِيدِ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، وَبُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَدِمَ عَلَيَّ مُعَاذٌ، وَأَنَا بِالْيَمَنِ، وَرَجُلٌ كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ فَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَلَمَّا قَدِمَ مُعَاذٌ، قَالَ: لَا أَنْزِلُ عَنْ دَابَّتِي حَتَّى يُقْتَلَ، فَقُتِلَ، قَالَ أَحَدُهُمَا: وَكَانَ قَدْ اسْتُتِيبَ قَبْلَ ذَلِكَ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ تشریف لائے، میں ان دنوں (یمن کا) حکمران تھا، ایک شخص پہلے یہودی تھا، پھر مسلمان ہوا پھر وہ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گیا، جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ تشریف لائے، تو انہوں نے

4355- إسناده حسن من أجل عبد الحميد بن عبد الرحمن الحماني وطلحة بن يحيى - وهو ابن طلحة بن عبيد الله التيمي - لهما صدوقان حسناً الحديث. وقال الحافظ في "الفتح": 12/ 275 "هذه الرواية أقوى من رواية المسعودي عن القاسم" قلت: يعني الرواية الآتية برقم (4357). وأخرجه البيهقي 8/ 206 من طريق أبي داود، بهذا الإسناد.

Marfat.com

فرمایا: میں اپنی سواری سے اس وقت تک نیچے نہیں اتروں گا، جب تک اسے قتل نہیں کر دیا جاتا، تو اسے قتل کر دیا گیا، یہاں ایک راوی یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس سے پہلے اسے توبہ کا موقع دے دیا گیا تھا۔

4356 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا حَفْصٌ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ، قَالَ: فَاُتِيَ اَبُو مُوسَى بِرَجُلٍ قَدِ ارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ، فَدَعَاهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً اَوْ قَرِيبًا مِنْهَا، فَجَاءَ مُعَاذٌ، فَدَعَاهُ، فَاَبَى، فَضَرَبَ عُنُقَهُ.

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، لَمْ يَذْكُرِ الْاِسْتِتَابَةَ، وَرَوَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي مُوسَى، لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْاِسْتِتَابَةَ.

❁❁ یہی واقعہ ایک اور سند کے ہمراہ ابو بردہ کے حوالے سے منقول ہے، وہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا، جو اسلام کو چھوڑ کے مرتد ہو گیا تھا، تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیس دن تک، یا اس کے قریب (دنوں تک) اسے اسلام کی دعوت دی، پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ تشریف لائے، انہوں نے بھی اسے دعوت دی، اس نے تسلیم نہیں کیا، تو اس کی گردن اڑا دی گئی۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبدالملک نامی راوی نے ابو بردہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، اس میں انہوں نے توبہ کروانے کا ذکر نہیں کیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے، اس روایت میں بھی توبہ کروانے کا ذکر نہیں کیا ہے۔

4357 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ، بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: فَلَمْ يَنْزِلْ حَتّٰى ضُرِبَ عُنُقُهُ وَمَا اسْتَتَابَهُ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اس وقت تک سواری سے نیچے نہیں اترے، جب تک اس شخص کی گردن نہیں اڑا دی گئی، انہوں نے اس شخص سے توبہ بھی نہیں کروائی۔

4358 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِي سَرْحٍ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَزَلَّهُ الشَّيْطَانُ، فَلَحِقَ بِالْكُفَّارِ، فَاَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقْتَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَاسْتَجَارَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَاَجَارَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن سعد بن ابوسرح، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کتابت کرتا تھا، شیطان نے اسے بہکایا، تو وہ کفار کے ساتھ جا کر مل گیا، فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اسے قتل کر دیا جائے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے امان کی درخواست کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے امان دے دی۔

Marfat.com

4359 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: زَعَمَ السُّدِّيُّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ، اخْتَبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ سَرْحٍ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَجَاءَ بِهٖ حَتّٰى اَوْقَفَهٗ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بَايِعْ عَبْدَ اللّٰهِ، فَرَفَعَ رَاْسَهٗ، فَنَظَرَ اِلَيْهِ ثَلَاثًا، كُلُّ ذٰلِكَ يَاْبٰى، فَبَايَعَهٗ بَعْدَ ثَلَاثٍ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ: اَمَا كَانَ فِيْكُمْ رَجُلٌ رَشِيْدٌ يَقُوْمُ اِلٰى هٰذَا حَيْثُ رَاٰنِیْ كَفَفْتُ يَدِیْ عَنْ بَيْعَتِهٖ، فَيَقْتُلُهٗ؟ فَقَالُوْا: مَا نَدْرِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا فِیْ نَفْسِكَ، اَلَّا اَوْمَاْتَ اِلَيْنَا بِعَيْنِكَ؟ قَالَ: اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِیْ لِنَبِيٍّ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ خَائِنَةُ الْاَعْيُنِ

❁❁ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن عبداللہ بن سعد، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس چھپ گیا وہ اسے لے کر آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لا کر کھڑا کر دیا، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! عبداللہ سے بیعت لے لیجئے (یعنی اسلام کی بیعت لے لیجئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھا کر تین مرتبہ اس کی طرف دیکھا، ہر مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی درخواست پر عمل نہیں کیا، تین مرتبہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بیعت لے لی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تمہارے درمیان کوئی سمجھ دار آدمی نہیں تھا جب میں نے اس سے بیعت لینے سے ہاتھ روک لیا تھا، تو وہ اٹھ کر اس کی طرف جاتا اور اسے قتل کر دیتا؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں اندازہ نہیں ہو سکا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذہن میں کیا ہے؟ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آنکھ کے ذریعے ہماری طرف اشارہ کر دیتے (تو ہم اس پر عمل کر لیتے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی نبی کے لیے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ اس کی آنکھ خیانت کرنے والی ہو۔

4360 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلَى الشِّرْكِ، فَقَدْ حَلَّ دَمُهٗ

❁❁ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی غلام مفرور ہو کر مشرکین کے علاقے کی طرف چلا جائے، تو اس کا خون حلال ہو جاتا ہے''

بَابُ الْحُكْمِ فِيْمَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرے اس کا حکم

4361 - حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوْسَى الْخُتَّلِيُّ، اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عُثْمَانَ

4360- حديث صحيح، وهذا إسناد اختُلف في وقفه ورفعه على أبي إسحاق -وهو عمرو بن عبد الله السبيعي- لكن لا يضر وقف من وقفه، لأنه ثبت مرفوعاً من غير طريق أبي إسحاق السبيعي، ولأنه في حكم المرفوع. وأخرجه النسائي في "الكبرى" (3501) عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي (3502) من طريق القاسم بن يزيد، عن إسرائيل بن يونس السبيعي، عن جده، به. وخالف القاسمَ خالدُ بنُ عبد الرحمن وأحمد بن خالد الوهبي عند النسائي (3503) و (3504) فروياه عن إسرائيل، عن جده موقوفاً. وأخرجه مرفوعاً مسلم (69) من طريق داود بن أبي هند والنسائي (3498) من طريق منصور بن المعتمر، ومسلم (70) والنسائي (3499) من طريق جرير بن عبد الحميد،

Marfat.com

الشَّحَّامِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، اَنَّ اَعْمَى كَانَتْ لَهُ اُمُّ وَلَدٍ تَشْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَقَعُ فِيهِ، فَيَنْهَاهَا، فَلَا تَنْتَهِي، وَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ، جَعَلَتْ تَقَعُ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَشْتُمُهُ، فَاَخَذَ الْمِغْوَلَ فَوَضَعَهُ فِي بَطْنِهَا، وَاتَّكَا عَلَيْهَا فَقَتَلَهَا، فَوَقَعَ بَيْنَ رِجْلَيْهَا طِفْلٌ، فَلَطَّخَتْ مَا هُنَاكَ بِالدَّمِ، فَلَمَّا اَصْبَحَ ذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ: اَنْشُدُ اللّٰهَ رَجُلًا فَعَلَ مَا فَعَلَ لِي عَلَيْهِ حَقٌّ اِلَّا قَامَ، فَقَامَ الْاَعْمَى يَتَخَطَّى النَّاسَ وَهُوَ يَتَزَلْزَلُ حَتّٰى قَعَدَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنَا صَاحِبُهَا، كَانَتْ تَشْتُمُكَ، وَتَقَعُ فِيكَ، فَاَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي. وَاَزْجُرُهَا، فَلَا تَنْزَجِرُ، وَلِي مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ، وَكَانَتْ بِيْ رَفِيقَةً، فَلَمَّا كَانَ الْبَارِحَةَ جَعَلَتْ تَشْتُمُكَ، وَتَقَعُ فِيكَ، فَاَخَذْتُ الْمِغْوَلَ فَوَضَعْتُهُ فِي بَطْنِهَا، وَاتَّكَاْتُ عَلَيْهَا حَتّٰى قَتَلْتُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اشْهَدُوْا اَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک نابینا شخص تھا، جس کی ایک ام ولد تھی، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتی تھی اور آپ کی شان میں گستاخی کرتی تھی، وہ شخص اسے روکتا تھا، لیکن وہ عورت باز نہیں آتی تھی، وہ شخص اسے ڈانٹتا تھا، لیکن وہ عورت پھر بھی باز نہیں آتی تھی، ایک رات اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ گفتگو شروع کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہنا شروع کیا، تو اس نابینا نے ایک برچھا لے کر اس عورت کے پیٹ پر رکھا اور اس پر وزن ڈال کر اس عورت کو قتل کر دیا، اس عورت کی دونوں ٹانگوں کے درمیان ایک بچہ گرا، تو وہاں اتنا خون تھا کہ وہ اس میں لت پت ہو گیا، اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس صورت حال کا ذکر کیا گیا، لوگ اکٹھے ہو گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں اس شخص کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ خواہ وہ جو شخص بھی ہے، جس نے یہ کیا ہے، اگر میرا اس پر کوئی حق ہے تو وہ کھڑا ہو جائے، راوی کہتے ہیں: تو وہ دیہاتی لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا وہ لڑکھڑا رہا تھا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر بیٹھ گیا، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اس عورت کا قاتل ہوں، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتی تھی میں اسے منع کرتا تھا لیکن وہ رکتی نہیں تھی، میں اسے ڈانٹتا تھا وہ باز نہیں آتی تھی، میرے اس سے دو بچے بھی ہیں، جو موتیوں کی طرح ہیں، اس کا میرے ساتھ بڑا اچھا تعلق تھا، گزشتہ رات اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہنا شروع کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی، تو میں نے برچھا لے کر اسے اس کے پیٹ پر رکھا اور اس پر وزن ڈال کر اسے قتل کر دیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''خبردار! تم لوگ گواہ ہو جاؤ، اس عورت کا خون رائیگاں ہے''۔

4362- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيهِ، فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتّٰى مَاتَتْ، فَاَبْطَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا

Marfat.com

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتی تھی، ایک شخص نے اس کا گلہ گھونٹ دیا، یہاں تک کہ وہ مرگئی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خون کو رائیگاں قرار دیا۔

4363 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَنُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطَرِّفٍ، عَنْ اَبِي بَرْزَةَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَتَغَيَّظَ عَلٰى رَجُلٍ، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: تَاْذَنُ لِي يَا خَلِيفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: فَاَذْهَبَتْ كَلِمَتِي غَضَبَهُ، فَقَامَ، فَدَخَلَ، فَاَرْسَلَ اِلَيَّ، فَقَالَ: مَا الَّذِي قُلْتَ آنِفًا؟ قُلْتُ: ائْذَنْ لِي اَضْرِبُ عُنُقَهُ، قَالَ: اَكُنْتَ فَاعِلًا لَوْ اَمَرْتُكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: لَا وَاللّٰهِ، مَا كَانَتْ لِبَشَرٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: هٰذَا لَفْظُ يَزِيدَ، قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: اَيْ لَمْ يَكُنْ لِاَبِي بَكْرٍ اَنْ يَقْتُلَ رَجُلًا اِلَّا بِاِحْدَى الثَّلَاثِ الَّتِي قَالَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُفْرٌ بَعْدَ اِيمَانٍ، اَوْ زِنًا بَعْدَ اِحْصَانٍ، اَوْ قَتْلُ نَفْسٍ بِغَيْرِ نَفْسٍ، وَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْتُلَ

❁❁ ابوبرزہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا، انہیں ایک شخص پر غصہ آیا، انہوں نے اس پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا، تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول کے خلیفہ! آپ مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن اڑا دیتا ہوں، راوی کہتے ہیں: میری بات پر ان کا غصہ ختم ہوگیا، وہ کھڑے ہوئے گھبرا کے اندر تشریف لے گئے، انہوں نے مجھے پیغام بھجوایا اور فرمایا: ابھی تم نے کیا کہا تھا؟ میں نے کہا: آپ مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن اڑا دیتا ہوں، انہوں نے دریافت کیا: اگر میں تمہیں ہدایت کرتا، تو کیا تم نے ایسا کر لینا تھا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی انسان کے لیے (یہ درست) نہیں ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ یزید کے نقل کردہ ہیں۔

امام احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ حق حاصل نہیں تھا کہ وہ کسی شخص کو قتل کریں، سوائے تین میں سے کسی ایک صورت کے، جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرنا، شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرنا، یا پھر جان کے بدلے میں جان''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں حق حاصل تھا کہ آپ کسی کو قتل کروا دیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُحَارَبَةِ

باب: ڈاکہ زنی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4364 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ قَوْمًا

Marfat.com

مِنْ عُكْلٍ - اَوْ قَالَ: مِنْ عُرَيْنَةَ - قَدِمُوا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ، فَاَمَرَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ، وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا، فَانْطَلَقُوْا، فَلَمَّا صَحُّوْا، قَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرُهُمْ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ، فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ آثَارِهِمْ، فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتّٰى جِيْءَ بِهِمْ، فَاَمَرَ بِهِمْ، فَقُطِعَتْ اَيْدِيْهِمْ، وَاَرْجُلُهُمْ، وَسُمِرَ اَعْيُنُهُمْ، وَاُلْقُوْا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ، فَلَا يُسْقَوْنَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ: فَهٰؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَقُوْا، وَقَتَلُوْا، وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ، وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عکل (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) عرینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، مدینہ منورہ کی آب وہوا انہیں موافق نہیں آئی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اونٹنیوں کے پاس چلیں جائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت کی کہ وہ ان کے پیشاب اور ان کے دودھ کو پئیں، جب وہ لوگ چلے گئے، تو وہاں تندرست ہو گئے، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے، اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دن کے ابتدائی حصے میں ملی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے تعاقب میں لوگ روانہ کیے، ابھی دن نہیں چڑھا تھا کہ وہ لوگ انہیں پکڑ کے لے آئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے، ان کی آنکھوں میں سلاخیں پھیر دیں گئیں اور انہیں پتھریلی زمین پر ڈال دیا گیا، وہ پانی مانگتے تھے، انہیں پانی نہیں دیا جاتا تھا۔

ابوقلابہ کہتے ہیں: یہ وہ لوگ تھے، جنہوں نے چوری کی، قتل کیا، ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا، اور اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی۔

4365 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، بِاِسْنَادِهٖ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، قَالَ فِيْهِ: فَاَمَرَ بِمَسَامِيْرَ فَاُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ، وَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ، وَاَرْجُلَهُمْ، وَمَا حَسَمَهُمْ،

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت سلاخیں گرم کی گئیں اور وہ ان کی آنکھوں میں پھیر دی گئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں داغ نہیں لگوائے (یعنی خون بند کروانے کی کوشش نہیں کی)۔

4366 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا، ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، قَالَ فِيْهِ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَلَبِهِمْ قَافَةً، فَاُتِيَ بِهِمْ، قَالَ: فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ ذٰلِكَ: ﴿اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ، وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا﴾ (المائدة: 33) الْاٰيَةَ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے تعاقب میں لوگوں کو بھیجا، انہیں لایا گیا، اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

Marfat.com

''وہ لوگ، جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں، اور زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں، ان کی سزا یہی ہے''۔

4367 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، وَقَتَادَةُ، وَحُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ، قَالَ اَنَسٌ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَحَدَهُمْ يَكْدِمُ الْاَرْضَ بِفِيهِ عَطَشًا حَتّٰى مَاتُوا

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت میں کٹوا دیئے''

اس روایت کے آغاز میں یہ الفاظ ہیں: وہ لوگ اونٹوں کو ہانک کر لے گئے اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ پیاس کی شدت کی وجہ سے زمین کو چاٹ رہا تھا، یہاں تک کہ وہ لوگ (اسی حالت میں) مر گئے۔

4368 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، بِهٰذَا الْحَدِيْثِ نَحْوَهُ، زَادَ: ثُمَّ نَهٰى عَنِ الْمُثْلَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ خِلَافٍ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، وَسَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ، عَنْ ثَابِتٍ، جَمِيعًا عَنْ اَنَسٍ، لَمْ يَذْكُرَا: مِنْ خِلَافٍ، وَلَمْ اَجِدْ فِي حَدِيْثِ اَحَدٍ قَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ، اِلَّا فِي حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''پھر مثلہ کرنے سے منع کر دیا گیا''

اس روایت میں انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمت میں کاٹے گئے تھے، یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے، اور ان دونوں نے بھی یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمت میں کاٹے گئے تھے۔

4367-إسناده صحيح .حميد :هو ابن أبي حميد الطويل، وقتادة :هو ابن دِعامة السَّدُوسيُّ، وثابت :هو ابن أسلم البُنانى، وحماد: هو ابن سلمة. وأخرجه مختصراً الترمذى (72) و (1951) و (2164) من طريق حماد بن سلمة، به وأخرجه النسائى فى "الكبرى" (3483) من طريق حماد بن سلمة، عن قتادة وثابت، به . وأخرجه البخاري (5685) من طريق سلام بن مسكين، عن ثابت وحده، به . وأخرجه البخارى (4192) و (5727)، ومسلم (1671)، والنسائى (290) و (3481) و (3482) من طريق سعيد بن أبى عروبة، والبخارى (5686)، ومسلم (1671) من طريق همام بن يحيى، والبخارى (1501) من طريق شعبة بن الحجاج، ثلاثتهم عن قتادة وحده، به. وأخرجه مسلم (1671)، والنسائى (7527) من طريق هُشَيم بن بشير، وابن ماجه (2578) و (3503) من طريق عبد الوهّاب الثقفى، والنسائى (3477) من طريق عَبد الله بن عُمر وغيره، و (3478) و (7524) من طريق إسماعيل بن جعفر المدنى، و (3479) و (7525) من طريق خالد بن الحارث و (3480) من طريق ابن أبى عدى، كلهم عن حميد الطويل وحده، به.

Marfat.com

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حماد بن سلمہ کی نقل کردہ روایت کے علاوہ اور کسی روایت میں یہ الفاظ مجھے نہیں ملے کہ ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت میں کاٹے گئے تھے۔

4369 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ - قَالَ اَحْمَدُ: هُوَ یَعْنِیْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ نَاسًا اَغَارُوْا عَلٰی اِبِلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَاقُوْهَا، وَارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ، وَقَتَلُوْا رَاعِیَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنًا، فَبَعَثَ فِیْ آثَارِهِمْ، فَاُخِذُوْا، فَقَطَّعَ اَیْدِیَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ، وَسَمَلَ اَعْیُنَهُمْ، قَالَ: وَنَزَلَتْ فِیْهِمْ آیَةُ الْمُحَارَبَةِ، وَهُمُ الَّذِیْنَ اَخْبَرَ عَنْهُمْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْحَجَّاجَ حِیْنَ سَاَلَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں پر حملہ کیا اور انہیں ہانک کر لے گئے، وہ لوگ اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو گئے، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو، جو مومن شخص تھا، قتل کر دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تلاش میں لوگوں کو بھیجا، انہیں پکڑ کر لایا گیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا دیئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیروا دیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: محاربہ کے حکم سے متعلق آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی، یہ وہ لوگ ہیں، جن کے بارے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حجاج بن یوسف کو بتایا تھا، جب اس نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تھا۔

4370 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا قَطَّعَ الَّذِیْنَ سَرَقُوْا لِقَاحَهُ، وَسَمَلَ اَعْیُنَهُمْ بِالنَّارِ، عَاتَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ ذٰلِكَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْا اَوْ یُصَلَّبُوْا﴾ (المائدة: 33) الْاٰیَةَ

ابوزناد بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے (ہاتھ پاؤں) کٹوا دیئے، جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانور چوری کیے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی آنکھوں میں آگ کی سلائیاں پھیروا دیں، تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں عتاب کرتے ہوئے یہ آیت نازل کی:

"بے شک، وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہے، زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں، ان کا بدلہ یہ ہے کہ انہیں قتل کر دیا جائے، یا انہیں مصلوب کر دیا جائے"

4371 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا، ح وحَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ، قَالَ: كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ الْحُدُوْدُ یَعْنِیْ حَدِیْثَ اَنَسٍ

محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: یہ روایت حدود کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی ہے، یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت۔

Marfat.com

4372 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ﴾ (المائدة: 33) إِلَى قَوْلِهِ: ﴿غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (البقرة: 173)، نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْمُشْرِكِينَ، فَمَنْ تَابَ مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يُقْدَرَ عَلَيْهِ، لَمْ يَمْنَعْهُ ذَلِكَ أَنْ يُقَامَ فِيهِ الْحَدُّ الَّذِي أَصَابَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''بے شک وہ لوگ' جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں' اور زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں' ان کی جزاء یہ ہے کہ انہیں قتل کر دیا جائے' یا مصلوب کر دیا جائے' یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمت میں کاٹ دیئے جائیں' یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے'' یہ آیت یہاں تک ہے

''مغفرت کرنے والا' رحم کرنے والا''

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) یہ آیت مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی تھی، ان پر قابو پانے سے پہلے ان میں سے جو شخص توبہ کر لیتا ہے، تو یہ چیز اس کے لیے اس بارے میں رکاوٹ نہیں بنے گی، کہ اس پر وہ حد قائم کی جائے، جو اس پر لاگو ہوتی ہے۔

بَابٌ فِي الْحَدِّ يُشْفَعُ فِيهِ

باب: کسی حد کے بارے میں سفارش کرنے کا حکم

4373 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ، فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا؟ - يَعْنِي - رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: وَمَنْ يَجْتَرِئُ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أُسَامَةُ، أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ؟ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ، فَقَالَ: إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَايْمُ اللَّهِ، لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ، لَقَطَعْتُ يَدَهَا

4373- إسناده صحيح. عُروة: هو ابن الزبير بن العوّام، وابن شهاب: هو محمّد بن مسلم ابن شهاب الزهري، والليث: هو ابن سعد. وأخرجه البخاري (3475) و (3732) و (3733) و (4304) و (6787) و (6788)، ومسلم (1688)، وابن ماجه (2547)، والترمذي (1493)، والنسائي في "الكبرى" (7349 - 7341) من طرق عن الزهري، به. إلا أن النسائي في الموضع الثاني قال: أتى النبيَّ -صلى الله عليه وسلم- بسارق، وهو مخالف لرواية الجماعة عن الزهري. وهو في "مسند أحمد" (24138) و (25297)، و"صحيح ابن حبان" (4402).

Marfat.com

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قریش ایک مخزومی عورت کے بارے میں بہت پریشان ہوئے، جس نے چوری کا ارتکاب کیا تھا، ان لوگوں نے کہا: اس عورت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کون بات کر سکتا ہے؟ پھر انہوں نے سوچا، یہ جرأت صرف حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کر سکتے ہیں، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں بات کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اسامہ! کیا تم اللہ تعالیٰ کی ایک حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''تم سے پہلے کے لوگ اس وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو گئے کہ جب ان میں سے کوئی صاحب حیثیت شخص چوری کرتا تھا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کوئی کمزور شخص چوری کرتا تھا، تو وہ اس پر حد جاری کر دیتے تھے، اللہ کی قسم! اگر محمد کی صاحبزادی فاطمہ نے چوری کی ہوتی، تو میں اس کا بھی ہاتھ کٹوا دیتا''۔

4374 - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَتِ امْرَأَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا، وَقَصَّ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ، قَالَ: فَقَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهَا.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَى ابْنُ وَهْبٍ، هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ فِيهِ كَمَا قَالَ اللَّيْثُ: إِنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، بِإِسْنَادِهِ فَقَالَ: اسْتَعَارَتِ امْرَأَةٌ، وَرَوَى مَسْعُودُ بْنُ الْأَسْوَدِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا الْخَبَرِ، قَالَ: سَرَقَتْ قَطِيفَةً مِنْ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فَعَاذَتْ بِزَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مخزومی عورت کوئی چیز مانگ کر لے جاتی تھی اور پھر مکر جاتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد لیث کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک اور سند کے ساتھ زہری کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک عورت نے چوری کی، یہ فتح مکہ کے موقع کی بات ہے، یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن شہاب کے حوالے سے منقول ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: ایک عورت نے عاریت کے طور پر کوئی چیز لی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: ایک عورت نے چوری کی، پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی پناہ میں آ گئی۔

Marfat.com

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے۔اس روایت کو سفیان بن عیینہ سے نقل کرنے میں اختلاف کیا گیا ہے، بعض راویوں نے یہ کہا ہے: وہ عورت عارضی استعمال کے لیے کوئی چیز لیتی تھی (اور واپس نہیں کرتی تھی) جبکہ بعض راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس عورت نے چوری کی تھی، ایک سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ الفاظ منقول ہیں: اس عورت نے عارضی استعمال کے لیے کوئی چیز لی، اس کے بعد پوری حدیث ہے۔

جبکہ دیگر راویوں نے زہری کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں چوری کی، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

4375 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ، قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَيْدٍ - نَسَبَهُ جَعْفَرٌ إِلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ إِلَّا الْحُدُودَ.

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''معزز لوگوں کے لغزشوں سے درگزر کیا کرو، البتہ حدود کا حکم مختلف ہے''

بَابُ الْعَفْوِ عَنِ الْحُدُودِ مَا لَمْ تَبْلُغِ السُّلْطَانَ

باب: حد کے مقدمات، جب تک قاضی تک نہیں پہنچتے اس وقت تک انہیں معاف کرنا

4376 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعَافَوُا الْحُدُودَ فِيمَا بَيْنَكُمْ، فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حدود کے مقدمات کو اپنے درمیان ہی معاف کر دیا کرو، مجھ تک حد سے متعلق جو مقدمہ پہنچے گا، اس کو لاگو کرنا لازم ہوگا''

بَابٌ فِي السَّتْرِ عَلَى أَهْلِ الْحُدُودِ

باب: اہل حدود کی پردہ پوشی

4377 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ مَاعِزًا، أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ، وَقَالَ لِهَزَّالٍ: لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ

Marfat.com

كَانَ خَيْرًا لَكَ

٭٭ یزید بن نعیم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چار مرتبہ (زنا کا ارتکاب کرنے) اقرار کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ہزال رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''اگر تم اپنے کپڑے کے ذریعے اس پر پردہ ڈال دیتے، تو یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر تھا''

4378 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، اَنْ هَزَّالًا اَمَرَ مَاعِزًا اَنْ يَّاْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُخْبِرَهُ

٭٭ ابن منکدر بیان کرتے ہیں: حضرت ہزال رضی اللہ عنہ نے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتائیں۔

بَابٌ فِيْ صَاحِبِ الْحَدِّ يَجِيءُ فَيُقِرُّ

باب: حد کا مجرم اگر خود آ کر اقرار کرلے

4379 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ امْرَاَةً خَرَجَتْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيدُ الصَّلَاةَ، فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ، فَتَجَلَّلَهَا، فَقَضٰى حَاجَتَهُ مِنْهَا، فَصَاحَتْ، وَانْطَلَقَ، فَمَرَّ عَلَيْهَا رَجُلٌ، فَقَالَتْ: اِنَّ ذَاكَ فَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا، وَمَرَّتْ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، فَقَالَتْ: اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا، فَانْطَلَقُوا، فَاَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِيْ ظَنَّتْ اَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا، فَاَتَوْهَا بِهِ، فَقَالَتْ: نَعَمْ هُوَ هٰذَا، فَاَتَوْا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَمَرَ بِهِ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَنَا صَاحِبُهَا، فَقَالَ لَهَا اذْهَبِيْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: يَعْنِي الرَّجُلَ الْمَاْخُوذَ، وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا: ارْجُمُوهُ، فَقَالَ: لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا اَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَاهُ اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، اَيْضًا عَنْ سِمَاكٍ

٭٭ علقمہ بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں، ایک عورت گھر سے نکلی وہ نماز کے لیے جانا چاہ رہی تھی، اس کو ایک شخص ملا، اس نے اس عورت پر حملہ کر کے اس سے اپنی خواہش پوری کی، وہ عورت چیختی رہی لیکن وہ شخص چلا گیا، پھر ایک اور شخص وہاں سے گزرا، تو اس عورت نے کہا: اس شخص نے میرے ساتھ یہ یہ کچھ کیا ہے، کچھ مہاجرین وہاں سے گزرے، تو اس عورت نے کہا: اس شخص نے میرے ساتھ یہ یہ کیا ہے پھر وہ لوگ گئے، انہوں نے اس شخص کو پکڑا جس کے

Marfat.com

بارے میں عورت نے یہ بیان کیا تھا کہ اس نے اس عورت کے ساتھ زنا کیا ہے، وہ اس شخص کو لے کر اس عورت کے پاس آئے، اس عورت نے کہا: جی ہاں! یہ وہ شخص ہے، وہ لوگ اس شخص کو لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے، جب نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا، تو اس عورت کا مجرم شخص کھڑا ہوا، جس نے اس کے ساتھ زنا کیا تھا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے یہ جرم کیا ہے، نبی اکرم ﷺ نے اس عورت سے فرمایا: تم چلی جاؤ! اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت کر دی ہے، اور نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کے بارے میں اچھے کلمات کہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یعنی وہ شخص جسے پکڑا گیا تھا اور جس شخص نے اس عورت کے ساتھ زنا کیا تھا، اس کے بارے میں آپ ﷺ نے یہ فرمایا: اسے سنگسار کر دو، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اس شخص نے ایسی توبہ کی ہے، اگر تمام اہل مدینہ ایسی توبہ کر لیتے، تو یہ ان سب کی طرف سے قبول ہوتی''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسباط بن نصر نے بھی یہ روایت سماک سے نقل کی ہے۔

بَابٌ فِي التَّلْقِينِ فِي الْحَدِّ

باب: حد میں تلقین کرنا

4380 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ، مَوْلَى أَبِي ذَرٍّ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أُتِيَ بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ، قَالَ: بَلَى، فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ، وَجِيءَ بِهِ، فَقَالَ: اسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ فَقَالَ: أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ ثَلَاثًا

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

❁❁ حضرت ابوامیہ مخزومی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک چور کو لایا گیا، جس نے اعتراف کر لیا تھا، لیکن اس کے پاس سے سامان نہیں ملا تھا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا یہ خیال ہے کہ تم نے چوری نہیں کی: اس نے عرض کی: جی ہاں! (یعنی میں نے چوری کی ہے) نبی اکرم ﷺ نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ اپنی بات دوہرائی، پھر آپ ﷺ کے حکم کے تحت اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اور اسے لایا گیا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرو، اس نے

4380- صحيح لغيره، وهذا إسناد ضعيف لجهالة ابي المنذر مولى ابي ذر فلم يرو عنه غير إسحاق بن عبد الله بن ابي طلحة حماد :هو ابن سلمة. واخرجه ابنُ ماجه (2597)، والنسائي في "الكبرى "(7322) من طريق حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وهو في "مسند احمد "(22508). وله شاهد من حديث ابي هريرة عند الطحاوي في "شرح معاني الآثار 3/ 168 "، والدارقطني (3163)، والحاكم 4/ 381، والبيهقي 8/ 271،

Marfat.com

عرض کی: میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ طلب کرتا ہوں، تو نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ دعا کی: اے اللہ! اس کی توبہ قبول کرلے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَعْتَرِفُ بِحَدٍّ وَلَا يُسَمِّيهِ

باب: آدمی کا کسی قابل حد جرم کا اعتراف کرنا، لیکن اس کا نام نہ لینا

4381- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ، حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ، أَنَّ رَجُلًا، أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا، فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، قَالَ تَوَضَّأْتَ حِينَ أَقْبَلْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هَلْ صَلَّيْتَ مَعَنَا حِينَ صَلَّيْنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اذْهَبْ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ عَفَا عَنْكَ

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے، آپ مجھ پر حد جاری کردیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم آئے تھے اس وقت تم نے وضو کرلیا تھا؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: جب ہم نے نماز ادا کی، تو کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز ادا کی؟ اس نے عرض کی: جی ہاں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ! اللہ تعالیٰ نے تم سے درگزر کرلیا ہے۔

بَابٌ فِي الِامْتِحَانِ بِالضَّرْبِ

باب: مار پیٹ کر کے تفتیش کرنا۔

4382- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ، حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَرَازِيُّ، أَنَّ قَوْمًا، مِنَ الْكَلَاعِيِّينَ سُرِقَ لَهُمْ مَتَاعٌ، فَاتَّهَمُوا أُنَاسًا مِنَ الْحَاكَةِ، فَأَتَوُا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَبَسَهُمْ أَيَّامًا ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُمْ، فَأَتَوُا النُّعْمَانَ، فَقَالُوا: خَلَّيْتَ سَبِيلَهُمْ بِغَيْرِ ضَرْبٍ، وَلَا امْتِحَانٍ، فَقَالَ النُّعْمَانُ: مَا شِئْتُمْ، إِنْ شِئْتُمْ أَنْ أَضْرِبَهُمْ فَإِنْ خَرَجَ مَتَاعُكُمْ فَذَاكَ، وَإِلَّا أَخَذْتُ مِنْ ظُهُورِكُمْ مِثْلَ مَا أَخَذْتُ مِنْ ظُهُورِهِمْ، فَقَالُوا: هَذَا حُكْمُكَ؟ فَقَالَ: هَذَا حُكْمُ اللَّهِ، وَحُكْمُ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: إِنَّمَا أَرْهَبَهُمْ بِهَذَا الْقَوْلِ، أَيْ لَا يَجِبُ الضَّرْبُ إِلَّا بَعْدَ الِاعْتِرَافِ

4381- إسناده صحيح. أبو عمار: هو شداد بن عبد الله القرشي الدمشقي، والأوزاعي: هو عبد الرحمن بن عمرو الفقيه المشهور. وأخرجه النسائي في "الكبرى" (7274 - 7272) من طرق عن الأوزاعي، و (7275) من طريق عكرمة بن عمار، كلاهما عن أبي أمامة. وأخرجه النسائي (7271)

Marfat.com

۞۞ ازہر بن عبداللہ حرازی بیان کرتے ہیں: کلاع قبیلے کے کچھ لوگوں کا سامان چوری ہو گیا، انہوں نے اس بارے میں جولاہوں پر الزام عائد کیا، ان لوگوں کو نبی اکرم ﷺ کی صحابی حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا، انہوں نے انہیں کئی دن قید میں رکھا پھر چھوڑ دیا، وہ لوگ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: آپ نے ان کی پٹائی کیے بغیر ان سے تفتیش کیے بغیر انہیں چھوڑ دیا ہے، تو حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم چاہو تو میں ان کی پٹائی کر دیتا ہوں، اگر تمہارا سامان مل گیا تو ٹھیک ہے، ورنہ میں اس کے بدلے میں تمہاری بھی اتنی پٹائی کروں گا، جتنی ان کے پٹائی کی ہوگی، ان لوگوں نے دریافت کیا: کیا یہ آپ کا فیصلہ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ اللہ کا فیصلہ ہے اس کے رسول کا فیصلہ ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اصل میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ ان لوگوں کو اس بات کے ذریعے ڈرانا چاہ رہے تھے، یعنی مار پیٹ اس وقت ہوتی ہے، جب اعتراف ہو چکا ہو۔

بَابُ مَا يُقْطَعُ فِيهِ السَّارِقُ

باب: چور کا ہاتھ کس چیز کی چوری پر کاٹا جائے گا

4383 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْهُ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْطَعُ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا

۞۞ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک چوتھائی دینار (یا اس سے زیادہ کی قیمت والی چیز) کی چوری پر ہاتھ کٹوا دیا تھا۔

4384 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ح وحَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا، قَالَ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: الْقَطْعُ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا

۞۞ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ (قیمت والی چیز کی چوری) پر چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا''۔

احمد بن صالح نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''ایک چوتھائی دینار یا زیادہ (قیمت والی چیز کی چوری پر) ہاتھ کاٹا جائے گا''

4385 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

4383–إسناده صحيح. عمرة: هي بنت عبد الرحمن بن سعد بن زرارة، والزهري: هو محمد بن مسلم بن شهاب، وسفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه البخاري (6789)، ومسلم (1684)، وابن ماجه (2585)، والترمذي (1511)، والنسائي في "الكبرى" (7361) و (7365) و (7366) و (7368) من طرق عن ابن شهاب الزهري، به. وأخرجه البخاري (6791)، ومسلم (1684)، والنسائي (7369) و (7370) و (7374) و (7375) و (7376) و (7379) و (7380) و (7383) من طرق عن عمرة بنت عبد الرحمن، عن عائشة. وأخرجه موقوفاً على عائشة النسائي (7367) و (7373 - 7371) و (7377)

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کٹوا دیا تھا، جس کی قیمت تین درہم تھی۔

4386 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ، اَنَّ نَافِعًا، مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، حَدَّثَهُمْ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ سَرَقَ تُرْسًا، مِنْ صُفَّةِ النِّسَاءِ، ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ہاتھ کٹوا دیا تھا، جس نے عورتوں کے چبوترے سے ڈھال چوری کی تھی، جس کی قیمت تین درہم تھی۔

4387 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ، وَهٰذَا لَفْظُهُ، وَهُوَ اَتَمُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ رَجُلٍ فِيْ مِجَنٍّ قِيمَتُهُ دِيْنَارٌ، اَوْ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، وَسَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، بِاِسْنَادِهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوری کی وجہ سے، ایک شخص کا ہاتھ کٹوا دیا تھا، جس کی قیمت ایک دینار (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) دس درہم تھی۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ مَا لَا قَطْعَ فِيهِ

باب: کس چیز کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

4388 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، اَنَّ عَبْدًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطِ رَجُلٍ، فَغَرَسَهُ فِيْ حَائِطِ سَيِّدِهِ، فَخَرَجَ صَاحِبُ الْوَدِيِّ يَلْتَمِسُ وَدِيَّهُ، فَوَجَدَهُ، فَاسْتَعْدَى عَلَى الْعَبْدِ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ، وَهُوَ اَمِيرُ الْمَدِيْنَةِ يَوْمَئِذٍ، فَسَجَنَ مَرْوَانُ الْعَبْدَ وَاَرَادَ قَطْعَ يَدِهِ، فَانْطَلَقَ سَيِّدُ الْعَبْدِ اِلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، فَسَاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ، وَلَا كَثَرٍ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنَّ مَرْوَانَ اَخَذَ غُلَامِي، وَهُوَ يُرِيْدُ قَطْعَ يَدِهِ، وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ تَمْشِيَ مَعِيَ اِلَيْهِ فَتُخْبِرَهُ بِالَّذِيْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَشَى مَعَهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ حَتّٰى اَتَى مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ، فَقَالَ لَهُ رَافِعٌ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ، وَلَا كَثَرٍ، فَاَمَرَ مَرْوَانُ بِالْعَبْدِ فَاُرْسِلَ

Marfat.com

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: الْكَثَرُ: الْجُمَّارُ

٭٭ محمد بن یحییٰ بیان کرتے ہیں: ایک غلام نے کسی شخص کے باغ میں سے کھجور کا ایک پودا چوری کیا اور اسے اپنے آقا کے باغ میں لگا دیا، اس پودے کا اصل مالک اپنے پودے کو تلاش کرنے کے لیے نکلا، تو اس نے اسے پالیا، پھر اس نے اس غلام کے خلاف مروان بن حکم کے سامنے مقدمہ پیش کیا، جو مدینہ منورہ کا ان دنوں گورنر تھا، مروان نے اس غلام کو قید کر دیا اور اس کا ہاتھ کٹوانے کا ارادہ کیا، تو اس غلام کا آقا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے اسے بتایا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ثمر (پھل) کثر (کھجور کے درخت کا گوند) کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا''

اس شخص نے کہا کہ مروان نے میرے غلام کو پکڑ لیا ہے اور وہ اس کا ہاتھ کٹوانا چاہتا ہے تو میں یہ چاہتا ہوں آپ میرے ساتھ اس کے پاس چلیں اور آپ اسے یہ بتائیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا ہے، تو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ پیدل چلتے ہوئے اس کے ساتھ گئے اور مروان بن حکم کے پاس آئے حضرت رافع نے اس سے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پھل اور کثر (یعنی کھجور کے درخت کا گوند کی چوری) میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا''

تو مروان کے حکم کے تحت اس غلام کو چھوڑ دیا گیا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کثر' جمار (یعنی کھجور کے درخت کا گوند) ہے۔

4389 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، قَالَ: فَجَلَدَهُ مَرْوَانُ جَلَدَاتٍ وَخَلَّى سَبِيلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: مروان نے اسے کچھ کوڑے لگوائے اور پھر اسے چھوڑ دیا۔

4390 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ، فَقَالَ: مَنْ اَصَابَ بِفِيْهِ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً، فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ، وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوبَةُ، وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ، فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ، فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ، وَمَنْ سَرَقَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ، وَالْعُقُوبَةُ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: الْجَرِيْنُ: الْجُوخَانُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (درخت پر) لٹکی ہوئی کھجور کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

''جو ضرورت مند منہ میں اسے ڈال کر (کھالے) اور اپنے پلو میں کچھ نہ رکھے، تو اس پر کوئی (سزا یا گناہ) لازم نہیں ہوگا، اور جو اس میں سے کچھ لے کر چلا جائے، تو اس پر اس سے دوگنا ادائیگی کا تاوان ہوگا، اور سزا بھی ہوگی، اور جب اسے سکھانے کی جگہ پر محفوظ کرلیا گیا ہو، تو جو اس کے بعد اس میں سے چوری کرے گا، اگر اس چوری شدہ سامان کی قیمت ڈھال کی قیمت جتنی ہو، تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور جو شخص اس سے کم کی چوری کرے گا، تو اسے دوگنی ادائیگی جرمانے کے طور پر ادا کرنا ہوگی اور سزا بھی ملے گی۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جرین سے مراد ''جوخان'' ہے (یعنی جہاں کھجور کو خشک کیا جاتا ہے اور ذخیرہ کیا جاتا ہے۔)

بَابُ الْقَطْعِ فِي الْخُلْسَةِ وَالْخِيَانَةِ

باب: اچک لینے یا خیانت کرنے کی وجہ سے ہاتھ کاٹنا

4391 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ عَلَى الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ، وَمَنْ انْتَهَبَ نُهْبَةً مَشْهُورَةً فَلَيْسَ مِنَّا

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوٹنے والے پر (ہاتھ کو) کاٹنے کی سزا لازم نہیں ہوگی اور جو شخص اعلانیہ طور پر کوئی چیز لوٹتا ہے، وہ ہم میں سے نہیں''

4392 - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ

❁❁ اسی سند کے ساتھ یہ بات بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خیانت کرنے والے پر (ہاتھ کاٹنے) کی سزا لازم نہیں ہوگی''

4393 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ، زَادَ وَلَا عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَانِ الْحَدِيثَانِ لَمْ يَسْمَعْهُمَا ابْنُ جُرَيْجٍ، مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، وَبَلَغَنِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّمَا سَمِعَهُمَا ابْنُ جُرَيْجٍ مِنْ يَاسِينَ الزَّيَّاتِ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَقَدْ رَوَاهُمَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''اچکنے والے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا لازم نہیں ہوگی''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ دونوں روایات ابن جریج نے ابوزبیر سے نہیں سنی ہیں، تاہم امام احمد بن حنبل کے بارے میں مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: ابن جریج نے یہ دونوں روایات یٰسین زیات سے سنی ہیں۔

Marfat.com

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ دونوں روایات مغیرہ بن مسلم نے ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں۔

بَابُ مَنْ سَرَقَ مِنْ حِرْزٍ

باب: جو شخص محفوظ جگہ سے کوئی چیز چوری کرے اس کا حکم

4394 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ، حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ اُخْتِ صَفْوَانَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ: كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ عَلَى خَمِيصَةٍ لِي ثَمَنُ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا، فَجَاءَ رَجُلٌ فَاخْتَلَسَهَا مِنِّي، فَاُخِذَ الرَّجُلُ، فَاُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَ بِهِ لِيُقْطَعَ، قَالَ: فَاَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: اَتَقْطَعُهُ مِنْ اَجْلِ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا، اَنَا اَبِيعُهُ وَاُنْسِئُهُ ثَمَنَهَا؟ قَالَ: فَهَلَّا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِي بِهِ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ زَائِدَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جُعَيْدِ بْنِ حُجَيْرٍ، قَالَ: نَامَ صَفْوَانُ، وَرَوَاهُ مُجَاهِدٌ، وَطَاوُسٌ، اَنَّهُ كَانَ نَائِمًا فَجَاءَ سَارِقٌ فَسَرَقَ خَمِيصَةً مِنْ تَحْتِ رَاْسِهِ، وَرَوَاهُ اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: فَاسْتَلَّهُ مِنْ تَحْتِ رَاْسِهِ فَاسْتَيْقَظَ، فَصَاحَ بِهِ فَاُخِذَ. وَرَوَاهُ الزُّهْرِيُّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: فَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ، وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهُ، فَجَاءَ سَارِقٌ فَاَخَذَ رِدَاءَهُ، فَاُخِذَ السَّارِقُ فَجِيءَ بِهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنی چادر پر، مسجد میں سویا ہوا تھا، جس کی قیمت تیس درہم تھی، ایک شخص آیا اور اس نے وہ اچک لی، پھر وہ شخص پکڑا گیا، اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کی: کیا آپ تیس درہم (قیمت والی چیز) کی وجہ سے اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے؟ میں اسے یہ فروخت کرتا ہوں، میں اس کی قیمت کا اس کے ساتھ ادھار کر لیتا ہوں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے میرے پاس لانے سے پہلے تم نے ایسا کیوں نہیں کیا:

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: وہ مسجد میں سوئے ہوئے تھے اسے دوران ایک چور آیا اور اس نے ان کے سر کے نیچے سے ان کی چادر چرا لی، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ان کے سر کے نیچے سے چادر کھینچ لی، وہ بیدار ہو گئے انہوں نے شور مچایا، تو وہ چور پکڑا گیا۔

4394- صحيح بطرقه وشاهده، كما بيناه في "مسند احمد "(15303) و (15306) و (15310). وقد صححه ابن عبد الهادي في "تنقيح التحقيق 3/ 324 "، ونقله عنه الزيلعي في "نصب الراية 3/ 369 "، فقال: حديث صفوان حديث صحيح، رواه ابو داود والنسائي وابن ماجه واحمد في "مسنده "من غير وجه عنه. أسباط: هو ابنُ نصرٍ الهَمْدانيّ. واخرجه بنحوه ابنُ ماجه (2595) والنسائي في "الكبرى "(7323) و (7324) و (7330 - 7326) من طرق عن صفوان بن اميه. وهو في "مسند احمد" (15303). ويشهد له حديث عبد الله بن عباس عند الطبراني (7326) من طريق إبراهيم بن ميسرة، والدارقطني (3469) والحاكم 4/ 380.

Marfat.com

زہری نے یہ روایت صفوان بن عبداللہ کے حوالے سے نقل کی ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: وہ مسجد میں سو گئے انہوں نے اپنی چادر کو تکیہ بنالیا، ایک چور آیا اس نے ان کی چادر لی، انہوں نے اس چور کو پکڑ لیا، اسے ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

بَابٌ فِيْ الْقَطْعِ فِيْ الْعَوَرِ اِذَا جُحِدَتْ

باب: عاریت کے طور پر لی ہوئی، کسی چیز کو واپس کرنے کے انکار پر ہاتھ کاٹنا

4395- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ، الْمَعْنَى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ - قَالَ مَخْلَدٌ: عَنْ مَعْمَرٍ - عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ امْرَاَةً مَخْزُومِيَّةً كَانَتْ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ فَتَجْحَدُهُ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا، فَقُطِعَتْ يَدُهَا

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَاهُ جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَوْ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ، زَادَ فِيهِ، وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيبًا، فَقَالَ: هَلْ مِنَ امْرَاَةٍ تَائِبَةٍ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ؟ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - وَتِلْكَ شَاهِدَةٌ، فَلَمْ تَقُمْ، وَلَمْ تَتَكَلَّمْ وَرَوَاهُ ابْنُ غَنَجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ: فِيهِ فَشَهِدَ عَلَيْهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بنومخزوم کے تعلق رکھنے والی ایک عورت چیزیں عارضی استعمال کے لیے لیتی تھی، پھر بعد میں واپس دینے سے انکار کر دیتی تھی، تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، جس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

نبی اکرم ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کیا کوئی عورت ہے، جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف توبہ کرے'' آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی وہ عورت اس وقت وہاں موجود تھی، لیکن وہ کھڑی نہیں ہوئی اس نے کوئی بات نہیں کی۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: اس کے خلاف گواہی دے دی گئی۔

4396- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ، عَنِ اللَّيْثِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كَانَ عُرْوَةُ، يُحَدِّثُ، اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَعَارَتِ امْرَاَةٌ - تَعْنِيْ - حُلِيًّا عَلَى اَلْسِنَةِ اُنَاسٍ يُعْرَفُونَ، وَلَا تُعْرَفُ هِيَ، فَبَاعَتْهُ، فَاُخِذَتْ، فَاُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَ بِقَطْعِ يَدِهَا، وَهِيَ الَّتِيْ شَفَعَ فِيهَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَقَالَ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک عورت نے کچھ معروف لوگوں سے زیور عارضی استعمال کے لیے لیے جبکہ اس عورت کی معروف حیثیت نہیں تھی، پھر اس نے وہ زیورات فروخت کر دیے، اسے پکڑ کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا، تو نبی اکرم ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کی ہدایت کی، یہ وہی عورت ہے، جس کے بارے میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے سفارش کی

Marfat.com

تھی، اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے وہ بات ارشاد فرمائی تھی، (جو نقل کی گئی ہے)

4397 - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَتِ امْرَاَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِقَطْعِ يَدِهَا، وَقَصَّ نَحْوَ حَدِيثِ قُتَيْبَةَ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، زَادَ فَقَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهَا

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بنو مخزوم سے تعلق رکھنے والی ایک عورت ساز و سامان عارضی طور پر لیتی تھی اور پھر (واپس کرنے سے) انکار کر دیتی تھی، تو نبی اکرم ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے، جس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''تو نبی اکرم ﷺ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا''

بَابٌ فِي الْمَجْنُونِ يَسْرِقُ اَوْ يُصِيبُ حَدًّا

باب: مجنون کا چوری کرنا' یا قابل حد جرم کا ارتکاب کرنا

4398 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الْمُبْتَلٰى حَتّٰى يَبْرَاَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَكْبُرَ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے، سوئے ہوئے شخص سے، جب تک وہ بیدار نہیں ہو جاتا، پاگل سے، جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو جاتا اور بچے سے، جب تک وہ بڑا (یعنی بالغ) نہیں ہو جاتا''

4399 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اُتِيَ عُمَرُ بِمَجْنُونَةٍ قَدْ زَنَتْ، فَاسْتَشَارَ فِيهَا اُنَاسًا، فَاَمَرَ بِهَا عُمَرُ اَنْ تُرْجَمَ، مُرَّ بِهَا عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا شَاْنُ هٰذِهِ؟ قَالُوا: مَجْنُونَةُ بَنِي فُلَانٍ زَنَتْ، فَاَمَرَ بِهَا عُمَرُ اَنْ تُرْجَمَ، قَالَ: فَقَالَ: ارْجِعُوا بِهَا، ثُمَّ اَتَاهُ، فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْقَلَمَ قَدْ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ الْمَجْنُونِ حَتّٰى يَبْرَاَ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَعْقِلَ؟ قَالَ: بَلٰى، قَالَ: فَمَا بَالُ هٰذِهِ تُرْجَمُ؟ قَالَ: لَا شَيْءَ، قَالَ: فَاَرْسِلْهَا، قَالَ: فَاَرْسَلَهَا، قَالَ: فَجَعَلَ يُكَبِّرُ

4398- إسناده صحيح. حماد: هو ابن ابى سليمان النخعى، وابراهيم: هو ابن يزيد النخعى، والاسود: هو ابن يزيد النخعى خال ابراهيم. واخرجه ابن ماجه (2041)، والنسائى فى "الكبرى" (5596) من طريق حماد بن سلمة، بهذا الاسناد. وهو فى "مسند احمد" (24694)، و"صحيح ابن حبان" (142).

Marfat.com

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک پاگل عورت کو لایا گیا، جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے اس عورت کے بارے میں مشورہ لیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں یہ حکم دیا کہ اسے سنگسار کر دیا جائے، حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اس عورت کے پاس سے گزرے (جب اسے سنگسار کرنے کے لیے لے جایا جا رہا تھا) تو انہوں نے دریافت کیا: اس عورت کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ بنوفلاں سے تعلق رکھنے والی پاگل عورت ہے، اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے اس کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حکم دیا ہے کہ اسے سنگسار کر دیا جائے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے واپس لے کر جاؤ، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: اے امیر المومنین! کیا آپ یہ بات نہیں جانتے کہ تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے، پاگل شخص سے، جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو جاتا، سوئے ہوئے شخص سے، جب تک وہ بیدار نہیں ہو جاتا اور بچے سے، جب تک وہ سمجھدار (یعنی بالغ) نہیں ہو جاتا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: پھر اس کو کیوں سنگسار کیا جائے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس پر کوئی سزا لاگو نہیں ہوگی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی پھر آپ اسے چھوڑ دیں: راوی کہتے ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا اور ساتھ اللہ اکبر کہنے لگے۔

4400 - حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، نَحْوَهُ، وَقَالَ اَيْضًا: حَتّٰى يَعْقِلَ، وَقَالَ: وَعَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يَفِيقَ، قَالَ: فَجَعَلَ عُمَرُ يُكَبِّرُ،

❁❁ یہی روایت ایک سند کے ہمراہ منقول ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: ''یہاں تک کہ وہ سمجھدار ہو جائے''

اور یہ الفاظ ہیں: ''پاگل سے، یہاں تک کہ اسے افاقہ ہو جائے''

اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہنا شروع کر دیا۔

4401 - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ اَبِي ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مُرَّ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَعْنٰى عُثْمَانَ، قَالَ: اَوَ مَا تَذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ، عَنِ الْمَجْنُوْنِ الْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهِ حَتّٰى يَفِيقَ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَحْتَلِمَ، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَخَلّٰى عَنْهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس سے (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے) جس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ کو یہ بات یاد نہیں ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے، ایسے پاگل سے جس کی عقل مغلوب ہو چکی ہو، جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو جاتا، سوئے ہوئے شخص سے، جب تک وہ بیدار نہیں ہو جاتا اور بچے سے، جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا''

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے، راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔

4402 - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، الْمَعْنٰى، عَنْ

Marfat.com

عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِیْ ظَبْیَانَ، قَالَ هَنَّادٌ الْجَنْبِیُّ: قَالَ: اُتِیَ عُمَرُ بِامْرَاَةٍ قَدْ فَجَرَتْ، فَاَمَرَ بِرَجْمِهَا، فَمَرَّ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَاَخَذَهَا فَخَلَّی سَبِیلَهَا، فَاُخْبِرَ عُمَرُ، قَالَ: ادْعُوا لِی عَلِیًّا، فَجَاءَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: یَا اَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ، لَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ، عَنِ الصَّبِیِّ حَتّٰی یَبْلُغَ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰی یَسْتَیْقِظَ، وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتّٰی یَبْرَاَ، وَاِنَّ هٰذِهِ مَعْتُوهَةُ بَنِی فُلَانٍ، لَعَلَّ الَّذِی اَتَاهَا وَهِیَ فِی بَلَائِهَا، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: لَا اَدْرِی، فَقَالَ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَام، وَاَنَا لَا اَدْرِی

❀❀ ہناد جنبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کو لایا گیا، جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے، انہوں نے اس عورت کو چھڑوا دیا اس بات کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے فرمایا: علی کو میرے پاس بلا کر لاؤ، حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور بولے: اے امیر المومنین! آپ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے بچے سے جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا، سوئے ہوئے شخص سے جب تک وہ بیدار نہیں ہو جاتا اور پاگل سے جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو جاتا''

اور یہ عورت بنو فلاں کی پاگل عورت ہے، شاید جس وقت اس کے ساتھ کسی شخص نے یہ جرم کیا، اس وقت یہ اپنی آزمائش کی کیفیت (پاگل پن کے دورے) میں ہو، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: میں یہ نہیں جانتا، حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے: میں بھی نہیں جانتا (کہ اُس نے اِس خاص کیفیت میں جرم کیا تھا، یا اس کے بغیر کیا تھا؟)

4403 - حَدَّثَنَا مُوسَی بْنُ اِسْمَاعِیلَ، حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِی الضُّحَی، عَنْ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَام، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتّٰی یَسْتَیْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِیِّ حَتّٰی یَحْتَلِمَ، وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتّٰی یَعْقِلَ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَاهُ ابْنُ جُرَیْجٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ یَزِیدَ، عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَادَ فِیهِ: وَالْخَرِفِ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تین لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے، سوئے ہوئے شخص سے جب تک وہ بیدار نہیں ہو جاتا، بچے سے، جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا، اور پاگل سے، جب تک وہ عقل مند نہیں ہو جاتا''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول ہے، تاہم اس میں لفظ ''خرف'' زائد ہے۔

بَابٌ فِی الْغُلَامِ یُصِیبُ الْحَدَّ

باب: نابالغ بچے کا، قابلِ حد جرم کا ارتکاب کرنا

4404 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَیْرٍ، حَدَّثَنِی عَطِیَّةُ الْقُرَظِیُّ

Marfat.com

قَالَ: كُنْتُ مِنْ سَبْيِ بَنِي قُرَيْظَةَ، فَكَانُوا يَنْظُرُوْنَ، فَمَنْ اَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ، وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ، فَكُنْتُ فِيمَنْ لَمْ يُنْبِتْ،

❁❁ عطیہ قرظی بیان کرتے ہیں: میں بنوقریظہ کے قیدیوں میں تھا، لوگوں نے جائزہ لیا، جس شخص کے زیرناف بال اُگ چکے تھے، اسے قتل کر دیا گیا، جس کے نہیں اُگے تھے، اسے نہیں قتل کیا گیا، تو میں ان لوگوں میں شامل تھا، جن کے زیرناف بال نہیں اُگے تھے۔

4405 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ: فَكَشَفُوا عَانَتِي، فَوَجَدُوهَا لَمْ تَنْبُتْ، فَجَعَلُوْنِي مِنَ السَّبْيِ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: ان لوگوں نے میرے زیرناف حصے کا جائزہ لیا، تو انہوں نے پایا، وہاں بال نہیں اُگے ہیں، انہوں نے مجھے قیدیوں میں شامل کر دیا۔

4406 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ اُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْهُ، وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَاَجَازَهُ،

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوہ اُحد کے دن، انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا، اس وقت ان کی عمر چودہ برس تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت نہیں دی، پھر غزوہ خندق کے موقع پر انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا، اس وقت وہ پندرہ سال کے تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دیدی۔

4407 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ نَافِعٌ، حَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا الْحَدُّ بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ

❁❁ نافع بیان کرتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز کو یہ حدیث سنائی، تو انہوں نے کہا: یہ چھوٹے اور بڑے (یعنی بالغ اور نابالغ کے درمیان عمر کی) حد ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ فِي الْغَزْوِ اَيُقْطَعُ؟

باب: چور کا جنگ کے دوران چوری کرنا، کیا اس پر ہاتھ کاٹا جائے گا؟

4408 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ، عَنْ شُيَيْمِ بْنِ بَيْتَانَ، وَيَزِيْدَ بْنِ صُبْحٍ الْاَصْبَحِيِّ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ بُسْرِ بْنِ اَرْطَاةَ

4404- إسناده صحيح. سفيان: هو ابن سعيد الثوري، ومحمد بن كثير: هو العبدي. وأخرجه ابن ماجه (2541)، والترمذي (1675)، والنسائي في "الكبرى" (8567) من طريق سفيان الثوري، به. وهو في "مسند أحمد" (18776)، و"صحيح ابن حبان" (4780).

Marfat.com

فِي الْبَحْرِ، فَأُتِيَ بِسَارِقٍ يُقَالُ لَهُ: مِصْدَرٌ، قَدْ سَرَقَ بُخْتِيَّةً، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تُقْطَعُ الْأَيْدِي فِي السَّفَرِ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَقَطَعْتُهُ

❁❁ جنادہ بن ابوامیہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت بسر بن ارطاۃ کے ہمراہ سمندر میں سفر کر رہے تھے، ایک چور کو لایا گیا، جس کا نام مصدر تھا، اس نے ایک بختی اونٹنی چوری کی تھی، تو حضرت بسر رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سفر کے دوران ہاتھ نہیں کاٹا جاسکتا''

اگر یہ فرمان نہ ہوتا، تو میں اس کا ہاتھ کٹوا دیتا۔

بَابٌ فِي قَطْعِ النَّبَّاشِ

باب: کفن چور کا ہاتھ کاٹنا

4409 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، فَقَالَ: كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْوَصِيفِ - يَعْنِي الْقَبْرَ -، قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ - أَوْ مَا خَارَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ - قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ، أَوْ قَالَ: تَصْبِرُ

قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ: قَالَ حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ: يُقْطَعُ النَّبَّاشُ لِأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهُ

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب لوگوں کو موت لاحق ہو جائے گی اور اس وقت میں غلام کے عوض میں گھر ہوگا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی' گھر سے مراد قبر تھی) میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) جو اللہ اور اس کا رسول میرے لیے پسند کریں (میں وہی کروں گا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر صبر کرنا لازم ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تم صبر کرنا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حماد بن ابوسلیمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا، کیونکہ وہ مردے کے گھر میں داخل ہوتا ہے۔

بَابٌ فِي السَّارِقِ يَسْرِقُ مِرَارًا

باب: ایک چور کا بار بار چوری کرنا

4410 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَقِيلٍ الْهِلَالِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّي، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: جِيءَ بِسَارِقٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اقْتُلُوهُ، فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّمَا سَرَقَ، فَقَالَ: اقْطَعُوهُ، قَالَ: فَقُطِعَ، ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: اقْتُلُوهُ، فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّمَا سَرَقَ، فَقَالَ اقْطَعُوهُ، قَالَ: فَقُطِعَ، ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: اقْتُلُوهُ، فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّمَا سَرَقَ، فَقَالَ: اقْطَعُوهُ، ثُمَّ اُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ، فَقَالَ: اقْتُلُوهُ، فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اِنَّمَا سَرَقَ، قَالَ: اقْطَعُوهُ، فَاُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ، فَقَالَ اقْتُلُوهُ، قَالَ جَابِرٌ: فَانْطَلَقْنَا بِهِ فَقَتَلْنَاهُ، ثُمَّ اجْتَرَرْنَاهُ فَاَلْقَيْنَاهُ فِيْ بِئْرٍ، وَرَمَيْنَا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک چور کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے قتل کردو، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے چوری کی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کا (ہاتھ) کاٹ دو، راوی کہتے ہیں: تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، پھر اسے دوسری مرتبہ (چوری کے الزام میں) لا گیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے قتل کردو، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے چوری کی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کا (ہاتھ) کاٹ دو، راوی بیان کرتے ہیں: اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، پھر اسے تیسری مرتبہ (چوری کے جرم میں) لایا گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے قتل کردو، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے چوری کی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کا کاٹ دو، پھر اس شخص کو چوتھی مرتبہ (چوری کے جرم میں) لایا گیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اسے قتل کردو، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے چوری کی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کا کاٹ دو، پھر اسے پانچویں مرتبہ (چوری کے جرم میں) لایا گیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے قتل کردو، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم اسے لے کر گئے اور ہم نے اسے قتل کردیا، پھر ہم نے اسے گھسیٹ کر ایک کنویں میں ڈالا اور اس پر پتھر ڈال دیئے۔

بَابٌ فِيْ تَعْلِيقِ يَدِ السَّارِقِ فِيْ عُنُقِهِ

باب: چور کے ہاتھ کو اس کی گردن میں لٹکا دینا

4411 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ، قَالَ: سَاَلْنَا فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ، عَنْ تَعْلِيقِ الْيَدِ فِي الْعُنُقِ لِلسَّارِقِ، اَمِنَ السُّنَّةِ هُوَ؟ قَالَ: اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ، فَقُطِعَتْ يَدُهُ، ثُمَّ اَمَرَ بِهَا، فَعُلِّقَتْ فِيْ عُنُقِهِ

❁❁ عبدالرحمٰن بن محیریز بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے چور کا ہاتھ گردن میں لٹکانے کے بارے میں دریافت کیا، کیا یہ سنت ہے؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور کو لایا گیا جس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس کا (کٹا ہوا ہاتھ) اس کی گردن میں لٹکا دیا گیا۔

4411- إسناده ضعيف لضعف الحجاج -وهو ابن أرطاة -ثم هو مدلس وقد عنعن .وبه أعلّ الحديث النسائيُّ في "المجتبى" (4983)، والزيلعي في "نصب الراية 3/ 370"، وقال أبو بكر بن العربي في "عارضة الأحوذي 6/ 227" "لم يثبت. وأخرجه ابن ماجه (2587)، والترمذي (1513)، والنسائي في "الكبرى" (7433) و (7434) من طريق حجاج بن أرطاة، بهذا الإسناد. وهو في "مسند أحمد" (23946).

Marfat.com

بَابٌ فِيْ بَيْعِ الْمَمْلُوكِ اِذَا سَرَقَ

باب: جب غلام چوری کرے، تو اسے فروخت کر دینا

4412 - حَدَّثَنَا مُوْسَى يَعْنِيْ ابْنَ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوكُ فَبِعْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب غلام چوری کرے، تو اسے فروخت کر دو، خواہ نصف اوقیہ کے عوض میں کرو''

بَابٌ فِي الرَّجْمِ

باب: سنگسار کرنا

4413 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ يَزِيْدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: (وَاللَّاتِيْ يَأْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا) (النساء: 15)، وَذَكَرَ الرَّجُلَ بَعْدَ الْمَرْاَةِ ثُمَّ جَمَعَهُمَا، فَقَالَ: (وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا) (النساء: 16)، فَنَسَخَ ذٰلِكَ بِاٰيَةِ الْجَلْدِ، فَقَالَ: (اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ)

❁❁ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''تمہاری عورتوں میں سے جو زنا کا ارتکاب کرے، تو اس کے خلاف چار گواہ پیش کرو، اگر وہ گواہی دیں، تو انہیں گھروں میں بند رکھو، یہاں تک کہ انہیں موت آ جائے، یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی راستہ مقرر کر دے''

پھر اللہ تعالیٰ نے عورت کے بعد مرد کا ذکر کیا اور پھر ان دونوں کو اکٹھا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''تم میں سے جو بھی دونوں (یعنی مرد اور عورت) اس کا ارتکاب کریں، تو انہیں ایذاء پہنچاؤ، اگر وہ دونوں توبہ کریں اور اصلاح کر لیں، تو ان دونوں سے درگزر کرو''

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:) تو کوڑے لگانے سے متعلق آیت نے اسے منسوخ کر دیا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد میں سے ہر ایک کو ایک سو کوڑے لگاؤ''

4414 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ، حَدَّثَنَا مُوْسَى يَعْنِيْ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، عَنْ شِبْلٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: اَلسَّبِيْلُ: اَلْحَدُّ قَالَ سُفْيَانُ: (فَاٰذُوْهُمَا) (النساء: 16): اَلْبِكْرَانِ، (فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ) (النساء: 15): اَلثَّيِّبَاتُ

❁❁ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''السبیل'' سے مراد حد ہے۔ سفیان کہتے ہیں: ان دونوں کو اذیت پہنچاؤ، اس سے مراد یہ

Marfat.com

ہے: جب وہ کنوارے ہوں، ان کو گھروں میں روک لو، اس سے مراد وہ عورتیں ہیں، جو شادی شدہ ہوں۔

4415 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حَطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذُوا عَنِّى، خُذُوا عَنِّى، قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا: الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَرَمْىٌ بِالْحِجَارَةِ، وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْىُ سَنَةٍ.

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھ سے احکام حاصل کرلو، مجھ سے احکام حاصل کرلو، اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کے لیے طریقہ مقرر کردیا ہے:

''شادی شدہ نے اگر شادی شدہ کے ساتھ زنا کیا ہو، تو انہیں ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور پتھر مارے جائیں گے، کنوارہ اگر کنواری کے ساتھ زنا کرتا ہے، تو ایک سو کوڑے لگائیں جائیں اور ایک سال کے لیے جلاوطن کردیا جائے گا''

4416 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، بِاِسْنَادِ يَحْيَى وَمَعْنَاهُ، قَالَ: جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں:

''ایک سو کوڑے ہوں گے اور سنگسار کرنا ہوگا''

4417 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِىُّ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ رَوْحِ بْنِ خُلَيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ يَعْنِى الْوَهْبِىَّ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِهٰذَا الْحَدِيْثِ -، فَقَالَ نَاسٌ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: يَا اَبَا ثَابِتٍ، قَدْ نَزَلَتِ الْحُدُوْدُ، لَوْ اَنَّكَ وَجَدْتَ مَعَ امْرَاَتِكَ رَجُلًا كَيْفَ كُنْتَ صَانِعًا؟ قَالَ: كُنْتُ ضَارِبَهُمَا بِالسَّيْفِ حَتّٰى يَسْكُتَا، اَفَاَنَا اَذْهَبُ فَاَجْمَعُ اَرْبَعَةَ شُهَدَاءَ؟ فَاِلٰى ذٰلِكَ قَدْ قَضَى الْحَاجَةَ، فَانْطَلَقُوا فَاجْتَمَعُوا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَمْ تَرَ اِلٰى اَبِىْ ثَابِتٍ قَالَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَفٰى بِالسَّيْفِ شَاهِدًا ثُمَّ قَالَ: لَا لَا، اَخَافُ اَنْ يَّتَتَابَعَ فِيْهَا السَّكْرَانُ وَالْغَيْرَانُ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوٰى وَكِيعٌ، اَوَّلَ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّمَا هٰذَا اِسْنَادُ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُحَبَّقِ، اَنَّ رَجُلًا وَقَعَ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهِ،

4415- إسناده صحيح. الحسن: هو ابن أبى الحسن البصرى، وقتادة: هو ابن دعامة السدوسى، ويحيى: هو ابن سعيد القطان. وأخرجه مسلم (1690)، وابن ماجه (2550)، والنسائى فى "الكبرى" (7105) من طريق قتادة بن دعامة، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائى (7104) من طريق يونس بن عُبيد، عن الحسن البصرى، به. وهو فى "مسند أحمد" (22666) و (22703)، و"صحيح ابن حبان" (4427) و (4443).

Marfat.com

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: اَلْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ لَيْسَ بِالْحَافِظِ، كَانَ قَصَّابًا بِوَاسِطَ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: (جب یہ آیت نازل ہوئی:) تو کچھ لوگوں نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوثابت! حدود کا حکم نازل ہو گیا ہے، اگر آپ اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پاتے ہیں، تو آپ کیا کریں گے؟ انہوں نے جواب دیا: میں انہیں تلوار مار کر خاموش کر دوں گا (یعنی قتل کر دوں گا) کیا میں اس موقع پر چار گواہ ڈھونڈنے جاؤں گا؟ اتنی دیر تک وہ اپنی خواہش پوری کر کے چلا بھی گیا ہوگا، لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکٹھے ہوئے، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوثابت کو ملاحظہ فرمایا؟ اس نے یہ بات کہی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس طرح کی صورت حال میں) گواہ کے طور پر تلوار ہی کافی ہوتی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! مجھے یہ اندیشہ ہے کہ نشے کے شکار لوگ اور غصے کے تیز لوگ یکے بعد دیگرے ایسا کرنا شروع کر دیں گے"

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے، یہ سند حضرت ابن محبق رضی اللہ عنہ کی روایت کی ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: ایک شخص نے اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ صحبت کر لی۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: فضل بن دلہم نامی راوی حافظ حدیث نہیں ہے، یہ واسط میں قصاب تھا۔

4418 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَبَ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ، وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، فَكَانَ فِيمَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ، فَقَرَاْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا، وَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا مِنْ بَعْدِهِ، وَاِنِّي خَشِيتُ اِنْ طَالَ بِالنَّاسِ الزَّمَانُ اَنْ يَقُوْلَ قَائِلٌ: مَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، فَالرَّجْمُ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ اِذَا كَانَ مُحْصَنًا، اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ، اَوْ كَانَ حَمْلٌ، اَوِ اعْتِرَافٌ، وَايْمُ اللّٰهِ، لَوْلَا اَنْ يَقُوْلَ النَّاسُ: زَادَ عُمَرُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، لَكَتَبْتُهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا اور ان پر کتاب نازل کی، تو جو کچھ آپ پر نازل ہوا، اس میں سنگسار کرنے سے متعلق آیت بھی تھی، جسے ہم نے تلاوت کیا اور اسے محفوظ کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کروایا، آپ کے بعد ہم نے بھی سنگسار کیا، مجھے یہ اندیشہ ہے کہ جب طویل زمانہ گزر جائے گا، تو کوئی شخص یہ نہ کہے: کہ ہمیں اللہ کی کتاب میں سنگسار کرنے سے حکم کے متعلق آیت نہیں ملتی، تو وہ شخص ایک ایسے فرض کو ترک کرنے کی وجہ سے گمراہ ہو جائے گا، جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا، سنگسار کرنا حق ہے، اس شخص کو جو زنا کا مرتکب ہوتا ہے، خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو، جبکہ وہ شادی شدہ ہو اور اس کا جرم ثابت ہو جائے، یا عورت حاملہ ہو جائے، یا مجرم اعتراف کر لے، اللہ کی قسم! اگر لوگوں کے یہ کہنے کا اندیشہ نہ ہوتا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کی کتاب میں اضافہ کر دیا ہے، تو میں اس آیت کو نوٹ کروا دیتا۔

Marfat.com

بَابُ رَجْمِ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ

باب: حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو سنگسار کرنے کا تذکرہ

4419- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ هَزَّالٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ يَتِيمًا فِي حِجْرِ اَبِي، فَاَصَابَ جَارِيَةً مِنَ الْحَيِّ، فَقَالَ لَهُ اَبِي: ائْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبِرْهُ بِمَا صَنَعْتَ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ لَكَ، وَاِنَّمَا يُرِيدُ بِذٰلِكَ رَجَاءَ اَنْ يَكُونَ لَهُ مَخْرَجًا، فَاَتَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي زَنَيْتُ فَاَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، فَعَادَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي زَنَيْتُ فَاَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَعَادَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي زَنَيْتُ، فَاَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ، حَتّٰى قَالَهَا اَرْبَعَ مِرَارٍ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكَ قَدْ قُلْتَهَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَبِمَنْ؟ قَالَ: بِفُلَانَةٍ، فَقَالَ: هَلْ ضَاجَعْتَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هَلْ بَاشَرْتَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هَلْ جَامَعْتَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَمَرَ بِهِ اَنْ يُرْجَمَ، فَاُخْرِجَ بِهِ اِلَى الْحَرَّةِ، فَلَمَّا رُجِمَ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ جَزِعَ فَخَرَجَ يَشْتَدُّ، فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُنَيْسٍ وَقَدْ عَجَزَ اَصْحَابُهُ، فَنَزَعَ لَهُ بِوَظِيفِ بَعِيرٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَتَلَهُ" ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ لَعَلَّهُ اَنْ يَتُوبَ، فَيَتُوبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

❁ یزید بن نعیم ہزال اپنے والد (نعیم بن ہزال) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ میرے والد (حضرت ہزال رضی اللہ عنہ) کا زیر پرورش یتیم لڑکا تھا، اس نے قبیلے کی ایک لڑکی کے ساتھ زنا کر لیا، تو میرے والد نے اس سے کہا: تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور تم نے جو کچھ کیا ہے، اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتاؤ، تا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لیے دعائے مغفرت کریں، میرے والد اس کے ذریعے یہ چاہتے تھے کہ اس کے لیے کوئی راستہ نکل آئے، راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے، اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق مجھے پر سزا لاگو کریں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا، اس نے دوبارہ عرض کی: یارسول اللہ! میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے، اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے مطابق مجھے سزا دیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا، اس نے پھر عرض کی: یارسول اللہ! میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے تحت مجھے سزا دیں، یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ یہ کلمات کہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے چار مرتبہ یہ کلمات کہہ دیئے ہیں، تم نے کس کے ساتھ زنا کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: فلاں عورت کے ساتھ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اس کے ساتھ لپٹے تھے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اس کے ساتھ صحبت کی تھی؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا، تو اسے پتھریلی زمین کی طرف لے جایا گیا جب اسے سنگسار کیا گیا اور اسے پتھر لگے، تو اسے تکلیف ہوئی تو وہ بھاگا، صرف عبداللہ بن انس اس تک پہنچ سکے، باقی لوگ اس تک نہیں پہنچ سکے، تو حضرت عبداللہ بن انس رضی اللہ عنہ نے اپنے اونٹ کا پایا نکالا، وہ اسے مار کر اسے قتل کر دیا، پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

فرمایا: تم نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا؟ تا کہ وہ توبہ کرتا اور ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا۔

4420 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: ذَكَرْتُ لِعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، قِصَّةَ مَاعِزِ ابْنِ مَالِكٍ، فَقَالَ: لِي حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، قَالَ حَدَّثَنِي ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَهَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ مَنْ شِئْتُمْ مِنْ رِجَالِ اَسْلَمَ مِمَّنْ لَا اَتَّهِمُ، قَالَ: وَلَمْ اَعْرِفْ هٰذَا الْحَدِيْثَ، قَالَ: فَجِئْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقُلْتُ: اِنَّ رِجَالًا مِنْ اَسْلَمَ يُحَدِّثُوْنَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ حِيْنَ ذَكَرُوا لَهُ جَزَعَ مَاعِزٍ مِنَ الْحِجَارَةِ حِيْنَ اَصَابَتْهُ: اَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ، وَمَا اَعْرِفُ الْحَدِيْثَ، قَالَ: يَا ابْنَ اَخِي، اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَ الرَّجُلَ، اِنَّا لَمَّا خَرَجْنَا بِهِ فَرَجَمْنَاهُ، فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ صَرَخَ بِنَا: يَا قَوْمُ رُدُّوْنِي اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنَّ قَوْمِي قَتَلُوْنِي، وَغَرُّوْنِي مِنْ نَفْسِي، وَاَخْبَرُوْنِي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ قَاتِلِي، فَلَمْ نَنْزَعْ عَنْهُ حَتّٰى قَتَلْنَاهُ، فَلَمَّا رَجَعْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَخْبَرْنَاهُ قَالَ: فَهَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ وَجِئْتُمُوْنِي بِهِ لِيَسْتَثْبِتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ، فَاَمَّا لِتَرْكِ حَدٍّ فَلَا، قَالَ: فَعَرَفْتُ وَجْهَ الْحَدِيْثِ

❁❁ محمد بن اسحاق کہتے ہیں: میں نے عاصم بن عمر کے سامنے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کا واقعہ بیان کیا، تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: حسن بن محمد بن علی بن ابوطالب (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پوتے حسن) نے مجھے یہ بات بتائی، وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں ''کہ تم لوگوں نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا'' مجھے یہ بتایا کہ تم اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے جس شخص کے بارے میں یہ چاہو جس پر میں تہمت عائد نہیں کرتا (اس سے اس بارے میں پوچھ سکتے ہو) انہوں نے یہ بتایا: میں اس حدیث سے واقف نہیں تھا، میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس آیا، میں نے کہا: اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ یہ بات بیان کرتے ہیں کہ جب ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا ذکر کیا کہ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ پتھر لگنے کی وجہ سے بھاگ کھڑے ہوئے تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم لوگوں نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا؟ (میں نے کہا:) میں اس حدیث سے واقف نہیں ہوں، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! میں اس حدیث کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں، میں ان لوگوں میں شامل تھا، جنہوں نے اسے پتھر مارے تھے، جب ہم اسے ساتھ لے کر نکلے اور ہم نے اسے پتھر مارنے شروع کیے، تو جیسے ہی اسے پتھر لگے اس نے پکار کر ہمیں کہا: اے لوگو! مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس لے جاؤ، کیونکہ میری قوم نے مجھے مروا دیا ہے انہوں نے میری جان کے بارے میں مجھے غلط فہمی کا شکار کیا ہے، انہوں نے تو مجھے یہ بتایا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے قتل نہیں کریں گے (حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) لیکن ہم اس سے پیچھے نہیں ہٹے، یہاں تک کہ ہم نے اسے قتل کر دیا، جب ہم واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا اور اسے میرے پاس لے کر کیوں نہیں آئے؟ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ تھا) کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے ثابت قدم رہنے کا کہتے، اس کا یہ مطلب نہیں تھا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حد کو ختم کر دینا تھا۔

Marfat.com

راوی کہتے ہیں: تو مجھے حدیث کے اصل پس منظر کا پتہ چلا۔

4421 - حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الْحَذَّاءَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ، اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اِنَّهُ زَنَى، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، فَاَعَادَ عَلَيْهِ مِرَارًا، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، فَسَاَلَ قَوْمَهُ: اَمَجْنُونٌ هُوَ؟ قَالُوا: لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ، قَالَ: اَفَعَلْتَ بِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاَمَرَ بِهِ اَنْ يُرْجَمَ، فَانْطُلِقَ بِهِ فَرُجِمَ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کی: انہوں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منہ پھیر لیا، انہوں نے چند مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی بات دہرائی، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اپنا منہ پھیر لیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قوم کے افراد سے دریافت کیا: کیا یہ پاگل ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اسے کوئی بیماری نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے واقعی یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں یہ حکم دیا کہ اسے سنگسار کر دیا جائے، تو اسے لے جایا گیا اور اسے سنگسار کر دیا گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی۔

4422 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: رَاَيْتُ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ حِيْنَ جِيءَ بِهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَجُلًا قَصِيرًا، اَعْضَلَ، لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ، فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ اَنَّهُ قَدْ زَنَى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَعَلَّكَ قَبَّلْتَهَا؟ قَالَ: لَا، وَاللّٰهِ اِنَّهُ قَدْ زَنَى الْاٰخِرُ، قَالَ: فَرَجَمَهُ، ثُمَّ خَطَبَ، فَقَالَ: اَلَا كُلَّمَا نَفَرْنَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، خَلَفَ اَحَدُهُمْ لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ يَمْنَعُ اِحْدَاهُنَّ الْكُنْبَةَ، اَمَا اِنَّ اللّٰهَ اِنْ يُمَكِّنِّي مِنْ اَحَدٍ مِنْهُمْ اِلَّا نَكَّلْتُهُ عَنْهُنَّ

❁❁ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا، جب انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا، وہ ایک چھوٹے قد کے تنومند شخص تھے، ان کے جسم پر (اوپری حصے پر) چادر نہیں تھی، انہوں نے چار مرتبہ اپنے خلاف یہ گواہی دی تھی کہ انہوں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید تم نے صرف اس عورت کا بوسہ لیا ہو، انہوں نے عرض کی: جی نہیں اللہ کی قسم! میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے، راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سنگسار کروا دیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"خبردار! جب بھی ہم اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلتے ہیں، تو کوئی شخص پیچھے رہ جاتا ہے جو (عورتوں کو مانوس کرنے کے لیے) یوں آواز نکالتا ہے، جس طرح بکرا (بکری کو اپنے پاس کرنے کے لیے) آواز نکالتا ہے، پھر وہ کسی عورت کو تھوڑی سی (لذت) دے دیتا ہے، بے شک اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان میں سے کسی شخص پر قابو دیا، تو میں اسے عبرت کا نشان بنا دوں گا"۔

4423 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَالْاَوَّلُ اَتَمُّ قَالَ. فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ، قَالَ سِمَاكٌ: فَحَدَّثْتُ بِهِ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، فَقَالَ: اِنَّهُ رَدَّهُ

Marfat.com

اَرْبَعَ مَرَّاتٍ.

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے، تاہم پہلی روایت زیادہ مکمل ہے، اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دومرتبہ اسے واپس کیا تھا۔

سماک کہتے ہیں: میں نے یہ روایت سعید بن جبیر کو بیان کی، تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چار مرتبہ واپس کیا تھا۔

4424 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ اَبِيْ عَقِيلٍ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِيْ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: قَالَ شُعْبَةُ، فَسَاَلْتُ سِمَاكًا عَنِ الْكُثْبَةِ، فَقَالَ: اللَّبَنُ الْقَلِيلُ

❁❁ شعبہ بیان کرتے ہیں: میں نے سماک سے (حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ) کثبہ کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: اسے مراد تھوڑا سا دودھ ہے۔

4425 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ: اَحَقٌّ مَا بَلَغَنِيْ عَنْكَ؟ قَالَ: وَمَا بَلَغَكَ عَنِّيْ؟ قَالَ: بَلَغَنِيْ عَنْكَ اَنَّكَ وَقَعْتَ عَلٰى جَارِيَةِ بَنِيْ فُلَانٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، فَاَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تمہارے بارے میں جو اطلاع مجھ تک پہنچی ہے، کیا وہ درست ہے؟ انہوں نے دریافت کیا: میرے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک کیا اطلاع پہنچی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بارے میں مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ تم نے بنوفلاں کی لڑکی کے ساتھ زنا کیا ہے، اس نے عرض کی: جی ہاں! اس شخص نے چار مرتبہ یہ گواہی دی، راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے سنگسار کر دیا گیا۔

4426 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ، اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا مَرَّتَيْنِ، فَطَرَدَهُ، ثُمَّ جَاءَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ: شَهِدْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوْهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے دومرتبہ زنا کا اعتراف کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں واپس کر دیا، پھر وہ آئے انہوں نے دومرتبہ زنا کرنے کا اعتراف کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اپنے خلاف چار مرتبہ گواہی دیدی ہے، تم لوگ اسے لے جاؤ اور اسے سنگسار کر دو۔

4427 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، حَدَّثَنِيْ يَعْلٰى، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: سَمِعْتُ يَعْلٰى يَعْنِيْ ابْنَ حَكِيمٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ

Marfat.com

مَالِكٍ: لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ، اَوْ غَمَزْتَ، اَوْ نَظَرْتَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: اَفَنِكْتَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَعِنْدَ ذٰلِكَ اَمَرَ بِرَجْمِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ مُوْسٰى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَهٰذَا لَفْظُ وَهْبٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ تم نے صرف بوسہ لیا ہو یا چٹکی بھری ہو یا صرف دیکھا ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اس کے ساتھ زنا کیا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا۔

موسیٰ نامی راوی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کا ذکر نہیں کیا ہے، اور روایت کے یہ الفاظ وہب کے نقل کردہ ہیں۔

4428 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الصَّامِتِ، ابْنَ عَمِّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: جَاءَ الْاَسْلَمِيُّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ اَنَّهُ اَصَابَ امْرَاَةً حَرَامًا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، كُلُّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ، فَقَالَ: اَنِكْتَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: حَتّٰى غَابَ ذٰلِكَ مِنْكَ فِيْ ذٰلِكَ مِنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: كَمَا يَغِيْبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ، وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تَدْرِيْ مَا الزِّنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، اَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَاْتِي الرَّجُلُ مِنَ امْرَاَتِهِ حَلَالًا، قَالَ: فَمَا تُرِيْدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ؟ قَالَ: اُرِيْدُ اَنْ تُطَهِّرَنِيْ، فَاَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِهِ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: انْظُرْ اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهُ حَتّٰى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ، فَسَكَتَ عَنْهُمَا، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتّٰى مَرَّ بِجِيفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: اَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ؟ فَقَالَا: نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ، فَقَالَا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، مَنْ يَاْكُلُ مِنْ هٰذَا؟ قَالَ: فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِيكُمَا آنِفًا اَشَدُّ مِنْ اَكْلٍ مِنْهُ، وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ، اِنَّهُ الْاٰنَ لَفِيْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيهَا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے اپنے بارے میں یہ گواہی دی کہ اس نے ایک عورت کے ساتھ حرام طور پر صحبت کی ہے، اس نے چار مرتبہ یہ گواہی دی، ہر مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے اعراض کرتے رہے، پانچویں مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا: کیا تم نے اس کے ساتھ صحبت کی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہاں تک کہ تمہاری شرمگاہ اس کی شرمگاہ کے اندر داخل ہوگئی؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: جس طرح سلائی سرمے دانی کے اندر غائب ہو جاتی ہے اور رسی ڈول کے اندر چلی جاتی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو زنا کیا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! میں نے اس کے ساتھ حرام طور پر وہ کام کیا ہے، جو کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ حلال طور پر کرتا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اب تم یہ بتا کر کیا چاہتے ہو؟ اس نے عرض کی: میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں،

Marfat.com

تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اسے سنگسار کر دیا گیا، پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب میں سے دو آدمیوں کو سنا، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: اس شخص کو دیکھو، اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی پردہ پوشی کی لیکن اس نے اپنے آپ کو نہیں چھوڑا، یہاں تک کہ اسے کتے کی طرح سنگسار کر دیا گیا، نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کو کچھ نہیں کہا، پھر آپ ﷺ کچھ دیر چلتے رہے، یہاں تک کہ آپ کا گزر ایک مردہ گدھے کے پاس سے ہوا جس کے پاؤں اوپر کی طرف اٹھے ہوئے تھے، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: فلاں اور فلاں کہاں ہیں؟ ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم دونوں یہاں ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں نیچے اترو اور اس گدھے کا گوشت کھاؤ، ان دونوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اسے کون کھائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابھی کچھ دیر پہلے تم نے اپنے بھائی کی عزت پر جو حملہ کیا تھا، وہ اس (مردار گدھے کا گوشت) کھانے سے زیادہ شدید ہے، اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، وہ (یعنی حضرت ماعز رضی اللہ عنہ) اس وقت جنت کی نہروں میں ڈبکیاں لگا رہا ہے۔

4429 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِی اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنِ ابْنِ عَمِّ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ بِنَحْوِهٖ زَادَ: وَاخْتَلَفُوا عَلَيَّ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: رُبِطَ اِلٰی شَجَرَةٍ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وُقِفَ

۞۞ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے، جس میں یہ الفاظ زائد ہیں: بعض راویوں نے اس بارے میں مجھ سے مختلف نقل کیا ہے، بعض نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں، اسے ایک درخت کے ساتھ باندھا گیا تھا، اور بعض نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اسے کھڑا کر دیا گیا تھا۔

4430 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِیُّ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ جَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ اعْتَرَفَ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، حَتّٰی شَهِدَ عَلٰی نَفْسِهٖ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبِكَ جُنُوْنٌ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: اُحْصِنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَمَرَ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ فِی الْمُصَلّٰی، فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ، فَاُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰی مَاتَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

۞۞ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے زنا کرنے کا اعتراف کیا، نبی اکرم ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا، اس نے پھر اعتراف کیا، آپ ﷺ نے پھر منہ

4430–إسناده صحيح. وهو في "مصنف عبد الرزاق "(13337)، ومن طريقه اخرجه البخاری (6820)، ومسلم باثر (1691)، والترمذی (1492)، والنسائی فی "الكبرى "(2094) و (7138). لكن انفرد محمود بن غيلان عن عبد الرزاق عند البخاری بقوله :وصلى عليه .قال البيهقی :218 /8وهو خطأ، وانظر تمام الكلام على هذا الاختلاف فيما سلف برقم (3186). واخرجه البخاری (5270) و (6814)، ومسلم باثر (1691)، والنسائی (7136) من طريق يونس بن يزيد الأيلی، ومسلم باثر (1691)، والنسائی (7137) من طريق ابن جريج، كلاهما عن الزهری، به .وسكتا فی روايتيهما عن الصلاة عليه .وهو فی "مسند احمد" (14462)، و"صحيح ابن حبان"، (3094) و (4440).

Marfat.com

پھیر لیا، یہاں تک کہ اس نے اپنے بارے میں چار مرتبہ یہ گواہی دی، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم پاگل ہو؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم شادی شدہ ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا، تو اسے عیدگاہ میں سنگسار کر دیا گیا، جب اسے پتھر لگے، تو وہ بھاگا، اسے پکڑ لیا گیا اور سنگسار کر دیا گیا، یہاں تک کہ وہ مر گیا، تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں اچھے کلمات ارشاد فرمائے، لیکن آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔

4431 - حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، ح وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا، وَهٰذَا لَفْظُهُ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: لَمَّا اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجْمِ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ، خَرَجْنَا بِهِ اِلَى الْبَقِيعِ، فَوَاللّٰهِ، مَا اَوْثَقْنَاهُ، وَلَا حَفَرْنَا لَهُ، وَلٰكِنَّهُ قَامَ لَنَا - قَالَ اَبُوْ كَامِلٍ: - قَالَ: فَرَمَيْنَاهُ بِالْعِظَامِ وَالْمَدَرِ، وَالْخَزَفِ فَاشْتَدَّ، وَاشْتَدَدْنَا خَلْفَهُ، حَتّٰى اَتَى عَرْضَ الْحَرَّةِ، فَانْتَصَبَ لَنَا فَرَمَيْنَاهُ بِجَلَامِيدِ الْحَرَّةِ حَتّٰى سَكَتَ قَالَ: فَمَا اسْتَغْفَرَ لَهُ، وَلَا سَبَّهُ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو سنگسار کرنے کا حکم دیا، تو ہم اسے ساتھ لے کر بقیع (کے میدان) کی طرف گئے، اللہ کی قسم! نہ تو ہم نے اسے باندھا، نہ ہی اس کے لیے کوئی گڑھا کھودا، وہ ہمارے سامنے کھڑا ہو گیا، یہاں ابوکامل نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ہم نے اسے ہڈیاں، کچے پتھر اور کنکریاں ماریں، وہ بھاگا، تو ہم بھی اس کے پیچھے بھاگے، یہاں تک کہ وہ پتھریلی زمین کی طرف آیا اور ہمارے سامنے کھڑا ہو گیا، ہم نے اسے وہاں کے بڑے بڑے پتھر مارے، یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گیا (یعنی انتقال کر گیا) راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے نہ تو اس کے لیے دعاء مغفرت کی اور نہ ہی اسے برا کہا۔

4432 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَحْوَهُ وَلَيْسَ بِتَمَامِهِ، قَالَ: ذَهَبُوا يَسُبُّونَهُ فَنَهَاهُمْ، قَالَ: ذَهَبُوا يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ فَنَهَاهُمْ، قَالَ: هُوَ رَجُلٌ اَصَابَ ذَنْبًا حَسِيبُهُ اللّٰهُ

❁❁ ابونضرہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے، لیکن یہ مکمل نہیں ہے، راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے اسے برا کہنا چاہا، تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں منع کر دیا، راوی کہتے ہیں: لوگوں نے اس کے لیے دعاء مغفرت کرنا چاہی، تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں منع کر دیا، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''وہ ایک ایسا شخص ہے، جس نے گناہ کا ارتکاب کیا، تو اللہ تعالیٰ اس سے حساب لے گا''

4433 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ غَيْلَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنْكَهَ مَاعِزًا

❁❁ ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو سونگھا بھی تھا (کہ کہیں وہ نشے کی حالت میں تو نہیں ہیں۔)

Marfat.com

4434 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَهْوَازِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ، حَدَّثَنَا بُشَيْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كُنَّا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَتَحَدَّثُ اَنَّ الْغَامِدِيَّةَ، وَمَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ لَوْ رَجَعَا بَعْدَ اعْتِرَافِهِمَا - اَوْ قَالَ: لَوْ لَمْ يَرْجِعَا بَعْدَ اعْتِرَافِهِمَا - لَمْ يَطْلُبْهُمَا، وَاِنَّمَا رَجَمَهُمَا عِنْدَ الرَّابِعَةِ

❁❁ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے اصحاب یہ کہا کرتے تھے: کاش غامدیہ عورت اور ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ اعتراف کرنے کے بعد رجوع کر لیتے (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) اگر وہ دونوں اعتراف کرنے کے بعد واپس نہ آتے، تو نبی اکرم ﷺ انہیں نہ بلواتے، نبی اکرم ﷺ نے چوتھی مرتبہ (اعتراف کرنے) پر انہیں سنگسار کروایا تھا۔

4435 - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ صَبِيحٍ، قَالَ عَبْدَةُ: اَخْبَرَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُلَاثَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، اَنَّ خَالِدَ بْنَ اللَّجْلَاجِ، حَدَّثَهُ، اَنَّ اللَّجْلَاجَ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا يَعْتَمِلُ فِي السُّوقِ، فَمَرَّتِ امْرَاَةٌ تَحْمِلُ صَبِيًّا، فَثَارَ النَّاسُ مَعَهَا، وَثُرْتُ فِيمَنْ ثَارَ، فَانْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَقُوْلُ: مَنْ اَبُوْ هٰذَا مَعَكِ؟ فَسَكَتَتْ، فَقَالَ شَابٌّ حَذْوَهَا: اَنَا اَبُوْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَقْبَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: مَنْ اَبُوْ هٰذَا مَعَكِ؟ قَالَ الْفَتَى: اَنَا اَبُوْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى بَعْضِ مَنْ حَوْلَهُ يَسْاَلُهُمْ عَنْهُ" فَقَالُوا: مَا عَلِمْنَا اِلَّا خَيْرًا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحْصَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ، قَالَ: فَخَرَجْنَا بِهِ فَحَفَرْنَا لَهُ حَتّٰى اَمْكَنَّا، ثُمَّ رَمَيْنَاهُ بِالْحِجَارَةِ حَتّٰى هَدَاَ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْاَلُ عَنِ الْمَرْجُومِ، فَانْطَلَقْنَا بِهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: هٰذَا جَاءَ يَسْاَلُ عَنِ الْخَبِيثِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَهُوَ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، فَاِذَا هُوَ اَبُوْهُ، فَاَعَنَّاهُ عَلٰى غُسْلِهِ وَتَكْفِينِهِ وَدَفْنِهِ، وَمَا اَدْرِي قَالَ: وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ، اَمْ لَا، وَهٰذَا حَدِيثُ عَبْدَةَ وَهُوَ اَتَمُّ.

❁❁ خالد بن لجلاج بیان کرتے ہیں: ان کے والد حضرت لجلاج رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بتایا: وہ بازار میں بیٹھے ہوئے کام کر رہے تھے، اسی دوران ایک عورت گزری جس نے ایک بچے کو اٹھایا ہوا تھا، تو لوگ اس کی وجہ سے اٹھ کھڑے ہوئے، میں بھی اٹھنے والوں میں شامل تھا، میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو نبی اکرم ﷺ یہ دریافت کر رہے تھے: یہ جو بچہ تمہارے ساتھ ہے، اس کا باپ کون ہے؟ وہ عورت خاموش رہی، اس کے مقابل ایک نوجوان بولا: یارسول اللہ! میں اس کا باپ ہوں، نبی اکرم ﷺ اس عورت کی طرف متوجہ ہوئے آپ نے دریافت کیا: تمہارے ساتھ جو ہے، اس کا باپ کون ہے؟ اس نوجوان نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس بچے کا باپ ہوں، نبی اکرم ﷺ نے اپنے آس پاس موجود لوگوں کی طرف دیکھا، آپ ﷺ ان سے اس نوجوان کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے تھے، لوگوں نے عرض کی: ہمیں صرف بھلائی کا علم ہے، نبی اکرم ﷺ نے اس

Marfat.com

نوجوان سے دریافت کیا: کیا تم شادی شدہ ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا، تو اسے سنگسار کر دیا گیا، راوی بیان کرتے ہیں: ہم اسے لے کر نکلے، ہم نے اس کے لیے گڑھا کھودا اور اسے اس میں گاڑ دیا، پھر ہم نے اسے پتھر مارے، یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا، پھر ایک شخص آیا اس نے سنگسار شدہ شخص کے بارے میں دریافت کیا: ہم اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے، ہم نے عرض کی: یہ شخص اس خبیث کے بارے میں دریافت کرتا ہوا آیا ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے، تو وہ آنے والا شخص اس کا باپ تھا، ہم نے اس کو غسل دینے اور کفن دینے اور دفن کرنے میں اس کی مدد کی۔

راوی کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے نمازِ جنازہ ادا کرنے کا ذکر کیا تھا، یا نہیں کیا تھا، روایت کے یہ الفاظ عبدہ کے نقل کردہ ہیں اور یہ روایت زیادہ مکمل ہے۔

4436 - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، ح وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَنْطَاكِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، جَمِيعًا قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، وَقَالَ: هِشَامٌ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشُّعَيْثِيُّ، عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ هٰذَا الْحَدِيثِ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت لجلاج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے، تاہم اس میں روایت کا کچھ حصہ ہے۔

4437 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا اَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَاَقَرَّ عِنْدَهُ اَنَّهُ زَنَى بِامْرَاَةٍ سَمَّاهَا لَهُ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِلَى الْمَرْاَةِ، فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَاَنْكَرَتْ اَنْ تَكُونَ زَنَتْ، فَجَلَدَهُ الْحَدَّ وَتَرَكَهَا

❁❁ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے یہ اعتراف کیا کہ اس نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا ہے، اس نے آپ کے سامنے اس عورت کا نام بھی ذکر کیا، نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کو پیغام بھجوایا اور اس عورت سے اس بارے میں دریافت کیا، تو اس نے زنا کرنے سے انکار کر دیا، تو نبی اکرم ﷺ نے اس مرد کو حد کے طور پر کوڑے لگوائے اور آپ ﷺ نے اس عورت کو سزا نہیں دی۔

4438 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ح وحَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ الْمَعْنَى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَجُلًا زَنَى بِامْرَاَةٍ، فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجُلِدَ الْحَدَّ، ثُمَّ اُخْبِرَ اَنَّهُ مُحْصَنٌ، فَاَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، مَوْقُوفًا عَلَى جَابِرٍ، وَرَوَاهُ اَشْعَثُ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِنَحْوِ ابْنِ وَهْبٍ، لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ رَجُلًا زَنَى فَلَمْ يُعْلَمْ بِاِحْصَانِهِ، فَجُلِدَ، ثُمَّ عُلِمَ بِاِحْصَانِهِ فَرُجِمَ

Marfat.com

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس مرد پر حد کے کوڑے لگائے گئے پھر یہ بات بتائی گئی کہ وہ شادی شدہ ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے سنگسار کر دیا گیا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر نقل کی گئی ہے۔

ایک اور سند کے ساتھ یہی روایت منقول ہے، جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں ہے، راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے زنا کا ارتکاب کیا، یہ پتہ نہیں چلا کہ وہ شادی شدہ ہے، اسے کوڑے لگا دیئے گئے، پھر پتہ چلا کہ وہ شادی شدہ ہے، تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔

4439 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ اَبُوْ يَحْيَى الْبَزَّازُ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَجُلًا زَنَى بِامْرَاَةٍ فَلَمْ يَعْلَمْ بِاِحْصَانِهِ، فَجُلِدَ، ثُمَّ عَلِمَ بِاِحْصَانِهِ، فَرُجِمَ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ایک عورت کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا، اس مرد کے شادی شدہ ہونے کے بارے میں پتہ نہیں چل سکا، اسے کوڑے لگوائے گئے، پھر پتہ چلا کہ وہ شادی شدہ ہے تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔

بَابُ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجْمِهَا مِنْ جُهَيْنَةَ

باب: اس عورت کا تذکرہ، جس کو سنگسار کرنے کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا جس کا تعلق جہینہ قبیلے سے تھا

4440 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّ هِشَامًا الدَّسْتُوَائِيَّ، وَاَبَانَ ابْنَ يَزِيْدَ، حَدَّثَاهُمْ، الْمَعْنَى، عَنْ يَحْيَى، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، اَنَّ امْرَاَةً، - قَالَ فِيْ حَدِيْثِ اَبَانَ: مِنْ جُهَيْنَةَ -، اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ اِنَّهَا زَنَتْ، وَهِيَ حُبْلٰى، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحْسِنْ اِلَيْهَا، فَاِذَا وَضَعَتْ فَجِئْ بِهَا، فَلَمَّا اَنْ وَضَعَتْ جَاءَ بِهَا، فَاَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا، ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ، ثُمَّ اَمَرَهُمْ فَصَلُّوْا عَلَيْهَا، فَقَالَ عُمَرُ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، تُصَلِّي عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ؟ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ، وَهَلْ وَجَدْتَ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لَمْ يَقُلْ عَنْ اَبَانَ: فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا

4440-إسناده صحيح .أبو المهلب :هو الجَرمي، عم أبي قلابة، مختلف في اسمه، وأبو قلابة :هو عبد الله بن زيد الجَرمي، ويحيى :هو ابن أبي كثير، وهام الدَّستُوائي :هو ابن أبي عبد الله .وأخرجه مسلم (1696)، وابن ماجه (2555)، والترمذي (1500)،والنسائي في "الكبرى "(2095) و (7150) و (7151) و (7156) و (7157) من طريق يحيى بن أبي كثير، بهذا الإسناد .وقد وقع خطأ في رواية الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير عند ابن ماجه والنسائي في الموضعين الثاني والخامس حيث سمى أبا المهلب :أبا المهاجر .وقد نبه عليه النسائي بإثر (7151)

Marfat.com

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جہینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک عورت، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس نے عرض کی: اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے اور وہ حاملہ ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے سرپرست کو بلوایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو، جب یہ بچے کو جنم دے دے، تو اسے لے کر آ جانا، جب اس عورت نے بچے کو جنم دیا، تو وہ ولی اسے لے کر آیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس عورت کے کپڑے مضبوطی سے باندھ دیئے گئے، پھر آپ کے حکم کے تحت اسے سنگسار کر دیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہدایت کی، انہوں نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے نمازِ جنازہ ادا کی ہے، جس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، اس نے ایسی توبہ کی ہے، کہ اگر وہ مدینہ کے ستر افراد کے درمیان تقسیم ہو، تو ان سب کے لیے کافی ہو، کیا تمہیں اس سے زیادہ افضل کوئی اور کام ملتا ہے کہ اس نے اپنی جان قربان کر دی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: اس کے کپڑے سختی سے باندھ دیئے گئے۔

4441 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، قَالَ: فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا يَعْنِي: فَشُدَّتْ

❁❁ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس کے کپڑے مضبوطی سے باندھ دیئے گئے۔

4442 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ امْرَأَةً - يَعْنِي: مِنْ غَامِدٍ، أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ فَجَرْتُ، فَقَالَ: ارْجِعِي، فَرَجَعَتْ، فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْغَدُ أَتَتْهُ، فَقَالَتْ: لَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ، فَوَاللَّهِ إِنِّي لَحُبْلَى، فَقَالَ لَهَا: ارْجِعِي، فَرَجَعَتْ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ أَتَتْهُ، فَقَالَ لَهَا: ارْجِعِي حَتَّى تَلِدِي، فَرَجَعَتْ، فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ، فَقَالَتْ: هَذَا قَدْ وَلَدْتُهُ، فَقَالَ لَهَا: ارْجِعِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَفْطِمِيهِ فَجَاءَتْ بِهِ وَقَدْ فَطَمَتْهُ، وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ يَأْكُلُهُ، فَأَمَرَ بِالصَّبِيِّ فَدُفِعَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَأَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا، وَأَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ، وَكَانَ خَالِدٌ فِيمَنْ يَرْجُمُهَا، فَرَجَمَهَا بِحَجَرٍ فَوَقَعَتْ قَطْرَةٌ مِنْ دَمِهَا عَلَى وَجْنَتِهِ، فَسَبَّهَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا خَالِدُ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ، وَأَمَرَ بِهَا فَصُلِّيَ عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ

❁❁ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک عورت، یعنی غامد قبیلے سے تعلق رکھنے والی عورت، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس نے عرض کی: میں نے گناہ کیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم واپس چلی جاؤ، وہ واپس چلی گئی، اگلے دن پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس نے عرض کی: شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اسی طرح واپس کرنا چاہتے

Marfat.com

تھے، جس طرح آپ ﷺ نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو واپس کیا تھا، اللہ کی قسم! میں حاملہ ہوں، نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم واپس چلی جاؤ، وہ واپس چلی گئی، اگلے دن وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم واپس چلی جاؤ، جب تک تم بچے کو جنم نہیں دیتی، عورت واپس چلی گئی، جب اس نے بچے کو جنم دے دیا، تو وہ بچے کو ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: میں اسے جنم دے دیا ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم واپس جاؤ اور اسے دودھ پلاؤ، جب تک اس کا دودھ چھڑوا نہیں دیتی (راوی کہتے ہیں:) پھر وہ عورت اس بچے کو اس وقت لے کر آئی، جب وہ اس کا دودھ چھڑوا چکی تھی اور بچے کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی، جسے وہ کھا رہا تھا، اس بچے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا، تو اسے ایک مسلمان شخص کے حوالے کر دیا گیا، پھر نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کے بارے میں حکم دیا، تو اس کے لیے ایک گڑھا کھودا گیا اور نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اسے سنگسار کر دیا گیا۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ اسے سنگسار کرنے والوں میں شامل تھے، انہوں نے اس عورت کو ایک پتھر مارا، تو اس عورت کے خون کا ایک قطرہ، ان کے رخسار پر آ کر لگا، حضرت خالد رضی اللہ عنہ اسے برا بھلا کہنے لگے، نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: ٹھہر جاؤ، اے خالد! اس ذات کی قسم، جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے، اگر بھتہ وصول کرنے والا شخص بھی ایسی توبہ کرے، تو اس کی مغفرت ہو جائے"

پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت، اس عورت کی نماز جنازہ بھی ادا کی گئی اور اسے دفن کر دیا گیا۔

4443 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا وَکِیعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ زَکَرِیَّا اَبِیْ عِمْرَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ شَیْخًا، یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ بَکْرَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ امْرَاَةً، فَحُفِرَ لَهَا اِلَی التَّنْدُوَةِ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: اَفْهَمَنِیْ رَجُلٌ عَنْ عُثْمَانَ.

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: قَالَ الْغَسَّانِیُّ: جُهَیْنَةُ وَغَامِدٌ وَّبَارِقٌ وَّاحِدٌ

❁❁ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک عورت کو سنگسار کروایا، تو آپ ﷺ نے اس کے لیے سینے تک گڑھا کھدوایا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے عثمان کے حوالے سے یہ بات مجھے سمجھائی۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: غسانی کہتے ہیں: جہینہ، غامد اور بارق ایک ہی قبیلہ ہے۔

4444 - قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: حُدِّثْتُ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَکَرِیَّا بْنُ مُسْلِمٍ، بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ زَادَ: ثُمَّ رَمَاهَا بِحَصَاةٍ مِثْلَ الْحِمَّصَةِ، ثُمَّ قَالَ: ارْمُوا وَاتَّقُوا الْوَجْهَ، فَلَمَّا طَفِئَتْ اَخْرَجَهَا فَصَلّٰی عَلَیْهَا وَقَالَ: فِی التَّوْبَةِ نَحْوَ حَدِیْثِ بُرَیْدَةَ.

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

"پھر آپ ﷺ نے اسے اتنی چھوٹی کنکریاں مروائیں، جو چنے جیسی ہوتی ہیں"

Marfat.com

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اسے پتھر مارو، لیکن لیکن چہرے پر مارنے سے بچنا"

جب وہ عورت مرگئی، تو آپ نے اسے باہر نکلوایا، آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔ اس کی توبہ کے بارے میں آپ کے وہ الفاظ منقول ہیں، جو بریدہ کی نقل کردہ روایت میں ہیں۔

4445 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ، اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَقَالَ الْاٰخَرُ وَكَانَ اَفْقَهَهُمَا: اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَاْذَنْ لِيْ اَنْ اَتَكَلَّمَ، قَالَ: تَكَلَّمْ، قَالَ: اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيفًا عَلٰى هٰذَا - وَالْعَسِيفُ: الْاَجِيرُ - فَزَنٰى بِامْرَاَتِهِ، فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلٰى ابْنِيْ الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ، وَبِجَارِيَةٍ لِيْ، ثُمَّ اِنِّيْ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ، فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلٰى ابْنِيْ جَلْدَ مِائَةٍ، وَتَغْرِيْبَ عَامٍ، وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلٰى امْرَاَتِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، اَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ اِلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً، وَغَرَّبَهُ عَامًا، وَاَمَرَ اُنَيْسًا الْاَسْلَمِيَّ اَنْ يَّاْتِيَ امْرَاَةَ الْاٰخَرِ، فَاِنِ اعْتَرَفَتْ رَجَمَهَا، فَاعْتَرَفَتْ، فَرَجَمَهَا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو آدمی اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان میں سے ایک نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ﷺ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کر دیں، دوسرے شخص نے کہا، جو ان دونوں میں زیادہ سمجھدار تھا: جی ہاں! یارسول اللہ! آپ ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ کیجئے گا، لیکن آپ ﷺ مجھے اجازت دیں، تو میں کچھ عرض کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بولو! اس نے عرض کی: میرا بیٹا اس شخص کے ہاں ملازم تھا، اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کرلیا، لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا، تو میں نے اس کے فدیے کے طور پر ایک سو بکریاں اور ایک کنیز ادا کردی، پھر میں نے اہل علم سے دریافت کیا: تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے گا، البتہ اس کی عورت کو سنگسار کیا جائے گا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، میں تم دونوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ دونگا، جہاں تک تمہاری بکریوں اور کنیز کا معاملہ ہے، تو وہ تمہیں واپس ملیں گی، پھر نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کے بیٹے کو ایک سو کوڑے لگوائے اور اسے ایک سال کے لیے جلاوطن کردیا، پھر آپ ﷺ نے حضرت انس اسلمی رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ اس عورت کے پاس جائیں، اگر وہ اعتراف کرلے، تو اسے سنگسار کروادیں، اس عورت نے اعتراف

4445- إسناده صحيح. ابنُ شهاب: هو محمّد بن مسلم الزهري الإمام، ومالك: هو ابن أنس الإمام. وهو في "الموطأ" 2/ 822. وأخرجه البخاري (2314) و (6633)، ومسلم (1697) و (1698)، وابن ماجه (2549)، والترمذي (1496 - 1498)، والنسائي في "الكبرى" (5931) و (5932) و (7152 - 7155) و (11292)

Marfat.com

کرلیا، تو انہوں نے اسے سنگسار کروادیا"۔

بَابٌ فِي رَجْمِ الْيَهُودِيَّيْنِ

باب: دو یہودیوں کو سنگسار کرنے کا تذکرہ

4446 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرُوا لَهُ اَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَاَةً زَنَيَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الزِّنَا؟ فَقَالُوا: نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ، اِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ، فَاَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ، فَنَشَرُوهَا فَجَعَلَ اَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلٰى آيَةِ الرَّجْمِ، ثُمَّ جَعَلَ يَقْرَاُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: ارْفَعْ يَدَيْكَ، فَرَفَعَهَا فَاِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، فَقَالُوا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ، فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ" فَاَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: فَرَاَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنِي عَلَى الْمَرْاَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کچھ یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا کہ ان میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کا ارتکاب کیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: زنا کے بارے میں تم لوگ تورات میں کیا حکم پاتے ہو؟ ان لوگوں نے کہا: ہم ایسے لوگوں کو رسوا کرتے ہیں، انہیں کوڑے لگاتے ہیں، تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ غلط کہہ رہے ہو، تورات میں تو سنگسار کرنے کا حکم موجود ہے، وہ لوگ تورات لے کر آئے، انہوں نے اسے کھولا ان میں سے ایک شخص نے اپنا ہاتھ سنگسار کرنے کے حکم سے متعلق آیت پر رکھ دیا، پھر وہ اس کے پہلے والے اور بعد والے حصے کو پڑھنے لگا، تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تم اپنا ہاتھ اٹھاؤ، اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا، تو اس کے نیچے سنگسار کرنے کے حکم سے متعلق آیت موجود تھی، ان لوگوں نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیک کہا، اس میں سنگسار کرنے کے حکم سے متعلق آیت موجود ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے بارے میں یہ حکم دیا، تو ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے اس مرد کو دیکھا کہ وہ اس عورت پر جھکا ہوا تھا اور اسے پتھروں سے بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔

4446- إسناده صحيح. وهو في "الموطا" 2/ 819 "واخرجه البخاري (1329) و(3635)، ومسلم (1699)، وابن ماجه (2556)، والترمذي (1501)، والنسائي في "الكبرى" (7178 - 7175) و (7294) و (11002) من طرق عن نافع، به. وروايات بعضهم مختصرة. واخرجه النسائي في "الكبرى" (7179) من طريق يحيى بن وثاب، عن ابن عمر: ان النبي -صلى الله عليه وسلم- رجم يهودياً ويهودية. وهو في "مسند أحمد" (4498)، و"صحيح ابن حبان" (4431) و (4432) و (4434) و (4435).

Marfat.com

4447 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: مَرُّوا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُودِيٍّ قَدْ حُمِّمَ وَجْهُهُ، وَهُوَ يُطَافُ بِهِ، فَنَاشَدَهُمْ: مَا حَدُّ الزَّانِي فِي كِتَابِهِمْ؟ قَالَ: فَاَحَالُوهُ عَلٰى رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَنَشَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا حَدُّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ؟ فَقَالَ: الرَّجْمُ، وَلٰكِنْ ظَهَرَ الزِّنَا فِي اَشْرَافِنَا، فَكَرِهْنَا اَنْ يُتْرَكَ الشَّرِيفُ، وَيُقَامُ عَلٰى مَنْ دُونَهُ، فَوَضَعْنَا هٰذَا عَنَّا، فَاَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَوَّلُ مَنْ اَحْيَا مَا اَمَاتُوا مِنْ كِتَابِكَ

❁❁ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی کو لے کر گزرے، جس کا منہ کالا کیا گیا تھا اور وہ لوگ اسے چکر لگوا رہے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کیا کہ ان کی کتاب میں زانی کی سزا کیا ہے؟ تو انہوں نے یہ بات اپنے میں سے ایک شخص کی طرف کر دی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قسم دے کر دریافت کیا کہ تمہاری کتاب میں زنا کرنے والے کی سزا کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: سنگسار کرنا، لیکن ہمارے معززین میں زنا عام ہو گیا، تو ہمیں یہ اچھا نہیں لگا کہ ہم معزز آدمی کو چھوڑ دیں اور کم تر آدمی کو سزا دے دیں، تو ہم نے یہ سزا ہی ختم کر دی، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس یہودی کو سنگسار کر دیا گیا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے اللہ! میں وہ پہلا شخص ہوں، جو تیری کتاب کے اس حکم کو زندہ کر رہا ہے، جسے انہوں نے ختم کر دیا تھا''۔

4448 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: مُرَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُودِيٍّ مُحَمَّمٍ مَجْلُودٍ، فَدَعَاهُمْ، فَقَالَ: هٰكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَدَعَا رَجُلًا مِنْ عُلَمَائِهِمْ قَالَ لَهُ: نَشَدْتُكَ بِاللّٰهِ الَّذِي اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوسٰى، اَهٰكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَا، وَلَوْلَا اَنَّكَ نَشَدْتَنِي بِهٰذَا لَمْ اُخْبِرْكَ، نَجِدُ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِنَا الرَّجْمَ، وَلٰكِنَّهُ كَثُرَ فِي اَشْرَافِنَا، فَكُنَّا اِذَا اَخَذْنَا الرَّجُلَ الشَّرِيفَ تَرَكْنَاهُ، وَاِذَا اَخَذْنَا الرَّجُلَ الضَّعِيفَ اَقَمْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ، فَقُلْنَا: تَعَالَوْا فَنَجْتَمِعُ عَلٰى شَيْءٍ نُقِيمُهُ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ، فَاجْتَمَعْنَا عَلَى التَّحْمِيمِ وَالْجَلْدِ، وَتَرَكْنَا الرَّجْمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَوَّلُ مَنْ اَحْيَا اَمْرَكَ اِذْ اَمَاتُوهُ، فَاَمَرَ بِهِ، فَرُجِمَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ) (المائدة: 41) اِلٰى قَوْلِهِ: (يَقُولُونَ اِنْ اُوتِيتُمْ هٰذَا فَخُذُوهُ وَاِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا) (المائدة: 41) اِلٰى قَوْلِهِ (وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ) (المائدة: 44) فِي الْيَهُودِ اِلٰى قَوْلِهِ (وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ) (المائدة: 45) فِي الْيَهُودِ اِلٰى قَوْلِهِ (وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ) (المائدة: 47) قَالَ: هِيَ فِي الْكُفَّارِ كُلِّهَا، يَعْنِي هٰذِهِ الْاٰيَةَ

❁❁ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لے جایا گیا، جس کا منہ کالا

Marfat.com

کیا گیا تھا اور اسے مارا بھی گیا تھا، نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو بلوایا اور دریافت کیا: کیا تم لوگ زنا کرنے والے کی حد یہی پاتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ان کے علماء میں سے ایک شخص کو بلوایا اور اس سے فرمایا: میں تمہیں اس اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں، جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی، کیا تم لوگ اپنی کتاب میں زنا کرنے والے کے حد یہی پاتے ہو؟ اس نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے جی نہیں! اگر آپ نے مجھے یہ واسطہ نہ دیا ہوتا، تو میں آپ کو نہ بتاتا، ہم اپنی کتاب میں زنا کرنے والے کی حد سنگسار کرنا پاتے ہیں، لیکن یہ ہمارے معززین میں زیادہ ہو گیا، تو جب ہم کسی معزز آدمی کو پکڑتے تھے تو اسے چھوڑ دیتے تھے جب کمزور شخص کو پکڑتے تھے، تو اس پر حد جاری کر دیتے تھے، تو ہم نے کہا: تم لوگ آگے بڑھو ہم لوگ کسی ایسی چیز پر متفق ہو جاتے ہیں، جسے ہم صاحب حیثیت اور کمزور ہر شخص پر لاگو کر سکیں، تو ہم اس بات پر اکٹھے ہوئے، کہ منہ کالا کر دیں گے اور کوڑے لگا دیں گے اور ہم نے سنگسار کرنے کو ترک کر دیا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اے اللہ! میں وہ پہلا شخص ہوں، جس نے تیرے حکم کو زندہ کیا، اس وقت جب ان لوگوں نے اسے ختم کر دیا تھا''

تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اے رسول! وہ لوگ جو کفر کی طرف تیزی کرتے ہیں، وہ تمہیں غمگین نہ کریں'' یہ آیت یہاں تک ہے ''وہ لوگ یہ کہتے ہیں اگر تمہیں یہ دے دیا گیا، تو اسے حاصل کر لو، اگر نہیں دیا گیا، تو اس سے بچ جاؤ''

یہ آیت یہاں تک ہے ''اور جو شخص اس کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا، جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے، تو یہی لوگ کافر ہیں''

یہ آیت یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی

''اور جو لوگ اس چیز کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے جسے اللہ نے نازل کیا ہے تو یہی لوگ ظلم کرنے والے ہیں'' اس سے مراد بھی یہودی ہے۔

یہ آیت یہاں تک ہے

''اور جو لوگ اس کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے، جو اللہ نے نازل کیا ہے تو یہی لوگ فاسق ہیں''

(راوی کہتے ہیں:) یہ تمام آیات کفار کے بارے میں ہیں۔

4449 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ، حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اَتَى نَفَرٌ مِنْ يَهُوْدٍ، فَدَعَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْقُفِّ، فَاَتَاهُمْ فِيْ بَيْتِ الْمِدْرَاسِ، فَقَالُوْا: يَا اَبَا الْقَاسِمِ: اِنَّ رَجُلًا مِنَّا زَنَى بِامْرَاَةٍ، فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ، فَوَضَعُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: بِالتَّوْرَاةِ، فَاُتِيَ بِهَا، فَنَزَعَ الْوِسَادَةَ مِنْ تَحْتِهِ، فَوَضَعَ التَّوْرَاةَ عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: آمَنْتُ بِكِ وَبِمَنْ اَنْزَلَكِ ثُمَّ قَالَ: ائْتُوْنِيْ بِاَعْلَمِكُمْ، فَاُتِيَ بِفَتًى شَابٍّ، ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ الرَّجْمِ، نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کچھ یہودی آئے، وہ نبی اکرم ﷺ کو وادی قف میں لے گئے،

Marfat.com

نبی اکرم ﷺ ان کے پاس، ان کی ایک درس گاہ میں آئے، ان لوگوں نے کہا: اے ابوالقاسم! ہم میں سے ایک شخص نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا ہے، تو آپ ﷺ ان کے درمیان فیصلہ کر دیں، انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے لیے تکیہ رکھ دیا، نبی اکرم ﷺ اس پر تشریف فرما ہوئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس تورات لے کر آؤ، اسے لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے نیچے سے تکیہ نکالا اور تورات کو اس کے اوپر رکھا، آپ ﷺ نے فرمایا: میں تجھ پر، اور جس نے تجھے نازل کیا ہے، اس پر ایمان رکھتا ہوں، پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس اپنے سب سے بڑے عالم کو لے کے آؤ، تو ایک نوجوان کو لایا گیا۔ اس کے بعد راوی نے سنگسار کرنے سے متعلق واقعہ نقل کیا ہے، جو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی نافع کے حوالے سے نقل کردہ روایت کی مانند ہے۔

4450 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ، ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ: سَمِعْتُ رَجُلًا، مِنْ مُزَيْنَةَ مِمَّنْ يَتَّبِعُ الْعِلْمَ، وَيَعِيهِ، ثُمَّ اتَّفَقَا وَنَحْنُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ" فَحَدَّثَنَا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ - وَهٰذَا حَدِيثُ مَعْمَرٍ وَهُوَ اَتَمُّ - قَالَ: زَنَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَامْرَاَةٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اذْهَبُوا بِنَا اِلَى هٰذَا النَّبِيِّ، فَاِنَّهُ نَبِيٌّ بُعِثَ بِالتَّخْفِيفِ، فَاِنْ اَفْتَانَا بِفُتْيَا دُونَ الرَّجْمِ قَبِلْنَاهَا، وَاحْتَجَجْنَا بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ، قُلْنَا: فُتْيَا نَبِيٍّ مِنْ اَنْبِيَائِكَ، قَالَ: فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي اَصْحَابِهِ، فَقَالُوا: يَا اَبَا الْقَاسِمِ، مَا تَرَى فِي رَجُلٍ وَامْرَاَةٍ زَنَيَا؟ فَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ كَلِمَةً حَتّٰى اَتَى بَيْتَ مِدْرَاسِهِمْ، فَقَامَ عَلَى الْبَابِ، فَقَالَ: اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ عَلَى مَنْ زَنَى اِذَا اَحْصَنَ؟ قَالُوا: يُحَمَّمُ، وَيُجَبَّهُ، وَيُجْلَدُ، وَالتَّجْبِيهُ: اَنْ يُحْمَلَ الزَّانِيَانِ عَلَى حِمَارٍ، وَتُقَابَلُ اَقْفِيَتُهُمَا، وَيُطَافُ بِهِمَا، قَالَ: وَسَكَتَ شَابٌّ مِنْهُمْ، فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ، اَلَظَّ بِهِ النِّشْدَةَ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِذْ نَشَدْتَنَا، فَاِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ الرَّجْمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم: فَمَا اَوَّلُ مَا ارْتَخَصْتُمْ اَمْرَ اللّٰهِ؟ قَالَ: زَنَى ذُو قَرَابَةٍ مِنْ مَلِكٍ مِنْ مُلُوكِنَا، فَاَخَّرَ عَنْهُ الرَّجْمَ، ثُمَّ زَنَى رَجُلٌ فِي اُسْرَةٍ مِنَ النَّاسِ، فَاَرَادَ رَجْمَهُ، فَحَالَ قَوْمُهُ دُونَهُ، وَقَالُوا: لَا يُرْجَمُ صَاحِبُنَا حَتّٰى تَجِيءَ بِصَاحِبِكَ فَتَرْجُمَهُ، فَاصْطَلَحُوا عَلَى هٰذِهِ الْعُقُوبَةِ بَيْنَهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنِّي اَحْكُمُ بِمَا فِي التَّوْرَاةِ فَاَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَبَلَغَنَا اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيهِمْ ﴿اِنَّا اَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ اَسْلَمُوا﴾ (المائدة: 44)، كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہودیوں سے تعلق رکھنے والے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کر لیا، ان میں سے کسی ایک نے دوسرے سے کہا: تم ہمیں اس نبی کے پاس لے جاؤ، کیونکہ وہ ایک ایسے نبی ہیں، جن کو تخفیف کے احکام کے ہمراہ مبعوث کیا گیا ہے، اگر تو انہوں نے ہمیں کوئی ایسا جواب دیا، جو سنگسار کرنے سے کم ہوا، تو ہم اسے قبول کر لیں گے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کو حجت کے طور پر پیش کر دیں گے ہم یہ کہیں گے: یہ ایک ایسا فتویٰ ہے، جو تیرے نبی نے دیا ہے، راوی کہتے ہیں: وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی اکرم ﷺ اس وقت اپنے اصحاب کے درمیان مسجد میں تشریف فرما تھے، ان

Marfat.com

لوگوں نے عرض کی: اے ابوالقاسم! ایسے مرد اور عورت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جنہوں نے زنا کا ارتکاب کیا ہو، تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ ان کی درسگاہ والے گھر تشریف لائے، آپ ﷺ دروازے پر کھڑے ہوئے، آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اس اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں، جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی تھی، تم لوگ تورات میں ایسے شخص کی کیا سزا پاتے ہو؟ جو شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کر لیتا ہے، ان لوگوں نے جواب دیا: یہ کہ اس کا منہ کالا کیا جائے، اسے گدھے پر الٹا بٹھایا جائے اور اس کی پٹائی کی جائے۔ (راوی کہتے ہیں:) تحمیہ سے مراد یہ ہے کہ زنا کرنے والوں کو گدھے پر بٹھایا جائے اور ان کی پشت ایک دوسرے کی طرف ہو اور پھر ان کا چکر لگوایا جائے، راوی بیان کرتے ہیں: ان میں سے ایک نوجوان خاموش رہا: جب نبی اکرم ﷺ نے اسے ملاحظہ کیا کہ وہ خاموش ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے زیادہ شدت کے ساتھ، اسے قسم دی، تو وہ بولا: اے اللہ تعالیٰ کے نبی! جب آپ ﷺ نے ہمیں یہ قسم دی ہے، تو (میں یہ بتانے پر مجبور ہوں) کہ ہم تورات میں سنگسار کرنے کی سزا پاتے ہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے بارے میں رخصت کو سب سے پہلے کیوں اختیار کیا؟ اس نے جواب دیا: ہمارے ایک بادشاہ کے قریبی رشتے دار نے زنا کیا، تو اسے سنگسار نہیں کیا گیا، پھر ایک خاندان کے ایک شخص نے گناہ کیا بادشاہ نے اسے سنگسار کرنے کا ارادہ کیا، تو اس کے قبیلے کے لوگ رکاوٹ بن گئے، انہوں نے کہا: ہمارے ساتھی کو اس وقت تک سنگسار نہیں کیا جا سکتا، جب تک تم اپنے بندے کو لا کر اسے سنگسار نہیں کرتے، تو ان لوگوں نے آپس میں اس صلح پر اتفاق کر لیا (کہ ایسے شخص کا منہ کالا کروا دیا جائے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

تورات میں جو موجود ہے، میں اس کے مطابق فیصلہ دیتا ہوں، نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کے بارے میں حکم دیا تو انہیں سنگسار کر دیا گیا۔

زہری کہتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے، یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی:

''بے شک ہم نے تورات نازل کی ہے، جس میں ہدایت اور نور ہے، اس کے مطابق ان انبیاء نے فیصلے دیئے ہیں، جو مسلمان تھے'' (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ بھی ان انبیاء کرام میں سے ایک تھے۔

4451 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ يَحْيَى اَبُو الْاَصْبَغِ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ يَعْنِيْ ابْنَ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ، يُحَدِّثُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: زَنٰى رَجُلٌ وَّامْرَاَةٌ مِنَ الْيَهُوْدِ وَقَدْ اُحْصِنَا، حِيْنَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ، وَقَدْ كَانَ الرَّجْمُ مَكْتُوْبًا عَلَيْهِمْ فِي التَّوْرَاةِ، فَتَرَكُوْهُ وَاَخَذُوْا بِالتَّجْبِيْهِ، يُضْرَبُ مِائَةً بِحَبْلٍ مَطْلِيٍّ بِقَارٍ، وَيُحْمَلُ عَلٰى حِمَارٍ، وَجْهُهُ مِمَّا يَلِيْ دُبُرَ الْحِمَارِ، فَاجْتَمَعَ اَحْبَارٌ مِنْ اَحْبَارِهِمْ، فَبَعَثُوْا قَوْمًا آخَرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: سَلُوْهُ عَنْ حَدِّ الزَّانِيْ، وَسَاقَ الْحَدِيْثَ، فَقَالَ فِيْهِ: قَالَ: وَلَمْ يَكُوْنُوْا مِنْ اَهْلِ دِيْنِهِ، فَيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ، فَخُيِّرَ فِيْ ذٰلِكَ، قَالَ: (فَاِنْ جَاءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہودیوں سے تعلق رکھنے والے ایک مرد اور عورت نے زنا کر لیا، وہ دونوں

Marfat.com

شادی شدہ تھے، یہ اس وقت کی بات ہے، جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تھے، ان لوگوں پر تورات میں سنگسار کرنے کی سزا لازم کی گئی تھی، انہوں نے اسے ترک کر دیا اور گدھے پر الٹا بٹھا کر گھومنے کی سزا کو اختیار کر لیا، نیز ایسے شخص کو تارکول لگی ہوئی رسی کے ساتھ سو مرتبہ مار دیا جاتا تھا، اسے گدھے پر بٹھایا جاتا تھا اور اس کا منہ گدھے کی پیٹھ کی طرف رکھا جاتا تھا، ان کے علماء اکٹھے ہوئے انہوں نے کچھ دوسرے لوگوں کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا اور بولے: تم ان سے زنا کرنے والے کی سزا کے بارے میں دریافت کرو، اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی، جس میں یہ الفاظ ہیں: ''کیونکہ نبی اکرم ﷺ ان کے دین سے تعلق نہیں رکھتے تھے، تو اب آپ ﷺ نے ان کے درمیان فیصلہ کرنا تھا، اس بارے میں آپ ﷺ کو اختیار دیا گیا (اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی)

''اگر وہ تمہارے پاس آتے ہیں، تو تم ان کے درمیان فیصلہ کرو یا اعراض کرو''

4452 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسَى الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ مُجَالِدٌ: اَخْبَرَنَا، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: جَاءَتِ الْيَهُوْدُ بِرَجُلٍ وَامْرَاَةٍ مِنْهُمْ زَنَيَا، فَقَالَ: ائْتُونِيْ بِاَعْلَمِ رَجُلَيْنِ مِنْكُمْ، فَاَتَوْهُ بِابْنَيْ صُوْرِيَا، فَنَشَدَهُمَا: كَيْفَ تَجِدَانِ اَمْرَ هٰذَيْنِ فِيْ التَّوْرَاةِ؟ قَالَا: نَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ اِذَا شَهِدَ اَرْبَعَةٌ اَنَّهُمْ رَاَوْا ذَكَرَهُ فِيْ فَرْجِهَا مِثْلَ الْمِيْلِ فِي الْمُكْحُلَةِ رُجِمَا، قَالَ: فَمَا يَمْنَعُكُمَا اَنْ تَرْجُمُوْهُمَا؟ قَالَا: ذَهَبَ سُلْطَانُنَا، فَكَرِهْنَا الْقَتْلَ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّهُوْدِ، فَجَاءُوْا بِاَرْبَعَةٍ، فَشَهِدُوْا اَنَّهُمْ رَاَوْا ذَكَرَهُ فِيْ فَرْجِهَا مِثْلَ الْمِيْلِ فِي الْمُكْحُلَةِ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجْمِهِمَا

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہودی اپنے ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر آئے، جنہوں نے زنا کیا تھا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے دو بڑے عالموں کو لے کر میرے پاس آؤ، تو وہ لوگ صوریا کے دو صاحبزادوں کو لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے، نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کو قسم دے کر دریافت کیا: تم دونوں نے ان دونوں کے بارے میں تورات میں کیا حکم پایا ہے؟ ان دونوں نے جواب دیا: ہم تورات میں یہ پاتے ہیں کہ جب چار لوگ گواہی دے دیں کہ انہوں نے مرد کی شرمگاہ کو عورت کی شرمگاہ میں یوں دیکھا ہے جس طرح سلائی سرمے دانی میں ہوتی ہے، تو ان دونوں مرد اور عورت کو سنگسار کر دیا جائے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو پھر تم نے ان دونوں کو سنگسار کیوں نہیں کیا؟ ان دونوں نے جواب دیا: ہماری حکومت رخصت ہو چکی ہے، اس لیے ہم قتل کرنے کو پسند نہیں کرتے، نبی اکرم ﷺ نے گواہوں کو بلایا، وہ لوگ چار گواہ لے کر آئے، انہوں نے یہ گواہی دی کہ انہوں نے مرد کی شرمگاہ کو عورت کی شرمگاہ میں یوں دیکھا ہے، جس طرح سلائی سرمے دانی میں ہوتی ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کو سنگسار کرنے کا حکم دیا۔

4453 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَالشَّعْبِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، لَمْ يَذْكُرْ فَدَعَا بِالشُّهُوْدِ فَشَهِدُوْا،

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے، تاہم اس میں یہ مذکور نہیں ہے: نبی اکرم ﷺ نے گو

Marfat.com

انہوں کو بلوایا اور انہوں نے گواہی دی۔

4454 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، بِنَحْوٍ مِنْهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4455 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَسَنٍ الْمِصِّيصِيُّ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الزُّبَيْرِ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ وَامْرَاَةً زَنَيَا

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور عورت کو سنگسار کروایا تھا، ان دونوں نے زنا کا ارتکاب کیا تھا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَزْنِي بِحَرِيمِهِ

باب: آدمی کا اپنی محرم عورت کے ساتھ زنا کرنا

4456 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ، عَنْ اَبِي الْجَهْمِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: بَيْنَا اَنَا اَطُوفُ عَلٰى اِبِلٍ لِي ضَلَّتْ، اِذْ اَقْبَلَ رَكْبٌ - اَوْ فَوَارِسُ - مَعَهُمْ لِوَاءٌ، فَجَعَلَ الْاَعْرَابُ يَطِيفُونَ بِي لِمَنْزِلَتِي مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ اَتَوْا قُبَّةً، فَاسْتَخْرَجُوا مِنْهَا رَجُلًا فَضَرَبُوا عُنُقَهُ، فَسَاَلْتُ عَنْهُ، فَذَكَرُوا اَنَّهُ اَعْرَسَ بِامْرَاَةِ اَبِيهِ

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اپنا گم شدہ اونٹ ڈھونڈ رہا تھا، اسی دوران سامنے سے کچھ گھوڑ سوار آئے، ان کے ساتھ ایک جھنڈا بھی تھا، دیہاتیوں نے میرے گرد گھومنا شروع کر دیا کیونکہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں خاص قرب حاصل تھا، جب وہ ایک قبہ کے پاس آئے، انہوں نے اس میں سے ایک شخص کو نکالا اور اس کی گردن اڑا دی، میں نے اس کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے بتایا: اس نے اپنی باپ کی بیوی کے ساتھ شادی کی ہے۔

4457 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قُسَيْطٍ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: لَقِيتُ عَمِّي وَمَعَهُ رَايَةٌ، فَقُلْتُ لَهُ: اَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةَ اَبِيهِ، فَاَمَرَنِي اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهُ، وَآخُذَ مَالَهُ

❀❀ یزید بن براء اپنے والد (حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میری ملاقات اپنے چچا سے ہوئی، ان کے پاس ایک جھنڈا تھا، میں نے ان سے دریافت کیا: آپ کہاں جا رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک شخص کی طرف بھیجا ہے، جس نے اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ نکاح کر لیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا ہے کہ اس کی

4456- إسناده ضعيف لاضطرابه كما بيناه في "مسند احمد" (18557). ابو الجهم: هو سليمان بن الجهم، ومطرف: هو ابن طريف الحارثي، وخالد بن عبد الله: هو الواسطي. واخرجه النسائي في "الكبرى" (5466) من طريق جرير بن عبد الحميد، و (7182) من طريق ابي زيد، كلاهما، عن مطرف، به. وهو في "مسند احمد" (18608) و (18620).

Marfat.com

گردن اڑادوں، اوراس کا مال حاصل کرلوں۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَزْنِي بِجَارِيَةِ امْرَاَتِهِ

باب: آدمی کا اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ زنا کرنا

4458 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ، اَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُنَيْنٍ وَقَعَ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهِ، فَرُفِعَ اِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، وَهُوَ اَمِيرٌ عَلَى الْكُوفَةِ، فَقَالَ: لَاَقْضِيَنَّ فِيكَ بِقَضِيَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَكَ جَلَدْتُكَ مِائَةً، وَاِنْ لَمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَكَ رَجَمْتُكَ بِالْحِجَارَةِ، فَوَجَدُوهُ قَدْ اَحَلَّتْهَا لَهُ، فَجَلَدَهُ مِائَةً قَالَ قَتَادَةُ: كَتَبْتُ اِلَى حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ، فَكَتَبَ اِلَيَّ بِهٰذَا

❁❁ حبیب بن سالم بیان کرتے ہیں: ایک شخص جس کا نام عبدالرحمٰن بن حنین تھا، اس نے اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ صحبت کرلی، یہ مقدمہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے پاس پیش ہوا، وہ اس وقت کوفہ کے گورنر تھے، انہوں نے فرمایا: میں تمہارے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق فیصلہ دونگا، اگر وہ عورت اس کنیز کو تمہارے لیے حلال کردیتی ہے، تو میں تمہیں ایک سو کوڑے لگاؤں گا، اور اگر وہ تمہارے لیے حلال نہیں کرتی، تو میں تمہیں پتھروں کے ذریعے سنگسار کروادونگا، تو اس عورت نے اس شخص کے لیے اس کنیز کو حلال قرار دیا، تو حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے اسے ایک سو کوڑے لگوائے۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے حبیب بن سالم کو خط لکھا، تو انہوں نے یہ روایت مجھے لکھ کر بھیجی۔

4459 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِي بِشْرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الرَّجُلِ يَاْتِي جَارِيَةَ امْرَاَتِهِ، قَالَ: اِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَهُ جُلِدَ مِائَةً، وَاِنْ لَمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَهُ رَجَمْتُهُ.

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ صحبت کرلیتا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر وہ عورت اس کنیز کو اس شخص کے لیے حلال قرار دیتی ہے، تو اسے سو کوڑے لگائے جائیں گے اور اگر وہ اس کنیز کو

4458- إسناده ضعيف لاضطرابه، كما قال الترمذي بإثر الحديث (1518)، والنسائي فيما نقله عنه المنذري في "اختصار السنن" 6/ 271، وابن عدي في "الكامل" في ترجمة حبيب بن سالم 2/ 813، وقال البخاري فيما نقل عنه الترمذي في "العلل الكبير" 2/ 615: أنا أنفي هذا الحديث. وقال الخطابي: هذا الحديث غير متصل، وليس العمل عليه. قلنا: لكن قال البخاري فيما نقله عنه الترمذي في "العلل" 2/ 616: "سمعت إسحاق بن منصور يذكر عن أحمد وإسحاق أنهما قالا بحديث حبيب بن سالم عن النعمان". وقال النسائي في "الكبرى" بإثر الحديث (7195): ليس في هذا الباب شيء صحيح يحتج به. أبان: هو ابن يزيد العطار. وأخرجه النسائي في "الكبرى" (5529) و (7190) من طريق أبان بن يزيد العطار، بهذا الإسناد. وقال في آخره: قال قتادة: فكتبت إلى حبيب بن سالم، فكتب إليَّ بهذا. وأخرجه ابن ماجه (2551)، والترمذي (1517)، والنسائي (5530) و (7189).

Marfat.com

اس شخص کے لیے حلال قرار نہیں دیتی، تو میں اسے سنگسار کردونگا"۔

4460 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيْ رَجُلٍ وَقَعَ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهِ، اِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ، وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا، فَاِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ، فَهِيَ لَهُ، وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوٰى يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، وَمَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ، وَسَلَّامٌ، عَنِ الْحَسَنِ، هٰذَا الْحَدِيْثَ بِمَعْنَاهُ، لَمْ يَذْكُرْ يُوْنُسُ، وَمَنْصُوْرٌ، قَبِيصَةَ

❁❁ حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا، جس نے اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ صحبت کی تھی (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اگر مرد نے اس کے ساتھ زبردستی کی، تو وہ کنیز آزاد شمار ہوگی اور مرد پر یہ لازم ہوگا کہ اس کنیز کی مالکن کو اس جیسی کنیز (یا قیمت) ادا کرے اور اگر کنیز نے اپنی رضامندی کے ساتھ اس کے ساتھ صحبت کی تھی، تو وہ کنیز مرد کی ملکیت ہوگی اور مرد پر لازم ہوگا کہ وہ اس کنیز کی مالکن کو اس کی مانند (کنیز یا اس کی رقم) ادا کرے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4461 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ الدِّرْهَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: وَاِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ وَمِثْلُهَا مِنْ مَالِهِ لِسَيِّدَتِهَا

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اگر اس کنیز نے رضامندی کے ساتھ اس کے ساتھ یہ عمل کیا تھا، تو اس کنیز کی قیمت جتنا مال اس کی مالکن کو ادا کرنا ہوگا۔

بَابٌ فِيمَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ

باب: جو شخص قوم لوط جیسا عمل کرتا ہے، اس کا حکم

4462 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ

4460- إسناده ضعيف لجهالة قبيصة بن حريث، وقال البخاري: في حديثه نظر، وقال النسائي: لا يصح حديثه، وقال العقيلي: في هذا الحديث اضطراب (قلنا: يعني في متنه)، وقال الخطابي: حديث منكر، وقبيصة بن حريث غير معروف، والحجة لا تقوم بمثله. وقد روى هذا الحديث من طريقين آخرين ضعيفين عن قتادة فجاء فيهما ذكر جون بن قتادة، بدل قبيصة كما بيناه في "المسند" (20063). وجون مجهول. وهو في "مصنف عبد الرزاق" (13417)، ومن طريقه أخرجه النسائي في "الكبرى" (5531) و (7195). وهو في "مسند أحمد" (20060) و (20069).

Marfat.com

قَوْمِ لُوطٍ، فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ، وَالْمَفْعُولَ بِهِ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو مِثْلَهُ وَرَوَاهُ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ، وَرَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم جس ایسے شخص کو پاؤ جس نے قوم لوط کا سا عمل کیا ہو، تو یہ عمل کرنے والے اور جس کے ساتھ یہ عمل کیا گیا، انہیں قتل کر دو''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے۔

4463- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ رَاهَوَيْهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ ابْنُ خُثَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَمُجَاهِدًا، يُحَدِّثَانِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي الْبِكْرِ يُؤْخَذُ عَلَى اللُّوطِيَّةِ، قَالَ: يُرْجَمُ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: حَدِيْثُ عَاصِمٍ يُضَعِّفُ حَدِيْثَ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر کنوارہ قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے، تو اسے سنگسار کیا جائے گا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عاصم کی نقل کردہ روایت عمرو بن ابوعمرو کی نقل کردہ روایت کو ضعیف قرار دیتی ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ اَتَى بَهِيْمَةً

باب: جو شخص جانور کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے

4464- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَتَى بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوْهَا مَعَهُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا شَاْنُ الْبَهِيْمَةِ؟ قَالَ: مَا اُرَاهُ قَالَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا، وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذٰلِكَ الْعَمَلُ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: لَيْسَ هٰذَا بِالْقَوِيِّ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرے، اسے قتل کر دو اور اس کے ساتھ جانور کو بھی قتل کر دو''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا، جانور کا کیا قصور ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میرا خیال ہے کہ آپ نے اس بات کو ناپسند کیا کہ اس کا گوشت کھایا جائے، جبکہ اس کے ساتھ یہ عمل کیا گیا ہو۔

Marfat.com

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت قوی نہیں ہے۔

4465 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، اَنَّ شَرِيكًا، وَاَبَا الْاَحْوَصِ، وَاَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ حَدَّثُوهُمْ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي رَزِينٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَيْسَ عَلَى الَّذِي يَاْتِي الْبَهِيمَةَ حَدٌّ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: وَكَذَا قَالَ عَطَاءٌ، وَقَالَ الْحَكَمُ: اَرَى اَنْ يُجْلَدَ، وَلَا يُبْلَغَ بِهِ الْحَدَّ وَقَالَ الْحَسَنُ: هُوَ بِمَنْزِلَةِ الزَّانِي

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: حَدِيثُ عَاصِمٍ يُضَعِّفُ حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ اَبِي عَمْرٍو

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے، اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی طرح کہا ہے اور حکم کہتے ہیں: میرا خیال ہے، اسے کوڑے لگائے جائیں گے، جو حد تک نہ پہنچتے ہوں۔ حسن کہتے ہیں: وہ زنا کرنے والے شخص کی مانند ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عاصم کی نقل کردہ روایت عمرو بن ابوعمرو کی نقل کردہ روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

بَابٌ اِذَا اَقَرَّ الرَّجُلُ بِالزِّنَا، وَلَمْ تُقِرَّ الْمَرْاَةُ

باب: جب مرد زنا کا اقرار کرلے، اور عورت اقرار نہ کرے (تو کیا' کیا جائے؟)

4466 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا اَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَاَقَرَّ عِنْدَهُ اَنَّهُ زَنَى بِامْرَاَةٍ سَمَّاهَا لَهُ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَرْاَةِ، فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ، فَاَنْكَرَتْ اَنْ تَكُونَ زَنَتْ، فَجَلَدَهُ الْحَدَّ وَتَرَكَهَا۔

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں: ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ کے سامنے یہ اقرار کیا کہ اس نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا ہے، اس نے اس عورت کا نام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو بلوایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے اس بارے میں دریافت کیا، تو اس عورت نے زنا کرنے کا انکار کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو کوڑے لگوائے اور عورت کو چھوڑ دیا۔

4467 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ الْبُرْدِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ فَيَّاضٍ الْاَبْنَاوِيِّ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَقَرَّ اَنَّهُ زَنَى بِامْرَاَةٍ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَجَلَدَهُ مِائَةً، وَكَانَ بِكْرًا، ثُمَّ سَاَلَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمَرْاَةِ، فَقَالَتْ: كَذَبَ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَجَلَدَهُ حَدَّ الْفِرْيَةِ ثَمَانِينَ

Marfat.com

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بکر بن لیث قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے یہ اعتراف کیا کہ اس نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا ہے، اس نے چار مرتبہ یہ اعتراف کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک سو کوڑے لگوائے، کیونکہ وہ کنوارہ تھا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے عورت کے خلاف ثبوت مانگا، اس عورت نے کہا: اللہ کی قسم! یارسول اللہ! اس نے جھوٹ بولا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جھوٹا الزام لگانے پر **80** کوڑے لگوائے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنَ الْمَرْاَةِ دُونَ الْجِمَاعِ، فَيَتُوبُ قَبْلَ اَنْ يَّأْخُذَهُ الْإِمَامُ

باب: جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ صحبت کرنے کے علاوہ کچھ کرلے اور پھر امام کے اسے پکڑنے سے پہلے وہ توبہ کرلے

4468 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، حَدَّثَنَا سِمَاكٌ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ، قَالَا: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّي عَالَجْتُ امْرَاَةً مِنْ اَقْصَى الْمَدِينَةِ، فَاَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ اَنْ اَمَسَّهَا، فَاَنَا هٰذَا، فَاَقِمْ عَلَيَّ مَا شِئْتَ، فَقَالَ عُمَرُ: قَدْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْكَ لَوْ سَتَرْتَ عَلَى نَفْسِكَ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ، فَاَتْبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا، فَدَعَاهُ، فَتَلَا عَلَيْهِ، (وَاَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ) (هود: 114) اِلَى آخِرِ الْاٰيَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلَهُ خَاصَّةً اَمْ لِلنَّاسِ كَافَّةً؟ فَقَالَ: لِلنَّاسِ كَافَّةً

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: میں نے مدینہ منورہ کے آخری کنارے کے قریب ایک عورت کے ساتھ بوس وکنار کیا، میں نے اس کے ساتھ صحبت نہیں کی، اب میں موجود ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے جو چاہے سزا دیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم پر پردہ رکھا تھا، تم اپنی ذات پر پردہ رکھتے (تو یہ مناسب ہوتا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا، وہ شخص چلا گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پیچھے ایک اور شخص کو بھیجا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلوایا اور اس کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

''دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو'' یہ آیت کے آخر تک ہے۔

تو حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ اس کے لیے مخصوص ہے؟ یا سب لوگوں کے لیے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سب لوگوں کے لیے ہے۔

4468- حديث صحيح، وهذا إسناد حسن من أجل سِماك -وهو ابن حرب- وقد توبع. الأسود: هو ابن يزيد النخعي، وعلقمة: هو ابن قيس النخعي، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي، وأبو الأحوص: هو سَلَّام بن سُلَيم. وأخرجه مسلم (2763)، والترمذي (3372)، والنسائي في "الكبرى" (7283) من طريق أبي الأحوص، والنسائي (7282) من طريق أبي عوانة اليشكري، ومسلم (2763)

Marfat.com

بَابٌ فِيْ الْاَمَةِ تَزْنِيْ وَلَمْ تُحْصَنْ

باب: ایسی کنیز جو محصنہ نہ ہو، اور وہ زنا کا ارتکاب کرے

4469 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْاَمَةِ اِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ، قَالَ: اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا، ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا، ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا، ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَبِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لَا اَدْرِيْ فِي الثَّالِثَةِ، اَوِ الرَّابِعَةِ، وَالضَّفِيرُ: الْحَبْلُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی کنیز کے بارے میں دریافت کیا گیا، جو شادی شدہ نہ ہو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ زنا کرتی ہے، تو اسے کوڑے مارو، پھر اگر وہ زنا کرتی ہے، تو اسے کوڑے مارو، پھر اگر زنا کرتی ہے، تو اسے کوڑے مارو، پھر اگر زنا کرتی ہے، تو اسے فروخت کردو، خواہ ایک رسی کے عوض میں کردو۔

ابن شہاب کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ تیسری یا چوتھی مرتبہ راوی نے یہ کہا: ضفیر سے مراد رسی ہے۔

4470 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَحُدَّهَا، وَلَا يُعَيِّرْهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ، فَاِنْ عَادَتْ فِي الرَّابِعَةِ فَلْيَجْلِدْهَا، وَلْيَبِعْهَا بِضَفِيرٍ، اَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص کی کنیز زنا کا ارتکاب کرے، تو وہ شخص اس پر حد جاری کرے، البتہ عار نہ دلائے، ایسا تین مرتبہ ہو گا، اگر چوتھی مرتبہ وہ پھر ایسا کرتی ہے، تو اس کو کوڑے مارے اور رسی کے عوض میں اسے فروخت کر دے''۔ (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں) بالوں کی رسی کے عوض میں فروخت کر دے۔

4471 - حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، قَالَ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ فَلْيَضْرِبْهَا كِتَابُ اللّٰهِ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا، وَقَالَ فِي الرَّابِعَةِ: فَاِنْ عَادَتْ فَلْيَضْرِبْهَا كِتَابُ اللّٰهِ، ثُمَّ لِيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مرتبہ یہ فرمایا: وہ اللہ کی کتاب کے حکم کے مطابق اسے مارے، لیکن اسے عار نہ دلائے۔ چوتھی مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: اگر وہ پھر ایسا کرے، تو اسے اللہ کی کتاب کے حکم کے مطابق مارے اور پھر اسے فروخت کر دے، خواہ بالوں کی بنی ہوئی رسی کے عوض میں کرے۔

Marfat.com

بَابٌ فِيْ اِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْمَرِيضِ

باب: بیمار پر حد جاری کرنا

4472 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ، اَنَّهُ اشْتَكَى رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتّٰى اُضْنِيَ، فَعَادَ جِلْدَةً عَلٰى عَظْمٍ، فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ جَارِيَةٌ لِبَعْضِهِمْ، فَهَشَّ لَهَا، فَوَقَعَ عَلَيْهَا، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالُ قَوْمِهِ يَعُوْدُوْنَهُ اَخْبَرَهُمْ بِذٰلِكَ، وَقَالَ: اسْتَفْتُوا لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنِّيْ قَدْ وَقَعْتُ عَلٰى جَارِيَةٍ دَخَلَتْ عَلَيَّ، فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالُوا: مَا رَاَيْنَا بِاَحَدٍ مِنَ النَّاسِ مِنَ الضُّرِّ مِثْلَ الَّذِيْ هُوَ بِهِ، لَوْ حَمَلْنَاهُ اِلَيْكَ لَتَفَسَّخَتْ عِظَامُهُ، مَا هُوَ اِلَّا جِلْدٌ عَلٰى عَظْمٍ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يَّاْخُذُوا لَهُ مِائَةَ شِمْرَاخٍ، فَيَضْرِبُوْهُ بِهَا ضَرْبَةً وَاحِدَةً

❁❁ ابوامامہ بن سہل بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک انصاری صحابی نے اسے بتایا کہ ان لوگوں میں سے ایک شخص بیمار ہوگیا، وہ اتنا کمزور ہوگیا کہ صرف اس کی ہڈیوں پر کھال باقی رہ گئی، کسی شخص کی کنیز اس کے ہاں آئی، اسے دیکھ کر اس کی خواہش بیدار ہوئی، اس نے اس کنیز کے ساتھ صحبت کرلی، جب اس کی قوم کے لوگ اس کے پاس عیادت کرنے کے لیے آئے تو اس نے لوگوں کو اس بارے میں بتایا اور بولا: تم لوگ نبی اکرم ﷺ سے میرے بارے میں مسئلہ دریافت کرو، ایک کنیز میرے ہاں آئی، تو میں نے اس کے ساتھ صحبت کرلی، لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا، ان لوگوں نے عرض کی: ہم نے کسی شخص میں وہ بیماری نہیں دیکھی، جو اس شخص میں ہے، اگر ہم اٹھا کر اسے آپ کے پاس لائیں، تو اس کی ہڈیاں الگ الگ ہوجائیں گی، اس کی یہ حالت ہے کہ صرف اس کی ہڈیوں پر چمڑا باقی ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ اس کے لیے کوئی ایسی ڈالی حاصل کریں، جس میں ایک سو باریک شاخیں ہوں اور پھر وہ لوگ اسے ایک ہی مرتبہ ماردیں۔

4473 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنْ اَبِيْ جَمِيْلَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: فَجَرَتْ جَارِيَةٌ لِاٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، انْطَلِقْ فَاَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ، فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا بِهَا دَمٌ يَسِيْلُ لَمْ يَنْقَطِعْ، فَاَتَيْتُهُ، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، اَفَرَغْتَ قُلْتُ: اَتَيْتُهَا وَدَمُهَا يَسِيْلُ، فَقَالَ: دَعْهَا حَتّٰى يَنْقَطِعَ دَمُهَا، ثُمَّ اَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ، وَاَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى، وَرَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى فَقَالَ فِيْهِ: قَالَ لَا تَضْرِبْهَا حَتّٰى تَضَعَ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے گھرانے کی ایک کنیز نے زنا کا ارتکاب کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! تم جاؤ اور اس پر حد جاری کرو، حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں آیا تو میں نے دیکھا اس کا خون بہہ رہا تھا، وہ ابھی منقطع

Marfat.com

نہیں ہوا، میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے علی! کیا تم فارغ ہو گئے؟ میں نے عرض کی: جب میں اس کنیز کے پاس آیا تو اس کا خون بہہ رہا تھا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے چھوڑ دو! جب تک اس کا خون بہنا منقطع نہیں ہو جاتا، پھر اس پر حد قائم کرنا، جو لوگ تمہارے زیر ملکیت ہیں، تم ان پر حدود قائم کیا کرو۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ''تم اسے اس وقت تک نہ مارنا، جب تک وہ بچے کو جنم نہیں دیتی'' تاہم پہلی روایت زیادہ درست ہے۔

بَابٌ فِيْ حَدِّ الْقَذْفِ

باب: قذف کی حد

4474 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّقَفِيُّ، وَمَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمِسْمَعِيُّ، وَهٰذَا حَدِيْثُهُ، اَنَّ ابْنَ اَبِيْ عَدِيٍّ، حَدَّثَهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَ عُذْرِيْ، قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَذَكَرَ ذَاكَ، وَتَلَا - تَعْنِيْ - الْقُرْآنَ، فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ، اَمَرَ بِالرَّجُلَيْنِ وَالْمَرْاَةِ فَضُرِبُوْا حَدَّهُمْ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب میری براءت کے بارے میں آیت نازل ہو گئی، تو نبی اکرم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے اس واقعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے قرآن کی تلاوت کی، جب آپ منبر سے نیچے اترے تو آپ ﷺ نے دو مردوں اور ایک خاتون کے بارے میں حکم دیا، تو انہیں حد لگائی گئی۔

4475 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، لَمْ يَذْكُرْ عَائِشَةَ، قَالَ: فَاَمَرَ بِرَجُلَيْنِ وَامْرَاَةٍ مِمَّنْ تَكَلَّمَ بِالْفَاحِشَةِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ، وَمِسْطَحِ بْنِ اُثَاثَةَ، قَالَ النُّفَيْلِيُّ: وَيَقُوْلُوْنَ: الْمَرْاَةُ حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں ہے، اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دو مردوں اور ایک عورت کے بارے میں حکم دیا، جنہوں نے اس تہمت کو زیادہ پھیلایا تھا، وہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اور مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ تھے، نفیلی بیان کرتے ہیں: انہوں نے یہ بیان کی ہے، وہ خاتون سیدہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا تھیں۔

بَابُ الْحَدِّ فِي الْخَمْرِ

باب: شراب نوشی کی حد

4476 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، وَهٰذَا حَدِيْثُهُ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ

Marfat.com

يَبِسَتْ فِي الْخَمْرِ حَدًّا، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: شَرِبَ رَجُلٌ فَسَكِرَ، فَلُقِيَ يَمِيلُ فِي الْفَجِّ، فَانْطُلِقَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا حَاذَى بِدَارِ الْعَبَّاسِ، انْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ فَالْتَزَمَهُ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ، وَقَالَ: أَفَعَلَهَا؟ وَلَمْ يَأْمُرْ فِيهِ بِشَيْءٍ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ، حَدِيثُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ هَذَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی کی کوئی باقاعدہ سزا متعین نہیں کی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے شراب پی اسے نشہ ہوگیا، وہ گلی میں لہرا کر چلنے لگا، اسے پکڑ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا جانے لگا، جب وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے آیا، تو وہ کھسک کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہوگیا اور ان سے لپٹ گیا، جب اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس نے ایسا کیا تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ان روایات میں سے ایک ہے، جسے نقل کرنے میں اہل مدینہ منفرد ہیں اور روایت کے یہ الفاظ حسن بن علی نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

4477 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ، فَقَالَ: اضْرِبُوهُ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ، وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ، وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْزَاكَ اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُولُوا هَكَذَا، لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لایا گیا، جس نے شراب پی ہوئی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اسے مارو، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو ہم میں سے کسی نے اسے ہاتھ کے ذریعے مارا، کسی نے جوتے کے ذریعے مارا، کسی نے کپڑے کے ذریعے مارا، جب وہ وہاں سے واپس جانے لگا، تو حاضرین میں سے کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں رسوا کرے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طرح نہ کہو، تم اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔

4478 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ أَبِي نَاجِيَةَ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، وَابْنُ لَهِيعَةَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ، قَالَ فِيهِ بَعْدَ الضَّرْبِ: ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: بَكِّتُوهُ فَأَقْبَلُوا عَلَيْهِ يَقُولُونَ: مَا اتَّقَيْتَ اللَّهَ، مَا خَشِيتَ اللَّهَ، وَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ

4476- أخرجه النسائي في "الكبرى "(5271) و (5272) من طريق ابن جريج، بهذا الإسناد. وهو في "مسند أحمد "(2963). ويخالف هذا الحديث حديث أنس بن مالك الآتي عند المصنف برقم (4479) ولفظه عند مسلم (1706): أن النبي -صلى الله عليه وسلم- أتى برجل قد شرب الخمر، فجلده بجريدتين نحو أربعين. وفي رواية أخرى عند مسلم (1706): أن النبي -صلى الله عليه وسلم- كان يضرب بالنعال والجريد أربعين. ويخالفه أيضاً حديث حصين بن المنذر، عن علي بن أبي طالب الآتي عند المصنف (4480). وهو في "صحيح مسلم "(1707).

Marfat.com

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اَرْسَلُوْهُ، وَقَالَ فِيْ آخِرِهِ: وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَبَعْضُهُمْ يَزِيْدُ الْكَلِمَةَ وَنَحْوَهَا

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں الفاظ ہیں: اس کی پٹائی ہو جانے کے بعد نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: اسے تنبیہ کرو! تو لوگوں نے اسے یہ کہنا شروع کیا: کیا تمہیں اللہ کا خوف نہیں آیا، اللہ کا ڈر نہیں آیا، کیا تمہیں نبی اکرم ﷺ سے شرم نہیں آئی؟ پھر ان لوگوں نے اسے چھوڑ دیا۔

روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ یہ کہو: اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے، اے اللہ! تو اس پر رحم کر، بعض راویوں نے کوئی کلمہ زیادہ نقل کیا ہے، یا اس کی مانند نقل کیا ہے۔

4479 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ الْمَعْنَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَدَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيْدِ، وَالنِّعَالِ، وَجَلَدَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَرْبَعِيْنَ، فَلَمَّا وُلِّيَ عُمَرُ دَعَا النَّاسَ، فَقَالَ لَهُمْ: اِنَّ النَّاسَ قَدْ دَنَوْا مِنَ الرِّيْفِ، - وَقَالَ مُسَدَّدٌ: مِنَ الْقُرَى وَالرِّيْفِ - فَمَا تَرَوْنَ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ؟ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: نَرَى اَنْ تَجْعَلَهُ كَاَخَفِّ الْحُدُوْدِ، فَجَلَدَ فِيْهِ ثَمَانِيْنَ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ جَلَدَ بِالْجَرِيْدِ، وَالنِّعَالِ اَرْبَعِيْنَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ضَرَبَ بِجَرِيْدَتَيْنِ نَحْوَ الْاَرْبَعِيْنَ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے شراب نوشی پر کھجور کی شاخوں اور جوتوں کے ذریعے پٹائی کروائی تھی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگوائے تھے، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے، تو انہوں نے لوگوں کو بلوایا ان سے فرمایا: لوگ اپنی زرعی پیداوار کے قریب ہو گئے ہیں۔

یہاں مسدد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: لوگ اپنے دیہاتوں اور کھیتوں میں چلے گئے ہیں، تو اب تم لوگ شراب نوشی کی حد کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو؟ تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ کو جواب دیا: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آپ اس کی سزا، سب سے ہلکی حد کے طور پر، مقرر کر دیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شراب نوشی پر **80** کوڑے لگوائے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قتادہ نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: آپ ﷺ نے کھجور کی چھڑی اور جوتوں کے ذریعے چالیس ضربیں لگوائیں تھیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے دو شاخوں کے ذریعے تقریباً چالیس ضربیں لگوائیں تھیں۔

4480 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، وَمُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ،

Marfat.com

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الدَّانَاجُ، حَدَّثَنِي حُضَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ الرَّقَاشِيُّ هُوَ اَبُوْ سَاسَانَ، قَالَ: شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَاُتِيَ بِالْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ، فَشَهِدَ عَلَيْهِ حُمْرَانُ وَرَجُلٌ آخَرُ، فَشَهِدَ اَحَدُهُمَا اَنَّهُ رَآهُ شَرِبَهَا- يَعْنِي الْخَمْرَ - وَشَهِدَ الْاٰخَرُ اَنَّهُ رَآهُ يَتَقَيَّأُ، فَقَالَ عُثْمَانُ: اِنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّأْ حَتّٰى شَرِبَهَا، فَقَالَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِلْحَسَنِ: اَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ، فَقَالَ الْحَسَنُ: وَلِّ حَارَّهَا، مَنْ تَوَلّٰى قَارَّهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ: اَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ، قَالَ: فَاَخَذَ السَّوْطَ فَجَلَدَهُ وَعَلِيٌّ يَعُدُّ، فَلَمَّا بَلَغَ اَرْبَعِينَ، قَالَ: حَسْبُكَ، جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِينَ، اَحْسَبُهُ قَالَ: وَجَلَدَ اَبُوْ بَكْرٍ اَرْبَعِينَ، وَعُمَرُ ثَمَانِينَ، وَكُلٌّ سُنَّةٌ وَّهٰذَا اَحَبُّ اِلَيَّ

❁❁ ابوساسان بیان کرتے ہیں: میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا، ولید بن عقبہ کو ان کے پاس لایا گیا، حمران اور ایک اور شخص نے اس کے خلاف گواہی دی، ان میں سے ایک نے یہ گواہی دی کہ اس نے اس شخص کو شراب پیتے ہوئے دیکھا ہے، جبکہ دوسرے نے گواہی دی کہ اس نے اس شخص کو قے کرتے ہوئے دیکھا ہے، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ قے اسی وقت کرے گا، جب اس نے شراب پی ہوئی ہوگی، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس پر حد جاری کر دیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے امام حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اس پر حد جاری کر دو، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ کی تپش کا نگران اسی کو بنائیں، جو اس کی ٹھنڈک کا نگران ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا: تم اس پر حد جاری کر دو، انہوں نے کوڑا لیا، اسے مارنے لگے، حضرت علی رضی اللہ عنہ گنتی کرتے رہے، جب وہ چالیس تک پہنچ گئے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بس! اتنا ہی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی چالیس کوڑے لگوائے تھے۔

(راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے، روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس کوڑے لگوائے تھے، البتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے 80 کوڑے لگوائے تھے، تاہم ان میں سے ہر ایک طریقہ سنت ہے اور میرے نزدیک یہ زیادہ پسندیدہ ہے (کہ چالیس کوڑے لگوائے جائیں)۔

4481 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنِ الدَّانَاجِ، عَنْ حُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَلَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ، وَاَبُوْ بَكْرٍ اَرْبَعِينَ، وَكَمَّلَهَا عُمَرُ ثَمَانِينَ، وَكُلٌّ سُنَّةٌ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَقَالَ الْاَصْمَعِيُّ: وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلّٰى قَارَّهَا: وَلِّ شَدِيدَهَا، مَنْ تَوَلّٰى هَيِّنَهَا

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: هٰذَا كَانَ سَيِّدَ قَوْمِهِ حُضَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ اَبُوْ سَاسَانَ

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی پر چالیس کوڑے لگوائے تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس لگوائے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے 80 کی تعداد میں پورا کیا، ان میں سے ہر ایک طریقہ سنت ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اصمعی کہتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ "اس کی تپش کا نگران اسی کو بنائیں جو اس کی ٹھنڈک کا نگران ہے" اس سے مراد یہ ہے: سختی کا نگران اسے بنائیں، جو اس بارے میں نرمی کا نگران ہے۔

Marfat.com

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حصین بن منذر ابوساسان اپنی قوم کے سردار تھے۔

بَابٌ اِذَا تَتَابَعَ فِيْ شُرْبِ الْخَمْرِ

باب: جب کوئی شخص بار بار شراب پیئے

4482 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ ذَكْوَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا شَرِبُوا الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ اِنْ شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ اِنْ شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ اِنْ شَرِبُوا فَاقْتُلُوهُمْ

❀❀ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب لوگ شراب پئیں، تو تم انہیں کوڑے لگاؤ، پھر جب پئیں، تو انہیں کوڑے لگاؤ، پھر اگر وہ پئیں، تو انہیں کوڑے لگاؤ، پھر اگر وہ پئیں تو انہیں قتل کردو''۔

4483 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بِهٰذَا الْمَعْنَى قَالَ: وَاَحْسِبُهُ قَالَ فِي الْخَامِسَةِ: اِنْ شَرِبَهَا فَاقْتُلُوهُ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَكَذَا فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ عُطَيْفٍ فِي الْخَامِسَةِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے: تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: پانچویں مرتبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: ''وہ پئیں، تو انہیں قتل کردو''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوعطیف کی روایت میں بھی اسی طرح ہے: پانچویں مرتبہ میں یہ فرمایا تھا۔

4484 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَنْطَاكِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ، ثُمَّ اِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ، ثُمَّ اِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ، فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَكَذَا حَدِيْثُ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ، فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَكَذَا حَدِيْثُ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ شَرِبُوا الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُمْ، وَكَذَا حَدِيْثُ ابْنِ اَبِيْ نُعْمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَذَا حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّرِيْدِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيْ حَدِيْثِ الْجَدَلِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاِنْ عَادَ فِي الثَّالِثَةِ، اَوِ الرَّابِعَةِ، فَاقْتُلُوهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

''جب کوئی مدہوش ہو جائے، تو تم اس کو کوڑے مارو، پھر اگر وہ مدہوش ہو، تو اسے کوڑے مارو، پھر اگر وہ مدہوش ہو، تو اسے کوڑے مارو، اگر وہ چوتھی مرتبہ ایسا کرے تو اسے قتل کر دو''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

''جب کوئی شراب پیئے، تو اسے کوڑے مارو، جب وہ چوتھی مرتبہ پھر ایسا کرے، تو اسے قتل کر دو''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

''اگر وہ چوتھی مرتبہ شراب پیئے، تو اسے قتل کر دو''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت اسی طرح منقول ہے، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت شرید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے: تیسری مرتبہ (روای کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں) چوتھی مرتبہ پھر ایسا کرے تو اسے قتل کر دو''

4485 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: اَخْبَرَنَا، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ، فَاِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ، فَاِنْ عَادَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ، فَاُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ اُتِيَ بِهِ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ اُتِيَ بِهِ فَجَلَدَهُ، وَرَفَعَ الْقَتْلَ، وَكَانَتْ رُخْصَةً، قَالَ سُفْيَانُ: حَدَّثَ الزُّهْرِيُّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَعِنْدَهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَمِخْوَلُ بْنُ رَاشِدٍ، فَقَالَ لَهُمَا: كُونَا وَافِدَيْ اَهْلِ الْعِرَاقِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ الشَّرِيدُ بْنُ سُوَيْدٍ، وَشُرَحْبِيلُ بْنُ اَوْسٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَاَبُو غُطَيْفٍ الْكِنْدِيُّ، وَاَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

❁❁ حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص شراب پیئے، اسے کوڑے مارو، اگر وہ پھر ایسا کرے، تو پھر کوڑے مارو، اگر وہ پھر ایسا کرے، تو کوڑے مارو، اگر وہ تیسری مرتبہ (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) چوتھی مرتبہ پھر ایسا کرے، تو اسے قتل کر دو۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص کو لایا گیا، جس نے شراب پی تھی، انہوں نے اسے کوڑے لگوائے پھر اسے لایا گیا، تو انہوں نے پھر کوڑے لگائے، پھر اسے لایا گیا، انہوں نے پھر اسے کوڑے لگائے، پھر اسے لایا گیا، انہوں نے پھر اسے کوڑے لگائے اور قتل نہیں کیا، تو یہ رخصت ہو گئی۔

سفیان کہتے ہیں: جب زہری نے یہ روایت بیان کی، اس وقت ان کے پاس منصور بن معتمر اور مخول بن راشد موجود تھے، زہری نے ان دونوں سے کہا: آپ دونوں اہل عراق کے پاس میری یہ حدیث لے کر چلے جائیں۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

Marfat.com

4486 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَا اَدِي - اَوْ مَا كُنْتُ لِاَدِيَ - مَنْ اَقَمْتُ عَلَيْهِ حَدًّا، اِلَّا شَارِبَ الْخَمْرِ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّ فِيْهِ شَيْئًا، اِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ قُلْنَاهُ نَحْنُ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس شخص کی دیت ادا نہیں کروں گا، جس پر میں نے حد جاری کی ہو، اور (وہ اس دوران مرجائے) البتہ شراب نوشی کرنے والے کا معاملہ مختلف ہے، (یعنی اگر اس پر حد جاری ہوتے ہوئے، وہ مرجاتا ہے، تو اس کی دیت ادا کروں گا) کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بارے میں باقاعدہ سزا مقرر نہیں کی یہ سزا وہ ہے، جس کو ہم نے اپنے طور پر مقرر کیا تھا۔

4487 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ الْمِصْرِيُّ، ابْنُ اَخِي رِشْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ، قَالَ: كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰنَ وَهُوَ فِي الرِّحَالِ، يَلْتَمِسُ رَحْلَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ، فَقَالَ لِلنَّاسِ: اضْرِبُوْهُ فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ، وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْعَصَا، وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْمِيتَخَةِ - قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: الْجَرِيْدَةُ الرَّطْبَةُ - ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرَابًا مِنَ الْاَرْضِ فَرَمَى بِهِ فِيْ وَجْهِهِ

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں گویا اس وقت بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں، آپ لوگوں کی رہائشی جگہوں کے درمیان حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی رہائش تلاش کر رہے تھے، اسی دوران ایک شخص کو لایا گیا، جس نے شراب پی رکھی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا: اس کی پٹائی کرو، تو ان میں سے کسی نے اسے جوتوں کے ذریعے مارا، کسی نے لاٹھی کے ذریعے مارا، اور کسی نے اسے میتخہ کے ذریعے مارا۔

ابن وہب کہتے ہیں: اس سے مراد تازہ شاخ ہے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی لی اور اس کے چہرے پر پھینک دی۔

4488 - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، قَالَ: وَجَدْتُ فِيْ كِتَابِ خَالِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَزْهَرِ، اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَارِبٍ وَهُوَ بِحُنَيْنٍ، فَحَثٰى فِيْ وَجْهِهِ التُّرَابَ، ثُمَّ اَمَرَ اَصْحَابَهُ فَضَرَبُوْهُ بِنِعَالِهِمْ، وَمَا كَانَ فِيْ اَيْدِيْهِمْ، حَتّٰى قَالَ لَهُمْ: ارْفَعُوا فَرَفَعُوا، فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَلَدَ اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْخَمْرِ اَرْبَعِيْنَ، ثُمَّ جَلَدَ عُمَرُ اَرْبَعِيْنَ صَدْرًا مِنْ اِمَارَتِهِ، ثُمَّ جَلَدَ ثَمَانِيْنَ فِيْ آخِرِ خِلَافَتِهِ، ثُمَّ جَلَدَ عُثْمَانُ الْحَدَّيْنِ كِلَيْهِمَا ثَمَانِيْنَ وَاَرْبَعِيْنَ" ثُمَّ اَثْبَتَ مُعَاوِيَةُ الْحَدَّ ثَمَانِيْنَ

❀❀ عبداللہ بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شرابی کو لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حنین میں موجود تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے منہ پر مٹی پھینکی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا، تو انہوں نے اپنے جوتوں

Marfat.com

رتون کے ذریعے اور جو کچھ ہاتھ میں موجود تھا، اس کے ذریعے اس کی پٹائی کی، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: رک جاؤ' تو وہ رک گئے۔

جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شراب نوشی کے جرم میں چالیس کوڑے لگوائے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت کے ابتدائی دور میں چالیس کوڑے لگوائے، پھر انہوں نے اپنے عہد خلافت کے آخری دور میں 80 کوڑے لگوانا شروع کر دیئے، اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ دونوں طرح کی سزا دیا کرتے تھے، کبھی 80 کوڑے لگوا دیتے تھے، کبھی چالیس لگوا دیتے تھے، اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی سزا 80 کوڑے مقرر کر دی۔

4489 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْفَتْحِ، وَاَنَا غُلَامٌ شَابٌّ، يَتَخَلَّلُ النَّاسَ يُسْاَلُ عَنْ مَنْزِلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، فَاُتِيَ بِشَارِبٍ، فَاَمَرَهُمْ فَضَرَبُوْهُ بِمَا فِيْ اَيْدِيهِمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالسَّوْطِ، وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِعَصًا، وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِنَعْلِهِ، وَحَثَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ، فَلَمَّا كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ: اُتِيَ بِشَارِبٍ فَسَاَلَهُمْ عَنْ ضَرْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ ضَرَبَهُ، فَحَزَرُوْهُ اَرْبَعِينَ، فَضَرَبَ اَبُوْ بَكْرٍ اَرْبَعِينَ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ، كَتَبَ اِلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: اِنَّ النَّاسَ قَدْ انْهَمَكُوا فِي الشُّرْبِ، وَتَحَاقَرُوا الْحَدَّ وَالْعُقُوبَةَ، قَالَ: هُمْ عِنْدَكَ فَسَلْهُمْ، وَعِنْدَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ، فَسَاَلَهُمْ، فَاَجْمَعُوا عَلٰى اَنْ يَّضْرِبَ ثَمَانِينَ، قَالَ: وَقَالَ عَلِيٌّ: اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا شَرِبَ افْتَرٰى فَاَرٰى اَنْ يَّجْعَلَهُ كَحَدِّ الْفِرْيَةِ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: اَدْخَلَ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، بَيْنَ الزُّهْرِيِّ، وَبَيْنَ ابْنِ الْاَزْهَرِ، فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَزْهَرِ، عَنْ اَبِيهِ

❁❁ حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے فتح مکہ کی صبح، نبی اکرم ﷺ کو دیکھا، میں اس وقت نوجوان شخص تھا، نبی اکرم ﷺ لوگوں کے درمیان میں سے گزرتے ہوئے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی رہائشی جگہ کے بارے میں دریافت کر رہے تھے، پھر آپ کے پاس ایک شرابی کو لایا گیا، تو آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا، تو لوگوں کے ہاتھوں میں جو کچھ موجود تھا، انہوں نے اس کے ذریعے اس کی پٹائی کرنا شروع کی، کسی نے لاٹھی کے ذریعے مارا، کسی نے عصاء کے ذریعے مارا، کسی نے جوتے کے ذریعے مارا، نبی اکرم ﷺ نے اس پر مٹی پھینکی، جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دور آیا، تو ان کے پاس ایک شرابی کو لایا گیا، انہوں نے لوگوں سے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کے عمل سے متعلق دریافت کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ایسے شخص کو کس طرح مارا تھا؟ تو لوگوں نے یہ اندازہ لگایا کہ وہ چالیس ضربیں ہوں گی، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے چالیس ضربیں لگائیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا، تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے انہیں خط لکھا کہ لوگ شراب کی طرف زیادہ مائل ہو گئے ہیں اور وہ اس کی سزا کو معمولی سمجھتے ہیں، انہوں نے کہا: آپ ﷺ اس بارے میں اپنے پاس موجود لوگوں سے دریافت کر لیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت "مہاجرین اولین" موجود تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا، تو ان سب کا اس بات پر اتفاق ہوا کہ

Marfat.com

ایسے شخص کو 80 ضربیں لگائی جائیں، راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آدمی شراب پیے گا، تو وہ جھوٹا الزام عائد کرے گا، تو میرا یہ خیال ہے کہ اس شخص کی سزا جھوٹا الزام عائد کرنے کی طرح کی ہونی چاہیے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عقیل بن خالد نامی راوی نے زہری اور حضرت ابن ازہر رضی اللہ عنہ کے درمیان، اس حدیث میں عبداللہ بن عبدالرحمٰن کا تذکرہ کیا ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے یہ روایت نقل کی ہے۔

بَابٌ فِيْ اِقَامَةِ الْحَدِّ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں حد جاری کرنا

4490 - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ يَعْنِيْ ابْنَ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا الشُّعَيْثِيُّ، عَنْ زُفَرَ بْنِ وَثِيمَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، اَنَّهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ، وَاَنْ تُنْشَدَ فِيهِ الْاَشْعَارُ، وَاَنْ تُقَامَ فِيهِ الْحُدُودُ

❀❀ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مسجد میں قصاص لیا جائے، یا اس میں شعر سنائے جائیں، یا اس میں حدود قائم کی جائیں"۔

بَابٌ فِي التَّعْزِيرِ

باب: تعزیر کا بیان

4491 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَّزِيدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"دس سے زیادہ کوڑے (کسی بھی جرم کی سزا میں) نہ لگائے جائیں، البتہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حد میں (ایسا کیا جا سکتا ہے)"۔

4492 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو، اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْاَشَجِّ، حَدَّثَهُ عَنْ

4490- حسن لغيره، وهذا إسناد ضعيف لانقطاعه؛ لأن زُفر بن وَثيمة لم يلق حكيم ابن حزام وقد روى عنه موقوفاً كذلك. الشُّعيثي: هو محمَّد بن عبد الله بن المُهاجر. وأخرجه الطبراني في "الكبير" (3130)، وفي "مسند الشاميين" (1436)، والدارقطني (3101) و (3102)، والبيهقي 8/ 328 و 10/ 103، والحاكم 4/ 378 من طرق عن محمَّد بن عبد الله بن المُهاجر الشعيثي، به. وأخرجه أحمد (15580) عن حجاج بن محمَّد، عن الشعيثي، عن زفر بن وثيمة، عن حكيم بن حزام موقوفاً عليه من قوله. وأخرجه مرفوعاً ابن أبي شيبة 10/ 42، وأحمد (15579)، والطبراني في "الكبير" (3131)، والدارقطني (3103)، وابن حزم في "المحلى" 11/ 123

Marfat.com

سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ، اَنَّ اَبَاهُ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا بُرْدَةَ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو بردہ انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابٌ فِيْ ضَرْبِ الْوَجْهِ فِي الْحَدِّ

باب: حد کے دوران چہرے پر مارنا

4493 - حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کوئی شخص (کسی کو) مارے، تو اس کے (چہرے پر مارنے سے) بچے''۔

Marfat.com

كِتَابُ الدِّيَاتِ

کتاب: دیت کے بارے میں منقول روایات

بَابُ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ

باب: جان کے بدلے میں جان

4494 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ، وَكَانَ النَّضِيرُ اَشْرَفَ مِنْ قُرَيْظَةَ، فَكَانَ اِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْظَةَ رَجُلًا مِنَ النَّضِيرِ قُتِلَ بِهِ، وَاِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ فُودِيَ بِمِائَةِ وَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ، فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ، فَقَالُوا: ادْفَعُوهُ اِلَيْنَا نَقْتُلُهُ، فَقَالُوا: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَوْهُ، فَنَزَلَتْ: (وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ) (المائدة: 42)، وَالْقِسْطُ: النَّفْسُ بِالنَّفْسِ، ثُمَّ نَزَلَتْ: (اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ) (المائدة: 50)

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ جَمِيعًا مِنْ وَلَدِ هَارُونَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَام

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (مدینہ منورہ میں) قریظہ اور نضیر (یہودیوں کے) دو قبیلے تھے، ان میں سے نضیر قبیلے کے لوگ قریظہ سے زیادہ معزز سمجھے جاتے تھے، قریظہ قبیلے کا کوئی شخص اگر نضیر قبیلے کے کسی شخص کو قتل کر دیتا، تو اس کے بدلے میں اسے بھی قتل کر دیا جاتا، اور جب نضیر قبیلے کا کوئی شخص قریظہ قبیلے کے کسی شخص کا قتل کرتا، تو اس کے فدیے (یا دیت) کے طور پر کھجور کے ایک سو وسق دے دیئے جاتے، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معبوث کیا گیا، تو اس کے بعد نضیر قبیلے کے ایک شخص نے، قریظہ قبیلے کے ایک شخص کو قتل کر دیا، ان لوگوں نے کہا: ہمارے تمہارے درمیان یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ کریں گے، وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''اگر تم ان کے درمیان فیصلہ کرتے ہو، تو انصاف کے مطابق کرو''

4494- إسناده ضعيف، سماك بن حرب في روايته عن عكرمة اضطراب، وقد وهم في متن الحديث إذ جعل للنضير القصاص ولقريظة الدية، والمحفوظ أنه كان للنضير الدية كاملة ولقريظة نصف الدية، كما رواه عبد الرحمن بن أبي الزناد، عن أبيه، عن عبد الله بن عبد الله بن عتبة، عن ابن عباس عند أحمد (2212)، وكما رواه داود بن الحصين عن عكرمة عن ابن عباس في الرواية السالفة برقم (3591). ليس فيهما ذكر القتل قصاصاً والإسنادان حسنان. وأخرجه النسائي في "الكبرى" (6908) من طريق عبد الله بن موسى، بهذا الإسناد. وهو في "مسند أحمد" (3434)، و"صحيح ابن حبان" (5057). وانظر ما سلف برقم (3576) و (3591).

Marfat.com

انصاف سے مراد یہ ہے کہ جان کا بدلہ جان۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی:

''کیا وہ زمانہ جاہلیت (کے رواج کا سا) فیصلہ چاہتے ہیں''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قریظہ اور نضیر دونوں حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔

بَابُ لَا يُؤْخَذُ اَحَدٌ بِجَرِيْرَةِ اَخِيهِ اَوْ اَبِيهِ

باب: کوئی شخص اپنے باپ یا بھائی کے جرم میں نہیں پکڑا جائے گا

4495- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ اِيَادٍ، حَدَّثَنَا اِيَادٌ، عَنْ اَبِي رِمْثَةَ، قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ اَبِي نَحْوَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِاَبِي: ابْنُكَ هٰذَا؟ قَالَ: اِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، قَالَ: حَقًّا؟ قَالَ: اَشْهَدُ بِهِ، قَالَ: فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا مِنْ شَبَهِي فِي اَبِي، وَمِنْ حَلِفِ اَبِي عَلَيَّ، ثُمَّ قَالَ: اَمَا اِنَّهُ لَا يَجْنِي عَلَيْكَ، وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ، وَقَرَاَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرَى) (الأنعام: 164)

حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے دریافت کیا: کیا یہ تمہارا بیٹا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! رب کعبہ کی قسم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: واقعی؟ میرے والد نے عرض کی: میں اس کی گواہی دیتا ہوں، راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے ساتھ میری نمایاں مشابہت پر مسکرا دیئے اور اس بات پر بھی، کہ میرے والد نے میرے بارے میں قسم اٹھائی ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یاد رکھنا! یہ تمہارے جرم کی سزا نہیں بھگتے گا اور تم اس کے کیے کی سزا نہیں بھگتو گے''

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا''

بَابُ الْاِمَامِ يَاْمُرُ بِالْعَفْوِ فِي الدَّمِ

باب: امام کا خون کے معاملے میں معاف کر دینے کی ہدایت کرنا

4496- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِي الْعَوْجَاءِ، عَنْ اَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اُصِيبَ بِقَتْلٍ، اَوْ خَبْلٍ، فَاِنَّهُ يَخْتَارُ اِحْدَى ثَلَاثٍ: اِمَّا اَنْ يَقْتَصَّ، وَاِمَّا اَنْ يَعْفُوَ، وَاِمَّا اَنْ يَاْخُذَ الدِّيَةَ، فَاِنْ اَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ، وَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ اَلِيمٌ

حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

Marfat.com

''اگر کوئی شخص قتل ہو جائے، یا اس کا کوئی عضو ضائع ہو جائے، تو اسے تین باتوں میں سے ایک کا اختیار ہوگا، یا تو وہ قصاص لے، یا معاف کر دے، یا دیت وصول کر لے، اگر وہ کوئی چوتھی صورت چاہتا ہو، تو تم اس کو پکڑو اور جو شخص اس کے بعد زیادتی کرے، تو اس کے لیے دردناک عذاب ہوگا''۔

4497 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعَ إِلَيْهِ شَيْءٌ فِيهِ قِصَاصٌ، إِلَّا أَمَرَ فِيهِ بِالْعَفْوِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ بات دیکھی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب بھی کوئی ایسا مقدمہ پیش ہوا، جس میں قصاص کی صورت ہوتی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں معاف کرنے کے ہدایت کرتے تھے۔

4498 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قُتِلَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَفَعَهُ إِلَى وَلِيِّ الْمَقْتُولِ، فَقَالَ الْقَاتِلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَلِيِّ: أَمَا إِنَّهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا، ثُمَّ قَتَلْتَهُ، دَخَلْتَ النَّارَ قَالَ: فَخَلَّى سَبِيلَهُ، قَالَ: وَكَانَ مَكْتُوفًا بِنِسْعَةٍ، فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ فَسُمِّيَ ذَا النِّسْعَةِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں، ایک شخص قتل ہو گیا، اس کا مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مقتول کے ولی کے سپرد کیا، قاتل نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! میں نے اس کو قتل کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا، راوی کہتے ہیں:

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقتول کے) ولی سے فرمایا: اگر تو یہ سچ کہہ رہا ہے، تو پھر اگر تم نے اسے قتل کر دیا، تو تم جہنم میں جاؤ گے، راوی کہتے ہیں: اس نے اسے چھوڑ دیا، راوی بیان کرتے ہیں: وہ چمڑے کی لمبی پٹیوں میں بندھا ہوا تھا، تو وہ اپنی پٹی کو گھسیٹتا ہوا چلا گیا، اسی وجہ سے اس کا نام ''پٹی والا'' پڑ گیا۔

4499 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْجُشَمِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَوْفٍ، حَدَّثَنَا حَمْزَةُ أَبُو عُمَرَ الْعَائِذِيُّ، حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ، حَدَّثَنِي وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جِيءَ بِرَجُلٍ قَاتِلٍ فِي عُنُقِهِ النِّسْعَةُ، قَالَ: فَدَعَا وَلِيَّ الْمَقْتُولِ، فَقَالَ: أَتَعْفُو؟ قَالَ: لَا، قَالَ: أَفَتَأْخُذُ الدِّيَةَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: أَفَتَقْتُلُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اذْهَبْ بِهِ، فَلَمَّا وَلَّى قَالَ: أَتَعْفُو؟ قَالَ: لَا، قَالَ: أَفَتَأْخُذُ الدِّيَةَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: أَفَتَقْتُلُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اذْهَبْ بِهِ، فَلَمَّا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ، قَالَ: أَمَا إِنَّكَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوءُ

4498- إسناده صحيح. أبو صالح: هو ذكوان السمان، والأعمش: هو سليمان بن مهران، وأبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير. وأخرجه ابن ماجة (2690)، والترمذي (1465)، والنسائي في "الكبرى" (6898) من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد.

Marfat.com

بِاثْمِهِ، وَاثْمِ صَاحِبِهِ، قَالَ: فَعَفَا عَنْهُ، قَالَ: فَانَا رَايْتُهُ يَجُرُّ النِّسْعَةَ،

❁❁ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا، اسی دوران ایک قاتل شخص کو آپ کے پاس لایا گیا، جس کی گردن میں چمڑے کی پٹی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے ولی کو بلوایا اور فرمایا: کیا تم معاف کردو گے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم دیت وصول کرلو گے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم قتل کرو گے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے لے جاؤ، جب وہ مڑ گیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم معاف کردو گے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دیت وصول کرلو گے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تو کیا تم قتل کرو گے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لے جاؤ، جب چوتھی مرتبہ ایسا ہوا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اس سے درگزر کرتے ہو، تو یہ تمہارے اور اس مقتول کے گناہ کا بوجھ اٹھائے گا، راوی کہتے ہیں: تو اس نے اُس (قاتل کو) معاف کردیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس شخص کو دیکھا کہ وہ اپنی پٹی کو کھینچتا ہوا جارہا تھا۔

4500 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَامِعُ بْنُ مَطَرٍ، حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ بِاِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4501 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَبَشِيٍّ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا قَتَلَ ابْنَ اَخِي، قَالَ: كَيْفَ قَتَلْتَهُ؟ قَالَ: ضَرَبْتُ رَأْسَهُ بِالْفَأْسِ، وَلَمْ اُرِدْ قَتْلَهُ، قَالَ: هَلْ لَكَ مَالٌ تُؤَدِّي دِيَتَهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ اَرْسَلْتُكَ تَسْاَلُ النَّاسَ تَجْمَعُ دِيَتَهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَوَالِيكَ يُعْطُونَكَ دِيَتَهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ لِلرَّجُلِ: خُذْهُ فَخَرَجَ بِهِ لِيَقْتُلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا اِنَّهُ اِنْ قَتَلَهُ كَانَ مِثْلَهُ فَبَلَغَ بِهِ الرَّجُلُ حَيْثُ يَسْمَعُ قَوْلَهُ، فَقَالَ: هُوَ ذَا فَمُرْ فِيهِ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْسِلْهُ، وَقَالَ مَرَّةً: دَعْهُ يَبُوءُ بِاِثْمِ صَاحِبِهِ وَاثْمِهِ، فَيَكُونُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ، قَالَ: فَاَرْسَلَهُ

❁❁ علقمہ بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص ایک حبشی کو پکڑ کر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا: اس نے میرے بھتیجے کو قتل کردیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے اسے کیسے قتل کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا: میں نے اس کے سر پر کلہاڑا مارا، لیکن اسے قتل کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے پاس مال ہے؟ کہ تم اس کی دیت ادا کردو، اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر میں تمہیں چھوڑ دوں، تو تم لوگوں

4501- إسناده حسن، سماك بن حرب حسن الحديث، ويزيد بن عطاء الواسطي حسن في المتابعات، وقد توبع. واخرجه بنحوه مسلم (1680)، والنسائي في "الكبرى" (6903) و (6904) من طريق ابي يونس حاتم بن ابي صغيرة، عن سماك بن حرب، به.

Marfat.com

سے مانگ کر دیت کی رقم جمع کرلو گے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے آقا تمہیں اس کی دیت دے دیں گے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں، نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: اسے پکڑ لو! پھر وہ اسے قتل کرنے کے لیے، اسے ساتھ لے کر نکلا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے اسے قتل کر دیا، تو یہ بھی اس کی مانند ہو جائے گا، جب اس آدمی تک یہ بات پہنچی، تو اس نے عرض کی: یہ رہا، آپ اس کے بارے میں جو چاہیں فیصلہ دیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے چھوڑ دو (ایک مرتبہ راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے، لیکن مفہوم یہی ہے) یہ اس مقتول اور اپنے (یعنی دونوں کے) گناہ کو اپنے سر لے گا اور جہنمی ہو جائے گا، راوی بیان کرتے ہیں: تو اس نے اسے چھوڑ دیا۔

4502 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ فِي الدَّارِ، وَكَانَ فِي الدَّارِ مَدْخَلٌ، مَنْ دَخَلَهُ سَمِعَ كَلَامَ مَنْ عَلَى الْبَلَاطِ، فَدَخَلَهُ عُثْمَانُ، فَخَرَجَ اِلَيْنَا وَهُوَ مُتَغَيِّرٌ لَوْنُهُ، فَقَالَ: اِنَّهُمْ لَيَتَوَاعَدُونَنِي بِالْقَتْلِ آنِفًا، قَالَ: قُلْنَا: يَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: وَلِمَ يَقْتُلُوْنَنِي؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدَى ثَلَاثٍ: كُفْرٌ بَعْدَ اِسْلَامٍ، اَوْ زِنًا بَعْدَ اِحْصَانٍ، اَوْ قَتْلُ نَفْسٍ بِغَيْرِ نَفْسٍ، فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ، وَلَا فِي اِسْلَامٍ قَطُّ، وَلَا اَحْبَبْتُ اَنَّ لِي بِدِيْنِي بَدَلًا مُنْذُ هَدَانِيَ اللّٰهُ، وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا، فَبِمَ يَقْتُلُوْنَنِي؟

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: عُثْمَانُ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَرَكَا الْخَمْرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

❀❀ حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، وہ اس وقت اپنے گھر میں محصور تھے، گھر میں داخلے کا ایک راستہ تھا، جو شخص وہاں داخل ہوتا، وہ اس شخص کا کلام سن سکتا تھا، جو بلاط میں بیٹھ کر بات چیت کر رہا ہو، ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس جگہ پر گئے، پھر وہ نکل کر ہمارے پاس آئے، تو ان کی رنگت تبدیل ہو چکی تھی، انہوں نے فرمایا: یہ لوگ ابھی میرے قتل کے بارے میں طے کر رہے ہیں، راوی کہتے ہیں: ہم نے کہا: اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ ان کے مقابلے میں آپ ﷺ کے لیے کافی ہے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہیں؟ جبکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"کسی بھی مسلمان کا خون حلال نہیں ہے، یہ صرف تین میں سے کسی ایک صورت میں حلال ہو سکتا ہے، اسلام لانے کے بعد کفر کرنا، شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرنا، یا جان کے بدلے میں جان، اللہ کی قسم! نہ تو میں نے زمانہ جاہلیت میں زنا کیا، نہ ہی مسلمان ہونے کے بعد کبھی کیا، اور مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ ہدایت دی ہے، اس کے بعد مجھے اپنے دین کے عوض میں کوئی بھی بدلہ ملے اور میں نے کسی کو قتل بھی نہیں کیا، پھر یہ کس بنیاد پر مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں؟

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں بھی کبھی شراب نہیں پی تھی۔

4503 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ صُمَيْرَةَ الضَّمْرِيَّ، ح وَاَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ

Marfat.com

الْهَمْدَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ سَعْدِ بْنِ ضُمَيْرَةَ السُّلَمِيَّ، وَهٰذَا حَدِيْثُ وَهْبٍ، وَهُوَ اَتَمُّ يُحَدِّثُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ مُوْسَى: وَجَدِّهِ، وَكَانَا شَهِدَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا، ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى حَدِيْثِ وَهْبٍ، اَنَّ مُحَلِّمَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ اَشْجَعَ فِي الْاِسْلَامِ، وَذٰلِكَ اَوَّلُ غِيَرٍ قَضٰى بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَكَلَّمَ عُيَيْنَةُ فِي قَتْلِ الْاَشْجَعِيِّ لِاَنَّهُ مِنْ غَطَفَانَ، وَتَكَلَّمَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ دُوْنَ مُحَلِّمٍ لِاَنَّهُ مِنْ خِنْدِفَ، فَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ وَكَثُرَتِ الْخُصُوْمَةُ وَاللَّغَطُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عُيَيْنَةُ، اَلَا تَقْبَلُ الْغِيَرَ؟ فَقَالَ عُيَيْنَةُ: لَا، وَاللّٰهِ حَتّٰى اُدْخِلَ عَلٰى نِسَائِهِ مِنَ الْحَرْبِ وَالْحُزْنِ مَا اَدْخَلَ عَلٰى نِسَائِيْ، قَالَ: ثُمَّ ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ، وَكَثُرَتِ الْخُصُوْمَةُ وَاللَّغَطُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عُيَيْنَةُ اَلَا تَقْبَلُ الْغِيَرَ؟ فَقَالَ عُيَيْنَةُ: مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا، اِلٰى اَنْ قَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ لَيْثٍ يُقَالُ لَهُ: مُكَيْتِلٌ عَلَيْهِ شِكَّةٌ، وَفِيْ يَدِهِ دَرَقَةٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ لَمْ اَجِدْ لِمَا فَعَلَ هٰذَا فِيْ غُرَّةِ الْاِسْلَامِ مَثَلًا اِلَّا غَنَمًا وَرَدَتْ، فَرُمِيَ اَوَّلُهَا فَنَفَرَ آخِرُهَا، اَسْنِ الْيَوْمَ وَغَيِّرْ غَدًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمْسُوْنَ فِيْ فَوْرِنَا هٰذَا، وَخَمْسُوْنَ اِذَا رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ، وَذٰلِكَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهِ، وَمُحَلِّمٌ رَجُلٌ طَوِيْلٌ آدَمُ، وَهُوَ فِيْ طَرَفِ النَّاسِ، فَلَمْ يَزَالُوْا حَتّٰى تَخَلَّصَ، فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِيْ بَلَغَكَ، وَاِنِّيْ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَقَتَلْتَهُ بِسِلَاحِكَ فِيْ غُرَّةِ الْاِسْلَامِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَغْفِرْ لِمُحَلِّمٍ بِصَوْتٍ عَالٍ، زَادَ اَبُوْ سَلَمَةَ: فَقَامَ وَاِنَّهُ لَيَتَلَقّٰى دُمُوْعَهُ بِطَرَفِ رِدَائِهِ، قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: فَزَعَمَ قَوْمُهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفَرَ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ الْغِيَرُ: الدِّيَةُ

❁❁ محمد بن جعفر بیان کرتے ہیں: انہوں نے زیاد بن سعد کو عروہ بن زبیر کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا: زیاد بن سعد نے اپنے والد کے حوالے سے، اور دادا کے حوالے سے نقل کی تھی، ان کے والد اور دادا نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین میں شریک ہوئے، انہوں نے بتایا: حضرت محلم بن جثامہ لیثی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد اشجع قبیلے کے ایک شخص کو قتل کر دیا، تو دیت کے بارے میں یہ وہ پہلا مقدمہ تھا، جس میں نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ دیا، اشجع قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے قتل ہونے میں، عیینہ نے بات چیت کی، کہ اس شخص کا تعلق غطفان سے تھا، اور اقرع بن حابس نے محلم کی طرف داری کی، کیونکہ ان کا تعلق خندف سے تھا، تو نبی اکرم ﷺ کے سامنے آوازیں بلند ہوئیں اور جھگڑا زیادہ ہو گیا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عیینہ! تم دیت قبول نہیں کر لیتے؟ عیینہ نے کہا: جی نہیں، اللہ کی قسم (مجھے اس وقت تک تسلی نہیں ہوگی) جب تک میں ان کی خواتین کو اتنی ہی پریشانی میں مبتلا نہیں کرتا، جس طرح کی پریشانی میں اس نے ہماری خواتین کو مبتلا کیا ہے، راوی کہتے ہیں: اس پر پھر آوازیں بلند ہوئیں اور

Marfat.com

جھگڑا زیادہ ہوگیا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عیینہ! کیا تم دیت قبول نہیں کرتے؟ عیینہ نے پھر یہی بات کہی، یہاں تک کہ بنو لیث سے تعلق رکھنے والا ایک شخص کھڑا ہوا، جس کا نام مکیتل تھا، اس کے جسم پر ہتھیار تھے، اس کے ہاتھ میں ڈھال تھی، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے مسلمان ہونے کے فوراً بعد جو کام کیا ہے، اس کے بارے میں مجھے تو یہی مثال ملتی ہے، جیسے کچھ بکریاں آتی ہیں، ان میں سے پہلی بکری کو تیر مارا جاتا ہے، تو آخری والی بھی بھاگ جاتی ہے، آج آپ ﷺ ایک طریقہ شروع کریں، کل اسے تبدیل کرلیں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پچاس (اونٹ) یہاں فوری ادا کردیئے جائیں گے اور پچاس اس وقت ادا کیے جائیں گے، جب ہم مدینہ واپس چلے جائیں گے (راوی کہتے ہیں: یہ نبی اکرم ﷺ کے ایک سفر کے دوران کی بات ہے) حضرت محلم رضی اللہ عنہ ایک طویل شخص تھے، ان کا رنگ گندمی تھا، وہ لوگوں کے ایک طرف بیٹھے ہوئے تھے، لوگ مسلسل یہی بات کہتے رہے، یہاں تک کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھے اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے آکر بیٹھ گئے، ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے جو جرم کیا ہے، اس کے بارے میں آپ کو پتہ چل گیا ہے، میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں، یارسول اللہ! آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعاء مغفرت کیجئے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے مسلمان ہونے کے فوراً بعد اپنے ہتھیار کے ذریعے اسے قتل کردیا، اے اللہ! تو محلم کی مغفرت نہ کرنا، آپ ﷺ نے بلند آواز میں یہ کلمات کہے۔

ابوسلمہ نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: وہ صاحب کھڑے ہوئے، وہ اپنی چادر کے پلو سے اپنے آنسو پونچھ رہے تھے۔ ابن اسحاق نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس کی قوم کے افراد نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کے بعد اس کے لیے دعاء مغفرت کی تھی۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نضر بن شمیل بیان کرتے ہیں: لفظ "غیر" سے مراد دیت ہے۔

بَابُ وَلِيِّ الْعَمْدِ يَرْضَى بِالدِّيَةِ

باب: قتل عمد کے مقتول کے وارث کا دیت وصول کرلینا

4504 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا شُرَيْحٍ الْكَعْبِيَّ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هٰذَا الْقَتِيلَ مِنْ هُذَيْلٍ، وَاِنِّي عَاقِلُهُ، فَمَنْ قُتِلَ لَهُ بَعْدَ مَقَالَتِي هٰذِهِ قَتِيلٌ، فَاَهْلُهُ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ اَنْ يَأْخُذُوا الْعَقْلَ، اَوْ يَقْتُلُوا

❁❁ حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اے بنوخزاعہ کے افراد! تم نے ہذیل قبیلے کے ایک شخص کو قتل کردیا تھا، میں اس کی دیت ادا کروں گا، میری اس گفتگو

4504- إسناده صحيح. سعيد بن ابي سعيد: هو المقبري، وابن ابي ذئب: هو محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة، ويحيى بن سعيد: هو القطان. واخرجه الترمذي (1464) من طريق يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد. وهو في "مسند احمد" (16377) و (27160).

Marfat.com

کے بعد کسی شخص کا کوئی عزیز مقتول ہو، تو اس کے پسماندگان کو دو باتوں میں سے ایک بات کا اختیار ہوگا، یا تو وہ دیت وصول کر لیں، یا (قصاص کے طور پر) قاتل کو قتل کر دیں"۔

4505 رضی اللہ عنہ- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى، ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ: إِمَّا أَنْ يُودَى، أَوْ يُقَادَ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ: أَبُو شَاهٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اكْتُبْ لِي، قَالَ الْعَبَّاسُ: اكْتُبُوا لِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَحْمَدَ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: اكْتُبُوا لِي يَعْنِي خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب مکہ فتح ہوا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا:

"جس شخص کا کوئی مقتول ہو، تو اسے دو میں سے کسی ایک بات کا اختیار ہے، یا تو اسے دیت ادا کی جائے، یا اسے قصاص دلوایا جائے، تو اہل یمن سے تعلق رکھنے والا ایک شخص کھڑا ہوا، جس کا نام ابوشاہ تھا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مجھے لکھوا دیں"

یہاں عباس نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: آپ لوگ مجھے یہ لکھوا دیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوشاہ کو لکھ کر دے دو۔

روایت کے یہ الفاظ احمد کے نقل کردہ ہیں۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آپ لوگ مجھے لکھ دیں، یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ لکھ دیں۔

4506- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ

4505- إسناده صحيح. أبو داود: هو سليمان بن داود الطيالسي، وأحمد بن إبراهيم: هو الدَّورقي، والأوزاعي: هو عبد الرحمن بن عمرو. وأخرجه البخاري (112)، ومسلم (1355)، وابن ماجه (2624)، والترمذي (1463)، والنسائي في "الكبرى" (5824) و (6961) و (6962) من طريق يحيى بن أبي كثير، به. وهو في "مسند أحمد" (7242)، و"صحيح ابن حبان" (3715). وقد أخرج البخاري في "صحيحه" تحت باب كتابة العلم حديث أبي جحيفة (111) وحديث أبي هريرة هذا (112) وحديث أبي هريرة (113).

4506- صحيح لغيره، وهذا إسناد حسن. سليمان بن موسى: هو الدمشقي، ومحمد بن راشد: هو المكحولي، ومسلم: هو ابن إبراهيم الفراهيدي. وأخرج شطره الأول ابن ماجه (2659) من طريق عبد الرحمن بن عياش، والترمذي (1471) من طريق أسامة بن زيد، كلاهما عن عمرو بن شعيب، به. وقد سلف عند المصنف ضمن الحديث (2751). وهو في "مسند أحمد" (7012). وأخرج شطره الثاني ابن ماجه (2626)، والترمذي (1444) من طريق محمد بن راشد، بهذا الإسناد. وهو في "مسند أحمد" (7033).

Marfat.com

اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا، دُفِعَ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ، فَاِنْ شَاءُوا قَتَلُوهُ، وَاِنْ شَاءُوا اَخَذُوا الدِّيَةَ

٭٭ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''کسی مومن کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا، جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دے گا، اسے مقتول کے پسماندگان کے سپرد کیا جائے گا، اگر وہ چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور اگر وہ چاہیں، تو دیت وصول کر لیں''۔

بَابُ مَنْ يَّقْتُلُ بَعْدَ اَخْذِ الدِّيَةِ

باب: جو شخص دیت وصول کرنے کے بعد قتل کر دے

4507 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، اَخْبَرَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ وَاَحْسَبُهُ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا اُعْفِي مَنْ قَتَلَ بَعْدَ اَخْذِهِ الدِّيَةَ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص دیت وصول کرنے کے بعد (قاتل کو) قتل کرے، میں اسے معاف نہیں کروں گا''

بَابٌ فِيمَنْ سَقَى رَجُلًا سَمًّا اَوْ اَطْعَمَهُ فَمَاتَ اَيُقَادُ مِنْهُ

باب: جو شخص کسی دوسرے کو زہر پلا دے یا کھلا دے اور پھر وہ مر جائے، تو کیا اس سے قصاص لیا جائے گا؟

4508 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ امْرَاَةً يَهُودِيَّةً اَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ: فَاَكَلَ مِنْهَا، فَجِيءَ بِهَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَتْ: اَرَدْتُ لِاَقْتُلَكَ، فَقَالَ: مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلٰى ذٰلِكَ اَوْ قَالَ: عَلَيَّ فَقَالُوا: اَلَا نَقْتُلُهَا؟ قَالَ: لَا فَمَا زِلْتُ اَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس بکری کا گوشت لے کر آئی، اس میں زہر ملا ہوا تھا، نبی اکرم ﷺ نے اسے کھا لیا، پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس عورت کو پکڑ کر لایا گیا اس سے اس بارے میں دریافت کیا گیا: تو اس عورت نے کہا: میں آپ ﷺ کو قتل کرنا چاہتی تھی، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں یہ نہیں کرنے دے گا۔

4508- إسناده صحيح. هشام بن زيد: هو ابن أنس بن مالك. وأخرجه البخاري (2617)، ومسلم (2190) من طريق خالد بن الحارث، بهذا الإسناد. وهو في "مسند أحمد" (13285).

Marfat.com

(راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ''مجھ پر مسلط نہیں کرے گا''

راوی کہتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: کیا ہم اس کو قتل نہ کر دیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں!

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کے بعد میں اس کے اثرات نبی اکرم ﷺ کے (حلق میں موجود کوے) پر دیکھتا رہا۔

4509 - حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، ح وحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدٍ، وَاَبِيْ سَلَمَةَ، قَالَ: هَارُوْنُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ امْرَاَةً، مِنَ الْيَهُوْدِ اَهْدَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَاةً مَسْمُوْمَةً، قَالَ: فَمَا عَرَضَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: هٰذِهِ اُخْتُ مُرَحَّبٍ الْيَهُوْدِيَّةُ الَّتِيْ سَمَّتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی عورت نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بکری کا گوشت پیش کیا، جس میں زہر ملا ہوا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس عورت سے کوئی تعرض نہیں کیا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ یہودی عورت مرحب کی بہن تھی، جس نے نبی اکرم ﷺ کو زہر دینے کی کوشش کی تھی۔

4510 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً، مِنْ اَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَّةً ثُمَّ اَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ، فَاَكَلَ مِنْهَا، وَاَكَلَ رَهْطٌ مِنْ اَصْحَابِهِ مَعَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْفَعُوا اَيْدِيَكُمْ وَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَهُوْدِيَّةِ فَدَعَاهَا، فَقَالَ لَهَا اَسَمَمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ قَالَتِ الْيَهُوْدِيَّةُ: مَنْ اَخْبَرَكَ؟ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ هٰذِهِ فِيْ يَدِيْ لِلذِّرَاعِ، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ فَمَا اَرَدْتِ اِلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: اِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ يَضُرَّهُ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اَسْتَرِحْنَا مِنْهُ، فَعَفَا عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُعَاقِبْهَا، وَتُوُفِّيَ بَعْضُ اَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ اَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ، وَاحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كَاهِلِهِ مِنْ اَجْلِ الَّذِيْ اَكَلَ مِنَ الشَّاةِ، حَجَمَهُ اَبُوْ هِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ، وَهُوَ مَوْلًى لِبَنِيْ بَيَاضَةَ مِنَ الْاَنْصَارِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں: خیبر سے تعلق رکھنے والی ایک یہودی عورت نے ایک بکری کو آگ پر بھون کر اس میں زہر ملایا، اور پھر اسے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تحفے کے طور پر پیش کیا، نبی اکرم ﷺ نے دستی کا حصہ لیا اور اسے کھایا، آپ ﷺ کے اصحاب میں سے بھی کچھ افراد نے اسے کھایا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اپنے ہاتھ کھینچ لو، پھر نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کو پیغام بھیج کر اسے بلوایا، اس سے دریافت کیا: تم نے اس بکری میں زہر ملایا ہے؟ اس یہودی عورت نے دریافت کیا: آپ ﷺ کو کس نے بتایا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ جو میرے ہاتھ میں دستی موجود ہے، اس نے مجھے بتایا ہے، اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کے ذریعے کیا کرنا چاہتی تھی؟ اس نے جواب دیا: میں نے سوچا اگر تو یہ

Marfat.com

نبی ہوں گے، تو یہ انہیں نقصان نہیں پہنچائے گا اور اگر یہ نبی نہیں ہوں گے، تو ہمیں ان سے نجات مل جائے گی، تو نبی اکرم ﷺ نے اس عورت سے درگزر کیا، اسے سزا نہیں دی۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے، جن حضرات نے اس بکری کا گوشت کھایا تھا، ان میں سے کچھ حضرات کا انتقال ہو گیا، آپ ﷺ نے اس بکری کا جو گوشت کھایا تھا، اس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے اپنے کندھوں کے درمیان موجود رگ پر پچھنے لگوائے۔

حضرت ابو ہند رضی اللہ عنہ نے گائے کے سینگ اور چھری کے ذریعے یہ پچھنے لگائے تھے، یہ صاحب انصار کے خاندان بنو بیاضہ کے غلام تھے۔

4511 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَهْدَتْ لَهُ يَهُودِيَّةٌ بِخَيْبَرَ شَاةً مَصْلِيَّةً نَحْوَ حَدِيْثِ جَابِرٍ قَالَ: فَمَاتَ بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ الْاَنْصَارِيُّ فَاَرْسَلَ اِلَى الْيَهُودِيَّةِ مَا حَمَلَكِ عَلَى الَّذِي صَنَعْتِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ جَابِرٍ فَاَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُتِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ اَمْرَ الْحِجَامَةِ

❁❁ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: ایک عورت نے خیبر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھنی ہوئی بکری کا گوشت تحفے کے طور پر پیش کیا: اس کے بعد راوی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''تو حضرت بشر بن براء انصاری رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا، نبی اکرم ﷺ نے اس یہودی عورت سے دریافت کیا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ انس رضی اللہ عنہ کے بعد راوی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کی مانند روایت نقل کی ہے، راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اس عورت کو قتل کر دیا گیا۔ اس راوی نے (نبی اکرم ﷺ) کے پچھنے لگوانے کا ذکر نہیں کیا۔

4512 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَلَا يَاْكُلُ الصَّدَقَةَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، وَلَمْ يَذْكُرْ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَلَا يَاْكُلُ الصَّدَقَةَ زَادَ: فَاَهْدَتْ لَهُ يَهُودِيَّةٌ بِخَيْبَرَ شَاةً مَصْلِيَّةً سَمَّتْهَا فَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا وَاَكَلَ الْقَوْمُ فَقَالَ: ارْفَعُوا اَيْدِيَكُمْ فَاِنَّهَا اَخْبَرَتْنِي اَنَّهَا مَسْمُومَةٌ فَمَاتَ بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ الْاَنْصَارِيُّ فَاَرْسَلَ اِلَى الْيَهُودِيَّةِ مَا حَمَلَكِ عَلَى الَّذِي صَنَعْتِ؟ قَالَتْ: اِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ الَّذِي صَنَعْتُ، وَاِنْ كُنْتَ مَلِكًا اَرَحْتُ النَّاسَ مِنْكَ، فَاَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُتِلَتْ، ثُمَّ قَالَ: فِي وَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ مَا زِلْتُ اَجِدُ مِنَ الْاَكْلَةِ الَّتِي اَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهٰذَا اَوَانُ قَطَعَتْ اَبْهَرِي

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ تحفہ قبول کر لیتے تھے اور صدقہ نہیں کھاتے تھے، ایک روایت کے مطابق ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: اس روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے، ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ

Marfat.com

تحفہ کھالیتے تھے اور صدقہ نہیں کھاتے تھے" راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ایک یہودی عورت نے خیبر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھنی ہوئی بکری تحفے کے طور پر پیش کی، اس میں اس نے زہر ملایا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے اسے کھایا، لوگوں نے بھی کھایا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اپنے ہاتھ کھینچ لو، کیونکہ اس بکری نے مجھے بتایا ہے، کہ اس میں زہر ملا ہوا ہے، حضرت بشر بن براء انصاری رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا، نبی اکرم ﷺ نے اس یہودی عورت کو بلوایا اور دریافت کیا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے جواب دیا: اگر آپ ﷺ نبی ہوتے تو جو میں نے کیا، اس نے آپ ﷺ کو نقصان نہیں پہنچانا تھا، اور اگر آپ ﷺ بادشاہ ہوتے، تو میں نے آپ ﷺ سے لوگوں کو نجات دلوا دینی تھی، تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اس عورت کو قتل کر دیا گیا، جس بیماری کے دوران نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا، اس کے دوران آپ ﷺ نے فرمایا: "خیبر میں، میں نے جو کچھ کھایا تھا، اس کے اثرات ابھی تک مجھے محسوس ہوتے ہیں، یہاں تک کہ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میری شہ رگ کاٹ دی گئی ہے"

4513 - حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ اُمَّ مُبَشِّرٍ، قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: مَا يُتَّهَمُ بِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَاِنِّي لَا اَتَّهِمُ بِابْنِي شَيْئًا اِلَّا الشَّاةَ الْمَسْمُومَةَ الَّتِي اَكَلَ مَعَكَ بِخَيْبَرَ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا لَا اَتَّهِمُ بِنَفْسِي اِلَّا ذٰلِكَ، فَهٰذَا اَوَانُ قَطَعَتْ اَبْهَرِي

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: وَرُبَّمَا حَدَّثَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ مُرْسَلًا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَرُبَّمَا حَدَّثَ بِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَذَكَرَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَّ مَعْمَرًا كَانَ يُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيثِ مَرَّةً مُرْسَلًا فَيَكْتُبُونَهُ، وَيُحَدِّثُهُمْ مَرَّةً بِهِ فَيُسْنِدُهُ فَيَكْتُبُونَهُ، وَكُلٌّ صَحِيحٌ عِنْدَنَا،

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: فَلَمَّا قَدِمَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَلَى مَعْمَرٍ اَسْنَدَ لَهُ مَعْمَرٌ اَحَادِيثَ كَانَ يُوقِفُهَا

سیدہ ام مبشر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی اس بیماری کے دوران، جس میں آپ ﷺ کا وصال ہوا، آپ ﷺ کی خدمت میں گزارش کی: یا رسول اللہ! آپ ﷺ اس حوالے سے کیا سمجھتے ہیں؟ کیونکہ اپنے بیٹے کے بارے میں میرا تو یہی خیال ہے کہ وہ اس بکری کی وجہ سے ہلاک ہوا، جس میں زہر ملا ہوا تھا، جو اس نے آپ ﷺ کے ساتھ خیبر میں کھائی تھی، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے بھی یوں محسوس ہوتا ہے، جیسے میری شہ رگ کاٹی جا رہی ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض اوقات یہ روایت مرسل روایت کے طور پر منقول ہے اور بعض اوقات مسند روایت کے طور پر منقول ہے، تاہم ہمارے نزدیک یہ دونوں طریقے ٹھیک ہیں۔

4514 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا رَبَاحٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اُمِّهِ اُمِّ مُبَشِّرٍ، قَالَ اَبُو سَعِيدِ بْنُ الْاَعْرَابِيِّ: كَذَا قَالَ: عَنْ اُمِّهِ وَالصَّوَابُ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اُمِّ مُبَشِّرٍ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مَخْلَدِ بْنِ

Marfat.com

خَالِدٍ، نَحْوَ حَدِيْثِ جَابِرٍ قَالَ: فَمَاتَ بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ فَاَرْسَلَ اِلَى الْيَهُودِيَّةِ فَقَالَ: مَا حَمَلَكِ عَلَى الَّذِيْ صَنَعْتِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ جَابِرٍ فَاَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُتِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحِجَامَةَ

❀❀ سیدہ امّ مبشر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے، جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے، جس کے یہ الفاظ ہیں: حضرت بشر بن براء رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی عورت کو پیغام بھیج کر بلوایا اور دریافت کیا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس کے بعد راوی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کے مانند روایت نقل کی ہے، جس میں وہ نقل کرتے ہیں: اس عورت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کا حکم دیا، تو اس عورت کو قتل کر دیا گیا، راوی نے پچھنے لگوانے کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ اَوْ مَثَّلَ بِهِ اَيُقَادُ مِنْهُ؟

باب: جو شخص اپنے غلام کو قتل کر دے یا اس کا مثلہ کر دے، تو کیا اس سے قصاص لیا جائے گا؟

4515 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح وحَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ، وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ

❀❀ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے گا، ہم اسے قتل کر دیں گے اور جو شخص اپنے غلام کی ناک کاٹے گا، ہم اس کی ناک کٹوا دیں گے''۔

4516 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ خَصَى عَبْدَهُ خَصَيْنَاهُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَحَمَّادٍ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ هِشَامٍ، مِثْلَ حَدِيْثِ مُعَاذٍ،

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنے غلام کو خصی کرے گا، ہم اسے خصی کر دیں گے''

اس کے بعد راوی نے شعبہ اور حماد کی روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوداؤد طیالسی نے یہ روایت ہشام کے حوالے سے اس طرح نقل کی ہے، جس طرح معاذ نے نقل کی ہے۔

4517 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، بِاِسْنَادِ شُعْبَةَ مِثْلَهُ

4515–إسناده ضعيف، فإن الحسن -وهو البصري- لم يسمعه من سمرة -وهو ابن جندب- كما جاء مصرحاً به في "مسند أحمد" (20104). حماد: هو ابن سلمة. وأخرجه الترمذي (1473)، والنسائي في "الكبرى" (6914) من طريق أبي عوانة الوضاح بن عبد الله اليشكري، والنسائي (6929) من طريق شعبة، كلاهما عن قتادة، به. وهو في "مسند أحمد" (20104).

Marfat.com

زَادَ ثُمَّ اِنَّ الْحَسَنَ نَسِيَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَكَانَ يَقُوْلُ: لَا يُقْتَلُ حُرٌّ بِعَبْدٍ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ قتادہ کے حوالے سے منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''حسن نامی راوی اس روایت کو بھول گئے اور وہ یہ کہتے تھے: کسی غلام شخص کے بدلے میں آزاد شخص کو قتل نہیں کیا جائے گا''

4518 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لَا يُقَادُ الْحُرُّ بِالْعَبْدِ

❁❁ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: غلام کے بدلے میں آزاد شخص کو قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

4519 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيْمٍ الْعَتَكِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، اَخْبَرَنَا سَوَّارٌ اَبُوْ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مُسْتَصْرِخٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقَالَ: جَارِيَةٌ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ وَيْحَكَ مَا لَكَ؟ قَالَ: شَرًّا، اَبْصَرَ لِسَيِّدِهٖ جَارِيَةً لَهٗ فَغَارَ فَجَبَّ مَذَاكِيرَهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَطُلِبَ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَاَنْتَ حُرٌّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ نُصْرَتِي؟ قَالَ: عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ اَوْ قَالَ: كُلِّ مُسْلِمٍ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: الَّذِيْ عَتَقَ كَانَ اسْمُهٗ رَوْحُ بْنُ دِيْنَارٍ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: الَّذِيْ جَبَّهٗ زِنْبَاعٌ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: هٰذَا زِنْبَاعٌ اَبُوْ رَوْحٍ كَانَ مَوْلَى الْعَبْدِ

❁❁ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص چلاّتا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کی کنیز، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارا ستیاناس ہو، تمہیں کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کی: برا ہوا ہے، اس نے بتایا کہ اس کے مالک نے اپنی کنیز کو اس کے ساتھ دیکھ لیا، تو غصے میں آ کر اس کی شرمگاہ کو کاٹ دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کو میرے پاس لے کر آؤ، اس شخص کو تلاش کیا گیا، لیکن وہ نہیں مل سکا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ تم آزاد ہو، اس نے عرض کی:

یارسول اللہ، میری مدد کرنا کس پر لازم ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مسلمان پر (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) ہر مومن پر۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس شخص کو آزاد قرار دیا گیا تھا، اس کا نام روح بن دینار تھا۔

4519- حديث حسن، وهذا إسناد ضعيف لضعف سوار ابى حمزة -وهو ابن داود الصيرفى -وقد توبع، واخرجه ابن ماجه (2680) من طريق سوار بن داود ابى حمزة الصيرفى، بهذا الإسناد. واخرجه عبد الرزاق (17932)، ومن طريقه الطبرانى فى "الكبير" (5301) عن معمر وابن جريج، كلاهما عن عمرو بن شعيب، به. وابن جريج مدلس وقد عنعن، على أن البخارى والبيهقى قد نفيا سماعه من عمرو اصلاً، ولكن الإسناد من طريق معمر بن راشد حسن إن صح. فقد اخرجه احمد (6710) عن عبد الرزاق، عن معمر، أن ابن جريج اخبره، عن عمرو بن شعيب... واخرجه بنحوه احمد (7096) من طريق حجاج بن ارطاة، وعبد الرزاق (17932) عن محمد بن عبيد الله العرزمى، وابن سعد فى "الطبقات 7/ 505"

Marfat.com

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس شخص نے اس کی شرم گاہ کو کاٹا تھا، اس کا نام زنباع تھا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ زنباع ابوروح تھا، جو اس غلام کا آقا تھا۔

بَابُ الْقَتْلِ بِالْقَسَامَةِ

باب: قسامت میں قصاص

4520 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَعْنَى قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِى حَثْمَةَ، وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، اَنَّ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ، انْطَلَقَا قِبَلَ خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِى النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَاتَّهَمُوا الْيَهُوْدَ فَجَاءَ اَخُوْهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَابْنَا عَمِّهِ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ فَاَتَوُا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فِى اَمْرِ اَخِيهِ وَهُوَ اَصْغَرُهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْكُبْرَ الْكُبْرَ اَوْ قَالَ: لِيَبْدَأِ الْاَكْبَرُ فَتَكَلَّمَا فِى اَمْرِ صَاحِبِهِمَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُقْسِمُ خَمْسُوْنَ مِنْكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَيُدْفَعُ بِرُمَّتِهِ قَالُوْا: اَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ؟ قَالَ: فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِاَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَوْمٌ كُفَّارٌ، قَالَ: فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ، قَالَ سَهْلٌ: دَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ يَوْمًا فَرَكَضَتْنِى نَاقَةٌ مِنْ تِلْكَ الْاِبِلِ رَكْضَةً بِرِجْلِهَا، قَالَ حَمَّادٌ: هٰذَا اَوْ نَحْوَهُ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَاهُ بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، وَمَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: فِيهِ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ اَوْ قَاتِلِكُمْ؟ وَلَمْ يَذْكُرْ بِشْرٌ دَمًا، وَقَالَ عَبْدَةُ، عَنْ يَحْيَى، كَمَا قَالَ حَمَّادٌ. وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى فَبَدَاَ بِقَوْلِهِ: تُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا، يَحْلِفُوْنَ وَلَمْ يَذْكُرِ الِاسْتِحْقَاقَ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَهٰذَا وَهْمٌ مِنَ ابْنِ عُيَيْنَةَ

❁❁ حضرت سہل بن ابوحثمہ اور حضرت رافع بن خدیج بیان کرتے ہیں: حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ خیبر گئے، وہاں وہ کھجوروں کے ایک باغ میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے، تو حضرت عبداللہ بن سہل کو قتل کر دیا گیا، ان لوگوں نے یہودیوں پر الزام عائد کیا، ان کے بھائی عبدالرحمٰن بن سہل اور ان کے دو چچازاد بھائی حویصہ اور محیصہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

4520- إسناده صحيح. يحيى بن سعيد: هو ابن قيس الأنصاري. وأخرجه البخاري (6142)، ومسلم (1669)، والنسائي في "الكبرى" (2/ 5945) و (6889) من طريق حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (3173)، ومسلم (1669)، والترمذي (1482) و (1483)، والنسائي في "الكبرى" (6888) و (6893 - 6891) من طرق عن يحيى بن سعيد الأنصاري، به. وبعضهم لا يذكر فيه رافع بن خديج. وأخرجه مسلم (1669) من طريق سليمان بن بلال، و (1669) من طريق هشيم ابن بشير، والنسائي (6894) من طريق مالك بن أنس، ثلاثتهم عن يحيى بن سعيد الأنصاري، عن بشير بن يسار أن عبد الله بن سهل... الحديث مرسلا. إلا أن سليمان روى بعض الحديث عمن أدرك من أصحاب رسول الله -صلى الله عليه وسلم- ولم يسمهم. وهو في "مسند أحمد" (16091)، و "صحيح ابن حبان" (6009).

Marfat.com

کی خدمت میں حاضر ہوئے، عبدالرحمٰن، جو عمر میں ان میں سے چھوٹے تھے، وہ اپنے بھائی کے معاملے میں بات کرنے لگے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پہلے بڑے کو موقع دو (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) بڑا شخص بات کا آغاز کرے، ان دونوں نے اپنے ساتھی کے معاملے کے بارے میں بات چیت کی، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے پچاس آدمی ان کے کسی ایک شخص کے خلاف قسم اٹھالیں، تو اس شخص کو تمہارے حوالے کر دیا جائے گا، ان لوگوں نے کہا: جس واقعہ میں ہم شریک ہی نہیں ہوئے، تو ہم اس کے بارے میں حلف کیسے اٹھالیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر یہودیوں کے پچاس آدمی قسم اٹھا کر تم سے بری ذمہ ہو جائیں گے، ان لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کافر لوگ ہیں راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی طرف سے انہیں دیت ادا کی۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن میں ان لوگوں کے باڑے میں داخل ہوا، تو ان کے اونٹوں میں سے ایک اونٹنی نے اپنا مجھے پاؤں مارا۔

حماد کہتے ہیں: یہ اس کی مانند روایت منقول ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس کے الفاظ یہ ہیں:

''کیا تم لوگ پچاس قسمیں اٹھا کر اپنے ساتھی کے خون کے (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں) قاتل کے حق دار بن جاؤ گے''

یہاں بشر نامی راوی نے لفظ ''خون'' نقل نہیں کیا۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ الفاظ منقول ہیں:

''یہودی پچاس قسمیں اٹھا کر تم سے بری ذمہ ہو جائیں گے''

اس راوی نے لفظ استحقاق ذکر نہیں کیا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ وہم ابن عیینہ کو ہوا ہے۔

4521- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ، عَنْ اَبِیْ لَیْلٰی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ، اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ هُوَ وَرِجَالٌ، مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهٖ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَیِّصَةَ خَرَجَا اِلٰی خَیْبَرَ مِنْ جَهْدٍ اَصَابَهُمْ فَاُتِیَ مُحَیِّصَةُ فَاُخْبِرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِیْ فَقِیْرٍ اَوْ عَیْنٍ فَاَتَی یَهُوْدَ فَقَالَ: اَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوْهُ، قَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ، فَاَقْبَلَ حَتّٰی قَدِمَ عَلٰی قَوْمِهٖ، فَذَكَرَ لَهُمْ ذٰلِكَ، ثُمَّ اَقْبَلَ هُوَ وَاَخُوْهُ حُوَیِّصَةُ - وَهُوَ اَكْبَرُ مِنْهُ - وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ، فَذَهَبَ مُحَیِّصَةُ لِیَتَكَلَّمَ، وَهُوَ الَّذِیْ كَانَ بِخَیْبَرَ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: كَبِّرْ كَبِّرْ یُرِیْدُ السِّنَّ، فَتَكَلَّمَ حُوَیِّصَةُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَیِّصَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِمَّا اَنْ یَدُوْا صَاحِبَكُمْ وَاِمَّا اَنْ یُؤْذَنُوْا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ اِلَیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ، فَكَتَبُوْا اِنَّا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لِحُوَیِّصَةَ وَمُحَیِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَتَحْلِفُ لَكُمْ یَهُوْدُ

Marfat.com

قَالُوا: لَيْسُوا مُسْلِمِينَ، فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتّٰى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ: لَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ

٭٭ حضرت سہل بن ابوحثمہ اور ان کی قوم کے کچھ بڑے لوگوں نے یہ بات بیان کی، حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ کسی ضرورت کے پیش نظر خیبر تشریف لے گئے، وہاں حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی گئی کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا ہے اور انہیں ایک کنویں میں (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں) چشمے میں پھینک دیا گیا ہے، وہ یہودیوں کے پاس آئے اور بولے: اللہ کی قسم! تم لوگوں نے انہیں قتل کیا ہے، انہوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! ہم نے انہیں قتل نہیں کیا، پھر حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے پاس آئے اور ان کے سامنے یہ بات ذکر کی، پھر وہ ان کے بھائی حویصہ جو ان سے عمر میں بڑے تھے، اور عبدالرحمٰن بن سہل آئے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے) محیصہ بات کرنے لگے، کیونکہ خیبر میں وہی موجود تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے بڑے کو موقع دو، پہلے بڑے کو موقع دو، تو حضرت حویصہ رضی اللہ عنہ نے بات شروع کی، پھر حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نے بات کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا تو وہ تمہارے ساتھی کی دیت دے دیں، یا پھر جنگ کے لیے تیار ہو جائیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں ان لوگوں کو خط لکھا، تو ان لوگوں نے جواب میں لکھا، اللہ کی قسم! ہم نے انہیں قتل نہیں کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حویصہ رضی اللہ عنہ، حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم لوگ قسم اٹھا کر اپنے ساتھ کے خون کے مستحق بن جاؤ گے، ان لوگوں نے عرض کی، جی نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تمہاری جگہ یہودی قسم اٹھالیں گے (اور بچ جائیں گے) ان لوگوں نے عرض کی: وہ مسلمان نہیں ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے انہیں دیت ادا کی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو 100 اونٹنیاں بھجوائیں، جو ان کے احاطے میں داخل ہو گئیں۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔

4522 - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ، أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ: عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ قَتَلَ بِالْقَسَامَةِ رَجُلًا مِنْ بَنِي نَصْرِ بْنِ مَالِكٍ بِبَحْرَةِ الرُّغَاءِ عَلَى شَطِّ لِيَّةِ الْبَحْرَةِ قَالَ: الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ مِنْهُمْ، وَهٰذَا لَفْظُ مَحْمُودٍ بِبَحْرَةِ أَقَامَهُ مَحْمُودٌ وَّحْدَهُ عَلَى شَطِّ لِيَّةَ

٭٭ عمرو بن شعیب، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کی بنیاد پر، بنو نصر بن مالک سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا، جو لیہ بحرہ کے کنارے بحرہ رغاء کے مقام پر رہتا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: قاتل اور مقتول دونوں کا تعلق اسی خاندان سے تھا۔

روایت کے یہ الفاظ محمود کے ہیں: جس میں صرف بحرہ منقول ہے، صرف محمود نامی راوی نے اس میں یہ الفاظ کہے ہیں: یہ لیہ کے کنارے ہے۔

Marfat.com

بَابٌ فِيْ تَرْكِ الْقَوَدِ بِالْقَسَامَةِ

باب: قسامت میں قصاص نہ لینے کا تذکرہ

4523 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ الزَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، زَعَمَ اَنَّ رَجُلًا، مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا اِلٰى خَيْبَرَ، فَتَفَرَّقُوْا فِيْهَا، فَوَجَدُوْا اَحَدَهُمْ قَتِيْلًا، فَقَالُوا لِلَّذِيْنَ وَجَدُوْهُ عِنْدَهُمْ: قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا، فَقَالُوْا: مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا، فَانْطَلَقْنَا اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فَقَالَ لَهُمْ تَأْتُوْنِيْ بِالْبَيِّنَةِ عَلٰى مَنْ قَتَلَ هٰذَا قَالُوْا: مَا لَنَا بَيِّنَةٌ، قَالَ: فَيَحْلِفُوْنَ لَكُمْ قَالُوْا: لَا نَرْضٰى بِاَيْمَانِ الْيَهُوْدِ، فَكَرِهَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ، فَوَدَاهُ مِائَةً مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ

❁❁ بشیر بن یسار بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ تھا، انہوں نے یہ بات بیان کی: ان کی قوم کے کچھ لوگ خیبر گئے، وہاں وہ ایک دوسرے سے جدا ہو گئے، انہوں نے اپنے میں سے ایک شخص کو مقتول پایا، تو جن لوگوں کے ہاں انہوں نے اسے مقتول پایا، ان سے کہا: تم نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے، تو ان لوگوں نے کہا: ہم نے انہیں قتل نہیں کیا، نہ ہی ہمیں قاتل کے بارے میں کوئی علم ہے (راوی بیان کرتے ہیں:) ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم لوگ اس شخص کے خلاف ثبوت پیش کرو، جس نے اسے قتل کیا ہے، ان لوگوں نے عرض کی: ہمارے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ تمہارے مقابلے میں قسمیں اٹھا لیں گے، ان لوگوں نے عرض کی: ہم یہودیوں کی قسم سے راضی نہیں ہوں گے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات اچھی نہیں لگی کہ اس مقتول کا خون رائیگاں قرار دیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کے اونٹوں میں سے **100** اونٹ دیت کے طور پر ادا کیے۔

4524 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَاشِدٍ، اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، حَدَّثَنَا عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، قَالَ: اَصْبَحَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ مَقْتُوْلًا بِخَيْبَرَ، فَانْطَلَقَ اَوْلِيَاؤُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: لَكُمْ شَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِكُمْ؟ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَمْ يَكُنْ ثَمَّ اَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَاِنَّمَا هُمْ يَهُوْدُ وَقَدْ يَجْتَرِئُوْنَ عَلٰى اَعْظَمَ مِنْ هٰذَا، قَالَ: فَاخْتَارُوْا مِنْهُمْ خَمْسِيْنَ فَاسْتَحْلَفُوْهُمْ فَاَبَوْا، فَوَدَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ

❁❁ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار کا ایک شخص خیبر میں مقتول پایا گیا، تو اس کے پسماندگان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس صورتحال کا ذکر کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس دو ایسے گواہ ہیں؟ جو تمہارے ساتھی کے قتل کے بارے میں گواہی دیدیں، ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مسلمانوں میں سے کوئی ایک بھی وہاں موجود نہیں تھا، وہ لوگ یہودی ہیں، اور وہ اس سے بڑے گناہ کی جراءت سے کر لیتے ہیں، تو

Marfat.com

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو تم ان میں پانچ آدمیوں کو چن کر ان سے حلف لے لو، ان حضرات نے یہ بات تسلیم نہیں کی، نبی اکرم ﷺ نے اپنی طرف سے انہیں دیت ادا کی۔

4525 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بُجَيْدٍ، قَالَ: إِنَّ سَهْلًا وَاللَّهِ أَوْهَمَ الْحَدِيثَ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَتَبَ إِلَى يَهُودَ أَنَّهُ قَدْ وُجِدَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ قَتِيلٌ فَدُوهُ، فَكَتَبُوا يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ خَمْسِينَ يَمِينًا مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا، قَالَ: فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ بِمِائَةِ نَاقَةٍ:

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن بجید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم حضرت سہل رضی اللہ عنہ کو یہ روایت نقل کرنے میں وہم ہوا ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہودیوں کو خط لکھا تھا کہ ان کے درمیان ایک شخص مقتول پایا گیا ہے، تو تم لوگ اس کی دیت ادا کردو، تو ان لوگوں نے جوابی خط میں لکھا: وہ اللہ کے نام کی **50** قسمیں اٹھا کر یہ کہتے ہیں ہم نے اسے قتل نہیں کیا اور نہ ہی ہمیں قاتل کے بارے میں علم ہے، راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی طرف سے **100** اونٹنیاں دیت کے طور پر ادا کی تھیں۔

4526 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رِجَالٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لِلْيَهُودِ وَبَدَأَ بِهِمْ يَحْلِفُ مِنْكُمْ خَمْسُونَ رَجُلًا فَأَبَوْا، فَقَالَ لِلْأَنْصَارِ: اسْتَحِقُّوا قَالُوا: نَحْلِفُ عَلَى الْغَيْبِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَجَعَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةً عَلَى يَهُودَ لِأَنَّهُ وُجِدَ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ

❀❀ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سلیمان بن یسار کچھ انصاریوں کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہودیوں سے فرمایا: آپ نے آغاز ان سے کیا، تم میں سے **50** لوگ قسم اٹھائیں، ان لوگوں نے یہ بات نہیں مانی، تو آپ ﷺ نے انصار سے فرمایا: تم لوگ حق حاصل کرلو، ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم لوگ کسی ایسی چیز کے بارے میں قسم نہیں اٹھائیں گے، جہاں ہم موجود نہیں تھے، تو نبی اکرم ﷺ نے دیت کی ادائیگی یہودیوں کے ذمے لازم قرار دی، کیونکہ مقتول ان کے درمیان پایا گیا تھا۔

بَابُ يُقَادُ مِنَ الْقَاتِلِ

باب: قاتل سے قصاص لیا جائے گا

4527 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ جَارِيَةً وُجِدَتْ قَدْ رُضَّ رَأْسُهَا

4527- إسناده صحيح. قتادة: هو ابن دعامة السدوسي، وهمام: هو ابن يحيى العَوْذي. وأخرجه البخاري (2413) و (2746) و (6876) و (6884)، وابن ماجه (2665)، والترمذي (1451)، والنسائي في "الكبرى" (6918) من طريق همام بن يحيى، والبخاري (6885)، والنسائي (6916) من طريق سعيد بن أبي عروبة، والنسائي (6917) من طريق أبان بن يزيد، ثلاثتهم عن قتادة، به. ورواية ابن أبي عروبة مختصرة. وهو في "مسند أحمد" (12741)، و"صحيح ابن حبان" (5993).

Marfat.com

بَيْنَ حَجَرَيْنِ، فَقِيلَ لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا؟ أَفُلَانٌ؟ أَفُلَانٌ؟ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ، فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا، فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ، فَاعْتَرَفَ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک لڑکی اس عالم میں پائی گئی، کہ اس کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا گیا تھا (اس میں ابھی زندگی باقی تھی) اس سے دریافت کیا گیا: تمہارے ساتھ یہ سلوک کس نے کیا؟ فلاں نے کیا، فلاں نے؟ یہاں تک کہ ایک یہودی کا نام لیا گیا، تو اس نے سر کے ذریعے اشارہ کیا (اس نے ایسا کیا ہے) اس یہودی کو پکڑ لیا گیا، اس نے اعتراف کر لیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس کا سر پتھر کے ذریعے کچل دیا گیا۔

4528- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلٰى حُلِيٍّ لَهَا، ثُمَّ أَلْقَاهَا فِي قَلِيبٍ، وَرَضَخَ رَأْسَهَا بِالْحِجَارَةِ، فَأُخِذَ، فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ حَتّٰى يَمُوتَ، فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَيُّوبَ نَحْوَهُ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی نے ایک انصاری لڑکی کو اس کے زیور کی وجہ سے قتل کر دیا پھر اسے ایک کنویں میں پھینک دیا، اس نے اس کا سر پتھر کے ذریعے کچلا، پھر اس یہودی کو پکڑ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں یہ حکم دیا کہ اسے اس وقت تک پتھر مارے جائیں، جب تک یہ مر نہیں جاتا، تو اسے اس وقت تک پتھر مارے گئے، جب تک وہ مر نہیں گیا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4529- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ جَدِّهِ أَنَسٍ، أَنَّ جَارِيَةً كَانَ عَلَيْهَا أَوْضَاحٌ لَهَا فَرَضَخَ رَأْسَهَا يَهُودِيٌّ بِحَجَرٍ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ، فَقَالَ لَهَا: مَنْ قَتَلَكِ؟ فُلَانٌ، قَتَلَكِ؟ فَقَالَتْ: لَا، بِرَأْسِهَا، قَالَ: مَنْ قَتَلَكِ؟ فُلَانٌ قَتَلَكِ؟ قَالَتْ: لَا، بِرَأْسِهَا، قَالَ: فُلَانٌ قَتَلَكِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، بِرَأْسِهَا، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُتِلَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک لڑکی نے زیور پہنا ہوا تھا، ایک یہودی نے پتھر کے ذریعے اس کا سر کچل دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس لڑکی کے پاس تشریف لائے، اس میں زندگی کی رمق باقی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: تمہیں کس نے قتل کیا ہے؟ فلاں نے تمہیں قتل کیا ہے؟ اس نے سر کے ذریعے اشارہ کر کے جواب دیا، جی نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کس نے قتل کیا ہے؟ فلاں نے تمہیں قتل کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں، یعنی سر کے اشارے سے جواب دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: فلاں نے تمہیں قتل کیا ہے؟ اس نے اپنے سر کے اشارے کے ذریعے جواب دیا: جی ہاں! اس شخص کے

4528- إسناده صحيح. أبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي، وأيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني، ومعمر: هو ابن راشد، وعبد الرزاق: هو ابن همام الصنعاني. وهو في "مصنف عبد الرزاق" (10171) و (18525)، ومن طريقه أخرجه مسلم (1672)، وأخرجه مسلم كذلك (1672) من طريق ابن جريج، كلاهما (عبد الرزاق وابن جريج) عن معمر، به.

Marfat.com

بارے میں نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا تو اسے دو پتھروں کے درمیان رکھ کر قتل کر دیا گیا۔

بَابُ اَیُقَادُ الْمُسْلِمُ بِالْکَافِرِ؟

باب: کیا مسلمان سے کافر کا قصاص لیا جائے گا؟

4530 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَمُسَدَّدٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ، اَخْبَرَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ قَیْسِ بْنِ عُبَادٍ، قَالَ: انْطَلَقْتُ اَنَا وَالْاَشْتَرُ اِلٰی عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَام، فَقُلْنَا: هَلْ عَهِدَ اِلَیْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا لَمْ یَعْهَدْهُ اِلَی النَّاسِ عَامَّةً؟ قَالَ: لَا، اِلَّا مَا فِیْ كِتَابِیْ هٰذَا، قَالَ مُسَدَّدٌ: قَالَ: فَاَخْرَجَ كِتَابًا، وَقَالَ اَحْمَدُ: كِتَابًا مِنْ قِرَابِ سَیْفِهِ، فَاِذَا فِیْهِ الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَاُ دِمَاؤُهُمْ، وَهُمْ یَدٌ عَلٰی مَنْ سِوَاهُمْ، وَیَسْعَی بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ، اَلَا لَا یُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، وَلَا ذُو عَهْدٍ فِیْ عَهْدِهِ، مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلٰی نَفْسِهِ، وَمَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا، اَوْ آوَی مُحْدِثًا فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِینَ قَالَ مُسَدَّدٌ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَرُوبَةَ، فَاَخْرَجَ كِتَابًا

❁❁ قیس بن عباد بیان کرتے ہیں: میں اور جناب اشتر، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے ان سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے بطور خاص آپ کو کوئی ایسی وصیت کی تھی جو آپ نے دوسرے لوگوں کو نہ کی ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! صرف وہ چیزیں ہیں، جو میری اس تحریر میں ہیں، راوی کہتے ہیں: تو انہوں نے وہ تحریر نکالی، ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے اپنی تلوار کی میان میں سے وہ تحریر نکالی، تو اس میں یہ تحریر تھا:

''مومنوں کے خون برابر کی حیثیت رکھتے ہیں، اور اپنے علاوہ لوگوں کے لیے وہ ایک ہاتھ کی حیثیت رکھتے ہیں: ان کی دی ہوئی پناہ اور امان کا عام فرد بھی پابند ہوگا، خبردار کسی مومن کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا، اور کسی ذمی کو اس کے ساتھ کیے گئے معاہدے کے دوران قتل نہیں کیا جائے گا، جو شخص کوئی نیا کام ایجاد کرے گا، تو اس کا وبال اس کے سر ہوگا، اور جو شخص کوئی نئی چیز ایجاد کرے گا، یا کسی نئی چیز ایجاد کرنے والے کو پناہ دے گا، اس پر اللہ کی، تمام فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ تحریر نکالی۔

4531 - حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ذَكَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ عَلِیٍّ زَادَ فِیْهِ وَیُجِیْرُ عَلَیْهِمْ اَقْصَاهُمْ، وَیَرُدُّ مُشِدُّهُمْ عَلٰی مُضْعِفِهِمْ وَمُتَسَرِّیهِمْ عَلٰی قَاعِدِهِمْ

4530- إسناده صحيح. الحسن: هو ابن أبي الحسن البصري. وأخرجه النسائي في "الكبرى" (6910) و(8629) من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وهو في "مسند أحمد" (993). وأخرجه النسائي (6911) و(6921) من طريق قتادة، عن أبي حسان الأعرج، عن علي. دون قوله: "ومن أحدث حدثاً"... وهو في "مسند أحمد" (959).

Marfat.com

❁❁ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا، اس کے بعد راوی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت کی مانند روایت نقل کی ہے، جس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''ان کا دور کا' فرد بھی پناہ دے سکتا ہے، اور ان کا طاقتور ان کے کمزور شخص کو اور ان کا دستے میں شریک ہونے والا، اس میں شریک نہ ہونے والے کو (مال غنیمت کا حصہ) لوٹائے گا''۔

بَابٌ فِیْ مَنْ وَجَدَ مَعَ اَهْلِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ؟

باب: جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پاتا ہے، کیا وہ اسے قتل کر دے گا؟

4532- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ، الْمَعْنٰى وَاحِدٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، الرَّجُلُ يَجِدُ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ؟ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا قَالَ سَعْدٌ: بَلٰى وَالَّذِيْ اَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوْا اِلٰى مَا يَقُوْلُ سَيِّدُكُمْ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ اِلٰى مَا يَقُوْلُ سَعْدٌ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک شخص اپنی بیوی کو کسی شخص کے ساتھ پاتا ہے، تو کیا وہ اسے قتل کر دے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ عزت عطا کی ہے، (میں تو اسے قتل کر دوں گا) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ سنو! تمہارا یہ سردار کیا کہہ رہا ہے؟

عبدالوہاب نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: سعد کیا کہہ رہا ہے؟

4533- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَيْتَ لَوْ وَجَدْتُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: آپ ﷺ کی رائے کیا ہے؟ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو پاتا ہوں؟ تو کیا میں اسے مہلت دوں گا، جب تک میں چار گواہ نہیں لے آتا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔

بَابُ الْعَامِلِ يُصَابُ عَلٰى يَدَيْهِ خَطَاًةً

باب: کوئی کام کرنے والے کے دونوں ہاتھوں کو غلطی سے کوئی نقصان پہنچ جائے (تو کیا حکم ہوگا؟)

4534- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ،

4533- اسنادہ صحیح. وھو فی "موطا مالك" 2/ 737 "(823" ومن طریقه اخرجه مسلم (1498)، والنسائی فی "الکبری" (7299). وھو فی "مسند احمد" "(10007)، و"صحیح ابن حبان" "(4282) و(4409).

Marfat.com

عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا جَهْمِ بْنَ حُذَيْفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاجَّهُ رَجُلٌ فِي صَدَقَتِهِ، فَضَرَبَهُ اَبُو جَهْمٍ، فَشَجَّهُ، فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: اَلْقَوَدَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرْضَوْا، فَقَالَ: لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرْضَوْا، فَقَالَ: لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي خَاطِبٌ الْعَشِيَّةَ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَخَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ اللَّيْثِيِّينَ اَتَوْنِي يُرِيْدُونَ الْقَوَدَ، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا، اَرَضِيتُمْ؟ قَالُوا: لَا، فَهَمَّ الْمُهَاجِرُوْنَ بِهِمْ، فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكُفُّوا عَنْهُمْ، فَكَفُّوا، ثُمَّ دَعَاهُمْ فَزَادَهُمْ، فَقَالَ: اَرَضِيتُمْ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: اِنِّي خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ قَالُوا: نَعَمْ، فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَرَضِيتُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوجہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا، تو ایک شخص نے اپنی زکوٰۃ کے بارے میں ان سے جھگڑا کیا، حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ نے اسے مارا اور اسے زخمی کر دیا، وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بدلہ دلوائیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ یہ، یہ کچھ لے لو، (یعنی اس کی دیت وصول کرلو) وہ لوگ اس سے راضی نہیں ہوئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ یہ، یہ کچھ لے لو، تو وہ لوگ راضی ہو گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج شام میں لوگوں سے خطاب کروں گا، اور انہیں تمہاری رضامندی کے بارے میں بتاؤں گا، تو انہوں نے کہا: ٹھیک ہے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''لیث قبیلے کے یہ لوگ میرے پاس آئے یہ لوگ بدلہ لینا چاہتے تھے، میں نے انہیں اتنے، اتنے کچھ کی پیشکش کی، تو یہ لوگ راضی ہو گئے، کیا تم لوگ راضی ہو؟ تو ان لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں! اس پر مہاجرین نے ان کی پٹائی کرنے کا ارادہ کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ہدایت کی کہ انہیں کچھ نہ کہیں، وہ لوگ رک گئے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلوایا، اور انہیں مزید کی پیشکش کی اور دریافت کیا: کیا تم لوگ راضی ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے تمہاری رضامندی کے بارے میں بتاتا ہوں، ان لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے دریافت کیا: کیا تم لوگ راضی ہو؟ ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

بَابُ الْقَوَدِ بِغَيْرِ حَدِيدٍ

باب: لوہے کے علاوہ قصاص لینا

4535 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ جَارِيَةً وُجِدَتْ قَدْ رُضَّ رَاْسُهَا بَيْنَ حَجَرَيْنِ، فَقِيلَ لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا؟ اَفُلَانٌ؟ اَفُلَانٌ؟ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ، فَاَوْمَتْ بِرَاْسِهَا، فَاُخِذَ

Marfat.com

الْيَهُودِيُّ، فَاعْتَرَفَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک لڑکی کو ایسی حالت میں پایا گیا، کہ اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا گیا تھا، اس سے دریافت کیا گیا: تمہارے ساتھ یہ کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے کیا؟ کیا فلاں نے؟ یہاں تک کہ ایک یہودی کا نام لیا گیا، تو اس نے اپنے سر کے ذریعے اشارہ کیا: جی ہاں (اس نے میرے ساتھ ایسا کیا ہے) تو اس یہودی کو پکڑ لیا گیا، اس نے اعتراف کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس کا سر پتھر کے ذریعے کچل دیا گیا۔

بَابُ الْقَوَدِ مِنَ الضَّرْبَةِ، وَقَصِّ الْأَمِيرِ مِنْ نَفْسِهِ

باب: مار پیٹ کی وجہ سے قصاص لینا اور حاکم کا اپنی ذات سے قصاص دلوانا

4536 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُسَافِعٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ قَسْمًا أَقْبَلَ رَجُلٌ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ، فَطَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُرْجُونٍ كَانَ مَعَهُ، فَجَرَحَ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَالَ فَاسْتَقِدْ فَقَالَ: بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم کر رہے تھے کہ اسی دوران ایک شخص آیا اور آپ پر جھک گیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لاٹھی کے ذریعے اسے کچوکا دیا، جس کی وجہ سے اس کا چہرہ زخمی ہو گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم آؤ اور بدلہ لے لو، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے درگزر کیا۔

4537 - حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي فِرَاسٍ، قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ عُمَّالِي لِيَضْرِبُوا أَبْشَارَكُمْ، وَلَا لِيَأْخُذُوا أَمْوَالَكُمْ، فَمَنْ فُعِلَ بِهِ ذَلِكَ فَلْيَرْفَعْهُ إِلَيَّ أُقِصُّهُ مِنْهُ، قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَدَّبَ بَعْضَ رَعِيَّتِهِ أَتُقِصُّهُ مِنْهُ؟ قَالَ: إِي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أُقِصُّهُ، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَصَّ مِنْ نَفْسِهِ

❀❀ ابوفراس بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ”میں اپنے اہلکار اس لیے نہیں بھیجتا ہوں کہ وہ تمہارے جسموں پر ماریں، یا تمہارے مال تم سے چھین لیں، اگر کسی کے ساتھ ایسا ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا مقدمہ لے کر میرے پاس آئے، تا کہ میں اسے بدلہ دلواؤں، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر کوئی شخص اپنی رعایا کو سزا دیتا ہے، تو کیا آپ اس سے بھی بدلہ لیں گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں جان ہے، میں اس سے بدلہ لوں گا، کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات سے بدلہ دلوایا تھا“۔

Marfat.com

بَابُ عَفْوِ النِّسَاءِ عَنِ الدَّمِ

باب: خواتین کا قتل معاف کر دینا

4538 - حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ حِصْنًا، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ، يُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ: عَلَى الْمُقْتَتِلِينَ اَنْ يَنْحَجِزُوا الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ، وَاِنْ كَانَتِ امْرَاَةً

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: بَلَغَنِي اَنَّ عَفْوَ النِّسَاءِ فِي الْقَتْلِ جَائِزٌ اِذَا كَانَتْ اِحْدَى الْاَوْلِيَاءِ، وَبَلَغَنِي عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ فِي قَوْلِهِ يَنْحَجِزُوا يَكُفُّوا عَنِ الْقَوَدِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''(قصاص دینے کے لیے) مقدمہ کرنے والے لوگوں کو، درجہ بدرجہ معاف کرنے کا حق ہوتا ہے، خواہ وہ کوئی عورت ہی کیوں نہ ہو''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ قتل کے معاملے میں عورتوں کو بھی معاف کرنے کا حق ہے، جبکہ وہ پسماندگان میں سے ایک ہو۔

ابوعبید کے بارے میں مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے، وہ یہ کہتے ہیں: لفظ یَنْحَجِزُوا سے مراد یہ ہے قصاص لینے سے رک جانا۔

بَابُ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّا بَيْنَ قَوْمٍ

باب: جسے لوگوں کے درمیان بلوے کے دوران قتل کر دیا جائے

4539 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَهٰذَا حَدِيثُهُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُوسٍ، قَالَ: مَنْ قُتِلَ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّا فِي رَمْيٍ يَكُونُ بَيْنَهُمْ بِحِجَارَةٍ، اَوْ بِالسِّيَاطِ، اَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا فَهُوَ خَطَاٌ، وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَاِ، وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ: قَوَدُ يَدٍ ثُمَّ اتَّفَقَا وَمَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهُ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَّحَدِيثُ سُفْيَانَ اَتَمُّ

❁❁ طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی بلوے کے دوران مارا گیا ہو، جو پتھر مارے جانے کی، یا لاٹھیاں ماری جانے کی یا ڈنڈوں کی وجہ سے (لڑائی ہوئی تھی) تو یہ قتل خطا ہوگا، اس کی دیت قتل خطا کی دیت ہوگی، البتہ جس شخص کو جان بوجھ کر قتل کیا گیا ہو، اس میں قصاص ہوگا''۔

ابن عبید نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جان کا قصاص ہوگا، دونوں راوی یہ الفاظ نقل کرنے میں متفق ہیں۔

Marfat.com

''جو شخص اس میں رکاوٹ بنے گا، اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور اس کا غضب ہوگا، ایسے شخص کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی''۔

سفیان کی نقل کردہ روایت زیادہ مکمل ہے۔

4540- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَذَكَرَ مَعْنٰى حَدِيْثِ سُفْيَانَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

بَابُ الدِّيَةِ كَمْ هِيَ؟

باب: دیت کتنی ہوگی؟

4541- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، ح وحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَبِی الزَّرْقَاءِ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَضٰى اَنَّ مَنْ قُتِلَ خَطَاً فَدِيَتُهٗ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ: ثَلَاثُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ، وَثَلَاثُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ، وَثَلَاثُوْنَ حِقَّةً، وَعَشَرَةُ بَنِیْ لَبُوْنٍ ذَكَرٍ

❁❁ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ دیا کہ جس شخص کو غلطی سے قتل کر دیا گیا ہو، اس کی دیت 100 اونٹ ہوگی، جس میں 30 بنت مخاض، 30 بنت لبون، 30 حقہ ہوں گی اور 10 بنولبون مذکر ہوں گے۔

4542- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: كَانَتْ قِيْمَةُ الدِّيَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَمَانَ مِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ ثَمَانِيَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ، وَدِيَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ النِّصْفُ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ، قَالَ: فَكَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ حَتّٰى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ رَحِمَهُ اللّٰهُ، فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ: اَلَا اِنَّ الْاِبِلَ قَدْ غَلَتْ، قَالَ: فَفَرَضَهَا عُمَرُ عَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفَ دِيْنَارٍ، وَعَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا، وَعَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ، وَعَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَيْ شَاةٍ، وَعَلٰى اَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ، قَالَ: وَتَرَكَ دِيَةَ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرْفَعْهَا فِيْمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَةِ

❁❁ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں دیت کی رقم آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم ہوتی تھی، اہل کتاب کی دیت اس وقت مسلمانوں کی دیت کا نصف ہوتی تھی''۔

Marfat.com

راوی بیان کرتے ہیں: ایسا ہی معاملہ رہا، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا، تو وہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے انہوں نے فرمایا: اونٹوں کی قیمت زیادہ ہو چکی ہے، راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سونے کی شکل میں ادائیگی کرنے والے پر ایک ہزار دینار اور چاندی کی شکل میں ادائیگی کرنے والوں پر 12 ہزار دینار، گائے کی شکل میں ادائیگی کرنے والوں پر 200 گائے، اور بکری کی شکل میں ادائیگی کرنے والوں پر 20 ہزار بکریاں اور حلے کی شکل میں ادائیگی کرنے والوں پر 200 حلے مقرر کیے، البتہ انہوں نے اہل ذمہ کی دیت کو چھوڑ دیا، انہوں نے اس میں اتنا اضافہ نہیں کیا (جس طرح مسلمانوں کی) دیت میں اضافہ کیا تھا۔

4543 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَضَى فِي الدِّيَةِ عَلَى أَهْلِ الإِبِلِ مِائَةً مِنَ الإِبِلِ، وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ، وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفَيْ شَاةٍ، وَعَلَى أَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ، وَعَلَى أَهْلِ الْقَمْحِ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ مُحَمَّدٌ

❀❀ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت کی ادائیگی کی شرح یوں مقرر کی ہے: اونٹوں کی شکل میں ادائیگی کرنے والوں پر 100 اونٹ، گائے کی ادائیگی کرنے والوں پر 200 گائے، بکری کی ادائیگی کرنے والوں پر 2000 بکریاں، حلے کی شکل میں ادائیگی کرنے والوں پر 200 حلے اور گندم کی ادائیگی کرنے والوں پر بھی کوئی چیز مقرر کی تھی، جو محمد نامی راوی کو یاد نہیں رہی۔

4544 - قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَرَأْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ يَعْقُوبَ الطَّالْقَانِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: ذَكَرَ عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ مُوسَى وَقَالَ: وَعَلَى أَهْلِ الطَّعَامِ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ

❀❀ عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا'' اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے، جس میں راوی کے یہ الفاظ ہیں: اناج کی شکل میں ادائیگی کرنے والوں پر کچھ مقرر کیا تھا، جو مجھے یاد نہیں رہا۔

4545 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ خَشْفِ بْنِ مَالِكٍ الطَّائِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي دِيَةِ الْخَطَإِ عِشْرُونَ حِقَّةً، وَعِشْرُونَ جَذَعَةً، وَعِشْرُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ، وَعِشْرُونَ بِنْتَ لَبُونٍ، وَعِشْرُونَ بَنِي مَخَاضٍ ذُكُورٍ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللَّهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قتل خطاء کی دیت میں 20 حقہ 20 جزعہ 20 بنت مخاض 20 بنت لبون 20 بنو مخاض مذکر ہوں گے''۔

یہی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

4546 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الأَنْبَارِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرٍو

Marfat.com

بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَدِيٍّ قُتِلَ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دِيَتَهُ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بنوعدی سے تعلق رکھنے والا ایک شخص قتل ہوگیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت 12000 (درہم) مقرر کی۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عکرمہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، اس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں ہے۔

بَابٌ فِيْ دِيَةِ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمْدِ

باب: عمد کے ساتھ مشابہت رکھنے والے، قتل خطاء کی دیت کا بیان

4547 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مُسَدَّدٌ خَطَبَ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، صَدَقَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ - اِلٰى هَاهُنَا حَفِظْتُهُ عَنْ مُسَدَّدٍ، ثُمَّ اتَّفَقَ - اَلَا اِنَّ كُلَّ مَاْثُرَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تُذْكَرُ وَتُدْعَى مِنْ دَمٍ، اَوْ مَالٍ تَحْتَ قَدَمَيَّ، اِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِقَايَةِ الْحَاجِّ، وَسِدَانَةِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ: اَلَا اِنَّ دِيَةَ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ، وَالْعَصَا، مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ: مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِ اَوْلَادِهَا وَحَدِيْثُ مُسَدَّدٍ اَتَمُّ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے تین مرتبہ تکبیر کہی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، وہی ایک معبود ہے، جس نے اپنے وعدے کو سچ کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی، اور (دشمن کے) لشکروں کو پسپا کیا''

راوی کہتے ہیں: روایت کے الفاظ یہاں تک مجھے مسدد کی زبانی سن کر یاد ہیں، اس کے بعد یہ الفاظ نقل کرنے میں متفق ہیں:

4547- اسناده صحيح. خالد: هو ابن مهران الحذاء، وحماد: هو ابن زيد. وأخرجه ابن ماجه (2627م)، والنسائي في "الكبرى" (6969) من طريق حماد ابن زيد، بهذا الإسناد. وهو في صحيح ابن حبان، (6011). وأخرجه النسائي (6970) من طريق هُشَيم بن بَشير، و(6972) من طريق بِشر بن المُفضَّل، و(6973) من طريق يزيد بن زُرَيع، ثلاثتهم عن خالد الحذاء، عن القاسم ابن ربيعة، عن عقبة بن أوس (وقال بشر: ابن أوس، لم يُسَمِّه، وقال يزيد: يعقوب ابن أوس، وهو وجه قيل في اسمه، وهذا اختلاف لا يضر) عن رجل من أصحاب النبي -صلى الله عليه وسلم- فلم يُسمِّه. وأخرجه أحمد (6533)، وابن ماجه (2627)

Marfat.com

''خبردار! زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھنے والی ہر ترجیحی چیز جس کا دعویٰ کیا جائے، خواہ اس کا تعلق جان سے ہو، یا مال سے ہو، میرے ان دونوں پاؤں کے نیچے (کالعدم قرار پاتی ہے) البتہ حاجیوں کو پانی پلانے اور بیت اللہ کی خدمت کے شرف کا حکم مختلف ہے (وہ دونوں باقی رہیں گے)۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! عمد کے ساتھ مشابہت رکھنے والے قتل خطاء کی دیت، یعنی وہ قتل، جو لاٹھی یا عصا کے ذریعے ہو، اس کی دیت **100** اونٹ ہے، جس میں سے **40** ایسی اونٹنیاں ہوں گی، جن کے پیٹ میں بچہ موجود ہو۔

مسدد کی نقل کردہ روایت زیادہ مکمل ہے۔

4548 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ مَعْنَاهُ.

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4549 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ أَوْ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى دَرَجَةِ الْبَيْتِ أَوِ الْكَعْبَةِ،

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: كَذَا رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، أَيْضًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَوَاهُ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، مِثْلَ حَدِيثِ خَالِدٍ، وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يَعْقُوبَ السَّدُوسِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَوْلُ زَيْدٍ، وَأَبِي مُوسَى مِثْلُ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کرتے ہیں، جس میں یہ الفاظ ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر خانہ کعبہ کی سیڑھی پر کھڑے ہو کر یہ خطبہ ارشاد فرمایا:
امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دیگر راویوں نے یہ روایت اسی طرح اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے، بعض راویوں نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے، جبکہ بعض راویوں نے اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

4550 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَضَى عُمَرُ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ ثَلَاثِينَ حِقَّةً، وَثَلَاثِينَ جَذَعَةً، وَأَرْبَعِينَ خَلِفَةً مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ إِلَى بَازِلِ عَامِهَا

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: شبہ عمد کے بارے میں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اس میں **30** ایسی اونٹنیاں ہوں گی

4549–صحيح من حديث عبد الله بن عمرو بن العاص كما في الروايتين السالفتين قبله. وهذا إسناد ضعيف لضعف علي بن زيد -وهو ابن جُدعان -كما قال البيهقي في "السنن 8/ 68"، وابن القطان في "بيان الوهم والإيهام 5/ 410" وأخرجه ابن ماجه (2628)، والنسائي في "الكبرى" (6975) من طريق علي بن زيد بن جدعان، به. وهو في "مسند أحمد" (4583).

Marfat.com

جو حقہ ہوں، 30 جذعہ ہوں اور 40 خلفہ ہوں، جو ثنیہ سے لے کر بازل کے درمیان کی ہونگی۔

4551 - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ: فِیْ شِبْهِ الْعَمْدِ اَثْلَاثٌ ثَلَاثٌ وَّثَلَاثُوْنَ حِقَّةً، وَثَلَاثٌ وَّثَلَاثُوْنَ جَذَعَةً، وَاَرْبَعٌ وَّثَلَاثُوْنَ ثَنِيَّةً اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا وَكُلُّهَا خَلِفَةٌ

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شبہ عمد میں اونٹوں کی تین قسمیں ہوگی 33 حقہ ہونگی، 33 جذعہ ہوں گی، اور 34 ثنیہ سے بازل تک ہوں گی، لیکن ان میں سے ہر ایک حاملہ ہوگی۔

4552 - وَبِهٖ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فِیْ شِبْهِ الْعَمْدِ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ حِقَّةً، وَخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ جَذَعَةً، وَخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بَنَاتِ لَبُوْنٍ، وَخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بَنَاتِ مَخَاضٍ

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ شبہ عمد کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: 25 حقہ، 25 جذعہ، 25 بنت لبون اور 25 بنت مخاض ہوں گی۔

4553 - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِی الْخَطَإِ اَرْبَاعًا خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ حِقَّةً، وَخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ جَذَعَةً، وَخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بَنَاتِ لَبُوْنٍ، وَخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بَنَاتِ مَخَاضٍ

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قتل خطا کی دیت کے اونٹ چار طرح کے ہوں گے، 25 حقہ، 25 جذعہ، 25 بنت لبون اور 25 بنت مخاض ہوں گی۔

4554 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ، عَنْ اَبِیْ عِيَاضٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فِی الْمُغَلَّظَةِ اَرْبَعُوْنَ جَذَعَةً خَلِفَةً، وَثَلَاثُوْنَ حِقَّةً وَثَلَاثُوْنَ بَنَاتِ لَبُوْنٍ، وَفِی الْخَطَإِ ثَلَاثُوْنَ حِقَّةً، وَثَلَاثُوْنَ بَنَاتِ لَبُوْنٍ، وَعِشْرُوْنَ بَنُو لَبُوْنٍ ذُكُوْرٌ، وَعِشْرُوْنَ بَنَاتِ مَخَاضٍ

❁❁ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مغلظہ دیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
اس میں 40 جذعہ ہوں گی جو حاملہ ہوں، 30 حقہ ہونگی، 30 بنت لبون ہونگی، جبکہ قتل خطاء کی دیت میں 30 حقہ، 30 بنت لبون، 20 بنولبون مذکر، 20 بنت مخاض ہوں گی۔

4555 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فِی الدِّيَةِ الْمُغَلَّظَةِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ سَوَاءً

4553- إسناده حسن. أبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله السبيعي، وسفيان: هو الثوري. وأخرجه ابن أبي شيبة 9/ 134، والطبري في "تفسيره" 5/ 211، والدارقطني (3374)، والبيهقي 8/ 74 من طريق سفيان الثوري، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (17236)، وابن أبي شيبة 9/ 134، والطبري 5/ 210 من طريق إبراهيم النخعي، والطبري 5/ 210

Marfat.com

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ: اِذَا دَخَلَتِ النَّاقَةُ فِيْ السَّنَةِ الرَّابِعَةِ فَهُوَ حِقٌّ وَّالْاُنْثَى حِقَّةٌ، لِاَنَّهُ يَسْتَحِقُّ اَنْ يُّحْمَلَ عَلَيْهِ وَيُرْكَبَ، فَاِذَا دَخَلَ فِيْ الْخَامِسَةِ فَهُوَ جَذَعٌ وَّجَذَعَةٌ، فَاِذَا دَخَلَ فِيْ السَّادِسَةِ وَاَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ ثَنِيٌّ وَّثَنِيَّةٌ، فَاِذَا دَخَلَ فِيْ السَّابِعَةِ فَهُوَ رَبَاعٌ وَّرَبَاعِيَةٌ، فَاِذَا دَخَلَ فِيْ الثَّامِنَةِ وَاَلْقَى السِّنَّ الَّذِيْ بَعْدَ الرَّبَاعِيَةِ فَهُوَ سَدِيسٌ وَّسَدَسٌ، فَاِذَا دَخَلَ فِيْ التَّاسِعَةِ وَفَطَرَ نَابُهُ وَطَلَعَ فَهُوَ بَازِلٌ، فَاِذَا دَخَلَ فِيْ الْعَاشِرَةِ فَهُوَ مُخْلِفٌ، ثُمَّ لَيْسَ لَهُ اسْمٌ وَّلٰكِنْ يُّقَالُ: بَازِلُ عَامٍ، وَبَازِلُ عَامَيْنِ، وَمُخْلِفُ عَامٍ، وَمُخْلِفُ عَامَيْنِ، اِلٰى مَا زَادَ، وَقَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: ابْنَةُ مَخَاضٍ لِسَنَةٍ، وَابْنَةُ لَبُونٍ لِسَنَتَيْنِ، وَحِقَّةٌ لِثَلَاثٍ، وَجَذَعَةٌ لِاَرْبَعٍ، وَثَنِيٌّ لِخَمْسٍ، وَرَبَاعٌ لِسِتٍّ، وَسَدِيسٌ لِسَبْعٍ، وَبَازِلٌ لِثَمَانٍ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ، وَالْاَصْمَعِيُّ: وَالْجُذُوعَةُ وَقْتٌ وَّلَيْسَ بِسِنٍّ قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ قَالَ بَعْضُهُمْ: فَاِذَا اَلْقَى رَبَاعِيَتَهُ فَهُوَ رَبَاعٌ، وَاِذَا اَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ ثَنِيٌّ وَّقَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ: اِذَا لَقِحَتْ فَهِيَ خَلِفَةٌ، فَلَا تَزَالُ خَلِفَةً اِلٰى عَشَرَةِ اَشْهُرٍ، فَاِذَا بَلَغَتْ عَشَرَةَ اَشْهُرٍ فَهِيَ عُشَرَاءُ قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اِذَا اَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ ثَنِيٌّ، وَاِذَا اَلْقَى رَبَاعِيَتَهُ فَهُوَ رَبَاعٌ

❀❀ سعید بن مسیب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مغلظہ دیت کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوعبید اور دیگر حضرات کے یہ بات بیان کی ہے:

جب اونٹ چوتھے سال میں داخل ہو جائے تو وہ حق ہوتا ہے اگر اونٹنی ہو تو حقہ ہوتی ہے، کیونکہ وہ اس بات کا مستحق ہو جاتا ہے کہ اس پر سواری بھی کی جائے اور وزن بھی لادا جائے۔

جب وہ پانچویں سال میں داخل ہو، تو وہ جذع یا جذعہ ہوتا ہے۔

جب وہ چھٹے سال میں داخل ہو اور اس کے دانت نکل آئیں تو اسے ثنی یا ثنیہ کہتے ہیں۔

جب وہ آٹھویں سال میں داخل ہو اور اس کے وہ دانت نکل آئیں جو رباعیہ کے بعد ہوتے ہیں، تو وہ سدیس یا سدس ہوگا۔

جب وہ نویں سال میں داخل ہو اور اس کے اطراف کے دانت نکل آئیں، تو وہ بازل ہوگا۔

جب وہ دسویں سال میں داخل ہو، تو وہ مخلف ہوگا۔

پھر اس کے بعد ان کا کوئی باقاعدہ نام نہیں ہے، صرف یہ کہا جاتا ہے کہ ایک سال کا بازل، دو سال کا بازل، ایک سال کا مخلف، دو سال کا مخلف، آگے جہاں تک بھی جائے۔

نضر بن شمیل بیان کرتے ہیں: بنت مخاض ایک سال کی اونٹنی ہوتی ہے بنت لبون 2 سال کی ہوتی ہے، حقہ تین سال کی ہوتی ہے، جذعہ چار سال کی ہوتی ہے، ثنی پانچ سال کی ہوتی ہے، رباع 6 سال کی ہوتی ہے سدیس 7 سال کی ہوتی ہے، اور بازل 8 سال کا ہوتا ہے۔

Marfat.com

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوحاتم اور اصمعی کہتے ہیں: جذعہ کا تعلق وقت سے ہوتا ہے، سال سے نہیں ہوتا ہے۔

ابوحاتم کہتے ہیں: بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: جب اونٹ کے چار دانت نکل آئیں، تو وہ رباع ہوتا ہے، اور جب اس کے دو دانت نکل آئیں، تو وہ ثنی ہوتا ہے۔

ابوعبید کہتے ہیں: جب اونٹنی حاملہ ہو جائے، تو اسے خلفہ کہتے ہیں اور وہ دس ماہ تک خلفہ رہتی ہے، جب دس مہینے پورے ہو جائیں، تو اسے عشراء کہا جاتا ہے۔

ابوحاتم کہتے ہیں: جب اس کے دو دانت نکل آئیں، تو ثنی ہوتا ہے اور جب چار دانت نکل آئیں، تو وہ رباع ہوتا ہے۔

بَابُ دِيَاتِ الْأَعْضَاءِ

باب: اعضاء کی دیت کی وضاحت

4556 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ عَشْرٌ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمام انگلیاں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں، ہر انگلی کی دیت 10، 10 اونٹ ہوگی''

4557 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ، عَنِ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ، قُلْتُ: عَشْرٌ عَشْرٌ؟ قَالَ: نَعَمْ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ غَالِبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَسْرُوقَ بْنَ أَوْسٍ، رَوَاهُ إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي غَالِبٌ التَّمَّارُ، بِإِسْنَادِ أَبِي الْوَلِيدِ، وَرَوَاهُ حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي صَفِيَّةَ، عَنْ غَالِبٍ، بِإِسْنَادِ إِسْمَاعِيلَ

❁❁ حضرت اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمام انگلیاں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں، میں نے عرض کی: (ان میں سے ہر ایک کی دیت) 10، 10 ہوگی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔

4556- صحيح لغيره، وهذا إسناد ضعيف لجهالة مسروق بن أوس، وقد اختلف في إسناده على غالب التمار فمرة يرويه كما هو عند المصنف هنا، ومرة يرويه لا يذكر في إسناده حميد بن هلال كما سيأتي عند المصنف في الطريق التالية. وصوّب الدارقطني في "العلل" 7/ 249 رواية غالب عن مسروق دون ذكر حميد في الإسناد، وأما على ابن المديني فرجّح ذكر حميد بن هلال فيما نقله عنه البيهقي: 8/ 92 وأخرجه ابن ماجه (2654)، والنسائي في "الكبرى" (7020) و (7021) من طريق سعيد بن أبي عروبة، بهذا الإسناد. واقتصر ابن ماجه على قوله: "الأصابع سواء". وأخرجه النسائي (7018) من طريق سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، عن مسروق، عن أبي موسى. وهو في "مسند أحمد" (19610) و (19707).

Marfat.com

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4558 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ ح وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ" يَعْنِي الْاِبْهَامَ وَالْخِنْصَرَ

4558 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ اور یہ برابر کی حیثیت رکھتی ہیں'' راوی کہتے ہیں: یعنی انگوٹھا اور چھوٹی انگلی۔

4559 - حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنِي شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْاَصَابِعُ سَوَاءٌ، وَالْاَسْنَانُ سَوَاءٌ، الثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَاءٌ، هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَرَوَاهُ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، عَنْ شُعْبَةَ، بِمَعْنَى عَبْدِ الصَّمَدِ،

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمام انگلیاں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں، تمام دانت برابر کی حیثیت رکھتے ہیں، سامنے کے دانت اور داڑھیں یہ سب برابر کی حیثیت رکھتے ہیں''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4560 - حَدَّثَنَاه الدَّارِمِيُّ، عَنِ النَّضْرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْاَسْنَانُ سَوَاءٌ، وَالْاَصَابِعُ سَوَاءٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمام دانت برابر ہیں اور تمام انگلیاں برابر ہیں''

4561 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَ الْيَدَيْنِ، وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءً

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کو برابر قرار دیا ہے۔

4562 - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ

4562–إسناده حسن. حسين المعلم: هو ابن ذكوان، وهمام: هو ابن يحيى العوذي. وأخرجه ابن ماجه (2653)، والنسائي في "الكبرى" (7026) من طريق عمرو ابن شعيب، به. وهو في "مسند أحمد" (6681).

Marfat.com

جَدِّهِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فِیْ خُطْبَتِهِ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ اِلَی الْکَعْبَةِ فِی الْاَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ

❁❁ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: جبکہ آپ ﷺ نے اپنی پشت خانہ کعبہ کے ساتھ لگائی ہوئی تھی، (آپ ﷺ نے فرمایا:)

''انگلیوں (کی دیت) دس، دس (اونٹ ہوگی)''

4563 - حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ اَبُوْ خَیْثَمَةَ، حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا حُسَیْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فِی الْاَسْنَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ

❁❁ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دانتوں (کی دیت) پانچ، پانچ (اونٹ ہوگی)''

4564 - قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَجَدْتُّ فِیْ کِتَابِیْ عَنْ شَیْبَانَ، وَلَمْ اَسْمَعْهُ مِنْهُ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَکْرٍ، صَاحِبٌ لَنَا ثِقَةٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شَیْبَانُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ یَعْنِیْ ابْنَ رَاشِدٍ، عَنْ سُلَیْمَانَ یَعْنِیْ ابْنَ مُوْسٰی، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَوِّمُ دِیَةَ الْخَطَاِ عَلٰی اَهْلِ الْقُرٰی اَرْبَعَ مِائَةِ دِیْنَارٍ، اَوْ عَدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ، وَیُقَوِّمُهَا عَلٰی اَثْمَانِ الْاِبِلِ، فَاِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِیْ قِیْمَتِهَا، وَاِذَا هَاجَتْ رُخْصًا نَقَصَ مِنْ قِیْمَتِهَا، وَبَلَغَتْ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ اَرْبَعِ مِائَةِ دِیْنَارٍ اِلٰی ثَمَانِ مِائَةِ دِیْنَارٍ، وَعَدْلُهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِیَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ، وَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَیْ بَقَرَةٍ، وَمَنْ کَانَ دِیَةُ عَقْلِهِ فِی الشَّاءِ فَاَلْفَیْ شَاةٍ، قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَقْلَ مِیْرَاثٌ بَیْنَ وَرَثَةِ الْقَتِیْلِ عَلٰی قَرَابَتِهِمْ، فَمَا فَضَلَ فَلِلْعَصَبَةِ قَالَ: وَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْاَنْفِ اِذَا جُدِعَ الدِّیَةَ کَامِلَةً، وَاِذَا جُدِعَتْ ثَنْدُوَتُهُ فَنِصْفُ الْعَقْلِ خَمْسُوْنَ مِنَ الْاِبِلِ اَوْ عَدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ، اَوِ الْوَرِقِ اَوْ مِائَةُ بَقَرَةٍ اَوْ اَلْفُ شَاةٍ، وَفِی الْیَدِ اِذَا قُطِعَتْ نِصْفُ الْعَقْلِ، وَفِی الرِّجْلِ نِصْفُ الْعَقْلِ، وَفِی الْمَأْمُوْمَةِ ثُلُثُ الْعَقْلِ، ثَلَاثٌ وَثَلَاثُوْنَ مِنَ الْاِبِلِ، وَثُلُثُ اَوْ قِیْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ، اَوِ الْوَرِقِ، اَوِ الْبَقَرِ، اَوِ الشَّاءِ، وَالْجَائِفَةُ مِثْلُ ذٰلِكَ وَفِی الْاَصَابِعِ فِیْ کُلِّ اُصْبُعٍ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ، وَفِی الْاَسْنَانِ فِیْ کُلِّ سِنٍّ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ، وَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَقْلَ الْمَرْاَةِ بَیْنَ عَصَبَتِهَا مَنْ کَانُوْا لَا یَرِثُوْنَ مِنْهَا شَیْئًا اِلَّا مَا فَضَلَ عَنْ وَرَثَتِهَا، وَاِنْ قُتِلَتْ فَعَقْلُهَا بَیْنَ وَرَثَتِهَا، وَهُمْ یَقْتُلُوْنَ قَاتِلَهُمْ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَیْسَ لِلْقَاتِلِ شَیْءٌ وَاِنْ لَمْ یَکُنْ لَهُ وَارِثٌ فَوَارِثُهُ اَقْرَبُ النَّاسِ اِلَیْهِ، وَلَا یَرِثُ الْقَاتِلُ شَیْئًا قَالَ مُحَمَّدٌ: هٰذَا کُلُّهُ حَدَّثَنِیْ بِهِ سُلَیْمَانُ بْنُ مُوْسٰی، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ مِنْ اَهْلِ دِمَشْقَ، هَرَبَ اِلَی الْبَصْرَةِ مِنَ الْقَتْلِ

Marfat.com

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ قتل خطاء کی دیت مختلف علاقوں والوں پر **400** دینار، یا اس کے برابر چاندی مقرر کرتے تھے، آپ ﷺ اونٹوں کی قیمت کے اعتبار سے اس کا تعین کرتے تھے، جب اونٹ مہنگے ہوتے تو آپ ﷺ اس کی ادائیگی میں اضافہ کر دیتے اور جب اونٹوں کی قیمت کم ہو جاتی، تو آپ ﷺ دیت کی رقم میں بھی کمی کر دیتے تھے، نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں یہ **400** دینار سے لے کر **800** دینار تک، یا اس کے برابر چاندی آٹھ ہزار درہم تک رہی۔

راوی بیان کرتے ہیں: گائے کی شکل میں ادائیگی کرنے والوں پر نبی اکرم ﷺ نے **200** گائے، کا فیصلہ دیا تھا، اور جس شخص نے بکریوں کی شکل میں دیت ادا کرنی ہو، تو دو ہزار بکریاں ہونگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''دیت کی رقم مقتول کے ورثاء کے درمیان، وراثت کے طور پر تقسیم ہوگی، جو ان کی قرابت داری کے اعتبار سے ہوگی جو بچ جائے گا وہ عصبہ کو ملے گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ناک کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ دیا ہے، جب اسے مکمل طور پر کاٹ دیا جائے، تو پھر اس میں مکمل دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر اس کا کنارہ کاٹا جائے، تو اس میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی، جو **50** اونٹ ہوں گے، یا اس کے برابر سونا یا چاندی ہوگی، یا **100** گائے ہوں گی، یا **1000** بکریاں ہوں گی۔ جب ہاتھ کو کاٹ دیا جائے، تو اس میں نصف دیت کی ادائیگی ہوگی، پاؤں میں بھی نصف دیت کی ادائیگی ہوگی، مامومہ زخم میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی ہوگی، یا **33** اونٹ ہوں گے، یا پھر سونے یا چاندی یا گائے یا بکریوں کے حساب سے ایک تہائی دیت ہوگی، جائفہ زخم کا حکم بھی اس کی مانند ہے، انگلیوں میں سے ہر ایک انگلی میں **10** اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی، دانتوں میں سے ہر دانت میں، پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی، نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ عورت کی طرف سے اگر دیت ادا کرنی ہو، تو وہ اس کے عصبہ رشتہ داروں پر لازم ہوگی، خواہ کوئی بھی ہوں، لیکن یہ لوگ اس کے وارث نہیں بنیں گے، انہیں صرف وہ حصہ ملے گا، جو اس عورت کی وراثت میں سے بچ جائے گا، اور اگر عورت قتل ہو جاتی ہے، تو اس کی دیت اس کے ورثاء کے درمیان تقسیم ہوگی، اور وہی لوگ اس کے قاتل کو (قصاص میں) قتل کا (فیصلہ کرنے کا) حق رکھیں گے۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا ہے: ''قاتل کو کچھ نہیں ملے گا اور اگر اس کا کوئی وارث نہ ہو، تو اس کا سب سے قریبی رشتے دار اس کا وارث ہوگا، لیکن قاتل کو وراثت میں سے کچھ نہیں ملے گا''

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عمرو بن شعیب (ا) کے والدان کے دادا کے (ح) لے سے، نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محمد بن راشد کا تعلق دمشق سے ہے، یہ قتل (کے خوف کی وجہ سے) بھاگ کر بصرہ چلے گئے تھے۔

4565 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ الْعَامِلِيُّ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي

Marfat.com

ابْنَ رَاشِدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَقْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمْدِ، وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ قَالَ: وَزَادَنَا خَلِيلٌ، عَنِ ابْنِ رَاشِدٍ، وَذٰلِكَ اَنْ يَنْزُوَ الشَّيْطَانُ بَيْنَ النَّاسِ، فَتَكُونُ دِمَاءٌ فِي عِمِّيَّا فِي غَيْرِ ضَغِينَةٍ، وَلَا حَمْلِ سِلَاحٍ

❁❁ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عمد سے مشابہت رکھنے والے قتل کی دیت شدید ہوگی، جو قتل عمد کی دیت کی مانند ہوگی، البتہ ایسا کرنے والے شخص کو (قصاص کے طور پر) قتل نہیں کیا جا سکتا''۔

ایک راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''اس کی صورت یوں ہوگی کہ شیطان لوگوں کے درمیان فساد پیدا کرے، اور بلوے کے دوران کچھ لوگ اندھے قتل ہو جائیں اور ان لوگوں کے درمیان کوئی گہری عداوت نہ ہو، انہوں نے ہتھیار اٹھائے ہوئے نہ ہوں''۔

4566 - حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ، اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ، حَدَّثَهُمْ قَالَ: اَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، اَنَّ اَبَاهُ، اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ

❁❁ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''موضحہ زخم میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی''۔

4567 - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا بِثُلُثِ الدِّيَةِ

❁❁ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے آنکھ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے: اگر وہ اپنی جگہ پر برقرار ہو (صرف بینائی رخصت ہو جائے) تو اس میں ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی''۔

بَابُ دِيَةِ الْجَنِينِ

باب: پیٹ میں موجود بچے کی دیت

4568 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، اَنَّ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ هُذَيْلٍ، فَضَرَبَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرَى بِعَمُودٍ فَقَتَلَتْهَا،

4567- اسناده حسن. واخرجه النسائي في "الكبرى" (7015) من طريق الهيثم بن حميد، بهذا الإسناد. ويوافق هدي قضاء عمر بن الخطاب فيما اخرجه عبد الرزاق (17442)، وابن حزم في "المحلى 10/ 421"، والبيهقي 8/ 98 وإسناده صحيح.

Marfat.com

وَجَنِينِهَا، فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ: كَيْفَ نَدِي مَنْ لَا صَاحَ، وَلَا أَكَلَ، وَلَا شَرِبَ، وَلَا اسْتَهَلَّ، فَقَالَ: أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ؟ فَقَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ وَجَعَلَهُ عَلَى عَاقِلَةِ الْمَرْأَةِ

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو خواتین ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی بیویاں تھیں، ان میں سے ایک نے دوسری کو خیمے کی لکڑی ماری اور اس عورت اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کو قتل کر دیا، دونوں فریق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، دونوں میں سے ایک نے کہا: میں ایسے بچے کی دیت کیوں ادا کروں، جو چیخ کر رویا نہیں، اس نے کچھ کھایا نہیں، اس نے کچھ پیا نہیں، وہ چلایا نہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دیہاتیوں کی طرح پر تکلف بات کر رہا ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں ایک غلام کی ادائیگی کا فیصلہ دیا اور آپ نے اس کی ادائیگی عورت کے خاندان پر لازم قرار دی۔

4569 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ، وَزَادَ: فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ، وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الْحَكَمُ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول عورت کی دیت، قاتل عورت کے خاندان پر لازم قرار دی، اور مقتول عورت کے پیٹ میں موجود بچے (کی دیت میں) غلام کی ادائیگی کو لازم قرار دیا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک اور سند کے ساتھ یہی روایت حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

4570 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، أَنَّ عُمَرَ، اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَضَى فِيهَا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَقَالَ: ائْتِنِي بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ، فَأَتَاهُ بِمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ، زَادَ هَارُونُ فَشَهِدَ لَهُ يَعْنِي ضَرْبَ الرَّجُلِ بَطْنَ امْرَأَتِهِ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: بَلَغَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ: إِنَّمَا سُمِّيَ إِمْلَاصًا، لِأَنَّ الْمَرْأَةَ تُزْلِقُهُ، قَبْلَ وَقْتِ الْوِلَادَةِ، وَكَذَلِكَ كُلُّ مَا زَلَقَ مِنَ الْيَدِ، وَغَيْرِهِ فَقَدْ مَلِصَ

❀❀ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے اس بارے میں مشورہ کیا کہ عورت کے

4568–إسناده صحيح. إبراهيم: هو ابن يزيد النخعي، ومنصور: هو ابن المعتمر. وأخرجه مسلم (1682)، وابن ماجه (2633)، والترمذي (1468)، والنسائي في "الكبرى" (6996) و(7001 - 6998) من طرق عن منصور بن المعتمر، بهذا الإسناد. ولفظ ابن ماجه مختصر بلفظ: قضى رسول الله -صلى الله عليه وسلم- بالدية على العاقلة. وهو في "مسند أحمد" (18138)، و"صحيح ابن حبان" (6016).

Marfat.com

پیٹ میں بچہ مرجائے، تو اس کی دیت کیا ہوگی؟ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہا: میں یہ گواہی دیتا ہوں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی صورتحال میں ایک غلام یا کنیز کی ادائیگی کا فیصلہ دیا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کوئی گواہ پیش کرو جو تمہاری تائید کرے؟ تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو وہ ساتھ لے کر آئے۔

ہارون نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: انہوں نے بھی گواہی دی کہ اگر کوئی مرد کسی عورت کے پیٹ پر ضرب لگائے (اور اس کے پیٹ میں موجود بچہ ضائع ہو جائے، تو) یہی حکم ہوگا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوعبید کے حوالے سے مجھے یہ بات پہنچی ہے، اسے املاص کا نام اس لیے دیا گیا ہے، کیونکہ عورت ولادت کے وقت سے پہلے بچے کو نکال دیتی ہے، اس لیے ہاتھ سے گرنے والی ہر چیز کو یہ کہا جاتا ہے: وہ پھسل گئی۔

4571 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ عُمَرَ، بِمَعْنَاهُ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ قَالَ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

4572 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْمِصِّيصِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ، أَنَّهُ سَأَلَ عَنْ قَضِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ، فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ فَقَالَ: كُنْتُ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا، وَجَنِينَهَا، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِهَا بِغُرَّةٍ وَأَنْ تُقْتَلَ،

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: الْمِسْطَحُ: هُوَ الصَّوْبَجُ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: الْمِسْطَحُ: عُودٌ مِنْ أَعْوَادِ الْخِبَاءِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے بارے میں دریافت کیا، تو حضرت حمل بن مالک رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، انہوں نے کہا: میری دو بیویاں تھیں، ان میں سے ایک نے دوسری کو لکڑی مار کر، اسے اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کو قتل کر دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کے بارے میں ایک غلام یا کنیز کی ادائیگی کا فیصلہ دیا اور یہ حکم دیا: اس عورت کو قتل کر دیا جائے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نضر بن شمیل بیان کرتے ہیں: مسطح اس لکڑی کو کہتے ہیں: جس کے ذریعے تندور سے روٹی نکالی جاتی ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوعبید کہتے ہیں: مسطح خیمے کی لکڑی کو کہتے ہیں۔

4573 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: قَامَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَذَكَرَ مَعْنَاهُ، لَمْ يَذْكُرْ وَأَنْ تُقْتَلَ زَادَ: بِغُرَّةِ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: اللَّهُ أَكْبَرُ لَوْ لَمْ

Marfat.com

اَسْمَعْ بِهٰذَا لَقَضَيْنَا بِغَيْرِ هٰذَا،

❀❀ طاؤس بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے، اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے، تاہم اس میں یہ ذکر نہیں کیا: کہ اس عورت کو قتل کر دیا گیا تھا، انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: تاوان کی ادائیگی کا فیصلہ دیا، جو غلام یا کنیز ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اکبر! اگر میں نے یہ روایت نہ سنی ہوتی، تو میں اس کے علاوہ کوئی اور فیصلہ دیتا۔

4574 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ التَّمَّارُ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ طَلْحَةَ، حَدَّثَهُمْ قَالَ: حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِيْ قِصَّةِ حَمَلِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: فَاَسْقَطَتْ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ مَيِّتًا، وَمَاتَتِ الْمَرْاَةُ، فَقَضَى عَلَى الْعَاقِلَةِ الدِّيَةَ، فَقَالَ عَمُّهَا: اِنَّهَا قَدْ اَسْقَطَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ، فَقَالَ اَبُو الْقَاتِلَةِ: اِنَّهُ كَاذِبٌ، اِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا اسْتَهَلَّ، وَلَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ، فَمِثْلُهُ يُطَلُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسَجْعَ الْجَاهِلِيَّةِ وَكَهَانَتِهَا، اَدِّ فِي الصَّبِيِّ غُرَّةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَانَ اسْمُ اِحْدَاهُمَا مُلَيْكَةَ وَالْاُخْرٰى اُمَّ غُطَيْفٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت حمل بن مالک رضی اللہ عنہ کا واقعہ کی نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: اس عورت نے ایک لڑکے کو جنم دیا، جس کے بال اُگ چکے تھے، لیکن وہ مردہ تھا، پھر اس عورت کا بھی انتقال ہو گیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خاندان پر دیت کی ادائیگی لازم قرار دی، (قاتل عورت کے) چچا نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اس عورت ایسے بچے کو جنم دیا، جس کے بال اُگ چکے تھے، تو قتل کرنے والی عورت کے باپ نے کہا: یہ جھوٹ بول رہا ہے، اللہ کی قسم! نہ تو وہ بچہ چلا کر رویا، نہ اس نے کچھ پیا، نہ کچھ کھایا، ایسا خون رائیگاں جاتا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا زمانہ جاہلیت کی طرح اور کاہنوں کی طرح پر تکلف بات چیت کر رہے ہو؟ تم اس بچے کے تاوان میں ایک غلام (یا کنیز) ادا کرو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ان دونوں خواتین میں سے ایک کا نام ملیکہ اور دوسری کا نام اُمّ غطیف تھا۔

4575 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ امْرَاَتَيْنِ، مِنْ هُذَيْلٍ قَتَلَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا زَوْجٌ وَّابْنٌ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَاقِلَةِ الْقَاتِلَةِ، وَبَرَّاَ زَوْجَهَا وَوَلَدَهَا، قَالَ: فَقَالَ عَاقِلَةُ الْمَقْتُولَةِ: مِيرَاثُهَا لَنَا؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، مِيرَاثُهَا لِزَوْجِهَا وَوَلَدِهَا

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والی دو خواتین میں سے ایک نے دوسری کو

Marfat.com

قتل کر دیا، ان میں سے ہر ایک کا شوہر بھی تھا، اور اولاد بھی تھی، راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے مقتول عورت کی دیت کی ادائیگی قاتل عورت کے خاندان پر لازم قرار دی، آپ نے اس عورت کے شوہر اور بچوں کو اس سے لاتعلق قرار دیا۔

راوی کہتے ہیں: تو مقتول عورت کے خاندان نے کہا: کیا اس کی وراثت ہمیں ملے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! اس کی وراثت اس کے شوہر اور بچوں کو ملے گی۔

4576 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ، وَابْنُ السَّرْحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَاَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: اقْتَتَلَتِ امْرَاَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا، فَاخْتَصَمُوا اِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةَ عَبْدٍ اَوْ وَلِيدَةٍ، وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْاَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا، وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ، فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ اَغْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ، لَا نَطَقَ، وَلَا اسْتَهَلَّ، فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا هَذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ مِنْ اَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والی دو عورتیں لڑ پڑیں، ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر مار کر قتل کر دیا، وہ لوگ اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم ﷺ کے سامنے آئے، تو نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا، اس عورت کے پیٹ میں موجود بچے کی دیت میں ایک غلام یا کنیز کو تاوان کے طور پر ادا کیا جائے گا اور نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا کہ عورت کی دیت اس کا خاندان ادا کرے گا، اور اس کے وارث اس کی اولاد اس کے ساتھ کے دیگر رشتہ دار ہوں گے، اس پر حضرت حمل بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! میں ایسے بچے کی دیت کیسے ادا کروں؟ جس نے کچھ پیا نہیں، کچھ کھایا نہیں، کچھ بولا نہیں، چیخ کر رویا نہیں، اس طرح کا خون تو رائیگاں جاتا ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کاہنوں کا بھائی ہے، نبی اکرم ﷺ نے ان کے پرتکلف گفتگو کرنے کی وجہ سے یہ بات ارشاد فرمائی۔

4577 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ، قَالَ: ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا، وَاَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا

❀❀ یہی واقعہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں:

پھر نبی اکرم ﷺ نے جس عورت پر تاوان کی ادائیگی کو لازم قرار دیا تھا، اس کا بھی انتقال ہو گیا، نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا

4576- إسناده صحيح. أبو سلمة: هو ابن عبد الرحمن بن عوف، وابن شهاب: هو محمد بن مسلم الزهري، ويونس: هو ابن يزيد الأيلي، وابن وهب: هو عبد الله، وابن السرح: هو أحمد بن عمرو بن عبد الله المصري. وأخرجه مطولاً ومختصراً البخاري (6910)، ومسلم (1681)، والنسائي في "الكبرى" (6993) من طريق عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (5758) من طريق عبد الرحمن بن خالد، عن ابن شهاب، عن أبي سلمة وحده، به. وهو في "مسند أحمد" (7217) و (10916)، و"صحيح ابن حبان" (6020).

Marfat.com

کہ اس کی وراثت اس کے بچوں کو ملے گی، اور دیت کی ادائیگی اس کے خاندان والوں پر لازم ہوگی۔

4578 - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ امْرَأَةً، خَذَفَتْ امْرَأَةً فَأَسْقَطَتْ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ فِي وَلَدِهَا خَمْسَ مِائَةِ شَاةٍ، وَنَهَى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْخَذْفِ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: كَذَا الْحَدِيثُ خَمْسَ مِائَةِ شَاةٍ وَالصَّوَابُ مِائَةُ شَاةٍ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَكَذَا قَالَ عَبَّاسٌ، وَهُوَ وَهْمٌ

❀❀ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مار کر اس کے پیٹ میں موجود بچے کو ضائع کر دیا، یہ مقدمہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا، تو آپ ﷺ نے اس عورت کے بچے کی دیت میں **500** بکریوں کی ادائیگی لازم قرار دی، آپ ﷺ نے اس دن پتھر مارنے سے منع کر دیا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت میں اسی طرح **500** بکریاں ہیں، لیکن درست یہ ہے: ایک سو بکریوں کی ادائیگی لازم قرار دی۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: عباس نامی راوی نے اسی طرح بیان کیا ہے، اور یہ وہم ہے۔

4579 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ، أَوْ فَرَسٍ، أَوْ بَغْلٍ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، لَمْ يَذْكُرَا أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَغْلٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پیٹ میں موجود بچے کے ضائع کرنے پر جرمانے کے طور پر ایک غلام، یا کنیز، یا گھوڑا، یا خچر کی ادائیگی کا فیصلہ دیا ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں راویوں نے گھوڑے اور خچر کا ذکر نہیں کیا۔

4580 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَجَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: الْغُرَّةُ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ رَبِيعَةُ: الْغُرَّةُ: خَمْسُونَ دِينَارًا

4579 - أخرجه ابن ماجه (2639) من طريق محمد بن بشر، والترمذي (1469) من طريق ابن أبي زائدة، كلاهما عن محمد بن عمرو، به ولم يذكرا الفرس والبغل. وهو في "مسند أحمد" (9655) عن يحيى بن سعيد القطان، و (10467) عن يزيد بن هارون كلاهما عن محمد بن عمرو. وليس في روايتهما ذكر الفرس والبغل. وأخرجه البخاري (5758) و (5759) و (6904)، ومسلم (1681)، والنسائي في "الكبرى" (6994)

Marfat.com

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: غلام کی قیمت 500 درہم ہوگی۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ربیعہ کہتے ہیں: غلام کی قیمت 50 دینار ہوگی۔

بَابٌ فِیْ دِیَةِ الْمُکَاتَبِ

باب: مکاتب غلام کی دیت

4581 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ، وحَدَّثَنَا اِسْمَاعِیلُ، عَنْ هِشَامٍ، وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا یَعْلَی بْنُ عُبَیْدٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ، جَمِیعًا عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ، عَنْ عِکْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ قَضَی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: فِیْ دِیَةِ الْمُکَاتَبِ یُقْتَلُ یُوَدَی مَا اَدَّی، مِنْ مُکَاتَبَتِهِ دِیَةَ الْحُرِّ وَمَا بَقِیَ دِیَةَ الْمَمْلُوكِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: قتل ہو جانے والے مکاتب غلام کی دیت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے: وہ اپنی کتابت کی رقم میں سے، جتنے حصے کی ادائیگی کر چکا ہو، اس حساب سے آزاد شخص کی دیت ہوگی، اور جو ادائیگی اس کے ذمے باقی ہو، اس حساب سے غلام کی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

4582 - حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَیُّوبَ، عَنْ عِکْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَصَابَ الْمُکَاتَبُ حَدًّا، اَوْ وَرِثَ مِیرَاثًا یَرِثُ عَلَی قَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَاهُ وُهَیْبٌ، عَنْ اَیُّوبَ، عَنْ عِکْرِمَةَ، عَنْ عَلِیٍّ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَرْسَلَهُ حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ، وَاِسْمَاعِیلُ، عَنْ اَیُّوبَ، عَنْ عِکْرِمَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَهُ اِسْمَاعِیلُ ابْنُ عُلَیَّةَ قَوْلَ عِکْرِمَةَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب مکاتب غلام پر حد جاری ہو جائے، یا وہ کسی کا وارث بن رہا ہو، تو وہ اتنے حصے کا وارث بنے گا، جتنا حصہ آزاد ہوا ہے"۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔
جبکہ بعض اسناد کے ہمراہ یہ عکرمہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل راویت کے طور پر منقول ہے۔
اسماعیل بن علیہ نے اسے عکرمہ کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔

بَابٌ فِیْ دِیَةِ الذِّمِّیِّ

باب: ذمی کی دیت

4583 - حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِیُّ، حَدَّثَنَا عِیسَی بْنُ یُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ

Marfat.com

عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دِيَةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ
قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَاهُ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، مِثْلَهُ

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ذمی کی دیت آزاد شخص کی دیت کا نصف ہوگی''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُقَاتِلُ الرَّجُلَ فَيَدْفَعُهُ عَنْ نَفْسِهِ

باب: جو شخص کسی دوسرے پر حملہ کردے، اور دوسرا شخص اپنا دفاع کرتے ہوئے اسے نقصان پہنچائے

4584 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَاتَلَ اَجِيرٌ لِي رَجُلًا فَعَضَّ يَدَهُ، فَانْتَزَعَهَا، فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَهْدَرَهَا، وَقَالَ: اَتُرِيْدُ اَنْ يَضَعَ يَدَهُ فِي فِيْكَ تَقْضِمُهَا كَالْفَحْلِ؟ قَالَ: وَاَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَهْدَرَهَا، وَقَالَ: بَعِدَتْ سِنُّهُ

❀❀ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''میرے ایک مزدور نے ایک شخص کے ساتھ جھگڑا کیا، اس نے اس کے ہاتھ پر کاٹا، اس نے اپنا ہاتھ کھینچا، تو اس کے سامنے والے دانت ٹوٹ گئے، وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی اکرم ﷺ نے اس کے نقصان کو رائیگاں قرار دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتے تھے؟ کہ وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں رہنے دیتا، تاکہ تم اسے اونٹ کی طرح چبا دیتے۔

ایک سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اسے رائیگاں قرار دیا تھا، اور یہ فرمایا تھا: اس کا دانت ضائع ہوگیا۔

4585 - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ، بِهٰذَا زَادَ ثُمَّ قَالَ: يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَاضِّ اِنْ شِئْتَ اَنْ تُمَكِّنَهُ مِنْ يَدِكَ فَيَعَضُّهَا ثُمَّ تَنْزِعُهَا مِنْ فِيهِ وَاَبْطَلَ دِيَةَ اَسْنَانِهِ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کاٹنے والے شخص سے فرمایا: اگر تم چاہو، تو تم اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے دو، وہ اس کو کاٹے گا، پھر تم اپنا ہاتھ کھینچ لینا، راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس کے دانت کی دیت کو ضائع قرار دیا۔

4583–حديث حسن، وهذا إسناد ضعيف. محمَّد بن إسحاق -وإن كان مدلساً، وقد عنعن -متابع. وأخرجه ابن ماجه (2644) من طريق عبد الرحمن بن عياش، والترمذي (1472)، والنسائي في "الكبرى" (6982) من طريق أسامة بن زيد الليثي، والنسائي (6981) من طريق سليمان بن موسى، ثلاثتهم عن عمرو بن شعيب، به. وهو في "مسند أحمد" (6692) و (6716).

Marfat.com

بَابٌ فِيمَنْ تَطَبَّبَ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَأَعْنَتَ

باب: جو شخص طبیب بن کر دوا دے، لیکن اسے طب کا علم نہ ہو، پھر وہ کوئی نقصان کر دے

4586 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ، أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ مُسْلِمٍ، أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَطَبَّبَ، وَلَا يُعْلَمُ مِنْهُ طِبٌّ، فَهُوَ ضَامِنٌ قَالَ نَصْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا لَمْ يَرْوِهِ إِلَّا الْوَلِيدُ، لَا نَدْرِي هُوَ صَحِيحٌ أَمْ لَا

❁❁ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص طبیب کے طور پر (کسی کا علاج کرے) اور اس کا طبیب ہونا معلوم نہ ہو (اس کے علاج کی وجہ سے کسی کا نقصان ہو جائے) تو وہ شخص اس کا تاوان ادا کرے گا''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت صرف ولید نے نقل کی ہے، ہمیں نہیں پتہ یہ درست ہے کہ نہیں۔

4587 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا حَفْصٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنِي بَعْضُ الْوَفْدِ الَّذِينَ، قَدِمُوا عَلَى أَبِي قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا طَبِيبٍ تَطَبَّبَ عَلَى قَوْمٍ، لَا يُعْرَفُ لَهُ تَطَبُّبٌ قَبْلَ ذَلِكَ فَأَعْنَتَ فَهُوَ ضَامِنٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ بِالنَّعْتِ إِنَّمَا هُوَ قَطْعُ الْعُرُوقِ وَالْبَطُّ، وَالْكَيُّ

❁❁ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے صاحبزادے عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ وفد کی شکل میں میرے والد کے پاس آئے اور انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی قوم کا طبیب ہو، اور یہ بات پتہ نہ ہو کہ وہ طب میں مہارت رکھتا ہے یا نہیں، اور پھر وہ کوئی نقصان کر دے، تو وہ اس کا ضامن ہوگا''۔

عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: یہ حکم دوا بتانے کی وجہ سے نہیں ہے، بلکہ یہ رگ کو کاٹنے، یا چیرا لگانے، یا داغ لگانے کی صورت میں ہے۔

بَابٌ فِي دِيَةِ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمْدِ

باب: ایسے قتل خطاء کی دیت، جو عمد کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو

4588 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ

Marfat.com

رَبِيعَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ مُسَدَّدٌ - خَطَبَ يَوْمَ الْفَتْحِ - ثُمَّ اتَّفَقَا - فَقَالَ: اَلَا اِنَّ كُلَّ مَاْثُرَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ دَمٍ اَوْ مَالٍ تُذْكَرُ وَتُدْعَى تَحْتَ قَدَمَيَّ، اِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِقَايَةِ الْحَاجِّ، وَسِدَانَةِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ: اَلَا اِنَّ دِيَةَ الْخَطَاِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الاِبِلِ: مِنْهَا اَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا اَوْلَادُهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''خبردار! زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھنے والی جان یا مال سے متعلق، ہر ترجیحی چیز، جس کا ذکر کیا جاتا ہو، یا جس کا دعویٰ کیا جا سکتا ہو، وہ میرے ان دونوں پاؤں کے نیچے کالعدم قرار پاتی ہے، البتہ حاجیوں کو پانی پلانے اور بیت اللہ کی خدمت کا حکم مختلف ہے۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خبردار! عمد کے ساتھ مشابہت رکھنے والے قتل خطاء کی دیت، یعنی وہ قتل جو لاٹھی یا عصا کے ذریعے ہو، **100** اونٹ ہوگی، جس میں **40** ایسی اونٹنیاں ہوگی، جن کے پیٹ میں بچہ موجود ہو''۔

4589 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ خَالِدٍ، بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ مَعْنَاهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابٌ فِي جِنَايَةِ الْعَبْدِ يَكُونُ لِلْفُقَرَاءِ

باب: غریب لوگوں کا غلام اگر کوئی جرم کر دے (تو ادائیگی کس کے ذمے ہوگی؟)

4590 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، اَنَّ غُلَامًا، لِاُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ اُذُنَ غُلَامٍ لِاُنَاسٍ اَغْنِيَاءَ، فَاَتَى اَهْلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا اُنَاسٌ فُقَرَاءُ، فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِ شَيْئًا

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ غریب لوگوں کا ایک غلام تھا، اس نے امیر لوگوں کے ایک غلام کا کان کاٹ دیا، وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مقدمہ لے کر آئے، تو دوسرے فریق نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم غریب لوگ ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر کوئی ادائیگی لازم قرار نہیں دی۔

بَابٌ فِيمَنْ قَتَلَ فِي عِمِّيَّا بَيْنَ قَوْمٍ

باب: جو شخص لوگوں کے درمیان بلوے میں مارا جائے

4591 - قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: حُدِّثْتُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ فِي عِمِّيَّا، اَوْ رِمِّيَّا يَكُونُ بَيْنَهُمْ بِحَجَرٍ، اَوْ بِسَوْطٍ، فَعَقْلُهُ عَقْلُ خَطَاٍ، وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَقَوَدُ يَدَيْهِ، فَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ،

Marfat.com

وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی بلوے میں مارا جائے، یا لوگوں کے درمیان ایک دوسرے کو پتھر مارنے، یا ڈنڈے مارنے کے دوران مارا جائے، تو اس کی دیت قتل خطاء کی ہوگی، اور جسے جان بوجھ کر قتل کیا گیا ہو، تو اس میں قاتل سے جان کا قصاص لیا جائے گا، اور جو شخص اس میں رکاوٹ بننے کی کوشش کرے گا، اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی''۔

بَابٌ فِي الدَّابَّةِ تَنْفَحُ بِرِجْلِهَا

باب: اگر جانور اپنا پاؤں کسی کو مار کر (نقصان پہنچائے، تو اس کا حکم کیا ہوگا؟)

4592 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرِّجْلُ جُبَارٌ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: الدَّابَّةُ تَضْرِبُ بِرِجْلِهَا وَهُوَ رَاكِبٌ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(جانور کے) لات مار کر (نقصان کرنے) کو رائیگاں قرار دیا جائے گا، اور کان میں گر کر (مرنے والے کا خون) رائیگاں ہوگا''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: جانور اس وقت پاؤں مارے، جب آدمی اس پر سوار ہو۔

بَابُ الْعَجْمَاءُ، وَالْمَعْدِنُ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ

باب: جانوروں کے مارنے، یا کان میں گرنے، یا کنویں میں گرنے کا نقصان رائیگاں جائے گا

4593 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَاَبِي سَلَمَةَ، سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ

4593- إسناده صحيح. سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه البخاري (1499) و (6912)، ومسلم (1710)، وابن ماجه (2673)، والترمذي (647) و (1431) و (1432)، والنسائي في "الكبرى" (2286) و (2287) و (2288) و (5803) من طريق ابن شهاب الزهري، به. ولقد جاء عند بعضهم عن سعيد ابن المسيب وحده. وأخرجه مسلم (1710) من طريق الأسود بن العلاء عن أبي سلمة وحده، به. وأخرجه البخاري (2355) من طريق أبي صالح السمان، والبخاري (6913)، ومسلم (1710) من طريق محمد بن زياد، ومسلم (1710)، والنسائي في "الكبرى" (2287) من طريق عبيد الله بن عبد الله بن عتبة، والنسائي (2289) و (5804) من طريق محمد بن سيرين، و (5805) من طريق الأعرج، خمستهم عن أبي هريرة. وهو في "مسند أحمد" (7120)، و "صحيح ابن حبان" (6005).

Marfat.com

جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: الْعَجْمَاءُ: الْمُنْفَلِتَةُ الَّتِي لَا يَكُونُ مَعَهَا اَحَدٌ، وَتَكُونُ بِالنَّهَارِ، لَا تَكُونُ بِاللَّيْلِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جانور کے زخمی کرنے کو رائیگاں قرار دیا جائے گا، کان میں گرنے کو رائیگاں قرار دیا جائے گا، کنویں میں گرنے کو رائیگاں قرار دیا جائے گا، اور ''رکاز'' میں خمس کی ادائیگی لازم ہوگی''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عجماء سے مراد یہ ہے: جانور جب رسی تڑوا کر بھاگ گیا ہو، اور اس کے ساتھ کوئی نہ ہو، یہ دن کا وقت ہو، رات کا وقت نہ ہو۔

بَابٌ فِي النَّارِ تَعَدَّى

باب: جب آگ پھیل جائے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟)

4594 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ح وحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ الصَّنْعَانِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: النَّارُ جُبَارٌ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آگ (سے ہونے والے نقصان) کو رائیگاں قرار دیا جائے گا''

بَابُ الْقِصَاصِ مِنَ السِّنِّ

باب: دانتوں کا قصاص لینا

4595 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ اُخْتُ اَنَسِ بْنِ النَّضْرِ ثَنِيَّةَ امْرَاَةٍ، فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَضَى بِكِتَابِ اللّٰهِ الْقِصَاصَ، فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا الْيَوْمَ، قَالَ: يَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضُوا بِاَرْشٍ اَخَذُوهُ، فَعَجِبَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قِيلَ لَهُ كَيْفَ يُقْتَصُّ مِنَ السِّنِّ؟ قَالَ: تُبَرَدُ

4595- إسناده صحيح. حميد الطويل: هو ابن أبي حميد، والمعتمر: هو ابن سليمان التيمي. وأخرجه البخاري (2703)، وابن ماجه (2649)، والنسائي في "الكبرى" (6932) و (6933) و (8232) و (11080) من طريق حميد الطويل، عن أنس. وأخرجه مسلم (1675)، والنسائي (6931) من طريق حماد بن سلمة، عن ثابت، عن أنس. وجعل "الذي أقسم اليمين أم الربيع لا أنس بن النضر. وهو في "مسند أحمد" (12302)، و "صحيح ابن حبان" (6490).

Marfat.com

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کی بہن سیدہ ربیع رضی اللہ عنہا نے ایک خاتون کا دانت توڑ دیا، وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی کتاب کے حکم کے مطابق قصاص کا فیصلہ دیا، تو حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ معبوث کیا ہے، اس کا دانت آج نہیں توڑا جائے گا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس! اللہ کی کتاب میں قصاص کا حکم موجود ہے، راوی بیان کرتے ہیں: تو دوسرے فریق کے لوگ دیت وصول کرنے پر راضی ہو گئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر متعجب ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے نام کی قسم اٹھالیں، تو اللہ تعالیٰ اُسے پوری کر دیتا ہے''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو میں نے سنا: ان سے دریافت کیا گیا: دانت میں قصاص کیسے دلوایا جائے گا؟ تو انہوں نے کہا: اسے رگڑ دیا جائے گا۔

Marfat.com

كِتَابُ السُّنَّةِ

کتاب: سنت کے بارے میں روایات

بَابُ شَرْحِ السُّنَّةِ

باب: سنت کی وضاحت

4596 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَرَقَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى اِحْدَى اَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً، وَتَفَرَّقَتِ النَّصَارٰى عَلٰى اِحْدَى اَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً، وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہودی **71** (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) **72** فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور عیسائی **71** (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) **72** فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور میری امت **73** فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔

4597 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ، ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ صَفْوَانُ، نَحْوَهُ قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَرَازِیُّ، عَنْ اَبِیْ عَامِرٍ الْهَوْزَنِیِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ، اَنَّهُ قَامَ فِيْنَا فَقَالَ: اَلَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْنَا فَقَالَ: اَلَا اِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوْا عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً، وَاِنَّ هٰذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ: ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِی النَّارِ، وَوَاحِدَةٌ فِی الْجَنَّةِ، وَهِیَ الْجَمَاعَةُ زَادَ ابْنُ يَحْيٰى، وَعَمْرٌو فِیْ حَدِيْثِهِمَا وَاِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ تَجَارٰى بِهِمْ تِلْكَ الْاَهْوَاءُ، كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ لِصَاحِبِهِ وَقَالَ عَمْرٌو: الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ لَا يَبْقٰى مِنْهُ عِرْقٌ وَّلَا مَفْصِلٌ اِلَّا دَخَلَهُ

❁❁ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے ایک مرتبہ وہ کھڑے ہوئے اور بولے: جان لو! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے، آپ نے فرمایا: تم سے پہلے جو اہل کتاب تھے وہ **72** فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور یہ امت **73** فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ جن میں سے **72** جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا اور وہ ایک (فرقہ) ''جماعت'' ہوگی۔

4596- حديث صحيح، وهذا إسناد حسن من أجل محمّد بن عمرو -وهو ابن علقمة الليثي- خالد: هو ابن عبد الله الواسطي. وأخرجه ابن ماجه (3991)، والترمذي (2831) من طريقين عن محمّد بن عمرو، به. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وهو في: مسند أحمد "(8396) و"صحيح ابن حبان "(2647)، و (6731).

Marfat.com

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میری امت میں کچھ لوگ نکلیں گے جن کے اندر خواہش نفس یوں سرایت کر جائے گی جیسے کتے کا (زہر) آدمی (جسے کتے نے کاٹا ہو) کے اندر سرایت کر جاتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جیسے کتے (کا زہر) اس آدمی کے اندر سرایت کر جاتا ہے جسے اس نے کاٹا ہو اور کوئی ایک جوڑ ایسا نہیں ہوتا جس میں وہ داخل نہ ہو۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجِدَالِ وَاتِّبَاعِ الْمُتَشَابِهِ مِنَ الْقُرْآنِ

باب: اختلاف کرنے اور قرآن کے متشابہات کی پیروی کرنے کی ممانعت

4598- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ (هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ) (آل عمران: 7) إِلَى (أُولُو الْأَلْبَابِ) قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ، فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوهُمْ

❁❁ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہی وہ ذات ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے جس میں سے بعض محکم آیات ہیں''۔

یہ آیت یہاں تک ہے ''عقل مند لوگ''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو قرآن کے متشابہات کی پیروی کرتے ہیں، تو یہی وہ لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے نشاندہی کی ہے۔ تم ان سے بچو!

بَابُ مُجَانَبَةِ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ وَبُغْضِهِمْ

باب: خواہش نفس کی پیروی کرنے والوں سے لاتعلق رہنا اور ان سے دشمنی رکھنا

4599- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ، وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ

❁❁ مجاہد ایک صاحب کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والا عمل یہ ہے: اللہ تعالیٰ کی وجہ سے (کسی سے) محبت رکھنا اور اللہ تعالیٰ کی وجہ سے (کسی سے) دشمنی رکھنا۔

4598- إسناده صحيح. القعنبيُّ: هو عبد الله بن مسلمة بن قَعْنَب. وأخرجه البخاري (4547)، ومسلم (2665)، والترمذي (3236) و(3237) من طريق يزيد بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه (47) من طريق أيوب السختياني، والترمذي (3237)

Marfat.com

4600 - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَ، قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِيْنَ عَمِیَ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، - وَذَكَرَ ابْنُ السَّرْحِ، قِصَّةَ تَخَلُّفِهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوكَ - قَالَ: وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةَ، حَتّٰى اِذَا طَالَ عَلَیَّ تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ اَبِیْ قَتَادَةَ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّی، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَوَاللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَیَّ السَّلَامَ، ثُمَّ سَاقَ خَبَرَ تَنْزِيلِ تَوْبَتِهِ

❀❀ عبدالرحمٰن بن عبداللہ' حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' یہ عبداللہ' حضرت کعب کے وہ صاحبزادے ہیں جوان کے نابینا ہونے کے بعد' ان کو ساتھ لے کر چلا کرتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں' اس کے بعد ابن سرح نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے غزوہ تبوک میں پیچھے رہ جانے کا پورا واقعہ بیان کیا ہے۔ جس میں یہ الفاظ بھی ہیں ''انہوں نے مسلمانوں کو ہم تین افراد کے ساتھ کلام کرنے سے منع کر دیا۔ یہاں تک کہ جب کافی دن گزر گئے تو ایک دن میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہوا' جو میرے چچازاد تھے' میں نے انہیں سلام کیا۔ اللہ کی قسم! انہوں نے مجھے سلام کا جواب بھی نہیں دیا۔

اس کے بعد حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے اپنی توبہ کے بارے میں قرآن کا حکم نازل ہونے تک کا واقعہ بیان کیا ہے۔

بَابُ تَرْكِ السَّلَامِ عَلٰى اَهْلِ الْاَهْوَاءِ

باب: بدمذہبوں کو سلام نہ کرنا

4601 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، اَخْبَرَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِیُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلٰى اَهْلِی وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَایَ، فَخَلَّقُونِیْ بِزَعْفَرَانٍ، فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَیَّ، وَقَالَ: اذْهَبْ فَاغْسِلْ هٰذَا عَنْكَ

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے گھر آیا' میرے دونوں ہاتھ پھٹے ہوئے تھے۔ انہوں نے اس پر زعفران لگا دیا۔ صبح کے وقت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا: جاؤ اور اسے دھو دو۔

4602 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ، عَنْ سُمَيَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ

4602- إسناده ضعيف لجهالة سُمية -وقيل فى اسمها ايضاً :شُميسة-، وقد اختُلف فيه عن ثابت البنانى -وهو ابن اسلم- كما سيأتى بيانه .حماد :هو ابن سلمة. واخرجه ابن سعد فى "طبقاته 127 - 126 /8 "، واسحاق بن راهويه (1408)، واحمد (25002) و (26250)، والطبرانى فى "الكبير /24 "(188)، وفى "الأوسط "(2609) من طريق حماد بن سلمة، به. وخالف حماداً فيه جعفر بن سليمان الضبعى عند احمد (26866)،

Marfat.com

عَنْهَا، اَنَّهُ اعْتَلَّ بَعِيرٌ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ، وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِزَيْنَبَ: اَعْطِيهَا بَعِيرًا فَقَالَتْ: اَنَا اُعْطِي تِلْكَ الْيَهُودِيَّةَ؟ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ صَفَرٍ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کا ایک اونٹ بیمار ہوگیا۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس ایک اضافی اونٹ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم یہ اونٹ اسے دے دو۔ تو سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بولیں: کیا میں یہ اس یہودیہ کو دے دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوگئے اور آپ نے ذوالحج، محرم اور صفر کے کچھ حصے تک ان سے لاتعلقی اختیار کی۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجِدَالِ فِي الْقُرْآنِ

باب: قرآن کے بارے میں بحث کرنے کی ممانعت

4603 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، قرآن کے بارے میں بحث کرنا (جو قرآن کے احکام کے خلاف ہو) کفر ہے۔

بَابٌ فِي لُزُومِ السُّنَّةِ

باب: سنت کو لازم پکڑنا

4604 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرِو بْنُ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي عَوْفٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اَلَا اِنِّي اُوتِيتُ الْكِتَابَ، وَمِثْلَهُ مَعَهُ اَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى اَرِيكَتِهِ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوهُ، وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ، اَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ، وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ، وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ، اِلَّا اَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ اَنْ يَقْرُوهُ فَاِنْ لَمْ يَقْرُوهُ فَلَهُ اَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ

❁❁ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، یاد رکھنا مجھے کتاب دی گئی ہے اور اس کے ساتھ اس کی مانند (سنت) دی گئی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ایک بھرے ہوئے پیٹ والا شخص اپنے تکیے کے ساتھ ٹیک لگا کر کہے کہ تم اس

4603- حديث صحيح، وهذا إسناد حسن من أجل محمد بن عمرو - وهو ابن علقمة الليثي - ولكنه متابع. وهو في "مسند أحمد" (10539). وأخرجه النسائي في "الكبرى" (8039) من طريق أبي حازم سلمة بن دينار، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة، أن رسول الله -صلى الله عليه وسلم- قال: "أنزل القرآن على سبعة أحرف، المراء في القرآن كفر". وهذا إسناد صحيح. وهو في "مسند أحمد" (7989)، وصححه الحاكم 2/223، ووافقه الذهبي.

Marfat.com

قرآن کولازم پکڑو۔تمہیں اس میں جو چیز حلال ملے تم اسے حلال سمجھواور تمہیں اس میں جو چیز حرام ملے اسے حرام قرار دو۔(پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) خبردار! تمہارے لئے پالتو گدھوں کا گوشت حلال نہیں ہے اور ہر نوکیلے دانت والے درندے کا گوشت بھی حلال نہیں ہے اور گری ہوئی چیز کو اٹھانا بھی حلال نہیں ہے۔البتہ اس چیز کا مالک اس سے بے نیاز ہو(تو اٹھایا جاسکتا ہے) اور جو شخص کسی قوم کے ہاں پڑاؤ کرے تو ان لوگوں پر لازم ہے کہ وہ اس کی مہمان نوازی کریں۔اگر وہ اس کی مہمان نوازی نہیں کرتے تو اس شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ مہمان نوازی کے حساب سے ان سے وصول کرے۔

4605 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهِ يَأْتِيهِ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِي مِمَّا اَمَرْتُ بِهِ اَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ لَا نَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ

❀❀ عبید بن ابورافع اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ وہ اپنے تکیے سے ٹیک لگا کر یہ کہے' جس کے پاس میرا کوئی حکم آچکا ہو جو میں نے دیا ہو یا جس سے میں نے منع کیا ہو' تو وہ یہ کہے کہ ہمیں اللہ کی کتاب میں یہ بات نہیں ملی۔ورنہ ہم اس کی پیروی کر لیتے۔

4606 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ، وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ قَالَ ابْنُ عِيسٰى: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَنَعَ اَمْرًا عَلٰى غَيْرِ اَمْرِنَا فَهُوَ رَدٌّ

❀❀ قاسم بن محمد' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہمارے حکم میں کوئی ایسی بات کہے جس کا ہم نے حکم نہیں دیا تو وہ مردود ہوگی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی ایسا کام کرے جو ہمارے حکم کے مخالف ہو تو وہ مردود ہوگا۔

4607 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو السُّلَمِيُّ، وَحُجْرُ بْنُ حُجْرٍ، قَالَا: اَتَيْنَا الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ، وَهُوَ مِمَّنْ نَزَلَ فِيهِ (وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَا اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ) (التوبة: 92) فَسَلَّمْنَا، وَقُلْنَا: اَتَيْنَاكَ زَائِرِيْنَ وَعَائِدِيْنَ وَمُقْتَبِسِيْنَ، فَقَالَ الْعِرْبَاضُ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ

4605–إسناده صحيح. سفيان: هو ابن عيينة، وأبو النضر: هو سالم بن أبي أمية التيمي مولاهم، وابن كثير: هو محمد بن كثير العبدي. وأخرجه ابن ماجه (13)، والترمذي (2854) من طريق سفيان بن عيينة بهذا الإسناد.

4607–وأخرجه ابن ماجه (44)، والترمذي (2871) من طريق ثور بن يزيد، والترمذي (2870) من طريق بحير بن سعد، كلاهما عن خالد بن معدان، عن عبد الرحمن بن عمرو وحده، به. وأخرجه ابن ماجه (43)

Marfat.com

يَوْمٍ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّ هٰذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَمَاذَا تَعْهَدُ اِلَيْنَا؟ فَقَالَ اُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَاِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا، فَاِنَّهُ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ، تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُورِ، فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

❁❁ عبدالرحمٰن بن عمرو اور حجر بن حجر بیان کرتے ہیں ہم لوگ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ ان حضرات میں سے ہیں جن کے بارے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی ہے:

''اور ان لوگوں پر کوئی حرج نہیں ہے جب وہ تمہارے پاس آئیں تا کہ تم انہیں سواری کے لئے جانور دو تو تم نے کہا: میرے پاس تمہیں سواری کے لئے دینے کے لیے جانور نہیں ہے''۔

حجر بیان کرتے ہیں ہم نے انہیں سلام کیا اور ان سے کہا ہم آپ کے پاس آپ کی زیارت کرنے کے لئے' آپ کی عیادت کرنے کے لیے اور آپ سے استفادہ کرنے کے لئے آئے ہیں۔ تو حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمیں نماز پڑھائی، پھر انہوں نے ہماری طرف رخ کیا اور ایسا وعظ کیا جس کے نتیجے میں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دل لرز گئے۔ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ تو الوداعی وعظ محسوس ہوتا ہے۔ آپ ہمیں کیا تلقین کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی اور حاکم وقت کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے کی تلقین کرتا ہوں۔ اگر چہ وہ کوئی شخص حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا عنقریب بہت سے اختلافات دیکھے گا تو تم پر میری اور ہدایت یافتہ اور ہدایت کا مرکز خلفاء کی سنت کی پیروی کرنا لازم ہے۔ تم اسے پکڑ لینا اور اسے مضبوطی سے تھام لینا اور تم نئے پیدا ہونے والے معاملات سے پرہیز کرنا کیونکہ ہر نئی پیدا ہونے والی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

4608- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ عَتِيقٍ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَا هَلَكَ الْمُتَطَعِّعُونَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

❁❁ احنف بن قیس بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا (دینی معاملات میں) بحث ومباحثہ کرنے والے لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے۔

بَابُ لُزُومِ السُّنَّةِ

باب: جو شخص سنت کو لازم پکڑنے کی دعوت دے

4609- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ دَعَا اِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ

Marfat.com

الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی ہدایت کی طرف دعوت دے اسے ان لوگوں کے اجر جتنا اجر ملے گا جو اس کی پیروی کریں گے اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ جو شخص کسی برائی کی طرف دعوت دے تو اس کو ان سب لوگوں جتنا گناہ ملے گا جو اس کی پیروی کریں گے اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

4610 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِىِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِى الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا، مَنْ سَاَلَ عَنْ اَمْرٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ، مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهِ

❁❁ عامر بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمانوں کے معاملے میں سب سے زیادہ جرم اس شخص کا ہوگا جو کسی ایسے معاملے کے بارے میں دریافت کرے جو حرام نہیں ہوا تھا اور اس کے سوال پوچھنے کی وجہ سے وہ حرام ہوگیا۔

4611 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِىُّ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ اَبَا اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِىَّ عَائِذَ اللّٰهِ، اَخْبَرَهُ اَنَّ يَزِيدَ بْنَ عُمَيْرَةَ - وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ - اَخْبَرَهُ قَالَ: كَانَ لَا يَجْلِسُ مَجْلِسًا لِلذِّكْرِ حِينَ يَجْلِسُ اِلَّا قَالَ: اللّٰهُ حَكَمٌ قِسْطٌ هَلَكَ الْمُرْتَابُونَ، فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَوْمًا: اِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ فِتَنًا يَكْثُرُ فِيهَا الْمَالُ، وَيُفْتَحُ فِيهَا الْقُرْآنُ حَتّٰى يَاْخُذَهُ الْمُؤْمِنُ وَالْمُنَافِقُ، وَالرَّجُلُ، وَالْمَرْاَةُ، وَالصَّغِيرُ، وَالْكَبِيرُ، وَالْعَبْدُ، وَالْحُرُّ، فَيُوشِكُ قَائِلٌ اَنْ يَقُولَ: مَا لِلنَّاسِ لَا يَتَّبِعُونِى وَقَدْ قَرَاْتُ الْقُرْآنَ؟ مَا هُمْ بِمُتَّبِعِىَّ حَتّٰى اَبْتَدِعَ لَهُمْ غَيْرَهُ، فَاِيَّاكُمْ وَمَا ابْتُدِعَ، فَاِنَّ مَا ابْتُدِعَ ضَلَالَةٌ، وَاُحَذِّرُكُمْ زَيْغَةَ الْحَكِيمِ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ عَلٰى لِسَانِ الْحَكِيمِ، وَقَدْ يَقُولُ الْمُنَافِقُ كَلِمَةَ الْحَقِّ، قَالَ: قُلْتُ لِمُعَاذٍ: مَا يُدْرِينِى رَحِمَكَ اللّٰهُ اَنَّ الْحَكِيمَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ وَاَنَّ الْمُنَافِقَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الْحَقِّ؟ قَالَ: بَلٰى، اجْتَنِبْ مِنْ كَلَامِ الْحَكِيمِ الْمُشْتَهِرَاتِ الَّتِى يُقَالُ لَهَا مَا هٰذِهِ، وَلَا يُثْنِيَنَّكَ ذٰلِكَ عَنْهُ، فَاِنَّهُ لَعَلَّهُ اَنْ يُرَاجِعَ، وَتَلَقَّ الْحَقَّ اِذَا سَمِعْتَهُ فَاِنَّ عَلَى الْحَقِّ نُورًا،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: قَالَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِىِّ فِى هٰذَا الْحَدِيثِ، وَلَا يُثْنِيَنَّكَ ذٰلِكَ عَنْهُ، مَكَانَ يُثْنِيَنَّكَ، وَقَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنِ الزُّهْرِىِّ، فِى هٰذَا: الْمُشَبِّهَاتِ، مَكَانَ الْمُشْتَهِرَاتِ، وَقَالَ: لَا يُثْنِيَنَّكَ كَمَا قَالَ عُقَيْلٌ، وَقَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِىِّ، قَالَ بَلٰى مَا تَشَابَهَ عَلَيْكَ مِنْ قَوْلِ الْحَكِيمِ حَتّٰى تَقُولَ مَا اَرَادَ بِهٰذِهِ الْكَلِمَةِ

4609- إسناده صحيح. وأخرجه مسلم (2674)، وابن ماجه (206)، والترمذى (2868) من طريق العلاء بن عبد الرحمن، به. وهو فى "مسند أحمد" (9160)، و"صحيح ابن حبان" (112).

Marfat.com

یزید بن عمیرہ، جو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے ہیں، بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جب بھی کسی محفل میں وعظ و نصیحت کے لیے بیٹھتے تھے تو یہ فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والا ہے، عدل سے کام لینے والا ہے، شک کرنے والے لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے۔ ایک دن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے بعد ایسے فتنے آ رہے ہیں جن میں مال زیادہ ہو جائے گا۔ قرآن کو کھول دیا جائے گا یہاں تک کہ ہر مومن، منافق، مرد و عورت، بڑی عمر کا شخص، چھوٹی عمر کا فرد، غلام اور آزاد اس کا علم حاصل کر لیں گے پھر عنقریب ایسا ہوگا: کوئی شخص یہ کہے گا کہ لوگ میری پیروی کیوں نہیں کرتے جب کہ میں قرآن کا علم حاصل کر چکا ہوں اور پھر بھی میری پیروی نہیں کرتے؟ میں ان کے لئے کوئی نئی چیز ایجاد کرتا ہوں، (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا) تو اس نے جو نئی چیز نکالی ہوگی تم اس سے بچنا کیونکہ جو چیز اس نے نکالی ہوگی، گمراہی ہوگی اور میں تمہیں سمجھدار آدمی کی گمراہی سے، بچنے کی تلقین کرتا ہوں کیونکہ شیطان گمراہی کی بات سمجھدار آدمی کی زبانی بیان کرتا ہے اور منافق کبھی کبھار حق کی بات بھی کہہ دیتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے اگر کوئی سمجھدار آدمی گمراہی کی بات کہہ دے تو مجھے کیسے پتہ چلے گا اور اگر کوئی منافق آدمی حق کی بات کہہ دے تو (مجھے کیسے پتہ چلے گا)، انہوں نے فرمایا: ہاں۔ تم سمجھدار آدمی کے اس کلام سے اجتناب کرنا جس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ اس کی حقیقت کیا ہے؟ تم اس وجہ سے اس سے لاتعلقی اختیار نہ کرنا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ اس سے رجوع کرے اور حق کو قبول کر لے جب تم اس سے سنو۔۔۔ شک حق کے اندر ایک نور ہے۔

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں اس روایت کے اندر بعض اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام زہری کے حوالے سے ایک روایت میں لفظ "يَثْنِيَنَّكَ" کی بجائے "لاينثينك" منقول ہے۔

امام زہری کے حوالے سے ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، انہوں نے فرمایا:

ہاں! دانا شخص کی وہ بات جو تمہیں متشابہہ لگے یہاں تک کہ تم یہ کہہ دو کہ اس نے اس بات کے ذریعے کیا مراد لیا ہے؟

4612 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُهُ عَنِ الْقَدَرِ، ح وحَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ دُلَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ، يُحَدِّثُنَا عَنِ النَّضْرِ، ح وحَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ قَبِيصَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ أَبِي الصَّلْتِ، وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ كَثِيرٍ وَمَعْنَاهُمْ، قَالَ: كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُهُ عَنِ الْقَدَرِ، فَكَتَبَ: أَمَّا بَعْدُ، أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَالِاقْتِصَادِ فِي أَمْرِهِ، وَاتِّبَاعِ سُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَرْكِ مَا أَحْدَثَ الْمُحْدِثُونَ بَعْدَ مَا جَرَتْ بِهِ سُنَّتُهُ، وَكُفُوا مُؤْنَتَهُ، فَعَلَيْكَ بِلُزُومِ السُّنَّةِ فَإِنَّهَا لَكَ - بِإِذْنِ اللَّهِ - عِصْمَةٌ، ثُمَّ اعْلَمْ أَنَّهُ لَمْ يَبْتَدِعِ النَّاسُ بِدْعَةً إِلَّا قَدْ مَضَى قَبْلَهَا مَا هُوَ دَلِيلٌ عَلَيْهَا أَوْ عِبْرَةٌ فِيهَا، فَإِنَّ السُّنَّةَ إِنَّمَا سَنَّهَا مَنْ قَدْ عَلِمَ مَا فِي خِلَافِهَا - وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ كَثِيرٍ مَنْ قَدْ عَلِمَ مِنْ - الْخَطَإِ وَالزَّلَلِ وَالْحُمْقِ وَالتَّعَمُّقِ، فَارْضَ لِنَفْسِكَ مَا رَضِيَ بِهِ الْقَوْمُ لِأَنْفُسِهِمْ، فَإِنَّهُمْ عَلَى عِلْمٍ وَقَفُوا، وَبِبَصَرٍ نَافِذٍ كَفُّوا، وَهُمْ عَلَى كَشْفِ الْأُمُورِ

Marfat.com

كَانُوا اَقْوٰى، وَبِفَضْلِ مَا كَانُوا فِيهِ اَوْلٰى، فَاِنْ كَانَ الْهُدٰى مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ لَقَدْ سَبَقْتُمُوهُمْ اِلَيْهِ وَلَئِنْ قُلْتُمْ اِنَّمَا حَدَثَ بَعْدَهُمْ مَا اَحْدَثَهُ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَ غَيْرَ سَبِيلِهِمْ وَرَغِبَ بِنَفْسِهِ عَنْهُمْ، فَاِنَّهُمْ هُمُ السَّابِقُونَ، فَقَدْ تَكَلَّمُوا فِيهِ بِمَا يَكْفِي، وَوَصَفُوا مِنْهُ مَا يَشْفِي، فَمَا دُونَهُمْ مِنْ مَقْصَرٍ، وَمَا فَوْقَهُمْ مِنْ مَحْسَرٍ، وَقَدْ قَصَّرَ قَوْمٌ دُونَهُمْ فَجَفَوْا، وَطَمَحَ عَنْهُمْ اَقْوَامٌ فَغَلَوْا، وَاِنَّهُمْ بَيْنَ ذٰلِكَ لَعَلٰى هُدًى مُسْتَقِيمٍ، كَتَبْتَ تَسْاَلُ عَنِ الْاِقْرَارِ بِالْقَدَرِ فَعَلَى الْخَبِيرِ - بِاِذْنِ اللّٰهِ - وَقَعْتَ، مَا اَعْلَمُ مَا اَحْدَثَ النَّاسُ مِنْ مُحْدَثَةٍ، وَلَا ابْتَدَعُوا مِنْ بِدْعَةٍ هِيَ اَبْيَنُ اَثَرًا وَلَا اَثْبَتُ اَمْرًا مِنَ الْاِقْرَارِ بِالْقَدَرِ، لَقَدْ كَانَ ذَكَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ الْجُهَلَاءُ يَتَكَلَّمُونَ بِهِ فِي كَلَامِهِمْ وَفِي شِعْرِهِمْ، يُعَزُّونَ بِهِ اَنْفُسَهُمْ عَلٰى مَا فَاتَهُمْ، ثُمَّ لَمْ يَزِدْهُ الْاِسْلَامُ بَعْدُ اِلَّا شِدَّةً، وَلَقَدْ ذَكَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ وَلَا حَدِيثَيْنِ، وَقَدْ سَمِعَهُ مِنْهُ الْمُسْلِمُونَ فَتَكَلَّمُوا بِهِ فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ وَفَاتِهِ، يَقِينًا وَتَسْلِيمًا لِرَبِّهِمْ، وَتَضْعِيفًا لِاَنْفُسِهِمْ، اَنْ يَكُونَ شَيْءٌ لَمْ يُحِطْ بِهِ عِلْمُهُ، وَلَمْ يُحْصِهِ كِتَابُهُ، وَلَمْ يَمْضِ فِيهِ قَدَرُهُ، وَاِنَّهُ مَعَ ذٰلِكَ لَفِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ: مِنْهُ اقْتَبَسُوهُ، وَمِنْهُ تَعَلَّمُوهُ، وَلَئِنْ قُلْتُمْ لِمَ اَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ كَذَا لِمَ قَالَ كَذَا لَقَدْ قَرَءُوا مِنْهُ مَا قَرَاْتُمْ، وَعَلِمُوا مِنْ تَاْوِيلِهِ مَا جَهِلْتُمْ، وَقَالُوا بَعْدَ ذٰلِكَ: كُلٌّ بِكِتَابٍ وَقَدَرٍ، وَكُتِبَتِ الشَّقَاوَةُ، وَمَا يُقْدَرْ يَكُنْ، وَمَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ، وَلَا نَمْلِكُ لِاَنْفُسِنَا ضَرًّا وَلَا نَفْعًا، ثُمَّ رَغِبُوا بَعْدَ ذٰلِكَ وَرَهِبُوا

ابوصلت بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور ان سے تقدیر کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اسے جواب میں لکھا۔

امابعد! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور اس کے معاملے میں میانہ راوی اختیار کرنے اور اس کے نبی کی سنت کی پیروی کرنے اور بدعتیوں نے جو بدعات ایجاد کی ہیں۔ انہیں ترک کرنے جبکہ اس بارے میں سنت آ چکی ہو اور لوگوں کی ضرورت پوری ہو چکی ہو' کی ہدایت کرتا ہوں۔ تم پر سنت کو لازم پکڑنا ضروری ہے کیونکہ اللہ کے حکم کے تحت یہ تمہارے لیے (گمراہی سے بچاؤ) کا ذریعہ ہوگی پھر تم یہ بات جان لو۔ لوگوں نے جو بھی بدعت ایجاد کی اس سے پہلے وہ دلیل آ چکی تھی جو اس کے خلاف تھی یا جس میں عبرت موجود تھی کیونکہ سنت اس ہستی نے جاری کی ہے جو یہ جانتے تھے۔ اس کے خلاف میں جو غلطی بہکنا' حماقت اور گہرائی ہے' یہاں ابن کثیر نامی راوی نے لفظ ''من قد علم'' نقل نہیں کیا۔

(حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) تم اپنے لیے اس چیز سے راضی ہو جس سے پہلے زمانے کے لوگ اپنے لیے راضی رہے کیونکہ انہوں نے اس علم پر وقوف کیا اور وہ لوگ گہری بصیرت کی وجہ سے (اس طرح کے نئے نظریات اختیار کرنے سے) رک گئے۔ انہیں امور کے کشف کی زیادہ طاقت اور صلاحیت حاصل تھی اور ان میں جو فضیلت موجود تھی وہ اس بات کی زیادہ حقدار تھی۔ اگر ہدایت وہ ہوتی جس پر تم لوگ گامزن ہو تو وہ تم سے پہلے اس کی طرف چلے جاتے لیکن اگر تم یہ کہو کہ ان کے بعد بدعت اس نے ایجاد کی جو ان حضرات کے راستے کے علاوہ دوسروں کے راستے کی پیروی کرے گا اور ان کے راستے کو ترک کر دے گا وہ

Marfat.com

لوگ ایسے ہیں جو سبقت لے جا چکے ہیں اور انہوں نے اس بارے میں ایسی بات کی ہے جو کفایت کر جاتی ہے اور انہوں نے اس کا جو وصف بیان کیا ہے وہ تسلی کر دیتا ہے تو جو ان کے علاوہ کمی کرے گا یا اس سے زیادہ اضافہ کرے گا تو ان لوگوں نے جنہوں نے اس میں کمی کی وہ زیادتی کریں گے اور جنہوں نے اس میں اضافہ کیا وہ غلو سے کام لیں گے جبکہ وہ حضرات ان دونوں کے درمیان ہدایت کے سیدھے راستے (پر گامزن) تھے۔ تم نے تقدیر کا اقرار کرنے کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے خط لکھا ہے تو اللہ کے علم کے تحت تم نے صاحب علم کی طرف رجوع کیا ہے۔ لوگوں نے جتنے بھی نئے امور نکالے ہیں اور جو بدعات ہیں۔ ان میں مجھے ایسی کسی چیز کا علم نہیں ہے جو تقدیر کا اقرار کرنے کے حوالے سے' منقول روایات کے حوالے سے زیادہ واضح اور معاملے کی حقیقت کے اعتبار سے زیادہ ثابت شدہ ہو۔

جہلاء نے زمانہ جاہلیت میں اپنے کلام میں اور اپنے اشعار میں اس کا تذکرہ کیا ہے انہیں جو چیز نہیں مل پاتی تھی وہ اس کی طرف نسبت کرتے ہوئے تسلی دیتے تھے اور اس کے بعد اسلام نے بھی اسے مزید پختگی دی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک یا دو سے زیادہ حدیث میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔ مسلمانوں نے آپ سے یہ بات سنی۔ آپ کی زندگی میں اور آپ کے وصال کے بعد اس بارے میں یقین رکھتے ہوئے اور معاملے کو پروردگار کی طرف منسوب کرتے ہوئے اور اپنے آپ کو کمزور سمجھتے ہوئے اس بارے میں گفتگو کی کیونکہ یہ کوئی چیز ایسی نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ کا علم محیط نہ ہو اور اس کی کتاب (لوح محفوظ) اسے گھیرے ہوئے نہ ہو اور اس بارے میں اس کی تقدیر طے نہ ہو چکی ہو اور اس کے ساتھ وہ لوگ اس کی محکم کتاب سے اقتباس کرتے تھے اور اس سے علم حاصل کرتے تھے۔ اگر تم لوگ یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں آیت کیوں نازل کی اور فلاں کیوں فرمایا تو ان آیات کو ان حضرات نے بھی پڑھا تھا جو تم پڑھتے ہو اور ان لوگوں کو اس کی اس تاویل کا پتہ چل گیا جس سے تم ناواقف رہے اور ان حضرات نے اس سب کے بعد یہی کہا کہ یہ کتاب (لوح محفوظ) اور تقدیر کے مطابق ہے۔ شقاوت طے کی جا چکی ہے جو تقدیر میں لکھا گیا ہے وہ ہو کر رہے گا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ ہوگا اور وہ جو نہیں چاہے گا وہ نہیں ہوگا۔ ہم اپنی ذات کو کوئی نفع یا نقصان پہنچانے کے مالک نہیں ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے (اللہ تعالیٰ کی طرف) رغبت اختیار کی اور (اس کے خوف سے) خوفزدہ رہے۔

4613 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ اَبِي اَيُّوبَ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو صَخْرٍ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ لِابْنِ عُمَرَ صَدِيقٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ يُكَاتِبُهُ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: اَنَّهُ بَلَغَنِي اَنَّكَ تَكَلَّمْتَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقَدَرِ، فَاِيَّاكَ اَنْ تَكْتُبَ اِلَيَّ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّهُ سَيَكُونُ فِي اُمَّتِي اَقْوَامٌ يُكَذِّبُونَ بِالْقَدَرِ

❁❁ حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک دوست تھا جو شام سے تعلق رکھتا تھا اور وہ انہیں خط لکھا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے خط لکھا کہ مجھے پتہ چلا ہے' تم تقدیر کے بارے میں بحث کرتے ہو۔ آئندہ مجھے خط نہ لکھنا کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میری امت میں کچھ ایسے لوگ آئیں گے جو تقدیر کا انکار کریں گے۔

Marfat.com

4614 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: يَا اَبَا سَعِيْدٍ، اَخْبِرْنِيْ عَنْ آدَمَ، اَلِلسَّمَاءِ خُلِقَ اَمْ لِلْاَرْضِ؟ قَالَ: لَا، بَلْ لِلْاَرْضِ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ لَوْ اعْتَصَمَ فَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الشَّجَرَةِ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنْ لَهُ مِنْهُ بُدٌّ، قُلْتُ: اَخْبِرْنِيْ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى (مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ. اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ) (الصافات: 163) الْجَحِيْمِ قَالَ: اِنَّ الشَّيَاطِينَ لَا يَفْتِنُونَ بِضَلَالَتِهِمْ اِلَّا مَنْ اَوْجَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَحِيْمَ

❁❁ خالد بیان کرتے ہیں، میں نے حسن بصری سے کہا: اے ابوسعید! آپ ہمیں بتایئے' حضرت آدم علیہ السلام کو آسمان کے لئے پیدا کیا گیا تھا یا زمین کے لئے؟ انہوں نے جواب دیا: زمین کے لئے، میں نے کہا: آپ کا کیا خیال ہے اگر وہ بچے رہتے اور درخت کا پھل نہ کھاتے (تو ہم زمین پر آتے؟) انہوں نے فرمایا: یہ کرنا ان کی مجبوری تھی۔ میں نے ان سے کہا آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بتائیں

''تم اسے بہکانے والے نہیں ہو ماسوائے اس شخص کے جو جہنم میں ضرور جائے گا''۔

حسن بصری نے فرمایا: شیاطین انہی لوگوں کو گمراہی میں مبتلا کرتے ہیں جن پر جہنم میں جانا اللہ تعالیٰ نے واجب کر دیا ہو۔

4615 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنِ الْحَسَنِ، فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى (وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ) (هود: 119) قَالَ: خَلَقَ هٰؤُلَاءِ لِهٰذِهِ، وَهٰؤُلَاءِ لِهٰذِهِ

❁❁ حسن بصری' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرماتے ہیں:

''اور اسی کے لئے اس نے انہیں پیدا کیا ہے''۔

حسن بصری فرماتے ہیں: یہ لوگ (یعنی کچھ لوگ) اس (جنت) کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور یہ (یعنی کچھ لوگ) اس (جہنم) کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔

4616 - حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: (مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ. اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ) (الصافات: 163) الْجَحِيْمِ قَالَ: اِلَّا مَنْ اَوْجَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ اَنَّهُ يَصْلَى الْجَحِيْمَ

❁❁ خالد حذاء بیان کرتے ہیں میں نے حسن بصری سے دریافت کیا: (قرآن کی اس آیت کا مفہوم کیا ہے)

''تم اسے نہیں بہکا سکو گے ماسوائے اس کے جو جہنم میں جائے گا''۔

حسن بصری نے فرمایا: جس شخص پر اللہ تعالیٰ نے جہنم کو واجب کر دیا وہ جہنم میں جائے گا۔

4617 - حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ، كَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ: لَاَنْ يَسْقُطَ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَقُوْلَ: الْاَمْرُ بِيَدِي

❁❁ حسن بصری فرماتے ہیں، آسمان سے زمین پر گر جانا میرے نزدیک اس بات سے زیادہ بہتر ہے کہ میں یہ کہوں کہ میں اپنے معاملات پر اختیارات رکھتا ہوں۔

4618 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا الْحَسَنُ، مَكَّةَ

Marfat.com

فَكَلَّمَنِي فُقَهَاءُ اَهْلِ مَكَّةَ اَنْ اُكَلِّمَهُ فِي اَنْ يَّجْلِسَ لَهُمْ يَوْمًا يَعِظُهُمْ فِيهِ فَقَالَ: نَعَمْ فَاجْتَمَعُوا فَخَطَبَهُمْ فَمَا رَاَيْتُ اَخْطَبَ مِنْهُ فَقَالَ: رَجُلٌ يَا اَبَا سَعِيْدٍ، مَنْ خَلَقَ الشَّيْطَانَ؟ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ؟ خَلَقَ اللّٰهُ الشَّيْطَانَ، وَخَلَقَ الْخَيْرَ، وَخَلَقَ الشَّرَّ، قَالَ الرَّجُلُ: قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ، كَيْفَ يَكْذِبُونَ عَلٰى هٰذَا الشَّيْخِ

❁❁ حمید بیان کرتے ہیں حسن بصری مکہ آئے تو اہل مکہ کے پڑھے لکھے افراد نے مجھے کہا کہ میں نے ان سے یہ بات کہوں کہ وہ کسی دن ہمارے ساتھ مجلس رکھیں جس میں وہ ان لوگوں کو وعظ ونصیحت کریں۔ انہوں نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ جب وہ لوگ جمع ہوگئے تو حسن بصری نے انہیں خطبہ دیا، میں نے ان سے بہترین خطیب کوئی نہیں دیکھا۔ ایک شخص نے کہا: اے ابوسعید! شیطان کو کس نے پیدا کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: سبحان اللہ! کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی پیدا کرنے والا بھی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو پیدا کیا ہے، اسی نے ہر بھلائی کو پیدا کیا ہے۔ اس نے ہر برائی کو پیدا کیا ہے' تو ایک شخص بولا! اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو برباد کرے یہ اس بزرگ کے بارے میں کیسی جھوٹی باتیں کرتے ہیں۔

4619 - حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنِ الْحَسَنِ، (كَذٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ) (الحجر: 12) قَالَ: الشِّرْكُ

❁❁ حمید بیان کرتے ہیں' حسن بصری فرماتے ہیں (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''اسی طرح ہم اسے جرم کرنے والوں کے دل میں جگہ دیتے ہیں''۔

حسن بصری فرماتے ہیں اس سے مراد شرک ہے۔

4620 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ رَجُلٍ، قَدْ سَمَّاهُ غَيْرُ ابْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُبَيْدٍ الصَّيْدِ، عَنِ الْحَسَنِ، فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ قَالَ: بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْاِيمَانِ

❁❁ حسن بصری فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور ان کے اور جو وہ خواہش رکھتے ہیں ان کے درمیان حائل کر دیا گیا''۔

حسن فرماتے ہیں: یعنی ان لوگوں کے درمیان اور ایمان کے درمیان حائل کیا گیا۔

4621 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ: كُنْتُ اَسِيرُ بِالشَّامِ، فَنَادَانِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي، فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ فَقَالَ: يَا اَبَا عَوْنٍ مَا هٰذَا الَّذِي يَذْكُرُونَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قُلْتُ: اِنَّهُمْ لَيَكْذِبُونَ عَلَى الْحَسَنِ كَثِيرًا

❁❁ ابن عون بیان کرتے ہیں، میں شام گیا وہاں ایک شخص نے پیچھے سے مجھے آواز دی۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ رجاء بن حیوہ تھے۔ انہوں نے کہا: اے ابن عون! یہ لوگ حسن بصری کے حوالے سے کیا بات نقل کرتے ہیں؟ تو میں نے جواب دیا: یہ لوگ حسن بصری کے حوالے سے بہت سی جھوٹی باتیں بیان کرتے ہیں۔

4622 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ: سَمِعْتُ اَيُّوبَ، يَقُولُ: كَذَبَ عَلَى الْحَسَنِ

Marfat.com

ضَرْبَانِ مِنَ النَّاسِ: قَوْمٌ الْقَدَرُ رَأْيُهُمْ وَهُمْ يُرِيْدُونَ اَنْ يُنَفِّقُوا بِذٰلِكَ رَأْيَهُمْ، وَقَوْمٌ لَهُ فِيْ قُلُوبِهِمْ شَنَآنٌ وَبُغْضٌ يَقُوْلُوْنَ: اَلَيْسَ مِنْ قَوْلِهِ كَذَا؟ اَلَيْسَ مِنْ قَوْلِهِ كَذَا؟

❁❁ ایوب بیان کرتے ہیں دوطرح کے لوگوں نے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کی طرف سے جھوٹی باتیں بیان کی ہیں، ایک وہ لوگ جو تقدیر کے منکر ہیں وہ یہ چاہتے تھے کہ ان کے اس نظریے کی تائید ہو جائے اور دوسرے وہ لوگ جن کے دلوں کے اندر نفرت اور دشمنی تھی۔ وہ یہ کہتے تھے: کیا اس نے فلاں موقع پر یہ بات نہیں کہی تھی اور فلاں موقع پر یہ بات نہیں کہی تھی؟

4623 - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى، اَنَّ يَحْيَى بْنَ كَثِيْرٍ الْعَنْبَرِيَّ، حَدَّثَهُمْ قَالَ: كَانَ قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ يَقُوْلُ لَنَا يَا فِتْيَانُ: لَا تُغْلَبُوا عَلَى الْحَسَنِ فَاِنَّهُ كَانَ رَأْيُهُ السُّنَّةَ وَالصَّوَابَ

❁❁ یحییٰ بن کثیر بیان کرتے ہیں' قرہ بن خالد نے ہم سے کہا' اے نوجوانو! حسن بصری کے معاملے میں مبالغے سے کام نہ لینا کیونکہ ان کی رائے سنت کے مطابق اور بالکل ٹھیک ہے۔

4624 - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ: لَوْ عَلِمْنَا اَنَّ كَلِمَةَ الْحَسَنِ تَبْلُغُ مَا بَلَغَتْ لَكَتَبْنَا بِرُجُوعِهِ كِتَابًا وَاَشْهَدْنَا عَلَيْهِ شُهُودًا، وَلٰكِنَّا قُلْنَا: كَلِمَةٌ خَرَجَتْ لَا تُحْمَلُ

❁❁ ابن عون بیان کرتے ہیں اگر ہمیں یہ پتہ ہوتا کہ حسن بصری کی باتیں اس حد تک پہنچ جائیں گی جہاں اب پہنچ چکی ہیں تو ہم ان کے رجوع کو تحریری طور پر لے لیتے اور اس پر گواہ بھی بنا لیتے۔ لیکن ہم نے تو یہ سوچا تھا: انہوں نے یہ بات کہی ہے کہ ان کے منہ سے نکل گئی ہے۔ اب اس کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔

4625 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، قَالَ: قَالَ لِي الْحَسَنُ: مَا اَنَا بِعَائِدٍ اِلٰى شَيْءٍ مِنْهُ اَبَدًا

❁❁ حضرت ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حسن بصری نے مجھ سے فرمایا: آئندہ میں اس بارے میں (تقدیر کے بارے میں) کبھی کوئی بات نہیں کروں گا

4626 - حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ، قَالَ: مَا فَسَّرَ الْحَسَنُ آيَةً قَطُّ اِلَّا عَنِ الْاِثْبَاتِ

❁❁ عثمان بتی فرماتے ہیں' حسن بصری نے جس بھی آیت کی تفسیر بیان کی وہ انہوں نے ثبت (یعنی مستند) راویوں کے حوالے سے ہی بیان کی۔

بَابٌ فِي التَّفْضِيلِ

باب: ایک کو دوسرے پر فضیلت دینا

4627 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ

Marfat.com

اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نَعْدِلُ بِاَبِيْ بَكْرٍ، اَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ، ثُمَّ نَتْرُكُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ

❁❁ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم یہ کہا کرتے تھے، ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے، پھر ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ترک کر دیتے تھے یعنی ان میں سے کسی ایک کو کسی دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔

4628 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: اِنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ: اَفْضَلُ اُمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ اَبُوْ بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ

❁❁ سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہم لوگ یہ کہا کرتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں آپ کے بعد سب سے افضل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

4629 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ اَبِيْ رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: قُلْتُ لِاَبِيْ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ، قَالَ: ثُمَّ خَشِيتُ اَنْ اَقُوْلَ ثُمَّ مَنْ فَيَقُوْلَ عُثْمَانُ، فَقُلْتُ: ثُمَّ اَنْتَ يَا اَبَةِ؟ قَالَ: مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

❁❁ محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے دریافت کیا، اللہ کے رسول کے بعد لوگوں میں سب سے زیادہ بہتر کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، میں نے دریافت کیا: پھر کون ہے، انہوں نے جواب دیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ، پھر مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ اگر میں نے ان سے دریافت کیا: پھر کون ہیں؟ تو وہ ''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ'' کہیں گے اس لیے میں نے کہا: پھر اس کے بعد آپ ہوں گے، ابا جان! انہوں نے فرمایا: میں تو مسلمانوں کا ایک عام فرد ہوں۔

4630 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْفِرْيَابِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ، يَقُوْلُ: مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ اَحَقَّ بِالْوِلَايَةِ مِنْهُمَا فَقَدْ خَطَّاَ اَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَالْمُهَاجِرِينَ، وَالْاَنْصَارَ، وَمَا اُرَاهُ يَرْتَفِعُ لَهُ مَعَ هٰذَا عَمَلٌ اِلَى السَّمَاءِ

4628- صحيح، وهذا إسناد ضعيف لضعف عنبسة -وهو ابن خالد الأيلي -وقد توبع. وأخرجه أحمد بن حنبل في "فضائل الصحابة (64)، ومن طريقه عبد الله بن أحمد في السنة، (1353)، وابن هانىء النيسابوري في "مسائل الإمام أحمد "(1943)

4629- إسناده صحيح. أبو يعلى: هو المنذر بن يعلى الثوري، وسفيان: هو ابن سعيد الثوري، ومحمد بن غير: هو العَبْدي. وأخرجه البخاري (3671) عن محمد بن غير، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه ابن ماجه (106) من طريق عبد الله بن سَلِمة، عن علي. وابن سلمة ضعيف. وهو في "مسند أحمد" (833) و (835).

Marfat.com

❁❁ سفیان بیان کرتے ہیں اگر کوئی شخص یہ کہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان دونوں حضرات سے خلافت کے زیادہ حقدار تھے تو اس نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ تمام مہاجرین اور انصار کو غلط قرار دیا۔ میرے خیال میں اس کے اس نظریے کے ساتھ کوئی بھی عمل آسمان کی طرف بلند نہیں ہوگا (یعنی قبول نہیں کیا جائے گا)۔

4631 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا عَبَّادٌ السَّمَّاكُ، قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ، يَقُولُ: الْخُلَفَاءُ خَمْسَةٌ اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

❁❁ سفیان بیان کرتے ہیں: خلفاء پانچ ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ۔

بَابٌ فِي الْخُلَفَاءِ

باب: خلفاء کا بیان

4632 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: مُحَمَّدٌ كَتَبْتُهُ مِنْ كِتَابِهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّي اَرَى اللَّيْلَةَ ظُلَّةً يَنْطِفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ، فَاَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ بِاَيْدِيهِمْ، فَالْمُسْتَكْثِرُ، وَالْمُسْتَقِلُّ، وَاَرَى سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ، فَاَرَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ بِهِ، ثُمَّ اَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ اَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ، ثُمَّ وُصِلَ فَعَلَا بِهِ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: بِاَبِي وَاُمِّي لَتَدَعَنِّي فَلَاُعَبِّرَنَّهَا، فَقَالَ: اعْبُرْهَا قَالَ: اَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْاِسْلَامِ، وَاَمَّا مَا يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ، وَالْعَسَلِ، فَهُوَ الْقُرْآنُ لِينُهُ وَحَلَاوَتُهُ، وَاَمَّا الْمُسْتَكْثِرُ، وَالْمُسْتَقِلُّ، فَهُوَ الْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ، وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ، وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِي اَنْتَ عَلَيْهِ: تَاْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللّٰهُ، ثُمَّ يَاْخُذُ بِهِ بَعْدَكَ رَجُلٌ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَاْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَاْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ، ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ، اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّي اَصَبْتُ اَمْ اَخْطَاْتُ، فَقَالَ: اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا فَقَالَ: اَقْسَمْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّي مَا الَّذِي اَخْطَاْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُقْسِمْ

❁❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میں نے گزشتہ رات خواب میں ایک بادل دیکھا جس میں سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے میں نے لوگوں کو دیکھا وہ اسے اپنے ہاتھوں میں لے رہے ہیں۔ کچھ لوگ زیادہ لے رہے ہیں کچھ لوگ کم لے رہے ہیں۔ پھر میں نے ایک رسی دیکھی جو آسمان سے لے کر زمین تک آئی ہوئی تھی۔ پھر میں نے آپ کو دیکھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے اسے تھاما اور اس کے ذریعے

Marfat.com

اوپر چڑھ گئے۔ پھر ایک اور شخص نے اسے تھاما اور وہ بھی اوپر چڑھ گیا۔ پھر ایک اور شخص نے اسے تھاما اور وہ بھی اوپر چڑھ گیا۔ پھر ایک اور شخص نے اسے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی۔ پھر وہ جڑ گئی تو وہ بھی اس کے ذریعے اوپر چلا گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے موقع دیجئے کہ میں اس کی تعبیر بیان کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اس کی تعبیر بیان کرو۔ انہوں نے عرض کی: اس بادل سے مراد اسلام کا بادل ہے اور اس شہد اور گھی ٹپکنے سے مراد قرآن ہے اس کی نرمی اور اس کی حلاوت ہے اور زیادہ اور کم وصول کرنے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو اس کو زیادہ حاصل کرتے ہیں اور جو اسے کم حاصل کرتے ہیں اور آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی ہوئی رسی سے مراد وہ حق ہے جس پر آپ گامزن ہیں۔ آپ نے اسے حاصل کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سربلندی عطا کی۔ پھر آپ کے بعد اسے ایک اور شخص نے حاصل کیا تو وہ بھی سربلند ہوا۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مجھے بتایئے کہ میں نے اس کی صحیح تعبیر کی ہے یا غلط کی ہے؟ آپ نے فرمایا: کچھ صحیح بیان کی ہے اور کچھ غلط بیان کی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ مجھے بتایئے کہ میں نے کیا غلطی کی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قسم نہ دو۔

4633- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: فَأَبَى أَنْ يُخْبِرَهُ

❁❁ عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی واقعہ نقل کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتانے سے انکار کر دیا۔

4634- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا، رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتَ أَنْتَ بِأَبِي بَكْرٍ، وَوُزِنَ عُمَرُ وَأَبُو بَكْرٍ، فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ، وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ، فَرَأَيْنَا الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا: تم میں سے کس شخص نے کیا خواب دیکھا ہے؟ تو ایک شخص نے عرض کی! میں نے دیکھا ہے جیسے ایک ترازو آسمان سے نازل ہوا ہے۔ اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا۔ آپ کا پلڑا بھاری تھا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا پلڑا بھاری تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پلڑا بھاری تھا، پھر میزان اٹھا لیا گیا۔

4634- حديث حسن، وهذا إسناد رجاله ثقات إلا أن فيه عنعنة الحسن -وهو ابن أبي الحسن البصري -لكنه بانضمام هذا الإسناد إلى ما بعده يحسن الحديث إن شاء الله. الأشعث: هو ابن عبد الملك الحمراني، ومحمد بن عبد الله الأنصاري: هو ابن المثنى. وأخرجه الترمذي (2440)، والنسائي في "الكبرى" (8080)

Marfat.com

راوی بیان کرتے ہیں ہم نے نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ مبارک پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے۔

4635 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ذَاتَ يَوْمٍ اَيُّكُمْ رَاَى رُؤْيَا؟ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَرَاهِيَةَ، قَالَ: فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْنِي فَسَاءَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ، ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَّشَاءُ

❁❁ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کس شخص نے کیا خواب دیکھا ہے؟

اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔ اس میں نبی اکرم ﷺ کی ناراضگی کا ذکر نہیں ہے۔ تاہم یہ الفاظ ہیں کہ یہ بات آپ کو پسند نہیں آئی (یعنی آپ نے اس برا سمجھا)

آپ نے فرمایا: یہ خلافتِ نبوت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا حکومت عطا کر دے گا۔

4636 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ نِيطَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنِيطَ عُمَرُ بِاَبِي بَكْرٍ، وَنِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ، قَالَ جَابِرٌ: فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا: اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَمَّا تَنَوُّطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وُلَاةُ هٰذَا الْاَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللّٰهُ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ يُونُسُ، وَشُعَيْبٌ لَمْ يَذْكُرَا عَمْرَو بْنَ اَبَانَ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: گزشتہ رات ایک نیک شخص کو خواب میں دکھایا گیا کہ ابوبکر کو اللہ کے رسول کے ساتھ منسلک کر دیا گیا ہے۔ عمر کو ابوبکر کے ساتھ منسلک کر دیا گیا ہے اور عثمان کو عمر کے ساتھ منسلک کر دیا گیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس سے اٹھے تو ہم نے کہا: اس نیک شخص سے مراد نبی اکرم ﷺ ہیں اور ان حضرات کو ایک دوسرے سے منسلک کرنے کا مطلب اس معاملے (حکومت) کا نگران ہونا ہے جس کے ہمراہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو مبعوث کیا ہے۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یونس اور شعیب (نامی راوی) نے عمرو (نامی راوی) کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

4637 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنِي عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ: اِنِّي رَاَيْتُ كَاَنَّ دَلْوًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ فَجَاءَ اَبُو بَكْرٍ، فَاَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ شُرْبًا ضَعِيفًا، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ

Marfat.com

ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَاَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتّٰى تَضَلَّعَ، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَانْتَشَطَتْ، وَانْتَضَحَ عَلَيْهِ مِنْهَا شَيْءٌ

❁❁ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ گویا ایک ڈول ہے جسے آسمان سے لٹکایا گیا ہے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے اس کے دونوں کناروں کو تھام لیا اور اس کو کمزوری کے ساتھ پیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے۔ انہوں نے اس کے دونوں کناروں کو تھاما اور اس کو خوب اچھی طرح پیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے بھی اس کے دونوں کناروں کو اچھی طرح تھاما اور اسے اچھی طرح سے پی لیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے اس کے دونوں کناروں کو تھاما اور وہ ہل گیا اور اس کا کچھ پانی ان پر چھلک گیا۔

4638 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ: لَتَمْخُرَنَّ الرُّومُ الشَّامَ اَرْبَعِينَ صَبَاحًا لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا اِلَّا دِمَشْقَ وَعَمَّانَ

❁❁ مکحول بیان کرتے ہیں، رومی چالیس دن تک شام میں گھسے رہیں گے۔ وہ لوگ صرف دمشق اور عمان کے اندر نہیں آسکیں گے۔

4639 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَامِرٍ الْمُرِّيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْعَلَاءِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الْاَغْيَسِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَلْمَانَ، يَقُولُ: سَيَاْتِي مَلِكٌ مِنْ مُلُوكِ الْعَجَمِ يَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا اِلَّا دِمَشْقَ

❁❁ عبدالرحمٰن بن سلمان بیان کرتے ہیں: عنقریب ایک ایسا عجمی بادشاہ آئے گا جو تمام شہروں پر حکومت کرے گا۔ صرف دمشق پر نہیں کر سکے گا۔

4640 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا بُرْدٌ اَبُو الْعَلَاءِ، عَنْ مَكْحُولٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَوْضِعُ فُسْطَاطِ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمَلَاحِمِ اَرْضٌ يُقَالُ لَهَا الْغُوطَةُ

❁❁ مکحول بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنگ کے دوران مسلمانوں کا خیمہ اس جگہ ہوگا جس کا نام "غوطہ" ہے۔

4641 - حَدَّثَنَا اَبُو ظَفَرٍ عَبْدُ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ عَوْفٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ، يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ: اِنَّ مَثَلَ عُثْمَانَ عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَقْرَؤُهَا وَيُفَسِّرُهَا (اِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيسَى اِنِّي مُتَوَفِّيكَ، وَرَافِعُكَ اِلَيَّ، وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا) (آل عمران: 55) يُشِيرُ اِلَيْنَا بِيَدِهِ وَاِلَى اَهْلِ الشَّامِ

❁❁ عوف بیان کرتے ہیں میں نے حجاج کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ اس نے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مثال اس طرح ہے جیسے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی ہے۔ پھر اس نے یہ آیت پڑھی اس نے اس آیت کو پڑھا بھی اور اس کی تفسیر بھی بیان کی۔

Marfat.com

''جب اللہ تعالیٰ نے کہا: اے عیسیٰ میں تمہیں موت دوں گا اور پھر تمہیں اپنی طرف بلند کرلوں گا پھر تمہیں ان لوگوں سے پاک کرلوں گا جنہوں نے کفر کیا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں اس نے اپنے ہاتھ کے ذریعے ہماری طرف اور اہل شام کی طرف اشارہ کیا۔

4642 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، ح وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خَالِدٍ الضَّبِّيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ، يَخْطُبُ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ: رَسُولُ اَحَدِكُمْ فِي حَاجَتِهِ اَكْرَمُ عَلَيْهِ اَمْ خَلِيفَتُهُ فِي اَهْلِهِ؟ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لِلّٰهِ عَلَيَّ اَلَّا اُصَلِّيَ خَلْفَكَ صَلَاةً اَبَدًا، وَاِنْ وَجَدْتُ قَوْمًا يُجَاهِدُونَكَ لَاُجَاهِدَنَّكَ مَعَهُمْ ، زَادَ اِسْحَاقُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ: فَقَاتَلَ فِي الْجَمَاجِمِ حَتّٰى قُتِلَ

❀❀ ربیع بن خالد بیان کرتے ہیں، میں نے حجاج کو خطبہ دیتے ہوئے سنا' اس نے اپنے خطبے میں کہا' کسی کام میں کسی شخص کا قاصد اس کے نزدیک زیادہ معتزز ہے۔ یا وہ شخص زیادہ معتزز ہے جو اس کے گھر میں جانشین ہو تو میں نے اپنے دل میں کہا: اللہ کی طرف سے مجھ پر یہ بات لازم ہوگی کہ اب میں تمہارے پیچھے کبھی بھی نماز ادا نہیں کروں گا اور اگر میں نے کسی قوم کو پایا کہ وہ تمہارے خلاف جہاد کریں گے' تو میں بھی ان کے ساتھ مل کر تمہارے خلاف جہاد کروں گا۔

اسحاق کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس نے ''جماجم'' کی جنگ میں حصہ لیا اور مارا گیا۔

4643 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: اتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ لَيْسَ فِيهَا مَثْنَوِيَّةٌ، وَاسْمَعُوا وَاَطِيعُوا لَيْسَ فِيهَا مَثْنَوِيَّةٌ، لِاَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدِ الْمَلِكِ، وَاللّٰهِ لَوْ اَمَرْتُ النَّاسَ اَنْ يَخْرُجُوا مِنْ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَخَرَجُوا مِنْ بَابٍ آخَرَ لَحَلَّتْ لِي دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ، وَاللّٰهِ لَوْ اَخَذْتُ رَبِيعَةَ بِمُضَرَ لَكَانَ ذٰلِكَ لِي مِنَ اللّٰهِ حَلَالًا، وَيَا عَذِيرِي مِنْ عَبْدِ هُذَيْلٍ يَزْعُمُ اَنَّ قِرَاءَتَهُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ مَا هِيَ اِلَّا رَجَزٌ مِنْ رَجَزِ الْاَعْرَابِ مَا اَنْزَلَهَا اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهِ عَلَيْهِ السَّلَام، وَعَذِيرِي مِنْ هٰذِهِ الْحَمْرَاءِ يَزْعُمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهُ يَرْمِي بِالْحَجَرِ فَيَقُولُ: اِلٰى اَنْ يَقَعَ الْحَجَرُ قَدْ حَدَثَ اَمْرٌ، فَوَاللّٰهِ لَاَدَعَنَّهُمْ كَالْاَمْسِ الدَّابِرِ قَالَ: فَذَكَرْتُهُ لِلْاَعْمَشِ فَقَالَ: اَنَا وَاللّٰهِ سَمِعْتُهُ مِنْهُ

❀❀ عاصم بیان کرتے ہیں، میں نے حجاج کو سنا وہ یہ کہہ رہا تھا' جہاں تک تم سے ہو سکے تم اللہ سے ڈرو اور اس بارے میں کوئی استثناء نہ پیدا کرو اور امیر المومنین عبدالملک کی اطاعت وفرمانبرداری سے کام لو اور اس میں کوئی استثناء نہ رکھو۔ اللہ کی قسم! اگر میں لوگوں کو یہ حکم دوں کہ وہ مسجد کے دروازے سے نکلیں اور پھر وہ دوسرے دروازے سے نکلیں تو میرے لئے ان کے خون اور مال حلال ہو جائیں گے۔ اللہ کی قسم! اگر میں ''مضر'' قبیلے کے مقابلے میں ''ربیعہ'' قبیلے کو پکڑ لوں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بات میرے لئے حلال ہے، اس بارے میں میرے سامنے کون عذر پیش کرے گا؟ جو عبد ہذیل کی طرف سے ہے (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) جو یہ کہتے ہیں کہ ان کی قرأت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ (حجاج بولا:) اللہ کی قسم! یہ صرف عربوں کا ایک نغمہ ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر نازل نہیں کیا اور ان سرخ لوگوں کی طرف سے کون مجھے عذر پیش کرے گا؟ جو یہ کہتے ہیں کہ ان میں

Marfat.com

سے کوئی ایک پتھر پھینکتا ہے اور اس کے گرنے تک وہ یہ کہتا ہے۔ نیا معاملہ رونما ہو چکا ہے۔ اللہ کی قسم! میں ان لوگوں کو اس طرح ختم کردوں گا جیسے یہ گزشتہ کل کی مانند تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں بعد میں میں نے اس کا تذکرہ اعمش سے کیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے بھی اس کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

4644 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ، يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: هٰذِهِ الْحَمْرَاءُ هَبْرٌ هَبْرٌ، اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ قَدْ قَرَعْتُ عَصًا بِعَصًا، لَاَذَرَنَّهُمْ كَالْاَمْسِ الذَّاهِبِ، يَعْنِیْ الْمَوَالِیَ

❁❁ اعمش بیان کرتے ہیں میں نے حجاج کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ان سرخ لوگوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے گا۔ اللہ کی قسم! اگر یہ ایک لکڑی کے بدلے میں لکڑی ماریں تو میں انہیں یوں ختم کر دوں گا جیسے یہ گزشتہ کل تھے۔ حجاج کی مراد ''موالی'' تھے۔

4645 - حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِیْ ابْنَ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَرِيْكٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ، قَالَ: جَمَّعْتُ مَعَ الْحَجَّاجِ فَخَطَبَ فَذَكَرَ حَدِيْثَ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، قَالَ: فِيهَا فَاسْمَعُوا وَاَطِيعُوا لِخَلِيفَةِ اللّٰهِ، وَصَفِيِّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ قَالَ: وَلَوْ اَخَذْتُ رَبِيعَةَ بِمُضَرَ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْحَمْرَاءِ

❁❁ سلیمان اعمش بیان کرتے ہیں میں نے حجاج کے ساتھ جمعہ پڑھا اس نے خطبہ دیتے ہوئے حضرت ابوبکر بن عیاش رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی اور پھر اس نے خطبے میں یہ کہا: تم اللہ کے خلیفہ اور اس کے صفی عبدالملک بن مروان کی اطاعت و فرمانبرداری کرو۔ (اس کے بعد اس نے آگے گفتگو جاری رکھی)۔

اس میں اس کی یہ بات ہے۔ اگر میں مضر کی جگہ ربیعہ کو پکڑ لوں۔ تاہم سرخ لوگوں کا قصہ مذکور نہیں ہے۔

4646 - حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ يُؤْتِی اللّٰهُ الْمُلْكَ اَوْ مُلْكَهُ مَنْ يَّشَاءُ قَالَ سَعِيْدٌ قَالَ لِیْ سَفِينَةُ: اَمْسِكْ عَلَيْكَ اَبَا بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، وَعُمَرَ عَشْرًا، وَعُثْمَانَ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ، وَعَلِیٌّ كَذَا قَالَ سَعِيْدٌ، قُلْتُ: لِسَفِينَةَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَام لَمْ يَكُنْ بِخَلِيفَةٍ قَالَ: كَذَبَتْ اَسْتَاهُ بَنِی الزَّرْقَاءِ يَعْنِیْ بَنِیْ مَرْوَانَ

❁❁ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نبوت کی خلافت 30 برس تک ہوگی پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا بادشاہت عطا کر دے گا۔

سعید نامی راوی بیان کرتے ہیں سفینہ نے مجھ سے فرمایا: تم حساب کرو۔ حضرت ابوبکر کے دو سال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دس

Marfat.com

سال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارہ سال اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھی اسی طرح۔

سعید کہتے ہیں میں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے کہا کچھ لوگ یہ کہتے ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ نہیں تھے تو انہوں نے فرمایا: یہ ''بنو زرقا'' کا بیان کردہ جھوٹ ہے ان کی مراد ''بنو مروان'' تھے۔

4647 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلَاثُونَ سَنَةً، ثُمَّ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ، أَوْ مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ

❁❁ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نبوت کی خلافت **30** برس تک ہوگی پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا بادشاہت عطا کردے گا۔

4648 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ، وَسُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِيِّ، ذَكَرَ سُفْيَانُ رَجُلًا فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ فُلَانٌ إِلَى الْكُوفَةِ أَقَامَ فُلَانٌ خَطِيبًا، فَأَخَذَ بِيَدِي سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ: أَلَا تَرَى إِلَى هَذَا الظَّالِمِ، فَأَشْهَدُ عَلَى الْتِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ أَثِمْ، - قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ: وَالْعَرَبُ تَقُولُ آثَمُ -، قُلْتُ: وَمَنِ الْتِّسْعَةُ؟ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهُوَ عَلَى حِرَاءٍ اثْبُتْ حِرَاءُ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ قُلْتُ: وَمَنِ الْتِّسْعَةُ؟ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، قُلْتُ: وَمَنِ الْعَاشِرُ؟ فَتَلَكَّأَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ: أَنَا،

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنِ ابْنِ حَيَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ

❁❁ عبداللہ بن ظالم بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کو سنا' عبداللہ فرماتے ہیں جب فلاں شخص کوفہ آیا تو اس نے فلاں شخص کو خطبہ دینے کے لئے کھڑا کیا تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کیا تم اس ظالم کو دیکھ رہے ہو؟ پھر انہوں نے ان حضرات کے لئے گواہی دی کہ وہ جنتی ہیں اور فرمایا: اگر میں دسویں کے متعلق بھی یہی کہوں تو مجھے

4648- حديث صحيح، عبد الله بن ظالم المازني متابع كما في الروايتين الأتيتين بعده، سفيان: هو الثوري، والراوي عنه هنا هو ابن إدريس -واسمه عبد الله -وحُصين: هو ابن عبد الرحمن السُّلَمي، ومنصور: هو ابن المعتمر. وأخرجه النسائي في "الكبرى" (8151) عن محمد بن العلاء، بهذين الاسنادين. وأخرجه ابن ماجه (134)، والترمذي (4090)، والنسائي في "الكبرى" (8134) و (8135) و (8148) من طريق هلال بن يساف، به. وأخرجه النسائي (8136) و (8149) من طريق سفيان الثوري، به وسمى الرجل: فُلان بن حيَّان، فلم يصرح باسمه وصرح باسم أبيه. وأخرجه الترمذي (4081)، والنسائي في "الكبرى" (8139)

Marfat.com

کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ ابن ادریس کہتے ہیں عرب لفظ استعمال کرتے ہیں۔ ''اثـــــم'' عبداللہ کہتے ہیں میں نے دریافت کیا وہ 9 حضرات کون سے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آپ اس وقت حراء پہاڑ پر موجود تھے۔ آپ نے فرمایا: ٹھہرے رہو تمہارے اوپر ایک نبی ایک صدیق اور ایک شہید ہے۔ میں نے پھر دریافت کیا: وہ نو افراد کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ۔ میں نے دریافت کیا: وہ دسویں صاحب کون ہیں؟ تو انہوں نے کچھ دیر کے لئے خاموشی اختیار کی پھر فرمایا: میں ہوں۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہیں۔

4649 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَخْنَسِ، اَنَّهُ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ رَجُلٌ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَام فَقَامَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ: اَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ: عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ، وَاَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ قَالَ: فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَسَكَتَ. قَالَ: فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَقَالَ: هُوَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن اخنس رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے وہ مسجد میں موجود تھے۔ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں نبی اکرم ﷺ کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات کہتا ہوں کہ میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: دس لوگ ''جنتی'' ہیں۔ نبی اکرم ﷺ جنتی ہیں، ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان ہیں، علی جنتی ہیں، طلحہ جنتی ہیں، زبیر بن العوام جنتی ہیں، سعد بن مالک ہیں اور عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہیں (حضرت سعید بن زید نے فرمایا) اور اگر تم لوگ چاہو تو میں دسویں آدمی کا نام بھی لے لیتا ہوں۔

راوی کہتے ہیں لوگوں نے دریافت کیا: وہ کون سے صاحب ہیں؟ وہ خاموش رہے پھر ان لوگوں نے دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: سعید بن زید (یعنی وہ خود)۔

4650 - حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنّٰى النَّخَعِيُّ، حَدَّثَنِي جَدِّي رِيَاحُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ فُلَانٍ فِي مَسْجِدِ الْكُوْفَةِ وَعِنْدَهُ اَهْلُ الْكُوْفَةِ، فَجَاءَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فَرَحَّبَ بِهِ وَحَيَّاهُ وَاَقْعَدَهُ عِنْدَ رِجْلِهِ عَلَى السَّرِيْرِ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ، يُقَالُ لَهُ قَيْسُ بْنُ عَلْقَمَةَ فَاسْتَقْبَلَهُ فَسَبَّ وَسَبَّ، فَقَالَ سَعِيْدٌ: مَنْ يَسُبُّ هٰذَا الرَّجُلُ؟ قَالَ: يَسُبُّ عَلِيًّا، قَالَ اَلَا اَرٰى اَصْحَابَ

4649- حديث صحيح، وهذا إسناد حسن في المتابعات من أجل عبد الرحمن بن الأخنس، فهو مقبول حيث يتابع، وقد توبع في الطريقين الذي قبله والذي بعده. وأخرجه الترمذي (4091)، والنسائي في "الكبرى" (8100) و (8147) و (8153) من طريق الحر بن الصياح، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن.

Marfat.com

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبُّونَ عِنْدَكَ ثُمَّ لَا تُنْكِرُ، وَلَا تُغَيِّرُ، اَنَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَاِنِّي لَغَنِيٌّ اَنْ اَقُوْلَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ فَيَسْاَلَنِيْ عَنْهُ غَدًا اِذَا لَقِيتُهُ: اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَسَاقَ مَعْنَاهُ ثُمَّ قَالَ: لَمَشْهَدُ رَجُلٍ مِنْهُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْبَرُّ فِيهِ وَجْهُهُ، خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ اَحَدِكُمْ عُمُرَهُ، وَلَوْ عُمِّرَ عُمُرَ نُوحٍ

❁❁ رباح بن حارث بیان کرتے ہیں میں فلاں کے پاس مسجد کوفہ میں بیٹھا ہوا تھا ان کے پاس کچھ اہل کوفہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ آئے تو ان صاحب نے انہیں خوش آمدید کہا اور انہیں اپنے ساتھ اپنے پاؤں کی طرف چارپائی پر بٹھا دیا۔ پھر کوفہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آیا جس کا نام قیس بن علقمہ تھا۔ وہ جیسے ہی ان کے سامنے آیا تو برا کہنے لگا۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ شخص کسے برا کہہ رہا ہے؟ انہوں نے بتایا یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہہ رہا ہے۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو برا کہا جا رہا ہے پھر بھی تم اسے روک نہیں رہے ہو۔ اسے تبدیل نہیں کروا رہے (یعنی خاموش نہیں کروا رہے) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے اور مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ایسی بات بیان کروں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ارشاد فرمائی ہو اور کل جب میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے اس کے بارے میں دریافت کریں۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:) ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں (اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے) پھر انہوں نے فرمایا: ان میں سے کسی ایک شخص کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں شریک ہونا، جس میں ان کا چہرہ غبار آلود ہو جائے تم میں سے کسی ایک شخص کے عمر بھر کے اعمال سے زیادہ بہتر ہے اگرچہ اس شخص کی عمر، حضرت نوح علیہ السلام کی عمر جتنی ہو۔

4651 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، حَدَّثَهُمْ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا فَتَبِعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: اثْبُتْ اُحُدُ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "احد" پہاڑ پر چڑھے۔ آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی چڑھے تو وہ ہلنے لگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں اس پر مارا اور فرمایا: اے اُحد! ٹھہرے رہو (تمہارے اوپر) ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

4652 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيِّ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ اَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ، عَنْ اَبِي خَالِدٍ، مَوْلَى آلِ جَعْدَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

4651- إسناده صحيح. قتادة: هو ابن دِعامة السدوسي، ويحيى: هو ابن سعيد القطان، ومُسَدَّد: هو ابن مُسَرْهَد. وأخرجه البخاري (3675)، والترمذي (4030)، والنسائي في "الكبرى" (8079) من طريق سعيد بن أبي عروبة، به. وهو في "المسند أحمد" (12106)، و"صحيح ابن حبان" (6865)، و (6908).

Marfat.com

وَسَلَّمَ: اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَاَخَذَ بِیَدِی فَاَرَانِیْ بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِیْ تَدْخُلُ مِنْهُ اُمَّتِیْ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَدِدْتُ اَنِّیْ كُنْتُ مَعَكَ حَتّٰی اَنْظُرَ اِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكَ يَا اَبَا بَكْرٍ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے میرا بازو تھاما اور جنت کا دروازہ مجھے دکھایا جس میں سے میری امت داخل ہوگی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی! یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میری یہ خواہش تھی کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ میں بھی اسے دیکھ لیتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر جہاں تک تمہارا تعلق ہے تم میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگے۔

4653 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، وَيَزِيْدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِیُّ، اَنَّ اللَّيْثَ، حَدَّثَهُمْ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جہنم میں ایسا کوئی شخص داخل نہیں ہوگا جس نے درخت کے نیچے بیعت کی ہو۔ (یعنی بیعت رضوان کی ہو)۔

4654 - حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ح وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ مُوْسَی - فَلَعَلَّ اللّٰهَ - وَقَالَ ابْنُ سِنَانٍ - اَطَّلَعَ اللّٰهُ عَلٰی اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شاید اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہو' ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف جھانک کر یہ کہا: تم جو چاہو عمل کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے

4655 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَوْرٍ، حَدَّثَهُمْ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ: فَاَتَاهُ يَعْنِیْ عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّمَا كَلَّمَهُ اَخَذَ بِلِحْيَتِهِ وَالْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلٰی رَاْسِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ، فَضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ، وَقَالَ: اَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَتِهِ، فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَاْسَهُ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ

❁❁ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے (پھر اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث کا ذکر کیا ہے جس میں یہ تذکرہ بھی ہے) عروہ بن مسعود آپ کے پاس آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات چیت کرنے لگا۔ وہ جب بھی آپ کے ساتھ بات کرتا تھا تو آپ کی داڑھی مبارک کو ہاتھ لگاتا تھا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہوئے تھے۔ ان کے پاس تلوار تھی اور انہوں نے سر پر خود پہنا ہوا تھا۔ انہوں نے تلوار کی نعل اس کے

Marfat.com

ہاتھ پر ماری اور بولے: اپنے ہاتھ کو آپ ﷺ کی داڑھی سے پیچھے رکھو! تو عروہ نے سر اٹھا کر دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ مغیرہ بن شعبہ ہیں۔

4656 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيَّ، اَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنِ الْاَقْرَعِ، مُؤَذِّنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: بَعَثَنِيْ عُمَرُ اِلَى الْاُسْقُفِّ، فَدَعَوْتُهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: وَهَلْ تَجِدُنِيْ فِي الْكِتَابِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: كَيْفَ تَجِدُنِي؟ قَالَ: اَجِدُكَ قَرْنًا، فَرَفَعَ عَلَيْهِ الدِّرَّةَ، فَقَالَ: قَرْنٌ مَهْ؟ فَقَالَ: قَرْنٌ حَدِيْدٌ، اَمِيْنٌ شَدِيْدٌ، قَالَ: كَيْفَ تَجِدُ الَّذِيْ يَجِيْءُ مِنْ بَعْدِيْ؟ فَقَالَ: اَجِدُهُ خَلِيْفَةً صَالِحًا غَيْرَ اَنَّهُ يُؤْثِرُ قَرَابَتَهُ، قَالَ عُمَرُ: يَرْحَمُ اللّٰهُ عُثْمَانَ، ثَلَاثًا، فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدُ الَّذِيْ بَعْدَهُ؟ قَالَ: اَجِدُهُ صَدَاً حَدِيْدٍ، فَوَضَعَ عُمَرُ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ فَقَالَ: يَا دَفْرَاهُ، يَا دَفْرَاهُ، فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اِنَّهُ خَلِيْفَةٌ صَالِحٌ، وَلٰكِنَّهُ يُسْتَخْلَفُ حِيْنَ يُسْتَخْلَفُ، وَالسَّيْفُ مَسْلُوْلٌ وَّالدَّمُ مُهْرَاقٌ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: الدَّفْرُ: النَّتْنُ

❀❀ اقرع' جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مؤذن تھے، بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے ''اسقف'' (پادری) کے پاس بھیجا میں اسے بلا کر لایا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا کہ تم اپنی کتاب میں میرے بارے میں کچھ پاتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کیا پاتے ہو، اس نے کہا: میں نے آپ کو ''قرن'' پایا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا درہ اس کی طرف اٹھایا اور فرمایا: ''قرن'' کا کیا مطلب ہے۔ وہ بولا: ''قرن'' سے مراد سخت، امین اور زبردست ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: جو میرے بعد آئے گا اسے تم کیسا پاتے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں اسے ایک ایسا خلیفہ پاتا ہوں جو نیک ہوگا البتہ وہ اپنے قریبی رشتے داروں کے ساتھ ترجیحی سلوک کرے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم کرے! یہ جملہ انہوں نے تین مرتبہ بولا۔ پھر انہوں نے فرمایا: اس کے بعد جو خلیفہ ہوگا تم اسے کیسا پاتے ہو۔ اس نے کہا: میں اسے لوہے سے بنا ہوا پاتا ہوں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ سر پر رکھا اور فرمایا، اے بدبودار! اے بدبودار! (یعنی چلے جاؤ) وہ بولا: اے امیر المومنین وہ خلیفہ اچھا ہوگا لیکن جب اسے خلیفہ مقرر کیا جائے گا تو اس وقت تلواریں کھینچی ہوئی ہوں گی اور خون بہے گا (یعنی آپس میں خانہ جنگی ہوگی)۔

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ''دفر'' کا مطلب بدبودار ہونا ہے۔

بَابٌ فِيْ فَضْلِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کی فضیلت کا بیان

4657 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: اَنْبَاَنَا ح، وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ اُمَّتِيْ الْقَرْنُ الَّذِيْنَ

Marfat.com

بُعِثْتُ فِيهِمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، وَاللَّهُ اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا، ثُمَّ يَظْهَرُ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ، وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَنْذِرُونَ، وَلَا يُوفُونَ، وَيَخُونُونَ، وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَفْشُو فِيهِمُ السِّمَنُ

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: میری امت میں بہترین زمانہ وہ ہے جب مجھے مبعوث کیا گیا، پھر اس کے بعد والوں کا زمانہ، پھر اس کے بعد والوں کا زمانہ ہوگا۔

راوی کہتے ہیں (اللہ بہتر جانتا ہے) کہ آپ نے تیسری مرتبہ ذکر کیا تھا یا نہیں کیا تھا۔ (پھر آپ نے فرمایا) اس کے بعد وہ لوگ آئیں گے جو گواہی دیں گے' حالانکہ ان سے گواہی نہیں مانگی جائے گی وہ لوگ نذر مانیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے۔ وہ لوگ خیانت کریں گے انہیں امین نہیں بنایا جائے گا۔ اور ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو برا کہنے کی ممانعت

4658- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ اَنْفَقَ اَحَدُكُمْ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' میرے اصحاب کو برا نہ کہو۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی ایک ''اُحد'' پہاڑ جتنا سونا خیرات کرے تو پھر بھی ان کے ایک مد' بلکہ نصف مد (غلہ خیرات کرنے کے اجر تک نہیں پہنچ سکتا۔

4659- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي قُرَّةَ، قَالَ: كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَكَانَ يَذْكُرُ اَشْيَاءَ قَالَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فِي الْغَضَبِ، فَيَنْطَلِقُ نَاسٌ مِمَّنْ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ حُذَيْفَةَ فَيَاْتُونَ سَلْمَانَ فَيَذْكُرُونَ لَهُ قَوْلَ

4657- إسناده صحيح. قتادة: هو ابن دعامة السدوسي، وأبو عوانة: هو الوضاح ابن عبد الله اليشكري. وأخرجه مسلم (2535)، والترمذي (2371) من طريق قتادة بن دعامة، به. وأخرجه البخاري (2651)، ومسلم (2535)، والنسائي في "الكبرى" (4732) من طريق زهدم بن مضرب، عن عمران بن حصين. وأخرجه الترمذي (2369) و (2370) و (2454) و (2455) من طريق هلال بن يساف، عن عمران بن حصين. وقد اختُلف في هذا الإسناد كما بينه الترمذي فراجعه لزاماً. وهو في "مسند أحمد" (19820) و (19835) و (19953)، و"صحيح ابن حبان" (6729) و (7229).

4658- إسناده صحيح. مسدد: هو ابن مسرهد الأسدي، وأبو معاوية: هو محمد ابن خازم الضرير، والأعمش: هو سليمان بن مهران، وأبو صالح: هو ذكوان السمان. وأخرجه البخاري (3673)، ومسلم (2541)، والترمذي (4198) و (4199)، والنسائي في "الكبرى" (8250) من طريق الأعمش، به. وهو في "مسند أحمد" (11079)، و"صحيح ابن حبان" (6994). وأخرجه مسلم (2540) (221) وبأثر (2541) (222)، وابن ماجه (161).

Marfat.com

حُذَيْفَةَ، فَيَقُوْلُ سَلْمَانُ: حُذَيْفَةُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُ، فَيَرْجِعُونَ اِلٰى حُذَيْفَةَ فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ قَدْ ذَكَرْنَا قَوْلَكَ لِسَلْمَانَ فَمَا صَدَّقَكَ وَلَا كَذَّبَكَ، فَاَتٰى حُذَيْفَةُ سَلْمَانَ وَهُوَ فِيْ مَبْقَلَةٍ فَقَالَ: يَا سَلْمَانُ، مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تُصَدِّقَنِيْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ سَلْمَانُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْضَبُ فَيَقُوْلُ فِي الْغَضَبِ لِنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهِ، وَيَرْضٰى فَيَقُوْلُ فِي الرِّضَا لِنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهِ، اَمَا تَنْتَهِيْ حَتّٰى تُوَرِّثَ رِجَالًا حُبَّ رِجَالٍ وَرِجَالًا بُغْضَ رِجَالٍ، وَحَتّٰى تُوقِعَ اخْتِلَافًا وَفُرْقَةً؟ وَلَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ: اَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِيْ سَبَبْتُهُ سَبَّةً، اَوْ لَعَنْتُهُ لَعْنَةً فِيْ غَضَبِيْ، فَاِنَّمَا اَنَا مِنْ وَلَدِ آدَمَ اَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُوْنَ، وَاِنَّمَا بَعَثَنِيْ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ، فَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ صَلَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللّٰهِ لَتَنْتَهِيَنَّ اَوْ لَاَكْتُبَنَّ اِلٰى عُمَرَ

❁❁ عمرو بن ابوقرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت حذیفہ مدائن میں تھے وہاں انہوں نے کچھ ایسی اشیاء کا تذکرہ کیا جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غصے کے عالم میں اپنے ساتھی اصحاب کے لئے ارشاد فرمایا تھا تو جن حضرات نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ باتیں سنی ان میں سے کچھ لوگ گئے۔ وہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کے سامنے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بیان کا تذکرہ کیا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حذیفہ کو زیادہ پتہ ہے جو وہ کہتے ہیں تو یہ لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اس بات کا تذکرہ کیا۔ ہم نے آپ کے بیان کا تذکرہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا تھا تو انہوں نے آپ کی تصدیق بھی نہیں کی اور تکذیب بھی نہیں کی۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ' حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اس وقت کہیں کھیت میں تھے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے سلمان! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی جو بات سنی ہے آپ نے اس بارے میں میری تصدیق کیوں نہیں کی؟

حضرت سلمان نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات ناراضگی کی کیفیت میں ہوتے تھے اور اس دوران آپ نے ناراضگی کے عالم میں اپنے اصحاب کے لئے کچھ فرمادیا اور بعض اوقات آپ رضا کے عالم میں ہوتے تھے اور آپ نے رضا کے عالم میں اپنے اصحاب کے بارے میں کچھ فرمادیا۔ تو کیا آپ اس سے باز نہیں آسکتے ورنہ تو اس طرح آپ کچھ لوگوں کے لئے دل میں محبت ڈال دیں گے اور کچھ لوگوں کے لئے ناراضگی ڈال دیں گے اور اس طرح اختلاف اور علیحدگی پیدا کر دیں گے اور آپ یہ جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا۔

''میری امت سے تعلق رکھنے والے جس بھی شخص کو میں برا کہوں یا اس پر غضب کے عالم میں لعنت کروں تو میں آدم کی اولاد میں سے ایک ہوں۔ میں اسی طرح غضبناک ہو جاتا ہوں جس طرح تم لوگ غضبناک ہوتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر مبعوث کیا ہے۔ (اے اللہ) قیامت کے دن اس (لعنت یا برا کہنے کو) ان لوگوں کے لئے رحمت بنادے''۔

Marfat.com

(پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا) یا تو آپ اس سے باز آ جائیں گے یا پھر میں اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھوں گا۔

بَابٌ فِیْ اسْتِخْلَافِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کرنا

4660- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ، حَدَّثَنِی عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ، قَالَ: لَمَّا اسْتُعِزَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَهُ فِیْ نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ دَعَاهُ بِلَالٌ اِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ: مُرُوا مَنْ يُصَلِّی لِلنَّاسِ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ فَاِذَا عُمَرُ فِی النَّاسِ، وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ غَائِبًا، فَقُلْتُ: يَا عُمَرُ قُمْ فَصَلِّ بِالنَّاسِ، فَتَقَدَّمَ فَكَبَّرَ، فَلَمَّا سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ وَكَانَ عُمَرُ رَجُلًا مُجْهِرًا، قَالَ: فَاَيْنَ اَبُوْ بَكْرٍ؟ يَاْبَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ، يَاْبَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ فَبَعَثَ اِلَى اَبِیْ بَكْرٍ فَجَاءَ بَعْدَ اَنْ صَلَّى عُمَرُ تِلْكَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف زیادہ ہوگئی تو میں چند مسلمانوں کے ہمراہ آپ کے پاس موجود تھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کے لئے بلانے آئے۔ آپ نے فرمایا: اسے کہو لوگوں کو نماز پڑھا دے تو حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ باہر نکلے وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے درمیان موجود تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ غیر موجود تھے۔ میں نے کہا: اے عمر! آپ کھڑے ہوں اور لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ وہ آگے بڑھے انہوں نے تکبیر کہی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آواز سنی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بلند آواز والے شخص تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر کہاں ہے؟ اللہ تعالیٰ اور مسلمان اس بات کو تسلیم نہیں کریں گے۔ پھر آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلوایا' وہ آئے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ نماز پڑھا چکے تھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی۔

4661- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِی مُوْسَى بْنُ يَعْقُوبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَمْعَةَ، اَخْبَرَهُ بِهٰذَا الْخَبَرِ، قَالَ: لَمَّا سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَوْتَ عُمَرَ قَالَ ابْنُ زَمْعَةَ: خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَطْلَعَ رَاْسَهُ مِنْ حُجْرَتِهِ ثُمَّ قَالَ: لَا لَا لَا يُصَلِّ لِلنَّاسِ ابْنُ اَبِیْ قُحَافَةَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ مُغْضَبًا

❁❁ حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ آپ نے اپنا سر مبارک حجرے سے باہر نکالا اور فرمایا: نہیں' نہیں' نہیں۔ ابن ابی قحافہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ آپ نے غضب کے عالم میں یہ بات ارشاد فرمائی۔

Marfat.com

بَابُ مَا يَدُلُّ عَلٰى تَرْكِ الْكَلَامِ فِي الْفِتْنَةِ

باب: فتنے کے دوران گفتگو ترک کرنے پر جو چیز دلالت کرتی ہے

4662 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَمُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْاَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: اِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ، وَاِنِّي اَرْجُو اَنْ يُّصْلِحَ اللّٰهُ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ، مِنْ اُمَّتِي - وَقَالَ فِي حَدِيْثِ حَمَّادٍ - وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَظِيمَتَيْنِ

❁❁ حسن بصری' حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ فرمایا تھا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کروا دے گا۔

حماد نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: شاید اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں کے درمیان صلح کروا دے۔

4663 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ، اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ: مَا اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ، اِلَّا اَنَا اَخَافُهَا عَلَيْهِ اِلَّا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ

❁❁ ہشام' محمد (نامی راوی) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ لوگوں میں سے ہر ایک کے بارے میں مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر اسے فتنہ لاحق ہو جائے تو وہ (اس میں مبتلا ہو جائے گا) صرف محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نہیں ہے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے (آپ نے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا) فتنہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

4664 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ ضُبَيْعَةَ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى حُذَيْفَةَ فَقَالَ: اِنِّي لَاَعْرِفُ رَجُلًا لَا تَضُرُّهُ الْفِتَنُ شَيْئًا، قَالَ: فَخَرَجْنَا فَاِذَا فُسْطَاطٌ مَضْرُوبٌ فَدَخَلْنَا فَاِذَا فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: مَا اُرِيدُ اَنْ يَّشْتَمِلَ عَلَيَّ شَيْءٌ مِنْ اَمْصَارِكُمْ حَتّٰى تَنْجَلِيَ عَمَّا انْجَلَتْ

4662- إسناده صحيح. حماد: هو ابن زيد، والحسن: هو البصري. والأشعث: هو ابن عبد الملك الحُمراني. وأخرجه البخاري (2704) و (3629)، والترمذي (4107)، والنسائي في "الكبرى" (1730) من طريقين عن الحسن، به. وهو في "مسند أحمد" (20392)، و"صحيح ابن حبان" (6964).

Marfat.com

❁❁ ثعلبہ بنی ضبیعہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ حضرت حذیفہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا: میں ایک ایسے شخص کے بارے میں جانتا ہوں جسے فتنے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ راوی بیان کرتے ہیں' ہم وہاں سے باہر آئے۔ وہاں ایک خیمہ لگا ہوا تھا۔ ہم اس میں داخل ہوئے تو اس کے اندر حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ ہم نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میں یہ نہیں چاہتا کہ تمہارے شہروں میں موجود کوئی فتنہ مجھے اپنی لپیٹ میں لے (اس لیے میں اس وقت تک وہاں نہیں جاؤں گا) جب تک صورتحال واضح نہ ہو جائے۔

4665- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ اَبِى بُرْدَةَ، عَنْ ضُبَيْعَةَ بْنِ حُصَيْنٍ الثَّعْلَبِيِّ بِمَعْنَاهُ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4666- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَخْبِرْنَا عَنْ مَسِيرِكَ هٰذَا اَعَهْدٌ عَهِدَهُ اِلَيْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْ رَأْىٌ رَاَيْتَهُ فَقَالَ: مَا عَهِدَ اِلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَىْءٍ وَلٰكِنَّهُ رَأْىٌ رَاَيْتُهُ

❁❁ قیس بن عباد بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: ہمیں اس روانگی کے بارے میں بتایئے' کیا یہ کوئی عہد تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے لیا تھا یا آپ کی اپنی رائے ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کوئی عہد نہیں لیا' یہ میری ذاتی رائے ہے۔

4667- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ اَبِى نَضْرَةَ، عَنْ اَبِى سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، يَقْتُلُهَا اَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے درمیان اختلاف کرنے سے ایک گروہ الگ ہو جائے گا' ان کے ساتھ جنگ وہ گروہ کرے گا جو مسلمانوں کے دونوں گروہوں میں حق کے زیادہ قریب ہوگا

بَابٌ فِى التَّخْيِيرِ بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

باب: انبیاء کرام (علیہم السلام) میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دینا'

4668- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو يَعْنِى ابْنَ يَحْيَى، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِى سَعِيدٍ الْخُدْرِىِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: انبیاء میں سے ایک کو دوسرے پر

4667- إسناده صحيح، أبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قطعة. وأخرجه مسلم (1065) (150)، والنسائى فى "الكبرى" (8457) من طريقين عن القاسم بن الفضل، بهذا الإسناد. وهو فى "مسند أحمد" (11196) و(11275)، و"صحيح ابن حبان" (6735).

Marfat.com

فضیلت نہ دو۔

4669 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُوْلَ اِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى

❁❁ ابن شہاب نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ کسی بھی شخص کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں۔

4670 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ حَكِيمٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا يَنْبَغِيْ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّقُوْلَ اِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى

❁❁ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی نبی کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں۔

4671 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِيْ يَعْقُوبَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ: وَالَّذِيْ اصْطَفَى مُوْسَى فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى، فَاِنَّ النَّاسَ يُصْعَقُوْنَ، فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا مُوْسَى بَاطِشٌ فِيْ جَانِبِ الْعَرْشِ، فَلَا اَدْرِيْ اَكَانَ مِمَّنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِيْ، اَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَحَدِيْثُ ابْنِ يَحْيَى اَتَمُّ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک یہودی شخص نے یہ بات کہی' اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سب پر فضیلت دی ہے۔ مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پر رسید کر دیا۔ وہ یہودی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کو اس بارے میں بتایا: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بہتر قرار نہ دو کیونکہ لوگ جب بے ہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کے ایک کنارے کو تھامے ہوئے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم وہ بے ہوش ہونے والوں میں شامل تھے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا ان لوگوں میں شامل تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

4668- إسناده صحيح، وهيب: هو ابن خالد بن عجلان، وعمرو بن يحيى: هو المازني، وأبوه: هو يحيى بن عمارة بن أبي الحسن. وأخرجه البخاري (2412) عن موسى بن إسماعيل، بهذا الإسناد، وفيه قصة. وأخرجه البخاري (6916)، ومسلم (2374) (163) من طريق سفيان الثوري، عن عمرو بن يحيى، به. وهو في "مسند أحمد" (11265)، و"صحيح ابن حبان" (6237).

Marfat.com

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' ابن یحییٰ سے منقول حدیث زیادہ مکمل ہے

4672- حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، يَذْكُرُ عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اِبْرَاهِيمُ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے خیر البریہ! (اے مخلوق میں سب سے بہتر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

4673- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ اَبِي عَمَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَرُّوخَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ، وَاَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ، وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں اولاد آدم کا سردار ہوں۔ سب سے پہلے میرے لیے زمین کو شق کیا جائے گا میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا۔ سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔

4674- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ، وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِيُّ الْمَعْنَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَدْرِي اَتُبَّعٌ لَعِينٌ هُوَ اَمْ لَا، وَمَا اَدْرِي اَعُزَيْرٌ نَبِيٌّ هُوَ اَمْ لَا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے نہیں معلوم کیا "تبع" قوم کے لوگ ملعون ہیں یا نہیں ہیں اور مجھے نہیں معلوم' حضرت "عزیر" نبی تھے یا نہیں تھے۔

4675- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ، الْاَنْبِيَاءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ، وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میں ابن مریم علیہ السلام سے سب سے زیادہ قریب ہوں۔ تمام انبیاء علاتی بھائی ہیں اور میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

بَابٌ فِي رَدِّ الْاِرْجَاءِ

باب: ارجاء (کے نظریے) کی تردید

4676- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، اَخْبَرَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْاِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ: اَفْضَلُهَا

Marfat.com

قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْعَظْمِ عَنِ الطَّرِيْقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِيمَانِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں' ان میں سب سے زیادہ فضیلت اس بات کا اقرار ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور ان میں سب سے کم تر راستے میں سے کسی ہڈی کو دور کرنا ہے اور حیاء بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

4677 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنِي اَبُوْ جَمْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا قَدِمُوا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَرَهُمْ بِالْاِيمَانِ بِاللّٰهِ، قَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيمَانُ بِاللّٰهِ، قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلَاةِ، وَاِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَاَنْ تُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ

❁❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' عبدالقیس قبیلے کا وفد جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کی ہدایت کی۔ آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے عرض کی' اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا اور تم مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا۔

4678 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَ الْعَبْدِ، وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بندے اور کفر کے درمیان (بنیادی نشانی) نماز ترک کرنا ہے۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى زِيَادَةِ الْاِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ

باب: (ایمان میں) اضافے اور کمی کی دلیل

4679 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: مَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَلَا دِيْنٍ اَغْلَبَ لِذِي لُبٍّ مِنْكُنَّ قَالَتْ: وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّيْنِ؟ قَالَ: اَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَاَتَيْنِ شَهَادَةُ رَجُلٍ، وَاَمَّا نُقْصَانُ الدِّيْنِ فَاِنَّ اِحْدَاكُنَّ تُفْطِرُ رَمَضَانَ وَتُقِيمُ اَيَّامًا لَا تُصَلِّي

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے عقل اور دین کے اعتبار سے ایسی ناقص کوئی مخلوق نہیں دیکھی جو تمہاری طرح عقل مند مردوں کی عقل کو رخصت کر دے۔

Marfat.com

ایک خاتون نے عرض کی عقل اور دین میں کمی سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہاں تک عقل کی کمی کا تعلق ہے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی شمار ہوگی اور جہاں تک دین میں کمی کا تعلق ہے تو تم میں سے کوئی ایک رمضان کے روزے ترک کر دیتی ہے اور کچھ دن تک نماز ادا نہیں کرتی۔

4680 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا تَوَجَّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: فَكَيْفَ الَّذِيْنَ مَاتُوا، وَهُمْ يُصَلُّوْنَ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ؟ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ اِيمَانَكُمْ) (البقرة: 143)

❁❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' جب نبی اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کی طرف رخ کیا' لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ)! ان لوگوں کا کیا ہوگا جو ایسے عالم میں فوت ہوئے ہیں جو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ تمہارے ایمان (اعمال) کو ضائع کر دے''۔

4681 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ، وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ، وَاَعْطٰى لِلّٰهِ، وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيمَانَ

❁❁ حضرت ابوامامہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے ناراضگی رکھے' اللہ تعالیٰ کے لئے دے' اللہ تعالیٰ کے لئے نہ دے تو اس نے ایمان کو مکمل کر لیا۔

4682 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مومنین میں ایمان کے اعتبار سے سب سے کامل وہ ہے جو اخلاق میں سب سے زیادہ اچھا ہو۔

4683 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالًا وَلَمْ يُعْطِ رَجُلًا مِنْهُمْ شَيْئًا، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَعْطَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا وَلَمْ تُعْطِ فُلَانًا شَيْئًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْ مُسْلِمٌ حَتّٰى اَعَادَهَا سَعْدٌ ثَلَاثًا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَوْ مُسْلِمٌ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي لَاُعْطِي رِجَالًا وَاَدَعُ مَنْ هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُمْ لَا اُعْطِيهِ شَيْئًا مَخَافَةَ اَنْ يُكَبُّوا فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوهِهِمْ

Marfat.com

❁❁ حضرت عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو کچھ عطا کیا اور ان میں سے ایک شخص کو کچھ عطا نہیں کیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے فلاں اور فلاں کو تو عطا کر دیا ہے لیکن فلاں کو کوئی چیز عطا نہیں کی حالانکہ وہ مومن ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ (مومن ہے) یا مسلمان ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ اپنی بات دہرائی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہی ارشاد فرماتے رہے: وہ (مومن ہے) یا مسلمان ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کچھ لوگوں کو دے دیتا ہوں اور اس شخص کو چھوڑ دیتا ہوں جو میرے نزدیک ان لوگوں سے زیادہ محبوب ہوتا ہے' میں اسے کوئی چیز نہیں دیتا اس اندیشے کی وجہ سے کہ کہیں وہ دوسرے لوگ جہنم میں منہ کے بل گر نہ جائیں۔

4684 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: (قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلٰكِنْ قُوْلُوا اَسْلَمْنَا) (الحجرات: 14) قَالَ: نَرَى اَنَّ الْاِسْلَامَ الْكَلِمَةُ وَالْاِيمَانَ الْعَمَلُ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ تاہم اس میں زہری کے یہ الفاظ ہیں' ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''تم فرمادو تم لوگ مومن نہیں ہو' تم یہ کہو کہ ہم نے اسلام قبول کیا ہے''۔

زہری فرماتے ہیں تم یہ کہہ سکتے ہو کہ اسلام سے مراد (ظاہری طور پر) کلمہ پڑھنا ہے اور ایمان سے مراد عمل کرنا ہے۔

4685 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ح وحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ قَسْمًا، فَقُلْتُ: اَعْطِ فُلَانًا فَاِنَّهُ مُؤْمِنٌ، قَالَ: اَوْ مُسْلِمٌ، اِنِّي لَاُعْطِي الرَّجُلَ الْعَطَاءَ وَغَيْرُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ مَخَافَةَ اَنْ يُكَبَّ عَلٰى وَجْهِهِ

❁❁ حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کچھ تقسیم کیا' میں نے عرض کی: آپ فلاں کو بھی کچھ عطا کیجئے کیونکہ وہ مومن ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (مومن) یا مسلمان ہے۔ میں ایک شخص کو کچھ دے دیتا ہوں جبکہ دوسرا شخص اس سے زیادہ مجھے محبوب ہوتا ہے۔ اس اندیشے کے تحت کہ کہیں وہ (پہلا شخص) منہ کے بل (جہنم میں) نہ گر جائے

4686 - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِي عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

❁❁ واقد بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ ''میرے بعد زمانہ کفر کی طرح ایک دوسرے کو قتل کرنا شروع نہ کر دینا''۔

4685- إسناده صحيح. سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه مختصراً النسائي في "الكبرى" (11453) من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (150) (236) عن ابن أبي عمر، عن سفيان بن عيينة، به. وهو في "مسند أحمد" (1522)، و"صحيح ابن حبان" (163).

Marfat.com

4687- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ اَكْفَرَ رَجُلًا مُسْلِمًا: فَاِنْ كَانَ كَافِرًا، وَاِلَّا كَانَ هُوَ الْكَافِرُ

❁❁ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی شخص کسی مسلمان شخص کو کافر قرار دے تو اگر وہ کافر ہوگا تو ٹھیک ہے ورنہ وہ کہنے والا خود کافر ہو جائے گا۔

4688- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ خَالِصٌ وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْهُنَّ كَانَ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْ نِفَاقٍ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ، وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: چار عادات جس شخص میں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے ایک عادت ہوگی اس میں نفاق کی علامت ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ اسے ترک کر دے' جب وہ بولے تو جھوٹ بولے۔ جب وہ وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب لڑے تو بدزبانی کا مظاہرہ کرے اور جب عہد کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے۔

4689- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْاَنْطَاكِيُّ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزْنِی الزَّانِیْ حِيْنَ يَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوْضَةٌ بَعْدُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' چوری کرنے والا چوری کرتے وقت مومن نہیں رہتا' شراب پینے والا شراب پیتے وقت مومن نہیں رہتا اور توبہ کی گنجائش اس کے بعد بھی باقی رہتی ہے۔

4690- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِیُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ، اَخْبَرَنَا نَافِعٌ يَعْنِیْ ابْنَ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ ابْنُ الْهَادِ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِیَّ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِيْمَانُ كَانَ عَلَيْهِ كَالظُّلَّةِ، فَاِذَا انْقَطَعَ رَجَعَ اِلَيْهِ الْاِيْمَانُ

4689- إسناده صحيح، أبو صالح الأنطاكي: هو محبوب بن موسى، وأبو إسحاق الفزاري: هو إبراهيم بن محمد بن الحارث. وأخرجه البخاري (6810)، ومسلم (57) (104) و (105)، والترمذي (2813)، والنسائي في "الكبرى" (7315) من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في "الكبرى" (7314) من طريق القعقاع بن حكيم، عن أبي صالح، به. وأخرجه البخاري (2475) و (5578) و (6772)، ومسلم (57) (100) و (101) و (102) و (103)، وابن ماجه (3936)، والنسائي في "الكبرى" (5149) و (5150) و (7095 - 7088) من طرق عن أبي هريرة.

Marfat.com

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب آدمی زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل جاتا ہے اور بادل کے ٹکڑے کی طرح اس پر موجود رہتا ہے۔ جب وہ شخص اس سے الگ ہو جاتا ہے تو ایمان اس کی طرف واپس آ جاتا ہے۔

بَابٌ فِیْ الْقَدَرِ

باب: تقدیر کا بیان

4691 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ بِمِنًى، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْقَدَرِيَّةُ مَجُوسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ: اِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ، وَاِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ

❁❁ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''قدریہ'' اس امت کے مجوسی ہیں اگر وہ بیمار ہو جائیں تو تم ان کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ مر جائیں تو تم ان کے جنازے میں شریک نہ ہو۔

4692 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ، مَوْلٰى غُفْرَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ اُمَّةٍ مَجُوسٌ وَمَجُوسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا قَدَرَ، مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ فَلَا تَشْهَدُوْا جَنَازَتَهُ، وَمَنْ مَرِضَ مِنْهُمْ فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ، وَهُمْ شِيعَةُ الدَّجَّالِ، وَحَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّلْحِقَهُمْ بِالدَّجَّالِ

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر امت میں مجوسی ہوتے ہیں اور اس امت کے مجوسی وہ لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ تقدیر کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ ان میں سے جو مر جائے تم اس کے جنازے میں شامل نہ ہو اور ان میں سے جو بیمار ہو جائے تم اس کی عیادت نہ کرو۔ یہ دجال کے گروہ سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے (کہ وہ آخرت میں یا جہنم میں) انہیں دجال کے ساتھ رکھے۔

4693 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ زُرَيْعٍ، وَيَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ، حَدَّثَاهُمْ قَالَا: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَسَامَةُ بْنُ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الْاَرْضِ، فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلٰى قَدْرِ الْاَرْضِ: جَاءَ مِنْهُمُ الْاَحْمَرُ، وَالْاَبْيَضُ، وَالْاَسْوَدُ، وَبَيْنَ ذٰلِكَ، وَالسَّهْلُ، وَالْحَزْنُ، وَالْخَبِيثُ، وَالطَّيِّبُ زَادَ فِیْ حَدِيْثِ يَحْيَى وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَالْاِخْبَارُ فِیْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹھی (بھر مٹی) سے پیدا کیا وہ مٹی اس نے تمام روئے زمین سے لی تھی تو آدم کی اولاد زمین کے حساب سے ہوتی ہے۔ ان میں

Marfat.com

سے کچھ سفید ہیں، کچھ سرخ ہیں اور کچھ ان کے درمیان سیاہ فام ہیں۔ کچھ نرم ہیں کچھ سخت (غمگین) ہیں کچھ خبیث ہیں کچھ اچھے ہیں۔

یحییٰ کی حدیث میں یہاں بھی لفظ ''ان کے درمیان'' استعمال ہوا ہے۔

4694 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ مَنْصُورَ بْنَ الْمُعْتَمِرِ، يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام، قَالَ: كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِالْمِخْصَرَةِ فِي الْاَرْضِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ، مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ اِلَّا كَتَبَ اللَّهُ مَكَانَهَا مِنَ النَّارِ اَوْ مِنَ الْجَنَّةِ، اِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً، اَوْ سَعِيدَةً، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ اَفَلَا نَمْكُثُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ لَيَكُونَنَّ اِلَى السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقْوَةِ لَيَكُونَنَّ اِلَى الشَّقْوَةِ؟ قَالَ: اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ: اَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِلسَّعَادَةِ، وَاَمَّا اَهْلُ الشَّقْوَةِ، فَيُيَسَّرُونَ لِلشَّقْوَةِ ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ: (فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرٰى، وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى) (اللیل: 6)

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ ایک جنازے میں شریک تھے۔ ان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے۔ یہ ''بقیع غرقد'' کی بات ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ تشریف فرما ہوئے۔ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی۔ آپ اس کے ذریعے زمین کریدتے رہے پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: تم میں سے جو بھی شخص پیدا ہوا اس کا جہنم میں مخصوص ٹھکانہ یا جنت میں مخصوص ٹھکانہ طے کر دیا گیا۔ اس کا خوش بخت ہونا یا بد بخت ہونا طے کر دیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حاضرین میں سے ایک فرد نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! تو کیا ہم اس طے کئے ہوئے پر ٹھہر نہ جائیں اور اس عمل کو ترک نہ کر دیں؟ کیونکہ جو شخص سعادت مند ہے وہ سعادت کی طرف ضرور جائے گا اور جو بد بخت ہے وہ بد بخت ضرور ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لئے (اس کے انجام کے اعتبار سے) آسانی کر دی جاتی ہے۔ جہاں تک سعادت مندوں کا تعلق ہے ان کے لئے سعادت کو آسان کر دیا جاتا ہے اور جہاں تک بد بختوں کا تعلق ہے ان کے لئے بد بختی کو آسان کر دیا جاتا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

''اور جو شخص عطا کرے اور پرہیز گاری اختیار کرے اور اچھائی کی تصدیق کرے تو ہم اس کے لئے آسانی فراہم کریں

4694- إسناده صحيح، المعتمر: هو ابن سليمان. وأخرجه النسائي في "الكبرى" (11614) عن محمَّد بن عبد الأعلى، عن المعتمر بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (1362)، ومسلم (2647) (6) من طريق جرير، و (2647) (6) من طريق أبي الأحوص، و (2647) (7) من طريق شعبة، والترمذي (3638) من طريق زائدة بن قدامة، أربعهم عن منصور، به. وأخرجه مسلم (2647) (7)، وابن ماجه (78)، والترمذي (2270)، والنسائي في "الكبرى" (11615) من طريق الأعمش، عن سعد، به. (وإسنادهم أحصر مما هنا. وهو في "مسند أحمد" (621)، و"صحيح ابن حبان" (334) و (335).

Marfat.com

گے اور جو شخص کنجوسی کا مظاہرہ کرے اور لاتعلقی اختیار کرے اور اچھائی کی تکذیب کرے تو ہم اس کے لئے "تنگی" کو آسان کردیں گے۔"

4695 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، قَالَ: كَانَ اَوَّلَ مَنْ تَكَلَّمَ فِی الْقَدَرِ بِالْبَصْرَةِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِیُّ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِیُّ حَاجَّيْنِ، اَوْ مُعْتَمِرَيْنِ، فَقُلْنَا: لَوْ لَقِينَا اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَاهُ عَمَّا يَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ فِی الْقَدَرِ، فَوَفَّقَ اللّٰهُ لَنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ دَاخِلًا فِی الْمَسْجِدِ، فَاكْتَنَفْتُهُ اَنَا وَصَاحِبِیْ فَظَنَنْتُ اَنَّ صَاحِبِیْ سَيَكِلُ الْكَلَامَ اِلَیَّ، فَقُلْتُ: اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اِنَّهُ قَدْ ظَهَرَ قِبَلَنَا نَاسٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ وَيَتَفَقَّرُوْنَ الْعِلْمَ يَزْعُمُوْنَ اَنْ لَا قَدَرَ، وَالْاَمْرَ اُنُفٌ، فَقَالَ: اِذَا لَقِيتَ اُولٰئِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنِّی بَرِیءٌ مِنْهُمْ، وَهُمْ بُرَآءُ مِنِّی، وَالَّذِیْ يَحْلِفُ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَوْ اَنَّ لِاَحَدِهِمْ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا فَاَنْفَقَهُ مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ مِنْهُ حَتّٰی يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يُرَى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا نَعْرِفُهُ، حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰی رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰی فَخِذَيْهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِیَ الزَّكَاةَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْاَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ، قَالَ: فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِيْمَانِ، قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ، قَالَ: اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ، فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ: فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَةِ، قَالَ: مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ: فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِهَا، قَالَ: اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا، وَاَنْ تَرَی الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْيَانِ، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: يَا عُمَرُ، هَلْ تَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: فَاِنَّهُ جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ

❁❁ یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں' تقدیر کے بارے میں سب سے پہلے "معبد جہنی" نے بصرہ میں گفتگو شروع کی۔ میں اور حمید بن عبدالرحمٰن حمیری حج کرنے کے لئے یا شاید عمرہ کرنے کے لئے گئے تو ہم نے سوچا اگر ہماری ملاقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے ہوئی تو ہم ان سے اس شخص کے نظریات کے بارے میں دریافت کریں گے۔ وہ لوگ تقدیر کے بارے میں کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کا موقع فراہم کیا۔

یہ مسجد کے اندر کی بات ہے۔ میں اور میرا ساتھی ان کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ میں نے یہ گمان کیا کہ میرا ساتھی مجھے گفتگو میں پہل کرنے کا موقع دے گا۔ میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! ہماری طرف کچھ لوگ ظاہر ہوئے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں اور علم میں مہارت حاصل کرتے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں' تقدیر کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ یہ سارے معاملات خود بخود چل رہے ہیں تو حضرت

Marfat.com

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں سے ملو تو انہیں بتا دینا کہ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ان کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے نام سے عبداللہ حلف اٹھاتا ہے۔ ان میں سے اگر کسی شخص کے پاس ''احد'' پہاڑ جتنا سونا ہو اور وہ اسے خرچ کر دے تو اللہ تعالیٰ اس وقت تک اسے قبول نہیں کرے گا جب تک وہ شخص تقدیر پر ایمان نہ لے آئے پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سنائی ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

ایک دن ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص ہمارے پاس آیا اس کے کپڑے انتہائی سفید اور بال انتہائی سیاہ تھے' اس پر سفر کا کوئی نشان نظر نہیں آ رہا تھا اور ہم اسے پہچانتے بھی نہیں تھے۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر بیٹھا اس نے اپنے دونوں گھٹنے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کے ساتھ ملائے۔ اپنے دونوں ہاتھ اپنے زانوں پر رکھے اور بولا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے اسلام کے بارے میں بتائیں۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) تم اس بات کی گواہی دو اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر گنجائش ہو تو بیت اللہ کا حج کرو، اس نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمیں اس پر حیرت ہوئی۔ وہ خود ہی سوال کر رہا ہے اور خود ہی آپ کی تصدیق کر رہا ہے' پھر اس نے کہا: آپ مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھو، اس کے فرشتوں' اس کی کتابوں، آخرت کے دن پر ایمان رکھو اور تقدیر پر ایمان رکھو۔ وہ اچھی ہو یا بری ہو' وہ بولا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر وہ بولا: آپ مجھے احسان کے بارے میں بتائیے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ وہ بولا: آپ مجھے قیامت کے بارے میں بتائیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بارے میں جس سے سوال کیا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ وہ بولا: آپ مجھے اس کی نشانیوں کے بارے میں بتائیے؟ آپ نے فرمایا: کنیز اپنے آقا کو جنم دے گی اور تم برہنہ پاؤں اور برہنہ جسم' بکریوں کے غریب چرواہوں کو دیکھو گے کہ وہ ایک دوسرے کے مقابلے میں بلند عمارات تعمیر کریں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر وہ شخص چلا گیا۔ کچھ دیر بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! تم جانتے ہو یہ سوال کرنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جبرائیل تھے اور تمہارے پاس اس لئے آئے تھے کہ تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دیں۔

4696 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَا: لَقِينَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَذَكَرْنَا لَهُ الْقَدَرَ وَمَا يَقُولُونَ فِيهِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ زَادَ قَالَ: وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِيمَا نَعْمَلُ أَفِي شَيْءٍ قَدْ خَلَا أَوْ مَضَى أَوْ فِي شَيْءٍ يُسْتَأْنَفُ الْآنَ؟ قَالَ: فِي شَيْءٍ قَدْ خَلَا وَمَضَى فَقَالَ الرَّجُلُ أَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ: فَفِيمَ الْعَمَلُ؟ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ أَهْلَ النَّارِ يُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ

❁ یحییٰ بن یعمر اور حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں۔ ہماری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہوئی ہم نے ان

Marfat.com

کے سامنے تقدیر کا اور لوگوں کے اس بارے میں نظریات کا ذکر کیا۔

(امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ایک شخص جو ''مزینہ'' یا ''جہینہ'' قبیلے سے تعلق رکھتا تھا اس نے آپ سے دریافت کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم عمل کیوں کریں؟ ایک ایسی چیز کے بارے میں جو پہلے سے طے ہو چکی ہے؟ یا یہ سوچ کر کریں کہ معاملہ اب رونما ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! یہ سوچ کر کرو کہ جو پہلے سے طے ہو چکا ہے' تو اس شخص نے یا حاضرین میں سے کسی شخص نے کہا: پھر عمل کرنے کی ضرورت کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت کے لئے اہل جنت کے سے عمل آسان کر دیئے جاتے ہیں اور اہل جہنم کے لئے اہل جہنم کے سے عمل آسان کر دیئے جاتے ہیں۔

4697 - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ يَعْمَرَ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ، قَالَ: فَمَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: إِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَحَجُّ الْبَيْتِ، وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَالِاغْتِسَالُ مِنَ الْجَنَابَةِ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: عَلْقَمَةُ مُرْجِيءٌ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں کچھ اضافہ ہے۔

اس شخص نے دریافت کیا: اسلام سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا' رمضان کے مہینے میں روزے رکھنا اور غسل جنابت کرنا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (اس روایت کا ایک راوی) علقمہ مرجئ ہے۔

4698 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ بَيْنَ ظَهْرَيْ أَصْحَابِهِ، فَيَجِيءُ الْغَرِيبُ فَلَا يَدْرِي أَيُّهُمْ هُوَ حَتَّى يَسْأَلَ، فَطَلَبْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَ لَهُ مَجْلِسًا يَعْرِفُهُ الْغَرِيبُ إِذَا أَتَاهُ، قَالَ: فَبَنَيْنَا لَهُ دُكَّانًا مِنْ طِينٍ، فَجَلَسَ عَلَيْهِ، وَكُنَّا نَجْلِسُ بِجَنْبَتَيْهِ، وَذَكَرَ نَحْوَ هٰذَا الْخَبَرِ، فَأَقْبَلَ رَجُلٌ فَذَكَرَ هَيْئَتَهُ، حَتَّى سَلَّمَ مِنْ طَرَفِ السِّمَاطِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ: فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4698- إسناده صحيح، جرير: هو ابن عبد الحميد، أبو فروة الهمداني: هو عروة ابن الحارث. وأخرجه البخاري في "خلق أفعال العباد" (189)، والنسائي في "المجتبى" 8/101 - 103، وفي "الكبرى" (5843) من طرق عن جرير بن عبد الحميد، بهذا الإسناد. ورواية البخاري مقتصرة على قصة السؤال عن الإيمان. ورواية النسائي في "الكبرى" مقتصرة على قصة الدكان. وأخرجه البخاري (50)، ومسلم (9) (5) و (6)، وابن ماجه (64) و (4044) من طريق أبي حيان، ومسلم (10) (7) من طريق عمارة بن القعقاع، كلاهما عن أبي زرعة، عن أبي هريرة وحده. ورواياتهم جميعاً دون قصة الدكان، ورواية ابن ماجه الثانية اقتصرت على السؤال عن أشراط الساعة. وهو في "مسند أحمد" (9501)، و"صحيح ابن حبان" (159)

Marfat.com

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھ جایا کرتے تھے۔ کوئی اجنبی شخص آتا تو پہچان نہیں پاتا تھا کہ ان میں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ تو وہ سوال کیا کرتا تھا ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی ایسی چیز بنانے کا ارادہ کیا جس کے اوپر آپ بیٹھیں اور اجنبی شخص آپ کو پہچان سکے جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں' ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مٹی کا ایک چبوترہ بنا دیا۔ آپ اس پر تشریف فرما ہو جاتے تھے ہم آپ کے اردگرد بیٹھ جایا کرتے تھے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے پھر ایک شخص آیا پھر انہوں نے اس کی شکل وصورت کا تذکرہ کیا ہے۔ اس نے حاضرین کے ایک طرف سے سلام کیا اور بولا: السلام علیک یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا۔

4699 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي سِنَانٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ خَالِدٍ الْحِمْصِيِّ، عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ، قَالَ: اَتَيْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَقُلْتُ: لَهُ وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْقَدَرِ، فَحَدِّثْنِي بِشَيْءٍ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُذْهِبَهُ مِنْ قَلْبِي، قَالَ: لَوْ اَنَّ اللّٰهَ عَذَّبَ اَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَاَهْلَ اَرْضِهِ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ، وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ اَعْمَالِهِمْ، وَلَوْ اَنْفَقْتَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ مِنْكَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ، وَتَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَاَنَّ مَا اَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، وَلَوْ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ، قَالَ: ثُمَّ اَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، قَالَ: ثُمَّ اَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، قَالَ: ثُمَّ اَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ

❁❁ ابن دیلمی بیان کرتے ہیں' میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے کہا: تقدیر کے بارے میں میرے ذہن میں ایک خیال ہے۔ آپ مجھے اس کے بارے میں بتائیے! ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نتیجے میں میرے اندیشے کو ختم کر دے تو انہوں نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں اور تمام زمین والوں کو عذاب دینا چاہے اور وہ انہیں عذاب دے تو وہ ان پر کوئی ظلم نہیں کرے گا اگر وہ ان سب پر رحم کرے تو یہ رحمت ان لوگوں کے لئے ان کے اعمال سے زیادہ بہتر ہے۔ اگر تم 'اُحد' پہاڑ جتنا سونا اللہ کی راہ میں خیرات کرو تو اللہ تعالیٰ اسے تمہاری طرف سے اس وقت تک قبول نہیں کرے گا جب تک تم تقدیر پر ایمان نہ لاؤ اور اس بات کا یقین نہ رکھو کہ جو تمہیں ملنا ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ تمہیں نہ ملے اور جو تمہیں نہیں ملنا یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ تمہیں مل جائے۔ اگر تم اس کے علاوہ کسی اور نظریے پر مرو گے تو جہنم میں جاؤ گے۔

راوی بیان کرتے ہیں' پھر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بھی یہی بات بیان کی۔

پھر میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بھی یہی بات بیان کی۔

پھر میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہی بات بیان کی

4700 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ الْهُذَلِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ

Marfat.com

اَبِیْ عَبْلَةَ، عَنْ اَبِیْ حَفْصَةَ، قَالَ: قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ لِابْنِهِ: يَا بُنَيَّ، اِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ حَقِيقَةِ الْاِيمَانِ حَتّٰى تَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَمَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ، فَقَالَ لَهُ: اُكْتُبْ قَالَ: رَبِّ وَمَاذَا اَكْتُبُ؟ قَالَ: اُكْتُبْ مَقَادِيرَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ يَا بُنَيَّ اِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ مَاتَ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا فَلَيْسَ مِنِّی

❁❁ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے میرے بیٹے تم ایمان کی حقیقت کا ذائقہ اس وقت تک نہیں پاسکتے جب تک تم اس بات کا یقین نہ کرو کہ جو تم کو ملنا ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ تمہیں نہ ملے اور جو تمہیں نہیں ملنا یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ تمہیں مل جائے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا پھر اسے حکم دیا کہ تم لکھو! اس نے عرض کی' اے میرے پروردگار! میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم ہر چیز کی تقدیر لکھو۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہوجائے (یعنی قیامت قائم ہونے تک کی تقدیر لکھو)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اے میرے بیٹے! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ ارشاد سنا ہے' جو شخص اس کے علاوہ کسی دوسرے نظریے پر مرے گا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

4701 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ح وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمَعْنٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، سَمِعَ طَاوُسًا، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِحْتَجَّ آدَمُ وَمُوْسٰی، فَقَالَ مُوْسٰی: يَا آدَمُ اَنْتَ اَبُونَا خَيَّبْتَنَا وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ، فَقَالَ آدَمُ: اَنْتَ مُوْسَی اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ، تَلُوْمُنِی عَلٰی اَمْرٍ قَدَّرَهُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِی بِاَرْبَعِينَ سَنَةً؟ فَحَجَّ آدَمُ، مُوْسٰی قَالَ: اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایک دفعہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان بحث ہوگئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام سے کہا اے آدم! آپ ہمارے جد امجد ہیں۔ آپ نے ہمیں محروم کیا اور جنت سے نکلوا دیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: آپ وہی موسیٰ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے لئے منتخب کیا اور آپ کے لئے اپنے دست قدرت سے ''تورات'' تحریر کی۔ آپ ایک ایسے معاملے میں مجھے ملامت کر رہے ہیں جو اس نے میرے مقدر میں' مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے لکھوایا تھا۔

4701- إسناده صحيح. وأخرجه البخاری (6614)، ومسلم (2652) (13)، وابن ماجه (80)، والنسائی فی "الكبرى" (11123) من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاری (3409) و (4736) و (4738) و (7515)، ومسلم (2652) (14) (15)، والترمذی (2268)، والنسائی فی "الكبرى" (10918) و (10919) و (10994) و (11065) و (11122) و (11266) و (11379) من طرق عن أبی هريرة. وبعضهم يزيد فيه على بعض. وهو فی "مسند أحمد" (7387)، و"صحيح ابن حبان" (6179) و (6180).

Marfat.com

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) یوں حضرت آدم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

4702- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مُوسَى قَالَ: يَا رَبِّ، اَرِنَا آدَمَ الَّذِي اَخْرَجَنَا وَنَفْسَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، فَاَرَاهُ اللّٰهُ آدَمَ، فَقَالَ: اَنْتَ اَبُونَا آدَمُ؟ فَقَالَ لَهُ آدَمُ: نَعَمْ، قَالَ: اَنْتَ الَّذِي نَفَخَ اللّٰهُ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَعَلَّمَكَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا وَاَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا حَمَلَكَ عَلَى اَنْ اَخْرَجْتَنَا وَنَفْسَكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ لَهُ آدَمُ: وَمَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا مُوسَى، قَالَ: اَنْتَ نَبِيُّ بَنِي اِسْرَائِيلَ الَّذِي كَلَّمَكَ اللّٰهُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ لَمْ يَجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ رَسُولًا مِنْ خَلْقِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اَفَمَا وَجَدْتَ اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فِيمَ تَلُومُنِي فِي شَيْءٍ سَبَقَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى فِيهِ الْقَضَاءُ قَبْلِي؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى

❁❁ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار تو حضرت آدم علیہ السلام سے میری ملاقات کروا دے جنہوں نے ہمیں اور اپنے آپ کو جنت سے نکلوا دیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے ان کی ملاقات کروائی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: آپ ہمارے جد امجد ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: آپ وہی ہیں جن کے اندر اللہ تعالیٰ نے روح پھونکی تھی اور آپ کو تمام اسماء کا علم عطا کیا تھا اور اس کے حکم کے تحت فرشتوں نے آپ کو سجدہ کیا تھا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: پھر آپ نے ہمیں اور اپنے آپ کو جنت سے کیوں نکلوایا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے ان سے دریافت کیا: آپ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں موسیٰ (علیہ السلام) ہوں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: آپ وہ نبی ہیں جو بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے؟ جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حجاب کے پیچھے سے کلام کیا تھا اور آپ کے اور اپنے درمیان اپنی مخلوق میں سے کوئی پیغام رساں (فرشتہ) نہیں رکھا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: کیا آپ نے یہ بات نہیں پائی ہے کہ اللہ کی کتاب میں یہ بات میری تخلیق سے پہلے طے کر دی گئی تھی؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: آپ ایک ایسے معاملے میں مجھے کیسے ملامت کر سکتے ہیں؟ جس کے بارے میں مجھ سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیصلہ ہو چکا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے اس وقت یہ فرمایا: یوں حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

4703- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اُنَيْسَةَ، اَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ

4703- صحيح لغيره، وهذا إسناد ضعيف، مسلم بن يسار الجهني لم يسمع من عمر، ثم إنه لم يوثقه غير ابن حبان والعجلي، ولم يرو عنه غير عبد الحميد بن عبد الرحمن ابن زيد بن الخطاب، فهو في عداد المجهولين. مالك: هو ابن أنس. وأخرجه الترمذي (3330) من طريق عن، والنسائي في "الكبرى" (11126) عن قتيبة بن سعيد، كلاهما، عن مالك بن أنس، بهذا الإسناد. وهو في "مسند أحمد" (311)، و"صحيح ابن حبان" (6166).

Marfat.com

بْنِ الْخَطَّابِ، اَخْبَرَهُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ، (وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ) (الأعراف: 172) قَالَ: قَرَاَ الْقَعْنَبِيُّ الْاٰيَةَ فَقَالَ عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِيْنِهِ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً، فَقَالَ: خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً، فَقَالَ: خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَفِيمَ الْعَمَلُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ الْجَنَّةَ، وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ النَّار

❁❁ مسلم بن یسار بیان کرتے ہیں' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا

''اور جب تمہارے پروردگار نے اولاد آدم کو ان کی پشت سے نکالا''۔

راوی بیان کرتے ہیں' قعنبی نامی راوی نے اس پوری آیت کو پڑھا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' آپ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا پھر ان کی پشت پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرا تو اس میں سے ان کی اولاد کو نکال دیا' پھر فرمایا: میں نے ان لوگوں کو جنت کے لئے اور اہل جنت کے عمل کے لئے پیدا کیا ہے جو یہ کریں گے۔ پھر ان کی پشت پر ہاتھ پھیر کر ان کی کچھ اولاد کو نکالا اور فرمایا: میں نے انہیں جہنم کے لیے اور اہل جہنم کے سے عمل کرنے کے لیے پیدا کیا ہے۔ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! پھر عمل کیوں کیا جاتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ جب بندے کو جنت کے لئے پیدا کرتا ہے تو اس سے اہل جنت کے سے عمل لیتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اہل جنت کے سے عمل کرتے ہوئے فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دیتا ہے اور وہ کسی بندے کو جہنم کے لیے پیدا کرتا ہے تو اس سے اہل جہنم کے سے عمل لیتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ بندہ مرتا ہے تو اہل جہنم کے سے عمل کر رہا ہوتا ہے تو اس وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کر دیتا ہے۔

4704 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ جُعْثُمٍ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَحَدِيْثُ مَالِكٍ اَتَمُّ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' نعیم بن ربیعہ کہتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول حدیث زیادہ مکمل ہے۔

Marfat.com

4705 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَصْقَلَةَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْغُلَامُ الَّذِيْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا، وَلَوْ عَاشَ لَاَرْهَقَ اَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَكُفْرًا

❁❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: وہ لڑکا جسے حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا اس کی تقدیر میں کافر ہونا لکھا تھا اگر وہ زندہ رہتا تو اپنے ماں باپ کو سرکشی اور کفر کی طرف کھینچ لیتا۔

4706 - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُوْلُ فِيْ قَوْلِهِ (وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ اَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ) (الكهف: 80) وَكَانَ طُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا

❁❁ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے'

''اور جہاں تک لڑکے کا تعلق ہے اس کے ماں باپ مومن تھے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) اسے فطری طور پر کافر پیدا کیا گیا تھا۔

4707 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، فَتَنَاوَلَ رَاْسَهُ فَقَلَعَهُ، فَقَالَ مُوْسَى: (اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً) (الكهف: 74) الْاٰيَةَ

❁❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت خضر علیہ السلام نے ایک لڑکے کو دیکھا جو دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ انہوں نے اس کا سر پکڑا اور اس کو جسم سے الگ کر دیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ''کیا آپ نے ایک پاک جان کو قتل کر دیا ہے۔''

4708 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الْمَعْنَى وَاحِدٌ وَالْاِخْبَارُ، فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا، ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يُبْعَثُ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ: فَيُكْتَبُ رِزْقُهُ، وَاَجَلُهُ، وَعَمَلُهُ، ثُمَّ يُكْتَبُ شَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ

4707- إسناده صحيح، عمرو: هو ابن دينار، واخرجه مطولاً البخاری (122) و (3401) و (4725) و (4726) و (4727)، ومسلم (2380) (170)، والترمذی (3416)، والنسائی فی "الكبرى" (11245) من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. واخرجه مطولاً البخاری (4726) من طريق يعلى بن مسلم، عن سعيد بن جبير، به.

Marfat.com

الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ، اَوْ قِيدُ ذِرَاعٍ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا، وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ، اَوْ قِيدُ ذِرَاعٍ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بات بتائی ہے' آپ سچے ہیں اور آپ کی تصدیق کی گئی ہے: تم میں سے کسی ایک شخص کے نطفے کو اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک رکھا جاتا ہے پھر وہ اتنے ہی عرصے تک جمے ہوئے خون کی شکل میں رہتا ہے پھر وہ اتنے ہی عرصے تک گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جسے چار چیزوں کا حکم دیا جاتا ہے۔ وہ اس کے رزق، اس کی زندگی اور اس کے عمل کو لکھتا ہے پھر وہ یہ تحریر کرتا ہے کہ یہ بدبخت ہے یا نیک بخت ہے پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تم میں سے کوئی ایک شخص اہل جنت کے سے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو تقدیر کا لکھا ہوا اس پر غالب آجاتا ہے اور وہ اہل جہنم کا سا عمل کرتا رہتا ہے اور اس میں داخل ہو جاتا ہے اور تم میں سے کوئی شخص اہل جہنم کا سا عمل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو تقدیر کا لکھا ہوا غالب آجاتا ہے اور وہ اہل جنت کا سا عمل کرتا ہے اور اس میں داخل ہو جاتا ہے۔

4709 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَعُلِمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَفِيمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ؟ قَالَ: كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا یہ طے ہو چکا ہے کہ اہل جہنم اور اہل جنت کون ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! اس نے دریافت کیا: پھر عمل کرنے والے عمل کیوں کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ایک کے لئے وہ (کام) آسان ہو جاتا ہے جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے۔

4710 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ شَرِيكٍ الْهُذَلِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْمُونٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تُجَالِسُوا اَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوهُمْ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' منکرین تقدیر کے ساتھ نہ بیٹھو اور ان کے ساتھ تعلق نہ رکھو۔

Marfat.com

بَابٌ فِيْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ

باب: مشرکین کے بچوں کا حکم

4711 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

❁❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے جو انہوں نے عمل کرنا تھا

4712 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، ح وحَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ، وَكَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْمَعْنَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ذَرَارِيُّ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ: هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِلَا عَمَلٍ؟ قَالَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَرَارِيُّ الْمُشْرِكِينَ؟ قَالَ: مِنْ آبَائِهِمْ قُلْتُ: بِلَا عَمَلٍ؟ قَالَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اہل ایمان کے بچوں (کا انجام کیا ہو گا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنے آباؤ اجداد کے ساتھ ہوں گے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کسی عمل کے بغیر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے جو انہوں نے عمل کرنا تھا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مشرکین کے بچوں کا کیا ہوگا؟ فرمایا: وہ اپنے آباؤ اجداد کے ساتھ ہوں گے۔ میں نے عرض کی: کسی عمل کے بغیر؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے انہوں نے کیا عمل کرنا تھا۔

4713 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ مِنَ الْاَنْصَارِ يُصَلِّي عَلَيْهِ، قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، طُوبَى لِهٰذَا لَمْ يَعْمَلْ شَرًّا وَلَمْ يَدْرِ بِهِ، فَقَالَ: اَوَ غَيْرُ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ، اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ لَهَا اَهْلًا، وَخَلَقَهَا لَهُمْ وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ آبَائِهِمْ، وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا اَهْلًا، وَخَلَقَهَا لَهُمْ وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ آبَائِهِمْ

❁❁ ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انصار کے ایک بچے کو لایا گیا تا کہ آپ اس کی نماز جنازہ ادا کریں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کتنا خوش نصیب ہے کہ اس نے کوئی برائی نہیں کی اور اسے کسی برائی تک پہنچنے کا موقع ہی نہیں ملا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! کیا اس سے

4711- اسناده صحيح، ابو عوانة: هو وضاح بن عبد الله اليشكري، وابو بشر: هو جعفر بن إياس. واخرجه البخاري (1383) و (6597)، والنسائي في "الكبرى" (2089) من طريق شعبة، والنسائي (2090) من طريق هشيم، كلاهما عن ابي بشر، بهذا الاسناد. واخرجه مسلم (2660) عن يحيى بن يحيى، عن ابي عوانة، به.

Marfat.com

مختلف معاملہ نہیں ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کر دیا ہے اور اس کے لئے اس کے اہل کو بھی پیدا کر دیا ہے۔ اس نے اس جنت کو ان کے لئے (اس وقت) پیدا کیا ہے جبکہ وہ اس وقت اپنی آباؤ اجداد کی پشتوں میں تھے اور اس نے جہنم کو بھی پیدا کیا ہے اور اس کے اہل کو بھی پیدا کیا ہے۔ اس نے جہنم کو ان لوگوں کے لئے پیدا کیا ہے حالانکہ وہ اس وقت اپنی آباؤ اجداد کی پشتوں میں تھے۔

4714 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ، كَمَا تَنَاتَجُ الْاِبِلُ مِنْ بَهِيْمَةٍ جَمْعَاءَ، هَلْ تُحِسُّ مِنْ جَدْعَاءَ؟ قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَفَرَاَيْتَ مَنْ يَّمُوْتُ وَهُوَ صَغِيْرٌ؟ قَالَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِيْنَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے۔ اس کے ماں باپ اسے یہودی یا عیسائی بنا دیتے ہیں جیسے ہر اونٹ کو اس کی ماں صحیح جنم دیتی ہے۔ کیا تم کو اس میں کوئی کان کٹا ہوا ملتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو بچپن میں فوت ہو جائے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے جو وہ عمل کرتا۔

4715 - قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: قُرِءَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِيْنٍ وَاَنَا اَسْمَعُ، اَخْبَرَكَ يُوْسُفُ بْنُ عَمْرٍو، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا، قِيْلَ لَهُ: اِنَّ اَهْلَ الْاَهْوَاءِ يَحْتَجُّوْنَ عَلَيْنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، قَالَ مَالِكٌ: احْتَجَّ عَلَيْهِمْ بِآخِرِهِ، قَالُوا: اَرَاَيْتَ مَنْ يَّمُوْتُ وَهُوَ صَغِيْرٌ، قَالَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِيْنَ

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت حارث بن مسکین کے سامنے پڑھی گئی میں اس وقت وہاں موجود تھا (اس کے بعد انہوں نے اس حدیث کی سند نقل کی ہے)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا بدمذہب لوگ اس حدیث کے ذریعے ہمارے خلاف دلیل پیش کرتے ہیں' تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تم ان کے خلاف اس حدیث کے آخری حصے کو بطور دلیل پیش کرو (یعنی) پھر لوگوں نے دریافت کیا تھا جو شخص بچپن میں فوت ہو جائے۔ اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے جو وہ عمل کرتے۔

4716 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَ: سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ، يُفَسِّرُ حَدِيْثَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ: هٰذَا عِنْدَنَا حَيْثُ اَخَذَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ فِيْ اَصْلَابِ آبَائِهِمْ حَيْثُ قَالَ: (اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى) (الأعراف: 172)

❁❁ حماد بن سلمہ اس حدیث کی وضاحت کرتے ہیں۔

4714- إسناده صحيح. القعنبى: هو عبد الله بن مسلمة، وابو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: هو: عبد الرحمن بن هرمز. وهو فى "الموطا" 1/ 241. واخرجه البخارى (1359) و (1385) و (4775) و (6599) و (6600)، ومسلم (2658) (25 - 22)، والترمذى (2274) و (2275) من طرق عن ابى هريرة. والألفاظ بنحوه وبعضهم يزيد فيه على بعض. وهو فى "مسند احمد" (7181) و (7445)، و"صحيح ابن حبان" (128) و (133).

Marfat.com

''ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے''

وہ فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے آباؤ اجداد کی پشتوں میں ان سے یہ عہد لے لیا تھا اس وقت اس نے جب فرمایا تھا: کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

4717 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي زَائِدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَائِدَةُ وَالْمَوْءُ وْدَةُ فِي النَّارِ قَالَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا: قَالَ اَبِي فَحَدَّثَنِي اَبُو اِسْحَاقَ، اَنَّ عَامِرًا، حَدَّثَهُ بِذٰلِكَ عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: زندہ درگور کرنے والی اور زندہ درگور کی جانے والی جہنم میں ہوں گی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

4718 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَيْنَ اَبِي؟ قَالَ: اَبُوكَ فِي النَّارِ فَلَمَّا قَفَّى قَالَ: اِنَّ اَبِي وَاَبَاكَ فِي النَّارِ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرا باپ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہارا باپ جہنم میں ہے جب وہ مڑ کر جانے لگا تو آپ نے فرمایا: میرا باپ (یعنی چچا) اور تمہارا باپ جہنم میں ہیں۔

4719 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شیطان آدم کے بیٹے کی رگوں میں گردش کرتا ہے۔

4720 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَسَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ شَرِيكٍ الْهُذَلِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُجَالِسُوا اَهْلَ الْقَدَرِ، وَلَا تُفَاتِحُوهُمُ الْحَدِيثَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قدریوں (یعنی تقدیر کا انکار کرنے والوں) کے ساتھ نہ بیٹھو اور ان کے ساتھ لین دین نہ کرو۔

بَابٌ فِي الْجَهْمِيَّةِ

باب: جہمیہ کا بیان

4721 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

Marfat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى يُقَالَ: هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ ایک دوسرے سے (مختلف طرح کے) سوالات کرتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا اللہ تعالیٰ نے تو مخلوق کو پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو جو شخص کوئی ایسی چیز پائے تو وہ یہ کہے: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں۔

4722 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، مَوْلٰى بَنِي تَيْمٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: فَذَكَرَ نَحْوَهُ، قَالَ: فَإِذَا قَالُوا ذٰلِكَ فَقُوْلُوا: اللّٰهُ أَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ثُمَّ لِيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ مِنَ الشَّيْطَانِ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب وہ لوگ یہ کہیں تو تم یہ کہو اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اس نے کسی کو جنم نہیں دیا اور نہ ہی اس کو جنم دیا گیا ہے اور اس کا کوئی ہم سر نہیں ہے۔

پھر آدمی کو چاہئے کہ وہ اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔

4723 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، قَالَ: كُنْتُ فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ فِيهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرَّتْ بِهِمْ سَحَابَةٌ، فَنَظَرَ إِلَيْهَا، فَقَالَ: مَا تُسَمُّوْنَ هٰذِهِ؟ قَالُوا: السَّحَابَ، قَالَ: وَالْمُزْنَ قَالُوا: وَالْمُزْنَ، قَالَ: وَالْعَنَانَ قَالُوا: وَالْعَنَانَ

قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ: لَمْ أُتْقِنِ الْعَنَانَ جَيِّدًا قَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ؟ قَالُوا: لَا نَدْرِي، قَالَ: إِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا إِمَّا وَاحِدَةٌ أَوِ اثْنَتَانِ أَوْ ثَلَاثٌ وَسَبْعُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ السَّمَاءُ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلٰى سَمَاءٍ، ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ أَوْعَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِمْ وَرُكَبِهِمْ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلٰى سَمَاءٍ، ثُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِهِمُ الْعَرْشُ مَا بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلٰى سَمَاءٍ، ثُمَّ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَوْقَ ذٰلِكَ

٭٭ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں چند لوگوں کے ہمراہ 'بطحاء' میں موجود تھا۔ ان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل تھے ایک بادل گزرا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: تم اسے کیا کہتے ہو لوگوں نے جواب دیا: ''سحاب''۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مزن'' بھی کہتے ہو لوگوں نے عرض کی: ''مزن'' بھی کہتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنان'' بھی کہتے ہو لوگوں نے عرض کی: ''عنان'' بھی کہتے ہیں۔

Marfat.com

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لفظ ''عنان'' کے بارے میں مجھے مستند طور پر یاد نہیں ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ آسمان اور زمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی: ہم نہیں جانتے! تو آپ نے فرمایا: ان دونوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جو 71 (راوی کو شک ہے یا شاید) 72 یا 73 برس کی مسافت پر محیط ہے پھر اس کے اوپر والا آسمان اتنے ہی فاصلے پر ہے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات آسمان گنوائے' تو ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے۔ اس کے نیچے والے اور اوپر والے حصے کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان کے درمیان ہے پھر اس کے اوپر آٹھ فرشتے ہیں جن کے پاؤں اور گھٹنوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان کے درمیان ہے پھر ان کی پشت کے اوپر عرش ہے جس کے نیچے والے اور اوپر والے حصے کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان کے درمیان ہے پھر اس کے اوپر اللہ تعالیٰ ہے۔

4724 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ سُرَيْجٍ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَا: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ قَيْسٍ، عَنْ سِمَاكٍ، بِاِسْنَادِهٖ وَمَعْنَاهُ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4725 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ سِمَاكٍ بِاِسْنَادِهٖ وَمَعْنَى هٰذَا الْحَدِيْثِ الطَّوِيْلِ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4726 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الرِّبَاطِیُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ اَحْمَدُ: كَتَبْنَاهُ مِنْ نُسْخَتِهٖ وَهٰذَا لَفْظُهٗ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ، يُحَدِّثُ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِیٌّ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، جُهِدَتِ الْاَنْفُسُ، وَضَاعَتِ الْعِيَالُ، وَنُهِكَتِ الْاَمْوَالُ، وَهَلَكَتُ الْاَنْعَامُ، فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا فَاِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللّٰهِ وَنَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْحَكَ اَتَدْرِیْ مَا تَقُوْلُ؟ وَسَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِیْ وُجُوْهِ اَصْحَابِهٖ، ثُمَّ قَالَ: وَيْحَكَ اِنَّهٗ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ خَلْقِهٖ، شَاْنُ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ، وَيْحَكَ اَتَدْرِیْ مَا اللّٰهُ، اِنَّ عَرْشَهٗ عَلٰى سَمَاوَاتِهٖ لَهٰكَذَا وَقَالَ بِاَصَابِعِهٖ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَيَئِطُّ بِهٖ اَطِيْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِیْ حَدِيْثِهٖ: اِنَّ اللّٰهَ فَوْقَ عَرْشِهٖ، وَعَرْشُهٗ فَوْقَ سَمَاوَاتِهٖ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ، وَقَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى: وَابْنُ الْمُثَنّٰى، وَابْنُ بَشَّارٍ، عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عُتْبَةَ، وَجُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ وَالْحَدِيْثُ بِاِسْنَادِ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ هُوَ الصَّحِيْحُ وَافَقَهٗ عَلَيْهِ جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، وَعَلِیُّ بْنُ الْمَدِيْنِیِّ، وَرَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، كَمَا قَالَ اَحْمَدُ، اَيْضًا وَكَانَ

Marfat.com

سَمَاعُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، وَابْنِ الْمُثَنّٰى، وَابْنِ بَشَّارٍ مِنْ نُسْخَةٍ وَاحِدَةٍ فِيمَا بَلَغَنِي

❁❁ حضرت جبیر بن محمد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! لوگ مصیبت کا شکار ہو چکے ہیں۔ گھر والے تباہ ہو رہے ہیں۔ مال برباد ہو رہے ہیں۔ مویشی ہلاک ہو رہے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے بارش کی دعا کیجئے! ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کو شفیع کے طور پر پیش کرتے ہیں اور آپ کی بارگاہ میں اللہ تعالیٰ کی سفارش پیش کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو کیا تم جانتے ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ پھر نبی اکرم ﷺ نے سبحان اللہ پڑھا آپ سبحان اللہ مسلسل پڑھتے رہے یہاں تک کہ اس بات کا اندازہ آپ کے اصحاب سے ہو گیا (یعنی ان کے چہرے پر بھی پریشانی کے آثار ظاہر ہوئے) پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو۔ اللہ تعالیٰ کو اس کی مخلوق میں سے کسی کے سامنے شفیع کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے کہیں بلند ہے۔ تمہارا ستیاناس ہو کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کتنا عظیم ہے؟ اس کا عرش اس کے آسمانوں کے اوپر اس طرح ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے فرمایا: یوں جیسے اس کے اوپر "قبہ" ہوتا ہے اور وہ اس عرش پر یوں چرچراتا ہے جیسے سوار کی وجہ سے پالان چرچراتا ہے۔

ابن بشار نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ پھر بے شک اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے اوپر ہے اور اس کا عرش تمام آسمانوں کے اوپر ہے۔ اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: احمد بن سعید کے حوالے سے منقول روایت زیادہ صحیح ہے۔ ایک جماعت نے اس کی تائید کی ہے جن میں یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی شامل ہیں۔

ایک جماعت نے اسے ابن اسحاق کے حوالے سے نقل کیا ہے جیسا کہ احمد نے بھی یہ بات بیان کی ہے۔

ہم تک جو اطلاع پہنچی ہے اس کے مطابق عبداعلیٰ اور ابن مثنیٰ اور ابن بشار نے ایک ہی نسخے سے سماع کیا ہے۔

4727 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُذِنَ لِي اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللّٰهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ، اِنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِهِ اِلٰى عَاتِقِهِ مَسِيرَةُ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: انہوں نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ اجازت دی گئی ہے کہ میں عرش کو تھامنے والے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں میں سے ایک فرشتے کے بارے میں بتاؤں اس کے کان کی لو سے لے کر کندھے کے درمیان تک سات سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔

4728 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ يَعْنِي ابْنَ عِمْرَانَ، حَدَّثَنِي اَبُو يُونُسَ سُلَيْمُ بْنُ جُبَيْرٍ مَوْلٰى اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ

Marfat.com

يَقْرَأُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا) (النساء: 58) اِلٰى قَوْلِهِ تَعَالٰى (سَمِيعًا بَصِيرًا) (النساء: 58) قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ اِبْهَامَهُ عَلٰى اُذُنِهِ، وَالَّتِيْ تَلِيهَا عَلٰى عَيْنِهِ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا وَيَضَعُ اِصْبَعَيْهِ، قَالَ ابْنُ يُونُسَ: قَالَ الْمُقْرِءُ: يَعْنِي: اِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ، يَعْنِيْ اَنَّ لِلّٰهِ سَمْعًا وَبَصَرًا

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَهٰذَا رَدٌّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی۔

''بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے اہل کے سپرد کرو''

یہ آیت یہاں تک ہے ''سننے والا ہے دیکھنے والا ہے''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے' آپ نے اپنے انگوٹھے کو اپنے کان پر رکھا اور اپنی انگلی کو اپنی آنکھ پر رکھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے' آپ نے اس آیت کو تلاوت کیا اور اپنی دو انگلیوں کو رکھا۔

ابن یونس بیان کرتے ہیں' مقری فرماتے ہیں: یعنی انا للہ سمیع بصیر پڑھی۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی سماعت اور بصارت ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ جہمیہ (فرقے کے ماننے والوں) کی تردید ہے۔

بَابٌ فِي الرُّؤْيَةِ

باب: دیدارِ الٰہی کا بیان

4729 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، وَوَكِيعٌ، وَاَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا، فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْلَةَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ، فَقَالَ: اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُّونَ فِيْ رُؤْيَتِهِ، فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ ق (سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا) طه:130

4729- اسناده صحيح. جرير: هو ابن عبد الحميد، ووكيع: هو ابن الجراح، وأبو أسامة: هو حماد بن أسامة. وأخرجه مسلم (633) (212) عن أبو بكر بن ابى شيبة، عن ابى اسامة ووكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه (177) عن علي بن محمّد، والترمذى (2727) عن هناد، كلاهما عن وكيع، به. وقال الترمذي: هذا حديث صحيح. وأخرجه البخاري (4851) عن إسحاق بن ابراهيم، عن جرير، به. وأخرجه البخارى (554)، ومسلم (633) (211) و(212)، وابن ماجه (177)، والنسائى فى "الكبرى" (460) و(7714) و(11267) و(11460) من طرق عن إسماعيل ابن ابى خالد، به.

Marfat.com

❁❁ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا' یہ چودھویں رات کی بات ہے آپ نے فرمایا: تم لوگ عنقریب اپنے پروردگار کی اسی طرح زیارت کرو گے جیسے تم اس (چاند) کو دیکھ رہے ہو تمہیں اسے دیکھنے میں کوئی الجھن پیش نہیں آرہی اگر تم سے ہو سکے تو سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے والی نماز نہ چھوڑنا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

''اپنے پروردگار کی حمد کے ہمراہ اس کی تسبیح بیان کرو سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے''

4730 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ نَاسٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَنَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ اِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' کچھ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا دوپہر کے وقت جب کوئی بادل نہ ہو تو تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی مشکل پیش آتی ہے؟ تو لوگوں نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا چودھویں رات میں جب کوئی بادل نہ ہو تو تمہیں چاند کو دیکھنے میں کوئی مشکل پیش آتی ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے میں بھی تمہیں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی جیسے تمہیں ان دونوں کو دیکھنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔

4731 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، ح وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ الْمَعْنَى، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعٍ، - قَالَ مُوسَى: ابْنِ عُدُسٍ -، عَنْ اَبِي رَزِينٍ، - قَالَ مُوسَى: الْعُقَيْلِيِّ - قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَكُلُّنَا يَرَى رَبَّهُ؟ قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ: مُخْلِيًا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَا آيَةُ ذٰلِكَ فِي خَلْقِهِ؟ قَالَ: يَا اَبَا رَزِينٍ، اَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ؟ قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ: لَيْلَةَ الْبَدْرِ مُخْلِيًا بِهِ ثُمَّ اتَّفَقَا: قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَاللّٰهُ اَعْظَمُ قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ: قَالَ: فَاِنَّمَا هُوَ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ فَاللّٰهُ اَجَلُّ وَاَعْظَمُ

❁❁ حضرت ابورزین موسیٰ عقیلی رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا ہم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کی زیارت کرے گا؟

4730--إسناده صحيح .سفيان :هو ابن عيينة، وابو صالح :هو ذكوان السمان. واخرجه ابن ماجه (178)، والترمذى (2731) من طريق سليمان بن مهران الأعمش، عن أبى صالح، عن ابى هريرة. واخرجه البخارى (806) و (6573)، ومسلم (182) (300) من طريق ابن شهاب الزهرى، عن سعيد بن المسيب وعطاء بن يزيد، كلاهما عن ابى هريرة. واخرجه مطولاً ومختصراً البخارى (6573) و (7437)، ومسلم (182) (299)، والنسائى فى "الكبرى" (11424) و (11573) من طريق ابن شهاب الزهرى، عن عطاء بن يزيد، عن ابى هريرة.

Marfat.com

ابن معاذ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: کیا قیامت کے دن ہر شخص الگ سے پروردگار کی زیارت کرے گا اور اس کی نشانی اس کی مخلوق میں کیا ہوگی؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابورزین! کیا تم میں سے ہر ایک چاند کو نہیں دیکھ سکتا؟

ابن معاذ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: چودھویں رات میں تنہا چاند کو نہیں دیکھتا؟

میں نے عرض کی جی ہاں! تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تو سب سے عظیم ہے۔

ابن معاذ فرماتے ہیں: یہ تو اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شان تو اس سے کہیں زیادہ بلند ہے۔

بَابٌ فِي الرَّدِّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ

باب: جہمیہ فرقے کی تردید

4732- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، اَنَّ اَبَا اُسَامَةَ، اَخْبَرَهُمْ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ، قَالَ: قَالَ سَالِمٌ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَطْوِي اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِكُ، اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ؟ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ؟ ثُمَّ يَطْوِي الْاَرَضِينَ، ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ: بِيَدِهِ الْاُخْرَى، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِكُ، اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ؟ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ؟

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ لے گا پھر انہیں اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑے گا پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں! زمین کے حکمران کہاں ہیں؟ تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟ پھر تمام زمینوں کو لپیٹے گا پھر انہیں پکڑے گا۔

ابن علاء کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: اپنے دوسرے ہاتھ میں پکڑے گا اور پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، زمینی حکمران کہاں ہیں؟ تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟

4733- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَعَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ، فَيَقُوْلُ: مَنْ يَدْعُوْنِي فَاَسْتَجِيبَ لَهُ؟ مَنْ يَسْاَلُنِي فَاُعْطِيَهُ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَاَغْفِرَ لَهُ؟

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارا پروردگار روزانہ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے جب رات کا آخری حصہ باقی رہ جاتا ہے پھر وہ فرماتا ہے' کون ہے جو مجھ سے دعا کرے؟ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے؟ میں اسے عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں؟

Marfat.com

بَابٌ فِيْ الْقُرْآنِ

باب: قرآن (کے بارے میں جو کچھ منقول ہے)

4734 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَى النَّاسِ فِيْ الْمَوْقِفِ، فَقَالَ: اَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِيْ اِلٰى قَوْمِهِ، فَاِنَّ قُرَيْشًا قَدْ مَنَعُونِيْ اَنْ اُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّي

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات میں لوگوں کے سامنے تشریف لے جاتے تھے اور فرماتے تھے' کیا کوئی شخص مجھے اپنی قوم کے پاس لے جائے گا۔ قریش تو مجھے اس بات سے روکتے ہیں کہ میں اپنے پروردگار کے کلام کی تبلیغ کروں۔

4735 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ - وَكُلٌّ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً، مِنَ الْحَدِيْثِ - قَالَتْ: وَلَشَأْنِيْ فِيْ نَفْسِي كَانَ اَحْقَرَ مِنْ اَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيَّ بِاَمْرٍ يُتْلَى

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میرے نزدیک میری اتنی حیثیت نہیں تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں ایسا کلام (نازل کرے) جس کی تلاوت کی جائے۔

4736 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ، اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ يَعْنِيْ الشَّعْبِيَّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَهْرٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّجَاشِيِّ فَقَرَاَ ابْنٌ لَهُ آيَةً مِنَ الْاِنْجِيلِ فَضَحِكْتُ فَقَالَ اَتَضْحَكُ مِنْ كَلَامِ اللّٰهِ

❁❁ حضرت عامر بن شہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نجاشی کے پاس موجود تھا۔ اس کے بیٹے نے انجیل کی ایک آیت پڑھی تو میں ہنس پڑا تو نجاشی بولا: کیا تم اللہ کے کلام پر ہنس رہے ہو؟

4737 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ ثُمَّ يَقُوْلُ: كَانَ اَبُوكُمْ يُعَوِّذُ بِهِمَا اِسْمَاعِيلَ وَاِسْحَاقَ

4737- إسناده صحيح. جرير: هو ابن عبد الحميد، ومنصور: هو ابن المعتمر. وأخرجه البخاري (3371) عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في "الكبرى" (10779) عن محمد بن قدامة، عن جرير، به. وأخرجه ابن ماجه (3525)، والترمذي (2188)، والنسائي في "الكبرى" (7679) و (10778) من طريق سفيان الثوري، عن منصور، به. وهو في "مسند أحمد" (2112)، و"صحيح ابن حبان" (1012) و (1013).

Marfat.com

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْقُرْآنَ لَيْسَ بِمَخْلُوقٍ

❁❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کو یہ پڑھ کر دم کرتے تھے۔

''میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ذریعے پناہ میں دیتا ہوں' ہر شیطان' اذیت دینے والی چیز اور لگ جانے والی نظر کے شر سے''۔

پھر آپ یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے: تمہارے جد امجد (حضرت ابراہیم علیہ السلام) ان کلمات کے ذریعے حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق کو دم کیا کرتے تھے۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن مخلوق نہیں ہے۔

4738- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا تَكَلَّمَ اللّٰهُ بِالْوَحْيِ، سَمِعَ اَهْلُ السَّمَاءِ لِلسَّمَاءِ صَلْصَلَةً كَجَرِّ السِّلْسِلَةِ عَلَى الصَّفَا، فَيُصْعَقُوْنَ، فَلَا يَزَالُوْنَ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ جِبْرِيْلُ، حَتّٰى اِذَا جَاءَ هُمْ جِبْرِيْلُ فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: يَا جِبْرِيْلُ مَاذَا قَالَ رَبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: الْحَقَّ، فَيَقُوْلُوْنَ: الْحَقَّ، الْحَقَّ

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ وحی سے متعلق کلام کرتا ہے تو آسمان والے اسے سنتے ہیں اور بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ اسی حالت میں رہتے ہیں یہاں تک کہ جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس آتے ہیں تو ان کے دلوں کی کچھ کیفیت ٹھیک ہوتی ہے تو وہ دریافت کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں اے جبرائیل علیہ السلام! تمہارے پروردگار نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ تو جبرائیل علیہ السلام جواب دیتے ہیں: حق فرمایا ہے! تو وہ سب یہ کہتے ہیں: حق فرمایا ہے' حق فرمایا ہے۔

بَابٌ فِيْ الشَّفَاعَةِ

باب: شفاعت کا بیان

4739- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا بَسْطَامُ بْنُ حُرَيْثٍ، عَنْ اَشْعَثَ الْحُدَّانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہوگی۔

4740- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَيُسَمَّوْنَ

4739- اسنادہ صحیح، اشعث الحدانی: هو اشعث بن عبد الله بن جابر الحدانی. واخرجه الترمذی (2604) من طریق معمر، عن ثابت، عن انس. وهو فی "مسند احمد" (13222)، و"صحیح ابن حبان" (6468).

Marfat.com

الْجَهَنَّمِيِّينَ

❁❁ حضرت عمران بن حصین نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے جہنم سے کچھ لوگ نکلیں گے اور جنت میں داخل ہو جائیں گے اور انہیں ''جہنمیوں'' کا نام دیا جائے گا۔

4741 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَاْكُلُوْنَ فِيهَا وَيَشْرَبُوْنَ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' اہل جنت اس میں کھائیں گے بھی اور پئیں گے بھی۔

بَابٌ فِیْ ذِكْرِ الْبَعْثِ وَالصُّوْرِ

باب: دوبارہ زندہ ہونے اور صور کا تذکرہ

4742 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِیْ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَسْلَمُ، عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الصُّوْرُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' صور ایک سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔

4743 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ ابْنِ آدَمَ تَاْكُلُ الْاَرْضُ، اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ابن آدم (کے جسم کے) ہر حصے کو زمین کھالے گی سوائے ریڑھ کی ہڈی کے مخصوص حصے کے کیونکہ اس سے اسے تخلیق کیا گیا اور اس سے اسے دوبارہ بنایا جائے گا۔

بَابٌ فِیْ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

باب: جنت اور جہنم کی تخلیق

4744 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

4743- إسناده صحيح. مسدد: هو ابن مسرهد، والمعتمر: هو ابن سليمان بن طرخان التيمي. وأسلم: هو العجلي الربعي. وأخرجه الترمذي (2599) و (3525)، والنسائي في "الكبرى" (11250) و (11317) و (11392) من طرق عن سليمان بن طرخان التيمي، بهذا الإسناد. وهو في "مسند أحمد" (6507)، و"صحيح ابن حبان" (7312).

4744- إسناده صحيح، القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة، ومالك: هو ابن أنس، وأبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: هو عبد الرحمن بن هرمز. وهو عند مالك في "الموطأ" 1/ 239 "، ومن طريقه أخرجه النسائي في "المجتبى" 1/ 112 - 4/ 111 "

Marfat.com

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِيلَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا، ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ اَنْ لَا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ: فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا، فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ اَنْ لَا يَبْقَى اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا تو جبرائیل علیہ السلام سے کہا: جاؤ اور اس کو دیکھو۔ جب وہ گئے اور اسے دیکھا تو واپس آ کر عرض کی: اے میرے پروردگار' تیری عزت کی قسم! جو بھی شخص اس کے بارے میں سنے گا وہ اس میں داخل ہو جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو ناپسندیدہ صورتحال کے ذریعے ڈھانپ دیا اور فرمایا: اے جبرائیل علیہ السلام جاؤ اور اس کا جائزہ لو۔ جب وہ گئے اور انہوں نے اس کا جائزہ لیا تو واپس آ کر انہوں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار' تیری عزت کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ کوئی بھی شخص اس میں داخل نہیں ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کیا تو فرمایا: اے جبرائیل علیہ السلام! جاؤ اور اس کا جائزہ لو' وہ گئے اور انہوں نے اسے دیکھا تو واپس آ کر عرض کی: اے میرے پروردگار' تیری عزت کی قسم! جو بھی شخص اس کے بارے میں سنے گا وہ اس میں داخل نہیں ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے شہوات کے ذریعے ڈھانپ دیا اور فرمایا: اے جبرائیل علیہ السلام جاؤ اور اسے دیکھو۔ جب جبرائیل علیہ السلام نے اسے دیکھا تو عرض کی: تیرے جلال اور عزت کی قسم! مجھے یہ اندیشہ ہے کہ ہر شخص اس میں داخل ہوگا۔

بَابٌ فِي الْحَوْضِ

باب: حوض کا بیان

4745 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُسَدَّدٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضًا مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ

❁❁ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تمہارے آگے حوض ہوگا' اس کے دونوں کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا ''جرباء'' اور ''اذرح'' کے درمیان ہے۔

4746 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي حَمْزَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ

4745- إسناده صحيح، أيوب: هو ابن أبي تميمة. وأخرجه مسلم (2299) عن أبي الربيع الزهراني وأبي كامل الجحدري، كلاهما عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (6577)، ومسلم (2299)، من طريق عبيد الله، ومسلم (2299) (34) من طريق موسى بن عقبة، و(2299) من طريق عمر بن محمد، كلاتهم عن نافع، به. وهو في "مسند أحمد" (4723)، و "صحيح ابن حبان" (6453).

Marfat.com

اَرْقَمَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَقَالَ: مَا اَنْتُمْ جُزْءٌ مِنْ مِائَةِ اَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَّرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ قَالَ: قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: سَبْعُ مِائَةٍ اَوْ ثَمَانِ مِائَةٍ

❁❁ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔ ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ آپ نے فرمایا: جتنے لوگ میرے حوض پر آئیں گے تم ان کا ایک لاکھواں حصہ بھی نہیں ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' آپ لوگوں کی تعداد اس وقت کتنی تھی۔ انہوں نے جواب دیا: سات سو تھی یا شاید آٹھ سو تھی۔

4747 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: اَغْفَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِغْفَاءَةً، فَرَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا، فَاِمَّا قَالَ لَهُمْ، وَاِمَّا قَالُوا لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ ضَحِكْتَ؟ فَقَالَ: اِنَّهُ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُوْرَةٌ فَقَرَاَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ حَتّٰى خَتَمَهَا، فَلَمَّا قَرَاَهَا قَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْكَوْثَرُ؟ قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: فَاِنَّهُ نَهْرٌ وَّعَدَنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيْرٌ، عَلَيْهِ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ اُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، آنِيَتُهُ عَدَدُ الْكَوَاكِبِ

❁❁ مختار بن فلفل بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اونگھ آ گئی۔ جب آپ نے سر مبارک اٹھایا تو آپ مسکرا رہے تھے۔ لوگوں نے آپ سے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کیوں مسکرا رہے ہیں تو آپ نے فرمایا: ابھی میرے اوپر یہ سورت نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے (ان آیات کی) تلاوت کی۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں جو رحمان اور رحیم ہے (وہ فرماتا ہے):

بے شک ہم نے تمہیں الکوثر عطا کی ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پوری سورت کو تلاوت کیا۔ جب آپ نے اسے پڑھ لیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو ''کوثر'' سے مراد کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک نہر ہے جس کا میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ کیا ہے' یہ جنت میں ہے۔ اس میں بہت زیادہ بھلائی ہے' اس پر ایک حوض ہے' میری امت کے لوگ قیامت کے دن اس حوض پر آئیں گے۔ اس کے کوزے ستاروں کی تعداد جتنے ہیں۔

4748 - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمَّا عُرِجَ بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ، اَوْ كَمَا قَالَ: عُرِضَ لَهُ نَهْرٌ حَافَتَاهُ الْيَاقُوتُ الْمُجَوَّفُ، اَوْ قَالَ: الْمُجَوَّفُ، فَضَرَبَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعَهُ يَدَهُ، فَاسْتَخْرَجَ مِسْكًا، فَقَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَلَكِ الَّذِي مَعَهُ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: الْكَوْثَرُ الَّذِي اَعْطَاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو آپ جنت میں تھے (راوی کو شک

4748- إسناده صحيح. المعتمر: هو ابن سليمان بن طرخان. وأخرجه البخاري (4964) و(6581)، والترمذي (3653) و(3654)، والنسائي في "الكبرى" (11469) من طرق عن قتادة، عن أنس. وأخرجه النسائي (11642) من طريق حميد الطويل، عن أنس. وهو في "مسند أحمد" (12008) و(12675)، و"صحيح ابن حبان" (6474).

Marfat.com

ہے شاید یہ الفاظ ہیں) آپ کے سامنے ایک نہر پیش کی گئی جس کے دونوں کنارے کھوکھلے یاقوت کے تھے۔ فرشتے نے جو آپ کے ساتھ تھا' اپنا ہاتھ اس پر مارا اور اس میں سے مشک نکال کر دکھائی۔ نبی اکرم ﷺ نے اس فرشتے سے جو آپ کے ساتھ تھا' دریافت کیا' یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا' یہ وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے۔

4749- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ اَبُوْ طَالُوتَ، قَالَ: شَهِدْتُ اَبَا بَرْزَةَ دَخَلَ عَلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ، فَحَدَّثَنِيْ فُلَانٌ - سَمَّاهُ مُسْلِمٌ وَّكَانَ فِي السِّمَاطِ - فَلَمَّا رَآهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ: اِنَّ مُحَمَّدِيَّكُمْ هٰذَا الدَّحْدَاحُ، فَفَهِمَهَا الشَّيْخُ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ اَحْسَبُ اَنِّيْ اَبْقٰى فِيْ قَوْمٍ يُعَيِّرُوْنِيْ بِصُحْبَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ: اِنَّ صُحْبَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ زَيْنٌ غَيْرُ شَيْنٍ، قَالَ: اِنَّمَا بَعَثْتُ اِلَيْكَ لِاَسْاَلَكَ عَنِ الْحَوْضِ، سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِيْهِ شَيْئًا؟ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ بَرْزَةَ: نَعَمْ لَا مَرَّةً، وَلَا ثِنْتَيْنِ، وَلَا ثَلَاثًا، وَلَا اَرْبَعًا، وَلَا خَمْسًا، فَمَنْ كَذَّبَ بِهٖ فَلَا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْهُ، ثُمَّ خَرَجَ مُغْضَبًا

ابوطالوت بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ میں حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا جب وہ عبیداللہ بن زیاد کے پاس آئے' جب عبیداللہ نے انہیں دیکھا تو بولا: یہ چھوٹے قد کا موٹا محمدی ہے۔ وہ بزرگ اس بات کو سمجھ گئے اور بولے: مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ میں ایسی قوم میں باقی رہوں گا جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہونے کی وجہ سے مجھے طعنہ دیں گے تو عبیداللہ نے ان سے کہا: حضرت محمد ﷺ کا صحابی ہونا آپ کے لئے عزت کا باعث ہے' رسوائی کا باعث نہیں ہے۔ پھر اس نے بتایا: میں نے آپ کو اس لیے بلوایا ہے تا کہ آپ سے حوض کوثر کے بارے میں دریافت کروں' کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں کوئی تذکرہ کرتے ہوئے سنا ہے؟ تو حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! ایک مرتبہ نہیں دو مرتبہ نہیں' تین مرتبہ نہیں' چار مرتبہ نہیں' پانچ مرتبہ نہیں (بلکہ اس سے بھی زیادہ مرتبہ سنا ہے) اور جو شخص آپ کے حوالے سے کوئی جھوٹی بات بیان کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اس حوض سے پینا نصیب نہ کرے پھر حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ غضب کے عالم میں وہاں سے چلے گئے۔

بَابٌ فِي الْمَسْاَلَةِ فِي الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

باب: قبر میں سوال جواب ہونا اور قبر میں عذاب ہونا!

4750- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ فَشَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ

4750- اسناده صحيح. ابو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك. واخرجه البخاري (4699) عن ابي الوليد الطيالسي، بهذا الاسناد. واخرجه البخاري (1369) وبتامه، ومسلم (2871) (73)، وابن ماجه (4268)، والترمذي (3385)، والنسائي في "الكبرى" (2195) و (11200)

Marfat.com

الثَّابِتِ) (ابراهيم: 27)

٭٭ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب قبر میں مسلمان سے دریافت کیا جاتا ہے تو وہ یہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔

''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو قول ثابت کے ذریعے ثابت رکھے گا''۔

4751 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافُ اَبُوْ نَصْرٍ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ نَخْلًا لِبَنِي النَّجَّارِ، فَسَمِعَ صَوْتًا فَفَزِعَ، فَقَالَ: مَنْ اَصْحَابُ هٰذِهِ الْقُبُورِ؟ قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَاسٌ مَاتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ: تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوا: وَمِمَّ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ اَتَاهُ مَلَكٌ فَيَقُوْلُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَعْبُدُ؟ فَاِنِ اللّٰهُ هَدَاهُ قَالَ: كُنْتُ اَعْبُدُ اللّٰهَ، فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، فَمَا يُسْاَلُ عَنْ شَيْءٍ، غَيْرِهَا، فَيُنْطَلَقُ بِهِ اِلٰى بَيْتٍ كَانَ لَهُ فِي النَّارِ فَيُقَالُ لَهُ: هٰذَا بَيْتُكَ كَانَ لَكَ فِي النَّارِ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ عَصَمَكَ وَرَحِمَكَ، فَاَبْدَلَكَ بِهِ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ: دَعُوْنِي حَتّٰى اَذْهَبَ فَاُبَشِّرَ اَهْلِي، فَيُقَالُ لَهُ: اسْكُنْ، وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ اَتَاهُ مَلَكٌ فَيَنْتَهِرُهُ فَيَقُوْلُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَعْبُدُ؟ فَيَقُوْلُ: لَا اَدْرِي، فَيُقَالُ لَهُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ، فَيُقَالُ لَهُ: فَمَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ، فَيَضْرِبُهُ بِمِطْرَاقٍ مِنْ حَدِيْدٍ بَيْنَ اُذُنَيْهِ، فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا الْخَلْقُ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنی بخار کے ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ آپ نے ایک آواز سنی تو آپ پر گھبراہٹ طاری ہوگئی۔ آپ نے دریافت کیا: یہ قبر والے لوگ کون ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کچھ لوگ ہیں جو زمانہ جاہلیت میں مر گئے تھے۔ آپ نے فرمایا: جہنم کے عذاب سے اور دجال کی آزمائش سے اللہ کی پناہ مانگو۔ لوگوں نے عرض کی: وہ کیوں؟ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے فرمایا: جب مومن کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے پاس آتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے اگر اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نصیب کر دے تو وہ جواب دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا۔ اس سے دریافت کیا جاتا ہے ان صاحب کے بارے میں تم کیا کہتے تھے؟ تو وہ جواب دیتا ہے کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس سے اس کے علاوہ اور کسی چیز کے بارے میں دریافت نہیں کیا جاتا۔ پھر اسے لے کر ایک گھر کی طرف جایا جاتا ہے جو اس کے لئے جہنم میں ہونا تھا پھر اسے کہا جاتا ہے کہ یہ تمہارا گھر تھا جو جہنم میں تمہارے لیے ہونا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے بچا لیا اور تم پر رحم کیا اور اس کے بدلے میں تمہیں جنت میں گھر دیدیا تو وہ مردہ یہ کہتا ہے تم مجھے چھوڑ دو تا کہ میں واپس جا کر اپنے گھر والوں کو اس کی خوشخبری دوں تو اسے کہا جاتا ہے تم سکون سے رہو! اور جب کافر کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے پاس آتا ہے اور اسے جھڑک کر کہتا ہے تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ جواب دیتا ہے مجھے نہیں

Marfat.com

معلوم۔اسے کہا جاتا ہے تمہیں علم بھی نہیں ہے اور تم نے تلاوت بھی نہیں کی تو اس سے کہا جاتا ہے ان صاحب کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ وہ جواب دیتا ہے میں نے وہی بات کہی تھی جو لوگ کہتے تھے تو وہ فرشتہ لوہے کے گز راس کے دونوں کانوں پر مارتا ہے۔وہ اتنی زور سے چیختا ہے کہ انسانوں اور جنات کے علاوہ ہر مخلوق اس کی آواز کو سن لیتی ہے۔

4752 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، بِمِثْلِ هٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ، فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيَقْعُدَانِ لَهُ فَذَكَرَ قَرِيبًا مِنْ حَدِيثِ الْأَوَّلِ، قَالَ فِيهِ وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ فَيَقُولَانِ لَهُ زَادَ الْمُنَافِقَ وَقَالَ: يَسْمَعُهَا مَنْ وَلِيَهُ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: جب بندے کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی چاپ سنتا ہے۔دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں اس کے بعد تقریباً گزشتہ روایت کی طرح روایت کیا گیا ہے۔تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اگر وہ کافر یا منافق ہو تو یہ کہتے ہیں یعنی اس میں لفظ ''منافق'' کا اضافہ ہے اور اس روایت میں یہ بھی الفاظ ہیں: انسانوں اور جنات کے علاوہ اس کے پاس موجود ہر مخلوق اس آواز کو سنتی ہے۔

4753 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، ح وحَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَهٰذَا لَفْظُ هَنَّادٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِنَا الطَّيْرُ، وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ، أَوْ ثَلَاثًا، زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ هَاهُنَا وَقَالَ: وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ حِينَ يُقَالُ لَهُ: يَا هٰذَا، مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِينُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ؟ قَالَ هَنَّادٌ: قَالَ: وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللّٰهُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: دِينِيَ الْإِسْلَامُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ قَالَ: فَيَقُولُ: هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولَانِ: وَمَا يُدْرِيكَ؟ فَيَقُولُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا) (ابراهیم 27) الْآيَةَ - ثُمَّ اتَّفَقَا - قَالَ: فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: أَنْ قَدْ صَدَقَ عَبْدِي، فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ: فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيبِهَا قَالَ: وَيُفْتَحُ لَهُ فِيهَا مَدَّ بَصَرِهِ قَالَ: وَإِنَّ الْكَافِرَ فَذَكَرَ مَوْتَهُ قَالَ: وَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ، وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ: لَهُ مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ، لَا أَدْرِي، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ، لَا أَدْرِي، فَيَقُولَانِ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ، لَا أَدْرِي، فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: أَنْ كَذَبَ، فَأَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ النَّارِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ قَالَ: فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا قَالَ: وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى

Marfat.com

تَخْتَلِفَ فِيهِ اَضْلَاعُهُ زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ: ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهُ اَعْمَى اَبْكَمُ مَعَهُ مِرْزَبَّةٌ مِنْ حَدِيدٍ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا قَالَ: فَيَضْرِبُهُ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيرُ تُرَابًا قَالَ: ثُمَّ تُعَادُ فِيهِ الرُّوحُ

❁❁ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک انصاری شخص کے جنازے میں شریک ہوئے۔ جب ہم قبرستان پہنچ گئے اور اس کو لحد میں رکھ دیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف فرما ہوئے۔ ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گئے۔ یوں جیسے ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی جس کے ذریعے آپ زمین کو کرید رہے تھے۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔ یہ بات آپ نے دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

جریر نامی راوی نے اس روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب لوگ واپس جاتے ہیں تو وہ مردہ ان کے جوتوں کی چاپ سنتا ہے۔ جب اسے یہ کہا جاتا ہے اے بندے! تیرے پروردگار کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیرا نبی کون ہے؟

ہناد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں' دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور اسے بٹھا لیتے ہیں اور اس سے دریافت کرتے ہیں' تیرا پروردگار کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے' میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے۔ پھر فرشتے اس سے دریافت کرتے ہیں' تمہارا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے' میرا دین اسلام ہے۔ فرشتے اس سے دریافت کرتے ہیں ان صاحب کے بارے میں جنہیں تمہارے درمیان مبعوث کیا گیا ہے کیا کہتے ہو' تو وہ جواب دیتا ہے یہ اللہ کے رسول ہیں تو وہ دونوں فرشتے اسے کہتے ہیں' تمہیں اس بارے میں کیسے پتہ چلا؟ تو وہ جواب دیتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب کی تلاوت کی ہے اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔

یہاں جریر نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔

''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو قول ثابت پر دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی ثابت رکھے گا''۔

اس کے بعد ان دونوں راویوں کا ان الفاظ پر اتفاق ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آسمان سے ایک منادی اعلان کرتا ہے میرے بندے نے سچ کہا ہے اس کے لئے جنت کا بچھونہ بچھا دو اور اسے جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دو تو اس شخص کو جنت کی ہوا اور وہاں کی خوشبو آتی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کے لئے قبر کو کشادہ کر دیا جاتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جب کافر مرتا ہے آپ نے اس کی موت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس کی روح کو واپس اس کے جسم میں لایا جاتا ہے دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اسے بٹھا لیتے ہیں اور اس سے دریافت کرتے ہیں تمہارا پروردگار کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے ہائے افسوس! ہائے افسوس! مجھے نہیں معلوم۔ فرشتے اس سے دریافت کرتے ہیں تمہارا دین کون سا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے ہائے افسوس' ہائے افسوس مجھے نہیں معلوم۔ فرشتے دریافت کرتے ہیں ان صاحب کے بارے میں تم کیا کہتے ہو

Marfat.com

جنہیں تمہارے درمیان مبعوث کیا گیا ہے وہ جواب دیتا ہے ہائے افسوس ہائے افسوس مجھے نہیں معلوم تو آسمان سے آواز دینے والا آواز لگاتا ہے اس نے جھوٹ کہا ہے اس کے لئے جہنم کا بستر بچھا دو اسے جہنم کا لباس پہنا دو اور اس کے لیے جہنم کی طرف کا دروازہ کھول دو تو اس شخص کو جہنم کی تپش اور گرمی آتی ہے اور اس کی قبر کو اتنا تنگ کر دیا جاتا ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔

یہاں جریر نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: پھر ایک اندھا اور بہرہ فرشتہ اس پر مقرر کر دیا جاتا ہے جس کے پاس لوہے سے بنا ہوا گرز ہوتا ہے۔ اگر وہ اس گرز کو کسی پہاڑ پر مارے تو اسے مٹی کر دے۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: وہ اس گرز کے ذریعے اس پر ایک ضرب لگاتا ہے (تو اس کی چیخ کی آواز) مشرق اور مغرب کے درمیان ہر چیز سنتی ہے۔ صرف انسان اور جنات نہیں سنتے تو وہ شخص مٹی ہو جاتا ہے۔ پھر اس میں دوبارہ روح ڈالی جاتی ہے۔

4754 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ، عَنْ اَبِيْ عُمَرَ زَاذَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَذَكَرَ نَحْوَهُ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابٌ فِيْ ذِكْرِ الْمِيزَانِ

باب: میزان کا تذکرہ

4755 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، اَنَّ اِسْمَاعِيلَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَهُمْ قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُبْكِيكِ؟ قَالَتْ: ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ، فَهَلْ تَذْكُرُونَ اَهْلِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا فِيْ ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ اَحَدٌ اَحَدًا: عِنْدَ الْمِيزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيَخِفُّ مِيزَانُهُ اَوْ يَثْقُلُ، وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِينَ يُقَالُ (هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ) حَتّٰى يَعْلَمَ اَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ اَفِيْ يَمِينِهِ اَمْ فِيْ شِمَالِهِ اَمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ، وَعِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ قَالَ: يَعْقُوبُ، عَنْ يُونُسَ وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيثِهِ

❁❁ حسن بصری بیان کرتے ہیں، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جہنم کو یاد کرتے ہوئے رو پڑیں تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو؟ انہوں نے عرض کی، مجھے جہنم کا خیال آ گیا تو میں رو پڑی۔ کیا آپ قیامت کے دن اپنی بیوی کو یاد رکھیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین مقامات کے اوپر کوئی کسی کو یاد نہیں رکھے گا۔ میزان کے قریب، جب تک اسے یہ علم نہ ہو جائے کہ اس کا میزان ہلکا ہے یا بھاری ہے۔ کتاب (نامہ اعمال) ملنے کے نزدیک، جب یہ کہا جائے گا آؤ اور اپنی کتاب کو پڑھو۔ جب تک یہ علم نہ ہو جائے کہ اس کی کتاب کہاں واقع ہوتی ہے دائیں ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں یا اس کے پیچھے، اور پل صراط کے قریب جب اسے جہنم کے اوپر رکھ دیا جائے گا۔

Marfat.com

اس روایت کو یعقوب نامی راوی نے یونس سے نقل کیا ہے اور یہ اسی کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

بَابٌ فِی الدَّجَّالِ

باب: دجال کا تذکرہ

4756 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِیٌّ بَعْدَ نُوحٍ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهُ، وَاِنِّی اُنْذِرُكُمُوْهُ، فَوَصَفَهُ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ مَنْ قَدْ رَآنِیْ وَسَمِعَ كَلَامِی قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ؟ اَمِثْلُهَا الْيَوْمَ؟ قَالَ: اَوْ خَيْرٌ

❁❁ حضرت ابوعبید بن جراح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا' حضرت نوح علیہ السلام کے بعد ہر نبی نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے۔ میں بھی تمہیں اس سے ڈرا رہا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے اس کا حلیہ بیان کیا اور فرمایا: ہوسکتا ہے کوئی ایک شخص اسے پالے جس نے میری زیارت کی ہوئی ہے۔ میرا کلام سنا ہوا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس وقت ہمارے دلوں کا کیا عالم ہوگا۔ کیا یہ آج کی طرح ہوں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے بھی بہتر ہوں گے۔

4757 - حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ فَاَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ، فَذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: اِنِّی لَاُنْذِرُكُمُوْهُ، وَمَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَهُ قَوْمَهُ، لَقَدْ اَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ، وَلٰكِنِّی سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِیٌّ لِقَوْمِهِ: تَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ اَعْوَرُ، وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ

❁❁ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اس کی شان کے مطابق بیان کی۔ آپ نے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں۔ ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اسے ڈرایا ہے۔ میں تمہیں اس کے بارے میں ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی بھی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تم یہ بات جان لو کہ وہ کانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

بَابٌ فِی قَتْلِ الْخَوَارِجِ

باب: خارجیوں کو قتل کرنا

4758 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، وَمَنْدَلٌ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ اَبِیْ جَهْمٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ

Marfat.com

خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ایک بالشت کے برابر بھی مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو جائے تو اس نے اسلام کے پٹے کو اپنی گردن میں سے نکال دیا۔

4759- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ، عَنْ اَبِي الْجَهْمِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ اَنْتُمْ وَاَئِمَّةٌ مِنْ بَعْدِي يَسْتَأْثِرُوْنَ بِهٰذَا الْفَيْءِ؟ قُلْتُ: اِذَنْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اَضَعُ سَيْفِي عَلٰى عَاتِقِي ثُمَّ اَضْرِبُ بِهِ حَتّٰى اَلْقَاكَ، اَوْ اَلْحَقَكَ، قَالَ: اَوَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى خَيْرٍ مِنْ ذٰلِكَ تَصْبِرُ حَتّٰى تَلْقَانِي

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت تم کیا کرو گے جب میرے بعد آنے والے حکمران اس مال فے کے بارے میں تم لوگوں کے ساتھ امتیازی سلوک کریں گے۔ میں نے عرض کی' اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ اس وقت میں اپنی تلوار اپنی گردن پر رکھوں گا اور ان لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں گا جب تک آپ سے آ کر مل نہیں جاتا (یعنی شہید نہیں ہو جاتا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں اس سے بہتر صورت کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں۔ تم صبر سے کام لینا جب تک مجھ سے مل نہیں جاتے (یعنی مرتے دم تک صبر سے کام لینا)۔

4760- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ، وَهِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اَئِمَّةٌ تَعْرِفُوْنَ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُوْنَ، فَمَنْ اَنْكَرَ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: قَالَ هِشَامٌ بِلِسَانِهِ فَقَدْ بَرِءَ، وَمَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ فَقَدْ سَلِمَ، وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ فَقِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ ابْنُ دَاوُدَ: اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: لَا مَا صَلَّوْا

❁❁ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب میرے بعد ایسے حکمران ہوں گے جن کی کچھ باتیں تمہیں اچھی لگیں گی اور کچھ باتیں تمہیں بری لگیں گی تو جو شخص ناپسند کرے۔

یہاں ہشام نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ اپنی زبان کے ذریعے ناپسند کرے تو وہ بری ہو گیا اور جو شخص اپنے دل کے ذریعے پر ناپسند کرے وہ سلامت رہا لیکن جو شخص راضی ہوا اور اس نے اس کی پیروی کی (وہ ہلاک ہو جائے گا) عرض کی گئی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا ہم لوگ انہیں قتل نہ کریں۔

یہاں پر ابن داؤد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں کیا ہم ان لوگوں کے ساتھ جنگ نہ کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں جب تک یہ لوگ نماز ادا کرتے رہیں (تم ان کے ساتھ جنگ نہ کرو)۔

4760- إسناده صحيح. الحسن: هو البصري. وأخرجه مسلم (1854) (64) عن أبي الربيع، عن حماد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (1854) (64) من طريق عبد الله بن المبارك، والترمذي (2418) من طريق يزيد بن هارون، كلاهما عن هشام بن حسان، به. وهو في "مسند أحمد" (2418).

Marfat.com

4761 - حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ: فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِءَ، وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ قَالَ قَتَادَةُ: يَعْنِي مَنْ أَنْكَرَ بِقَلْبِهِ، وَمَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ

❁❁ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص ناپسند کرے گا' وہ بری ہو جائے گا اور جو انکار کرے گا وہ سلامت رہے گا۔

قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جو شخص اپنے دل کے ذریعے انکار کرے گا اور جو شخص اپنے دل کے ذریعے ناپسند کرے گا۔

4762 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَرْفَجَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: سَتَكُونُ فِي أُمَّتِي هَنَاتٌ، وَهَنَاتٌ، وَهَنَاتٌ، فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَهُمْ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ

❁❁ حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ عنقریب میری امت میں فساد ہوں گے' فساد ہوں گے تو جو شخص مسلمانوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے کی کوشش کرے گا جبکہ وہ اکٹھے ہوں تو تم اسے تلوار کے ذریعے قتل کر دو خواہ وہ کوئی بھی شخص ہو۔

بَابٌ فِي قِتَالِ الْخَوَارِجِ

باب: خوارج کے ساتھ جنگ کرنا

4763 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ، أَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ أَهْلَ النَّهْرَوَانِ فَقَالَ: فِيهِمْ رَجُلٌ مُودَنُ الْيَدِ، أَوْ مُخْدَجُ الْيَدِ، أَوْ مَثْدُونُ الْيَدِ، لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَنَبَّأْتُكُمْ مَا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْهُ؟ قَالَ: قَالَ إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

❁❁ عبیدہ بیان کرتے ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہل نہروان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ان میں ایک ایسا شخص ہوگا جس کا دایاں ہاتھ نامکمل ہوگا اگر تم لوگ یقین کرو تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبانی ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرنے والوں کے ساتھ کیا وعدہ کیا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں' میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

4762–إسناده صحيح، مسدد :هو ابن مسرهد، ويحيى :هو ابن سعيد القطان، وشعبة :هو ابن الحجاج . وأخرجه النسائي في "الكبرى "(3471) عن عمرو بن علي، عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم (1852) (59) من طريق محمد بن جعفر، عن شعبة، به . وأخرجه مسلم (1852) (59)، والنسائي في "الكبرى "(3469) و(3470) من طرق عن زياد بن علاقة، به. وزاد النسائي في روايته الأولى " :فإن يد الله على الجماعة، وإن الشيطان مع من فارق الجماعة يركض." وأخرجه بنحوه مسلم (1852) من طريق وقدان العبدي، عن عرفجة، به. وهو في "مسند أحمد "(18295)، و"صحيح ابن حبان "(4577).

Marfat.com

انہوں نے فرمایا: ہاں! رب کعبہ کی قسم!

4764 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نُعْمٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَام اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فِىْ تُرْبَتِهَا فَقَسَّمَهَا بَيْنَ اَرْبَعَةٍ بَيْنَ الْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ، ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ، وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِىْ نَبْهَانَ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِىْ كِلَابٍ قَالَ: فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَّالْاَنْصَارُ وَقَالَتْ: يُعْطِى صَنَادِيدَ اَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا، فَقَالَ: اِنَّمَا اَتَاَلَّفُهُمْ قَالَ: فَاَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، نَاتِئُ الْجَبِينِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مَحْلُوقٌ قَالَ: اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ، فَقَالَ: مَنْ يُّطِيعُ اللّٰهَ اِذَا عَصَيْتُهُ، اَيَاْمَنُنِىْ اللّٰهُ عَلَى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُونِىْ؟ قَالَ: فَسَاَلَ رَجُلٌ قَتْلَهُ اَحْسِبُهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ، قَالَ: فَمَنَعَهُ، قَالَ: فَلَمَّا وَلَّى قَالَ: اِنَّ مِنْ ضِئْضِءِ هٰذَا، اَوْ فِىْ عَقِبِ هٰذَا، قَوْمًا يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُونَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ، لَئِنْ اَنَا اَدْرَكْتُهُمْ قَتَلْتُهُمْ قَتْلَ عَادٍ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مٹی میں ملا ہوا کچھ سونا بھیجا تو آپ نے چار افراد کے درمیان تقسیم کر دیا۔ اقراع بن حابس حنظلی' عیینہ بن بدر فزاری' زید الخیل طائی اور علقمہ بن علاثہ عامری (ان کے درمیان تقسیم کیا) اس پر قریش اور انصار ناراض ہو گئے اور وہ بولے: کہ انہوں نے نجد کے سرداروں کو عطا کر دیا ہے اور ہمیں نہیں دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ان کی تالیف قلب کرنا چاہتا ہوں۔ پھر ایک شخص آیا جس کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں اور اس کے رخسار ابھرے ہوئے تھے۔ اس کی پیشانی تنگ تھی' اس کی داڑھی گھنی تھی اور اس کا سر منڈا ہوا تھا اور وہ بولا: اے محمد! آپ اللہ تعالیٰ سے ڈریئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں گا تو اس کی اطاعت کون کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے زمین والوں کے لئے امین بنایا ہے' تم مجھے امین نہیں سمجھتے ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں' ایک صاحب نے اسے قتل کرنے کی اجازت مانگی۔ میرا خیال ہے کہ وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع کر دیا جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے فرمایا: اس کی اولاد میں سے (یا اس کی پشت میں سے) وہ لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا اور وہ اسلام سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔ وہ لوگ اہل اسلام کے ساتھ جنگ کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میں نے ان کا زمانہ پایا تو میں ان کے ساتھ جنگ کروں گا یوں جیسے قوم عاد کو قتل کیا گیا تھا۔

4764- إسناده صحيح. سفيان: هو ابن سعيد بن مسروق الثوري، وابن ابى نعم: هو عبد الرحمن. وعلقه البخاري (3344) وقال، قال ابن كثير (وهو محمد شيخ أبي داود) عن سفيان، بهذا الإسناد، ووصله عنه في تفسير سورة براءة برقم (4667) ولم يسقه بتمامه. وأخرجه البخاري (7432)، والنسائي في "الكبرى" (3550) من طريق عبد الرزاق، والبخاري (7432) عن قبيصة، كلاهما عن سفيان الثوري، به. وأخرجه مسلم (1064) (143)، والنسائي في "الكبرى" (2370) و (11157) من طريق أبي الأحوص سلام بن سليم، عن سعيد بن مسروق والد سفيان، به. وأخرجه البخاري (4351)، ومسلم (1064) من طريق عمارة بن القعقاع، عن عبد الرحمن بن أبي نعم، به. وهو في "مسند أحمد" (11008)، و"صحيح ابن حبان" (25).

Marfat.com

4765 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَنْطَاكِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، وَمُبَشِّرٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْمَاعِيلَ الْحَلَبِيَّ، عَنْ اَبِي عَمْرٍو، قَالَ: يَعْنِي الْوَلِيدَ حَدَّثَنَا اَبُو عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيَكُونُ فِي اُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَّفُرْقَةٌ، قَوْمٌ يُحْسِنُونَ الْقِيلَ وَيُسِيئُونَ الْفِعْلَ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَا يَرْجِعُونَ حَتّٰى يَرْتَدَّ عَلٰى فُوقِهِ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ، طُوبٰى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوهُ، يَدْعُونَ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَلَيْسُوا مِنْهُ فِي شَيْءٍ، مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ اَوْلٰى بِاللّٰهِ مِنْهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا سِيمَاهُمْ؟ قَالَ: التَّحْلِيقُ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' عنقریب میری امت میں اختلاف اور فرقہ بندی ہوگی۔ کچھ لوگ وہ ہوں گے جو باتیں اچھی کریں گے لیکن ان کے عمل برے ہوں گے۔ وہ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا اور وہ دین سے یوں خارج ہو جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے اور پھر وہ واپس نہیں آتا یہاں تک وہ اوپر کی طرف سے لوٹ کر آئے۔ وہ مخلوق میں سے سب سے برے لوگ ہوں گے۔ اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو ان کے ساتھ جنگ کرے اور جس کے ساتھ وہ لوگ جنگ کریں۔ وہ لوگ انہیں اللہ کی کتاب کی طرف بلائیں گے لیکن ان کا ان کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہوگا۔ جو شخص ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرے گا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان لوگوں کے مقابلے میں زیادہ مقرب ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی ان لوگوں کی مخصوص نشانی کیا ہے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سر منڈوانا۔

4766 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَحْوَهُ قَالَ: سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ، وَالتَّسْبِيدُ، فَاِذَا رَاَيْتُمُوهُمْ فَاَمِيتُوهُمْ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: التَّسْبِيدُ: اسْتِئْصَالُ الشَّعْرِ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند ایک روایت منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ان کی مخصوص نشانی سر منڈوانا ہے اور بالوں کو جڑ سے اکھاڑنا ہے۔ جب تم انہیں دیکھو تو انہیں فنا کر دو۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لفظ ''التسمید'' کا مطلب بالوں کو جڑ سے اکھاڑنا ہے۔

4767 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَلَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَاِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي، وَبَيْنَكُمْ فَاِنَّمَا الْحَرْبُ خَدْعَةٌ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَاْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ اِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، فَاَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَاِنَّ قَتْلَهُمْ اَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

Marfat.com

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے تمہیں کوئی بات بتاؤں تو میرے نزدیک یہ بات زیادہ محبوب ہے کہ میں آسمان سے گر جاؤں' بہ نسبت اس کے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کروں اور جب میں تمہیں اپنے اور تمہارے مسئلے کے بارے میں کچھ کہوں تو جنگ دھوکہ دہی کا نام ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جن کی عمریں کم ہوں گی اور ان میں عقل نام کی کوئی چیز نہیں ہوگی۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اُن کے حوالے سے نقل کریں گے لیکن اسلام سے یوں خارج ہو جائیں گے جیسے تیر نشانے سے خارج ہو جاتا ہے۔ وہ قرآن یاد کریں گے لیکن ان کا قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ جہاں کہیں بھی تم ان کا سامنا کرو تو ان کے ساتھ جنگ کرنا کیونکہ ان کو قتل کرنے کا اجر ملے گا۔ اس شخص کے لئے جو انہیں قتل کرے گا اور اس کو اجر قیامت کے دن ملے گا۔

4768 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ الْجُهَنِيُّ، اَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِيْنَ كَانُوا مَعَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام الَّذِيْنَ سَارُوا اِلَى الْخَوَارِجِ، فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَام: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ اُمَّتِي يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْآنَ لَيْسَتْ قِرَاءَ تُكُمْ اِلٰى قِرَاءَ تِهِمْ شَيْئًا، وَلَا صَلَاتُكُمْ اِلٰى صَلَاتِهِمْ شَيْئًا، وَلَا صِيَامُكُمْ اِلٰى صِيَامِهِمْ شَيْئًا، يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْآنَ يَحْسِبُوْنَ اَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ، لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِيْنَ يُصِيْبُوْنَهُمْ مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَكَلُوا عَنِ الْعَمَلِ، وَآيَةُ ذٰلِكَ اَنَّ فِيْهِمْ رَجُلًا لَهُ عَضُدٌ وَّلَيْسَتْ لَهُ ذِرَاعٌ عَلٰى عَضُدِهِ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ، عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ اَفَتَذْهَبُوْنَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ وَاَهْلِ الشَّامِ وَتَتْرُكُوْنَ هٰؤُلَاءِ يَخْلُفُوْنَكُمْ فِي ذَرَارِيِّكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ؟ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ يَّكُوْنُوْا هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ، فَاِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ، وَاَغَارُوْا فِي سَرْحِ النَّاسِ، فَسِيْرُوْا عَلٰى اسْمِ اللّٰهِ قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ: فَنَزَّلَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ مَنْزِلًا مَنْزِلًا، حَتّٰى مَرَّ بِنَا عَلٰى قَنْطَرَةٍ، قَالَ: فَلَمَّا الْتَقَيْنَا وَعَلَى الْخَوَارِجِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِيُّ فَقَالَ لَهُمْ: اَلْقُوا الرِّمَاحَ وَسُلُّوا السُّيُوْفَ مِنْ جُفُوْنِهَا، فَاِنِّي اَخَافُ اَنْ يُّنَاشِدُوْكُمْ كَمَا نَاشَدُوْكُمْ يَوْمَ حَرُوْرَاءَ، قَالَ: فَوَحَّشُوا بِرِمَاحِهِمْ، وَاسْتَلُّوا السُّيُوْفَ، وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ، قَالَ: وَقَتَلُوا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، قَالَ: وَمَا اُصِيْبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ اِلَّا رَجُلَانِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْتَمِسُوْا فِيْهِمُ الْمُخْدَجَ، فَلَمْ يَجِدُوْا، قَالَ: فَقَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِنَفْسِهِ، حَتّٰى اَتٰى نَاسًا قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، فَقَالَ: اَخْرِجُوْهُمْ، فَوَجَدُوْهُ مِمَّا يَلِي الْاَرْضَ، فَكَبَّرَ، وَقَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ، وَبَلَّغَ رَسُوْلُهُ، فَقَامَ اِلَيْهِ عَبِيْدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَاللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَقَدْ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: اِي وَاللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، حَتّٰى اسْتَحْلَفَهُ ثَلَاثًا، وَهُوَ يَحْلِفُ

❁❁ حضرت زید بن وہب جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' یہ اس لشکر میں شامل تھے جو خوارج کی طرف گیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میری امت میں ایسے لوگ نکلیں گے جو قرآن کی تلاوت کریں گے تمہاری قرأت کی ان کے سامنے کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔ ان کی نماز کے سامنے تمہاری نماز کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔ ان کے روزوں کے سامنے تمہارے روزوں کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔ وہ قرآن کی تلاوت کریں گے اور یہ سمجھیں گے کہ یہ ان کے حق میں ہے لیکن وہ ان کے خلاف ہوگا۔ ان کی نماز ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گی اور وہ اسلام سے یوں خارج ہو جائیں گے جیسے تیر نشانے سے خارج ہوتا ہے۔ جو لشکر ان لوگوں کا مقابلہ کرے گا اگر اسے اس بات کا علم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبانی ان کے لئے کیا فیصلہ کیا ہے تو وہ اسی عمل پر بھروسہ کر لیں گے۔ ان کی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں ایک ایسا شخص ہوگا جس کا بازو ہوگا لیکن اس کی کلائی نہیں ہوگی۔ اس کے بازو کے اوپر پستان کے سرے کی طرح ابھار ہوگا جس پر سفید بال موجود ہوں گے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) کیا تم لوگ معاویہ اور اہل شام (سے لڑنے) کے لئے چلے جاتے ہو اور ان لوگوں کو اپنے پیچھے اپنے بال بچوں اور اموال میں چھوڑ جاتے ہو۔ اللہ کی قسم! میرا خیال ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں کیونکہ انہوں نے خون بہانے کو مباح قرار دیا ہے اور لوگوں کے مال واسباب پر غارت گری کی ہے تم اللہ کا نام لے کر روانہ ہو جاؤ۔

سلمہ بن کہیل بیان کرتے ہیں' حضرت زید بن وہب نے مجھے وہ جگہ دکھائی جب ہم پل کے اوپر سے گزرے تو حضرت زید نے بتایا: جب ہمارا ان دشمنوں سے سامنا ہوا تو خوارج کا امیر عبداللہ بن وہب تھا۔ اس نے ان سے کہا: تم اپنے نیزے رکھ دو اور تلواریں نکال لو! مجھے یہ اندیشہ ہے کہ لوگ تمہیں اسی طرح قسم دیں گے جیسا کہ انہوں نے حروراء کے دن قسم دی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں' تو انہوں نے اپنے نیزے پھینک دیئے اور تلواریں نکال لیں تو ہم لوگوں نے انہیں اپنے نیزوں کے اوپر رکھ لیا۔ ان میں سے بہت سے لوگ مارے گئے لیکن ہم میں سے صرف دو افراد شہید ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے درمیان اس شخص کو تلاش کرو جس کا ایک بازو نامکمل ہو۔ لوگوں کو وہ شخص نہیں ملا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بذات خود اٹھے اور ان مرے ہوئے لوگوں کے پاس گئے جو ایک دوسرے پر مرے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ان میں سے نکالو تو لوگوں نے اسے زمین کے ساتھ ملا ہوا پایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور بولے: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے اور اس کے رسول نے تبلیغ کر دی ہے۔ حضرت عبیدہ سلمانی' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کی: اے امیر المومنین کیا اللہ کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے؟ کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ حضرت علی نے جواب دیا: ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ تو عبیدہ سلمانی نے تین مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے قسم لی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھا کر یہ بات بیان کی۔

4769 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَضِيءِ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ، عَلَيْهِ السَّلَام اطْلُبُوا الْمُخْدَجَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَاسْتَخْرَجُوهُ مِنْ تَحْتِ الْقَتْلَى فِي طِينٍ قَالَ أَبُو الْوَضِيءِ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حَبَشِيٌّ عَلَيْهِ قُرَيْطِقٌ لَهُ إِحْدَى يَدَيْنِ، مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ عَلَيْهَا شُعَيْرَاتٌ مِثْلُ شُعَيْرَاتِ الَّتِي تَكُونُ عَلَى ذَنَبِ الْيَرْبُوعِ

❁❁ ابوالوضی بیان کرتے ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نامکمل ہاتھ والے شخص کو تلاش کرو (امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

Marfat.com

ہیں) اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے۔ پھر ان لوگوں نے مقتولین کے نیچے سے مٹی میں ملے ہوئے اس شخص کو نکالا۔ ابوالوضی بیان کرتے ہیں' میں اسے گویا ابھی بھی دیکھ رہا ہوں۔ وہ حبشی تھا اس نے قریطق پہنا ہوا تھا۔ اس کا ایک بازو اس طرح تھا جیسے عورت کی چھاتی ہوتی ہے۔ اس پر کچھ بال موجود تھے جیسے جنگلی چوہے کی دم پر موجود ہوتے ہیں۔

4770 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: اِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْمُخْدَجُ لَمَعَنَا يَوْمَئِذٍ فِي الْمَسْجِدِ، نُجَالِسُهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَكَانَ فَقِيرًا، وَرَاَيْتُهُ مَعَ الْمَسَاكِينِ يَشْهَدُ طَعَامَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام مَعَ النَّاسِ وَقَدْ كَسَوْتُهُ بُرْنُسًا لِي قَالَ اَبُوْ مَرْيَمَ: وَكَانَ الْمُخْدَجُ يُسَمَّى نَافِعًا ذَا الثُّدَيَّةِ، وَكَانَ فِي يَدِهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ، عَلٰى رَاْسِهِ حَلَمَةٌ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ، عَلَيْهِ شُعَيْرَاتٌ مِثْلُ سِبَالَةِ السِّنَّوْرِ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَهُوَ عِنْدَ النَّاسِ اسْمُهُ حَرْقُوسُ

❁❁ ابومریم بیان کرتے ہیں' وہ نامکمل ہاتھ والا شخص ہمارے ساتھ مسجد میں موجود تھا۔ ہم رات اور دن اس کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے۔ وہ غریب آدمی تھا میں نے اسے ان غریبوں کے ساتھ دیکھا ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا کھانے کے لئے لوگوں کے ساتھ آیا کرتے تھے۔ میں نے اسے اپنی ٹوپی بھی پہننے کے لئے دی تھی۔ ابومریم بیان کرتے ہیں' اس نامکمل ہاتھ والے شخص کا نام چھاتی والا تھا۔ اس کا ایک ہاتھ عورت کی چھاتی کی طرح تھا۔ اس پر اسی طرح گھنڈی بنی ہوئی تھی جیسے چھاتی کے اوپر گھنڈی بنی ہوتی ہے اور اس پر کچھ بال تھے جیسے بلی کی مونچھ کے بال ہوتے ہیں۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لوگوں کے نزدیک اس کا نام حرقوس ہے۔

بَابٌ فِي قِتَالِ اللُّصُوصِ

باب: چوروں کے ساتھ لڑائی کرنا

4771 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَسَنٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اُرِيدَ مَالُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' جس شخص کے مال کو ناحق طور پر چھینا جانے لگا ہو اور وہ لڑتے ہوئے مارا جائے تو وہ شہید ہوگا۔

4772 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ يَعْنِي اَبَا اَيُّوبَ

4771- إسناده صحيح. يحيى: هو ابن سعيد القطان، وسفيان: هو الثوري. وأخرجه النسائي في "الكبرى" (3537) عن عمرو بن علي، عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي (1479) من طريق محمد بن عبد الوهاب، و (1480) من طريق عبد الرحمن بن مهدي، كلاهما عن سفيان الثوري، به. وأخرجه الترمذي (1478) من طريق عبد العزيز بن المطلب، عن عبد الله بن الحسن، به. وأخرجه النسائي في "الكبرى" (3538).

Marfat.com

الْهَاشِمِيَّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ اَهْلِهِ، اَوْ دُونَ دَمِهِ، اَوْ دُونَ دِيْنِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

❁❁ حضرت طلحہ بن عبیداللہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بیان نقل کرتے ہیں' جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔ جو شخص اپنے اہلخانہ کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔ جو شخص اپنی جان یا اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔

4772- إسناده صحيح. وأخرجه النسائي في "الكبرى "(3544) عن محمَّد بن رافع ومحمد بن إسماعيل، كلاهما عن سليمان بن داود وحده، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي (1481) من طريق يعقوب بن إبراهيم بن سعد، والنسائي (3543) من طريق عبد الرحمن بن مهدي، كلاهما عن إبراهيم بن سعد، به. وأخرجه مختصراً ابن ماجه (2580)، والنسائي في "الكبرى "(3539) من طريق سفيان، والنسائي (3540) من طريق محمَّد بن إسحاق، كلاهما عن الزهري، عن طلحة، به. وهو في "مسند أحمد "(1628) و (1652)، و"صحيح ابن حبان "(3194). وأخرجه الترمذي (1477) من طريق معمر، عن الزهري،

Marfat.com

کِتَابُ الْاَدَبِ

کتاب: ادب (اخلاقیات) کے بارے میں روایات

بَابٌ فِیْ الْحِلْمِ وَاَخْلَاقِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کے اخلاق اور بُردباری کا تذکرہ

4773 - حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشُّعَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا، فَأَرْسَلَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا أَذْهَبُ وَفِي نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِي بِهِ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ، حَتَّى أَمُرَّ عَلَى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ، فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَابِضٌ بِقَفَايَ مِنْ وَرَائِي فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ: يَا أُنَيْسُ اذْهَبْ حَيْثُ أَمَرْتُكَ قُلْتُ: نَعَمْ، أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ أَنَسٌ: وَاللّٰهِ لَقَدْ خَدَمْتُهُ سَبْعَ سِنِينَ، أَوْ تِسْعَ سِنِينَ، مَا عَلِمْتُ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُ: لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا، وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُ: هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ ایک دفعہ آپ ﷺ نے مجھے کسی کام کے سلسلے میں بھیجا، میں نے عرض کی: اللہ کی قسم میں نہیں جاؤں گا۔ حالانکہ میرے ذہن میں یہ تھا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے مجھے جس کام کے لیے حکم دیا ہے، اس کام کے لیے جاؤں گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں وہاں سے نکلا، میرا گزر کچھ بچوں کے پاس سے ہوا، جو بازار میں کھیل رہے تھے، نبی اکرم ﷺ نے مجھے میرے پیچھے سے میری گدی سے پکڑ لیا، میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا، تو آپ ﷺ مسکرا رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ''اے انس! تم وہاں جاؤ، جہاں کے بارے میں' میں نے تمھیں ہدایت کی ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ ﷺ میں جاتا ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے سات سال تک (راوی کو شک ہے) نو سال تک، نبی کریم ﷺ کی خدمت کی۔ مجھے نہیں یاد کہ آپ ﷺ نے میرے کیے ہوئے کام کے بارے میں یہ فرمایا ہو کہ تم نے ایسا' ایسا کیوں کیا؟ یا جو کام میں

4773- إسناده صحيح. وأخرجه مسلم (2309) عن أبي معن الرقاشي زيد بن يزيد، عن عمر بن يونس، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (2768) و(6911)، ومسلم (2309) و(52) و(53) و(55) من طرق عن أنس، به وجاءت روايتهم بنحو حديثنا، وفي بعضها اختصار وزيادة. وهو في "مسند أحمد" (11974) و(13021)، و"صحيح ابن حبان" (2893).

Marfat.com

نے نہیں کیا، اس کے بارے میں آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہو کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا''

4774 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ بِالْمَدِينَةِ وَاَنَا غُلَامٌ لَيْسَ كُلُّ اَمْرِي كَمَا يَشْتَهِي صَاحِبِي اَنْ اَكُونَ عَلَيْهِ مَا قَالَ لِي فِيهَا اُفٍّ قَطُّ، وَمَا قَالَ لِي لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا اَوْ اَلَّا فَعَلْتَ هٰذَا

❁❁ ''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے مدینہ منورہ میں دس سال نبی کریم ﷺ کی خدمت کی ہے، میں اس وقت کم سن لڑکا تھا، میرے تمام کام اس طرح کے نہیں ہوتے تھے، جس طرح میرے آقا ﷺ کی خواہش ہوتی تھی۔ لیکن اس کے باوجود آپ ﷺ نے مجھے کسی بھی کام کے سلسلے میں کبھی ''اف'' نہیں فرمایا۔ اور نہ ہی آپ ﷺ نے کبھی یہ فرمایا کہ تم یہ کیوں کیا' یا تم نے یہ کیوں نہیں کیا؟

4775 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ، يُحَدِّثُ قَالَ: قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: وَهُوَ يُحَدِّثُنَا: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَجْلِسِ يُحَدِّثُنَا، فَاِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوتِ اَزْوَاجِهِ، فَحَدَّثَنَا يَوْمًا فَقُمْنَا حِينَ قَامَ، فَنَظَرْنَا اِلَى اَعْرَابِيٍّ قَدْ اَدْرَكَهُ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ فَحَمَّرَ رَقَبَتَهُ، قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: وَكَانَ رِدَاءً خَشِنًا، فَالْتَفَتَ، فَقَالَ لَهُ الْاَعْرَابِيُّ: احْمِلْ لِي عَلٰى بَعِيرَيَّ هٰذَيْنِ فَاِنَّكَ لَا تَحْمِلُ لِي مِنْ مَالِكَ وَلَا مِنْ مَالِ اَبِيكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، لَا، وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، لَا، وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لَا اَحْمِلُ لَكَ حَتّٰى تُقِيدَنِي مِنْ جَبْذَتِكَ الَّتِي جَبَذْتَنِي فَكُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ لَهُ الْاَعْرَابِيُّ: وَاللّٰهِ لَا اُقِيدُكَهَا، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، قَالَ: ثُمَّ دَعَا رَجُلًا فَقَالَ لَهُ احْمِلْ لَهُ عَلٰى بَعِيرَيْهِ هٰذَيْنِ: عَلٰى بَعِيرٍ شَعِيرًا، وَعَلَى الْاٰخَرِ تَمْرًا ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا فَقَالَ: انْصَرِفُوا عَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ مسجد میں ہمارے ساتھ بیٹھ کر ہمارے ساتھ بات چیت کیا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہم یہ دیکھ لیتے کہ آپ ﷺ اپنی ازواج میں سے کسی کے گھر میں داخل ہو گئے ہیں۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ ہمارے ساتھ بات چیت کر رہے تھے جب آپ ﷺ کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہو گئے ہم نے ایک دیہاتی کو دیکھا جو نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچ گیا اس نے نبی اکرم ﷺ کی چادر کو کھینچا جس سے آپ ﷺ کی گردن مبارک سرخ ہو گئی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: وہ ایک کھردری چادر تھی نبی اکرم ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس دیہاتی نے کہا: آپ ﷺ سواری کے لیے مجھے یہ دو اونٹ دیں، کیونکہ آپ ﷺ اپنے مال سے یا اپنے باپ کے مال سے مجھے کچھ نہیں دے رہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، جی نہیں! میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، میں اس وقت تک تمہیں نہیں دوں گا جب تک کہ تم مجھے چھوڑ نہیں دیتے، جو تم نے مجھے پکڑا ہوا ہے، تو

4774- إسناده صحيح. وأخرجه بنحوه البخاري (6038) من طريق سلام بن مسكين، ومسلم (2309) من طريق حماد بن زيد، والترمذي -وفيه زيادة- (2134) من طريق جعفر بن سليمان، ثلاثتهم، عن ثابت، عن أنس. وهو في "مسند أحمد" (13021)، و (13534)، و"صحيح ابن حبان" (2893) و (2894).

Marfat.com

دیہاتی ہر مرتبہ یہی کہتا رہا: اللہ کی قسم! میں آپ ﷺ کو اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا'' اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو بلایا اور اس سے فرمایا ''تم اسے سواری کے لیے ایک اونٹ دے دو، اور ایک اونٹ پر جو اور کھجوریں بھی لاد دو۔ پھر نبی اکرم ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ کی برکت کے ساتھ، تم لوگ چلے جاؤ''

بَابٌ فِی الْوَقَارِ

باب (وقار کا بیان)

4776- حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا قَابُوسُ بْنُ اَبِی ظَبْيَانَ، اَنَّ اَبَاهُ، حَدَّثَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْهَدْیَ الصَّالِحَ، وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ، وَالِاقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: اسْمُ اَبِی مَرْحُومٍ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَيْمُونٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک نیک چال چلن، اچھا کردار اور میانہ روی اختیار کرنا نبوت کا پچیسواں جز ہے''۔

بَابُ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا

جو شخص غصہ پی جائے

4777- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ يَعْنِی ابْنَ اَبِی اَيُّوبَ، عَنْ اَبِی مَرْحُومٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُنْفِذَهُ، دَعَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ اللّٰهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ مَا شَاءَ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: اسْمُ اَبِی مَرْحُومٍ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَيْمُونٍ

❁❁ سہل بن معاذ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اس وقت اپنے غصے پر قابو پالے، جب وہ اس پر عمل کی قدرت رکھتا ہو، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مخلوق کی موجودگی میں اسے بلوائے گا اور اسے یہ اختیار دے گا کہ وہ جس بھی حور عین کو چاہے، اسے حاصل کر لے''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابومرحوم راوی کا نام عبدالرحمٰن بن میمون ہے۔

4777- إسناده حسن من أجل أبي مرحوم -واسمه عبد الرحيم بن ميمون -وسهل ابن معاذ بن أنس، وباقي رجاله ثقات. وابن السرح: هو أحمد بن عمرو بن عبد الله ابن عمرو بن السرح. وأخرجه ابن ماجه (4186) عن حرملة بن يحيى، عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي (2140) و(2661) من طريق عبد الله بن يزيد المقرء، عن سعيد بن أبي أيوب، به. وهو في "مسند أحمد" (15619) و(15637).

Marfat.com

4778 - حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، عَنْ بِشْرٍ يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْوَهُ قَالَ: مَلَاهُ اللّٰهُ اَمْنًا وَاِيمَانًا لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ دَعَاهُ اللّٰهُ زَادَ وَمَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ بِشْرٌ: اَحْسِبُهُ قَالَ تَوَاضُعًا كَسَاهُ اللّٰهُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ، وَمَنْ زَوَّجَ لِلّٰهِ تَعَالٰى تَوَّجَهُ اللّٰهُ تَاجَ الْمُلْكِ

❁❁ سوید بن وہب ایک صحابی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اس کی مانند روایت نقل کرتے ہیں

تاہم اس روایت میں یہ الفاظ ہیں ''اللہ تعالیٰ اسے امن اور ایمان سے بھر دے گا''

اس راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے کہ اللہ تعالیٰ (اسے قیامت کے دن) بلوائے گا۔

اس راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''جو شخص عمدہ لباس پہننا ترک کر دے، حالانکہ وہ اس کی قدرت رکھتا ہو''

بشر نامی راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تواضع کی وجہ سے ترک کرے تو (اللہ تعالیٰ قیامت کے دن) اسے عزت کا جوڑا پہنائے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے شادی کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے بادشاہوں کا تاج پہنائے گا''

4779 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَعُدُّوْنَ الصُّرَعَةَ فِيْكُمْ؟ قَالُوا: الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ اپنے درمیان پہلوان کسے سمجھتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: وہ شخص جسے کوئی دوسرا پچھاڑ نہ سکے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں۔ طاقت ور وہ ہوتا ہے، جو غصے کے وقت اپنے اوپر قابو رکھے۔''

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْغَضَبِ

باب: غصے کے عالم میں کیا پڑھا جائے؟

4778–حديث حسن لغيره، وهذا إسناد ضعيف لجهالة الرجل من أبناء الصحابة. وهو عند البيهقي في "الشعب" (8354) من طريق أبي داود، بهذا الإسناد. وأخرجه القضاعي في "مسند الشهاب" (437) من طريق عبد الرحمن بن محمَّد ابن منصور، عن عبد الرحمن بن مهدي، به.

4779–إسناده صحيح. أبو معاوية: هو محمَّد بن خازم، والأعمش: هو سليمان ابن مهران، وإبراهيم التيمي: هو ابن يزيد. وأخرجه مسلم (2608) عن أبي بكر بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (2608) عن أبي غريب، عن أبي معاوية، به. وأخرجه مسلم (2608) من طريق جرير، و (2658) من طريق عيسى بن يونس، كلاهما عن الأعمش، به. وعند مسلم في أوله زيادة. وهو في "مسند أحمد" (3626)، و"صحيح ابن حبان" (2950) و (5691).

Marfat.com

4780 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى لَيْلٰى، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَغَضِبَ اَحَدُهُمَا غَضَبًا شَدِيدًا حَتّٰى خُيِّلَ اِلَيَّ اَنَّ اَنْفَهُ يَتَمَزَّعُ مِنْ شِدَّةِ غَضَبِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّى لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُهُ مِنَ الْغَضَبِ؟ فَقَالَ: مَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ قَالَ: فَجَعَلَ مُعَاذٌ يَأْمُرُهُ، فَاَبَى وَمَحِكَ، وَجَعَلَ يَزْدَادُ غَضَبًا

❁❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں، دوآدمیوں کے درمیان تکرار ہوگئی، ان میں سے ایک کو دوسرے پر شدید غصہ آ گیا، یہاں تک کہ غصے کی شدت کی وجہ سے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ اس کی ناک چر جائے گی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''مجھے ایک ایسے کلمہ کے بارے میں علم ہے کہ اگر یہ شخص اسے پڑھ لے، تو اسے جو غصہ آیا ہوا ہے، وہ ختم ہو جائے گا۔ اس شخص نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیا کلمہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ یہ پڑھے

''اے اللہ! میں مردود شیطان سے تیری پناہ مانگتا ہوں''

راوی کہتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو یہ کہنا شروع کیا (یہ پڑھ لے) لیکن اس نے انکار کر دیا اور وہ لڑنے لگا اور اس کے غصے میں اضافہ ہو گیا

4781 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ، قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ اَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَيْنَاهُ وَتَنْتَفِخُ اَوْدَاجُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّى لَاَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا هٰذَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِى يَجِدُ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ الرَّجُلُ: هَلْ تَرَى بِى مِنْ جُنُونٍ؟

❁❁ حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دوآدمیوں کے درمیان تکرار ہوگئی ان میں سے ایک آدمی کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور رگیں پھول گئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

''مجھے ایک ایسے کلمہ کے بارے میں علم ہے کہ اگر یہ شخص اسے پڑھ لے، تو اسے جو صورتحال درپیش ہے، وہ ختم ہو جائے گی۔ (وہ کلمہ یہ ہے) ''میں مردود شیطان سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں''

تو اس شخص نے کہا: کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میں پاگل ہوں

4780- حديث صحيح لغيره، وهذا إسناد رجاله ثقات إلا أن فيه انقطاعاً بين عبد الرحمن ابن أبى ليلى ومعاذ بن جبل . وقد اختلف فيه على عبد الملك بن عمير، فرواه مرة من حديث معاذ بن جبل، ومرة من حديث أبى بن كعب كما سيأتى فى التخريج. وأخرجه الترمذى (3754) و (3755)، والنسائى فى "الكبرى" من كتاب عمل اليوم والليلة (10149) من طريق سفيان، والنسائى كذلك (10150) من طريق زائدة، كلاهما عن عبد الملك بن عمير، بهذا الإسناد

4781- إسناده صحيح. أبو معاوية: هو محمد بن خازم. وأخرجه النسائى فى "الكبرى" (100153) عن هناد بن السرى، عن أبى معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى (3282)، ومسلم (2610)، والنسائى فى "الكبرى" (10152) من طرق عن الأعمش، به. وهو فى "مسند أحمد" (27205)، و"صحيح ابن حبان" (5692).

Marfat.com

4782 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنْ اَبِیْ حَرْبِ بْنِ اَبِی الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا: اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ، فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس شخص کو سخت غصہ آئے اور وہ اس وقت کھڑا ہوا ہو، تو اسے بیٹھ جانا چاہیے، اس طرح اس کا غصہ ختم ہو جائے گا، یا پھر اسے لیٹ جانا چاہیے''۔

4783 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ بَكْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا ذَرٍّ، بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَهٰذَا اَصَحُّ الْحَدِيْثَيْنِ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اس کے بعد حسبِ سابق حدیث ہے

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ان دونوں سے زیادہ مستند ہے۔

4784 - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْمَعْنَی، قَالَا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ وَائِلٍ الْقَاصُّ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰی عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ السَّعْدِیِّ، فَكَلَّمَهُ رَجُلٌ فَاَغْضَبَهُ، فَقَامَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ تَوَضَّاَ، فَقَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ جَدِّیْ عَطِيَّةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَاِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ، وَاِنَّمَا تُطْفَاُ النَّارُ بِالْمَاءِ، فَاِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّاْ

❁❁ ابووائل جو ایک خطیب ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: ہم عروہ بن محمد سعدی کے پاس آئے، کسی شخص نے ان سے بات کرتے ہوئے انہیں غصہ دلا دیا، تو وہ اٹھے، انہوں نے وضو کیا، پھر واپس آئے تو وہ وضو کر کے آئے تھے، انہوں نے بتایا: میرے والد نے مجھے میرے دادا عطیہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بیان کیا ہے:

''بے شک غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، اور شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے، اور آگ کو پانی کے ذریعے بجھایا جاتا ہے، جب کسی شخص کو غصہ آئے، تو اس کو پانی سے وضو کر لینا چاہیے''۔

بَابٌ فِی التَّجَاوُزِ فِی الْاَمْرِ

باب: کسی کام میں درگزر کرنا

4785 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَيْسَرَهُمَا، مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا

Marfat.com

فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ، اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ بِهَا

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو امور کے بارے میں اختیار دیا جاتا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیار کیا، جو زیادہ آسان ہو، بشرطیکہ اس میں کوئی گناہ نہ ہو، اگر وہ کوئی گناہ کا کام ہو، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ، اس سے دور رہتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لیے کبھی انتقام نہیں لیا، البتہ جب اللہ تعالیٰ کی کسی حرمت کو پامال کیا جاتا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے لیے اس کا انتقام لیتے تھے"

4786 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَادِمًا وَلَا امْرَاَةً قَطُّ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی خادم کو، یا اپنی اہلیہ کو نہیں مارا"

4787 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ، فِي قَوْلِهِ (خُذِ الْعَفْوَ) (الأعراف: 199) قَالَ: اُمِرَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ اَخْلَاقِ النَّاسِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) "تم درگزر کرنے کو اختیار کرو"

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا گیا، کہ وہ لوگوں کے اخلاق میں سے، معاف کرنے (کی عادت) کو اختیار کریں۔

بَابٌ فِي حُسْنِ الْعِشْرَةِ

حسن سلوک

4785- إسناده صحيح. وأخرجه البخاري (6126) عن عبد الله بن مسلمة، بهذا الإسناد. وهو عند مالك في "الموطأ - 2/ 902" 903ومن طريقه أخرجه البخاري (3560)، ومسلم (2327). وأخرجه البخاري (6786) و (6853)، ومسلم (2327)، والنسائي في "الكبرى" (9118) و (9119) من طرق عن ابن شهاب الزهري، به.

4786- إسناده صحيح. مسدد: هو ابن مسرهد، ومعمر: هو ابن راشد. وعروة: هو ابن الزبير. وأخرجه بزيادة فيه النسائي في "الكبرى" (9118) من طريق محمد وموسى، و (9119) من طريق بكر بن وائل، ثلاثتهم عن ابن شهاب الزهري، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (2328)، وابن ماجه (1984)، والنسائي (9120) من طريق هشام بن عروة، عن أبيه عروة، به. وعند مسلم والنسائي زيادة. وهو في "مسند أحمد" (24034) و (25715)، و "صحيح ابن حبان" (488) و (6444)

4787- حديث صحيح، وهذا إسناد حسن من أجل محمد بن عبد الرحمن الطفاوي. وأخرجه البخاري (4643) من طريق وكيع، والنسائي في "الكبرى" (11131) من طريق عبدة، كلاهما عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. وعلقه البخاري (4644) من طريق أبي أسامة، عن هشام بن عروة، به.

Marfat.com

4788 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ یَعْنِیْ الْحِمَّانِیَّ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَلَغَهُ عَنِ الرَّجُلِ الشَّیْءُ لَمْ یَقُلْ: مَا بَالُ فُلَانٍ یَقُوْلُ؟ وَلٰكِنْ یَقُوْلُ: مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَقُوْلُوْنَ كَذَا وَكَذَا؟

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص کے بارے میں کسی چیز کا علم ہوتا، (جو نامناسب بات ہوتی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ نہیں کہتے تھے کہ فلاں کو کیا ہوا ہے کہ وہ یوں کہتا ہے، یا یوں کرتا ہے، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ یوں کہتے ہیں''۔

4789 - حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَیْسَرَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ، حَدَّثَنَا سَلْمٌ الْعَلَوِیُّ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَجُلًا، دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِ اَثَرُ صُفْرَةٍ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا یُوَاجِهُ رَجُلًا فِیْ وَجْهِهِ بِشَیْءٍ یَكْرَهُهُ، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ: لَوْ اَمَرْتُمْ هٰذَا اَنْ یَّغْسِلَ ذَا عَنْهُ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: سَلْمٌ لَیْسَ هُوَ عَلَوِیًّا، كَانَ یُبْصِرُ فِی النُّجُوْمِ، وَشَهِدَ عِنْدَ عَدِیِّ بْنِ اَرْطَاةَ عَلٰی رُؤْیَةِ الْهِلَالِ فَلَمْ یُجِزْ شَهَادَتَهُ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس پر زرد رنگ کا نشان موجود تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عام طور پر ایسا نہیں کرتے تھے کہ کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے ناراضگی کا اظہار ہو، جب وہ شخص چلا گیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اس سے یہ کہہ دو کہ وہ (زرد رنگ کو) دھو دے، (تو یہ بہتر ہوگا)''

سلم نامی راوی علوی نہیں ہے، یہ علم نجوم میں مہارت رکھتا تھا، اس نے عدی بن ارطاۃ کے سامنے پہلی کا چاند دیکھنے کی گواہی دی، تو انہوں نے اس کی گواہی کو درست قرار نہیں دیا۔

4790 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ اَحْمَدَ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ فُرَافِصَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ یَحْیَى بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، رَفَعَاهُ جَمِیْعًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِیْمٌ، وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِیْمٌ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مومن سیدھا سادہ اور معزز ہوتا ہے، جبکہ فاجر (کافر) دھوکے باز اور کنجوس ہوتا ہے''۔

4791 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اسْتَاْذَنَ رَجُلٌ

4791- إسناده صحيح. سفيان: هو ابن عيينة، ابن المنكدر: هو محمد، وعروة: هو ابن الزبير. وأخرجه البخاري (6054) و (6131)، ومسلم (2591)، والترمذي (2114) من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (6032) من طريق روح بن القاسم، ومسلم (2591)، وإسحاق بن راهويه في "مسنده" (833)،

Marfat.com

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ، اَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيرَةِ، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنُوا لَهُ فَلَمَّا دَخَلَ اَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ وَقَدْ قُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ، قَالَ: اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَدَعَهُ، اَوْ تَرَكَهُ، النَّاسُ لِاتِّقَاءِ فُحْشِهِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اپنے خاندان کا برا فرد ہے (الفاظ میں راوی کو شک ہے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو اندر آنے کی اجازت دے دو، جب وہ شخص اندر آیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ نرمی کے ساتھ بات چیت کی (لیکن بعد میں) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے اس کے ساتھ نرمی کے ساتھ بات کی ہے، حالانکہ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بارے میں فلاں بات ارشاد فرما رہے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں، سب سے برا شخص وہ ہوگا، جسے لوگ اس کی بدزبانی سے بچنے کی خاطر چھوڑ دیں۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)''

4792- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَجُلًا اسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِئْسَ اَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَهُ، فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَمَّا اسْتَاْذَنَ قُلْتَ: بِئْسَ اَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطْتَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اپنے خاندان کا برا فرد ہے، جب وہ اندر آیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ خوش اخلاقی سے بات کی، جب وہ شخص چلا گیا، تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس شخص نے اندر آنے کی اجازت مانگی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا: یہ اپنے خاندان کا برا فرد ہے، جب وہ اندر آیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ خوش دلی سے بات چیت کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

''اے عائشہ! بے شک اللہ تعالیٰ کسی فحش گفتگو کرنے والے اور بدزبانی کا اظہار کرنے والے کو پسند نہیں فرماتا''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا مطلب دریافت کیا گیا ''وہ اپنے خاندان کا برا فرد ہے'' تو انہوں نے کہا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے۔

4793- حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ، قَالَتْ: فَقَالَ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ، اِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ الَّذِينَ يُكْرَمُونَ اِتِّقَاءَ اَلْسِنَتِهِمْ

Marfat.com

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہی واقعہ ایک اور سند کے ہمراہ موجود ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے عائشہ! لوگوں میں سب سے برے وہ لوگ ہیں، جن کی بدزبانی سے بچنے کے لیے ان کی عزت کی جائے''۔

4794 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قَطَنٍ، اَخْبَرَنَا مُبَارَكٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: مَا رَاَيْتُ رَجُلًا الْتَقَمَ اُذُنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُنَحِّي رَأْسَهُ، حَتّٰى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِيْ يُنَحِّي رَاْسَهُ، وَمَا رَاَيْتُ رَجُلًا اَخَذَ بِيَدِهِ فَتَرَكَ يَدَهُ، حَتّٰى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِيْ يَدَعُ يَدَهُ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نہیں دیکھا کہ کسی شخص نے سرگوشی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات کرنا چاہی ہو، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر پیچھے کرلیا ہو، جب تک وہ آدمی خود اپنا سر پیچھے نہیں کر لیتا، اور میں نے نہیں دیکھا کہ کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی نے ہاتھ پکڑا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا ہو، جب تک کہ وہ شخص خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ چھوڑ نہیں دیتا تھا۔

بَابٌ فِي الْحَيَاءِ

باب: حیا کا بیان

4795 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيمَانِ .

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک انصاری کے پاس سے ہوا، جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں سمجھا رہا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اسے چھوڑ دو! بے شک حیا ایمان کا حصہ ہے''

4796 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، وَثَمَّ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ فَحَدَّثَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ، اَوْ قَالَ: الْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ اِنَّا نَجِدُ فِيْ بَعْضِ الْكُتُبِ اَنَّ مِنْهُ سَكِينَةً، وَوَقَارًا، وَمِنْهُ ضَعْفًا، فَاَعَادَ عِمْرَانُ الْحَدِيْثَ وَاَعَادَ بُشَيْرٌ الْكَلَامَ قَالَ: فَغَضِبَ عِمْرَانُ حَتّٰى احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَقَالَ: اَلَا اُرَانِيْ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِيْ عَنْ كُتُبِكَ قَالَ: قُلْنَا يَا اَبَا

4794–وإسناده ضعيف .مبارك -وهو ابن فضالة -مدلس وقد عنعن .أبو قطن :هو عمرو بن الهيثم. وهو عند البيهقي في "الدلائل" 321 - 320 /1من طريق المصنف، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو يعلى في "مسنده "(3471)، وابن حبان في "صحيحه "(6435)

4795–إسناده صحيح .القعنبي :هو عبد الله بن مسلمة. وهو في "الموطأ905 /2 "، ومن طريق مالك أخرجه البخاري (24) والنسائي في "المجتبى121 /8 "، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (6118)، ومسلم (36)، وابن ماجه (58)، والترمذي (2803) من طرق عن ابن شهاب الزهري، به. وهو في "مسند أحمد "(4554) و (5183)، و"صحيح ابن حبان "(610)

Marfat.com

نُجَيْدٍ: اِيهٍ اِيهٍ

❁❁ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، اس وقت بشیر بن کعب بھی موجود تھے، تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان فرمائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''حیا' ساری کی ساری بھلائی ہے'' (یہاں الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

اس پر بشیر بن کعب نے کہا: ہم نے اپنی بعض کتابوں میں یہ بات پائی ہے کہ اس کی وجہ سے سکون اور وقار حاصل ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے کچھ کمزوری بھی آجاتی ہے، حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث دہرائی، بشیر نے اپنا کلام دہرایا۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عمران رضی اللہ عنہ غصے میں آگئے، یہاں تک کہ ان کی آنکھیں سرخ ہوگئیں، انہوں نے فرمایا: یہ کیا ہوا؟ میں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کررہا ہوں، اور تم مجھے اپنی کتابوں کے حوالے سے بات بیان کررہے ہو۔ تو ہم نے کہا: اے ابونجید (یعنی حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ) بس کردیں، بس کردیں۔

4797 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ

❁❁ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں نے پہلی نبوت کے کلام میں سے جو پایا ہے، اس میں ایک بات یہ بھی ہے: ''جب تمہیں حیا نہ آئے، تو جو چاہے کرو''

بَابٌ فِىْ حُسْنِ الْخُلُقِ

باب: حسن اخلاق کا تذکرہ

4798 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ يَعْنِى الْاِسْكَنْدَرَانِىَّ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللّٰهُ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے:

''بے شک مومن اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے، روزہ دار اور نوافل ادا کرنے والے شخص کے درجے تک پہنچ جاتا ہے''

4799 - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِىُّ، وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ،

4797- إسناده صحيح. منصور: هو ابن المعتمر. أبو مسعود الصحابي: هو عقبة ابن عمرو البدري. وأخرجه البخاري (3484) عن آدم، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (3483) و (6120) من طريق زهير، وابن ماجه (4183) من طريق جرير، كلاهما عن منصور، به. وهو في "مسند أحمد" (17090)، و"صحيح ابن حبان" (607)، و"شرح مشكل الآثار" للطحاوي (1533) وما بعده.

Marfat.com

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِیْ بَزَّةَ، عَنْ عَطَاءٍ الْكَيْخَارَانِيِّ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ شَیْءٍ اَثْقَلُ فِی الْمِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ قَالَ: اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً الْكَيْخَارَانِیَّ، قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَهُوَ عَطَاءُ بْنُ يَعْقُوبَ وَهُوَ خَالُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ يُقَالُ: كَيْخَارَانِیٌّ وَكُوخَارَانِیٌّ

❁❁ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(قیامت کے دن) نامہ اعمال میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی اور کوئی چیز نہیں ہوگی''

ولید کہتے ہیں: میں نے عطاء کیخارانی کو سنا: یہ عطا بن یعقوب ہے، یہ ابراہیم بن نافع کا ماموں ہے، اس کے اسم منسوب میں کیخارانی یا کوخارانی کہا جاتا ہے۔

4800 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِیُّ اَبُو الْجَمَاهِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كَعْبٍ اَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّعْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنِی سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِیُّ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِی رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَاِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبِبَيْتٍ فِی وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَاِنْ كَانَ مَازِحًا وَبِبَيْتٍ فِی اَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں اس شخص کو جنت کے ایک طرف محل ملنے کی ضمانت دیتا ہوں، جو حق پر ہونے کے باوجود لڑائی جھگڑے کو چھوڑ دے، اور اس شخص کو جنت کے درمیان محل ملنے کی ضمانت دیتا ہوں، جو جھوٹ بولنا چھوڑ دے، خواہ وہ مزاح کے طور پر ہی کیوں نہ ہو، اور میں اس شخص کو جنت میں بلند درجہ میں ایک محل ملنے کی ضمانت دیتا ہوں، جو اپنے اخلاق کو عمدہ بنا لے''

4801 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ ابْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ حَارِثَةَ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِیُّ قَالَ: وَالْجَوَّاظُ: الْغَلِيظُ الْفَظُّ

❁❁ حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت میں بدمزاج شخص داخل نہیں ہوگا اور تکبر سے چلنے والا بھی داخل نہیں ہوگا''

جواظ سے مراد سخت مزاج اور برے اخلاق کا مالک شخص ہے۔

4801–إسناده صحيح. وكيع: هو ابن الجراح الرؤاسي، وسفيان: هو الثوري. وهو بهذا اللفظ في "المصنف" 8/ 516 "لابن بكر بن ابي شيبة، ومن طريقه اخرجه عبد بن حميد في "مسنده" (480)، وابو يعلى في "مسنده" (1476). واخرجه بنحوه ومعناه مسلم (2853) عن محمد بن عبد الله بن نمير، عن وكيع، به. واخرجه كذلك بنحوه ومعناه البخاري (4918) و (6071)، وابن ماجه (4116)، والترمذي (2788)، من طرق عن سفيان، به. واخرجه كذلك البخاري (6657)، ومسلم (2853)، والنسائي في "الكبرى" (11551) من طريق شعبة، عن معبد بن خالد، به. وهو في "مسند احمد" (18728)، و"صحيح ابن حبان" (5679)

Marfat.com

بَابٌ فِیْ كَرَاهِيَةِ الرِّفْعَةِ فِی الْاُمُوْرِ

امور میں بلندی کا ناپسندیدہ ہونا

4802- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: كَانَتِ الْعَضْبَاءُ لَا تُسْبَقُ، فَجَاءَ اَعْرَابِیٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ لَهٗ فَسَابَقَهَا، فَسَبَقَهَا الْاَعْرَابِیُّ فَكَاَنَّ ذٰلِكَ شَقَّ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهٗ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی) عضباء کو مقابلے میں ہرایا نہیں جا سکتا تھا، ایک مرتبہ ایک دیہاتی ایک اونٹ پر بیٹھ کر آیا، اس دیہاتی نے اس اونٹنی کے ساتھ مقابلہ کیا، تو وہ جیت گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو یہ بات بہت گراں گزری، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ پر یہ بات لازم ہے کہ وہ دنیا میں جس شخص کو بلندی عطا کرے، اسے (کبھی) پستی بھی عطا کر دے''

4803- حَدَّثَنَا النُّفَيْلِیُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ، بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَیْءٌ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهٗ

❁❁ یہی واقعہ ایک اور سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ جب وہ دنیا میں کسی چیز کو بلندی عطا کرے تو اسے نیچا بھی دکھائے''

بَابٌ فِیْ كَرَاهِيَةِ التَّمَادُحِ

باب: ایک دوسرے کی تعریف کرنے کا ناپسندیدہ ہونا

4804- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ،

4803- إسناده صحيح. النفيلي: هو عبد الله بن محمد بن علي، وزهير: هو ابن معاوية، وحميد: هو ابن أبي حميد. وأخرجه البخاري (2872) و (6501) عن مالك بن إسماعيل، عن زهير، بهذا الاسناد. وأخرجه البخاري (6501)، والنسائي في "الكبرى" (4413) و (4417)، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (1903)، والبغوي في شرح "السنة" (2652) من طرق عن حميد، به. وهو في "مسند أحمد" (12015)، و"صحيح ابن حبان" (703).

4804- إسناده صحيح. سفيان: هو الثوري، ومنصور: هو ابن المعتمر، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي، وهمام: هو ابن الحارث. وأخرجه مسلم (3002) من طريق عبيد الله بن عبيد الله، عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (3002) من طريق شعبة، عن منصور، به. وأخرجه مسلم (3002) من طريق الأعمش، عن إبراهيم، به. وأخرجه مسلم (3002)، وابن ماجه (3742)، والترمذي (2555) من طريق حبيب بن أبي حبيب، عن مجاهد، عن أبي معمر عبد الله بن سخبرة، عن المقداد. وهو في "مسند أحمد" (23823) و (23824) و (23827).

Marfat.com

قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَاثْنَى عَلٰى عُثْمَانَ فِيْ وَجْهِهِ، فَاَخَذَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ تُرَابًا فَحَثَا فِيْ وَجْهِهِ، وَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا لَقِيتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوا فِيْ وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ

❁❁ ہمام بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اور اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے ان کی تعریف کرنا شروع کی، تو حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے مٹی لی اور اس کے چہرے پر پھینکی اور یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم (منہ پر) تعریفیں کرنے والوں سے ملو، تو ان کے چہروں پر مٹی ڈال دو''

4805 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَجُلًا اَثْنَى عَلٰى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ: قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: اِذَا مَدَحَ اَحَدُكُمْ صَاحِبَهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: اِنِّي اَحْسِبُهُ، كَمَا يُرِيْدُ اَنْ يَقُوْلَ، وَلَا اُزَكِّيهِ عَلَى اللّٰهِ

❁❁ عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں، دوسرے شخص کی تعریف کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی؛ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

''اگر کسی نے اپنے ساتھی کی ضرور تعریف کرنی ہو، تو اسے یہ کہنا چاہئے: میں اس کے بارے میں یہ سمجھتا ہوں، پھر وہ باتیں کہے جو وہ کہنا چاہتا ہے، اور میں اللہ تعالیٰ کے علم کے مقابلے میں، اسے پاکیزہ قرار نہیں دیتا''۔

4806 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِيْ ابْنَ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْلَمَةَ سَعِيْدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، قَالَ: قَالَ اَبِيْ: انْطَلَقْتُ فِيْ وَفْدِ بَنِيْ عَامِرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقُلْنَا: اَنْتَ سَيِّدُنَا، فَقَالَ: السَّيِّدُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قُلْنَا: وَاَفْضَلُنَا فَضْلًا وَاَعْظَمُنَا طَوْلًا، فَقَالَ: قُوْلُوا بِقَوْلِكُمْ، اَوْ بَعْضِ قَوْلِكُمْ، وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ

❁❁ مطرف بیان کرتے ہیں: میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے: میں بنی عامر کے وفد کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، ہم نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سردار ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سردار تو اللہ تعالیٰ ہے'' ہم نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والے شخص ہیں اور سب سے زیادہ عظمت والے شخص ہیں، تو

4805–إسناده صحيح .أبو شهاب :هو عبد ربه بن نافع، والحذاء :هو خالد بن مهران، ووالد عبد الرحمن :هو نفيع بن الحارث. وأخرجه البخاري (2662) و (6061) و (6162)، ومسلم (3000)، وابن ماجه (3744)، والنسائي في "الكبرى "(9997) من طرق عن شعبة، عن خالد الحذاء ، بهذا الإسناد .ولم يذكر النسائي في روايته أبا بكرة والد عبد الرحمن، وهي في رواية محمد بن جعفر -وهو الراوي نفسه في حديث النسائي -عند أحمد (20422)، ومسلم (3500).

4806–إسناده صحيح .أبو نضرة :هو المنذر بن مالك بن قُطَعَة، ومطرف :هو ابن عبد الله بن الشخير. وأخرجه النسائي في "الكبرى "(10005) عن حميد بن مسعدة، عن بشر بن المفضل، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي (10003) من طريق قتادة، و (10004) من طريق غيلان بن جرير، كلاهما عن مطرف، به. وهو في "مسند أحمد "(16307).

Marfat.com

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''تم یہ بات کہہ سکتے ہو (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) البتہ شیطان تمہیں اپنا نمائندہ نہ بنالے''۔

بَابٌ فِي الرِّفْقِ

باب: نرمی کا بیان

4807- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ يُونُسَ، وَحُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ: يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطِي عَلَيْهِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نرمی کا اظہار کرنے والا ہے، اور نرمی کو پسند کرتا ہے اور وہ نرمی پر وہ چیز عطا کرتا ہے، جو کر سختگی پر عطا نہیں کرتا''

4808- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، وَأَبُو بَكْرٍ، ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْبَدَاوَةِ، فَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو إِلَى هَذِهِ التِّلَاعِ، وَإِنَّهُ أَرَادَ الْبَدَاوَةَ مَرَّةً فَأَرْسَلَ إِلَيَّ نَاقَةً مُحَرَّمَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ لِي: يَا عَائِشَةُ، ارْفُقِي فَإِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ، وَلَا نُزِعَ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فِي حَدِيثِهِ: مُحَرَّمَةٌ يَعْنِي لَمْ تُرْكَبْ

❁❁ مقدام بن شریح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیابان میں رہائش اختیار کرنے کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا:

''نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیابان کا علاقہ آیا، تو آپ نے بیابان میں رہائش اختیار کرنے کا ایک مرتبہ ارادہ فرمایا، آپ ﷺ نے صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹنی میری طرف بھیجی، جس پر ابھی کوئی سواری نہیں ہوئی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! تم نرمی اختیار کرو. کیونکہ نرمی جس چیز میں ہوگی، اُسے آراستہ کر دے گی اور جس بھی چیز سے الگ کی جائے گی، اُسے بدصورت کر دے گی''۔

ابن سبا نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: محرمة سے مراد وہ اونٹنی ہے، جس پر سواری نہ کی گئی ہو۔

4807- أخرجه ابن أبي شيبة 8/ 512، وأحمد في "مسنده" (16802)، وعبد بن حميد (504)، والدارمي في "سننه" (2793)، وابن أبي عاصم (1091)، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 52 - 51، والطبراني في "مكارم الأخلاق" (23) من طرق عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه الخرائطي في "مكارم الأخلاق" (678) من طريق موسى بن إسماعيل التبوذكي، عن حماد، عن حميد وحده، به. وأخرجه أحمد في "مسنده" (16805) عن أسود، عن حماد، عن يونس وحده، به. ويشهد له حديث عائشة عند مسلم (2593) وحديث أنس بن مالك عند البزار (1961) و (1962)، ومن حديث أبي هريرة عند ابن ماجه (3688)، والبزار (1964) بسند حسن، ومن حديث علي رضي الله عنه عند أحمد (902)، والبزار (1960).

Marfat.com

4809 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيعٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ جَرِيْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يُّحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ كُلَّهُ

❁❁ حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص نرمی سے محروم رہا، وہ پوری بھلائی سے محروم رہا''

4810 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: الْاَعْمَشُ وَقَدْ سَمِعْتُهُمْ يَذْكُرُوْنَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ الْاَعْمَشُ وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التُّؤَدَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا فِيْ عَمَلِ الْاٰخِرَةِ

❁❁ مصعب بن سعد (اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی بھی کام میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے، البتہ آخرت سے متعلق عمل میں (ایسا کرنا چاہیے)۔

بَابٌ فِيْ شُكْرِ الْمَعْرُوْفِ

باب: بھلائی پر شکریہ ادا کرنا

4811 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا ... اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا''

4812 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ الْمُهَاجِرِيْنَ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَتِ الْاَنْصَارُ بِالْاَجْرِ كُلِّهِ قَالَ: لَا مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَاَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ

4809–إسناده صحيح .أبو معاوية :هو محمّد بن خازم، ووكيع :هو ابن الجراح، والأعمش :هو سليمان بن مهران. وأخرجه مسلم (2592) عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن وكيع وحده، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (2592) عن أبي غريب، عن أبي معاوية وحده، به. وأخرجه مسلم (2592)، وابن ماجه (3687) من طرق عن وكيع وحده، به. وأخرجه مسلم (2592) من طريق جرير، و(2592) من طريق حفص، كلاهما عن الأعمش، به. وأخرجه مسلم (2592) من طريق منصور، عن تميم بن سلمة، به. وأخرجه مسلم (2592) من طريق محمّد بن أبي إسماعيل، عن عبد الرحمن بن هلال، به. وهو في "مسند أحمد" (19208) و(19252)، و"صحيح ابن حبان" (548).

4811–إسناده صحيح .محمّد بن زياد :هو القرشي الجمحي مولاهم. وأخرجه الترمذي (2069) من طريق عبد الله بن المبارك، عن الربيع بن مسلم، بهذا الإسناد. وهو في "مسند أحمد" (7504)، و"صحيح ابن حبان" (3407).

Marfat.com

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مہاجرین نے عرض کی: یارسول اللہ! انصار سارے کا سارا اجر لے گئے ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! جب تک تم اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے دعا کرتے رہو گے اور ان کی تعریف کرتے رہو گے، تو تمہیں بھی اجر ملتا رہے گا''۔

4813 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ، حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ، مِنْ قَوْمِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ بِهِ، فَمَنْ أَثْنَى بِهِ فَقَدْ شَكَرَهُ، وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ شُرَحْبِيلَ، عَنْ جَابِرٍ،

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهُوَ شُرَحْبِيلُ يَعْنِي رَجُلًا مِنْ قَوْمِي كَأَنَّهُمْ كَرِهُوهُ فَلَمْ يُسَمُّوهُ

❁❁ عمارہ بن غزیہ بیان کرتے ہیں: میری قوم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مجھے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بیان کیا:

''جس شخص کو کوئی چیز عطیہ کے طور پر دی جائے، تو اگر اس کے پاس گنجائش ہو، تو وہ اس کے بدلے میں کوئی چیز دے، اور اگر گنجائش نہ ہو تو اس کی تعریف کر دے، کیونکہ جب وہ اس شخص کی تعریف کر دے گا، تو وہ اس شخص کا شکریہ ادا کر دے گا، اور جو چھپا کر رکھے گا، وہ کفران نعمت کرے گا''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ان کی قوم کے ایک فرد سے مراد شرحبیل نامی راوی ہے، گویا کہ محدثین نے اس کا نام ذکر کرنا پسند نہیں کیا۔

4814 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أُبْلِيَ بَلَاءً فَذَكَرَهُ، فَقَدْ شَكَرَهُ، وَإِنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص پر کوئی احسان کیا جائے اور پھر وہ اس کا ذکر کر دے، تو گویا اس نے اس کا شکریہ ادا کر دیا، اور اگر وہ اسے چھپا لے، تو گویا کہ اس نے اس کی ناشکری کی''۔

بَابٌ فِي الْجُلُوسِ فِي الطُّرُقَاتِ

باب: راستے میں بیٹھنا

4815 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ أَسْلَمَ، عَنْ

4812- إسناده صحيح. حماد: هو ابن سلمة، وثابت: هو ابن أسلم البناني. وأخرجه النسائي في "الكبرى" (9938) من طريق يحيى بن حماد، عن حماد، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي (2654) من طريق ابن أبي عدي، عن حميد، عن أنس. وهو في "مسند أحمد" (13075) و (13122).

Marfat.com

عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا بُدٌّ لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ اَبَيْتُمْ فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهُ قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْاَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْىُ عَنِ الْمُنْكَرِ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم لوگ راستے میں بیٹھنے سے بچو۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمارے لیے اس طرح بیٹھنے کے بغیر گزارہ نہیں ہے، کیونکہ ہم اس طرح بیٹھ کر بات چیت کر لیتے ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اصرار کرتے ہو، تو تم راستے کو اس کا حق دو۔ لوگوں نے عرض کی:

یارسول اللہ! راستے کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نگاہ جھکا کے رکھنا، تکلیف دہ چیز ہٹا دینا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا''۔

4816 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِىْ ابْنَ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: وَاِرْشَادُ السَّبِيلِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''مسافر کو راستے کی راہنمائی کرنا''

4817 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى النَّيْسَابُورِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرٍ الْعَدَوِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَتُغِيثُوا الْمَلْهُوفَ وَتَهْدُوْا الضَّالَّ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''تم پریشان حال شخص کی مدد کرو، اور راستہ بھول جانے والے کی راہنمائی کرو''

4818 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، وَكَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ، قَالَ ابْنُ عِيسَى: قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِىْ اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ لَهَا: يَا اُمَّ فُلَانٍ اجْلِسِى فِىْ اَىِّ نَوَاحِى السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰى اَجْلِسَ اِلَيْكِ قَالَ: فَجَلَسَتْ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهَا حَتّٰى قَضَتْ حَاجَتَهَا لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عِيسَى حَتّٰى قَضَتْ حَاجَتَهَا، وَقَالَ كَثِيْرٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ

4815- إسناده صحيح. عبد العزيز بن محمَّد: هو الدراوردي. وأخرجه مسلم (2121) 4/ 1704 عن يحيى بن يحيى، عن عبد العزيز بن محمَّد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (2465) و (6229)، ومسلم (2121)، وباقر (2161) من طرق عن زيد بن أسلم، به. وهو في "مسند أحمد" (11309)، و"صحيح ابن حبان" (595).

Marfat.com

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے آپ سے کام ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے امِ فلاں! تم کسی گلی کے کونے میں بیٹھ جاؤ، میں تمہارے ساتھ بیٹھ جاؤں گا (اور تمہاری بات سن لوں گا) وہ خاتون بیٹھ گئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئے، یہاں تک کہ اس نے اپنی ضرورت کو پورا کرلیا۔

ابن عیسیٰ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے: ''اس نے اپنی ضرورت پوری کرلی''

کثیر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حمید نامی راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

4819 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ اَنَّ امْرَاَةً كَانَ فِیْ عَقْلِهَا شَیْءٌ بِمَعْنَاهُ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک عورت کی عقل میں کچھ خرابی تھی، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

بَابٌ فِیْ سَعَةِ الْمَجْلِسِ

محفل میں کشادگی اختیار کرنا

4820 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الْمَوَالِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِیِّ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: خَیْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِیُّ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سب سے بہترین محفل وہ ہے، جو زیادہ کشادہ ہو''۔

یہ راوی عبدالرحمٰن بن عمرو بن ابوعمرہ انصاری ہے۔

بَابٌ فِی الْجُلُوْسِ بَیْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ

باب: دھوپ اور چھاؤں میں بیٹھنا

4821 - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ، یَقُوْلُ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِی الشَّمْسِ، وَقَالَ مَخْلَدٌ:

4820- إسناده صحيح. القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة. وهو عند البيهقي في "الآداب "(307) من طريق المصنف، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد بن حميد (981)، والقضاعي في "مسند الشهاب "(1223) من طريق عبد الله بن مسلمة القعنبي، به. وأخرجه أحمد في "مسنده "(11137) و (11663)، والبخاري في "الأدب المفرد "(1136) والقضاعي في "مسند الشهاب "(1222)، والخطيب في "الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع 2/ 64 "، والحاكم في "المستدرك 4/ 269"، والبيهقي في "الشعب" (8241) من طرق عن عبد الرحمن بن أبي الموال، به.

Marfat.com

فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ الظِّلُّ، وَصَارَ بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ، وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ فَلْيَقُمْ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص دھوپ میں بیٹھا ہو (ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) سائے میں بیٹھا ہو، اور پھر اس کا سایہ چڑھ جائے، اور اس کا کچھ حصہ دھوپ میں ہو جائے، اور کچھ حصہ سائے میں ہو، تو اسے وہاں سے اٹھ جانا چاہیے''۔

4822 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ جَاءَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَامَ فِي الشَّمْسِ، فَاَمَرَ بِهِ فَحُوِّلَ اِلَى الظِّلِّ

❁❁ قیس اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ آئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے، وہ صاحب دھوپ میں کھڑے ہو گئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا، تو وہ سائے میں آ گئے''

بَابٌ فِي التَّحَلُّقِ

باب: دھوپ اور چھاؤں میں بیٹھنا

4823 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ الْاَعْمَشِ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُسَيَّبُ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَهُمْ حِلَقٌ فَقَالَ: مَالِي اَرَاكُمْ عِزِينَ

❁❁ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے، تو لوگ حلقے بنا کر بیٹھے ہوئے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں الگ الگ بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں۔

4824 - حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا قَالَ: كَاَنَّهُ يُحِبُّ الْجَمَاعَةَ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ موجود ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اجتماعیت کو پسند کرتے تھے۔

4825 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَكَانِيُّ، وَهَنَّادٌ، اَنَّ شَرِيكًا، اَخْبَرَهُمْ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ،

4822–إسناده صحيح .يحيى :هو ابن سعيد القطان .وإسماعيل :هو ابن أبي خالد، وقيس :هو ابن أبي حازم. وهو عند البيهقي في "السنن 218 /3 "من طريق المصنف، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري في الأدب المفرد، (1174) عن مسدد، به. وأخرجه احمد في "مسنده "(15515)، وابن حبان في "صحيحه "(2800) من طريق يحيى بن سعيد، به. وأخرجه الطيالسي (1298)، وابن أبي شيبة 94 /8، وأحمد في "مسنده "(15516) و (15517) و (15518) و (18305)، وابن خزيمة في "صحيحه"، (1453) والطبراني في "الكبير "(7281)، والدولابي في "الأسماء والكنى "(1650)، والحاكم 271 /4و 272، والبيهقي في السنن /3" 218من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، به.

4823–إسناده صحيح .يحيى :هو ابن سعيد القطان . وأخرجه مسلم (430) بمعناه وأتم منه، والنسائي في "الكبرى "(11558) من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد. وهو في "مسند أحمد "(20874) و (20958).

Marfat.com

قَالَ: كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَلَسَ اَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي

❁❁ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے، تو آدمی وہاں بیٹھتا تھا جہاں تک لوگ بیٹھے ہوتے تھے (یعنی محفل کے آخر میں بیٹھتا تھا)

بَابٌ فِي الْجُلُوسِ وَسْطَ الْحَلْقَةِ

باب: حلقے کے درمیان میں بیٹھنا

4826- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو مِجْلَزٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ مَنْ جَلَسَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے، جو حلقے کے درمیان میں بیٹھتا ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُومُ لِلرَّجُلِ مِنْ مَجْلِسِهِ

باب: ایسے شخص کا بیان جو کسی دوسرے کے لیے اپنی جگہ سے اٹھ جائے

4827- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، مَوْلَى آلِ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ، قَالَ: جَاءَنَا اَبُو بَكْرَةَ فِي شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ فَاَبَى اَنْ يَجْلِسَ فِيهِ وَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهَى عَنْ ذَا، وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهُ بِثَوْبِ مَنْ لَمْ يَكْسُهُ

❁❁ سعید ابوحسن بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ایک گواہی کے سلسلہ میں، ہمارے پاس تشریف لائے، تو ایک شخص ان کی خاطر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا، انہوں نے اس جگہ بیٹھنے سے انکار کر دیا اور یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے بھی منع کیا ہے: کہ آدمی اپنا ہاتھ کسی ایسے کپڑے سے پونچھے، جسے اس نے پہنا ہوا نہ ہو۔

4828 حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَهُمْ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْخَصِيبِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ، فَذَهَبَ لِيَجْلِسَ فِيهِ فَنَهَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

4826- رجاله ثقات، إلا ان ابا مجلز لم يدرك حذيفة، قاله شعبة كما فى المسند "لأحمد (23376) .وقال ابن معين :لم يسمع منه .أبان :هو ابن يزيد العطار، قتادة :هو ابن دعامة .أبو مجلز :هو لاحق بن حميد .واخرجه الترمذى (2956) من طريق شعبة، عن قتادة، بهذا الإسناد .وقال :حديث حسن صحيح .وهو فى "مسند احمد "(23263).

Marfat.com

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: اَبُو الْخَصِيبِ اسْمُهُ: زِيَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو ایک شخص اس کے لیے اپنی جگہ سے اٹھ گیا، وہ شخص وہاں بیٹھنے لگا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایسا کرنے سے منع کر دیا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوخصیب نامی راوی کا نام زیاد بن عبدالرحمٰن ہے

بَابُ مَنْ يُّؤْمَرُ اَنْ يُّجَالِسَ

باب: کس شخص کی ہم نشینی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے

4829 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِىْ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ، وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِىْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَلَا رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِىْ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ، وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِىْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مَرٌّ، وَلَا رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ، اِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْهُ شَىْءٌ اَصَابَكَ مِنْ رِيحِهِ، وَمَثَلُ جَلِيسِ السُّوءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْكِيرِ، اِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْ سَوَادِهِ اَصَابَكَ مِنْ دُخَانِهِ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو مومن قرآن کا عالم ہو، اس کی مثال نارنگی کی سی ہے، جس کی خوشبو عمدہ ہوتی ہے اور اس کا ذائقہ بھی عمدہ ہوتا ہے، اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا، اس کی مثال کھجور کی طرح ہے، جس کا ذائقہ اچھا ہوتا ہے، لیکن اس کی خوشبو نہیں ہوتی اور جو فاجر قرآن پڑھتا ہے، اس کی مثال ریحانہ کی مانند ہوتی ہے، جس کی خوشبو اچھی ہوتی ہے، لیکن ذائقہ کڑوا ہوتا ہے، اور جو فاجر قرآن نہیں پڑھتا، اس کی مثال حنظلہ کی طرح ہوتی ہے، جس کا ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے اور اس کی خوشبو بھی نہیں ہوتی۔ نیک ہم نشین کی مثال' مشک والے شخص کی طرح ہے، اگر تم اس سے مشک حاصل نہیں بھی کر پاتے، تو بھی اس کی خوشبو تم تک پہنچ جائے گی، اور برے ہم نشین کی مثال' لوہار کی طرح ہے، کہ اگر تمھیں اس کی کالک نہیں بھی لگتی، تو بھی اس کی بھٹی کا دھواں ضرور پہنچے گا''

4830 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنْ اَبِىْ مُوْسَى عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْكَلَامِ الْاَوَّلِ اِلَى قَوْلِهِ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَزَادَ ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ: قَالَ اَنَسٌ وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ مَثَلَ جَلِيسِ الصَّالِحِ، وَسَاقَ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلا کلام ان الفاظ میں منقول ہے ''اس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے''

Marfat.com

ابن معاذ نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
''ہم یہ بات چیت کیا کرتے تھے، اچھے ہم نشین کی مثال'' اس کے بعد راوی نے بقیہ روایت نقل کی ہے۔

4831 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ شُبَيْلِ بْنِ عَزْرَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''نیک ہم نشین کی مثال'' اس کے بعد حسبِ سابق حدیث ہے۔

4832 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ غَيْلَانَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ، اَوْ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا، وَلَا يَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''تم صرف مومن کی ہم نشینی اختیار کرو اور تمہارا کھانا صرف پرہیز گار لوگ کھائیں''

4833 - حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، قَالَا: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُوْسَى بْنُ وَرْدَانَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الرَّجُلُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيلِهِ، فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''آدمی اپنے دوست کے طریقے پر ہوتا ہے، تو ہر شخص کو اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ اس کا دوست کون ہے؟''

4834 - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَبِي الزَّرْقَاءِ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ الْاَصَمِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، يَرْفَعُهُ قَالَ: اَلْاَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''روحیں اہل جل کے رہتی ہیں، ان میں سے جن کا (عالمِ ارواح) میں ایک دوسرے سے تعارف ہو (وہ دنیا میں بھی) ایک دوسرے سے مانوس ہوتی ہیں اور جو وہاں ایک دوسرے سے ناواقف ہوں، ان کے درمیان دنیا میں بھی (واقفیت) نہیں ہو پاتی''۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الْمِرَاءِ

باب: جھگڑے کا ناپسندیدہ ہونا

4835 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ جَدِّهِ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ

Marfat.com

اَبِیْ مُوْسٰی، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهٖ فِیْ بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ: بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوْا، وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا

٭٭ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب میں سے کسی کو، کسی کام کے سلسلے میں بھیجتے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے:

''تم خوشخبری سنانا، تم متنفر نہ کرنا، آسانیاں فراہم کرنا، تم تنگی کا شکار نہ کرنا''

4836 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ قَائِدِ السَّائِبِ، عَنِ السَّائِبِ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلُوا يُثْنُوْنَ عَلَیَّ وَيَذْكُرُوْنِیْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُكُمْ يَعْنِیْ بِهٖ، قُلْتُ: صَدَقْتَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ: كُنْتَ شَرِيْكِیْ فَنِعْمَ الشَّرِيْكُ، كُنْتَ لَا تُدَارِیْ، وَلَا تُمَارِیْ

٭٭ حضرت سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو لوگ میری تعریف کرنے لگے، انہوں نے میرا ذکر کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں (یعنی اس شخص کے بارے میں زیادہ جانتا ہوں) میں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ میرے شراکت دار تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہترین شراکت دار تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو مخالفت کرتے تھے، اور نہ ہی لڑائی جھگڑا کیا کرتے تھے۔

بَابُ الْهَدْیِ فِی الْكَلَامِ

باب: کلام کرنے کا طریقہ

4837 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ يَعْنِیْ ابْنَ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ، اَنْ يَرْفَعَ طَرْفَهٗ اِلَى السَّمَاءِ

٭٭ یوسف بن عبداللہ بن سلام اپنے والد کا یہ کلام بیان کرتے ہیں:

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے بات چیت کر رہے ہوتے تھے، تو اکثر اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ آسمان کی طرف ہوتی تھی''

4838 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ مِسْعَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ شَيْخًا، فِی الْمَسْجِدِ

4835- إسناده صحيح .أبو أسامة :هو حماد بن أسامة .وأبو بردة :هو عامر بن عبد الله ابن قيس .وأخرجه مسلم (1732) (6) عن أبي بكر بن أبي شيبة وأبي غريب، كلاهما عن ابي أسامة، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري (3038) و (6124)، ومسلم (1733) وص 1586(70) وص 1587 - 1586(71) من طريق سعيد بن أبي بردة، عن أبيه أبي بردة، به .وأخرجه البخاري (4341) و (4342) من طريق عبد الملك، و (4344) و (4345) و (7172) من طريق سعيد بن أبي بردة، كلاهما عن أبي بردة قال :بعث رسول الله -صلى الله عليه وسلم -أبا موسى ومعاذ ...إلخ .وهذا إن كان ظاهره الإرسال لكنه متصل كما سلف تخريجه .وهو في "مسند أحمد "(19572) و (19742) و (19699)، و"صحيح ابن حبان "(5373) و (5376).

Marfat.com

يَقُوْلُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: كَانَ فِيْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْتِيلٌ، اَوْ تَرْسِيلٌ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں ٹھہراؤ ہوتا تھا، (یہاں ایک لفظ راوی نے مختلف بیان کیا ہے، لیکن مفہوم ایک ہی ہے)

4839- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، وَاَبُوْ بَكْرٍ، ابْنَا اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اُسَامَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللّٰهُ، قَالَتْ: كَانَ كَلَامُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامًا فَصْلًا يَفْهَمُهُ كُلُّ مَنْ سَمِعَهُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام واضح ہوتا تھا، جسے سننے والا ہر شخص سمجھ لیتا تھا''

4840- حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ، قَالَ: زَعَمَ الْوَلِيْدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ قُرَّةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ كَلَامٍ لَا يُبْدَاُ فِيْهِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَهُوَ اَجْذَمُ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَاهُ يُوْنُسُ، وَعَقِيْلٌ، وَشُعَيْبٌ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر وہ کلام جس کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہ کی گئی ہو وہ بے برکت ہوتا ہے''

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

بَابٌ فِي الْخُطْبَةِ

باب: خطبہ دینا

4841- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَمُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيْهَا تَشَهُّدٌ، فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر وہ خطبہ جس میں تشہد کے کلمات نہ ہوں وہ جذام (کوڑھ والے) ہاتھ کی طرح ہے''

4839- إسناده حسن. أسامة: -وهو ابن زيد- حسن الحديث. وكيع: هو ابن الجراح، وسفيان: هو الثوري، والزهري: هو محمَّد بن مسلم بن شهاب. وأخرجه الترمذي (3968) من طريق حميد بن الأسود، عن أسامة بن زيد، بهذا الإسناد. ولفظه: ما كان رسول الله -صلى الله عليه وسلم- يسرد سردكم هذا، ولكنه كان يتكلم بكلام يُبيِّنه فَصْلٌ، يحفظه من جلس إليه. وقال: حديث حسن صحيح. وأخرجه بنحو لفظ الترمذي النسائي في "الكبرى" (10173) من طريق سفيان، عن أسامة بن زيد، عن القاسم بن محمَّد بن أبي بكر، عن عائشة. وهو بلفظهما عند أحمد في "مسنده" (25077) و (26209).

Marfat.com

بَابٌ فِيْ تَنْزِيلِ النَّاسِ مَنَازِلَهُمْ

باب: لوگوں کو ان کے مرتبے پر رکھنا

4842 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، وَابْنُ اَبِيْ خَلَفٍ، اَنَّ يَحْيَى بْنَ الْيَمَانِ، اَخْبَرَهُمْ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ اَبِيْ شَبِيْبٍ، اَنَّ عَائِشَةَ، مَرَّ بِهَا سَائِلٌ فَاَعْطَتْهُ كِسْرَةً وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَّهَيْئَةٌ فَاَقْعَدَتْهُ فَاَكَلَ فَقِيلَ لَهَا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَحَدِيْثُ يَحْيَى مُخْتَصَرٌ قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: مَيْمُونٌ لَمْ يُدْرِكْ عَائِشَةَ

❁❁ میمون بن ابی شبیہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے ایک سائل گزرا، تو انہوں نے اسے روٹی کا ایک ٹکڑا دے دیا، پھر ان کے سامنے سے ایک اور شخص گزرا، جس نے اچھے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور اس کی حالت بھی عمدہ محسوس ہو رہی تھی، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے بٹھا کر کھانا کھلایا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں کو ان کے مخصوص مقام پر رکھو (یعنی اسی حساب سے ان سے سلوک کرو)''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یحییٰ کی راویت کردہ روایت مختصر ہے۔ میمون نامی راوی نے (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

4843 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الصَّوَّافُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ، اَخْبَرَنَا عَوْفُ بْنُ اَبِيْ جَمِيْلَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ، عَنْ اَبِيْ كِنَانَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰهِ اِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ، وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيْهِ وَالْجَافِيْ عَنْهُ، وَاِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے اجلال میں یہ بات شامل ہے کہ بوڑھے مسلمان اور قرآن کے عالم کی عزت کی جائے، جو اس میں غلو اور تقصیر سے بچتا ہو، اور عادل حکمران کی عزت کی جائے''۔

4843- إسناده حسن. أبو كنانة القرشي روى عنه ثلاثة، وحسن الذهبي حديثه هذا في "الميزان 4/ 565"، والحافظ ابن حجر في "التلخيص الحبير 2/ 118"، ونقل المناوي في "فيض القدير 2/ 529" عن الحافظ العراقي أنه حسن إسناده كذلك. وهو عند البيهقي في "السنن 8/ 163" وفي "الشعب "(2685) و (10986)، وفي "الآداب "(43) من طريق المصنف، بهذا الإسناد. وأخرجه موقوفاً على أبي موسى: البخاري في "الأدب المفرد "(357) عن بشر ابن محمد، عن عبد الله بن حمران، به. وأخرجه كذلك موقوفاً على أبي موسى أبو عبيد في "فضائل القرآن "ص90، وابن أبي شيبة 10/ 551، و 12/ 221 عن معاذ بن معاذ، عن عوف، به.

Marfat.com

بَابٌ فِی الرَّجُلِ یَجْلِسُ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ بِغَیْرِ اِذْنِهِمَا

باب: آدمی کا دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھنا

4844 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْمَعْنَی، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْاَحْوَلُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ: عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا یُجْلَسُ بَیْنَ رَجُلَیْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا

❁❁ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو آدمیوں کے درمیان نہ بیٹھا کرو، البتہ ان کی اجازت سے (بیٹھا جا سکتا ہے)

4845 - حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ الْمَهْرِیُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ اللَّیْثِیُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ یُّفَرِّقَ بَیْنَ اثْنَیْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان (بیٹھ کر) تفریق کر دے۔ البتہ ان کی اجازت سے (ان کے درمیان بیٹھ سکتا ہے)''۔

بَابٌ فِی جُلُوْسِ الرَّجُلِ

باب: آدمی کا بیٹھنا

4846 - حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِیْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِیُّ، عَنْ رُبَیْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهِ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ احْتَبٰی بِیَدِهٖ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ شَیْخٌ مُنْكَرُ الْحَدِیْثِ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب بیٹھتے تھے، تو آپ ﷺ اپنے ہاتھ کے ذریعے احتباء کر لیتے تھے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن ابراہیم نامی راوی بزرگ ہے لیکن منکر الحدیث ہے۔

4847 - اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، وَمُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَسَّانَ الْعَنْبَرِیُّ، قَالَ: حَدَّثَتْنِیْ جَدَّتَایَ، صَفِیَّةُ، وَدُحَیْبَةُ، ابْنَتَا عُلَیْبَةَ، قَالَ: مُوْسَی بِنْتِ حَرْمَلَةَ وَكَانَتَا رَبِیْبَتَیْ قَیْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ وَكَانَتْ جَدَّةَ اَبِیْهِمَا اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُمَا اَنَّهَا، رَاَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ

Marfat.com

فَلَمَّا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخْتَشِعَ وَقَالَ مُوْسَى: الْمُتَخَشِّعَ، فِي الْجِلْسَةِ ارْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ ○

❁❁ سیدہ قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرفصاء کے طور پر بیٹھے ہوئے تھے، وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے اتنی عاجزی وانکساری کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھا، تو میں خوف سے لرز گئی (ایک راوی نے لفظ مختلف نقل کیا ہے)

بَابٌ فِي الْجِلْسَةِ الْمَكْرُوهَةِ

باب: بیٹھنے کا ناپسندیدہ طریقہ

4848 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ اَبِيهِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ: مَرَّ بِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَالِسٌ هٰكَذَا، وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِيَ الْيُسْرَى خَلْفَ ظَهْرِي وَاتَّكَأْتُ عَلَى اَلْيَةِ يَدِي، فَقَالَ: اَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ؟

❁❁ حضرت شرید بن سوید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس بیٹھے، تو میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کی طرف کر کے انگوٹھے کی طرف دباؤ ڈالا ہوا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کیا تم ان لوگوں کی طرح بیٹھے ہو، جن پر غضب نازل ہوا"

بَابُ النَّهْيِ عَنِ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

باب: عشاء کے بعد بات چیت کرنا

4849 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عَوْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو الْمِنْهَالِ، عَنْ اَبِي بَرْزَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ النَّوْمِ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثِ بَعْدَهَا

❁❁ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس (عشاء) سے پہلے سونے اور اس کے بعد بات چیت کرنے سے منع کرتے تھے۔

4847- إسناده حسن .وراوى الحديث عن النبى -صلى الله عليه وسلم -هو قيلة بنت مخرمة . وهو عند البيهقى فى "السنن /3" 235من طريق المصنف، بهذا الإسناد. واخرجه البخارى فى "الأدب المفرد "(1178) عن موسى بن إسماعيل، عن عبد الله بن حسان، به. واخرجه الترمذى فى "الشمائل "(119) من طريق عفان بن مسلم، عن عبد الله ابن حسان، به ،واخرجه ضمن حديث مطول ابن سعد فى "الطبقات 320 - 317 /1 "عن عفان ابن مسلم، والطبرانى فى "الكبير /25" (1)،

Marfat.com

بَابٌ فِی الرَّجُلِ یَجْلِسُ مُتَرَبِّعًا

باب: آدمی کا چوکڑی مار کر بیٹھنا

4850 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِیُّ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِیْ مَجْلِسِهِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ

❁❁ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز ادا کر لیتے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر چوکڑی مار کر بیٹھ جاتے تھے اور اس وقت تک بیٹھے رہتے تھے، جب تک سورج اچھی طرح طلوع نہیں ہو جاتا تھا۔

بَابٌ فِی التَّنَاجِی

باب سرگوشی میں بات کرنا

4851 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عِیسَی بْنُ یُونُسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِیقٍ یَعْنِیْ ابْنَ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا یَتَنَاجَی اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ، فَاِنَّ ذٰلِكَ یُحْزِنُهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو آدمی اپنے ساتھی کو چھوڑ کر سرگوشی میں بات چیت نہ کریں' کیونکہ یہ چیز اسے غمگین کر دے گی''

4852 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عِیسَی بْنُ یُونُسَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ: فَقُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَاَرْبَعَةٌ، قَالَ: لَا یَضُرُّكَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے

ابوصالح کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اگر چار آدمی ہوں؟ انہوں نے کہا: تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابٌ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ

باب: جب کوئی شخص اپنی جگہ اٹھ کر جانے کے بعد واپس آ جائے

4852- إسناده صحيح. أبو صالح: هو ذكوان السمان. وأخرجه ابن حبان في "صحيحه"، (584) عن أبي خليفة، عن مسدد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد في "مسنده" (4685) عن يحيى بن سعيد، و (5023) من طريق شعبة، كلاهما عن الأعمش، به. وأخرجه دون سؤال أبي صالح البخاري (6288)، ومسلم (2183) من طريق نافع، وابن ماجه (3776) من طريق عبد الله بن دينار، كلاهما عن ابن عمر. وهو في "المسند" (4450) من طريق محمد بن يحيى بن حبان، ومن طريق عبد الله ابن دينار (4564)، ومن طريق نافع (4874).

Marfat.com

4853 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ اَبِي جَالِسًا، وَعِنْدَهُ غُلَامٌ فَقَامَ ثُمَّ رَجَعَ فَحَدَّثَ اَبِي، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص محفل سے اٹھ جائے اور پھر اس میں واپس آئے، تو وہ (اس) جگہ کا زیادہ حقدار ہوگا''۔

4854 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ الْحَلَبِيُّ، عَنْ تَمَّامِ بْنِ نَجِيحٍ، عَنْ كَعْبٍ الْاِيَادِيِّ، قَالَ: كُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلَى اَبِي الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ: اَبُو الدَّرْدَاءِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَامَ، فَاَرَادَ الرُّجُوعَ نَزَعَ نَعْلَيْهِ، اَوْ بَعْضَ مَا يَكُونُ عَلَيْهِ، فَيَعْرِفُ ذٰلِكَ اَصْحَابُهُ فَيَثْبُتُونَ

٭٭ کعب ایادی بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا، تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف فرما ہوتے تھے، تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد بیٹھ جاتے تھے۔ جب کوئی شخص وہاں سے اٹھتا اور اس کا واپس آنے کا ارادہ ہوتا، تو وہ اپنا جوتا یا اپنے جسم پر موجود کوئی چیز (عمامہ یا چادر وغیرہ) اتار کر (وہاں رکھ دیتا) جس سے اس کے ساتھی یہ جان لیتے کہ وہ واپس آئے گا، تو وہ اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے''

بَابُ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَلَا يَذْكُرَ اللّٰهَ

باب: اس بات کا ناپسندیدہ ہونا کہ آدمی اپنی محفل سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے بغیر اٹھ جائے

4855 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ فِيهِ، اِلَّا قَامُوا عَنْ مِثْلِ جِيفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ لَهُمْ حَسْرَةً

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کچھ لوگ کسی محفل سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے بغیر اٹھ جائیں، تو وہ یوں اٹھتے ہیں جیسے مردار گدھے کے پاس سے اٹھتے ہوں اور (آخرت میں یہ محفل) ان کے لیے حسرت کا باعث ہوگی''۔

4856 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةً، وَمَنْ

4855–حديث صحيح، وهذا إسناد حسن. إسماعيل بن زكريا صدوق حسن الحديث. وأخرجه النسائي في "الكبرى" (10169) من طريق عبد العزيز بن أبي حازم، عن سهيل بن أبي صالح، بهذا الاسناد. وهو من طريق أبي صالح، عن أبي هريرة عند أحمد في "مسنده" (9052)، و"صحيح ابن حبان" (590) ولفظ ابن حبان": ما اجتمع قوم في مجلس، فتفرقوا من غير ذكر الله، والصلاة على النبي -صلى الله عليه وسلم- إلا كان عليهم حسرة يوم القيامة." وأخرجه الترمذي (3677)

Marfat.com

اضْطَجَعَ مَضْجَعًا، لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةً

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی جگہ پر بیٹھے اور وہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے، تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے نقصان ہوگا اور جو شخص کسی جگہ لیٹے اور وہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے، تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے نقصان ہوگا''۔

بَابٌ فِي كَفَّارَةِ الْمَجْلِسِ

باب: محفل کا کفارہ

4857- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرٌو، اَنَّ سَعِيدَ بْنَ اَبِي هِلَالٍ، حَدَّثَهُ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، اَنَّهُ قَالَ: كَلِمَاتٌ لَا يَتَكَلَّمُ بِهِنَّ اَحَدٌ فِي مَجْلِسِهِ عِنْدَ قِيَامِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلَّا كُفِّرَ بِهِنَّ عَنْهُ، وَلَا يَقُولُهُنَّ فِي مَجْلِسِ خَيْرٍ وَمَجْلِسِ ذِكْرٍ اِلَّا خُتِمَ لَهُ بِهِنَّ عَلَيْهِ كَمَا يُخْتَمُ بِالْخَاتَمِ عَلَى الصَّحِيفَةِ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے، انہوں نے فرمایا: کچھ کلمات ایسے ہیں، جنہیں آدمی محفل سے اٹھتے وقت تین مرتبہ پڑھ لے، تو یہ اس کے لیے ان چیزوں کا کفارہ بن جائیں گے، جو (اس نے اس محفل میں غلطیاں کی تھیں) اور جو شخص کسی بھلائی کی محفل، یا ذکر کی محفل میں ان کلمات کو پڑھ لے گا، تو ان کلمات کے ذریعے اس محفل (کی نیکیوں یا اجر و ثواب) پر یوں مہر لگا دی جائے گی، جس طرح صحیفے پر مہر لگائی جاتی ہے (وہ کلمات یہ ہیں:)

''تو ہر عیب سے پاک ہے، اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

4858- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: قَالَ عَمْرٌو: وَحَدَّثَنِي بِنَحْوِ ذٰلِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

4859- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْجَرْجَرَائِيُّ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى، اَنَّ عَبْدَةَ بْنَ سُلَيْمَانَ، اَخْبَرَهُمْ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي هَاشِمٍ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ اَبِي بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: بِاٰخَرَةٍ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَقُومَ مِنَ الْمَجْلِسِ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَا

4856- حديث صحيح، وهذا إسناد حسن. ابن عجلان -وهو محمّد -صدوق حسن الحديث، والليث :هو ابن سعد. واخرجه النسائي في "الكبرى "(10164) و(10585) عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد .ورواية النسائي الثانية مختصرة. وهو عند ابن حبان في "صحيحه "(853). واخرجه بنحوه ومعناه النسائي في "الكبرى "(10165) و(10584)

Marfat.com

اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ لَتَقُوْلُ قَوْلًا مَا كُنْتَ تَقُوْلُهُ فِيمَا مَضَى، فَقَالَ: كَفَّارَةٌ لِمَا يَكُونُ فِي الْمَجْلِسِ

❁❁ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ اسلمی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری (عمر) میں جب کسی محفل سے اٹھتے تو یہ پڑھتے تھے:

''تو پاک ہے، اے اللہ! اور حمد تیرے لیے مخصوص ہے، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج ایسے کلمات پڑھے ہیں، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے نہیں پڑھے تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اس چیز کا کفارہ بن جاتے ہیں، جو کچھ محفل میں ہوتا ہے''

بَابٌ فِي رَفْعِ الْحَدِيْثِ مِنَ الْمَجْلِسِ

باب: محفل میں شکایات کرنے کا بیان

4860 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنِ الْوَلِيدِ - قَالَ: اَبُوْ دَاوُدَ وَنَسَبَهُ لَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ حُسَيْنِ ابْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اِسْرَائِيلَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ: الْوَلِيدُ ابْنُ اَبِي هِشَامٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ زَائِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُبَلِّغْنِي اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِي عَنْ اَحَدٍ شَيْئًا، فَاِنِّي اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ وَاَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرے اصحاب کی طرف سے کوئی بات مجھ تک نہ پہنچے، کیونکہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب میں تمہاری طرف آؤں، تو میرا سینہ صاف ہو''۔

بَابٌ فِي الْحَذَرِ مِنَ النَّاسِ

باب: لوگوں سے بچ کے رہنا

4861 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سَيَّارٍ الْمُؤَدِّبُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيهِ ابْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عِيسَى بْنِ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْفَغْوَاءِ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: دَعَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَرَادَ اَنْ يَبْعَثَنِي بِمَالٍ اِلَى اَبِي سُفْيَانَ يَقْسِمُهُ فِي قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ بَعْدَ، الْفَتْحِ، فَقَالَ: الْتَمِسْ صَاحِبًا قَالَ: فَجَاءَنِي عَمْرُو بْنُ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ، فَقَالَ: بَلَغَنِي اَنَّكَ تُرِيدُ الْخُرُوجَ وَتَلْتَمِسُ صَاحِبًا، قَالَ: قُلْتُ: اَجَلْ، قَالَ: فَاَنَا لَكَ صَاحِبٌ، قَالَ: فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: قَدْ وَجَدْتُ صَاحِبًا، قَالَ: فَقَالَ: مَنْ؟ قُلْتُ: عَمْرُو بْنُ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ، قَالَ: اِذَا هَبَطْتَ بِلَادَ قَوْمِهِ

Marfat.com

فَاحْذَرْهُ فَاِنَّهُ قَدْ قَالَ الْقَائِلُ: اَخُوكَ الْبِكْرِيُّ وَلَا تَأْمَنْهُ فَخَرَجْنَا حَتّٰى اِذَا كُنْتُ بِالْاَبْوَاءِ قَالَ: اِنِّي اُرِيْدُ حَاجَةً اِلٰى قَوْمِي بِوَدَّانَ، فَتَلَبَّثُ لِي، قُلْتُ: رَاشِدًا، فَلَمَّا وَلّٰى ذَكَرْتُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَدَدْتُ عَلٰى بَعِيرِي حَتّٰى خَرَجْتُ اُوضِعُهُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ بِالْاَصَافِرِ اِذَا هُوَ يُعَارِضُنِي فِي رَهْطٍ، قَالَ: وَاَوْضَعْتُ، فَسَبَقْتُهُ، فَلَمَّا رَآنِي قَدْ فُتُّهُ انْصَرَفُوا، وَجَاءَنِي فَقَالَ: كَانَتْ لِي اِلٰى قَوْمِي حَاجَةٌ، قَالَ: قُلْتُ: اَجَلْ، وَمَضَيْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَدَفَعْتُ الْمَالَ اِلٰى اَبِي سُفْيَانَ

۞۞ عبداللہ بن عمرو خزاعی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے بلایا، آپ ﷺ مجھے کچھ مال کے ہمراہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجنا چاہ رہے تھے، تاکہ وہ مکہ میں قریش کے درمیان اسے تقسیم کردے، یہ فتح مکہ کے بعد کی بات ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی ساتھی تلاش کرو، راوی کہتے ہیں: تو عمرو بن امیہ ضمری میرے ساتھ آ گئے انہوں نے کہا: مجھے یہ پتا چلا ہے کہ تم روانہ ہونا چاہتے ہو اور کوئی ساتھی تلاش کر رہے ہو، میں نے کہا: جی ہاں! تو انہوں نے کہا: میں تمہارا ساتھی ہوں۔ راوی کہتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا: میں نے عرض کی: مجھے ایک ساتھی مل گیا ہے، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کون؟ میں نے کہا: عمرو بن امیہ ضمری، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب تم کسی قوم کے علاقے میں پڑاؤ کرو، تو بچ کے رہنا، کیونکہ کسی کہنے والے نے یہ کہا ہے: بکر قبیلے سے تعلق رکھنے والا تمہارا جو بھائی ہے، تم اس سے محفوظ نہیں ہو (یعنی تم اس سے بات نہ کرنا)''

ہم لوگ روانہ ہو گئے، جب ہم ابواء کے مقام پر پہنچے، تو اس شخص نے کہا: مجھے ودّان کے مقام پر اپنی قوم سے کچھ کام ہے، تم یہاں رک کر میرا انتظار کرنا، میں نے کہا: سلامتی کے ساتھ جاؤ، جب وہ چلا گیا، تو مجھے نبی اکرم ﷺ کی بات یاد آئی۔ میں اپنے اونٹ پر سوار ہوا اور وہاں سے نکل کھڑا ہوا، یہاں تک کہ میں اصافر کے مقام پر آ گیا، تو وہاں میں نے دیکھا کہ امیہ کچھ لوگوں کے ساتھ میرے مقابل آیا ہوا ہے، راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے اونٹ کو دوڑایا اور آگے نکل گیا۔ جب انہوں نے یہ محسوس کیا کہ میں ان سے آگے جا چکا ہوں تو وہ لوگ واپس چلے گئے۔ پھر امیہ میرے پاس آیا اور اس نے کہا: مجھے اپنی قوم میں ایک کام ہے، میں نے کہا: ٹھیک ہے، پھر ہم روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم مکہ آ گئے۔ تو میں نے وہ مال حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا''

4862 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ

۞۞ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن ایک ہی سوراخ سے دو مرتبہ ڈسا نہیں جاتا''۔

4862- إسناده صحيح. الليث: هو ابن سعد، وعقيل: هو ابن خالد. وأخرجه البخاري (6133)، ومسلم (2998) عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه (3982) عن محمد بن الحارث المصري، عن الليث، به. وأخرجه مسلم (2998) من طريق ابن أخي ابن شهاب، عن عمه ابن شهاب، به. وهو في "مسند أحمد" (8928)، و"صحيح ابن حبان" (663).

Marfat.com

بَابٌ فِیْ هَدْیِ الرَّجُلِ

باب: پیدل چلنے کا طریقہ

4863 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشَى كَاَنَّهُ يَتَوَكَّأُ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب چلتے تھے، تو آگے کی طرف ذرا جھک کر چلتے تھے۔

4864 - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ خُلَيْفٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: كَيْفَ رَاَيْتَهُ؟ قَالَ: كَانَ اَبْيَضَ مَلِيحًا، اِذَا مَشَى كَاَنَّمَا يَهْوِي فِيْ صَبُوْبٍ

❁❁ حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے، راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ نے انہیں کیسا دیکھا؟ تو انہوں نے بتایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفید رنگت کے مالک دلکش شخص تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے، تو یوں لگتا تھا، جیسے بلندی سے نیچے کی طرف آ رہے ہیں۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى

باب: آدمی کا اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھنا

4865 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، ح وحَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّضَعَ - وَقَالَ قُتَيْبَةُ: يَرْفَعَ - الرَّجُلُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى زَادَ قُتَيْبَةُ: وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهِ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے، کہ کوئی شخص اپنا ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے

قتیبہ نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: جبکہ وہ پشت کے بل چت لیٹا ہوا ہو۔

4866 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، ح وحَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ، عَنْ عَمِّهِ، اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا - قَالَ الْقَعْنَبِيُّ فِي الْمَسْجِدِ - وَاضِعًا

4864-إسناده صحيح .سعيد الجريرى :وهو سعيد بن إياس -ثقة وقد اختلط باخرة لكن رواية عبد الأعلى -وهو بن عبد الأعلى السامى -عنه قبل اختلاطه .أبو الطفيل :هو عمرو بن واثلة. واخرجه مسلم (2340)، وابن قانع فى "معجم الصحابة 2/ 242 "من طريق عبيد الله بن عمر، عن عبد الأعلى، بهذا الإسناد .وفيه فى وصف النبى -صلى الله عليه وسلم -عندهما: كان أبيض مليحاً مُقَصَّداً، وليس عند مسلم :كانما يهوى فى صبوب. واخرجه مسلم (2340) من طريق خالد بن عبد الله، والترمذى فى "الشمائل" (13) من طريق يزيد بن هارون، كلاهما عن سعيد، به. وهو فى "مسند احمد" (23797)

Marfat.com

اِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرَى

❁❁ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو چت لیٹے ہوئے دیکھا۔
قعنبی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: مسجد میں دیکھا آپ ﷺ نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

4867- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ

❁❁ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ منقول ہے: وہ ایسا کر لیتے تھے (یعنی لیٹنے کے دوران ایک ٹانگ دوسری پر رکھ لیتے تھے)

بَابٌ فِيْ نَقْلِ الْحَدِيْثِ

باب: کوئی بات پھیلا دینا

4868- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ بِالْحَدِيْثِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''جب کوئی شخص کوئی بات کر رہا ہو اور وہ اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہو (کہ کہیں کوئی اور تو نہیں سن رہا) تو وہ بات امانت ہوتی ہے''

4869- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ اَخِيْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ اِلَّا ثَلَاثَةَ مَجَالِسَ: سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ، اَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ، اَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''مجالس امانت ہوتی ہیں، البتہ تین مجالس کا حکم مختلف ہے، وہ جس میں حرام طور پر خون بہانے کی بات ہو، یا جس میں حرام طور پر شرم گاہ (استعمال کرنے) کا ذکر ہو، یا جس میں ناحق طور پر کسی کا مال ہتھیانے کی بات ہو''

4870- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ، قَالَا: اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: هُوَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الرَّجُلُ يُفْضِيْ اِلٰى امْرَاَتِهِ، وَتُفْضِيْ اِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں، سب سے بڑی امانت یہ ہوگی کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہو، اور وہ عورت اس کے ساتھ خلوت میں ہو، اور پھر وہ اس عورت کے راز کو فاش کر دے''۔

بَابٌ فِيْ الْقَتَّاتِ

باب: چغل خوری کرنا

4871 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''چغل خوری کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا''

بَابٌ فِيْ ذِي الْوَجْهَيْنِ

باب: دوغلے شخص کا بیان

4872 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ، الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگوں میں سب سے برا وہ شخص ہے، جو دوغلہ ہو، جو اِس کے پاس اس منہ کے ساتھ آئے، اور اُس کے پاس اِس منہ کے ساتھ جائے''۔

4873 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ، عَنْ عَمَّارٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا، كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ

❁❁ حضرت عمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کے دنیا میں دو منہ ہوں گے، (یعنی دوغلہ ہوگا) قیامت کے دن اس کی آگ سے بنی ہوئی دو زبانیں ہوں گی''

بَابٌ فِي الْغِيبَةِ

باب: غیبت کا بیان

4872- إسناده صحيح. سفيان: هو ابن عيينة، وأبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: هو عبد الرحمن بن هرمز. وأخرجه البخاري (3494)، ومسلم (2526) من طريق المغيرة بن شعبة، ومسلم ص 2011 (98) من طريق مالك، كلاهما عن أبي الزناد، بهذا الإسناد. وعند مسلم في أوله زيادة. وأخرجه البخاري (6058)، والترمذي (2144) من طريق أبي صالح، عن أبي هريرة

Marfat.com

4874 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِيْ ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْغِيبَةُ؟ قَالَ: ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ اِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یا رسول اللہ! غیبت سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کا تذکرہ اس چیز کے ساتھ کرنا: جو اسے ناپسند ہو: عرض کی گئی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ میں نے جو بات کی ہے وہ میرے بھائی میں موجود ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تم نے کہا ہے، وہ اس میں موجود ہو، تو تم نے اس کی غیبت کی، اور جو تم نے کہا وہ اس میں نہ ہو تو تم نے اس پر بہتان لگایا"

4875 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْاَقْمَرِ، عَنْ اَبِيْ حُذَيْفَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ غَيْرُ مُسَدَّدٍ: تَعْنِيْ قَصِيرَةً، فَقَالَ: لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَتْ بِمَاءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ قَالَتْ: وَحَكَيْتُ لَهُ اِنْسَانًا، فَقَالَ: مَا اُحِبُّ اَنِّيْ حَكَيْتُ اِنْسَانًا وَاَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: صفیہ (سے دور ہونے کے لیے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ، یہ چیز کافی ہے: دیگر راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ان کی مراد یہ تھی کہ ان کا قد چھوٹا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم نے ایک ایسی بات کہی ہے، کہ اگر اسے سمندر میں ملایا جائے، تو یہ اسے بھی کڑوا کر دے"۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی کی نقل اتاری، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں کسی شخص کی نقل اتاروں، اگرچہ اس کے عوض میں مجھے اتنا اور اتنا (مال مل جائے)"۔

4876 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ حُسَيْنٍ، حَدَّثَنَا نَوْفَلُ بْنُ مُسَاحِقٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ مِنْ اَرْبَى الرِّبَا الِاسْتِطَالَةَ فِيْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ

❁❁ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

4874- إسناده صحيح. العلاء: هو ابن عبد الرحمن الحُرَقي مولاهم. وأخرجه الترمذي (2047) عن قتيبة بن سعيد، عن عبد العزيز بن محمد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (2589) (75)، والنسائي في "الكبرى" (11454)، والبغوي في "شرح السنة" (3565) من طريق إسماعيل بن جعفر، عن العلاء، به. وهو في "مسند أحمد" (7146)، و"صحيح ابن حبان" (5758).

4876- إسناده صحيح. أبو اليمان: هو الحكم بن نافع، وشعيب: هو ابن أبي حمزة، وعبد الله بن أبي حسين: هو عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي حسين. وأخرجه أحمد في "مسنده" (1651)، ويعقوب بن سفيان في "تاريخه 292 /1"، والبزار في "مسنده" (1264)، والنسائي في "مسنده" (208) و (230)، والطبراني في "الكبير" (357)، وفي "الشاميين" (2937)، والبيهقي في "السنن 241 /10"، وفي "شعب الإيمان" (6710).

Marfat.com

''سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ آدمی کسی کی عزت کے ساتھ ناحق طور پر کھیلے''۔

4877 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ، اسْتِطَالَةَ الْمَرْءِ فِي عِرْضِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ، وَمِنَ الْكَبَائِرِ السَّبَّتَانِ بِالسَّبَّةِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سب سے بڑا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ آدمی ناحق طور پر کسی مسلمان کی عزت کے درپے ہو، اور کبیرہ گناہوں میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک گالی کے بدلے میں دو گالیاں دی جائیں''۔

4878 - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، وَأَبُو الْمُغِيرَةِ، قَالَا: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا عُرِجَ بِي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمُشُونَ وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلاءِ يَا جِبْرِيلُ، قَالَ: هٰؤُلاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ، وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ بَقِيَّةَ، لَيْسَ فِيهِ أَنَسٌ.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب مجھے معراج کروائی گئی، تو میرا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا کہ جن کے ناخن تانبے کے بنے ہوئے اور وہ ان کے ذریعے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں، جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے (یعنی ان کی غیبت کرتے تھے) ان کی عزتوں پر حملے کرتے تھے''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے، لیکن اس کی سند میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے۔

4879 - حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَبِي عِيسَى السَّيْلَحِينِيُّ، عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ، كَمَا قَالَ ابْنُ الْمُصَفَّى

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4880 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ، وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيمَانُ قَلْبَهُ، لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ، وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنِ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِي بَيْتِهِ

❁❁ حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

''اے ان لوگوں کے گروہ! جو اپنی زبان کے ذریعے ایمان لے آئے، لیکن ایمان ان کے دل میں داخل نہیں ہوا، تم لوگ ان کی غیبت نہ کرو، اور ان کے پوشیدہ معاملات کی جستجو نہ کرو، کیونکہ جو شخص ان کے پوشیدہ معاملات کے پیچھے جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کے پوشیدہ معاملات کو ظاہر کرے گا اور جس شخص کے پوشیدہ معاملات کی، اللہ تعالیٰ تحقیق کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں موجود ہونے کے باوجود اسے رُسوا کر دے گا''

4881 - حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَقَّاصِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ، اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَكَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اُكْلَةً فَاِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ، وَمَنْ كُسِيَ ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَكْسُوهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ، وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ، فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُومُ بِهِ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❁❁ حضرت مستورد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی مسلمان کی وجہ سے ایک لقمہ کھائے (یعنی اس کی غیبت کرے) تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی مانند جہنم میں سے کھلائے گا اور جس شخص کو کسی مسلمان کی جانب سے کپڑا پہنایا جائے، یعنی (کسی مسلمان کی غیبت کرنے یا برائی بیان کرنے کی وجہ سے ایسا کیا جائے) تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں اس کی مانند پہنائے گا اور جو شخص کسی شخص کی وجہ سے کسی مقام پر کھڑا ہو، جو دکھاوے اور ریاکاری کا مقام ہو، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے شہرت اور ریاکاری کے مقام پر کھڑا کرے گا (یعنی اس کو دیئے جانے والے عذاب کی شہرت ہوگی)۔

4882 - حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ مَالُهُ، وَعِرْضُهُ، وَدَمُهُ حَسْبُ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر، مال، اس کی عزت اور اس کا خون حرام ہے، آدمی کے برا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے''

بَابُ مَنْ رَدَّ عَنْ مُسْلِمٍ غِيبَةً

باب آدمی کا اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرنا

4883 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى الْمُعَافِرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ حَمَى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ، اُرَاهُ قَالَ: بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا يَحْمِي لَحْمَهُ يَوْمَ

Marfat.com

الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ، وَمَنْ رَمَى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيْدُ شَيْنَهُ بِهِ، حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ

❁❁ حضرت سہل بن معاذ جہنی رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی منافق سے کسی مومن کا بچاؤ کرے (راوی کہتا ہے: میرا خیال ہے، روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں) تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو بھیجے گا، جو قیامت کے دن اس شخص کے گوشت کو جہنم کی آگ سے بچائے گا اور جو شخص کسی مسلمان پر الزام عائد کرے، جس کے ذریعے وہ اسے رسوا کرنا چاہتا ہو، تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے پل پر روک لے گا اور اس وقت تک روکے رکھے گا، جب تک وہ اپنی کہی ہوئی بات (کے عذاب) سے نکل نہیں آتا''

4884 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ، اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اِسْمَاعِيلَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، وَاَبَا طَلْحَةَ بْنَ سَهْلٍ الْاَنْصَارِىَّ يَقُوْلَانِ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنَ امْرِءٍ يَخْذُلُ امْرَأً مُسْلِمًا فِىْ مَوْضِعٍ تُنْتَهَكُ فِيهِ حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ، اِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ فِىْ مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ، وَمَا مِنَ امْرِءٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِىْ مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ، اِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ فِىْ مَوْطِنٍ يُحِبُّ نُصْرَتَهُ

قَالَ يَحْيَى: وَحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَعُقْبَةُ بْنُ شَدَّادٍ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، هٰذَا هُوَ ابْنُ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِسْمَاعِيلُ بْنُ بَشِيرٍ مَوْلٰى بَنِىْ مَغَالَةَ، وَقَدْ قِيلَ: عُتْبَةُ بْنُ شَدَّادٍ مَوْضِعَ عُقْبَةَ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی مسلمان کو کسی ایسی جگہ پر بے یار و مددگار چھوڑ دے، جہاں اسے بے عزت کیا جا رہا ہو، تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو ایسی جگہ پر بے یار و مددگار چھوڑے گا، جہاں وہ اس بات کا خواہش مند ہوگا کہ اس کی مدد کی جائے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی ایسی جگہ پر مدد کرے گا جہاں اسے بے عزت کیا جا رہا ہو، تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی ایسی جگہ مدد کرے گا کہ جہاں وہ چاہے گا کہ اس کی مدد کی جائے۔''

یحییٰ بن سلیم (کے والد سلیم) حضرت زید رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے

اسماعیل بن بشیر، بنو مغالہ کے آزاد کردہ غلام تھے اور ایک روایت میں عقبہ کی بجائے عتبہ نقل کیا گیا ہے۔

بَابُ مَنْ لَيْسَتْ لَهُ غِيبَةٌ

باب کون سی چیز غیبت شمار نہیں ہوگی؟

4885 - حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ نَصْرٍ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، مِنْ كِتَابِهِ قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، حَدَّثَنَا

Marfat.com

الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُشَمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جُنْدُبٌ، قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَاَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، ثُمَّ عَقَلَهَا، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى رَاحِلَتَهُ فَاَطْلَقَهَا ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ نَادَى اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا، وَلَا تُشْرِكْ فِيْ رَحْمَتِنَا اَحَدًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَقُوْلُوْنَ هُوَ اَضَلُّ، اَمْ بَعِيْرُهُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا اِلٰى مَا قَالَ؟ قَالُوْا: بَلٰى

❁❁ حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ ایک دیہاتی آیا اس نے اپنی سواری کو بٹھایا اسے باندھ دیا، پھر وہ مسجد میں داخل ہوا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو وہ اپنی سواری کے پاس آیا اور اسے کھولا اس پر سوار ہوا اور پھر اس نے پکار کر کہا: اے اللہ! تو مجھ پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم کر، تو ہم پر کیے جانے والے رحم میں، کسی اور کو شریک نہ کرنا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

''کیا تم لوگ یہ کہتے ہو کہ یہ زیادہ گمراہ ہے یا اس کا اونٹ؟ کیا تم نے سنا؟ جو اس نے کہا ہے، تو لوگوں نے کہا: جی ہاں!

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُحِلُّ الرَّجُلَ قَدْ اغْتَابَهُ

باب: آدمی کے اپنی غیبت کے معاف کر دینے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4886 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكُوْنَ مِثْلَ اَبِيْ ضَيْغَمٍ اَوْ ضَمْضَمٍ - شَكَّ ابْنُ عُبَيْدٍ -، كَانَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ قَدْ تَصَدَّقْتُ بِعِرْضِيْ عَلٰى عِبَادِكَ

❁❁ قتادہ بیان کرتے ہیں: کیا کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ وہ ابوضیغم کی طرح ہو جائے (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) ابوضمضم کی طرح ہو جائے، یہ شک ابن عبید راوی کو ہے، وہ شخص صبح کے وقت یہ دعا کرتا تھا:

''اے اللہ! میں نے اپنی عزت، تیرے بندوں پر صدقہ کر دی (یعنی جس نے میری غیبت کی، میں اسے معاف کرتا ہوں)''

4887 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَجْلَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكُوْنَ مِثْلَ اَبِيْ ضَمْضَمٍ؟ قَالُوْا: وَمَنْ اَبُوْ ضَمْضَمٍ؟ قَالَ: رَجُلٌ فِيْمَنْ كَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِمَعْنَاهُ قَالَ: عِرْضِيْ لِمَنْ شَتَمَنِيْ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَاهُ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَمِّيِّ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَحَدِيْثُ حَمَّادٍ اَصَحُّ

❁❁ حضرت عبدالرحمن بن عجلان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ وہ ابوضمضم کی طرح ہو جائے، لوگوں نے دریافت کیا: ابوضمضم کون ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص ہوا ہے، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں:

Marfat.com

''جو شخص میری عزت پر حملہ کرتے ہوئے مجھے برا کہے''

(یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے)

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حماد کی نقل کردہ روایت زیادہ درست ہے۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّجَسُّسِ

باب: کسی کی ٹوہ لینے کی ممانعت

4888- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ، وَابْنُ عَوْفٍ، وَهٰذَا لَفْظُهُ قَالَا: حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّكَ اِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدْتَهُمْ، اَوْ كِدْتَ اَنْ تُفْسِدَهُمْ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةٌ سَمِعَهَا مُعَاوِيَةُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ نَفَعَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهَا

❁❁ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر تم لوگوں کے پوشیدہ معاملات کی ٹوہ لوگے، تو تم انہیں خراب کردو گے (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ) خراب ہونے کے قریب کردو گے''۔

تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ ایک ایسی بات ہے، جسے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے سنا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے انہیں فائدہ پہنچایا۔

4889- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا ضَمْضَمُ بْنُ زُرْعَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، وَكَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، وَعَمْرِو بْنِ الْاَسْوَدِ، وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ، وَاَبِي

4888–إسناده صحيح .ابن عوف :هو محمّد، والفريابي :هو محمّد بن يوسف، وسفيان :هو الثوري، وثور :هو ابن يزيد. وأخرجه أبو يعلى في "مسنده"، (7389)، وابن حبان في "صحيحه "(5760)، والطبراني في "الكبير /19 "(890)، وفي "الشاميين "(473)، وأبو نعيم في "الحلية118 /6 "، والبيهقي في "السنن 333 /8 "من طرق عن محمّد بن يوسف الفريابي، بهذا الاسناد . وأخرجه الطبراني في "الكبير /19 "(702) من طريق بشر بن جبلة، عن أبي عبد الرحمن، عن أبي الدرداء، عن معاوية .وبشر :ضعيف، ولفظه" :لا تفتشوا الناس فتفسدوهم." وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد "(248)، والطبراني في "الكبير /19 "(859)، وفي "الشاميين "(1871)

4889–حديث حسن . وأخرجه البيهقي في "السنن 333 /8 "من طريق المصنف، بهذا الاسناد . وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنة "(1073)، والطحاوي في "شرح المشكل "(89)، والطبراني في "الكبير "(7515) و(7516) من طرق عن إسماعيل بن عياش، به .وزاد ابن أبي عاصم في الاسناد :نفر من الفقهاء . وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار "(88) من طريق سعيد بن سليمان، عن إسماعيل بن عياش، به .ولم يذكر في الإسناد جبير بن نفير. وأخرجه الحاكم في "المستدرك 378 /4 "من طريق محمد بن عبد العزيز، عن إسماعيل بن عياش، به .ولم يذكر في الاسناد عمرو بن الأسود. وأخرجه الطحاوي (90) من طريق بقية بن الوليد، عن إسماعيل بن عياش، به.

Marfat.com

اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْاَمِيرَ اِذَا ابْتَغَى الرِّيبَةَ فِي النَّاسِ اَفْسَدَهُمْ

❁❁ حضرت عمرو بن اسود رضی اللہ عنہ، حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک امیر اگر الزامات کی وجہ سے لوگوں کے بارے میں شک وشبہ کا شکار ہوگا تو انہیں خراب کردے گا''

4890 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: اُتِيَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقِيلَ هٰذَا فُلَانٌ تَقْطُرُ لِحْيَتُهُ خَمْرًا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنَّا قَدْ نُهِينَا عَنِ التَّجَسُّسِ وَلٰكِنْ اِنْ يَظْهَرْ لَنَا شَيْءٌ نَاْخُذْ بِهِ

❁❁ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا اور کہا گیا: یہ فلاں شخص ہے، جس کی داڑھی سے شراب کے قطرے ٹپک رہے تھے، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں ٹوہ لگانے سے منع کیا گیا ہے، البتہ جو چیز ہمارے سامنے ظاہر ہوگی، ہم اس کا مواخذہ کریں گے۔''

بَابٌ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ

باب مسلمان کی پردہ پوشی کرنا

4891 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَشِيطٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ رَاَى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا، كَانَ كَمَنْ اَحْيَا مَوْءُوْدَةً

❁❁ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی کی پوشیدہ چیز دیکھے اور اس پر پردہ ڈال دے، تو وہ اس شخص کی مانند ہوگا، جس نے زندہ دفن کی جانے والی لڑکی کو بچالیا''

4892 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ نَشِيطٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الْهَيْثَمِ يَذْكُرُ اَنَّهُ سَمِعَ دُخَيْنًا كَاتِبَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: كَانَ لَنَا جِيرَانٌ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ فَنَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا، فَقُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: اِنَّ جِيرَانَنَا هٰؤُلَاءِ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَاِنِّي نَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا، فَاَنَا دَاعٍ لَهُمُ الشُّرَطَ، فَقَالَ: دَعْهُمْ، ثُمَّ رَجَعْتُ اِلَى عُقْبَةَ مَرَّةً اُخْرَى فَقُلْتُ: اِنَّ جِيرَانَنَا قَدْ اَبَوْا اَنْ يَنْتَهُوا عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ وَاَنَا دَاعٍ لَهُمُ الشُّرَطَ، قَالَ: وَيْحَكَ دَعْهُمْ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مُسْلِمٍ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: قَالَ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ لَيْثٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ: لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ عِظْهُمْ وَتَهَدَّدْهُمْ

Marfat.com

❀❀ دخین، جو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے نائب تھے، وہ بیان کرتے ہیں: ہمارے کچھ پڑوسی تھے، جو شراب پیتے تھے، میں نے انہیں منع کیا، لیکن وہ باز نہیں آئے، میں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا: ہمارے یہ پڑوسی شراب پیتے ہیں، میں نے انہیں منع کیا ہے، لیکن یہ باز نہیں آتے، اب میں ان کے لیے کوتوال کو بلوانے لگا ہوں، تو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم انہیں کرنے دو۔ پھر میں دوبارہ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: ہمارے پڑوسیوں نے شراب نوشی سے باز آنے سے انکار کر دیا ہے، تو اب میں ان کے لیے کوتوال کو بلاتا ہوں، تو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو، تم انہیں چھوڑ دو، کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

(اس کے بعد راوی نے مسلم کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے)

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہاشم بن قاسم نے لیث کے حوالے سے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تم ایسا نہ کرو، بلکہ تم انہیں وعظ و نصیحت کرو اور انہیں دھمکی دو''

بَابُ الْمُؤَاخَاةِ

باب: بھائی چارہ (قائم کرنا)

4893 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يُسْلِمُهُ، مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيهِ فَاِنَّ اللّٰهَ فِيْ حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❀❀ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس پر ظلم نہیں کرتا، وہ اسے اس کے حال پر نہیں چھوڑتا، جو شخص کسی بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرتا ہے، اور جو شخص کسی مسلمان سے تکلیف کو دور کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی تکلیف دور کرے گا، اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا''

بَابُ الْمُسْتَبَّانِ

باب گالی گلوچ کرنے والے (دو افراد کا تذکرہ)

4894 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِيْ ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِيْ مِنْهُمَا مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

Marfat.com

''گالی گلوچ کرنے والے دو افراد جو کچھ بھی کہتے ہیں، تو اس کا وبال ان میں سے پہل کرنے والے شخص پر ہوتا ہے، جب تک مظلوم زیادتی نہیں کرتا''

بَابٌ فِی التَّوَاضُعِ

باب: تواضع کا بیان

4895- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنِی اَبِی، حَدَّثَنِی اِبْرَاهِیمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ، اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ اَوْحَی اِلَیَّ اَنْ تَوَاضَعُوا حَتّٰی لَا یَبْغِیَ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ، وَلَا یَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ

❀❀ حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی بھیجی ہے کہ تم لوگ تواضع اختیار کرو، جب تک کوئی شخص کسی دوسرے پر ظلم نہیں کرتا اور کوئی شخص کسی دوسرے کے سامنے فخر کا اظہار نہیں کرتا''۔

بَابٌ فِی الْاِنْتِصَارِ

باب: بدلہ لینا

4896- حَدَّثَنَا عِیسَی بْنُ حَمَّادٍ، اَخْبَرَنَا اللَّیْثُ، عَنْ سَعِیدٍ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ بَشِیرِ بْنِ الْمُحَرَّرِ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ، اَنَّهُ قَالَ: بَیْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَمَعَهُ اَصْحَابُهُ وَقَعَ رَجُلٌ بِاَبِی بَکْرٍ، فَآذَاهُ، فَصَمَتَ عَنْهُ اَبُو بَکْرٍ ثُمَّ آذَاهُ الثَّانِیَةَ، فَصَمَتَ عَنْهُ اَبُو بَکْرٍ، ثُمَّ آذَاهُ الثَّالِثَةَ، فَانْتَصَرَ مِنْهُ اَبُو بَکْرٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ حِینَ انْتَصَرَ اَبُو بَکْرٍ، فَقَالَ اَبُو بَکْرٍ: اَوَجَدْتَ عَلَیَّ یَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: نَزَلَ مَلَکٌ مِنَ السَّمَاءِ یُکَذِّبُهُ بِمَا قَالَ لَکَ، فَلَمَّا انْتَصَرْتَ وَقَعَ الشَّیْطَانُ، فَلَمْ اَکُنْ لِاَجْلِسَ اِذْ وَقَعَ الشَّیْطَانُ

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بھی تھے، ایک شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہہ کر انہیں تکلیف پہنچائی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نہیں اسے کوئی جواب نہیں دیا، اس نے دوسری مرتبہ تکلیف پہنچائی، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر خاموش رہے، اس نے تیسری مرتبہ انہیں تکلیف پہنچائی، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے بدلہ لے لیا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بدلہ لے لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا، جو اس بات کو جھوٹ قرار دیتا رہا، جو اس شخص نے کہی تھی، لیکن جب تم نے بدلہ لے لیا، تو شیطان نازل ہوا، اس لیے میں اس جگہ پر نہیں بیٹھوں گا، جہاں شیطان آ گیا ہو''۔

Marfat.com

4897 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَسُبُّ اَبَا بَكْرٍ وَسَاقَ نَحْوَهُ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ صَفْوَانُ بْنُ عِيسٰى، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، كَمَا قَالَ سُفْيَانُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو برا کہنا شروع کیا (اس کے بعد حسبِ سابق حدیث ہے)

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ اسی طرح منقول ہے، جس طرح سفیان نے نقل کی ہے۔

4898 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِىْ ح وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، قَالَ: كُنْتُ اَسْاَلُ عَنِ الِانْتِصَارِ (وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ) (الشورى: 41) فَحَدَّثَنِىْ عَلِىُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ اُمِّ مُحَمَّدٍ، امْرَاَةِ اَبِيْهِ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: وَزَعَمُوا اَنَّهَا كَانَتْ تَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَتْ: قَالَتْ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ: دَخَلَ عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَنَا زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ، فَجَعَلَ يَصْنَعُ شَيْئًا بِيَدِهٖ، فَقُلْتُ بِيَدِهٖ، حَتّٰى فَطَنْتُهُ لَهَا، فَامْسَكَ، وَاَقْبَلَتْ زَيْنَبُ تَقَحَّمُ لِعَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا فَنَهَاهَا، فَاَبَتْ اَنْ تَنْتَهِىَ، فَقَالَ لِعَائِشَةَ: سُبِّيْهَا فَسَبَّتْهَا، فَغَلَبَتْهَا، فَانْطَلَقَتْ زَيْنَبُ اِلٰى عَلِىٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَتْ: اِنَّ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا وَقَعَتْ بِكُمْ، وَفَعَلَتْ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَقَالَ لَهَا: اِنَّهَا حِبَّةُ اَبِيْكِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَانْصَرَفَتْ، فَقَالَتْ لَهُمْ: اِنِّىْ قُلْتُ لَهٗ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ لِىْ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: وَجَاءَ عَلِىٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ فِىْ ذٰلِكَ

❀❀ عبداللہ بن عون بیان کرتے ہیں: میں بدلہ لینے کے بارے میں دریافت کرتا رہا (جس کا ذکر قرآن کی اس آیت میں ہے:)

''جو شخص ظلم کے بعد بدلہ لے، تو یہ وہ لوگ ہیں''

علی بن زید نے امّ محمد کے حوالے سے جو ان کے والد کی بیوی تھیں، یہ بات نقل کی: لوگ یہ بات بیان کرتے ہیں: وہ خاتون ام المومنین کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس خاتون نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ام المومنین بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت ہمارے درمیان سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بھی موجود تھیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے مجھے چھونا چاہا، تو میں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اشارہ کیا (کہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بھی موجود ہیں) یہاں تک کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھا دیا کہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بھی موجود ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رک گئے، تو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو برا کہنا شروع کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایسا کرنے سے منع کیا، لیکن وہ باز نہیں آئیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم بھی اسے جواب دو۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو جواب دینا شروع کیا تو ان پر غالب آ گئیں۔ پھر حضرت زینب رضی اللہ عنہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس

Marfat.com

گئیں اور کہا: عائشہ نے تم لوگوں کے بارے میں ایسی ایسی باتیں کہی ہیں، اور یہ کچھ کہا ہے، تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ظاہر ہوئیں (اور آپ کو اس کے بارے میں بتایا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

''وہ تمہارے باپ کی محبوب ترین شخصیت ہے، رب کعبہ کی قسم!'' تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا واپس چلی گئیں اور انہوں نے ان لوگوں (حضرت علی رضی اللہ عنہ وغیرہ) کو بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ، یہ گزارش کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ، یہ جواب دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات چیت کی''۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الْمَوْتَى

باب مرحومین کو برا بھلا کہنے کی ممانعت

4899- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ، وَلَا تَقَعُوا فِيهِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے، تو اُسے چھوڑ دو اور اس کے عیب بیان نہ کرو''۔

4900- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، اَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَنَسٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ، وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيهِمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اپنے مرحومین کی اچھی باتوں کا ذکر کرو، اور ان کی (برائیاں ذکر کرنے سے) باز آ جاؤ''۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَغْيِ

باب: سرکشی کی ممانعت

4901- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ، اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ضَمْضَمُ بْنُ جَوْسٍ، قَالَ: قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَانَ رَجُلَانِ فِي بَنِي اِسْرَائِيلَ مُتَوَاخِيَيْنِ، فَكَانَ اَحَدُهُمَا يُذْنِبُ، وَالْاٰخَرُ مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ، فَكَانَ لَا يَزَالُ الْمُجْتَهِدُ يَرَى الْاٰخَرَ عَلَى الذَّنْبِ فَيَقُولُ: اَقْصِرْ، فَوَجَدَهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ فَقَالَ لَهُ: اَقْصِرْ، فَقَالَ: خَلِّنِي وَرَبِّي اَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيبًا؟ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ، اَوْ لَا يُدْخِلُكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، فَقَبَضَ اَرْوَاحَهُمَا، فَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَقَالَ

4900- حديث صحيح لغيره، وهذا إسناد ضعيف لضعف عمران بن أنس المكي، قال البخاري فيه: منكر الحديث. واخرجه الترمذي (1040)، وابن حبان في "صحيحه" (3020) من طريق محمد ابن العلاء، بهذا الإسناد.

Marfat.com

لِهٰذَا الْمُجْتَهِدِ: اَكُنْتَ بِيْ عَالِمًا، اَوْ كُنْتَ عَلٰى مَا فِيْ يَدِي قَادِرًا؟ وَقَالَ لِلْمُذْنِبِ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي، وَقَالَ لِلْاٰخَرِ: اذْهَبُوا بِهٖ اِلَى النَّارِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ لَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَوْبَقَتْ دُنْيَاهُ وَآخِرَتَهُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

بنی اسرائیل میں دو آدمی ایک دوسرے کے بھائی بنے ہوئے تھے، ان میں سے ایک گناہگار تھا، اور دوسرا انتہائی عبادت گزار تھا، عبادت گزار شخص جب بھی دوسرے کو گناہ کا مرتکب ہوتے دیکھتا، تو اس سے یہی کہتا: باز آ جاؤ! ایک دن اس نے دوسرے شخص کو گناہ کرتے ہوئے دیکھا، تو اس سے کہا: باز آ جاؤ! دوسرے شخص نے کہا: تم میرے اور میرے پروردگار کے معاملے کو ہمارے درمیان رہنے دو، کیا تمہیں میرا نگران بنا کر بھیجا گیا ہے؟ تو پہلے شخص نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت نہیں کرے گا، (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں داخل نہیں کرے گا، جب ان دونوں کا انتقال ہو گیا، تو وہ دونوں تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، پروردگار نے اس عبادت گزار سے فرمایا: کیا تم میرے (ارادے کے) بارے میں علم رکھتے تھے، یا تم میری قدرت میں دخل رکھتے تھے؟ پروردگار نے گناہگار سے فرمایا: تم میری رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جاؤ، جبکہ دوسرے (عبادت گزار) کے بارے میں پروردگار نے (فرشتوں سے) فرمایا: اسے جہنم میں لے جاؤ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اس نے ایک ایسا کلمہ کہا، جس نے اس کی دنیا و آخرت کو تباہ کر دیا۔

4902- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ ذَنْبٍ اَجْدَرُ اَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا، مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِثْلُ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ

❁❁ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کوئی بھی گناہ اس لائق نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کرنے والے کو جلدی سزا دے دے، نیز آخرت میں بھی اس کے لیے سزا تیار رکھے، جو گناہ، سرکشی کرنے اور قطع رحمی کرنے کی مانند ہو"۔

بَابٌ فِي الْحَسَدِ

باب: حسد کرنا

4903- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ يَعْنِيْ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

4902-إسناده صحيح .ابن علية :هو إسماعيل بن إبراهيم بن مِقسَم، وعُلَيَّة أمه، ووالد عيينة :هو عبد الرحمن بن جوشن. وأخرجه ابن ماجه (4211) عن الحسين بن الحسن المروزي، والترمذي (2679) عن علي بن حجر، كلاهما عن ابن عُلية، بهذا الإسناد .وقال الترمذي :هذا حديث صحيح . وأخرجه ابن ماجه (4211) من طريق عبد الله بن المبارك، عن عيينة، به. وهو في "مسند أحمد "(20374) و (20398)، و"صحيح ابن حبان "(455) و (456).

Marfat.com

بْنُ بِلَالٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِيْ اُسَيْدٍ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ، فَاِنَّ الْحَسَدَ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ - اَوْ قَالَ: الْعُشْبَ -

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حسد سے بچو، کیونکہ حسد نیکیوں کو یوں کھا جاتا ہے، جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) گھاس کو کھا جاتی ہے''۔

4904- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي الْعَمْيَاءِ، اَنَّ سَهْلَ بْنَ اَبِيْ اُمَامَةَ، حَدَّثَهُ، اَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَاَبُوْهُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ، فَاِذَا هُوَ يُصَلِّي صَلَاةً خَفِيفَةً دَقِيقَةً كَاَنَّهَا صَلَاةُ مُسَافِرٍ اَوْ قَرِيبًا مِنْهَا، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اَبِيْ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، اَرَاَيْتَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ اَوْ شَيْءٌ تَنَفَّلْتَهُ، قَالَ: اِنَّهَا الْمَكْتُوْبَةُ، وَاِنَّهَا لَصَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَخْطَاْتُ اِلَّا شَيْئًا سَهَوْتُ عَنْهُ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَيُشَدَّدَ عَلَيْكُمْ، فَاِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ، فَتِلْكَ بَقَايَاهُمْ فِي الصَّوَامِعِ وَالدِّيَارِ (وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ) (الحديد: 27) ثُمَّ غَدَا مِنَ الْغَدِ فَقَالَ: اَلَا تَرْكَبُ لِتَنْظُرَ وَلِتَعْتَبِرَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَرَكِبُوا جَمِيعًا فَاِذَا هُمْ بِدِيَارٍ بَادَ اَهْلُهَا وَانْقَضَوْا وَفَنُوا خَاوِيَةٍ عَلٰى عُرُوشِهَا، فَقَالَ: اَتَعْرِفُ هٰذِهِ الدِّيَارَ؟ فَقُلْتُ: مَا اَعْرَفَنِيْ بِهَا وَبِاَهْلِهَا، هٰذِهِ دِيَارُ قَوْمٍ اَهْلَكَهُمُ الْبَغْيُ وَالْحَسَدُ، اِنَّ الْحَسَدَ يُطْفِءُ نُوْرَ الْحَسَنَاتِ، وَالْبَغْيُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ اَوْ يُكَذِّبُهُ، وَالْعَيْنُ تَزْنِيْ، وَالْكَفُّ، وَالْقَدَمُ، وَالْجَسَدُ، وَاللِّسَانُ، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ اَوْ يُكَذِّبُهُ

❁❁ سہل بن ابوامامہ بیان کرتے ہیں: وہ اور ان کے والد مدینہ منورہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، یہ عمر و بن عبدالعزیز کے دور حکومت کی بات ہے، جو ان دنوں مدینہ منورہ کے گورنر تھے، (جب ہم ان کے ہاں پہنچے) تو انہوں نے مختصر نماز ادا کی، جیسے کوئی مسافر شخص نماز ادا کرتا ہے، یا اس کے قریب کی نماز ادا کی، جب انہوں نے سلام پھیر دیا، تو میرے والد نے کہا، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، آپ کیا کہتے ہیں؟ یہ فرض نماز تھی یا آپ نفل نماز ادا کر رہے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ فرض نماز تھی اور یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تھی، میں نے اس میں کوئی غلطی نہیں کی، البتہ بھول کر کوئی غلطی ہو گئی، تو (حکم مختلف ہوگا)، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے:

''اپنے آپ پر شدت نہ کرو، ورنہ تم پر شدت کی جائے گی، کچھ لوگوں نے اپنے اوپر شدت کی، تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر شدت کو مسلط کر دیا، تو ان کی باقیات جنگلوں میں، عبادت خانوں اور گرجا گھروں میں محفوظ ہے، یہ وہ رہبانیت ہے، جس کا انہوں نے خود آغاز کیا تھا، ہم نے ان پر لازم نہیں کی تھی''۔

اگلے دن ہم ان کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا: کیا تم سوار ہو کر (سفر کر کے) دیکھتے نہیں کہ تم جائزہ لو اور عبرت حاصل

Marfat.com

کرو، انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر یہ سب لوگ سوار ہوئے، وہاں کچھ بستیاں تھیں، جن کے رہائشی لوگوں نے ویرانوں میں رہائش اختیار کی، وہ لوگ گزر چکے تھے اور ان کی بستیاں چھتوں کے بل گری ہوئی تھیں، تو انہوں نے فرمایا: کیا تم ان بستیوں کو جانتے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: مجھے ان بستیوں کے بارے میں اور یہاں رہنے والوں کے بارے میں کچھ علم نہیں، تو انہیں بتایا گیا کہ یہ اس قوم کی بستیاں تھیں، جنہیں بغاوت اور حسد نے ہلاک کر دیا تھا، بے شک حسد سے نیکیوں کا نور بجھ جاتا ہے اور بغاوت سے اس کی تصدیق ہوتی ہے یا وہ اس کی تکذیب کرتی ہے، آنکھ زنا کا ارتکاب کرتی ہے اور ہاتھ، پاؤں، جسم، زبان اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرتے ہیں، یا اس کی تکذیب کرتے ہیں"

بَابٌ فِی اللَّعْنِ

باب: لعنت کرنا

4905 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ نِمْرَانَ، يَذْكُرُ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ اِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا، ثُمَّ تَهْبِطُ اِلَى الْاَرْضِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُهَا دُونَهَا، ثُمَّ تَاْخُذُ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَاِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ اِلَى الَّذِي لُعِنَ، فَاِنْ كَانَ لِذٰلِكَ اَهْلًا وَاِلَّا رَجَعَتْ اِلٰى قَائِلِهَا

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: قَالَ مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: هُوَ رَبَاحُ بْنُ الْوَلِيدِ، سَمِعَ مِنْهُ، وَذَكَرَ اَنَّ يَحْيَى بْنَ حَسَّانَ وَهِمَ فِيهِ

❁❁ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے، تو وہ لعنت آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے، تو اس کے لیے آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، پھر وہ زمین کی طرف نیچے آتی ہے، تو اس کے دروازے بھی بند کر دیے جاتے ہیں، پھر وہ دائیں طرف جاتی ہے اور بائیں طرف جاتی ہے، اگر اسے کوئی راستہ نہیں ملتا، تو وہ اس شخص کی طرف واپس آتی ہے، جس پر لعنت کی گئی تھی، اگر وہ اس کے حقدار ہو، تو ٹھیک ہے ورنہ وہ کہنے والے کی طرف لوٹ آتی ہے"

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مروان بن محمد کہتے ہیں: اس راوی کا نام رباح بن ولید ہے، انہوں نے اس سے سماع کیا ہے، انہوں نے یہ بات تھی کی ہے، یحییٰ بن حسان نامی راوی اس کا ذکر کرتے ہوئے وہم کا شکار ہوئے ہیں۔

4906 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ، وَلَا بِغَضَبِ اللّٰهِ، وَلَا بِالنَّارِ

❁❁ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

Marfat.com

''اللہ تعالیٰ کی لعنت (کا نام لے کر) لعنت نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کے غضب اور جہنم (کا نام لے کر بددعا نہ کرو)''

4907 - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَبِى الزَّرْقَاءِ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ، وَزَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ اُمَّ الدَّرْدَاءِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَكُوْنُ اللَّعَّانُوْنَ شُفَعَاءَ، وَلَا شُهَدَاءَ

❁❁ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''لعنت کرنے والے لوگ سفارشی یا گواہ نہیں ہوں گے''

4908 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ، ح حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِىُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ - قَالَ زَيْدٌ -: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ - وَقَالَ مُسْلِمٌ اِنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيحُ رِدَاءَهُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَعَنَهَا -، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلْعَنْهَا، فَاِنَّهَا مَاْمُوْرَةٌ، وَاِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: ایک شخص نے ہوا پر لعنت بھیجی، مسلم نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ایک شخص کی چادر ہوا کی وجہ سے اڑ گئی۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی بات ہے اس شخص نے ہوا پر لعنت کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم اس پہ لعنت نہ کرو، کیونکہ یہ حکم کی پابند ہے، جو شخص کسی چیز پر لعنت کرتا ہے اور وہ چیز اس کی اہل نہ ہو، تو وہ لعنت اس شخص پہ لوٹ آتی ہے''۔

بَابٌ فِيمَنْ دَعَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَهُ

باب: جو شخص اس شخص کو بددعا دے، جس نے اس پر ظلم کیا ہو

4909 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيْبٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سُرِقَ لَهَا شَىْءٌ فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُسَبِّخِى عَنْهُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں منقول ہے: ان کی کوئی چیز چوری ہوگئی، تو انہوں نے اس کے لیے بددعا کرنا شروع کردی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''تم اس کی سزا کو ہلکا نہ کرو''

بَابٌ فِيمَنْ يَهْجُرُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ

باب: آدمی کا اپنے بھائی سے لاتعلقی اختیار کرنا

4910 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ

Marfat.com

يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو، اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو، کسی بھی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے لاتعلق رہے''

4911 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا، وَيُعْرِضُ هٰذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی مسلمان کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ لاتعلق رہے، جب ان کی ملاقات ہو تو یہ بھی منہ پھیر لے اور وہ بھی منہ پھیر لے، ان دونوں میں سے زیادہ بہتر وہ ہے، جو سلام میں پہل کرے''

4912 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ، وَاَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ السَّرْخَسِيُّ، اَنَّ اَبَا عَامِرٍ، اَخْبَرَهُمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَاِنْ مَرَّتْ بِهِ ثَلَاثٌ، فَلْيَلْقَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَاِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِي الْاَجْرِ، وَاِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْاِثْمِ زَادَ اَحْمَدُ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی بھی مومن کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی مومن سے تین دن سے زیادہ لاتعلقی اختیار کرے، اگر ان میں تین دن گزر جائیں، تو اس کی اس سے ملاقات ہو، تو اسے سلام کرے، اگر وہ سلام کا جواب دے دیتا ہے، تو اجر میں حصہ دار ہوں گے اور اگر وہ سلام کا جواب نہیں دیتا، تو گناہ کا وبال اسی کے ذمہ ہوگا''

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: سلام کرنے والا لاتعلقی کے حکم سے نکل جائے گا۔

4913 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ ابْنِ عَثْمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُنِيبِ يَعْنِي الْمَدَنِيَّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَكُونُ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثَةٍ، فَاِذَا لَقِيَهُ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِاِثْمِهِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

4910–إسناده صحيح. وهو في "الموطأ" 907 /2 "، ومن طريقه اخرجه البخاري (6076)، ومسلم (2559) (23). واخرجه البخاري (6565)، ومسلم (2559) (23)، والترمذي (2048) من طرق عن الزهري، به. واخرجه مسلم (2559) من طريق قتادة، عن انس. وهو في "مسند احمد "(12073)، و"صحيح ابن حبان "(5660).

Marfat.com

''مسلمان کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ کسی مسلمان سے تین دن سے زیادہ لاتعلقی رکھے، جب وہ اس سے ملے، تو اسے تین مرتبہ سلام کرے، اگر وہ ہر مرتبہ اس کا جواب نہیں دیتا، تو اس کا گناہ اس کے سر ہوگا''۔

4914 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی مسلمان کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ لاتعلقی اختیار کرے، جو شخص تین دن سے زیادہ لاتعلقی اختیار کرتے ہوئے انتقال کر جائے، تو وہ جہنم میں داخل ہوگا''۔

4915 - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ حَيْوَةَ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ الْوَلِيدِ بْنِ اَبِي الْوَلِيدِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِي اَنَسٍ، عَنْ اَبِي خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ

حضرت ابوخراش سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ایک سال تک اپنے بھائی سے لاتعلقی رکھے، تو یہ اس کا خون بہانے کے مترادف ہے''

4916 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ كُلَّ يَوْمِ اثْنَيْنِ، وَخَمِيسٍ فَيُغْفَرُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمَيْنِ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا مَنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَجَرَ بَعْضَ نِسَائِهِ اَرْبَعِينَ يَوْمًا، وَابْنُ عُمَرَ هَجَرَ ابْنًا لَهُ اِلَى اَنْ مَاتَ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: اِذَا كَانَتِ الْهِجْرَةُ لِلّٰهِ فَلَيْسَ مِنْ هٰذَا بِشَيْءٍ وَاِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَطّٰى وَجْهَهُ عَنْ رَجُلٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ان دو دنوں میں ہر اس بندے کی مغفرت ہو جاتی ہے، جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو، البتہ اگر کسی شخص کی اس کے بھائی ساتھ ناراضگی چل رہی ہو، تو (اس کا حکم مختلف ہے) کہا جاتا ہے: ان دونوں کو رہنے دو، جب تک یہ آپس میں صلح نہیں کر لیتے''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض ازواج سے چالس دن کے لیے لاتعلقی اختیار کی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ایک بیٹے سے مرتے دم تک لاتعلقی اختیار کیے رکھی تھی۔

Marfat.com

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب یہ لاتعلق اللہ کے لیے ہو، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھ کر اپنا چہرہ ڈھانپ لیا تھا، (یعنی وہ اس سے ملے نہیں تھے)

بَابٌ فِیْ الظَّنِّ

باب: گمان کا بیان

4917 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَجَسَّسُوا.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ گمان کرنے سے بچو، کیونکہ گمان سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے اور تم ٹوہ نہ لگاؤ اور جاسوسی نہ کرو''

بَابٌ فِیْ النَّصِيحَةِ وَالْحِيَاطَةِ

باب: خیرخواہی اور حفاظت

4918 - حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِی ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ، وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ، يَكُفُّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ، وَيَحُوطُهُ مِنْ وَرَائِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے، ایک مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے، وہ اس کی غیر موجودگی میں اس کے مال کا بچاؤ کرتا ہے اور اس کی غیر موجودگی میں اس کی عزت کی حفاظت کرتا ہے''

بَابٌ فِیْ اِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ

باب: آپس کے تعلقات میں بہتری پیدا کرنا

4919 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ؟ قَالُوا: بَلٰی، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ الْحَالِقَةُ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں اس عمل کے بارے میں بتاؤں؟ جو روزہ رکھنے، نماز ادا کرنے اور صدقہ کرنے سے زیادہ فضیلت والا درجہ ہے، لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

''آپس میں بہتری پیدا کرنا اور آپس میں فساد، خراب کر دینے والی چیز ہے''

4920 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، ح وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَبُّوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَمْ يَكْذِبْ مَنْ نَمَى بَيْنَ اثْنَيْنِ لِيُصْلِحَ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُسَدَّدٌ: لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ اَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا اَوْ نَمَى خَيْرًا

❁❁ حمید بن عبدالرحمٰن، اپنی والدہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

''وہ شخص جھوٹا شمار نہیں ہوگا، جو دو آدمیوں میں صلح کروانے کے لیے غلط بیانی کرتا ہے''

احمد بن محمد اور مسدد نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''وہ شخص جھوٹا نہیں ہوگا، جو لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے، وہ بھلائی کی بات کرتا ہے، اور بھلائی پھیلانا چاہتا ہے''

4921 - حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيزِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ نَافِعٍ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِي، اَنَّ عَبْدَ الْوَهَّابِ بْنَ اَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّهِ اُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ، قَالَتْ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْكَذِبِ اِلَّا فِي ثَلَاثٍ، كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا اَعُدُّهُ كَاذِبًا، الرَّجُلُ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، يَقُولُ: الْقَوْلَ وَلَا يُرِيدُ بِهِ اِلَّا الْاِصْلَاحَ، وَالرَّجُلُ يَقُولُ: فِي الْحَرْبِ، وَالرَّجُلُ يُحَدِّثُ امْرَاَتَهُ، وَالْمَرْاَةُ تُحَدِّثُ زَوْجَهَا

❁❁ سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو جھوٹ سے متعلق کسی بھی صورت میں رخصت دیتے ہوئے نہیں سنا، البتہ تین صورتوں میں اس کی اجازت ہے، نبی اکرم ﷺ فرماتے تھے:

''میں ایسے شخص کو جھوٹا شمار نہیں کروں گا، جو لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے، وہ کوئی بات کہتا ہے تو اس کا مقصد صرف لوگوں کے درمیان صلح کروانا ہوتا ہے، اور اس شخص کو جھوٹا قرار نہیں دوں گا، جو جنگ میں (دشمن کو دھوکا دینے کے لیے) غلط بیانی کرتا ہے اور اس شخص کو (جھوٹا قرار نہیں دوں گا) جو اپنی بیوی کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے، یا جو عورت اپنے شوہر کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے (کوئی غلط بیانی کر جاتی ہے)۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْغِنَاءِ

باب: گانے کی ممانعت کا بیان

4922 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ، عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ، قَالَتْ: جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ صَبِيحَةَ بُنِيَ بِي، فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي، فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِدُفٍّ لَهُنَّ، وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ، اِلَى اَنْ قَالَتْ اِحْدَاهُنَّ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي

Marfat.com

الْغَدِ، فَقَالَ: دَعِي هٰذِهِ وَقُوْلِي الَّذِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ

❀❀ سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری رخصتی والے دن کی صبح میرے ہاں تشریف لائے، اور میرے بستر پر اسی طرح تشریف فرما ہوئے، جیسے تم میرے پاس بیٹھے ہو، چھوٹی بچیاں دف بجانے لگیں اور ان آباء کا ذکر کرنے لگیں، جو غزوہ بدر میں شہید ہو گئے تھے، یہاں تک کہ ان میں سے ایک لڑکی نے کہا:

''ہمارے درمیان ایسا نبی موجود ہے، جو آئندہ کی باتیں جانتا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو! اور وہی گاؤ، جو تم پہلے گا رہی تھیں''

4923 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ لَقُدُوْمِهِ فَرَحًا بِذٰلِكَ، لَعِبُوْا بِحِرَابِهِمْ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پر حبشیوں نے اپنے ہتھیاروں کے ذریعے جنگی کرتب دکھائے''

بَابُ كَرَاهِيَةِ الْغِنَاءِ وَالزَّمْرِ

باب: گانے اور آلاتِ موسیقی کا ناپسندیدہ ہونا

4924 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْغُدَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ، مِزْمَارًا قَالَ: فَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ عَلٰى اُذُنَيْهِ، وَنَاٰى عَنِ الطَّرِيْقِ، وَقَالَ لِيْ: يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا؟ قَالَ: فَقُلْتُ: لَا، قَالَ: فَرَفَعَ اِصْبَعَيْهِ مِنْ اُذُنَيْهِ، وَقَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ مِثْلَ هٰذَا فَصَنَعَ مِثْلَ هٰذَا، قَالَ اَبُوْ عَلِيٍّ اللُّؤْلُؤِيُّ: سَمِعْتُ اَبَا دَاوُدَ يَقُوْلُ: هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بانسری کی آواز سنی، تو انہوں نے اپنی انگلیاں کانوں پہ رکھ لیں، جب وہ اس جگہ سے کچھ آگے چلے گئے، تو انہوں نے مجھ سے دریافت کیا: اے نافع! کیا تم کوئی چیز سن رہے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! تو انہوں نے اپنے کانوں سے انگلیاں ہٹائیں اور یہ بات بیان کی: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم

4924- جديث حسن . الوليد بن مسلم، وان كان يدلس تدليس التسوية إلا انه قد توبع . وسليمان بن موسى : فقيه صدوق حسن الحديث، وقد تابعه المطعم بن المقدام وميمون بن مهران عند المصنف. واخرجه البيهقي في "السنن 222 /10" من طريق المصنف بهذا الإسناد . واخرجه ابن سعد في "الطبقات 63 /14 "، واحمد في " :مسنده "(4535) و (4965)، وابن حبان في "صحيحه "(693) من طرق عن الوليد بن مسلم، به. واخرجه احمد (4965)، وابن ابي الدنيا في "الورع "(79)، والطبراني في "الشاميين "(322) من طرق عن سعيد بن عبد العزيز، به.

Marfat.com

نے اس کی مانند آواز سنی، تو آپ ﷺ نے یہی طرزِ عمل اختیار کیا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت منکر ہے۔

4925- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا مُطْعِمُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ، قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ ابْنِ عُمَرَ اِذْ مَرَّ بِرَاعٍ يَزْمُرُ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: اُدْخِلَ بَيْنَ مُطْعِمٍ وَنَافِعٍ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى.

❁❁ نافع بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے سواری پہ سوار تھا، اسی دوران ان کا گزر ایک چرواہے کے پاس سے ہوا، جو بانسری بجا رہا تھا (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مطعم اور نافع کے درمیان سلیمان بن موسیٰ نامی راوی کا ذکر کیا گیا ہے۔

4926- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْمَلِيحِ، عَنْ مَيْمُونٍ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَمِعَ صَوْتَ زَامِرٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَهٰذَا اَنْكَرُهَا

❁❁ نافع بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے۔ انہوں نے بانسری بجانے والے کی آواز سنی، (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت زیادہ منکر ہے۔

4927- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ، عَنْ شَيْخٍ، شَهِدَ اَبَا وَائِلٍ فِيْ وَلِيمَةٍ، فَجَعَلُوا يَلْعَبُونَ يَتَلَعَّبُونَ، يُغَنُّونَ، فَحَلَّ اَبُوْ وَائِلٍ حَبْوَتَهُ، وَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِيْ الْقَلْبِ

❁❁ سلام بن مسکین ایک عمر رسیدہ شخص کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: جو ابووائل کے ساتھ ایک ولیمے کی دعوت میں شریک ہوا تھا، ان لوگوں نے کھیل کود شروع کیا، وہ لوگ کھیل کود اختیار کر رہے تھے (گا بجا رہے تھے) تو ابووائل نے اپنی کمر پر بندھے ہوئے کپڑے کو کھولا اور بیان کیا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے''

بَابٌ فِيْ الْحُكْمِ فِيْ الْمُخَنَّثِينَ

باب: ہیجڑوں سے متعلق احکام

4928- حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، اَنَّ اَبَا اُسَامَةَ، اَخْبَرَهُمْ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ يُونُسَ، عَنِ

Marfat.com

الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ اَبِيْ يَسَارٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَّبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَالُ هٰذَا؟ فَقِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ، فَاَمَرَ بِهِ فَنُفِيَ اِلَى النَّقِيعِ، فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَا نَقْتُلُهُ؟ فَقَالَ: اِنِّي نُهِيتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ: وَالنَّقِيعُ نَاحِيَةٌ عَنِ الْمَدِينَةِ وَلَيْسَ بِالْبَقِيعِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہیجڑا لایا گیا، جس نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں پر مہندی لگائی ہوئی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو عرض کی گئی: یارسول اللہ! یہ عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کے بارے میں حکم کے مطابق، اسے نقیع کی طرف جلاوطن کر دیا گیا، لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نماز ادا کرنے والوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

ابواسامہ کہتے ہیں: نقیع' مدینہ منورہ کا ایک نواحی علاقہ ہے، یہ بقیع نہیں ہے۔

4929 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا مُخَنَّثٌ وَهُوَ يَقُوْلُ لِعَبْدِ اللّٰهِ اَخِيهَا: اِنْ يَفْتَحِ اللّٰهُ الطَّائِفَ غَدًا دَلَلْتُكَ عَلٰى امْرَاَةٍ تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ، وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: الْمَرْاَةُ كَانَ لَهَا اَرْبَعُ عُكَنٍ فِي بَطْنِهَا

❁❁ سیدہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے، تو ان کے ہاں ایک ہیجڑا بیٹھا ہوا تھا، جو ان کے بھائی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہہ رہا تھا: اگر اللہ تعالیٰ نے کل طائف کو تمہارے لیے فتح کر دیا، تو میں تمہاری راہنمائی ایک ایسی عورت کی طرف کروں گا، جو چار (سلوٹوں) کے ساتھ آتی ہے، اور آٹھ سلوٹوں کے ساتھ واپس جاتی ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان لوگوں کو (اپنے) گھروں سے نکال دو۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ عورت ایسی تھی کہ اس کے پیٹ پر چار بل پڑتے تھے۔

4930 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ، وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، وَقَالَ: اَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ وَاَخْرِجُوا فُلَانًا وَفُلَانًا - يَعْنِي الْمُخَنَّثِينَ -

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہیجڑے بننے والے مردوں پر اور مردوں کی

4930- إسناده صحيح. هشام: هو ابن أبي عبد الله الدستوائي، ويحيى: هو ابن أبي كثير. وأخرجه البخاري (6834) عن مسلم بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في "الكبرى" (9207) و (9210) من طرق عن هشام، به. وأخرجه الترمذي (2992) من طريق معمر، عن يحيى، به. ولفظه دون قوله": أخرجوهم من بيوتكم "...إلخ. وأخرجه الترمذي (2992) من طريق أيوب، عن عكرمة، به. وهو في "مسند أحمد" (1982)، و"صحيح ابن حبان" (5750).

Marfat.com

مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''ان لوگوں کو اپنے گھروں سے نکال دو، تم فلاں کو اور فلاں کو نکال دو''
یعنی آپ ﷺ نے ہیجڑوں کے بارے میں یہ بات بیان فرمائی۔

بَابٌ فِی اللَّعِبِ بِالْبَنَاتِ

باب: گڑیا کے ساتھ کھیلنا

4931- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فَرُبَّمَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِی الْجَوَارِی، فَاِذَا دَخَلَ خَرَجْنَ، وَاِذَا خَرَجَ دَخَلْنَ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں گڑیا کے ساتھ کھیلا کرتی تھی، بعض اوقات نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لاتے، تو میری سہیلیاں میرے پاس ہوتی تھیں، جب نبی اکرم ﷺ تشریف لاتے، تو وہ چلی جاتی تھیں، جب آپ ﷺ تشریف لے جاتے، تو وہ آجایا کرتی تھیں۔

4932- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِی مَرْيَمَ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِی عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، اَوْ خَيْبَرَ وَفِی سَهْوَتِهَا سِتْرٌ، فَهَبَّتْ رِيحٌ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ، فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا عَائِشَةُ؟ قَالَتْ: بَنَاتِی، وَرَاَى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ، فَقَالَ: مَا هٰذَا الَّذِی اَرَى وَسْطَهُنَّ؟ قَالَتْ: فَرَسٌ، قَالَ: وَمَا هٰذَا الَّذِی عَلَيْهِ؟ قَالَتْ: جَنَاحَانِ، قَالَ: فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ؟ قَالَتْ: اَمَا سَمِعْتَ اَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا اَجْنِحَةٌ؟ قَالَتْ: فَضَحِكَ حَتّٰى رَاَيْتُ نَوَاجِذَهُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ غزوہ تبوک سے (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) غزوہ خیبر سے واپس تشریف لائے، تو ان کے اطاق کے آگے پردہ پڑا ہوا تھا، جب ہوا چلی، تو پردے کا ایک کونہ اٹھ گیا، جس کی وجہ سے میرے کھلونے اور گڑیا نظر آنے لگے، تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی: یہ میری گڑیا ہے، نبی اکرم ﷺ نے ان میں کپڑے کا بنا ہوا ایک گھوڑا ملاحظہ کیا، جس کے دو پر بھی تھے، آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ میں ان کے درمیان کیا چیز دیکھ رہا ہوں؟ میں نے عرض کی: یہ گھوڑا ہے، آپ ﷺ نے دریافت کیا: اس کے اوپر کیا ہے؟ میں نے عرض کی: اس کے دو پر ہیں، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا گھوڑے کے پر ہوتے ہیں؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: کیا آپ ﷺ نے یہ بات نہیں سن رکھی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑے کے بھی پر تھے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ اس بات پہ اتنا

Marfat.com

ہنسے کہ مجھے آپ ﷺ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے۔

بَابٌ فِي الْاُرْجُوحَةِ

باب: جھولے کا بیان

4933 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، ح وحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَزَوَّجَنِي وَاَنَا بِنْتُ سَبْعٍ اَوْ سِتٍّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ اَتَيْنَ نِسْوَةٌ، وَقَالَ بِشْرٌ: فَاَتَتْنِي اُمُّ رُومَانَ، وَاَنَا عَلَى اُرْجُوحَةٍ، فَذَهَبْنَ بِي، وَهَيَّاْنَنِي، وَصَنَعْنَنِي، فَاُتِيَ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَنَى بِي وَاَنَا ابْنَةُ تِسْعٍ، فَوَقَفْتُ بِي عَلَى الْبَابِ، فَقُلْتُ: هِيهْ هِيهْ،

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: اَيْ تَنَفَّسْتُ، فَاُدْخِلْتُ بَيْتًا فَاِذَا فِيهِ نِسْوَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقُلْنَ: عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ، دَخَلَ حَدِيثُ اَحَدِهِمَا فِي الْاٰخَرِ

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے شادی کی، تو اس وقت میری عمر سات سال یا چھ سال تھی، جب ہم لوگ مدینہ منورہ آئے، تو کچھ خواتین آئیں (راوی کو شک ہے، یا شاید یہ الفاظ ہیں) سیدہ ام رومان رضی اللہ عنہا آئیں، میں اس وقت جھولا لے رہی تھی، وہ خواتین مجھے اپنے ساتھ لے گئیں، انہوں نے مجھے تیار کیا، بنایا سنوارا، اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ میری رخصتی ہوگئی، اس وقت میری عمر 9 سال تھی، میں دروازے پہ کھڑی ہوئی تو میں یہ کہہ رہی تھی: ھیہ، ھیہ

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ میں گہرے سانس لے رہی تھی، پھر مجھے گھر میں داخل کیا گیا، تو وہاں انصار کی خواتین موجود تھیں، تو انہوں نے کہا: بھلائی اور برکت کے ساتھ (آپ کی) شادی ہو۔

ان دونوں راویوں میں سے ایک کی روایت دوسرے کی روایت میں شامل ہوگئی ہے۔

4934 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، مِثْلَهُ، قَالَ: عَلَى خَيْرِ طَائِرٍ، فَسَلَّمَتْنِي اِلَيْهِنَّ، فَغَسَلْنَ رَاْسِي وَاَصْلَحْنَنِي، فَلَمْ يَرُعْنِي اِلَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى، فَاَسْلَمْنَنِي اِلَيْهِ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''آنے والی بھلائی کے ساتھ (آپ کی رخصتی ہو)'' سیدہ ام رومان رضی اللہ عنہا نے مجھے ان خواتین کے سپرد کیا، تو انہوں نے میرا سر دھویا مجھے تیار کیا، پھر نبی اکرم ﷺ چاشت کے وقت تشریف لائے اور ان خواتین نے مجھے آپ ﷺ کے حوالے کر دیا۔

4935 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ جَاءَنِي نِسْوَةٌ وَاَنَا اَلْعَبُ عَلَى اُرْجُوحَةٍ، وَاَنَا مُجَمَّمَةٌ فَذَهَبْنَ بِي، فَهَيَّاْنَنِي وَصَنَعْنَنِي، ثُمَّ اَتَيْنَ بِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَنَى بِي وَاَنَا ابْنَةُ تِسْعِ سِنِينَ

Marfat.com

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب ہم لوگ مدینہ منورہ آئے، تو خواتین میرے پاس آئیں، میں اس وقت جھولے پر کھیل رہی تھی، میرے بال کانوں سے نیچے تک آتے تھے، وہ مجھے لے گئیں، انہوں نے مجھے تیار کیا، بنایا سنوارا، پھر وہ مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں اور میری رخصتی ہوگئی، اس وقت میری عمر نو سال تھی۔

4936- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، بِاِسْنَادِهٖ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَتْ: وَاَنَا عَلَى الْاُرْجُوحَةِ، وَمَعِي صَوَاحِبَاتِي، فَاَدْخَلْنَنِيْ بَيْتًا فَاِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ،

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: میں جھولے میں تھی اور میرے ساتھ میری سہیلیاں بھی تھیں، ان خواتین نے مجھے میرے گھر میں داخل کیا، وہاں کچھ انصاری خواتین بھی موجود تھیں، انہوں نے کہا: بھلائی اور برکت کے ساتھ (آپ کی شادی ہو)۔

4937- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِيْ ابْنَ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى يَعْنِيْ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْنَا فِيْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ اِنِّي لَعَلٰى اُرْجُوحَةٍ بَيْنَ عِذْقَيْنِ فَجَاءَتْنِيْ اُمِّي فَاَنْزَلَتْنِيْ وَلِيْ جُمَيْمَةٌ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم لوگ مدینہ منورہ آئے تو ہم نے بنو حارث بن خزرج کے محلے میں پڑاؤ کیا، آپ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ کی قسم! میں اس وقت کھجور کی دو لکڑیوں کے درمیان لگے ہوئے جھولے میں موجود تھی، جب میری والدہ میرے پاس آئیں، انہوں نے مجھے اس سے اتارا اور میرے بال چھوٹے چھوٹے تھے (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث بیان کی ہے)

بَابٌ فِيْ النَّهْيِ عَنِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ

باب: چوسر کھیلنے کے ممانعت

4938- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص چوسر کھیلتا ہے، اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی''

4939- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيْرِ فَكَاَنَّمَا غَمَسَ يَدَهُ فِيْ لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَدَمِهِ

4939- اسنادہ صحیح. ویحیی: هو ابن سعید القطان، وسفیان: هو الثوری. واخرجه مسلم (2660)، وابن ماجه (3763) من طرق عن سفیان الثوری، بهذا الإسناد. وهو فی "مسند احمد" (22979)، و"صحیح ابن حبان" (5873).

Marfat.com

❀❀ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص چوسر کھیلتا ہے، وہ اپنے ہاتھ گویا خنزیر کے گوشت اور خون سے لت پت کر لیتا ہے''

بَابٌ فِيْ اللَّعِبِ بِالْحَمَامِ

باب: کبوتر بازی

4940 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَاَى رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ: شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو کبوتر کے پیچھے جا رہا تھا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''شیطان شیطانہ کے پیچھے جا رہا ہے''

بَابٌ فِيْ الرَّحْمَةِ

باب: رحمت کا بیان

4941 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ قَابُوْسَ، مَوْلٰى لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوا اَهْلَ الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ لَمْ يَقُلْ مُسَدَّدٌ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان تک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان پہنچا ہے:
''رحم کرنے والوں پر رحمان بھی رحم کرتا ہے، تم اہل زمین پر رحم کرو، وہ ذات تم پر رحم کرے گی، جو آسمان میں ہے''
مسدد نامی راوی نے اس روایت میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے غلام کا ذکر نہیں کیا، انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

4942 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: كَتَبَ اِلَيَّ مَنْصُوْرٌ، قَالَ: ابْنُ كَثِيْرٍ فِيْ حَدِيْثِهِ وَقَرَاْتُهُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ: اَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ فَقَالَ: اِذَا قَرَاْتُهُ عَلَيَّ فَقَدْ حَدَّثْتُكَ بِهِ ثُمَّ اتَّفَقَا عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ، مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ، الْمَصْدُوْقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ هٰذِهِ الْحُجْرَةِ يَقُوْلُ: لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس حجرے والی ہستی حضرت ابوالقاسم صادق و مصدوق ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''رحمت صرف بدبخت سے الگ ہوتی ہے''

4943 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، وَابْنُ السَّرْحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنِ ابْنِ

Marfat.com

عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، - يَرْوِيهِ قَالَ: ابْنُ السَّرْحِ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا

❁❁ ایک اور سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

''جو شخص ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑے کے حق کو پہچانتا نہیں ہے، وہ ہم میں سے نہیں ہے''

بَابٌ فِي النَّصِيحَةِ

باب: خیر خواہی کا بیان

4944- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ اِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ اِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ قَالُوا: لِمَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: لِلّٰهِ وَكِتَابِهِ وَرَسُولِهِ، وَاَئِمَّةِ الْمُؤْمِنِينَ، وَعَامَّتِهِمْ، اَوْ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَعَامَّتِهِمْ

❁❁ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک دین خیر خواہی کا نام ہے، لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کس کے لیے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، اہل ایمان کے حکمرانوں کے لیے اور ان کے عام افراد (رعایا) کے لیے، (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں) مسلمان حکمرانوں کے لیے اور ان کے عام افراد کے لیے''

4945- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَاَنْ اَنْصَحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قَالَ: وَكَانَ اِذَا بَاعَ الشَّيْءَ اَوِ اشْتَرَاهُ قَالَ: اَمَا اِنَّ الَّذِي اَخَذْنَا مِنْكَ اَحَبُّ اِلَيْنَا مِمَّا اَعْطَيْنَاكَ فَاخْتَرْ

❁❁ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اطاعت وفرمانبرداری کی بیعت کی، اور اس بات کی بیعت کی کہ میں ہر مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ جب کوئی چیز فروخت کرتے، یا خریدتے تھے، تو یہ فرماتے تھے:

''بے شک وہ چیز جو ہم نے تم سے حاصل کی ہے، وہ ہمارے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے، جو تم نے ہمیں دی ہے، تو تم اختیار کر سکتے ہو (یعنی سودے کو ختم کر سکتے ہو)''۔

4944- إسناده صحيح. زهير: هو ابن معاوية. وأخرجه مسلم (55)، والنسائي في "الكبرى" (8700) من طريق سفيان، ومسلم (55) من طريق روح، كلاهما عن سهيل بن أبي صالح، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في "الكبرى" (8700) من طريق سفيان، عن عمرو بن دينار، عن القعقاع، عن أبي صالح، عن عطاء بن يزيد، عن تميم. فذكره.

Marfat.com

بَابٌ فِیْ الْمَعُوْنَةِ لِلْمُسْلِمِ

باب: مسلمان کی مدد کرنا

4946 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ، ابْنَا اَبِیْ شَيْبَةَ الْمَعْنٰی قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: عُثْمَانُ وَجَرِيْرٌ الرَّازِیُّ، ح وحَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی، حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، - وَقَالَ وَاصِلٌ: قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ ثُمَّ اتَّفَقُوا - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ، يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ عَلٰی مُسْلِمٍ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِيْهِ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: لَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانُ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی مسلمان سے کوئی دنیاوی پریشانی دور کریگا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے قیامت کی پریشانی دور کرے گا، جو شخص کسی تنگ دست کو آسانی فراہم کردے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو آسانی فراہم کرے گا، جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا، اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد کرتا رہتا ہے، جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عثمان نامی راوی نے ابومعاویہ سے روایت نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ نقل نہیں کیے:

''جو شخص کسی تنگ دست کو آسانی فراہم کرے گا''۔

4947 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ، عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''ہر نیکی صدقہ ہے''۔

بَابٌ فِیْ تَغْيِيْرِ الْاَسْمَاءِ

باب: نام تبدیل کردینا

4948 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ دَاوٗدَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ زَكَرِيَّا، عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَسْمَائِكُمْ، وَاَسْمَاءِ اٰبَائِكُمْ، فَاَحْسِنُوْا اَسْمَاءَكُمْ

Marfat.com

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: اِبْنُ اَبِیْ زَكَرِيَّا لَمْ يُدْرِكْ اَبَا الدَّرْدَاءِ

❁❁ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگوں کو، قیامت کے دن، تمہارے ناموں اور تمہارے آباؤ اجداد کے ناموں سے پکارا جائے گا، تو تم لوگ اپنے نام اچھے رکھو''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن ابوزکریا نامی راوی نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

4949 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ زِيَادٍ، سَبَلَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى عَبْدُ اللّٰهِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں''

4950 - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيْدٍ الطَّالْقَانِيُّ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَقِيْلُ ابْنُ شَبِيْبٍ، عَنْ اَبِيْ وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ، وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسَمَّوْا بِاَسْمَاءِ الْاَنْبِيَاءِ، وَاَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَاَصْدَقُهَا حَارِثٌ، وَهَمَّامٌ، وَاَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَّمُرَّةُ

❁❁ حضرت ابووہب جشمی رضی اللہ عنہ، یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''انبیاء کے ناموں پر نام رکھو، اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پیارا نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہے، اور سب سے زیادہ سچے نام حارث اور ہمام ہیں اور سب سے زیادہ برے نام حرب اور مرہ ہیں''۔

4951 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِيْنَ وُلِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَبَاءَةٍ يَهْنَأُ بَعِيْرًا لَهٗ، قَالَ: هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَنَاوَلْتُهٗ تَمَرَاتٍ فَاَلْقَاهُنَّ فِيْ فِيْهِ فَلَاكَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَ فَاهُ فَاَوْجَرَهُنَّ اِيَّاهُ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُبُّ الْاَنْصَارِ التَّمْرَ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب عبداللہ بن ابوطلحہ پیدا ہوا، تو میں اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت ایک عبا پہنی ہوئی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ کو کچھ کھلا رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، کیا تمہارے پاس کھجور ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ کھجوریں پیش کیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے منہ میں ڈال کر انہیں چبایا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کھجور اس بچے کے منہ میں ڈال دی، وہ بچہ اسے چوسنے لگا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ انصار کی کھجور سے محبت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔

Marfat.com

بَابٌ فِيْ تَغْيِيرِ الِاسْمِ الْقَبِيحِ

باب: برا نام تبدیل کر دینا

4952 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَمُسَدَّدٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ، وَقَالَ: اَنْتِ جَمِيْلَةٌ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آسیہ (نامی خاتون) کا نام تبدیل کر دیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جمیلہ ہو۔

4953 - حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ، سَاَلَتْهُ: مَا سَمَّيْتَ ابْنَتَكَ؟ قَالَ: سَمَّيْتُهَا مُرَّةَ، فَقَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ هٰذَا الِاسْمِ، سُمِّيتُ بَرَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُزَكُّوا اَنْفُسَكُمْ، اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ فَقَالَ: مَا نُسَمِّيهَا؟ قَالَ: سَمُّوهَا زَيْنَبَ

❁❁ حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں محمد بن عمرو نقل کرتے ہیں، سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے محمد بن عمرو سے دریافت کیا: تم نے اپنی بیٹی کا کیا نام رکھا ہے؟ تو محمد بن عمرو نے جواب دیا، میں نے اس کا نام برہ (یعنی نیک اور صالح) رکھا ہے، تو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو رکھنے سے منع کیا ہے، میرا نام بھی برہ رکھا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خود کو نیک قرار نہ دو، اللہ تعالیٰ تم میں سے نیک لوگوں کو زیادہ جانتا ہے۔

سائل نے دریافت کیا: پھر ہم اس کا کیا نام رکھیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کا نام زینب رکھو"

4954 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنِي بَشِيرُ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ عَمِّهِ اُسَامَةَ بْنِ اَخْدَرِيٍّ، اَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ اَصْرَمُ كَانَ فِي النَّفَرِ الَّذِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: اَنَا اَصْرَمُ، قَالَ: بَلْ اَنْتَ زُرْعَةُ

❁❁ حضرت اسامہ بن اخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا نام اصرم تھا، وہ کچھ لوگوں کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے عرض کی: میرا نام اصرم (کاٹنے والا) ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جی نہیں!) تم زرعہ (کاشتکاری کرنے والے) ہو۔

4955 - حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيهِ هَانِءٍ اَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قَوْمِهِ سَمِعَهُمْ يَكْنُونَهُ بِاَبِي الْحَكَمِ، فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ، وَاِلَيْهِ الْحُكْمُ، فَلِمَ تُكْنَى اَبَا الْحَكَمِ؟ فَقَالَ: اِنَّ قَوْمِي اِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ اَتَوْنِي، فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيقَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ: مَا اَحْسَنَ هٰذَا، فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ؟ قَالَ: لِي شُرَيْحٌ، وَمُسْلِمٌ، وَعَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: فَمَنْ اَكْبَرُهُمْ؟ قُلْتُ: شُرَيْحٌ، قَالَ: فَاَنْتَ اَبُوْ شُرَيْحٍ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: شُرَيْحٌ هٰذَا هُوَ الَّذِيْ كَسَرَ السِّلْسِلَةَ، وَهُوَ مِمَّنْ دَخَلَ تُسْتَرَ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَبَلَغَنِيْ اَنَّ شُرَيْحًا كَسَرَ بَابَ تُسْتَرَ، وَذٰلِكَ اَنَّهُ دَخَلَ مِنْ سِرْبٍ

❁❁ حضرت ہانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب وہ اپنی قوم کے ساتھ وفد کی شکل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھیوں کو سنا، جو انہیں ابوالحکم کی کنیت سے بلا رہے تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے حکم ہے اور حکم اسی کی طرف سے ہے، تو پھر تمہاری کنیت ابوالحکم کیوں ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میری قوم کے لوگ جب کسی بات کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں، تو وہ میرے پاس آ جاتے ہیں، میں ان کے درمیان جو فیصلہ دیتا ہوں، اس پر دونوں فریق راضی ہوتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے کتنے بچے ہیں؟ راوی کہتے ہیں: میں نے جواب دیا: میرا ایک بیٹا شریح ہے، ایک مسلم ہے اور ایک عبداللہ ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ان میں سے بڑا کون ہے؟ میں نے عرض کی: شریح، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم ابوشریح ہو۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شریح نامی یہ وہ صاحب ہیں، جنہوں نے زنجیر توڑی تھی اور یہی وہ صاحب ہیں، جو تستر (کے قلعے) میں داخل ہوئے تھے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھ تک یہ روایت بھی پہنچی ہے، کہ شریح نے تستر کا دروازہ توڑا تھا، اور یہی وہ صاحب ہیں، جو سرنگ میں داخل ہوئے تھے۔

4956- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهُ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: حَزْنٌ، قَالَ: اَنْتَ سَهْلٌ قَالَ: لَا، اَلسَّهْلُ يُوطَأُ وَيُمْتَهَنُ، قَالَ سَعِيْدٌ: فَظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُصِيْبُنَا بَعْدَهُ حُزُوْنَةٌ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَغَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الْعَاصِ، وَعَزِيْزٍ، وَعَتَلَةَ، وَشَيْطَانٍ، وَالْحَكَمِ، وَغُرَابٍ، وَحُبَابٍ، وَشِهَابٍ، فَسَمَّاهُ هِشَامًا، وَسَمَّى حَرْبًا سَلْمًا، وَسَمَّى الْمُضْطَجِعَ الْمُنْبَعِثَ، وَاَرْضًا تُسَمَّى عَفِرَةَ سَمَّاهَا خَضِرَةَ، وَشِعْبَ الضَّلَالَةِ، سَمَّاهُ شِعْبَ الْهُدٰى، وَبَنُو الزِّنْيَةِ، سَمَّاهُمْ بَنِي الرِّشْدَةِ، وَسَمَّى بَنِي مُغْوِيَةَ، بَنِي رِشْدَةَ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: تَرَكْتُ اَسَانِيْدَهَا لِلِاخْتِصَارِ

❁❁ سعید بن مسیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: حزن (سخت زمین) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سہل ہو، (یعنی آسان زمین) ہو، انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نرم چیز کو تو روند دیا جاتا ہے اور کمتر سمجھا جاتا ہے۔

Marfat.com

سعید کہتے ہیں: مجھے اندازہ ہوا کہ اس کے بعد ہمیں غم لاحق ہوں گے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عاص (یعنی نافرمان)، عزیز (غالب)، شیطان، حکم (ثالث) غراب (کو ا)، حباب (سانپ) شہاب (شعلہ) جیسے نام تبدیل کیے تھے، آپ ﷺ نے شہاب کا نام ہشام رکھا تھا، حرب کا نام سلم رکھا تھا، مضطجع کا نام منبعث رکھا تھا، ایک زمین کا نام عفرہ (بنجر) تھا، اس کا نام آپ ﷺ نے خضرہ (سرسبز وشاداب) رکھ دیا، گمراہی کی گھاٹی والی زمین کا نام آپ ﷺ نے راہنمائی کی گھاٹی والا رکھا، جو لوگ زنا کی اولاد قرار دیئے جاتے تھے آپ ﷺ نے انہیں ہدایت کی اولاد قرار دیا، اور جو لوگ بنو مغویہ کہلاتے تھے، آپ ﷺ نے ان کا نام بنو رشدیہ (ہدایت یافتہ لوگ) رکھ دیا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اس کی اسانید اختصار کے پیش نظر ترک کردی ہیں۔

4957 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَقِيلٍ، حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: مَنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ مَسْرُوقُ بْنُ الْاَجْدَعِ، فَقَالَ عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْاَجْدَعُ: شَيْطَانٌ

❀❀ مسروق بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملا، انہوں نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ میں نے عرض کی: مسروق بن اجدع a تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اجدع، شیطان (کا نام) ہے''۔

4958 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا، وَلَا رَبَاحًا، وَلَا نَجِيحًا، وَلَا اَفْلَحَ، فَاِنَّكَ تَقُوْلُ: اَثَمَّ هُوَ؟ فَيَقُوْلُ: لَا اِنَّمَا هُنَّ اَرْبَعٌ فَلَا تَزِيدَنَّ عَلَيَّ

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اپنے بچے کا نام یسار، رواح، نجیح یا افلح نہ رکھو، کیونکہ اگر تم نے دریافت کیا: کیا وہ یہاں ہے؟ تو وہ جواب دے گا: جی نہیں! (راوی بیان کرتے ہیں: یہ چار نام ہیں) تم مزید میری طرف کوئی بات منسوب نہ کرنا۔

4959 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُسَمِّيَ رَقِيقَنَا اَرْبَعَةَ اَسْمَاءٍ اَفْلَحَ، وَيَسَارًا، وَنَافِعًا، وَرَبَاحًا

❀❀ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے، کہ ہم اپنے کسی غلام کا نام ان چار میں سے کوئی رکھیں، افلح، یسار، نافع اور رباح۔

4960 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْهٰى اُمَّتِيْ اَنْ يُسَمُّوْا نَافِعًا، وَاَفْلَحَ، وَبَرَكَةَ قَالَ الْاَعْمَشُ: وَلَا اَدْرِيْ ذَكَرَ نَافِعًا اَمْ لَا، فَاِنَّ الرَّجُلَ يَقُوْلُ اِذَا جَاءَ اَثَمَّ بَرَكَةُ فَيَقُوْلُوْنَ لَا

Marfat.com

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَى اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرْ بَرَكَةَ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر اللہ نے چاہا اور میں زندہ رہا، تو میں اپنی امت کو اس بات سے منع کردوں گا کہ وہ (اپنے بچوں کے نام) نافع، افلح یا برکت رکھیں۔

اعمش بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں، معلوم کہ راوی نے لفظ نافع بیان کیا ہے یا نہیں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کیونکہ جب کوئی شخص آئے اور دریافت کرے گا: کیا یہاں برکت ہے؟ تو لوگ جواب دیں: جی نہیں!

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے، تاہم اس میں لفظ برکت موجود نہیں ہے۔

4961- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَاهُ شُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِاِسْنَادِهِ قَالَ: اَخْنَى اسْمٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں پتا چلا ہے:

''قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ نام یہ ہوگا کہ کسی کو شہنشاہ کہا جائے''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے، تاہم اس میں ایک لفظ مختلف ہے، تاہم اس کا مفہوم یہی ہے۔

بَابٌ فِي الْاَلْقَابِ

باب: القاب کا حکم

4962- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ جَبِيرَةَ بْنُ الضَّحَّاكِ، قَالَ: فِينَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي بَنِي سَلَمَةَ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْاِيمَانِ (الحجرات: 11) قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مِنَّا رَجُلٌ اِلَّا وَلَهُ اسْمَانِ اَوْ ثَلَاثَةٌ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَا فُلَانُ فَيَقُوْلُوْنَ: مَهْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهُ يَغْضَبُ مِنْ هٰذَا الِاسْمِ، فَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (وَلَا تَنَابَزُوا بِالْاَلْقَابِ) (الحجرات: 11)

❁❁ حضرت ابوجبیرہ بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت ہمارے بارے (یعنی بنوسلمہ) کے بارے میں نازل ہوئی:

Marfat.com

''اور تم ایک دوسرے کو (برے) القاب سے مت پکارو کیونکہ ایمان لے آنے کے بعد فسق بری چیز ہے''

راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ (مدینہ منورہ) میں ہمارے پاس تشریف لائے، تو ہم میں سے ہر شخص کے دو یا تین نام ہوتے تھے، تو نبی اکرم ﷺ نے کسی کو بلانا، اے فلاں! تو لوگوں نے عرض کرنی: یارسول اللہ! آپ ﷺ یہ نہ کہیں، کیونکہ وہ اس نام سے غصے میں آجاتا ہے، تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''تم ایک دوسرے کو (بُرے) القاب سے نہ پکارو''

بَابٌ فِيمَنْ يَتَكَنَّى بِاَبِي عِيسَى

باب: جو شخص ابوعیسیٰ کنیت اختیار کرے (اس کا حکم)

4963 - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَبِي الزَّرْقَاءِ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ضَرَبَ ابْنًا لَهُ تَكَنَّى اَبَا عِيسٰى، وَاَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ تَكَنَّى بِاَبِيْ عِيسَى فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اَمَا يَكْفِيْكَ اَنْ تُكْنَى بِاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَنَّانِيْ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ، وَاِنَّا فِيْ جَلْجَتِنَا، فَلَمْ يَزَلْ يُكْنَى بِاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ حَتّٰى هَلَكَ

❀❀ زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کی پٹائی کی، جس نے ابوعیسیٰ کنیت اختیار کی تھی، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ابوعیسیٰ کنیت اختیار کی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہارے لیے یہ کافی نہیں؟ کہ تم ابوعبداللہ کنیت اختیار کرلو، تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے میری یہ کنیت رکھی تھی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے رسول کے تمام گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت ہوچکی ہے، لیکن ہم تو عام سے لوگ ہیں۔

(راوی کہتے ہیں:) اس کے بعد حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ مرتے دم تک ابوعبداللہ کی کنیت اختیار کیے رہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِابْنِ غَيْرِهِ يَا بُنَيَّ

باب: آدمی کا کسی کے بیٹے کو ''اے میرے بیٹے'' کہنا

4964 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ح، وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ، وَسَمَّاهُ ابْنُ مَحْبُوْبٍ الْجَعْدَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: يَا بُنَيَّ

4964- إسناده صحيح .ابو عوانة :هو وضاح بن عبد الله اليشكرى، وابو عثمان :هو جعد بن دينار. واخرجه مسلم (2151) عن محمّد بن عبيد الغبرى، والترمذى (3043) عن محمّد بن عبد الملك بن ابى الشوارب، كلاهما عن ابى عوانة، بهذا الإسناد. وهو فى "مسند احمد "(12366) و (14038).

Marfat.com

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ يُثْنِيْ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ مَحْبُوْبٍ وَيَقُوْلُ كَثِيْرُ الْحَدِيْثِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''اے میرے بیٹے!''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو، محمد بن محبوب نامی راوی کی تعریف کرتے ہوئے سنا ہے، وہ یہ کہتے تھے کہ یہ صاحب، علم حدیث کے بڑے ماہر تھے (یا بکثرت احادیث روایت کرتے تھے)۔

بَابٌ فِيْ الرَّجُلِ يَتَكَنَّى بِاَبِي الْقَاسِمِ

باب: آدمی کا ابوالقاسم کنیت اختیار کرنا

4965- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ، وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَكَذٰلِكَ رِوَايَةُ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، وَسَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ، وَسُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، وَابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ نَحْوَهُمْ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے نام کے مطابق نام رکھ لو، لیکن میری کنیت کے مطابق کنیت اختیار نہ کرو''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ مَنْ رَاَى اَنْ لَا يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا

باب: جن حضرات کے نزدیک ان دونوں (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک اور کنیت کو) جمع کرنا جائز نہیں ہے

4966- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ تَسَمَّى بِاسْمِيْ فَلَا يَتَكَنَّى بِكُنْيَتِيْ، وَمَنْ تَكَنَّى بِكُنْيَتِيْ فَلَا يَتَسَمَّى بِاسْمِيْ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَرَوَى بِهٰذَا الْمَعْنَى ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، مُخْتَلِفًا عَلَى الرِّوَايَتَيْنِ وَكَذٰلِكَ رِوَايَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اخْتُلِفَ فِيْهِ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَلٰى مَا قَالَ: اَبُو الزُّبَيْرِ وَرَوَاهُ مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَلٰى مَا قَالَ: ابْنُ سِيْرِيْنَ وَاخْتُلِفَ فِيْهِ عَلٰى مُوْسَى بْنِ يَسَارٍ،

4965- إسناده صحيح. سفيان: هو ابن عيينة، وايوب السختياني: هو ابن ابي تميمة. واخرجه مسلم (2134)، وابن ماجه (3735) عن ابي بكر بن ابي شيبة، بهذا الإسناد. واخرجه البخاري (3539) و (6188)، ومسلم (2134) من طرق عن سفيان بن عيينة، به. وهو في "مسند أحمد" (7377).

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَیْضًا عَلَی الْقَوْلَیْنِ اخْتَلَفَ فِیهِ حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ، وَابْنُ اَبِیْ فُدَیْكٍ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص میرے نام کے مطابق نام رکھ لے، وہ شخص میری کنیت کے مطابق کنیت اختیار نہ کرے، اور جو شخص میری کنیت کے مطابق کنیت اختیار کرے، وہ میرے نام کے مطابق اپنا نام نہ رکھے''۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، جس کی سند میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔

بَابٌ فِیْ الرُّخْصَةِ فِیْ الْجَمْعِ بَیْنَهُمَا

باب: ان دونوں کو جمع کرنے کی رخصت

4967 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، وَاَبُوْ بَكْرٍ ابْنَا اَبِیْ شَیْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ مُنْذِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِیَّةِ، قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنْ وُلِدَ لِی مِنْ بَعْدِكَ، وَلَدٌ اُسَمِّیهِ بِاسْمِكَ وَاُكَنِّیهِ بِكُنْیَتِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ وَلَمْ یَقُلْ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر میرے ہاں کوئی بچہ ہو، اتو کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے مطابق اس کا نام رکھ دوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت کے مطابق اس کی کنیت رکھ دوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں!

ابوبکر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے، میں نے کہا، انہوں نے یہ بیان کیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔

4968 - حَدَّثَنَا النُّفَیْلِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ الْحَجَبِیُّ، عَنْ جَدَّتِهِ، صَفِیَّةَ بِنْتِ شَیْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّی قَدْ وَلَدْتُ غُلَامًا فَسَمَّیْتُهُ مُحَمَّدًا وَكَنَّیْتُهُ اَبَا الْقَاسِمِ، فَذُكِرَ لِی اَنَّكَ تَكْرَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: مَا الَّذِیْ اَحَلَّ اسْمِی، وَحَرَّمَ كُنْیَتِیْ اَوْ مَا الَّذِیْ حَرَّمَ كُنْیَتِی، وَاَحَلَّ اسْمِی

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے، میں نے اس کا نام محمد رکھا ہے اور اس کی کنیت ابوالقاسم رکھی ہے، مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو ناپسند کرتے ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ کیا چیز ہے، جس نے میرے نام کو حلال قرار دے دیا اور میری کنیت کو حرام قرار دے دیا، یا جس نے میری کنیت کو حرام قرار دے دیا اور میرے نام کو حلال قرار دے دیا، (یعنی الفاظ کی تقدیم وتاخیر میں راوی کو شک ہے)

Marfat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ الرَّجُلِ يَتَكَنَّى وَلَيْسَ لَهُ وَلَدٌ

باب: ایسے شخص کا کنیت اختیار کرنا' جس کی اولاد نہ ہو

4969 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَلِيَ اَخٌ صَغِيرٌ يُكْنَى اَبَا عُمَيْرٍ وَكَانَ لَهُ نُغَرٌ يَلْعَبُ بِهِ، فَمَاتَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَرَآهُ حَزِينًا، فَقَالَ: مَا شَاْنُهُ؟ قَالُوا: مَاتَ نُغَرُهُ، فَقَالَ: يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لاتے تھے، میرا ایک چھوٹا بھائی تھا، جس کی کنیت ابوعمیر تھی اس کی ایک چڑیا تھی، جس سے وہ کھیلتا تھا وہ چڑیا مرگئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس ایک دن تشریف لائے تو اسے غمگین دیکھا تو دریافت کیا: یہ غمگین کیوں ہے؟ اسے کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اس کی چڑیا مرگئی ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوعمیر! تمہاری چڑیا کو کیا ہوا؟

بَابٌ فِيْ الْمَرْاَةِ تُكْنَى

باب: عورت کا کنیت اختیار کرنا

4970 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كُلُّ صَوَاحِبِيْ لَهُنَّ كُنًى، قَالَ: فَاكْتَنِيْ بِابْنِكِ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ ابْنَ اُخْتِهَا قَالَ مُسَدَّدٌ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: فَكَانَتْ تُكَنَّى بِاُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَهٰكَذَا قَالَ قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ، وَمَعْمَرٌ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ، نَحْوَهُ وَرَوَاهُ اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ، وَكَذٰلِكَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَمُسْلِمَةُ بْنُ قَعْنَبٍ، عَنْ هِشَامٍ كَمَا قَالَ: اَبُوْ اُسَامَةَ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے ایک مرتبہ عرض کی: یارسول اللہ! میری تمام سہیلیوں کی کوئی نہ کوئی

4969- إسناده صحيح. وحماد: هو ابن سلمة، وثابت: هو ابن أسلم البناني. وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" (847) عن موسى بن إسماعيل، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد في "مسنده" (14071) عن عفان، وابن حبان في "صحيحه" (109) من طريق حوثرة بن أشرس، كلاهما عن حماد، به. وأخرجه أحمد في "مسنده" (13325)، والبخاري في "الأدب المفرد" (384) من طريق سليمان بن المغيرة، عن ثابت، به. وانظر تمام تخريج طريق ثابت عن أنس، عند أحمد في الموضعين السابقين، وعند ابن حبان. وأخرجه من طريق أبي التياح -يزيد بن حميد الضبعي- عن أنس، البخاري (6129) و (6203)، ومسلم (2150) (30)، وابن ماجه (3720) و (3740)، والترمذي (333) و (2106) و (2107)، والنسائي في "الكبرى" (10093) و (10094) و (10095). وهو في "المسند" (12199)، و"صحيح ابن حبان" (2308). وأخرجه من طريق حميد، عن أنس النسائي في "الكبرى" (10092)، وهو في "المسند" (12137)

Marfat.com

کنیت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے بیٹے (یعنی بھانجے) عبداللہ کے نام سے کنیت اختیار کرلو، مسدد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: عبداللہ نام کی کنیت اختیار کرلو، تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، ام عبداللہ کنیت اختیار کرتی تھیں۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابٌ فِي الْمَعَارِيضِ

باب: ذو معنیٰ بات کرنا

4971 - حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ، إِمَامُ مَسْجِدِ حِمْصَ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ ضُبَارَةَ بْنِ مَالِكٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدٍ الْحَضْرَمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ، وَأَنْتَ لَهُ بِهِ كَاذِبٌ

❁❁ حضرت سفیان بن اسید حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہ بڑی خیانت ہوگی کہ تم اپنے بھائی سے کوئی ایسی بات کرو، جس میں وہ تمہاری تصدیق کررہا ہو، لیکن تم غلط بیانی کر رہے ہو''۔

بَابٌ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ: زَعَمُوا

باب: آدمی کا یہ کہنا: کہ ان لوگوں کا یہ کہنا ہے

4972 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَوْ قَالَ: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لِأَبِي مَسْعُودٍ مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فِي زَعَمُوا؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ زَعَمُوا

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هٰذَا: حُذَيْفَةُ

❁❁ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ سے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) حضرت ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے نبی اکرم ﷺ کو ان الفاظ کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟

4972-إسناده ضعيف، أبو عبد الله :هو حذيفة بن اليمان كما جاء مصرحاً به بإثر الرواية هذه، وأبو قلابة -وهو عبد الله بن زيد الجرمي -لم يدرك أبا مسعود البدري، وقد أخرج أحمد الحديث في "مسنده "(17575) من روايته عن أبي مسعود، وأما روايته عن حذيفة، فقد جزم الحافظ ابن حجر في "التهذيب "بأنها مرسلة، وقال الذهبي في "السير :468/ 4 "روى عن حذيفة ولم يلحقه، قلنا :مات حذيفة سنة 36هـ، وأبو قلابة سنة 104أو 107فيكون بين ولادتيهما 68أو 71سنة. وهو عند ابن أبي شيبة في "مصنفه.637 - 636 /8 "وأخرجه أحمد في "مسنده "(23403) عن وكيع، بهذا الإسناد.

Marfat.com

''ان لوگوں نے یہ گمان کیا (یا یہ بیان کیا)'' تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''آدمی کی بری سواری یہ ہے: کہ وہ یہ کہے: ان لوگوں نے یہ گمان کیا، (یا یہ کہے: ان لوگوں نے یہ بیان کیا)''
امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوعبداللہ نامی راوی، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

بَابٌ فِیْ الرَّجُلِ یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ: اَمَّا بَعْدُ

باب: آدمی کا اپنے خطبے میں ''امابعد'' کہنا

4973 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ، عَنْ اَبِیْ حَیَّانَ، عَنْ یَزِیْدَ بْنِ حَیَّانَ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ فَقَالَ: اَمَّا بَعْدُ

❁❁ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: امابعد۔

بَابٌ فِی الْكَرْمِ وَحِفْظِ الْمَنْطِقِ

باب: (انگور کے لیے لفظ) کرم اختیار کرنا اور گفتگو میں محتاط رہنا

4974 - حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِیْعَةَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمُ الْكَرْمَ، فَاِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ، وَلٰكِنْ قُوْلُوا حَدَائِقَ الْاَعْنَابِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''کوئی بھی شخص (انگور کو) کرم ہرگز نہ کہے، کیونکہ ''کرم'' مسلمان شخص ہوتا ہے، بلکہ تم لوگ یہ کہو: انگوروں کے باغات''

بَابُ لَا یَقُوْلُ الْمَمْلُوْكُ رَبِّیْ وَرَبَّتِیْ

باب: مملوک (اپنے آقا کو یہ نہ کہے:) میرا ربّ

4975 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ اَیُّوْبَ، وَحَبِیْبِ بْنِ الشَّهِیْدِ، وَهِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِیْ وَاَمَتِیْ، وَلَا یَقُوْلَنَّ الْمَمْلُوْكُ رَبِّیْ وَرَبَّتِیْ، وَلْیَقُلِ الْمَالِكُ فَتَایَ وَفَتَاتِیْ، وَلْیَقُلِ الْمَمْلُوْكُ سَیِّدِیْ وَسَیِّدَتِیْ، فَاِنَّكُمُ الْمَمْلُوْكُوْنَ وَالرَّبُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''کوئی شخص یہ نہ کہے: کہ میرا بندہ یا میری بندی، کوئی مملوک یہ نہ کہے: کہ میرا رب یا میری ربہ، مالک کو یہ کہنا چاہیے: میرا جوان یا میری کنیز، اور مملوک کو یہ کہنا چاہیے: میرا آقا یا میری مالکن (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) بے شک تم

Marfat.com

سب لوگ مملوک ہو اور رب اللہ تعالیٰ ہے"۔

4976 - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا یُونُسَ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فِیْ هٰذَا الْخَبَرِ وَلَمْ یَذْکُرِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَلْیَقُلْ سَیِّدِی وَمَوْلَایَ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، تاہم اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں ہے، (یعنی یہ موقوف روایت ہے) اور اس میں یہ الفاظ ہیں: (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:)

"اسے یہ کہنا چاہیے: میرا سردار اور میرا آقا"۔

4977 - حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَیْسَرَةَ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْلُوا لِلْمُنَافِقِ سَیِّدٌ، فَاِنَّهُ اِنْ یَّکُ سَیِّدًا فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّکُمْ عَزَّ وَجَلَّ

❁❁ عبداللہ بن بریدہ، اپنے والد کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کسی منافق کو سیّد نہ کہو، کیونکہ اگر وہ سیّد ہوا، تو تم اپنے پروردگار کو ناراض کردو گے"۔

بَابُ لَا یُقَالُ خَبُثَتْ نَفْسِی

باب: آدمی یہ نہ کہے: میرا نفس خبیث ہو گیا ہے

4978 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ یُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ خَبُثَتْ نَفْسِی، وَلْیَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِی

❁❁ ابوامامہ بن سہل اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کوئی شخص یہ ہرگز نہ کہے: میرا نفس خبیث ہو گیا ہے، بلکہ اسے یہ کہنا چاہیے: میرا نفس تھکاوٹ کا شکار ہو گیا ہے"۔

4979 - حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ جَاشَتْ نَفْسِی، وَلٰکِنْ لِیَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِی

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

"کوئی شخص یہ ہرگز نہ کہے: میرا نفس جوش مارتا ہے، بلکہ اسے یہ کہنا چاہیے: میرا نفس پریشان ہے"۔

4980 - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیدِ الطَّیَالِسِیُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَسَارٍ، عَنْ حُذَیْفَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَقُوْلُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ، وَشَاءَ فُلَانٌ، وَلٰکِنْ قُوْلُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

Marfat.com

''تم لوگ یہ نہ کہو: جو اللہ چاہے اور جو فلاں چاہے، بلکہ تم یہ کہو: جو اللہ چاہے اور پھر جو فلاں چاہے''

4981 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ رُفَيْعٍ، عَنْ تَمِيمٍ الطَّائِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، اَنَّ خَطِيبًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشِدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَالَ: قُمْ اَوْ قَالَ: اذْهَبْ فَبِئْسَ الْخَطِيبُ اَنْتَ

❁❁ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خطیب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں خطبہ دیتے ہوئے کہا: جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی، وہ ہدایت پا گیا اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اٹھ جاؤ (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) تم چلے جاؤ، تم برے خطیب ہو''

4982 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَذَّاءَ، عَنْ اَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ رَجُلٍ، قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَثَرَتْ دَابَّةٌ، فَقُلْتُ: تَعِسَ الشَّيْطَانُ، فَقَالَ: لَا تَقُلْ تَعِسَ الشَّيْطَانُ، فَاِنَّكَ اِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ تَعَاظَمَ حَتّٰى يَكُونَ مِثْلَ الْبَيْتِ، وَيَقُولُ: بِقُوَّتِي، وَلٰكِنْ قُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَاِنَّكَ اِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ تَصَاغَرَ حَتّٰى يَكُونَ مِثْلَ الذُّبَابِ

❁❁ ابوملیح، ایک صحابی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا، تو اس سواری کو ٹھوکر لگی، تو میرے منہ سے نکلا: شیطان برباد ہو جائے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ نہ کہو: شیطان برباد ہو جائے، کیونکہ جب تم یہ کلمہ کہو گے: تو وہ پھولتا جائے گا اور گھر کی مانند ہو جائے گا، اور وہ یہ کہے گا: میری قوت کی وجہ سے ایسا ہوا ہے، بلکہ تمہیں یہ کہنا چاہیے: میں اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں، کیونکہ جب تم یہ کہو گے: تو وہ چھوٹا ہونا شروع ہو جائے گا، یہاں تک کہ مکھی کی مانند ہو جائے گا''

4983 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا سَمِعْتَ وَقَالَ مُوسَى: اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: قَالَ مَالِكٌ: اِذَا قَالَ ذٰلِكَ تَحَزُّنًا لِمَا يَرَى فِي النَّاسِ يَعْنِي فِي اَمْرِ دِينِهِمْ فَلَا اَرَى بِهِ بَأْسًا، وَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ عُجْبًا بِنَفْسِهِ وَتَصَاغُرًا لِلنَّاسِ فَهُوَ الْمَكْرُوهُ الَّذِي نُهِيَ عَنْهُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم سنو (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) جب کوئی شخص یہ کہے: لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے، تو وہ شخص سب سے زیادہ ہلاکت کا شکار ہو گا''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص لوگوں میں دین کے معاملے میں کمزوری دیکھ کر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے یہ کہے، تو میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور جب وہ خود پسندی کی بناء پر، یا لوگوں کو کمتر سمجھتے

Marfat.com

ہوئے ایسا کہے، تو وہ یہ ناپسندیدہ صورت ہوگی، جس سے منع کیا گیا ہے۔

بَابٌ فِیْ صَلَاةِ الْعَتَمَةِ

باب: اندھیرے کی نماز

4984 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَبِیْدٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰی اسْمِ صَلَاتِكُمْ، اَلَا وَاِنَّهَا الْعِشَاءُ، وَلٰكِنَّهُمْ یَعْتِمُونَ بِالْاِبِلِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمہاری نماز کے نام کے حوالے سے دیہاتی لوگ تم پر غالب نہ آ جائیں، یہ عشاء کی نماز ہے، کیونکہ وہ لوگ اونٹوں کا دودھ دوہنے میں اندھیرا کر دیتے ہیں (اس لیے اسے اندھیرے کی نماز کہتے ہیں)۔

4985 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عِیسَی بْنُ یُونُسَ، حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: قَالَ مِسْعَرٌ اُرَاهُ مِنْ خُزَاعَةَ: لَیْتَنِیْ صَلَّیْتُ فَاسْتَرَحْتُ، فَكَاَنَّهُمْ عَابُوا عَلَیْهِ ذٰلِكَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: یَا بِلَالُ اَقِمِ الصَّلَاةَ اَرِحْنَا بِهَا

❁❁ سالم بن ابوجعد ایک شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، اس کا تعلق خزاعہ قبیلے سے تھا، اس شخص نے کہا: کاش میں نماز پڑھ لیتا تو مجھے سکون مل جاتا، اس پر لوگوں نے اس کی بات پر اعتراض کیا، تو اس نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے بلال! تم نماز کے لیے اقامت کہو اور اس کے ذریعے ہمیں راحت پہنچاؤ''

4986 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیْرٍ، اَخْبَرَنَا اِسْرَائِیلُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِیرَةِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِیَّةِ، قَالَ: انْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبِیْ، اِلٰی صِهْرٍ لَنَا مِنَ الْاَنْصَارِ نَعُوْدُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ لِبَعْضِ اَهْلِهِ: یَا جَارِیَةُ ائْتُونِیْ بِوَضُوْءٍ لَعَلِّیْ اُصَلِّیْ فَاَسْتَرِیحَ، قَالَ: فَاَنْكَرْنَا ذٰلِكَ عَلَیْهِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: قُمْ یَا بِلَالُ فَاَرِحْنَا بِالصَّلَاةِ

❁❁ محمد بن حنفیہ کے صاحبزادے عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد کے ہمراہ، ان کے سسرالی عزیزوں کے پاس گیا، جن کا تعلق انصار سے تھا، وہ ان کے ہاں کسی کی عیادت کے لیے گئے تھے، نماز کا وقت ہو گیا، تو گھر والوں سے (یا اپنی بیوی سے) کہا: اے لڑکی! میرے لیے وضو کا پانی لے آؤ، تاکہ میں نماز ادا کر کے راحت حاصل کر لوں۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے ان کی اس بات پہ اعتراض کیا: تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

Marfat.com

''اے بلال! تم اٹھو اور نماز کے ذریعے ہمیں راحت پہنچاؤ''

4987 - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَبِي الزَّرْقَاءِ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْسِبُ اَحَدًا اِلَّا اِلَى الدِّيْنِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی چیز کی، (کسی چیز کی طرف نسبت کرتے ہوئے نہیں سنا،) مگر یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دین کی طرف نسبت کرتے تھے''

بَابُ مَا رُوِيَ فِيْ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: اس بارے میں جو رخصت روایت کی گئی ہے

4988 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ، فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ، فَقَالَ: مَا رَاَيْنَا شَيْئًا - اَوْ مَا رَاَيْنَا مِنْ فَزَعٍ -، وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں افواہ پھیل گئی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیں کوئی چیز نظر نہیں نہیں آئی (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) ہم نے کوئی پریشانی کی چیز نہیں دیکھی، اور ہم نے اسے (گھوڑے) کو سمندر پایا ہے۔

بَابٌ فِيْ التَّشْدِيْدِ فِيْ الْكَذِبِ

باب: جھوٹ بولنے کی شدید مذمت

4989 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، اَخْبَرَنَا الْاَعْمَشُ، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ، وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا، وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ، فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ، وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

4989- إسناده صحيح. وكيع: هو ابن الجراح، والأعمش: هو سليمان بن مهران، وابو وائل: هو شقيق بن سلمة. واخرجه مسلم (2607) (105) عن محمد بن عبد الله بن نمير، عن وكيع، بهذا الإسناد. واخرجه مسلم (2607) (105) من طرق عن ابى معاوية، عن الأعمش، به. واخرجه البخارى (6094)، ومسلم (2607) (103) من طريق منصور، عن ابى وائل، به.

Marfat.com

''جھوٹ سے بچو، کیونکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے کر جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے، آدمی جھوٹ بولتا ہے، اور جھوٹ بولنے کے درپے رہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسے کذاب (جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے، سچ کو اختیار کرو، کیونکہ سچ نیکی کی طرف لے کر جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے کر جاتی ہے، جو شخص سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے، اسے اللہ تعالیٰ کی بارہ گاہ میں سچا لکھ دیا جاتا ہے''۔

4990 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ، وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ

❁❁ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اس شخص کے لیے بربادی ہے، جو بات کرتے ہوئے صرف اس لیے جھوٹ بولتا ہے، تاکہ اس سے لوگوں کو ہنسائے، اس شخص کے لیے بربادی ہے، اس شخص کے لیے بربادی ہے''۔

4991 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، اَنَّ رَجُلًا، مِنْ مَوَالِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ الْعَدَوِيِّ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ، اَنَّهُ قَالَ: دَعَتْنِي اُمِّي يَوْمًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِي بَيْتِنَا، فَقَالَتْ: هَا تَعَالَ اُعْطِيكَ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا اَرَدْتِ اَنْ تُعْطِيهِ؟ قَالَتْ: اُعْطِيهِ تَمْرًا، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا اِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری والدہ نے مجھے بلایا: اس دن نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف فرما تھے، اس خاتون نے کہا: تم آگے آؤ، تو میں تمہیں کچھ دوں، تو نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے دریافت کیا: تم اسے کیا دینے کا ارادہ رکھتی ہو؟ تو اس نے عرض کی: میں اسے کھجور دوں گی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم اسے کچھ نہ دیتیں، تو تمہارا جھوٹ نوٹ کیا جاتا۔

4992 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ: ابْنُ حُسَيْنٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَفَى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَلَمْ يَذْكُرْ حَفْصٌ اَبَا هُرَيْرَةَ.

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَلَمْ يُسْنِدْهُ اِلَّا هٰذَا الشَّيْخُ يَعْنِي عَلِيَّ بْنَ حَفْصٍ الْمَدَائِنِيَّ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی کے گنہگار ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو آگے بیان کر دے''

Marfat.com

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حفص نامی راوی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا، اس روایت کو صرف اس بزرگ نے سند کے ساتھ (مرفوع روایت کے ساتھ نقل کیا ہے) یعنی علی بن حفص مدائنی نے۔

بَابٌ فِيْ حُسْنِ الظَّنِّ

باب: اچھا گمان رکھنا

4993- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، ح وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُهَنَّا اَبِيْ شِبْلٍ، قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَلَمْ اَفْهَمْهُ مِنْهُ جَيِّدًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنْ شُتَيْرٍ، قَالَ: نَصْرٌ ابْنُ نَهَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، - قَالَ نَصْرٌ - عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ
قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: مُهَنَّا ثِقَةٌ بَصْرِيٌّ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اچھا گمان رکھنا، عبادت کے حسن کا حصہ ہے"

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مہنا نامی راوی ثقہ ہے اور بصرہ کا رہنے والا ہے۔

4994- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ صَفِيَّةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا، فَاَتَيْتُهُ اَزُوْرُهُ لَيْلًا، فَحَدَّثْتُهُ وَقُمْتُ، فَانْقَلَبْتُ، فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِيْ، وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِيْ دَارِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَلَمَّا رَاَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ، فَخَشِيْتُ اَنْ يَقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَيْئًا اَوْ قَالَ: شَرًّا

❁❁ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ، سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کیا ہوا تھا، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لیے رات کو حاضر ہوئی، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات چیت کرتی رہی، پھر میں جانے کے لیے اٹھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مجھے رخصت کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے (راوی کہتے ہیں:) سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی رہائش حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے احاطے میں تھی (مسجد کے دروازے کے پاس پہنچے) تو وہاں سے انصار کے دو افراد گزر رہے تھے، جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خاتون کو دیکھا) تو وہ تیزی سے گزرنے لگے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہر جاؤ! یہ صفیہ بنت حیی ہے (یعنی میری بیوی ہے) ان دونوں نے عرض کی: سبحان اللہ! یا رسول اللہ! (بھلا ہم ایسا سوچ سکتے ہیں؟)

4993- إسناده ضعيف لجهالة حال شتير بن نهار -ويقال: سُمَيْر. وكذا جاء عند الترمذي في روايته الآتي تخريجها. وأخرجه الترمذي (3927) من طريق صدقة بن موسى، عن محمد بن واسع، بهذا الإسناد. وقال: هذا حديث غريب من هذا الوجه. وهو في "مسند أحمد" (7956)، و"صحيح ابن حبان" (631).

Marfat.com

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح گردش کرتا ہے، مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ وہ کہیں تمہارے دل میں کوئی چیز نہ ڈال دے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کوئی خرابی نہ ڈال دے۔

بَابٌ فِی الْعِدَةِ

باب: وعدہ پورا کرنا

4995 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ اَبِی النُّعْمَانِ، عَنْ اَبِیْ وَقَّاصٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ اَخَاهُ، وَمِنْ نِيَّتِهِ اَنْ يَّفِيَ لَهُ فَلَمْ يَفِ وَلَمْ يَجِئْ لِلْمِيعَادِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ

❀❀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص اپنے بھائی کے ساتھ کوئی وعدہ کرے اور اس کی نیت ہو کہ وہ اسے پورا کرے گا، اور پھر وہ اسے پورا نہ کر سکے اور طے شدہ مدت میں نہ آئے، تو اس پر کوئی گناہ نہ ہوگا''۔

4996 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ بُدَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الْحَمْسَاءِ، قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعٍ قَبْلَ اَنْ يُّبْعَثَ وَبَقِيَتْ لَهُ بَقِيَّةٌ فَوَعَدْتُهُ اَنْ آتِيَهُ بِهَا فِی مَكَانِهِ، فَنَسِيتُ، ثُمَّ ذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثٍ، فَجِئْتُ فَاِذَا هُوَ فِی مَكَانِهِ، فَقَالَ: يَا فَتًى، لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ، اَنَا هَاهُنَا مُنْذُ ثَلَاثٍ اَنْتَظِرُكَ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: هٰذَا عِنْدَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: هٰكَذَا بَلَغَنِیْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: بَلَغَنِیْ اَنَّ بِشْرَ بْنَ السَّرِيِّ، رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن ابوحمساء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے پہلے، آپ ﷺ سے ایک سودا کیا تھا، جس میں سے کچھ ادائیگی رہ گئی تھی میں آپ ﷺ سے یہ وعدہ کیا کہ میں فلاں جگہ پر آپ کے پاس آجاؤں گا، پھر میں یہ بات بھول گیا، تین دن بعد مجھے یہ بات یاد آئی، میں وہاں آیا، تو نبی اکرم ﷺ وہاں موجود تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے نوجوان! تم نے مجھے مشقت کا شکار کیا ہے، میں تین دن سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محمد بن یحییٰ نامی راوی کہتے ہیں: ہمارے نزدیک یہ راوی عبدالکریم بن عبداللہ بن شقیق ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھ تک یہ روایت بھی پہنچی ہے، بشر بن سری نے یہ روایت عبدالکریم بن عبداللہ بن شقیق سے نقل کی ہے۔

Marfat.com

بَابٌ فِی الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ یُعْطَ

باب: جو خود کو، کسی ایسی چیز کے ذریعے سیر ظاہر کرے، جو اسے نہ دی گئی ہو

4997 - حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ، اَنَّ امْرَاَةً، قَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِی جَارَةً - تَعْنِیْ ضَرَّةً - هَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ اِنْ تَشَبَّعْتُ لَهَا بِمَا لَمْ یُعْطِ زَوْجِی، قَالَ: الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ یُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ

❁❁ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! میری ایک پڑوسن ہے اس خاتون کی مراد یہ تھی: میری ایک سوکن (سوتن) ہے، تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا کہ اگر میں اس کے سامنے خود کو کسی ایسی چیز کے حوالے سے سیر ظاہر کروں، جو میرے شوہر نے مجھے نہیں دی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چیز نہ دی گئی ہو، اس کے حوالے سے سیر ظاہر کرنے والا شخص، دُہرے جھوٹے کی مانند ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْمِزَاحِ

باب: مزاح کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4998 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِیَّةَ، اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ حُمَیْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، احْمِلْنِیْ، قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّا حَامِلُوكَ عَلٰی وَلَدِ نَاقَةٍ قَالَ: وَمَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوقُ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے سواری کے لیے کچھ دیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم تمہیں سواری کے لیے اونٹنی کا بچہ دیں گے، اس نے عرض کی: اونٹنی کے بچے کے ساتھ میں کیا کروں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹ کو اونٹنی ہی جنم دیتی ہے"

4999 - حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَیْزَارِ بْنِ حُرَیْثٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ، قَالَ: اسْتَاْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِیًا، فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِیَلْطِمَهَا، وَقَالَ: اَلَا اَرَاكِ تَرْفَعِیْنَ صَوْتَكِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَحْجِزُهُ، وَخَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ مُغْضَبًا، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ خَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ كَیْفَ رَاَیْتِنِیْ اَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ؟ قَالَ: فَمَكَثَ اَبُوْ بَكْرٍ اَیَّامًا، ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا، فَقَالَ لَهُمَا: اَدْخِلَانِیْ فِیْ سِلْمِكُمَا كَمَا اَدْخَلْتُمَانِیْ فِیْ حَرْبِكُمَا، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت

Marfat.com

مانگی، انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بلند آواز سنی، جب وہ اندر آئے، تو وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھے، تاکہ انہیں تھپڑ رسید کریں، انہوں نے کہا: کیا تم اللہ کے رسول کے سامنے اپنی آواز بلند کر رہی ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پکڑ لیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ غصے کے عالم میں تشریف لے گئے، جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ چلے گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھا' میں نے تمہیں کیسے اس سے بچالیا، کچھ دن بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی، اس دوران ان دونوں کی صلح ہو چکی تھی، تو انہوں نے ان دونوں سے کہا: آپ اپنی صلح میں مجھے اسی طرح اندر آنے دیں، جس طرح اپنی لڑائی میں آنے دیا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم ایسا ہی کرتے ہیں، ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔

5000 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ، فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ وَقَالَ: ادْخُلْ فَقُلْتُ: اَكُلِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: كُلُّكَ فَدَخَلْتُ

❁❁ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت چمڑے کے بنے ہوئے خیمے میں موجود تھے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اندر آجاؤ! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا پورا (اندر آجاؤں؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پورے (اندر آجاؤ!) تو میں اندر آ گیا۔

5001 - حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاتِكَةِ قَالَ: اِنَّمَا قَالَ: اَدْخُلُ كُلِّي مِنْ صِغَرِ الْقُبَّةِ

❁❁ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: خیمہ چھوٹا ہونے کی وجہ سے انہوں نے یہ کہا تھا: کیا میں پورا اندر آجاؤں؟

5002 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''اے دو کانوں والے!''

بَابُ مَنْ يَّاْخُذُ الشَّيْءَ عَلَى الْمِزَاحِ

باب: جو شخص مذاق میں کوئی چیز حاصل کرے

5003 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَا يَاْخُذَنَّ اَحَدُكُمْ مَتَاعَ اَخِيهِ لَاعِبًا، وَلَا جَادًّا وَقَالَ

Marfat.com

سُلَيْمَانُ: لَعِبًا وَلَا جِدًّا وَمَنْ اَخَذَ عَصَا اَخِيهِ فَلْيَرُدَّهَا لَمْ يَقُلْ ابْنُ بَشَّارٍ: ابْنَ يَزِيدَ وَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ عبداللہ بن سائب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے بارے میں یہ نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''کوئی شخص اپنے بھائی کی کوئی چیز ہنسی مذاق یا سنجیدگی سے ہرگز حاصل نہ کرے''

سلیمان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''کھیل کود کے طور پر یا سنجیدگی کے طور پر بھی حاصل نہ کرے'' (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) ''جو شخص اپنے بھائی کا عصا لیتا ہے، تو وہ اُسے بھی واپس کر دے''

ابن یسار نامی راوی نے ابن یزید نامی راوی کے یہ الفاظ نقل نہیں کیے اور انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

5004 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَنْبَارِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُمْ كَانُوا يَسِيرُوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ اِلٰى حَبْلٍ مَعَهُ فَاَخَذَهُ، فَفَزِعَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا

❁❁ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت محمد ﷺ کے اصحاب نے ہمیں یہ حدیث بیان کی: وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے، ایک شخص ان میں سے اکیلا رہ گیا، ان میں سے دو سرا شخص رسی لینے گیا، جو اس کے پاس تھی، اس نے اسے لیا، تو وہ شخص گھبرا گیا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''کسی بھی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کسی بھی مسلمان کو خوفزدہ کرے''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَدِّقِ فِي الْكَلَامِ

باب: تکلف کے ساتھ بات چیت کرنا

5005 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْبَاهِلِيُّ، وَكَانَ يَنْزِلُ الْعَوَقَةَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: هُوَ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ تَخَلُّلَ الْبَاقِرَةِ بِلِسَانِهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ ایسے شخص سے ناراض ہوتا ہے، جو بلاغت کے ساتھ یوں گفتگو کرتا ہے کہ اپنی زبان کو موڑ لیتا ہے،

Marfat.com

جس طرح گائے اپنی زبان کو موڑ لیتی ہے"۔

5006 - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِيَ بِهِ قُلُوبَ الرِّجَالِ، اَوِ النَّاسِ، لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اس لیے گفتگو کا فن سیکھے تا کہ اس کے ذریعے مردوں (راوی کو شک ہے، یا شاید یہ الفاظ ہیں) لوگوں کے دل قید کر لے، تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا"۔

5007 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ: قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ، فَخَطَبَا، فَعَجِبَ النَّاسُ - يَعْنِيْ لِبَيَانِهِمَا - فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا اَوْ اِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مشرق کی طرف سے دو آدمی آئے، انہوں نے خطاب کیا، تو لوگوں کو ان کا بیان بہت پسند آیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) "بیانوں میں سے بعض جادو ہوتے ہیں"۔

5008 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْبَهْرَانِيُّ، اَنَّهُ قَرَاَ فِيْ اَصْلِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ وَحَدَّثَهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ ابْنُهُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ ضَمْضَمٌ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ ظَبْيَةَ، اَنَّ عَمْرَو ابْنَ الْعَاصِ، قَالَ: يَوْمًا - وَقَامَ رَجُلٌ فَاَكْثَرَ الْقَوْلَ - فَقَالَ عَمْرٌو: لَوْ قَصَدَ فِيْ قَوْلِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَقَدْ رَاَيْتُ، اَوْ اُمِرْتُ، اَنْ اَتَجَوَّزَ فِي الْقَوْلِ، فَاِنَّ الْجَوَازَ هُوَ خَيْرٌ

❀❀ ابوظبیہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے طویل گفتگو کی تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر یہ اپنے کلام میں میانہ روی اختیار کرتا، تو یہ اس کے حق میں زیادہ بہتر تھا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"میری یہ رائے ہے (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں درمیانی گفتگو کروں، کیونکہ میانہ روی، بھلائی ہوتی ہے"

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشِّعْرِ

باب: شاعری کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

5009 - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا، خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا قَالَ اَبُوْ

Marfat.com

عَلِيٍّ: بَلَغَنِي عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ اَنَّهُ قَالَ: وَجْهُهُ اَنْ يَّمْتَلِءَ قَلْبُهُ حَتّٰى يَشْغَلَهُ عَنِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ، فَاِذَا كَانَ الْقُرْآنُ وَالْعِلْمُ الْغَالِبَ فَلَيْسَ جَوْفُ هٰذَا عِنْدَنَا مُمْتَلِئًا مِنَ الشِّعْرِ، وَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا، قَالَ: كَاَنَّ الْمَعْنٰى اَنْ يَّبْلُغَ مِنْ بَيَانِهِ اَنْ يَّمْدَحَ الْاِنْسَانَ فَيَصْدُقَ فِيهِ حَتّٰى يَصْرِفَ الْقُلُوبَ اِلٰى قَوْلِهِ، ثُمَّ يَذُمَّهُ فَيَصْدُقَ فِيهِ حَتّٰى يَصْرِفَ الْقُلُوبَ اِلٰى قَوْلِهِ الْاٰخَرِ، فَكَاَنَّهُ سَحَرَ السَّامِعِينَ بِذٰلِكَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بھر جائے، یہ اس کے حق میں، اس سے زیادہ بہتر ہے، کہ وہ شعر سے بھر جائے''

ابوعلی کہتے ہیں: ابوعبید کے بارے میں مجھے یہ بات پتا چلی ہے، وہ یہ فرماتے ہیں: اس کی صورت یہ ہے کہ اس کا ذہن شعر سے یوں بھر جائے، کہ وہ اسے قرآن اور اللہ کے ذکر سے غافل کر دے، تو جب قرآن اور علم غالب ہوں، تو اس وقت ہمارے نزدیک آدمی کا ذہن شعر سے بھرا ہوا شمار نہیں ہوگا، اور روایت کے یہ الفاظ ''بعض بیان جادو ہوتے ہیں'' اس کا مطلب یہ ہے: کہ کچھ لوگوں کا بیان کسی آدمی کی مدح سرائی پر ہو، اور وہ اس قدر عمدگی سے کی جائے، کہ لوگوں کے دل اس کی طرف مائل ہو جائیں اور جب آدمی کسی کی مذمت کرے تو یوں کرے کہ لوگ اس کی دوسری بات کے پیچھے چل پڑیں، تو گویا ایسے شخص نے اپنے سننے والوں پر جادو کر دیا۔

5010 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُّونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً

❁❁ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بعض شعر حکمت ہوتے ہیں''۔

5011 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا، وَاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں: ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور گفتگو کرنے لگا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض بیان جادو ہوتے ہیں اور بعض شعر حکمت آموز ہوتے ہیں۔

5012 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ جَعْفَرٍ النَّحْوِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي صَخْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ

5009- اسناده صحيح. ابو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك، وابو صالح: هو ذكوان السمان. واخرجه البخاري (6155)، ومسلم (2257) (7)، وابن ماجه (3759)، والترمذي (3065) من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد. وهو في "مسند أحمد" (7874)، و"صحيح ابن حبان" (5777) و (5779).

Marfat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا، وَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا، وَاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا، وَاِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا

فَقَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ: صَدَقَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا قَوْلُهُ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا فَالرَّجُلُ يَكُونُ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَهُوَ اَلْحَنُ بِالْحُجَجِ مِنْ صَاحِبِ الْحَقِّ، فَيَسْحَرُ الْقَوْمَ بِبَيَانِهِ فَيَذْهَبُ بِالْحَقِّ، وَاَمَّا قَوْلُهُ اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا فَيَتَكَلَّفُ الْعَالِمُ اِلٰى عِلْمِهِ مَا لَا يَعْلَمُ فَيُجَهِّلُهُ ذٰلِكَ، وَاَمَّا قَوْلُهُ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا فَهِيَ هٰذِهِ الْمَوَاعِظُ، وَالْاَمْثَالُ الَّتِي يَتَّعِظُ بِهَا النَّاسُ، وَاَمَّا قَوْلُهُ اِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا فَعَرْضُكَ كَلَامَكَ وَحَدِيثَكَ عَلٰى مَنْ لَيْسَ مِنْ شَأْنِهِ وَلَا يُرِيدُهُ

❀❀ صحر بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک بعض بیان' جادو ہوتے ہیں اور کچھ علم' جہالت ہوتے ہیں، بعض شعر' حکمت ہوتے ہیں اور کچھ باتیں' صرف بوجھ ہوتی ہیں''۔

صعصعہ بن صوحان فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سچ فرمایا ہے، جہاں تک آپ ﷺ کے اس فرمان کا تعلق ہے ''بعض بیان جادو ہوتے ہیں'' تو کوئی شخص ایسا ہوتا ہے، جس کے ذمے دوسرے کا کوئی حق ہوتا ہے، لیکن وہ حق دار کے مقابلے میں دلیل پیش کرنے میں زیادہ چرب زبان ہوتا ہے، تو وہ سننے والے کو اپنی گفتگو کے ذریعے مسحور کر لیتا ہے اور حق کو حاصل کر لیتا ہے۔

جہاں تک نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا تعلق ہے: ''بعض بیان' جادو ہوتے ہیں اور بعض علم جہالت ہوتے ہیں'' تو بعض اوقات کوئی عالم ان چیزوں کے بارے میں تکلف سے بات کرتا ہے، جس کا اسے علم نہیں ہوتا، تو اس طرح وہ اپنے آپ کو جاہل قرار دیتا ہے۔

جہاں تک نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا تعلق ہے ''بعض شعر' حکمت ہوتے ہیں'' تو یہ وہ اشعار ہوتے ہیں، جو وعظ و نصیحت اور مثالوں پر مبنی ہوتے ہیں، جن کے ذریعے لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

جہاں تک نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا تعلق ہے: ''بعض اقوال' وزن ہوتے ہیں'' تو اس کی صورت یہ ہے کہ آپ اپنا کلام ایسے شخص کے سامنے کریں، جس کا وہ مزاج نہ ہو یا وہ خواہش مند نہ ہو''

5013 - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي خَلَفٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْمَعْنٰى قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، قَالَ: مَرَّ عُمَرُ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ، فَلَحَظَ اِلَيْهِ فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ اُنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ

❀❀ سعید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، جو مسجد میں شعر سنا رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں گھور کر دیکھا، تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس (مسجد) میں اس وقت بھی شعر سنایا کرتا تھا، جب

Marfat.com

یہاں وہ صاحب موجود ہوتے تھے، جو آپ سے بہتر تھے (یعنی میں نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں ایسا کرتا تھا)

5014 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، بِمَعْنَاهُ زَادَ فَخَشِيَ اَنْ يَّرْمِيَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجَازَهُ

❁❁ سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کرتے ہیں: جس میں یہ الفاظ زائد ہیں: تو حضرت عمر کو یہ اندیشہ ہوا، کہیں وہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے حضرت حسان پر الزام عائد نہ کر دیں، تو انہوں نے اس کی اجازت دیدی"

5015 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمِصِّيصِيُّ لُوَيْنٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُرْوَةَ، وَهِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ فَيَقُوْمُ عَلَيْهِ يَهْجُو مَنْ قَالَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ مَعَ حَسَّانَ مَا نَافَحَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر رکھواتے تھے، وہ اس پر کھڑے ہو کر ان لوگوں کو ہجو کیا کرتے تھے، جو نبی اکرم ﷺ کے خلاف بولتے تھے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"بے شک روح القدس اس وقت تک حسان کے ساتھ ہوتا ہے، جب تک یہ اللہ کے رسول کی طرف سے جواب دیتا رہتا ہے"

5016 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ يَزِيْدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: (وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ) (الشعراء: 224) فَنَسَخَ مِنْ ذٰلِكَ وَاسْتَثْنَى فَقَالَ: (اِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا) (الشعراء: 227)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"شاعروں کی پیروی بھٹکے ہوئے لوگ کرتے ہیں"

تو اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو منسوخ قرار دیا اور اس میں اس بات استثناء کر لیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"سوائے ان لوگوں کے، جو ایمان لائے، انہوں نے نیک اعمال کیے اور اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر کیا"

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّؤْيَا

باب: خوابوں کا بیان

5017 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ زُفَرَ بْنِ صَعْصَعَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ

Marfat.com

يَقُوْلُ: هَلْ رَاَى اَحَدٌ مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا، وَيَقُوْلُ اِنَّهُ لَيْسَ يَبْقَى بَعْدِى مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھ کر فارغ ہوتے، تو دریافت کرتے؟ گزشتہ رات تم لوگوں نے کوئی خواب دیکھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد، نبوت میں سے سچے خوابوں کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں رہ گئی۔

5018 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ، مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن کا خواب، نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے''۔

5019 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ اَنْ تَكْذِبَ، وَاَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُهُمْ حَدِيْثًا، وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرَى مِنَ اللّٰهِ، وَالرُّؤْيَا تَحْزِيْنٌ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ بِهِ الْمَرْءُ نَفْسَهُ، فَاِذَا رَاَى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ، فَلْيَقُمْ، فَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ

قَالَ: وَاُحِبُّ الْقَيْدَ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ، وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِى الدِّيْنِ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ يَعْنِىْ اِذَا اقْتَرَبَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ يَعْنِىْ يَسْتَوِيَانِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب زمانہ (قیامت کے) قریب آجائے گا، تو مسلمان شخص کے اکثر خواب جھوٹ نہیں ہوں گے اور مسلمانوں میں سب سے زیادہ سچے خواب اس شخص کے ہوں گے، جو سب سے زیادہ سچا ہوگا، خواب تین طرح کے ہوتے ہیں، خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہوتے ہیں، غم دلانے والے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں اور کچھ ایسے خواب ہوتے ہیں، جن میں آدمی اپنے آپ کے ساتھ بات چیت کرتا ہے (یعنی اس کے اپنے خیالات ہوتے ہیں) تو جب کوئی شخص کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے پسند نہ آئے، تو اسے اٹھ کر نوافل ادا کرنے چاہیے اور وہ خواب کسی کو بیان نہیں کرنا چاہیے''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (یا محمد بن سیرین کہتے ہیں:) مجھے (خواب میں) بیڑی دیکھنا پسند ہے، اور طوق دیکھنا پسند نہیں ہے، کیونکہ بیڑی سے مراد دین میں ثابت قدمی ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: زمانے کے قریب آنے سے مراد یہ ہے: جب رات اور دن ایک دوسرے کے قریب آجائیں، یعنی برابر ہوجائیں۔

5020 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيْعِ بْنِ عُدُسٍ، عَنْ عَمِّهِ اَبِىْ

Marfat.com

رَزِينٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرُّؤْيَا عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ، مَا لَمْ تُعَبَّرْ فَإِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ قَالَ: وَاَحْسِبُهُ قَالَ: وَلَا تَقُصُّهَا إِلَّا عَلٰى وَادٍّ، اَوْ ذِيْ رَأْيٍ

❁❁ حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خواب کی جب تک تعبیر بیان نہ کی جائے، اس وقت تک وہ پرندے کے پاؤں پر ہوتا ہے، جب اس کی تعبیر بیان کر دی جائے، تو وہ واقع ہو جاتا ہے''

راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ شاید یہ الفاظ بھی ہیں: ''تم اسے کسی مخلص شخص کے سامنے، یا صاحب علم شخص کے سامنے بیان کرو''

5021 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ زُهَيْرًا، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا رَاَى اَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ لِيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا، فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ

❁❁ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، جو شخص کوئی ناپسندیدہ چیز (خواب میں) دیکھے، اسے چاہیے کہ وہ اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دے اور پھر اس خواب کے شر سے پناہ مانگ لے، تو وہ خواب اسے نقصان نہیں پہنچائے گا''

5022 - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّقَفِيُّ، قَالَا: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: إِذَا رَاَى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا، وَيَتَحَوَّلُ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص، کوئی ایسا خواب دیکھے، جو اسے ناپسند ہو، تو اسے اپنے بائیں طرف تھوک دینا چاہیے اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے، ایسا تین مرتبہ کرنا چاہیے اور پھر جس پہلو کے بل وہ لیٹا ہوا تھا، اسے تبدیل کر کے (سو جانا چاہیے)''

5023 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ رَآنِيْ فِي الْمَنَامِ، فَسَيَرَانِيْ فِي الْيَقَظَةِ، اَوْ لَكَاَنَّمَا رَآنِيْ فِي الْيَقَظَةِ، وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِيْ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس نے مجھے خواب میں دیکھا، وہ عنقریب بیداری کے عالم میں مجھے دیکھ لے گا'' (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ

Marfat.com

ہیں:) گویا کہ اس نے مجھے بیداری کے عالم میں دیکھا، کیونکہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا''۔

5024 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتّٰى يَنْفُخَ فِيهَا، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ، وَمَنْ تَحَلَّمَ كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ شَعِيرَةً، وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيثِ قَوْمٍ يَفِرُّونَ بِهِ مِنْهُ صُبَّ فِي اُذُنِهِ الْاُنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کوئی تصویر بنائے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن، اس کی وجہ سے اس شخص کو عذاب دے گا، کہ وہ اس میں پھونک مار کر (اسے زندہ کرے) اور وہ اسے پھونک مار کر (اسے زندہ) نہیں کر سکے گا اور جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے گا، اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ جَو کے دانوں کے درمیان گرہ لگائے اور جو شخص کچھ لوگوں کی بات چھپ کر سننے کی کوشش کرے گا، حالانکہ وہ لوگ اسے وہ بات نہ سنانا چاہتے ہوں، تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا''

5025 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ كَاَنَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ، وَاُتِينَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ اَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا، وَالْعَاقِبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ، وَاَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گزشتہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ہم لوگ عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں اور ہمارے پاس ابن طاب (مخصوص قسم کی کھجور) لائی گئی ہے، میں نے اس کی یہ تعبیر نکالی ہے، کہ دنیا میں ہمیں سربلندی حاصل ہوگی اور آخرت میں اچھا انجام ہوگا اور ہمارا دین، بہترین ہے''

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّثَاؤُبِ

باب: جماہی لینا

5026 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى فِيهِ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ

5026- إسناده صحيح .زهير :هو ابن معاوية، وسهيل :هو ابن أبي صالح، وابن أبي سعيد الخدري :هو عبد الرحمن .وأخرجه مسلم (2995) من طريق بشر بن المفضل، و (2995) من طريق عبد العزيز، كلاهما عن سهيل، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (2995)، وابن حبان في "صحيحه "(2360) من طريق جرير، عن سهيل عن أبيه .وعن ابن أبي سعيد، عن أبي سعيد .وهو في "مسند أحمد "(11889)، و (11916).

Marfat.com

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو جماہی آئے، تو وہ اپنے منہ کو بند کرلے، کیونکہ شیطان (منہ کے ذریعے اندر) داخل ہوجاتا ہے''

5027 - حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ وَكِيعٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُهَيْلٍ، نَحْوَهُ قَالَ: فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''جب نماز کے دوران (جماہی آجائے) آدمی سے جہاں تک ہوسکے، منہ بند رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے''

5028 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ، وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، وَلَا يَقُلْ هَاهْ هَاهْ، فَإِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جماہی کو ناپسند کرتا ہے، جب کسی شخص کو جماہی آئے، تو جہاں تک ہوسکے، اسے روکنے کی کوشش کرے اور ہاہ، ہاہ، نہ کہے، کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، اور شیطان اس پر ہنستا ہے''

بَابٌ فِي الْعُطَاسِ

باب: چھینک کا بیان

5029 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهُ أَوْ ثَوْبَهُ عَلَى فِيهِ، وَخَفَضَ أَوْ غَضَّ بِهَا صَوْتَهُ - شَكَّ يَحْيَى -

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ، یا اپنا کپڑا منہ پر رکھ لیتے تھے اور اس کی آواز کو پست رکھنے کی کوشش کرتے تھے''

(یہاں ایک لفظ کے بارے میں) یحییٰ نامی راوی کو شک ہے۔

5030 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ، وَخُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ، رَدُّ السَّلَامِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَازَةِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان کے لیے دوسرے مسلمان کے حوالے پانچ چیزیں لازم ہیں: سلام کا جواب دینا، چھینک کا جواب دینا، دعوت قبول

Marfat.com

کرنا، بیمار کی عیادت کرنا اور جنازے میں جانا"

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ تَشْمِیتِ الْعَاطِسِ

باب: چھینکنے والے کو جواب کیسے دیا جائے؟

5031 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ یَسَافٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَیْدٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَیْكُمْ، فَقَالَ سَالِمٌ: وَعَلَیْكَ وَعَلٰی اُمِّكَ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: لَعَلَّكَ وَجَدْتَ مِمَّا قُلْتُ لَكَ، قَالَ: لَوَدِدْتُ اَنَّكَ لَمْ تَذْكُرْ اُمِّی بِخَیْرٍ وَلَا بِشَرٍّ، قَالَ: اِنَّمَا قُلْتُ لَكَ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّا بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَیْكُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْكَ وَعَلٰی اُمِّكَ ثُمَّ قَالَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ قَالَ: فَذَكَرَ بَعْضَ الْمَحَامِدِ، وَلْیَقُلْ لَهٗ مَنْ عِنْدَهٗ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْیَرُدَّ - یَعْنِیْ عَلَیْهِمْ - یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ

❁❁ ہلال بن یساف بیان کرتے ہیں: ہم لوگ سالم بن عبید کے ساتھ تھے، حاضرین میں سے ایک شخص کو چھینک آ گئی، تو اس نے کہا: السلام علیکم، تو سالم نے کہا: تم پر اور تمہاری ماں پر بھی سلامتی ہو، اس کے بعد انہوں نے کہا: شاید تم نے اس بات کا برا مانا ہے جو میں نے تم سے کہی ہے، تو اس شخص نے کہا: میری یہ خواہش تھی کہ آپ میری ماں کا ذکر نہ کرتے، خواہ وہ بھلائی کے ساتھ ہو یا برائی کے ساتھ ہو، تو سالم نے کہا: میں نے یہ بات اسی طرح تمہارے سامنے بیان کی ہے، جس طرح نبی اکرم ﷺ نے بیان کی تھی، ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اسی دوران حاضرین میں سے ایک شخص کو چھینک آ گئی، تو اس نے کہا، السلام علیکم، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر اور تمہاری والدہ پر (بھی سلامتی ہو)، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کو چھینک آئے، تو اسے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنی چاہیے، اس کے بعد راوی نے حمد کے کچھ الفاظ ذکر کیے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) جو شخص اس چھینکنے والے کے پاس موجود ہو، اسے یہ کہنا چاہیے: "اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے" اور پھر (چھینکنے والے شخص کو) یہ جواب دینا چاہیے: "اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت کرے"

5032 - حَدَّثَنَا تَمِیْمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ یَعْنِیْ ابْنَ یُوْسُفَ، عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ وَرْقَاءَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ یَسَافٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَرْفَجَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَیْدٍ الْاَشْجَعِیِّ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سالم بن عبید کے حوالے سے منقول ہے۔

5033 - حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْیَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ، وَلْیَقُلْ اَخُوْهُ اَوْ صَاحِبُهٗ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَیَقُوْلُ هُوَ یَهْدِیْكُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَكُمْ

Marfat.com

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص کو چھینک آئے تو وہ یہ پڑھے:

''ہر حال میں ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے''

تو اس کے بھائی (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں) اس کے ساتھی کو یہ الفاظ کہنے چاہیں:

''اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے'' اور وہ (جسے چھینک آئی تھی) اسے یہ کہنا چاہیے:

''اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت پر ثابت قدم رکھے اور تمہارے معاملات درست رکھے''

بَابُ كَمْ مَرَّةً يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ

باب: چھینکنے والے کو کتنی مرتبہ جواب دیا جائے؟

5034 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ شَمِّتْ أَخَاكَ ثَلَاثًا فَمَا زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تم تین مرتبہ اپنے بھلائی کو چھینک کا جواب دو، اس کے بعد (جو چھینک آئے گی) وہ زکام ہوگا۔

5035 - حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنَّهُ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے، راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر وہ روایت نقل کی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

5036 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّهِ، حُمَيْدَةَ أَوْ عُبَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تُشَمِّتُ الْعَاطِسَ ثَلَاثًا، فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تُشَمِّتَهُ فَشَمِّتْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَكُفَّ

❁❁ حمیدہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) عبیدہ بنت عبید بن رفاعہ زرقی اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

Marfat.com

''تم چھینکنے والے کو تین مرتبہ جواب دو، پھر اگر تم چھینک کا جواب دینا چاہو، تو اسے جواب دو، اگر چاہو، تو اس سے رک جاؤ''

5037 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَجُلًا، عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلرَّجُلُ مَزْكُوْمٌ

❁❁ ایاس بن سلمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے پاس چھینک ماری، تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے'' اس نے پھر چھینک ماری، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کو زکام ہے''

بَابُ كَيْفَ يُشَمَّتُ الذِّمِّيُّ

باب: ذمی کو کس طرح چھینک کا جواب دیا جائے؟

5038 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَعَاطَسُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَاءَ اَنْ يَقُوْلَ لَهَا يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ، فَكَانَ يَقُوْلُ: يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ، وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

❁❁ ابوبردہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یہودی نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں اس امید کے تحت چھینک مار دیا کرتے تھے، کہ آپ ﷺ انہیں یہ فرمائیں گے: ''اللہ تعالیٰ تم لوگوں پر رحم کرے''، لیکن نبی اکرم ﷺ یہ فرماتے تھے: ''اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت نصیب کرے اور تمہارے احوال کو ٹھیک کرے''

بَابٌ فِيمَنْ يُعْطِسُ وَلَا يَحْمَدُ اللّٰهَ

باب: جو شخص چھینک مارے اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہ کرے

5039 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الْمَعْنٰى قَالَا: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا، وَتَرَكَ الْاٰخَرَ، قَالَ: فَقِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: رَجُلَانِ عَطَسَا فَشَمَّتَّ اَحَدَهُمَا قَالَ اَحْمَدُ: اَوْ فَسَمَّتَّ اَحَدَهُمَا،

5037–إسناده صحيح .ابن ابى زائدة :هو يحيى بن زكريا. وأخرجه مسلم (2993) من طريق وكيع وهاشم بن القاسم، والترمذى (2943) من طريق عبد الله بن المبارك، والنسائى فى "الكبرى "(9980) من طريق سليم بن اخضر، أربعتهم عن عكرمة، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذى (2944) من طريق يحيى بن سعيد، و (2945) من طريق شعبة، و (2946) من طريق عبد الرحمن بن مهدى،

5038–إسناده صحيح .سفيان :هو الثورى، وأبو بردة :هو عامر بن عبد الله بن قيس الأشعرى .وحكيم بن الديلمى -يقال فى اسمه أيضاً :ابن الديلم-، وكلاهما صحيح. وأخرجه الترمذى (2937) من طريق عبد الرحمن بن مهدى، والنسائى فى "الكبرى" (9990) من طريق معاذ بن معاذ، كلاهما عن حكيم بن الديلم، بهذا الإسناد، وقال الترمذى :هذا حديث حسن صحيح.

Marfat.com

وَتَرَكْتَ الْاٰخَرَ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ، وَاِنَّ هٰذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دو آدمیوں نے چھینک ماری، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے ایک کو چھینک کا جواب دیا، دوسرے کو نہیں دیا، تو عرض کی گئی: یارسول اللہ! دو آدمیوں نے چھینک ماری، آپ نے ایک کو جواب دیا، (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اور دوسرے کو نہیں دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی تھی اور اس (دوسرے نے) اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کی"۔

Marfat.com

اَبْوَابُ النَّوْمِ
سونے سے متعلق ابواب

بَابٌ فِی الرَّجُلِ یَنْبَطِحُ عَلٰی بَطْنِهٖ
باب: آدمی کا پیٹ کے بل اُلٹا ہوکر (لیٹنا)

5040 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِی اَبِی، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِی كَثِیْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ یَعِیشَ بْنِ طَخْفَةَ بْنِ قَیْسٍ الْغِفَارِیِّ، قَالَ: كَانَ اَبِی مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: انْطَلِقُوا بِنَا اِلٰی بَیْتِ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَانْطَلَقْنَا، فَقَالَ: یَا عَائِشَةُ اَطْعِمِینَا فَجَاءَتْ بِحَیْسَةٍ فَاَكَلْنَا، ثُمَّ قَالَ: یَا عَائِشَةُ اَطْعِمِینَا فَجَاءَتْ بِحَیْسَةٍ مِثْلِ الْقَطَاةِ فَاَكَلْنَا، ثُمَّ قَالَ: یَا عَائِشَةُ اسْقِینَا فَجَاءَتْ بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْنَا، ثُمَّ قَالَ: یَا عَائِشَةُ اسْقِینَا فَجَاءَتْ بِقَدَحٍ صَغِیرٍ فَشَرِبْنَا، ثُمَّ قَالَ: اِنْ شِئْتُمْ بِتُّمْ، وَاِنْ شِئْتُمُ انْطَلَقْتُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ قَالَ: فَبَیْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعٌ فِی الْمَسْجِدِ مِنَ السَّحَرِ عَلٰی بَطْنِی اِذَا رَجُلٌ یُحَرِّكُنِی بِرِجْلِهٖ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ ضِجْعَةٌ یُبْغِضُهَا اللّٰهُ قَالَ: فَنَظَرْتُ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت یعیش بن طخفہ بن قیس غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد اصحاب صفہ میں سے ایک تھے، وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے ساتھ عائشہ کے گھر کی طرف چلو، ہم لوگ چلے گئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں کھانے کے لیے کچھ دو، تو وہ حیسہ لے آئیں، ہم نے اسے کھایا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں کھانے کے لیے کچھ دو، تو وہ تھوڑا سا حیسہ لے آئیں، ہم نے اسے بھی کھالیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں پینے کے لیے کچھ دو، تو وہ دودھ کا پیالہ لے آئیں، ہم نے اسے بھی پی لیا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں پینے کے لیے دو، تو وہ ایک چھوٹا سا پیالہ لے کر آئیں ہم نے اسے بھی پی لیا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم لوگ چاہو، تو یہاں سو جاؤ، اگر چاہو تو مسجد چلے جاؤ۔

راوی کہتے ہیں: سحری کے وقت میں مسجد میں لیٹا ہوا تھا، میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا، اسی دوران کسی نے مجھے اپنے پاؤں کے ذریعے حرکت دی، تو وہ شخص یہ کہہ رہا تھا: یہ لیٹنے کا ایسا طریقہ ہے، جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے، راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

Marfat.com

بَابٌ فِیْ النَّوْمِ عَلٰی سَطْحٍ غَیْرِ مُحَجَّرٍ

باب: ایسی چھت پر سونا، جس کے آس پاس منڈیر نہ ہو

5041 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی، حَدَّثَنَا سَالِمٌ یَعْنِیْ ابْنَ نُوحٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ جَابِرٍ الْحَنَفِیِّ، عَنْ وَعْلَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلِیٍّ یَعْنِیْ ابْنَ شَیْبَانَ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَاتَ عَلٰی ظَهْرِ بَیْتٍ لَیْسَ لَهٗ حِجَارٌ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ

❁❁ عبدالرحمٰن بن علی بن شیبان اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی ایسی چھت پر سوئے، جس پر پتھر نہ ہوں (یعنی منڈیر نہ ہو) تو وہ شخص ذمہ سے بری ہو جاتا ہے''۔

بَابٌ فِیْ النَّوْمِ عَلٰی طَهَارَةٍ

باب: باوضو حالت میں سونا

5042 - حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، اَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اَبِیْ ظَبْیَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَبِیْتُ عَلٰی ذِکْرٍ طَاهِرًا، فَیَتَعَارُّ مِنَ اللَّیْلِ فَیَسْاَلُ اللّٰهَ خَیْرًا مِنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ قَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ: قَدِمَ عَلَیْنَا اَبُوْ ظَبْیَةَ، فَحَدَّثَنَا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ ثَابِتٌ: قَالَ فُلَانٌ: لَقَدْ جَهِدْتُ اَنْ اَقُوْلَهَا حِیْنَ اَبْعَثُ فَمَا قَدَرْتُ عَلَیْهَا

❁❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی مسلمان ذکر کرتے ہوئے، باوضو حالت میں، رات بسر کرتا ہے، وہ رات کے وقت جب بھی بیدار ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی جس بھی بھلائی کا سوال کرے گا، اللہ تعالیٰ وہ اسے عطا کر دے گا''

ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: ابوظبیہ ہمارے پاس آئے، تو ہم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے انہیں یہ حدیث بیان کی: ثابت بیان کرتے ہیں: فلاں شخص نے یہ کہا: میں نے بڑی کوشش کی کہ جب بیدار ہوتا ہوں، تو یہ دعا پڑھ لیا کروں، لیکن میں اس میں کامیاب نہیں ہو سکا۔

5043 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ، عَنْ سُفْیَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ کُهَیْلٍ، عَنْ کُرَیْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَقَضٰی حَاجَتَهٗ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ، وَیَدَیْهِ، ثُمَّ نَامَ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: یَعْنِیْ بَالَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے، وہ بیان کرتے ہیں: رات کے وقت نبی اکرم ﷺ بیدار ہوئے، آپ ﷺ نے قضائے حاجت ادا کی، آپ نے چہرے اور دونوں بازوؤں کو دھویا اور پھر سو گئے۔

Marfat.com

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے پیشاب کیا تھا۔

بَابُ كَيْفَ يَتَوَجَّهُ

باب: آدمی کس طرف رخ کرے؟

5044 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ بَعْضِ، آلِ اُمِّ سَلَمَةَ كَانَ فِرَاشُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِمَّا يُوضَعُ الْاِنْسَانُ فِي قَبْرِهِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِهِ

❀❀ ابوقلابہ، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے خاندان میں سے کسی شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر تقریباً اتنا ہوتا تھا، جتنا کسی شخص کے لیے اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے ہوتی تھی۔

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ النَّوْمِ

باب: سوتے وقت کیا پڑھا جائے؟

5045 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سَوَاءٍ، عَنْ حَفْصَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صلّى الله عليه وسلم، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ، عِبَادَكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ

❀❀ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ کرتے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دایاں دست مبارک اپنی رخسار کے نیچے رکھتے پھر یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا، جس دن تو اپنے بندوں کو زندہ کرے گا''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ یہ کلمات پڑھتے تھے۔

5046 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ مَنْصُورًا، يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ، وَقُلِ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِي اِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِي اِلَيْكَ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِي اِلَيْكَ، رَهْبَةً وَرَغْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَى مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ قَالَ فَاِنْ مِتَّ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ قَالَ الْبَرَاءُ: فَقُلْتُ: اَسْتَذْكِرُهُنَّ، فَقُلْتُ: وَبِرَسُولِكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ، قَالَ: لَا، وَنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

''جب تم اپنے بستر پر آؤ، تو پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو کر لو، پھر دائیں پہلو کے بل لیٹ کر یہ دعا پڑھو:

Marfat.com

''اے اللہ! میں نے اپنا رخ تیری طرف کرلیا، میں نے اپنے معاملات تیرے سپرد کردیے، میں نے اپنی پشت تیرے ساتھ لگالی، ڈرتے ہوئے بھی اور تیری طرف رغبت رکھتے ہوئے بھی، تیری بارگاہ میں تیرے علاوہ اور کوئی جائے پناہ اور جائے نجات نہیں ہے، میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا، جو تو نے نازل کی ہے اور اس نبی پر ایمان لایا، جسے تو نے بھیجا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم (اس رات میں) مرگئے، تو حق پر مروگے، تم انہیں سونے سے پہلے اپنا آخری کلام بنالو۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: میں اسے یاد کرتا ہوں، اس کو یاد کرتے ہوئے میں نے یہ الفاظ کہہ دیے ''تیرے اس رسول پر ایمان لایا، جسے تو نے بھیجا ہے'' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

''تیرے اس نبی پر ایمان لایا، جسے تو نے بھیجا ہے''۔

5047 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ وَأَنْتَ طَاهِرٌ فَتَوَسَّدْ يَمِينَكَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ

❁❁ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

''جب تم بستر پر آؤ تو باوضو ہو اور اپنے دائیں ہاتھ کو تکیہ بنالو (یا دائیں پہلو کے بل لیٹو)''

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔

5048 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْغَزَّالُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَمَنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ أَحَدُهُمَا إِذَا أَتَيْتَ فِرَاشَكَ طَاهِرًا وَقَالَ الْآخَرُ تَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ وَسَاقَ مَعْنَى مُعْتَمِرٍ

❁❁ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تاہم ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جب تم باوضو ہو کر اپنے بستر پر آؤ''، اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تم نماز کے وضو کی طرح وضو کرلو''

5049 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ قَالَ: اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سونے لگتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میرے تیرے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے زندہ ہوتا ہوں اور مرتا ہوں''

جب آپ ﷺ بیدار ہوتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لیے مخصوص ہے، جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندگی عطا کی اور اسی کی طرف لوٹنا ہے''۔

Marfat.com

5050 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَوَى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِىْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: بِاسْمِكَ رَبِّىْ وَضَعْتُ جَنْبِىْ، وَبِكَ اَرْفَعُهٗ، اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِىْ فَارْحَمْهَا، وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اپنے بستر پر آئے، تو اسے اپنے تہبند کے پلو کے ذرا اپنے بستر کو جھاڑ لینا چاہیے، کیونکہ وہ شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد اس پر کیا چیز آئی تھی؟ اور پھر اسے دائیں پہلو کی جانب لیٹ جانا چاہیے اور یہ پڑھنا چاہیے:

''اے میرے پرودگار! تیرے اسم کی برکت سے میں اپنا پہلو رکھتا ہوں، اور تیری مدد سے اسے اٹھاؤں گا، اگر تو نے میری جان کو روک لیا، تو اس پر رحم کرنا اور اگر اس کو چھوڑ دیا، تو اس کی اسی طرح حفاظت کرنا، جس طرح تو اپنے بندوں میں سے، نیک لوگوں کی حفاظت کرتا ہے''

5051 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، ح وحَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، نَحْوَهٗ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَوَى اِلٰى فِرَاشِهٖ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ، وَرَبَّ الْاَرْضِ، وَرَبَّ كُلِّ شَىْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ، وَالْاِنْجِيْلِ، وَالْقُرْاٰنِ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِىْ شَرٍّ، اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ، اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَىْءٌ، وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَىْءٌ، وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَىْءٌ، وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَىْءٌ، زَادَ وَهْبٌ فِىْ حَدِيْثِهٖ اقْضِ عَنِّى الدَّيْنَ، وَاَغْنِنِىْ مِنَ الْفَقْرِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر آتے تھے، تو یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اللہ! اے آسمانوں کے پرودگار، اے زمین کے پروردگار، اے ہر چیز کے پرودگار، اے دانے اور گٹھلی کو چیر دینے والے، اے تورات، انجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے! میں ہر شر والی چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، جس کی پیشانی کو تو نے پکڑا ہوا ہے، تو ایسا پہلا ہے کہ تجھ سے پہلے کوئی اور نہیں، تو ایسا آخری ہے کہ تیرے بعد کوئی اور نہیں ہوگا، تو ایسا ظاہر ہے کہ تیرے اوپر کوئی اور نہیں ہے، تو ایسا باطن ہے کہ تیرے نیچے کوئی اور نہیں ہے''

وہب نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تو میرے قرض کو ادا کروادے، اور مجھے محتاجی سے بے نیاز کردے''

5052 - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِىُّ، حَدَّثَنَا الْاَحْوَصُ يَعْنِىْ ابْنَ جَوَّابٍ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ

Marfat.com

رُزَيْقٍ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، وَاَبِىْ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَحِمَهُ اللّٰهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ مَضْجَعِهِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ، وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ، مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ، اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ، وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت یہ کلمات پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں تیری معزز ذات اور تیرے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں، ہر اس چیز کے شر سے، جس کی پیشانی کو تو نے پکڑا ہوا ہے، اے اللہ! قرض اور گناہ کو تو ہی ختم کر سکتا ہے، اے اللہ! تیرے لشکر کو پسپا نہیں کیا جا سکتا، تیرے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کی جا سکتی اور تیری مرضی کے مقابلے میں کسی مالدار شخص کا مال اسے فائدہ نہیں پہنچا سکتا، تو پاک ہے اور ہر طرح کی حمد تیرے لیے مخصوص ہے''

5053 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوَى اِلٰى فِرَاشِهِ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَنَا، وَسَقَانَا، وَكَفَانَا، وَآوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِىَ لَهُ، وَلَا مُؤْوِىَ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر آتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لیے مخصوص ہے، جس نے ہمیں کھلایا، جس نے ہمیں پلایا، جس نے ہماری کفایت کی، جس نے ہمیں پناہ دی، کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جن کی کفایت کرنے والا اور انہیں پناہ دینے والا کوئی نہیں ہے؟''

5054 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيْسِىُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ اَبِى الْاَزْهَرِ الْاَنْمَارِىِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِى اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىْ ذَنْبِىْ، وَاَخْسِئْ شَيْطَانِىْ، وَفُكَّ رِهَانِىْ، وَاجْعَلْنِىْ فِى النَّدِىِّ الْاَعْلٰى

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَاهُ اَبُوْ هَمَّامٍ الْاَهْوَازِىُّ، عَنْ ثَوْرٍ، قَالَ: اَبُوْ زُهَيْرٍ الْاَنْمَارِىُّ

❁❁ حضرت ابوازہر انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جب بستر پر جاتے تھے، تو یہ پڑھتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے اسم سے برکت حاصل کرتے ہوئے، میں اپنا (بدن) بستر پر رکھتا ہوں، اے اللہ! میرے ذنب کی مغفرت کر دے اور میرے شیطان کو دور کر دے، میرے نفس کو (آگ کے عذاب سے) آزاد کر دے اور مجھے بلند محفل والوں میں شامل کر دے''

Marfat.com

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ابوہمام اہوازی نے ثور کے حوالے سے نقل کی ہے، انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت ابوزہیر انماری۔

5055 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِنَوْفَلٍ: اقْرَأْ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ ثُمَّ نَمْ، عَلٰى خَاتِمَتِهَا، فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ

❁❁ فروہ بن نوفل اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت نوفل سے فرمایا:

''تم سورہ کافرون کی تلاوت کرکے اس پر اپنی بات چیت ختم کرکے سویا کرو، کیونکہ یہ شرک سے بری الذمہ ہونے کا اظہار ہے''

5056 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، وَيَزِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ، - يَعْنِيَانِ ابْنَ فَضَالَةَ - عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوَى اِلٰى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا، وَقَرَاَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ: يَبْدَاُ بِهِمَا عَلٰى رَاْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کو روزانہ جب اپنے بستر پر جاتے تھے، تو دونوں ہتھیلیاں ملا کر ان پر پھونک مارتے تھے اور یہ پڑھ کر پھونک مارتے تھے: سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ الناس، پھر آپ ﷺ دونوں ہاتھوں کو اپنے جسم پر جہاں تک ہوسکتا تھا' پھیرتے تھے، سر اور چہرے سے آغاز کرتے تھے اور پھر جسم کے سامنے (اگلے) حصے پر ہاتھ پھیرتے تھے، ایسا آپ ﷺ تین مرتبہ کرتے تھے۔

5057 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ بَحِيرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ ابْنِ اَبِي بِلَالٍ، عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَرْقُدَ، وَقَالَ: اِنَّ فِيهِنَّ آيَةً اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ آيَةٍ

❁❁ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سونے سے پہلے مسبحات کی تلاوت کرتے تھے، آپ ﷺ یہ فرماتے تھے: ''ان میں ایک آیت ایسی ہے، جو ایک ہزار آیتوں سے افضل ہے''

5058 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَفَانِي وَآوَانِي، وَاَطْعَمَنِي وَسَقَانِي، وَالَّذِي مَنَّ عَلَيَّ فَاَفْضَلَ، وَالَّذِي اَعْطَانِي فَاَجْزَلَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ وَاِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ، اَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب بستر پر آتے تھے تو آپ ﷺ یہ پڑھتے تھے:

Marfat.com

''ہر طرح کی حمد، اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، جس نے میری کفایت کی، مجھے پناہ دی، جس نے مجھے کھلایا، پلایا اور جس نے مجھ پر احسان کیا اور سب سے بہترین احسان کیا اور جس نے مجھے عطا کیا اور بھرپور عطا کیا ہر حالت میں، ہر طرح کی حمد، اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، اے اللہ! اے ہر چیز کے پروردگار اور اس کے مالک، اے ہر چیز کے معبود! میں جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں''

5059 - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص بستر پر لیٹے اور اس پر اللہ کا نام نہ لے، تو یہ چیز قیامت کے دن اس کے لیے حسرت کا باعث ہوگی اور جو شخص کسی جگہ پر بیٹھے اور وہاں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے، تو وہ محفل قیامت کے دن، اس کے لیے حسرت کا باعث ہوگی''

بَابُ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ

باب: آدمی نیند سے بیدار ہو تو کیا پڑھے؟

5060 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِيْ عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ جُنَادَةُ بْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ حِيْنَ يَسْتَيْقِظُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، ثُمَّ دَعَا: رَبِّ اغْفِرْ لِيْ قَالَ الْوَلِيدُ: اَوْ قَالَ: دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ، فَاِنْ قَامَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلّٰى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص رات کے وقت بیدار ہو اور بیدار ہو کر یہ پڑھ لے:

''اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے، حمد اسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے، میں اللہ تعالیٰ کو ہر عیب سے پاک قرار دیتا ہوں اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا''

پھر وہ شخص دعا مانگتے ہوئے یہ کہے: ''اے اللہ! میری مغفرت فرما''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: پھر وہ شخص اگر دعا مانگے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اگر وہ شخص اٹھ کر نوافل ادا کرے، تو اس کی نماز قبول ہوتی ہے۔

Marfat.com

5061 - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ يَعْنِىْ ابْنَ اَبِىْ اَيُّوْبَ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، سُبْحَانَكَ، اَللّٰهُمَّ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِىْ، وَاَسْاَلُكَ رَحْمَتَكَ، اَللّٰهُمَّ زِدْنِىْ عِلْمًا، وَلَا تُزِغْ قَلْبِىْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِىْ، وَهَبْ لِىْ مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً، اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت بیدار ہوتے تھے، تو یہ پڑھتے تھے: ''تیرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے، تو ہر عیب سے پاک ہے، اے اللہ! میں اپنے گناہوں کی تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری رحمت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میرے علم میں اضافہ کردے اور جب تو نے مجھے ہدایت دیدی ہے، تو اس کے بعد میرے دل کو گمراہ نہ کرنا اور مجھے اپنی بارگاہ سے رحمت عطا کرنا، بے شک تو بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے''۔

بَابٌ فِىْ التَّسْبِيْحِ عِنْدَ النَّوْمِ

باب: سوتے وقت تسبیح پڑھنا

5062 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ الْمَعْنَى عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى، قَالَ مُسَدَّدٌ: قَالَ حَدَّثَنَا عَلِىٌّ، قَالَ: شَكَتْ فَاطِمَةُ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَلْقٰى فِىْ يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى، فَاُتِىَ بِسَبْىٍ، فَاَتَتْهُ تَسْاَلُهُ فَلَمْ تَرَهُ، فَاَخْبَرَتْ بِذٰلِكَ عَائِشَةَ، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ، فَاَتَانَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ، فَقَالَ: عَلٰى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِىْ فَقَالَ: اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِمَّا سَاَلْتُمَا، اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَكَبِّرَا اَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس بات کی شکایت کی، کہ چکی پیسنے کی وجہ سے میرے ہاتھوں میں بہت تکلیف ہوتی ہے، کچھ (قیدی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے، تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، تا کہ ان سے کوئی ملازم مانگ لیں، انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نظر نہیں آئے، انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس صورت حال کے بارے میں بتایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس صورتحال کے بارے میں بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے، ہم اس وقت بستر پر لیٹ چکے تھے ہم اٹھنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی جگہ پر رہو، آپ تشریف لائے اور ہمارے درمیان بیٹھ گئے، یہاں تک کہ آپ کے قدموں کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے پر محسوس کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے جو فرمائش کی ہے، کیا میں اس سے زیادہ بہتر چیز کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ جب تم بستر پر جاؤ، تو **33** مرتبہ سبحان اللہ، **33** مرتبہ الحمد للہ، **34** مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو یہ تمہارے لیے

Marfat.com

خادم (ملنے) سے بہتر ہے۔

5063 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكُرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْوَرْدِ بْنِ ثُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ لِابْنِ اَعْبُدَ: اَلَا اُحَدِّثُكَ عَنِّي وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ اَحَبَّ اَهْلِهِ اِلَيْهِ، وَكَانَتْ عِنْدِي فَجَرَّتْ بِالرَّحَى حَتّٰى اَثَّرَتْ بِيَدِهَا، وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتّٰى اَثَّرَتْ فِي نَحْرِهَا، وَقَمَّتِ الْبَيْتَ حَتّٰى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا، وَاَوْقَدَتِ الْقِدْرَ حَتّٰى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا، وَاَصَابَهَا مِنْ ذٰلِكَ ضُرٌّ، فَسَمِعْنَا اَنَّ رَقِيقًا اُتِيَ بِهِمْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: لَوْ اَتَيْتِ اَبَاكِ فَسَاَلْتِيهِ خَادِمًا يَكْفِيكِ، فَاَتَتْهُ، فَوَجَدَتْ عِنْدَهُ حُدَّاثًا، فَاسْتَحْيَتْ، فَرَجَعَتْ، فَغَدَا عَلَيْنَا وَنَحْنُ فِي لِفَاعِنَا، فَجَلَسَ عِنْدَ رَاْسِهَا فَاَدْخَلَتْ رَاْسَهَا فِي اللِّفَاعِ حَيَاءً مِنْ اَبِيهَا، فَقَالَ: مَا كَانَ حَاجَتُكِ اَمْسِ اِلٰى آلِ مُحَمَّدٍ؟ فَسَكَتَتْ، مَرَّتَيْنِ، فَقُلْتُ: اَنَا وَاللّٰهِ اُحَدِّثُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ هٰذِهِ جَرَّتْ عِنْدِي بِالرَّحَى حَتّٰى اَثَّرَتْ فِي يَدِهَا، وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتّٰى اَثَّرَتْ فِي نَحْرِهَا، وَكَسَحَتِ الْبَيْتَ حَتّٰى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا، وَاَوْقَدَتِ الْقِدْرَ حَتّٰى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا، وَبَلَغَنَا اَنَّهُ قَدْ اَتَاكَ رَقِيقٌ اَوْ خَدَمٌ، فَقُلْتُ لَهَا: سَلِيهِ خَادِمًا، فَذَكَرَ مَعْنٰى حَدِيثِ الْحَكَمِ وَاَتَمَّ

❁❁ ابوورد بن ثمامہ کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن اعبد سے فرمایا: کیا میں تمہیں اپنے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھیں، وہ میری زوجیت میں تھیں، وہ چکی چلایا کرتی تھیں جس کی وجہ سے ان کے ہاتھ سخت ہو گئے تھے، وہ مشکیزے سے پانی بھر کے لایا کرتی تھیں، جس کی وجہ سے ان کے سینے پر نشان پڑ چکے تھے، وہ گھر میں جھاڑو دیا کرتی تھیں، یہاں تک کہ ان کے کپڑے غبار آلود ہو جاتے، وہ ہنڈیا کے نیچے آگ جلاتی تھیں، جس کے نتیجے میں ان کے کپڑے خراب ہو جاتے تھے اور انہیں ایسا کرنے میں مشکل بھی پیش آتی تھی، ہمیں یہ پتا چلا کہ کچھ غلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے ہیں، تو میں نے کہا: اگر تم اپنے والد کے پاس جاؤ اور ان سے کوئی خادم مانگ لو جو تمہارے لیے کفایت کرے (یعنی تمہارے حصے کے کام کر دیا کرے) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بات چیت کرنے والے کچھ لوگوں کو پایا: انہیں (یہ گزارش کرنے سے شرم آ گئی) تو وہ واپس آ گئیں، اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے، ہم ابھی اپنے لحاف میں موجود تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سرہانے کے طرف بیٹھ گئے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیاء کی وجہ سے اپنا سر لحاف میں کر لیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کل تمہیں محمد کے گھر کیا کام تھا؟ دو مرتبہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سوال کیا) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا خاموش رہیں، تو میں نے کہا: خدا کی قسم!

یارسول اللہ! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتاتا ہوں، یہ میرے یہاں چکی چلاتی ہیں، جس کے نشان ان کے ہاتھوں پر پڑ گئے ہیں، یہ مشکیزے میں پانی بھر کے لاتی ہیں، جس کے نشان ان کے سینے پر پڑ گئے ہیں، یہ گھر میں جھاڑو دیتی ہیں، جس کی وجہ سے ان کے کپڑے غبار آلود ہو جاتے ہیں، یہ ہنڈیا کے نیچے آگ جلاتی ہیں، جس کی وجہ سے ان کے کپڑے خراب ہو جاتے ہیں، ہمیں یہ پتا

Marfat.com

چلا کہ آپ ﷺ کے پاس کچھ غلام آئے ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) خادم آئے ہیں، تو میں نے اس سے کہا: تم نبی اکرم ﷺ سے کوئی خادم مانگ لو۔

اس کے بعد راوی نے حکم نامی راوی کے روایت کی مانند روایت نقل کی ہے، جو زیادہ مکمل ہے۔

5064 - حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ شَبَثِ بْنِ رِبْعِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ: فِيهِ قَالَ عَلِيٌّ: فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا لَيْلَةَ صِفِّينَ فَإِنِّي ذَكَرْتُهَا مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَقُلْتُهَا

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں: جس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کی زبانی میں نے جب سے یہ کلمات سنے ہیں، اس کے بعد میں نے انہیں کبھی ترک نہیں کیا البتہ صفین کی رات یہ مجھ سے رہ گئے تھے، رات کے آخری حصے میں یہ مجھے یاد آئے، تو میں نے انہیں پڑھ لیا۔

5065 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَصْلَتَانِ، أَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، هُمَا يَسِيرٌ، وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ، يُسَبِّحُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَيَحْمَدُ عَشْرًا، وَيُكَبِّرُ عَشْرًا، فَذٰلِكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَأَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ، وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ، وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، فَذٰلِكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ؟ قَالَ: يَأْتِي أَحَدَكُمْ - يَعْنِي الشَّيْطَانَ - فِي مَنَامِهِ فَيُنَوِّمُهُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَهُ، وَيَأْتِيهِ فِي صَلَاتِهِ فَيُذَكِّرُهُ حَاجَةً قَبْلَ أَنْ يَقُولَهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو خصوصیات ایسی ہیں کہ جو بھی مسلمان بندہ انہیں باقاعدگی سے سرانجام دے گا، وہ جنت میں داخل ہو جائے گا، یہ دونوں کرنے میں آسان ہیں، لیکن ان دونوں پر عمل کرنے والے لوگ کم ہیں، ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمدللہ، دس مرتبہ اللہ اکبر کہنا، اور یہ زبان سے پڑھنے کے حوالے سے **150** ہوں گے اور میزان میں **1500** ہوں گے، اور جب آدمی بستر پر جائے، تو **34** مرتبہ اللہ اکبر، **33** مرتبہ الحمدللہ اور **33** مرتبہ سبحان اللہ پڑھنا، یہ زبان سے پڑھنے کے لحاظ سے **100** ہوں گے، مگر لیکن میزان میں ایک ہزار ہوں گے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا، نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلی سے اشارہ کر کے اس کی گنتی بتائی، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کیسے ہوگا؟ یہ دونوں آسان ہیں، لیکن ان پر عمل کرنے والے لوگ کم ہوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص سونے کے لیے جاتا ہے، تو شیطان اس کے پاس آ جاتا ہے اور اسے یہ پڑھنے سے پہلے ہی سلا دیتا ہے اور پھر اس کی نماز کے

Marfat.com

دوران شیطان اس کے پاس آتا ہے، اور ان کلمات کو پڑھنے سے پہلے اسے کوئی کام یاد کروا دیتا ہے۔

5066 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَیَّاشُ بْنُ عُقْبَةَ الْحَضْرَمِیُّ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ حَسَنٍ الضَّمْرِیِّ، اَنَّ ابْنَ اُمِّ الْحَكَمِ، اَوْ ضُبَاعَةَ ابْنَتَیِ الزُّبَیْرِ حَدَّثَتْهُ، عَنْ اِحْدَاهُمَا اَنَّهَا قَالَتْ: اَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ سَبْیًا، فَذَهَبْتُ اَنَا وَاُخْتِیْ فَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَشَكَوْنَا اِلَیْهِ مَا نَحْنُ فِیْهِ، وَسَاَلْنَاهُ اَنْ یَّاْمُرَ لَنَا بِشَیْءٍ مِنَ السَّبْیِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: سَبَقَكُنَّ یَتَامَى بَدْرٍ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ التَّسْبِیحِ، قَالَ: عَلٰى اَثَرِ كُلِّ صَلَاةٍ، لَمْ یَذْكُرِ النَّوْمَ

❁❁ سیدہ ام حکم رضی اللہ عنہا یا سیدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے، ان دونوں میں سے ایک خاتون کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں، وہ خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ قیدی لائے گئے۔ میں، میری بہن اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، ہم نے (گھریلو کام کاج کے لیے) پریشانی کا ذکر کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کوئی قیدی دینے کا حکم دیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بدر کے یتیم، تم سے سبقت لے جا چکے ہیں، اس کے بعد راوی نے تسبیح کا واقعہ نقل کیا ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: (ہر نماز کے بعد یہ تسبیح پڑھنی ہے) اس میں سوتے وقت تسبیح پڑھنے کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ مَا یَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ

باب: صبح کے وقت آدمی کیا پڑھے؟

5067 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ، عَنْ یَّعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّیْقَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِیْ بِكَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ اِذَا اَصْبَحْتُ، وَاِذَا اَمْسَیْتُ، قَالَ: قُلِ: اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْكَهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ، وَشَرِّ الشَّیْطَانِ وَشِرْكِهِ قَالَ قُلْهَا اِذَا اَصْبَحْتَ، وَاِذَا اَمْسَیْتَ، وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کلمات کی ہدایت کیجیے، جو میں صبح کے وقت پڑھا کروں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو:

''اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! اے غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے، اے ہر چیز کے پروردگار اور اس کے مالک، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں اپنی ذات کے شر سے، شیطان کے شر سے اور اس کے شریک ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صبح کے وقت اور شام کے وقت اور جب بستر پر (سونے کے لیے جانے لگو) تو اس وقت انہیں پڑھ لیا کرو۔

Marfat.com

5068 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ: اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا، وَبِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ وَاِذَا اَمْسَى قَالَ: اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تیری مدد سے ہم نے صبح کی اور تیری مدد سے ہم نے شام کی، تیری مدد سے ہم زندہ ہیں اور تیری مدد سے ہی ہم مریں گے اور تیری ہی طرف اٹھیں گے''

شام کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تیری مدد سے ہم نے شام کی، تیری مدد سے ہم زندہ ہیں اور تیری ہی مرضی سے ہم مریں گے اور تیری ہی طرف اٹھائے جائیں گے''۔

5069 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ مَكْحُوْلٍ الدِّمَشْقِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَوْ يُمْسِيْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ، وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَعْتَقَ اللّٰهُ رُبُعَهُ مِنَ النَّارِ، فَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَعْتَقَ اللّٰهُ نِصْفَهُ، وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا اَعْتَقَ اللّٰهُ ثَلَاثَةَ اَرْبَاعِهِ، فَاِنْ قَالَهَا اَرْبَعًا اَعْتَقَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کلمات پڑھے:

''اے اللہ! میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں تجھے اس بات کا گواہ بناتا ہوں اور تیرے عرش کو اٹھانے والوں کو اور تیرے فرشتوں کو اس بات کا گواہ بناتا ہوں اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں، کہ بے شک تو اللہ ہے، تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد e تیرے بندے اور رسول ہیں''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک چوتھائی حصے کو آگ سے آزاد کر دے گا، جو شخص ان کلمات کو دو مرتبہ پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے نصف حصے کو آگ سے آزاد کر دے گا، جو شخص تین مرتبہ پڑھے گا اس کے تین چوتھائی حصے کو آگ سے آزاد کر دے گا، اور جو شخص چار مرتبہ پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اسے مکمل طور پر آگ سے آزاد کر دے گا''۔

5070 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الطَّائِيُّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَوْ حِيْنَ يُمْسِيْ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ، وَاَبُوْءُ

Marfat.com

بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ، اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، فَمَاتَ مِنْ یَّوْمِهٖ اَوْ مِنْ لَیْلَتِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ

❁❁ ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت یا شام کے وقت یہ کلمات پڑھے:

''اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے، تیرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے، تو نے مجھے پیدا کیا ہے، میں تیرا بندہ ہوں، میں تیرے عہد اور وعدے پہ اپنی استطاعت کے مطابق کاربند ہوں، میں اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو میں نے کیا ہے، میں تیری نعمت کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، تو میری مغفرت کر دے، گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اگر وہ اسی دن فوت ہو جائے، یا اسی رات فوت ہو جائے، تو وہ جنت میں داخل ہوگا''

5071 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ اَعْيَنَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسَى: اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ زَادَ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَاَمَّا زُبَيْدٌ كَانَ يَقُوْلُ: كَانَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُوَيْدٍ يَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا، رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَمِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ، اَوِ الْكُفْرِ، رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ، وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا: اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ: مِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ وَلَمْ يَذْكُرْ سُوْءَ الْكُفْرِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: شام کے وقت نبی اکرم ﷺ یہ کلمات پڑھا کرتے تھے:

''ہماری شام ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کی بادشاہی میں بھی شام ہوگئی، ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، وہی ایک معبود ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے''

جریر نامی راوی کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: زبید نامی راوی کہا کرتے تھے: ابراہیم بن سوید یہ کہتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، وہی ایک معبود ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے، حمد اسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے، اے میرے پروردگار! میں اس رات میں موجود بھلائی اور اس کے بعد والی بھلائی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں اس رات میں موجود شر اور اس کے بعد والے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے میرے پروردگار! میں سستی، برے بڑھاپے اور کفر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے میرے پروردگار! میں جہنم کے عذاب اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

Marfat.com

جب صبح ہوتی تھی تو اس میں بھی اسی طرح پڑھتے تھے اس میں یہ الفاظ پڑھتے تھے:

''ہماری صبح ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کی بادشاہی میں بھی صبح ہوگئی''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''تکبر (یا بڑی عمر) کی برائی'' اس میں یہ مذکور نہیں ہے: ''کفر کی برائی''

5072 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِیْ عَقِيلٍ، عَنْ سَابِقِ بْنِ نَاجِيَةَ، عَنْ اَبِیْ سَلَّامٍ، اَنَّهُ كَانَ فِیْ مَسْجِدِ حِمْصَ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالُوا: هٰذَا خَدَمَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ اِلَيْهِ فَقَالَ: حَدِّثْنِیْ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَدَاوَلْهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ الرِّجَالُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسَى: رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا، اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّرْضِيَهُ

❁❁ ابوسلام بیان کرتے ہیں: وہ حمص کی مسجد میں موجود تھے، ان کے پاس سے ایک شخص گزرا، تو لوگوں نے بتایا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے رہے ہیں، تو ابوسلام اٹھ کر ان کے پاس گئے اور بولے: آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے، جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زبانی سنی ہو، اور وہ حدیث آپ کے علم میں ہو، دوسرے لوگ اسے بیان نہ کرتے ہوں، تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کلمات پڑھے:

''ہم اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہیں (یعنی اس پر ایمان رکھتے ہیں)''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات ہوگی کہ وہ اس شخص کو (جنت میں داخل کر کے) راضی کر دے۔

5073 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، وَاِسْمَاعِيلُ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَنْبَسَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَنَّامٍ الْبَيَاضِیِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ، وَلَكَ الشُّكْرُ، فَقَدْ اَدَّى شُكْرَ يَوْمِهِ، وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِيْنَ يُمْسِی فَقَدْ اَدَّى شُكْرَ لَيْلَتِهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن غنام بیاضی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے:

''اے اللہ! صبح کے وقت مجھے جو بھی نعمت حاصل ہے، وہ تیری طرف سے ملی ہے، صرف تیری طرف سے ملی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، حمد تیرے لیے مخصوص ہے اور شکر تیرا ہی کیا جا سکتا ہے''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو وہ اس دن کا شکر ادا کر دے گا اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھے گا وہ اس شام کا شکر

Marfat.com

ادا کردے گا۔

5074 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ الْفَزَارِيُّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُ هٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ، حِينَ يُمْسِي، وَحِينَ يُصْبِحُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَاَهْلِي وَمَالِي، اللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي، وَقَالَ عُثْمَانُ: عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَاَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِي الْخَسْفَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت اور صبح کے وقت ان کلمات کو پڑھنا کبھی ترک نہیں کرتے تھے:

''اے اللہ! میں دنیا اور آخرت میں عافیت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے اہلِ خانہ اور اپنے مال کے بارے میں معافی اور عافیت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میری پوشیدہ چیزوں کی پردہ پوشی رکھنا اور مجھے خطرات سے امن عطا کرنا، اے اللہ! میرے آگے، میرے پیچھے میرے دائیں' میرے بائیں، میرے اوپر سے، میری حفاظت کرنا اور میں تیری عظمت کی پناہ مانگتا ہوں، اس چیز سے کہ مجھے نیچے کی طرف سے ہلاکت کا شکار کر دیا جائے''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وکیع کہتے ہیں: اس سے مراد زمین میں دھنسنا ہے۔

5075 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرٌو، اَنَّ سَالِمًا الْفَرَّاءَ، حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، حَدَّثَهُ اَنَّ اُمَّهُ حَدَّثَتْهُ وَكَانَتْ تَخْدِمُ بَعْضَ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ ابْنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهَا فَيَقُولُ: قُولِي حِينَ تُصْبِحِينَ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَبِحَمْدِهِ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ، كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ فَاِنَّهُ مَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُصْبِحُ حُفِظَ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَمَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُمْسِي حُفِظَ حَتّٰى يُصْبِحَ

❁❁ عبدالحمید، جو بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلام ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: ان کی والدہ نے انہیں یہ بات بتائی: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کی خدمت کیا کرتی تھیں، وہ خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے انہیں یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ کلمات تعلیم دیئے اور فرمایا: تم صبح کے وقت یہ پڑھ لیا کرو:

''میں اللہ تعالیٰ کے ہر عیب سے پاک ہونے کا اعتراف کرتا ہوں اور اس کی حمد بیان کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا، جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے، وہ ہوتا ہے، جو وہ نہیں چاہتا، وہ نہیں ہوتا''

Marfat.com

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) جو شخص صبح کے وقت ان کلمات کو پڑھ لے گا، وہ شام تک محفوظ رہے گا اور جو شام کے وقت ان کلمات کو پڑھ لے گا، وہ صبح تک محفوظ رہے گا۔

5076 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ح وحَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ بَشِيرٍ النَّجَّارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، قَالَ الرَّبِيعُ: ابْنُ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ (فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُونَ وَحِيْنَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ) اِلٰى (وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُونَ) (الروم: 19) اَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِيْ يَوْمِهِ ذٰلِكَ، وَمَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يُمْسِي اَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِيْ لَيْلَتِهِ قَالَ الرَّبِيعُ، عَنِ اللَّيْثِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت یہ پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کی پاکی ہے، جب تم لوگ شام کرتے ہو، یا جب تم لوگ صبح کرتے ہو، حمد اسی کے لیے مخصوص ہے، جو آسمانوں اور زمین میں ہو، اور شام کے وقت اور دوپہر کے وقت بھی (حمد اسی کے لیے مخصوص ہے) یہ آیت یہاں تک ہے ''اسی طرح تمہیں نکالا جائے گا''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو وہ شخص اس (اجر وثواب) کو پالے گا، جو اس کا اس دن میں رہ گیا تھا اور جو شخص شام کو ان کلمات کو پڑھ لے گا، وہ اس کا اجر وثواب پالے گا، جو اس رات رہ گیا ہوگا۔

ربیع نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: لیث سے منقول ہے۔

5077 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، وَوُهَيْبٌ، نَحْوَهُ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ اَبِي عَائِشٍ، وَقَالَ حَمَّادٌ: عَنْ اَبِي عَيَّاشٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَانَ لَهُ عِدْلَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيلَ، وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَكَانَ فِيْ حِرْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَاِنْ قَالَهَا اِذَا اَمْسٰى كَانَ لَهُ مِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُصْبِحَ قَالَ فِيْ حَدِيْثِ حَمَّادٍ: فَرَاٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَبَا عَيَّاشٍ يُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذَا وَكَذَا، قَالَ: صَدَقَ اَبُوْ عَيَّاشٍ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَاهُ اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَمُوْسَى الزَّمْعِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَائِشٍ

❁❁ حضرت ابوعیاش رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

Marfat.com

''جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے حمد بھی اسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو یہ اس کے لیے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا، اور اس شخص کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جائیں گے اور وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور اگر وہ شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے گا، تو صبح تک یہی کچھ حاصل ہوگا۔

حماد کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: ''ایک شخص نے خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی: اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ابوعیاش نے آپ ﷺ کے حوالے سے اس طرح کی حدیث نقل کی ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''ابوعیاش نے درست بیان کیا ہے''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

5078 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ مُسْلِمٍ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ، وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ، أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا أَصَابَ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ مِنْ ذَنْبٍ، وَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي غُفِرَ لَهُ مَا أَصَابَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے:

''اے اللہ! میں نے ایسی حالت میں صبح کی کہ میں تجھے گواہ بناتا ہوں، اور تیرے عرش کو اٹھانے والوں کو اور تیرے فرشتوں کو اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ بے شک تو اللہ ہے، تیرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں، صرف تو ہی معبود ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اس نے اس دن میں جو بھی گناہ کیا ہوگا، اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا اور اگر کوئی شخص شام کے وقت یہی کلمات پڑھ لے گا، تو اس نے اس میں جو گناہ کیا ہوگا، اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا۔

5079 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو النَّضْرِ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْفِلَسْطِينِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ أَسَرَّ إِلَيْهِ فَقَالَ: إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ: اللَّهُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ ثُمَّ مِتَّ فِي لَيْلَتِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِنْهَا، وَإِذَا صَلَّيْتَ

Marfat.com

الصُّبْحَ فَقُلْ كَذٰلِكَ، فَاِنَّكَ اِنْ مِتَّ فِيْ يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِنْهَا اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ، عَنِ الْحَارِثِ، اَنَّهٗ قَالَ: اَسَرَّهَا اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَحْنُ نَخُصُّ بِهَا اِخْوَانَنَا

❀❀ حضرت مسلم بن حارث تمیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سرگوشی میں فرمایا: جب تم مغرب کی نماز پڑھ کے فارغ ہو جاؤ، تو یہ کلمات پڑھو:

''اے اللہ! تو مجھے جہنم سے بچالے''۔

یہ کلمات سات مرتبہ پڑھو، اگر تم یہ کلمات پڑھ لو گے اور پھر تم اسی رات میں انتقال کر جاؤ، تو جہنم سے بچاؤ نوٹ کر لیا جائے گا اور اگر تم صبح کی نماز کے بعد یہ کلمات پڑھ لو، تو اگر تم اسی دن میں فوت ہو گئے، تو تمہارے لیے جہنم سے بچاؤ نوٹ کر لیا جائے گا''

ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے، راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں راز داری سے یہ بات بتائی تھی اور ہم اپنے مخصوص بھائیوں کو یہ بات بتاتے ہیں۔

5080 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ، وَمُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَسَّانَ الْكِنَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ التَّمِيْمِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَحْوَهُ اِلٰى قَوْلِهٖ جِوَارٌ مِنْهَا اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ فِيْهِمَا قَبْلَ اَنْ يُكَلِّمَ اَحَدًا قَالَ: عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ فِيْهِ: اِنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ، وَقَالَ عَلِيٌّ، وَابْنُ الْمُصَفَّى بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَلَمَّا بَلَغْنَا الْمُغَارَ اسْتَحْثَثْتُ فَرَسِيْ فَسَبَقْتُ اَصْحَابِيْ وَتَلَقَّانِيْ الْحَيُّ بِالرَّنِيْنِ، فَقُلْتُ لَهُمْ: قُوْلُوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ تُحْرَزُوا، فَقَالُوهَا، فَلَامَنِيْ اَصْحَابِيْ، وَقَالُوا: حَرَمْتَنَا الْغَنِيْمَةَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرُوْهُ بِالَّذِيْ صَنَعْتُ، فَدَعَانِيْ، فَحَسَّنَ لِيْ مَا صَنَعْتُ، وَقَالَ: اَمَا اِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَتَبَ لَكَ مِنْ كُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ كَذَا وَكَذَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَاَنَا نَسِيْتُ الثَّوَابَ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا اِنِّيْ سَاَكْتُبُ لَكَ بِالْوَصَاةِ بَعْدِيْ قَالَ: فَفَعَلَ وَخَتَمَ عَلَيْهِ، فَدَفَعَهٗ اِلَيَّ، وَقَالَ لِيْ، ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُمْ، وَقَالَ ابْنُ الْمُصَفَّى: قَالَ: سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيْمِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ

❀❀ یہی روایت ایک سند کے ساتھ مسلم بن حارث تمیمی کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے جو ان الفاظ تک ہے: ''جوار منہا (اس سے بچاؤ)''

تاہم اس روایت میں راوی نے دونوں مقام پر (یعنی صبح کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز کے) بعد یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کسی سے بات کرنے سے پہلے (ان کلمات کو پڑھ لو)۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے، راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک جنگی مہم پر بھیجا، جب ہم لڑائی کے مقام پر پہنچ گئے، تو میں نے اپنے گھوڑے کو تیز دوڑایا اور اپنے دشمن سے آگے بڑھ گیا، قبیلے کے گھوڑوں کی آوازیں سنائی دینے

Marfat.com

لگیں، تو میں نے ان سے کہا: تم لا الہ الا اللہ پڑھ لو، تو تم بچ جاؤ گے، ان لوگوں نے یہ کلمہ پڑھ لیا، میرے ساتھیوں نے مجھے ملامت کرتے ہوئے کہا: تم نے ہمیں مالِ غنیمت سے محروم کر دیا ہے، جب ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میرے ساتھیوں نے یہ واقعہ بیان کیا اور جو کچھ میں نے کیا اس بارے میں بتایا، تو نبی اکرم ﷺ نے میرے اس طرزِ عمل کی تعریف کی اور فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے ان میں ہر ہر بندے کے عوض تمہارے لیے اتنا اور اتنا ثواب نوٹ کر لیا ہے''

عبدالرحمٰن نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس ثواب کی تفصیل کے بارے میں الفاظ بھول گئے ہیں۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک میں اپنے بعد تمہارے لیے وصیت لکھ دوں گا'' اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ایسا ہی کیا اور آپ نے اس تحریر پر مہر لگا کر میرے حوالے کر دی اور پھر مجھ سے فرمایا: اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔ (نبی اکرم ﷺ کے فرمان کا مطلب یہ تھا: میں وصیت کر دوں گا کہ تمہیں میرے بعد والا خلیفہ اتنی اتنی ادائیگی کر دے)

5081 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ مُسْلِمٍ الدِّمَشْقِيُّ، وَكَانَ مِنْ ثِقَاتِ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمُتَعَبِّدِينَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُدْرِكُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: يَزِيدُ شَيْخٌ ثِقَةٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى، حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، سَبْعَ مَرَّاتٍ، كَفَاهُ اللَّهُ مَا أَهَمَّهُ صَادِقًا كَانَ بِهَا أَوْ كَاذِبًا

سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: وہ فرماتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کلمات پڑھے:

''میرے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، میں نے اسی پر توکل کیا، وہ عظیم عرش کا پروردگار ہے''

جو شخص سات مرتبہ یہ کلمات پڑھے، تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام امور میں کفایت کرے گا، جو اس کے لیے پریشانی کا باعث ہوں، خواہ وہ آدمی سچے دل سے اسے پڑھے، یا جھوٹے دل سے اسے پڑھے۔

5082 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ أَبِي أَسِيدٍ الْبَرَّادِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْنَا فِي لَيْلَةِ مَطَرٍ، وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ، نَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ لَنَا، فَأَدْرَكْنَاهُ، فَقَالَ: أَصَلَّيْتُمْ؟ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، فَقَالَ: قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: قُلْ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَقُولُ؟ قَالَ: قُلْ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي، وَحِينَ تُصْبِحُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

معاذ بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم ایک بارانی اور تاریک رات میں نکلے، ہم نبی اکرم ﷺ کو تلاش کر رہے تھے، تاکہ آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھائیں، ہم نے آپ ﷺ کو پالیا تو آپ نے فرمایا: تم پڑھو، میں نے کچھ نہیں پڑھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم پڑھو، تو میں نے کچھ نہیں پڑھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم پڑھو، میں نے عرض کی: یارسول اللہ!

Marfat.com

میں کیا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھو، تم صبح اور شام کے وقت تین مرتبہ انہیں پڑھ لو، یہ تمہارے لیے ہر چیز کے حوالے سے کافی ہوں گی۔

5083 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي - قَالَ ابْنُ عَوْفٍ: وَرَاَيْتُهُ فِي اَصْلِ اِسْمَاعِيلَ - قَالَ: حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ، عَنْ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِي مَالِكٍ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَدِّثْنَا بِكَلِمَةٍ نَقُولُهَا اِذَا اَصْبَحْنَا، وَاَمْسَيْنَا، وَاضْطَجَعْنَا، فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ، وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، اَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ اَنَّكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، فَاِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ اَنْفُسِنَا، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، وَشِرْكِهِ، وَاَنْ نَقْتَرِفَ سُوءًا عَلٰى اَنْفُسِنَا اَوْ نَجُرَّهُ اِلٰى مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں ایسے کلمے کے بارے میں بتائیں، جسے ہم صبح کے وقت، شام کے وقت اور سوتے ہوئے پڑھ لیا کریں، تو نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو ہدایت کی کہ وہ یہ پڑھیں:

''اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، اے غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے، تو ہر شے کا پروردگار ہے، فرشتے اس بات کی گواہی دیتے ہیں، تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں، ہم اپنی ذات کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور مردود شیطان کے شر اور اس کے شریک ہونے سے پناہ مانگتے ہیں اور اس بات سے پناہ مانگتے ہیں کہ ہم اپنی ذات سے کسی برائی کا ارتکاب کریں، یا ہم اس برائی کو کسی مسلمان کی طرف لے کے جائیں''۔

5084 - قَالَ اَبُو دَاوُدَ: وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهُ، وَنَصْرَهُ، وَنُورَهُ، وَبَرَكَتَهُ، وَهُدَاهُ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ، ثُمَّ اِذَا اَمْسَى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی منقول ہے: جب کوئی شخص صبح کرے، تو اسے یہ کلمات پڑھنے چاہیے:

''ہم نے صبح کی اور تمام جہانوں کے پروردگار اللہ تعالیٰ کی بادشاہی میں بھی صبح ہوگئی، اے اللہ! میں اس دن کی بھلائی، اس کی فتح، اس کی کامیابی، اس کے نور، اس کی برکت اور اس کی ہدایت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اس دن میں موجود شر اور اس کے بعد آنے والے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''

جب شام ہو، تو آدمی کو اس کی مانند کلمات پڑھنے چاہییں۔

5085 - حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ جُعْثُمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْاَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَرَازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَرِيقٌ الْهَوْزَنِيُّ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَسَاَلْتُهَا: بِمَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ اِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ؟ فَقَالَتْ: لَقَدْ سَاَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَاَلَنِي عَنْهُ اَحَدٌ

Marfat.com

قَبْلَكَ، كَانَ اِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا، وَحَمَّدَ عَشْرًا، وَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَشْرًا وَقَالَ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا، وَهَلَّلَ عَشْرًا، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوذُ بِكَ مِنْ ضِيقِ الدُّنْيَا، وَضِيقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَشْرًا ثُمَّ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ

❁❁ شریق ہوزنی بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے ان سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت بیدار ہوتے تھے، تو سب سے پہلے کیا پڑھتے تھے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے مجھ سے ایک ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے، کہ تم سے پہلے کسی نے مجھ سے اس بارے میں دریافت نہیں کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت بیدار ہوتے تھے، تو دس مرتبہ اللہ اکبر اور دس مرتبہ الحمد اللہ پڑھتے تھے، دس مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتے تھے، دس مرتبہ سبحان الملک القدوس پڑھتے تھے اور دس مرتبہ استغفر اللہ پڑھتے تھے اور دس مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھتے تھے اور پھر یہ دعا مانگتے تھے:

''اے اللہ! میں دنیا کی تنگی اور قیامت کے دن کی تنگی سے تیری پناہ مانگتا ہوں''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم دس مرتبہ یہ کلمات پڑھتے تھے اور پھر نماز کا آغاز کرتے تھے۔

5086 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِی سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِی صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ فِی سَفَرٍ فَاَسْحَرَ يَقُولُ: سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِهٖ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ عَلَيْنَا، اللّٰهُمَّ صَاحِبْنَا فَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے، تو سحری کے وقت یہ پڑھتے تھے: ''سننے والا سن لے، کہ ہم اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہیں، اس بات پر، جو اس نے ہمیں نعمت عطا کی ہے، جو ہم پر فضل وکرم کیا ہے، اے اللہ! تو ہمارے ساتھ رہنا اور ہم پر اپنا فضل کرنا، ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں''

5087 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِی، حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِیُّ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ، قَالَ: كَانَ اَبُو ذَرٍّ يَقُولُ: مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: اللّٰهُمَّ مَا حَلَفْتُ مِنْ حَلِفٍ اَوْ قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ اَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ، فَمَشِيئَتُكَ، بَيْنَ يَدَیْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ: مَا شِئْتَ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَاْ لَمْ يَكُنْ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی وَتَجَاوَزْ لِی عَنْهُ، اللّٰهُمَّ فَمَنْ صَلَّيْتَ عَلَيْهِ فَعَلَيْهِ صَلَاتِی، وَمَنْ لَعَنْتَ فَعَلَيْهِ لَعْنَتِی، كَانَ فِی اسْتِثْنَاءٍ يَوْمَهُ ذٰلِكَ، اَوْ قَالَ: ذٰلِكَ الْيَوْمَ

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھ لے:

''اے اللہ! میں نے جو بھی حلف اٹھایا، یا جو بھی بات کہی، یا جو بھی نذر مانی، تو تیری مشیت اور تیرا ارادہ ان سب سے آگے ہے، جو تو چاہتا ہے، وہ ہوتا ہے اور جو تو نہیں چاہتا، وہ نہیں ہوتا، اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے اور اس حوالے سے مجھ سے درگزر کر، اے اللہ! جس پر تو اپنی رحمت نازل کرتا ہے، تو میری طرف سے بھی اس کے لیے رحمت کے نزول کی دعا قبول کر لے اور جس پر تو لعنت کرتا ہے، میری طرف سے اس پر لعنت ہو''۔

(حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) ان کلمات کو پڑھنے والا اس دن غلطیوں سے محفوظ رہے گا۔

Marfat.com

5088 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مَوْدُوْدٍ، عَمَّنْ سَمِعَ، اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَعْنِىْ ابْنَ عَفَّانَ، يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَىْءٌ، فِى الْاَرْضِ، وَلَا فِى السَّمَاءِ، وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَمْ تُصِبْهُ فَجْاَةُ بَلَاءٍ، حَتّٰى يُصْبِحَ، وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَمْ تُصِبْهُ فَجْاَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُمْسِىَ، وَقَالَ: فَاَصَابَ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ، الْفَالِجُ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ الَّذِىْ سَمِعَ مِنْهُ الْحَدِيْثَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَقَالَ لَهٗ: مَا لَكَ تَنْظُرُ اِلَىَّ؟ فَوَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ عَلٰى عُثْمَانَ وَلَا كَذَبَ عُثْمَانُ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلٰكِنَّ الْيَوْمَ الَّذِىْ اَصَابَنِىْ فِيْهِ مَا اَصَابَنِىْ غَضِبْتُ فَنَسِيْتُ اَنْ اَقُوْلَهَا

❁❁ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

جو یہ کلمات تین مرتبہ پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے، جس کے اسم کی موجودگی میں، اس زمین میں اور آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے''۔

تو صبح تک اس شخص کو اچانک کوئی آزمائش درپیش نہیں ہوگی اور جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ ان کلمات کو پڑھ لے، اسے شام تک اچانک کوئی مصیبت لاحق نہیں ہوگی''

راوی بیان کرتے ہیں: ابان بن عثمان کو فالج ہو گیا، تو ایک شخص جس نے ان سے یہ حدیث سنی ہوئی تھی، ان کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا، تو ابان نے اس سے کہا: تم میری طرف ایسی نظروں سے کیوں دیکھ رہے ہو؟ اللہ کی قسم! میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کوئی غلط بیانی نہیں کی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی غلط بیانی نہیں کی، جس دن مجھے یہ مصیبت لاحق ہوئی، اس دن میں غصے میں تھا اور میں ان کلمات کو پڑھنا بھول گیا تھا۔

5089 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَنْطَاكِىُّ، حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْفَالِجِ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، اس میں راوی کے فالج شکار ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

5090 - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الْجَلِيْلِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ بَكْرَةَ، اَنَّهٗ قَالَ لِاَبِيْهِ: يَا اَبَتِ اِنِّىْ اَسْمَعُكَ تَدْعُوْ كُلَّ غَدَاةٍ اللّٰهُمَّ عَافِنِىْ فِىْ بَدَنِىْ، اللّٰهُمَّ عَافِنِىْ فِىْ سَمْعِىْ، اللّٰهُمَّ عَافِنِىْ فِىْ بَصَرِىْ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، تُعِيْدُهَا ثَلَاثًا، حِيْنَ تُصْبِحُ، وَثَلَاثًا حِيْنَ تُمْسِىْ، فَقَالَ: اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

يَدْعُو بِهِنَّ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ، قَالَ عَبَّاسٌ فِيهِ: وَتَقُولُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ، وَالْفَقْرِ، اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تُعِيدُهَا ثَلَاثًا حِينَ تُصْبِحُ، وَثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي، فَتَدْعُو بِهِنَّ فَاُحِبُّ اَنْ اَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعَوَاتُ الْمَكْرُوبِ اللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُو، فَلَا تَكِلْنِي اِلٰى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَاَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلٰى صَاحِبِهِ

❁❁ جعفر بن میمون بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن ابوبکر نے مجھے یہ بات بتائی: انہوں نے اپنے والد سے کہا: اے میرے ابا جان! میں نے آپ کو سنا ہے کہ آپ ہر صبح یہ دعا پڑھتے ہیں:

''اے اللہ! میرے جسم میں مجھے عافیت نصیب فرما، میری سماعت میں مجھے عافیت نصیب کر، اے اللہ! میری بصارت میں مجھے عافیت نصیب کر، تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''

آپ صبح کے وقت بھی ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھتے ہیں اور شام کے وقت بھی تین مرتبہ پڑھتے ہیں، تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ کلمات پڑھتے ہوئے سنا ہے، اس لیے مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں آپ ﷺ کے طریقے کی پیروی کروں۔

عباس نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: آپ یہ پڑھتے ہیں:

''اے اللہ! میں کفر اور غربت سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں، تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''

آپ صبح کے وقت بھی ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھتے ہیں اور شام کے وقت بھی تین مرتبہ پڑھتے ہیں (تو انہوں نے جواب دیا:) میں یہ بات پسند کرتا ہوں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی سنت پر عمل کروں۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: پریشان حال شخص کی دعا یہ ہے:

''اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید رکھتا ہوں، تو مجھے پلک جھپکنے کے عرصے کے لیے بھی، میرے نفس کے سپرد نہ کرنا، تو میرے تمام معاملات کو ٹھیک کر دے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے''

اس روایت میں بعض راویوں نے بعد میں کچھ کمی و بیشی نقل کی ہے۔

5091 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ، وَبِحَمْدِهِ، مِائَةَ مَرَّةٍ، وَاِذَا اَمْسٰى كَذٰلِكَ، لَمْ يُوَافِ اَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ بِمِثْلِ مَا وَافٰى

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت ایک سو مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے: ''سبحان اللہ العظیم وبحمدہ'' اور پھر شام کے وقت بھی ان کلمات کو پڑھے، تو مخلوق میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہوگا جو اس شخص کے جتنا اجر و ثواب حاصل کرے''۔

Marfat.com

بَابُ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ

باب: آدمی جب پہلی کا چاند دیکھے، تو کیا پڑھے؟

5092 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ: هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، آمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا، وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا

❁❁ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب پہلی کا چاند دیکھتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''یہ بھلائی اور ہدایت کا چاند ہو، یہ بھلائی اور ہدایت کا چاند ہو، یہ بھلائی اور ہدایت کا چاند ہو، میں اس ذات پر ایمان لایا، جس نے تجھے پیدا کیا ہے''

یہ کلمات آپ ﷺ تین مرتبہ پڑھتے تھے، پھر یہ پڑھتے تھے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، جو فلاں مہینے کو لے گیا اور فلاں مہینے کو لے آیا''

5093 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ حُبَابٍ، اَخْبَرَهُمْ عَنْ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ صَرَفَ وَجْهَهُ عَنْهُ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: لَيْسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثٌ مُسْنَدٌ صَحِيْحٌ

❁❁ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب پہلی کا چاند دیکھتے تھے، تو اپنا چہرہ اس کی طرف سے پھیر لیتے تھے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کوئی مرفوع مستند حدیث منقول نہیں ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ

باب: آدمی جب گھر سے نکلے، تو کیا پڑھے؟

5094 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: مَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِيْ قَطُّ اِلَّا رَفَعَ طَرْفَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ، اَوْ اُضَلَّ، اَوْ اَزِلَّ، اَوْ اُزَلَّ، اَوْ اَظْلِمَ، اَوْ اُظْلَمَ، اَوْ اَجْهَلَ، اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ

❁❁ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب بھی میری گھر سے نکلتے تھے، تو آپ ﷺ آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں گمراہ ہو جاؤں، یا مجھے گمراہ کر دیا جائے، میں پھسل جاؤں، یا

5094- إسناده صحيح. واخرجه ابن ماجه (3884)، والترمذي (3725)، والنسائي في "الكبرى" (7868) و (7869) و (7870) و (9834) و (9835) من طرق عن منصور بن المعتمر، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح

Marfat.com

مجھے پھسلا دیا جائے، میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، میں جہالت کا مظاہرہ کروں، یا میرے خلاف جہالت کا مظاہرہ کیا جائے''۔

5095 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيُّ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهٖ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، قَالَ: يُقَالُ حِيْنَئِذٍ: هُدِيتَ، وَكُفِيتَ، وَوُقِيتَ، فَتَنَحَّى لَهُ الشَّيَاطِيْنُ، فَيَقُوْلُ لَهُ شَيْطَانٌ آخَرُ: كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ؟

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص اپنے گھر سے باہر نکلے اور یہ دعا پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے، میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا، اس کی اجازت کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو اسے یہ کہا جاتا ہے: تمہیں ہدایت نصیب ہوئی، تمہیں کفایت نصیب ہوئی، تمہیں بچا لیا گیا، شیاطین اس سے الگ ہو جاتے ہیں اور دوسرا شیطان یہ کہتا ہے: ایسے شخص کے ساتھ تم کیا کر سکتے ہو؟ جسے ہدایت بھی نصیب ہو گئی، اسے کفایت بھی نصیب ہو گئی، اسے بچا بھی لیا گیا۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ

باب: آدمی جب گھر میں داخل ہو، تو کیا پڑھے؟

5096 - حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، قَالَ: ابْنُ عَوْفٍ، وَرَاَيْتُ فِيْ اَصْلِ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ ضَمْضَمٌ، عَنْ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ، وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا، وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا، وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا، ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلٰى اَهْلِهٖ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص گھر میں داخل ہو تو اسے پڑھنا چاہیے:

''اے اللہ! میں تجھ سے داخلے کی بھلائی اور باہر جانے کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے، ہم اندر آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے، ہم باہر جاتے ہیں، اپنے پروردگار اللہ تعالیٰ پر ہم توکل کرتے ہیں''

پھر اس شخص کو چاہیے کہ اپنے اہل خانہ کو سلام کرے۔

Marfat.com

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا هَاجَتِ الرِّيْحُ

باب: جب تیز ہوا چلے، تو کیا پڑھنا چاہیے؟

5097 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، وَسَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ شَبِيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: الرِّيْحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ قَالَ سَلَمَةُ: فَرَوْحُ اللّٰهِ تَاْتِي بِالرَّحْمَةِ، وَتَاْتِي بِالْعَذَابِ، فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَلَا تَسُبُّوْهَا، وَسَلُوا اللّٰهَ خَيْرَهَا، وَاسْتَعِيْذُوا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہوا اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے''

سلمہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی ہوا ہے، جو رحمت بھی لے کر آتی ہے اور عذاب بھی لے کر آتی ہے، جب تم اسے دیکھو، تو اسے برا نہ کہو، اس کی بھلائی کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرو اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو''۔

5098 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا عَمْرٌو، اَنَّ اَبَا النَّضْرِ، حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتّٰى اَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ، وَكَانَ اِذَا رَاَى غَيْمًا اَوْ رِيحًا عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ اَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ الْمَطَرُ، وَاَرَاكَ اِذَا رَاَيْتَهُ عُرِفَتْ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، مَا يُؤَمِّنُنِي اَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ عَذَابٌ؟ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيْحِ، وَقَدْ رَاَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَ (قَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا) (الأحقاف: 24)

❁❁ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی پورا منہ کھول کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلق کا کوا نظر آ جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف مسکرایا کرتے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بادل یا تیز ہوا کو دیکھتے تھے، تو اس کی پریشانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے محسوس ہوتی تھی، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! لوگ جب بادل کو دیکھتے ہیں، تو وہ خوش ہوتے ہیں، یہ امید رکھتے ہوئے کہ ان پر بارش نازل ہوگی، لیکن میں نے دیکھا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار ظاہر ہوتے ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! مجھے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں اس میں عذاب نہ ہو، ایک قوم کو ہوا کے ذریعے عذاب دیا گیا تھا، اس قوم نے جب عذاب (یعنی ہوا) کو دیکھا، تو ان لوگوں نے یہ کہا: (جس کا ذکر ان الفاظ میں قرآن میں ہے:)

''یہ بادل ہے، جو ہم پر بارش نازل کرے گا''

Marfat.com

5099 - حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اِذَا رَاَى نَاشِئًا فِيْ اُفُقِ السَّمَاءِ تَرَكَ الْعَمَلَ وَاِنْ كَانَ فِيْ صَلَاةٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا فَاِنْ مُطِرَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا هَنِيْئًا

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان پر بادل کا کوئی کنارہ دیکھتے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کام چھوڑ دیتے تھے، خواہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوتے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے:

''اے اللہ! میں اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''

اگر بارش نازل ہونا شروع ہوتی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے:

''اے اللہ! یہ خوب برسنے والی اور مبارک ہو''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ الْمَطَرِ

باب: بارش کا بیان

5100 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنٰى قَالَا: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: اَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَطَرٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَسَرَ ثَوْبَهُ عَنْهُ حَتّٰى اَصَابَهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا؟ قَالَ: لِاَنَّهُ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم پر بارش ہوگئی، ہم اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جسم سے کپڑا ہٹایا، تو وہ آپ کے جسم پر پڑنے لگی، ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیونکہ یہ میرے پروردگار کی بارگاہ سے آئی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدِّيْكِ وَالْبَهَائِمِ

مرغ اور دیگر جانوروں کا بیان

5101 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ فَاِنَّهُ يُوْقِظُ لِلصَّلَاةِ

5099- إسناده صحيح. ابن بشار: هو محمد العبدى، وعبد الرحمن: هو ابن مهدى، وسفيان: هو ابن سعيد الثورى. وأخرجه ابن ماجه (3889)، والنسائى فى "الكبرى" (1843) و (10684) من طريق يزيد بن المقدام، عن المقدام بن شريح، بهذا الإسناد. وهو فى "مسند أحمد" (2557)، و"صحيح ابن حبان" (994). وأخرجه البخارى (1023)، وابن ماجه (3890)، والنسائى (10690 - 10687) من طريق القاسم بن محمد، عن عائشة بلفظ: أن رسول الله -صلى الله عليه وسلم- كان إذا رأى المطر قال: "صيبا نافعا". وهو فى "مسند أحمد" (24589)، و"صحيح ابن حبان" (993).

Marfat.com

٭٭ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ مرغ کو برا نہ کہو، کیونکہ یہ نماز کے لیے بیدار کرتا ہے''

5102 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ، فَسَلُوا اللّٰهَ تَعَالٰى مِنْ فَضْلِهِ، فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا، وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ، فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِنَّهَا رَاَتْ شَيْطَانًا

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم مرغ کی آواز سنو، تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو، کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہوتا ہے اور جب تم کسی گدھے کے رینکنے کی آواز سنو، تو اللہ کی پناہ مانگو، کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہوتا ہے''۔

5103 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ عَبْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ، وَنَهِيقَ الْحُمُرِ بِاللَّيْلِ، فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ فَاِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَا لَا تَرَوْنَ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم رات کے وقت کتوں کے بھونکنے یا گدھوں کے رینکنے کی آواز سنو، تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، کیونکہ انہوں نے اس چیز کو دیکھا ہوتا ہے، جسے تم نہیں دیکھتے''

5104 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، ح وحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَغَيْرِهِ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَقِلُّوا الْخُرُوجَ بَعْدَ هَدْاَةِ الرِّجْلِ، فَاِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى دَوَابَّ يَبُثُّهُنَّ فِي الْاَرْضِ قَالَ ابْنُ مَرْوَانَ: فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ وَقَالَ: فَاِنَّ لِلّٰهِ خَلْقًا ثُمَّ ذَكَرَ نُبَاحَ الْكَلْبِ وَالْحَمِيرَ، نَحْوَهُ وَزَادَ فِيْ حَدِيثِهِ قَالَ ابْنُ الْهَادِ، وَحَدَّثَنِيْ شُرَحْبِيلُ الْحَاجِبُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(رات کے وقت) جب لوگوں کی آمد و رفت ختم ہو جائے، تو باہر کم نکلا کرو، کیونکہ اس وقت میں اللہ تعالیٰ مختلف جانوروں کو زمین میں پھیلا دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی کچھ مخلوق ہے''۔

اس کے بعد راوی نے کتوں کے بھونکنے اور گدھوں کے رینکنے کا ذکر کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

Marfat.com

بَابٌ فِی الصَّبِیِّ یُولَدُ فَیُؤَذَّنُ فِی اُذُنِهِ

باب: جب بچہ پیدا ہو، تو اس کے کان میں اذن دی جائے

5105 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا یَحْیَی، عَنْ سُفْیَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِی عَاصِمُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی رَافِعٍ، عَنْ اَبِیهِ، قَالَ: رَاَیْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِی اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ حِینَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ

❁❁ عبیداللہ بن ابورافع اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا، آپ نے امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی پیدائش کے وقت ان کے کان میں اسی طرح اذان دی، جو نماز کے لیے دی جاتی ہے۔

5106 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ، ح وحَدَّثَنَا یُوسُفُ بْنُ مُوسَی، حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتَی بِالصِّبْیَانِ فَیَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ زَادَ یُوسُفُ وَیُحَنِّكُهُمْ وَلَمْ یَذْكُرْ بِالْبَرَكَةِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس بچوں کو لایا جاتا تھا، آپ ﷺ ان کے لیے برکت کی دعا کرتے تھے۔

یوسف نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: آپ ﷺ انہیں گھٹی دیا کرتے تھے، اس راوی نے لفظ برکت کا ذکر نہیں کیا۔

5107 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّی، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ اَبِی الْوَزِیرِ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ اُمِّ حُمَیْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ رُئِیَ، اَوْ كَلِمَةً غَیْرَهَا، فِیكُمُ الْمُغَرِّبُونَ؟ قُلْتُ: وَمَا الْمُغَرِّبُونَ؟ قَالَ: الَّذِینَ یَشْتَرِكُ فِیهِمُ الْجِنُّ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تمہارے درمیان ''مغربون'' دکھائی دیے ہیں، (راوی کہتے ہیں: یا شاید) اس کے علاوہ کوئی کلمہ ارشاد فرمایا: میں نے دریافت کیا: ''مغربون'' سے مراد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس میں جن شریک ہوا ہو۔

بَابٌ فِی الرَّجُلِ یَسْتَعِیذُ مِنَ الرَّجُلِ

باب: آدمی کا دوسرے آدمی سے پناہ مانگنا

5108 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ، وَعُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجُشَمِیُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا سَعِیدٌ، قَالَ نَصْرٌ: ابْنُ اَبِی عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِی نَهِیكٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ، فَاَعِیذُوهُ، وَمَنْ سَاَلَكُمْ بِوَجْهِ اللّٰهِ، فَاَعْطُوهُ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ: مَنْ سَاَلَكُمْ بِاللّٰهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

Marfat.com

''جوشخص اللہ تعالیٰ کے نام پر پناہ مانگے، اسے پناہ دیدو اور جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے واسطے سے تم سے کچھ مانگے، اسے دیدو''
عبیداللہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''جوشخص اللہ تعالیٰ کے واسطے سے تم سے کچھ مانگے''

5109 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَسَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ الْمَعْنَى عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اسْتَعَاذَكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعِيذُوهُ، وَمَنْ سَاَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوهُ وَقَالَ سَهْلٌ: وَعُثْمَانُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيبُوْهُ - ثُمَّ اتَّفَقُوا - وَمَنْ آتَى اِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ قَالَ مُسَدَّدٌ، وَعُثْمَانُ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَادْعُوا اللّٰهَ لَهٗ حَتّٰى تَعْلَمُوا اَنْ قَدْ كَافَاْتُمُوْهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جوشخص اللہ تعالیٰ کے نام پر تم سے پناہ مانگے، اسے پناہ دیدو، اور جو اللہ کے واسطے سے، تم سے کچھ مانگے، اسے دیدو''
سہل بیان کرتے ہیں: عثمان نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''جوشخص تمہاری دعوت کرے، اسے قبول کرو (یا جو تمہیں بلائے، اسے جواب دو) پھر تمام راوی یہ الفاظ نقل کرنے میں متفق ہیں:
''جوشخص تمہارے ساتھ کوئی اچھائی کرے، اسے بدلہ دو''
مسدد کہتے ہیں: عثمان نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اگر تمہیں (بدلے میں دینے کے لیے) کچھ نہیں ملتا، تو تم اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے اتنی دعا کرو، کہ تمہیں محسوس ہو، کہ تم نے اسے بدلہ دے دیا ہے''

بَابٌ فِیْ رَدِّ الْوَسْوَسَةِ

باب: وسوسہ کو مسترد کرنا

5110 - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِیْ ابْنَ عَمَّارٍ، قَالَ: وحَدَّثَنَا اَبُوْ زُمَيْلٍ، قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: مَا شَیْءٌ اَجِدُهٗ فِیْ صَدْرِیْ؟ قَالَ: مَا هُوَ؟ قُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا اَتَكَلَّمُ بِهٖ، قَالَ: فَقَالَ لِیْ: اَشَیْءٌ مِنْ شَكٍّ؟ قَالَ: وَضَحِكَ، قَالَ: مَا نَجَا مِنْ ذٰلِكَ اَحَدٌ، قَالَ: حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (فَاِنْ كُنْتَ فِیْ شَكٍّ مِمَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ فَاسْاَلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ) الْاٰيَةَ، قَالَ: فَقَالَ لِیْ: اِذَا وَجَدْتَ فِیْ نَفْسِكَ شَيْئًا فَقُلْ (هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ)

❁❁ ابوزمیل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: اس چیز کا کیا حکم ہوگا؟ جو میں اپنے سینے میں سوچتا ہوں، انہوں نے دریافت کیا: وہ کیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اسے بیان نہیں کروں گا، انہوں نے دریافت کیا: کیا وہ شک سے تعلق رکھنے والی کوئی چیز ہے؟ پھر وہ مسکرا دیے، اور بولے: اس سے کسی کو نجات نہیں ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے (اس بارے میں) یہ آیت نازل کر دی: ''اگر تم اس چیز کے بارے میں شک کرتے ہو، جسے ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے، تو تم

Marfat.com

ان دونوں سے دریافت کرلو، جو تم سے پہلے کی کتابوں کا علم رکھتے ہیں"

راوی کہتے ہیں: پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا: جب تمہیں اس نوعیت کا کوئی خیال آئے، تو تم یہ (آیت) پڑھ لو:

"وہی اوّل ہے، آخر ہے، ظاہر ہے، باطن ہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے"

5111 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَهُ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِهِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، نَجِدُ فِي اَنْفُسِنَا الشَّيْءَ نُعْظِمُ اَنْ نَتَكَلَّمَ بِهِ، اَوِ الْكَلَامَ بِهِ، مَا نُحِبُّ اَنَّ لَنَا وَاَنَّا تَكَلَّمْنَا بِهِ، قَالَ: اَوَقَدْ وَجَدْتُمُوهُ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ذَاكَ صَرِيحُ الْاِيمَانِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اپنے ذہن میں (بعض اوقات کوئی) ایسا خیال پاتے ہیں، جس کے بارے میں بات کرنا، ہم بڑا (مشکل) سمجھتے ہیں، ہم یہ بھی پسند نہیں کرتے کہ اس بارے میں بات کرکے ہمیں کچھ بھی (دنیاوی فائدہ) حاصل ہو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم یہ (صورتحال) پاتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ صریح ایمان ہے۔

5112 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، وَابْنُ قُدَامَةَ بْنِ اَعْيَنَ، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ اَحَدَنَا يَجِدُ فِي نَفْسِهِ، يُعَرِّضُ بِالشَّيْءِ، لَاَنْ يَكُونَ حُمَمَةً اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ، فَقَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَدَّ كَيْدَهُ اِلَى الْوَسْوَسَةِ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ: رَدَّ اَمْرَهُ مَكَانَ رَدَّ كَيْدَهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی ایک بعض اوقات کوئی قبیح خیال پاتا ہے، وہ جل کر کوئلہ ہو جائے یہ اس کے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہوگا کہ وہ اس (خیال) کے بارے میں کلام کرے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، ہر طرح کی حمد، اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، جس نے اس (شیطان) کے فریب کو وسوسہ کی طرف لوٹا دیا"

ابن قدامہ نے لفظ "فریب" کی جگہ لفظ "معاملہ" نقل کیا ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَنْتَمِي اِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ

باب: جب کوئی (آزاد ہونے والا غلام) آدمی، اپنے آزاد کرنے والے کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے

5113 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ، قَلْبِي مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ: مَنِ ادَّعَى اِلَى غَيْرِ اَبِيهِ، وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ غَيْرُ اَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ قَالَ: فَلَقِيتُ اَبَا بَكْرَةَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ

Marfat.com

قَلْبِیْ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَاصِمٌ: فَقُلْتُ يَا اَبَا عُثْمَانَ، لَقَدْ شَهِدَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ اَيُّمَا رَجُلَيْنِ فَقَالَ: اَمَّا اَحَدُهُمَا فَاَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ، اَوْ فِي الْاِسْلَامِ، يَعْنِيْ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ، وَالْاٰخَرُ قَدِمَ مِنَ الطَّائِفِ فِيْ بِضْعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا عَلٰى اَقْدَامِهِمْ، فَذَكَرَ فَضْلًا قَالَ النُّفَيْلِيُّ حَيْثُ حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، وَاللّٰهِ اِنَّهُ عِنْدِي اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، يَعْنِيْ قَوْلَهُ حَدَّثَنَا وَحَدَّثَنِيْ قَالَ اَبُوْ عَلِيٍّ: وَسَمِعْتُ اَبَا دَاوٗدَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَحْمَدَ يَقُوْلُ لَيْسَ لِحَدِيْثِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ نُورٌ، قَالَ: وَمَا رَاَيْتُ مِثْلَ اَهْلِ الْبَصْرَةِ كَانُوا تَعَلَّمُوْهُ مِنْ شُعْبَةَ

❁❁ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے کانوں نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اور میرے ذہن نے اسے محفوظ کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے اور وہ جانتا ہو کہ وہ (دوسرا شخص) اس کا باپ نہیں ہے، تو اس پر جنت حرام ہوگی''۔

راوی کہتے ہیں: میری ملاقات حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی، میں نے ان کے سامنے یہ روایت ذکر کی، تو انہوں نے فرمایا: میرے کانوں نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اور میرے ذہن نے اسے محفوظ کیا۔

عاصم کہتے ہیں: میں نے ابوعثمان سے کہا: دو آدمیوں نے آپ کے سامنے گواہی دی (یعنی یہ روایت بیان کی) وہ دو آدمی کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: ان میں سے ایک وہ صاحب ہیں، جنہوں نے سب سے پہلے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا، (راوی کو شک ہے، یا شاید یہ الفاظ ہیں) اسلام میں، یعنی حضرت سعد بن مالک، اور دوسرے وہ صاحب ہیں، جو بیس کے لگ بھگ افراد کے ہمراہ، پیدل چل کر، طائف سے آئے تھے، پھر انہوں نے ان کی فضیلت کا ذکر کیا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نفیلی نے جب یہ حدیث بیان کی: تو بولے: اللہ کی قسم! یہ میرے نزدیک شہد سے زیادہ میٹھا ہے، یعنی لفظ حدثنا، یا حدثنی۔

ابوعلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اہل کوفہ کی حدیث میں نور نہیں ہے اور انہوں نے یہ بھی کہا: میں نے اہل بصرہ کی مانند کوئی نہیں دیکھا، انہوں نے شعبہ سے اس کا علم حاصل کیا تھا۔

5114 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِيْ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ، وَلَا صَرْفٌ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے آقا کی اجازت کے بغیر، خود کو کسی اور قوم کی طرف منسوب کرے گا، اس پر اللہ تعالیٰ، تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی اور قیامت کے دن اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی''

5115 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

Marfat.com

يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي سَعِيدٍ، وَنَحْنُ بِبَيْرُوتَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنِ ادَّعَى اِلٰى غَيْرِ اَبِيهِ، اَوِ انْتَمَى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ الْمُتَتَابِعَةُ، اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اپنے باپ کی بجائے، کسی اور کی طرف (ولدیت) کا دعویٰ کرے گا، یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کی بجائے، کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے گا، اس پر اللہ تعالیٰ کی قیامت تک لگاتار لعنت ہوگی''۔

بَابٌ فِي التَّفَاخُرِ بِالْاَحْسَابِ

باب: حسب نسب پر فخر کرنا

5116 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعَافَى، ح وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، وَهٰذَا حَدِيثُهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ، وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ، اَنْتُمْ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ، لَيَدَعَنَّ رِجَالٌ فَخْرَهُمْ بِاَقْوَامٍ، اِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ فَحْمِ جَهَنَّمَ، اَوْ لَيَكُونُنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجِعْلَانِ الَّتِي تَدْفَعُ بِاَنْفِهَا النَّتِنَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے زمانہ جاہلیت کی نخوت اور باپ دادا پر فخر کو دور کر دیا ہے (لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں) ایمان دار اور پرہیز گار شخص، یا گناہ گار اور بد بخت شخص، تم سب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور حضرت آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کیے گئے تھے، یا تو لوگ ان لوگوں پر فخر کا اظہار ترک کر دیں، جو لوگ جہنم کا ایندھن بن چکے ہیں، یا پھر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس سے زیادہ ذلیل ہو جائیں گے، جو کیڑا اپنی ناک کے ذریعے گندگی کو دھکیلتا ہے''۔

بَابٌ فِي الْعَصَبِيَّةِ

باب: عصبیت کا بیان

5117 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلٰى غَيْرِ الْحَقِّ، فَهُوَ كَالْبَعِيرِ الَّذِي رُدِّيَ، فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهِ

❁❁ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود اپنے والد کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ناحق طور پر کسی قوم کی مدد کرے، تو وہ ایسے اونٹ کی مانند ہے، جو کنویں میں گر گیا ہو اور اسے اس کی دُم کی ذریعے کھینچا گیا ہو''۔

Marfat.com

5118 - حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

❁❁ عبدالرحمٰن بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت چمڑے سے بنے ہوئے خیمے میں موجود تھے، اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔

5119 - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ بِشْرٍ الدِّمَشْقِيُّ، عَنْ بِنْتِ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ، اَنَّهَا سَمِعَتْ اَبَاهَا، يَقُوْلُ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا الْعَصَبِيَّةُ؟ قَالَ: اَنْ تُعِينَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ

❁❁ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! عصبیت کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم ظلم کے معاملے میں اپنی قوم کی مدد کرو۔

5120 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، يُحَدِّثُ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ الْمُدْلِجِيِّ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيرَتِهِ، مَا لَمْ يَأْثَمْ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ ضَعِيْفٌ

❁❁ حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم مدلجی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''تم میں سب سے بہتر شخص ہے، جو اپنے خاندان کا دفاع کرے، جب کہ وہ (ایسا کرتے ہوئے) کسی گناہ کا ارتکاب نہ کرے''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایوب بن سوید نامی راوی ضعیف ہے۔

5121 - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ اَيُّوْبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَكِّيِّ يَعْنِيْ ابْنَ اَبِيْ لَبِيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰى عَصَبِيَّةٍ، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَلٰى عَصَبِيَّةٍ، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰى عَصَبِيَّةٍ

❁❁ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں، جو عصبیت کی طرف بلائے، وہ شخص ہم میں سے نہیں، جو عصبیت کی بنیاد پر لڑائی کرے، وہ شخص ہم میں سے نہیں جو عصبیت پر مر جائے''۔

5122 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ، عَنْ اَبِيْ كِنَانَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قوم کا بھانجا ان کا ایک فرد ہوتا ہے''

Marfat.com

5123 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ عُقْبَةَ، عَنْ اَبِىْ عُقْبَةَ، وَكَانَ مَوْلًى مِنْ اَهْلِ فَارِسَ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحُدًا، فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، فَقُلْتُ: خُذْهَا مِنِّى وَاَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِىُّ، فَالْتَفَتَ اِلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: فَهَلَّا قُلْتَ خُذْهَا مِنِّى، وَاَنَا الْغُلَامُ الْاَنْصَارِىُّ

❁❁ حضرت ابوعقبہ جو اہل فارس کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوہ اُحد میں شریک ہوا، میں نے مشرکین کے ایک شخص پر حملہ کیا اور کہا: لو سنبھالو، میں ایک فارسی نوجوان ہوں، نبی اکرم ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا:

''تم نے یہ کیوں نہیں کہا؟ اس کو میری طرف سے سنبھالو، میں ایک انصاری نوجوان ہوں''۔

بَابُ اِخْبَارِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِمَحَبَّتِهِ اِيَّاهُ

باب: آدمی کا کسی شخص کی بھلائی دیکھ کر اس سے محبت کرنا

5124 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ ثَوْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ حَبِيْبُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِى كَرِبَ، وَقَدْ كَانَ اَدْرَكَهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا اَحَبَّ الرَّجُلُ اَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ اَنَّهُ يُحِبُّهُ

❁❁ حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب آدمی اپنے کسی بھائی سے محبت رکھے، تو اسے اس کو بتا دینا چاہیے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے''۔

5125 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِىُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَجُلًا كَانَ عِنْدَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّى لَاُحِبُّ هٰذَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْلَمْتَهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: اَعْلِمْهُ قَالَ: فَلَحِقَهُ، فَقَالَ: اِنِّى اُحِبُّكَ فِى اللّٰهِ، فَقَالَ: اَحَبَّكَ الَّذِىْ اَحْبَبْتَنِىْ لَهُ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا، وہاں سے ایک شخص گزرا، تو اس نے عرض کی: میں اس سے محبت کرتا ہوں، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے اسے بتایا ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! آپ نے فرمایا: تم اسے بتاؤ، تو وہ پہلا شخص (اس) دوسرے شخص کے پیچھے گیا اور اس سے جا کر کہا: میں اللہ کی خاطر تم سے محبت کرتا ہوں، تو اس نے جواب دیا: جس ذات کی خاطر تم مجھ سے محبت کرتے ہو، وہ ذات تم سے بھی محبت کرے''۔

5126 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ، اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ، وَلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ، قَالَ: اَنْتَ يَا اَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ

Marfat.com

اَحْبَبْتَ، قَالَ: فَاِنِّی اُحِبُّ اللّٰهَ، وَرَسُوْلَهُ، قَالَ: فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ: فَاَعَادَهَا اَبُوْ ذَرٍّ فَاَعَادَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آدمی کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن وہ ان جیسے عمل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! تم اس کے ساتھ ہوگے، جس سے تم محبت رکھتے ہو، تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: پھر میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جس سے محبت رکھتے ہو، تم اس کے ساتھ ہوگے۔

راوی کہتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اپنی بات دہرائی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی جواب دُہرادیا۔

5127 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: رَاَيْتُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِحُوا بِشَيْءٍ لَمْ اَرَهُمْ فَرِحُوا بِشَيْءٍ اَشَدَّ مِنْهُ، قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، الرَّجُلُ يُحِبُّ الرَّجُلَ عَلَى الْعَمَلِ مِنَ الْخَيْرِ يَعْمَلُ بِهِ وَلَا يَعْمَلُ بِمِثْلِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھا کہ وہ اس بات پر اتنے خوش ہوئے کہ وہ کسی اور بات پر اس سے زیادہ خوش نہیں ہوئے تھے، ہوا یوں کہ ایک شخص نے عرض کی:

یارسول اللہ! ایک شخص کسی دوسرے شخص کے کیے ہوئے، کسی بھلائی کے عمل کی وجہ سے، اس دوسرے شخص سے محبت کرتا ہے، لیکن وہ خود (اس جیسا عمل نہیں کرسکتا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اس کے ساتھ ہوگا، جس کے ساتھ وہ محبت کرتا ہے۔

بَابٌ فِي الْمَشُورَةِ

باب: مشورہ (دینا)

5128 - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس سے مشورہ مانگا گیا ہو، وہ امین ہوتا ہے"

بَابٌ فِي الدَّالِّ عَلَى الْخَيْرِ

باب: بھلائی کی طرف رہنمائی کرنا

5129 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي اُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي،

Marfat.com

قَالَ: لَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُكَ عَلَيْهِ، وَلٰكِنِ ائْتِ فُلَانًا فَلَعَلَّهُ اَنْ يَحْمِلَكَ فَاَتَاهُ فَحَمَلَهُ، فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهِ

❁❁ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میری سواری نہیں رہی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے سواری کے لیے کچھ دیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس تمہیں سواری کے لیے، دینے کے لیے کچھ نہیں ہے، تم فلاں کے پاس جاؤ، شاید وہ تمہیں سواری کے لیے کچھ دے دے، وہ شخص اس کے پاس آیا اس دوسرے شخص نے اس کو سواری کے لیے جانور دے دیا، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص بھلائی کی طرف راہنمائی کرے، اسے بھلائی کرنے والے کے اجر کی مانند اجر ملتا ہے''۔

بَابٌ فِي الْهَوَى

باب: خواہش نفس کا بیان

5130 - حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ بِلَالِ بْنِ اَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ

❁❁ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمہارا کسی چیز سے محبت کرنا اندھا اور بہرہ کر دیتا ہے''۔

بَابٌ فِي الشَّفَاعَةِ

باب: شفاعت کا بیان

5131 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي مُوْسٰى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْفَعُوا اِلَيَّ لِتُؤْجَرُوْا، وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

5129- إسناده صحيح. سفيان: هو ابن سعيد الثوري، والأعمش: هو سليمان بن مهران، وأبو عمرو الشيباني: هو سعد بن إياس. وأخرجه مسلم بإثر (1893) (133) من طريق سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (1893)، والترمذي (328) من طرق عن الأعمش، به.

5131- إسناده صحيح. مسدد: هو ابن مسرهد الأسدي. وأخرجه البخاري (1432) و (6027، 6028) و (7476)، ومسلم (2627)، والترمذي (2865)، والنسائي في "الكبرى" (2348) من طرق عن بُريدة بن أبي بُردة، بهذا الإسناد. وهو في "مسند أحمد" (19584)، و"صحيح ابن حبان" (531).

Marfat.com

''میرے سامنے سفارش کیا کرو، تا کہ تمہیں اجر ملے، اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی زبانی جو چاہے، فیصلہ دے دیتا ہے''۔

5132 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَخِيهِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ: اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا فَاِنِّي لَاُرِيْدُ الْاَمْرَ، فَاُؤَخِّرُهُ كَيْمَا تَشْفَعُوا فَتُؤْجَرُوْا، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا

❀❀ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے، انہوں نے فرمایا: تم لوگ سفارش کیا کرو، تا کہ تمہیں اجر ملے، کیونکہ میں کوئی کام کرنا چاہتا ہوں لیکن اسے موخر کر دیتا ہوں، تا کہ تم لوگ سفارش کر کے اجر حاصل کر لو۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''تم لوگ سفارش کیا کرو، تمہیں اجر ملے گا''۔

5133 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوْسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ يَّبْدَاُ بِنَفْسِهِ فِي الْكِتَابِ

باب: خط لکھتے ہوئے آدمی کا اپنا ذکر پہلے کرنا

5134 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ اَحْمَدُ: قَالَ مَرَّةً يَعْنِي هُشَيْمًا عَنْ بَعْضِ وَلَدِ الْعَلَاءِ، اَنَّ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ، كَانَ عَامِلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبَحْرَيْنِ فَكَانَ اِذَا كَتَبَ اِلَيْهِ بَدَاَ بِنَفْسِهِ

❀❀ حضرت علاء بن حضرمی، رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کی طرف سے بحرین کے گورنر تھے، وہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے ان کو خط لکھا، تو آغاز اپنی ذات کے ذکر سے کیا۔

5135 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ، اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْعَلَاءِ يَعْنِي ابْنَ الْحَضْرَمِيِّ، اَنَّهُ كَتَبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَاَ بِاسْمِهِ

❀❀ حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ کو انہوں نے خط لکھا، تو پہلے اپنا نام تحریر کیا۔

بَابُ كَيْفَ يُكْتَبُ اِلَى الذِّمِّيِّ

باب: ذمی کی طرف کیسے خط لکھا جائے؟

5136 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

Marfat.com

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَتَبَ اِلٰى هِرَقْلَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى قَالَ ابْنُ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَخْبَرَهُ قَالَ: فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ فَاَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کے نام خط لکھا اس کے الفاظ یہ ہیں: ''یہ اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے، روم کے حکمران ہرقل کے نام ہے، اس شخص پر سلام ہو، جو ہدایت کی پیروی کرلے''

ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا، وہ بیان کرتے ہیں: ہم ہرقل کے پاس گئے، اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھادیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب منگوایا تو اس میں یہ تحریر تھا:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے، جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے، یہ اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے، روم کے حکمران ہرقل کے نام ہے، وہ شخص سلامت رہے، جو ہدایت کی پیروی کرلے''

بَابٌ فِيْ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ

باب: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا

5137 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ، اِلَّا اَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی اولاد، اپنے والد کو بدلہ نہیں دے سکتی، البتہ یہ صورت ہے کہ وہ اسے غلام ہونے کی حالت میں پائے، تو اسے خرید کر آزاد کردے''۔

5136- إسناده صحيح. عبد الرزاق: هو الصنعاني، ومعمر: هو ابن راشد، والزهري: هو محمَّد بن مسلم ابن شهاب. وهو عند عبد الرزاق في "مصنفه" (9846)، ومن طريقه أخرجه مطولاً البخاري (4553)، ومسلم (1773). وأخرجه مطولاً ومختصراً البخاري (7) و (2941) و (6261)، والترمذي (2914)، والنسائي في "الكبرى" (10998) من طرق عن الزهري، به. وهو في "مسند أحمد" (2372)، و"صحيح ابن حبان" (6555).

5137- إسناده صحيح. سفيان: هو ابن سعيد الثوري، وأبو صالح: هو السمان. وأخرجه مسلم بإثر (1510) من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (1510)، وابن ماجه (3659)، والترمذي (2018)، والنسائي في "الكبرى" (4876) من طريق جرير بن عبد الحميد، عن سهيل، به.

Marfat.com

5138 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِي الْحَارِثُ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَتْ تَحْتِي امْرَاَةٌ وَكُنْتُ اُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ: لِي طَلِّقْهَا فَاَبَيْتُ فَاَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلِّقْهَا

❁❁ حمزہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میری ایک بیوی تھی جس سے میں محبت کرتا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے پسند نہیں کرتے تھے، انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم اسے طلاق دے دو، میں نے ان کی بات نہیں مانی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے طلاق دے دو''۔

5139 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ: مَنْ اَبَرُّ؟ قَالَ: اُمَّكَ، ثُمَّ اُمَّكَ، ثُمَّ اُمَّكَ، ثُمَّ اَبَاكَ، ثُمَّ الْاَقْرَبَ، فَالْاَقْرَبَ، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَسْاَلُ رَجُلٌ مَوْلَاهُ مِنْ فَضْلٍ هُوَ عِنْدَهُ، فَيَمْنَعُهُ اِيَّاهُ، اِلَّا دُعِيَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَضْلُهُ الَّذِي مَنَعَهُ شُجَاعًا اَقْرَعَ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: الْاَقْرَعُ: الَّذِي ذَهَبَ شَعْرُ رَاْسِهِ مِنَ السُّمِّ

❁❁ بہز بن حکیم اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! سب سے زیادہ اچھا سلوک میں کس سے کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی والدہ کے ساتھ، پھر اپنی والدہ کے ساتھ، پھر اپنی والدہ کے ساتھ، پھر اپنے والد کے ساتھ اور پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتے داروں کے ساتھ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص آزاد کردہ غلام سے، اس کے پاس موجود کوئی اضافی چیز مانگے، اور وہ اسے دینے سے انکار کردے، تو قیامت کے دن، اس کے اضافی مال کو، جسے دینے سے اس نے انکار کیا تھا، اس کے لیے، ایک گنجے سانپ کی شکل میں لایا جائے گا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اقرع' اس سانپ کو کہتے ہیں، جس کے زہر کی وجہ سے، اس کے بال اڑ جائیں۔

5140 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُرَّةَ، حَدَّثَنَا كُلَيْبُ بْنُ مَنْفَعَةَ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ اَبَرُّ؟، قَالَ: اُمَّكَ، وَاَبَاكَ، وَاُخْتَكَ، وَاَخَاكَ، وَمَوْلَاكَ الَّذِي يَلِي ذَاكَ حَقٌّ وَاجِبٌ، وَرَحِمٌ مَوْصُولَةٌ

❁❁ کلیب بن منفعہ اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! میں کس کے ساتھ اچھا سلوک کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی والدہ کے ساتھ، اپنے والد کے ساتھ، اپنی بہن کے ساتھ، اپنے بھائی کے ساتھ، اپنے غلام کے ساتھ (یا اپنے آزاد کرنے والے کے ساتھ) ان کے بعد ہر وہ شخص، جس کا حق لازم ہے اور جس کے ساتھ صلہ رحمی کرنا لازم ہے۔

Marfat.com

5141 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ح، وحَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ اَنْ يَّلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟، قَالَ: يَلْعَنُ اَبَا الرَّجُلِ، فَيَلْعَنُ اَبَاهُ، وَيَلْعَنُ اُمَّهُ، فَيَلْعَنُ اُمَّهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بڑے کبیرہ گناہوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ پر لعنت کرے، عرض کی گئی: یارسول اللہ! کوئی شخص اپنے ماں باپ پر کیسے لعنت کرسکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دوسرے کے باپ پر لعنت کریگا، وہ اس کے باپ پر لعنت کرے گا، جو دوسرے کی ماں پر لعنت کریگا، وہ اس کی ماں پر لعنت کریگا''

5142 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَعْنٰى قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَسِيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدٍ، مَوْلٰى بَنِيْ سَاعِدَةَ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِيْعَةَ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَلَمَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ اَبَوَيَّ شَيْءٌ اَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا؟ قَالَ: نَعَمْ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا، وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَاِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا، وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِيْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا، وَاِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا

❁❁ حضرت ابواسید مالک ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے، اسی دوران بنوسلمہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنے ماں باپ کے انتقال کے بعد ان کے ساتھ کس طرح اچھا سلوک کرسکتا ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے لیے دعائے مغفرت کرو، ان کے بعد ان کے کیے ہوئے وعدوں کو پورا کرو، ان لوگوں کے ساتھ صلہ رحمی کرو، جن کے ساتھ صرف ماں باپ کی وجہ سے صلہ رحمی کی جاسکتی ہے، اور ان کے دوستوں کی عزت افزائی کرو۔

5143 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ، بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے اچھا سلوک یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے انتقال کے بعد، اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ اچھائی کرے''۔

5144 - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ ثَوْبَانَ، اَخْبَرَنَا عُمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ، اَنَّ اَبَا الطُّفَيْلِ، اَخْبَرَهُ، قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعِرَّانَةِ، قَالَ اَبُو الطُّفَيْلِ: وَاَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ اَحْمِلُ عَظْمَ الْجَزُوْرِ، اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ حَتّٰى دَنَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ، فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ، فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: مَنْ هِيَ؟ فَقَالُوا: هٰذِهِ اُمُّهُ الَّتِي اَرْضَعَتْهُ

❀❀ حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جعرانہ کے مقام پر گوشت تقسیم کرتے ہوئے دیکھا، میں ان دنوں کم عمر لڑکا تھا، میں اونٹ کی ہڈی اٹھا سکتا تھا، وہاں ایک عورت آئی، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آ گئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کے لیے اپنی چادر بچھا دی، وہ اس پر بیٹھ گئی، میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ ہیں۔

5145 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ السَّائِبِ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا فَاَقْبَلَ اَبُوْهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَوَضَعَ لَهُ بَعْضَ ثَوْبِهِ، فَقَعَدَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَقْبَلَتْ اُمُّهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَوَضَعَ لَهَا شِقَّ ثَوْبِهِ مِنْ جَانِبِهِ الْاٰخَرِ، فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ اَخُوْهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَقَامَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ

❀❀ عمر بن سائب بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے، ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، اس دوران آپ کے رضاعی والد آ گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے کپڑا بچھا دیا، وہ اس پر تشریف فرما ہوئے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ آئیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کپڑے کا دوسرا حصہ ان کے لیے بچھا دیا، وہ اس پر بیٹھ گئیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی تشریف لائے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اٹھ کر ملے اور انہیں اپنے سامنے بٹھا لیا۔

بَابٌ فِيْ فَضْلِ مَنْ عَالَ يَتِيمًا

باب: یتیموں کی پرورش کرنے والے کی فضیلت

5146 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، وَاَبُوْ بَكْرٍ، ابْنَا اَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنِ ابْنِ حُدَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ اُنْثَى فَلَمْ يَئِدْهَا، وَلَمْ يُهِنْهَا، وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا، - قَالَ: يَعْنِي الذُّكُوْرَ - اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَلَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانُ يَعْنِي الذُّكُوْرَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کی بیٹی ہو اور وہ اسے زندہ دفن نہ کرے، اس کی توہین نہ کرے، اور بیٹے کو اس پر ترجیح نہ دے، تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا''

یہاں عثمان نامی راوی نے ایک لفظ کا ذکر نہیں کیا۔

5147 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ يَعْنِي ابْنَ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْاَعْشٰى، قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَهُوَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُكْمِلٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ

Marfat.com

الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ، فَاَدَّبَهُنَّ، وَزَوَّجَهُنَّ، وَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ، فَلَهُ الْجَنَّةُ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تین بیٹیوں کی پرورش کرے، ان کی تعلیم وتربیت کر کے شادی کرے، ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے، اسے جنت ملے گی''

5148 - حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، بِهٰذَا الْاِسْنَادِ، قَالَ: ثَلَاثُ اَخَوَاتٍ، اَوْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، اَوْ بِنْتَانِ، اَوْ اُخْتَانِ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، اس میں یہ الفاظ ہیں: تین بہنوں یا تین بیٹیوں کی یا دو بیٹیوں اور دو بہنوں کی (پرورش کرے، تو یہ اجر وثواب حاصل کرے)۔

5149 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا النَّهَّاسُ بْنُ قَهْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ شَدَّادٌ اَبُوْ عَمَّارٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا وَامْرَاَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَوْمَا يَزِيْدُ بِالْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ امْرَاَةٌ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصِبٍ، وَجَمَالٍ، حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰى يَتَامَاهَا حَتّٰى بَانُوْا اَوْ مَاتُوْا

❁❁ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں اور سیاہ رخساروں والی عورت، قیامت کے دن اس طرح (ساتھ) ہوں گے''

یہاں یزید نامی راوی نے اپنی درمیانی اور شہادت والی انگلی کو ملا کر اشارہ کر کے دکھایا: (اس سیاہ فام عورت سے مراد) وہ عورت ہے، جو بیوہ ہو، اور یتیم بچوں کی خاطر (دوسری شادی نہ کرے) یہاں تک کہ وہ بچے بڑے ہو جائیں، یا انتقال کر جائیں۔

بَابٌ فِيْ مَنْ ضَمَّ الْيَتِيْمَ

باب: جو شخص کسی یتیم کو (اپنے بچوں کے ساتھ تربیت میں) شامل کر لے

5150 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِيْ ابْنَ اَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ سَهْلٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَقَرَنَ بَيْنَ اُصْبُعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ

❁❁ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا، جنت میں ان دو کی طرح ہوں گے''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی کو ملا کر یہ بات ارشاد فرمائی۔

Marfat.com

بَابٌ فِیْ حَقِّ الْجِوَارِ

باب: پڑوسی کا حق

5151 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِیْ بِالْجَارِ حَتّٰى قُلْتُ لَيُوَرِّثَنَّهُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جبرائیل علیہ السلام پڑوسی کے بارے میں مجھے مسلسل تلقین کرتے رہے، یہاں تک کہ میں نے یہ سوچا، کہیں یہ اسے وارث نہ قرار دے دیں''۔

5152 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ بَشِيرٍ اَبِیْ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّهُ ذَبَحَ شَاةً فَقَالَ: اَهْدَيْتُمْ لِجَارِی الْيَهُودِیِّ، فَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِیْ بِالْجَارِ، حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے ایک بکری ذبح کی اور سوال کیا: کیا تم نے میرے یہودی ہمسائے کو کچھ گوشت بھیجا ہے؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جبرائیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے بارے میں مسلسل تلقین کرتے رہے، یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ اسے وارث قرار دیں گے''

5153 - حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ اَبُوْ تَوْبَةَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو جَارَهُ، فَقَالَ: اذْهَبْ فَاصْبِرْ فَاَتَاهُ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، فَقَالَ: اذْهَبْ فَاطْرَحْ مَتَاعَكَ فِی الطَّرِيقِ فَطَرَحَ مَتَاعَهُ فِی الطَّرِيقِ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَهُ فَيُخْبِرُهُمْ خَبَرَهُ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْعَنُونَهُ: فَعَلَ اللّٰهُ بِهِ، وَفَعَلَ، وَفَعَلَ، فَجَاءَ اِلَيْهِ جَارُهُ فَقَالَ لَهُ: ارْجِعْ لَا تَرَى مِنِّیْ شَيْئًا تَكْرَهُهُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور پڑوسی کی شکایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور صبر سے کام لو، وہ گیا اور دو یا تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور اپنا سامان راستے میں ڈال دو، اس نے اپنا سامان راستے میں ڈال دیا، لوگوں نے اس سے دریافت کرنا شروع کیا (کہ تم نے ایسا کیوں کیا ہے؟) تو اس نے اپنے پڑوسی کی صورت حال بتائی، تو لوگوں نے اسے لعنت ملامت کرنا شروع کر دی کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ یہ کرے اور وہ کرے۔ اس کا پڑوسی اس کے پاس آیا اور اسے کہا: تم واپس جاؤ، آئندہ تمہیں میری طرف کوئی بھی ناپسندیدہ چیز نہیں دیکھنی پڑے گی۔

5154 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ

Marfat.com

سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ، وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ، وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ، وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے مہمان کی عزت افزائی کرنی چاہیے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے اپنے پڑوسی کو تکلیف نہیں پہنچانی چاہیے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے بھلائی کی بات کہنی چاہیے، یا پھر خاموش رہنا چاہیے''۔

5155 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، وَسَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عُبَيْدٍ، حَدَّثَهُمْ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اِنَّ لِیْ جَارَيْنِ بِاَيِّهِمَا اَبْدَاُ، قَالَ: بِاَدْنَاهُمَا بَابًا

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: قَالَ شُعْبَةُ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ طَلْحَةُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں، میں ان میں سے کس سے آغاز کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا دروازہ زیادہ قریب ہو۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

بَابٌ فِیْ حَقِّ الْمَمْلُوْكِ

باب: غلام کا حق

5156 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اُمِّ مُوْسٰى، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام، قَالَ: كَانَ آخِرُ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ، اتَّقُوا اللّٰهَ فِيْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا:

''نماز کا خیال رکھنا اور جو تمہارے زیر ملکیت ہیں، ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا''

5157 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ: رَاَيْتُ اَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ غَلِيْظٌ وَعَلٰى غُلَامِهِ مِثْلُهُ، قَالَ: فَقَالَ الْقَوْمُ: يَا اَبَا ذَرٍّ، لَوْ كُنْتَ اَخَذْتَ الَّذِیْ عَلٰى غُلَامِكَ فَجَعَلْتَهُ مَعَ هٰذَا فَكَانَتْ حُلَّةً وَكَسَوْتَ غُلَامَكَ ثَوْبًا غَيْرَهُ، قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ اِنِّیْ كُنْتُ سَابَبْتُ رَجُلًا وَكَانَتْ اُمُّهُ اَعْجَمِيَّةً، فَعَيَّرْتُهُ بِاُمِّهِ، فَشَكَانِیْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ قَالَ: اِنَّهُمْ

Marfat.com

اِخْوَانُكُمْ فَضَّلَكُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ، فَمَنْ لَمْ يُلَائِمْكُمْ فَبِيعُوهُ وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللّٰهِ

❀❀ معرور بن سوید بیان کرتے ہیں: میں نے ربذہ کے مقام پر حضرت ابوذر غفاری کو دیکھا، انہوں نے موٹی اونی چادر اوڑھی ہوئی تھی، ان کے غلام کے جسم پر بھی اس طرح کی چادر تھی، تو لوگوں نے کہا: اے ابوذر! اگر آپ اپنے غلام والی چادر حاصل کر لیتے، تو اس طرح آپ کا پورا جوڑا بن جاتا اور اپنے غلام کو آپ کوئی دوسرا کپڑا پہنا دیتے، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میری ایک شخص کے ساتھ لڑائی ہوگئی، اس کی ماں عجمی تھی، میں نے اسے اس کی ماں کے حوالے سے عار دلائی، اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میری شکایت کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! تم ایک ایسے شخص ہو، جس کے اندر ابھی بھی جاہلیت کے اثرات موجود ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ (غلام) تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان پر تم کو فضیلت دی ہے، تو جو تمہارے لیے موزوں نہ ہو، تم اسے فروخت کر دو، لیکن اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب نہ دو۔

5158 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى اَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ فَاِذَا عَلَيْهِ بُرْدٌ وَّعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهُ، فَقُلْنَا يَا اَبَا ذَرٍّ لَوْ اَخَذْتَ بُرْدَ غُلَامِكَ اِلَى بُرْدِكَ فَكَانَتْ حُلَّةً وَكَسَوْتَهُ ثَوْبًا غَيْرَهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ اَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ، مِمَّا يَاْكُلُ، وَلْيَكْسُهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا يُكَلِّفُهُ مَا يَغْلِبُهُ، فَاِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَهُ

❀❀ معرور بن سوید بیان کرتے ہیں: وہ ربذہ میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو ان کے جسم پر ایک چادر موجود تھی اور ان کے غلام کے جسم پر بھی اس کی مانند چادر موجود تھی، ہم نے کہا: اے ابوذر! اگر آپ اپنے غلام کی چادر لے کر اپنی چادر کے ساتھ ملا دیتے تو یہ حلہ بن جاتا اور آپ اس کو کوئی دوسرا کپڑا پہنا دیتے، تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہ (غلام) تمہارے بھائی ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارا ماتحت کیا ہے، جس شخص کا بھائی اس کا ماتحت ہو، وہ جو خود کھاتا ہے، اس میں سے اسے کھلائے اور جو خود پہنتا ہے، اس میں سے اسے پہنائے اور اسے کسی ایسے کام کا پابند نہ کرے، جو اس سے نہ ہو سکے، اور اگر وہ اسے کسی ایسے کام کا پابند کرے، جو اس سے نہیں ہو سکتا، تو خود بھی اس کی مدد کرے''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

5159 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: كُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِي، فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا اعْلَمْ اَبَا مَسْعُودٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: مَرَّتَيْنِ لَلّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالَى، قَالَ: اَمَا اِنَّكَ لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ

Marfat.com

النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ

❁❁ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے غلام کو مار رہا تھا، اسی دوران میں نے اپنے پیچھے آواز سنی: ''اے ابومسعود! تم یہ بات جان لو کہ اللہ تعالیٰ تم پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے، جتنی تمہیں اس پر حاصل ہے'' میں نے مڑکر دیکھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ اللہ کی رضا کے لیے آزاد ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرتے، تو آگ تمہیں اپنی لپیٹ میں لے لیتی، (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

5160 - حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِهِ، وَمَعْنَاهُ نَحْوَهُ قَالَ: كُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِي اَسْوَدَ بِالسَّوْطِ، وَلَمْ يَذْكُرْ اَمْرَ الْعِتْقِ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ''میں اپنے غلام کو کوڑے کے ساتھ مار رہا تھا'' اس میں راوی نے غلام کو آزاد کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

5161 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ مُوَرِّقٍ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَاءَمَكُمْ مِنْ مَمْلُوكِيكُمْ، فَاَطْعِمُوْهُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ، وَاكْسُوْهُ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ، وَمَنْ لَمْ يُلَائِمْكُمْ مِنْهُمْ، فَبِيعُوْهُ، وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللّٰهِ

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے غلاموں میں سے جو تمہارے لیے مناسب ہو، اسے تم اس میں سے کھلاؤ، جو تم کھاتے ہو، اسے وہ پہناؤ، جو تم پہنتے ہو، ان میں سے جو تمہارے لیے مناسب نہ ہو، اسے فروخت کردو، لیکن اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب نہ دو''۔

5162 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ بَعْضِ بَنِي رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ، وَسُوءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ

❁❁ عثمان بن زفر اپنی سند کے ساتھ حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یہ وہ صحابی ہیں، جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلح حدیبیہ میں شریک ہونے کا شرف حاصل ہے، وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اپنے ماتحت کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، برکت ہے، اور برا سلوک کرنا، نحوست ہے''

5163 - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفّٰى، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زُفَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ، عَنْ عَمِّهِ الْحَارِثِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ، وَكَانَ رَافِعٌ، مِنْ جُهَيْنَةَ قَدْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ، وَسُوءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ

❁❁ حضرت رافع رضی اللہ عنہ، جن کا تعلق جہینہ قبیلے سے ہے، انہیں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلح حدیبیہ میں شرکت کا شرف حاصل ہے، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں

Marfat.com

''ماتحت کے ساتھ اچھا سلوک کرنا برکت ہے اور برے اخلاق نحوست ہیں''۔

5164 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، وَهٰذَا حَدِيْثُ الْهَمْدَانِيِّ وَهُوَ اَتَمُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ هَانِءٍ الْخَوْلَانِيُّ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ جُلَيْدٍ الْحَجْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَمْ نَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ؟ فَصَمَتَ، ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ، فَصَمَتَ، فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ، قَالَ: اعْفُوا عَنْهُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم خادم کو کتنا معاف کریں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اس نے دوبارہ یہی سوال کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، جب اس نے تیسری مرتبہ یہی سوال کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے روزانہ ستر مرتبہ معاف کرو۔

5165 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ح وحَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسٰى، حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ يَعْنِيْ ابْنَ غَزْوَانَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُعْمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُو الْقَاسِمِ نَبِيُّ التَّوْبَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَدًّا

قَالَ مُؤَمَّلٌ: حَدَّثَنَا عِيسٰى، عَنِ الْفُضَيْلِ يَعْنِيْ ابْنَ غَزْوَانَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم، جو نبی التوبہ ہیں، انہوں نے ہم سے فرمایا:

''جو شخص اپنے غلام پر الزام عائد کرے، حالانکہ وہ اس الزام سے بری الذمہ ہو، تو قیامت کے دن اس (الزام لگانے والے) پر حد جاری کی جائے گی''۔

ایک راوی نے سند کچھ مختلف بیان کی ہے۔

5166 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، قَالَ: كُنَّا نُزُولًا فِيْ دَارِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَفِينَا شَيْخٌ فِيهِ حِدَّةٌ وَمَعَهُ جَارِيَةٌ لَهُ، فَلَطَمَ وَجْهَهَا؟ فَمَا رَاَيْتُ سُوَيْدًا اَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ ذَاكَ الْيَوْمَ، قَالَ: عَجَزَ عَلَيْكَ اِلَّا حُرٌّ وَجْهَهَا؟ لَقَدْ رَاَيْتُنَا سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ وَلَدِ مُقَرِّنٍ، وَمَا لَنَا اِلَّا خَادِمٌ، فَلَطَمَ اَصْغَرُنَا وَجْهَهَا، فَاَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِتْقِهَا

❁❁ ہلال بن یساف بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ کے ہاں پڑاؤ کیا، ہمارے درمیان ایک عمر رسیدہ شخص تھے، جن کے مزاج میں کچھ تیزی تھی، ان کے ساتھ ان کی کنیز بھی تھی، ان صاحب نے اس کنیز کے منہ پر تھپڑ مارا، تو میں نے حضرت سوید رضی اللہ عنہ کو اس سے زیادہ غصے میں پہلے کبھی نہیں دیکھا، انہوں نے فرمایا: کیا تم اتنے مغلوب ہو گئے تھے کہ اسے مارنے کے لیے تمہیں اس کا صرف چہرہ ملا تھا؟ مجھے یاد ہے کہ حضرت مقرن رضی اللہ عنہ کے سات بیٹے تھے اور صرف ایک خادم تھا، ہم میں سے جو سب سے چھوٹا تھا، اس نے خادم کے منہ پر تھپڑ مارا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم اس کو آزاد کر دیں۔

5167 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ

Marfat.com

سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، قَالَ: لَطَمْتُ مَوْلًى لَنَا فَدَعَاهُ اَبِيْ وَدَعَانِيْ، فَقَالَ: اقْتَصَّ مِنْهُ، فَاِنَّا مَعْشَرَ بَنِيْ مُقَرِّنٍ كُنَّا سَبْعَةً عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لَنَا اِلَّا خَادِمٌ، فَلَطَمَهَا رَجُلٌ مِنَّا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْتِقُوْهَا قَالُوْا: اِنَّهُ لَيْسَ لَنَا خَادِمٌ غَيْرَهَا، قَالَ: فَلْتَخْدُمْهُمْ حَتّٰى يَسْتَغْنُوْا، فَاِذَا اسْتَغْنَوْا فَلْيُعْتِقُوْهَا

❁❁ حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے، معاویہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے ایک غلام کو تھپڑ رسید کر دیا، میرے والد نے اسے بلایا اور پھر مجھے بھی بلایا اور پھر فرمایا: اس سے بدلہ لے لو، ہم جو حضرت مقرن رضی اللہ عنہ کی اولاد تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم سات بھائی تھے اور ہمارا صرف ایک (خادم یا خادمہ) تھا، ہم میں سے ایک نے اسے طمانچہ رسید کر دیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے آزاد کر دو، ان لوگوں نے عرض کی: ہمارے پاس اس کے علاوہ اور کوئی خادم نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ خادم اس وقت تک ان کی خدمت کرے، جب تک وہ اس سے بے نیاز نہیں ہو جاتے (یعنی جب تک کوئی اور خادم نہیں مل جاتا) جب وہ بے نیاز ہو جائیں، تو وہ اسے آزاد کر دیں۔

5168 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَاَبُوْ كَامِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ ذَكْوَانَ عَنْ زَاذَانَ، قَالَ: اَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَقَدْ اَعْتَقَ مَمْلُوْكًا لَهُ فَاَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ عُوْدًا، اَوْ شَيْئًا، فَقَالَ: مَا لِيْ فِيْهِ مِنَ الْاَجْرِ مَا يَسْوَى هٰذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ لَطَمَ مَمْلُوْكَهُ، اَوْ ضَرَبَهُ، فَكَفَّارَتُهُ اَنْ يُعْتِقَهُ

❁❁ زاذان بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے اپنے ایک غلام کو آزاد کیا، پھر زمین سے ایک تنکا لے کر یا کوئی چیز لے کر ارشاد فرمایا: مجھے اس کا اتنا اجر بھی نہیں ملے گا، جو اس (تنکے) کے برابر ہو، کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اپنے غلام کو تھپڑ رسید کرے، یا اس کی پٹائی کرے، تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کر دے''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَمْلُوْكِ اِذَا نَصَحَ

باب: جب غلام اپنے آقا کی خیر خواہی کرے

5169 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ، وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ فَلَهُ اَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب غلام اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اللہ تعالیٰ کی اچھے طریقے سے عبادت کرے، تو اسے دوگنا اجر ملے گا''

بَابٌ فِيْمَنْ خَبَّبَ مَمْلُوْكًا عَلٰى مَوْلَاهُ

باب: جو شخص کسی غلام کو اس کے آقا کے خلاف بھڑکائے

5170 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى،

Marfat.com

عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ خَبَّبَ زَوْجَةَ امْرِءٍ، اَوْ مَمْلُوكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی شخص کی بیوی کو یا اس کے غلام کو اس کے خلاف بھڑکائے، وہ ہم میں سے نہیں ہے''

بَابٌ فِىْ الْاِسْتِئْذَانِ

باب: اجازت مانگنا

5171 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ، اَوْ مَشَاقِصَ، قَالَ: فَكَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتِلُهُ لِيَطْعَنَهُ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ایک حجرہ مبارک میں جھانکا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کنگھی لے کر اس کی طرف بڑھے، راوی کہتے ہیں: میں گویا اس وقت بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس (کنگھی کو) اس کی طرف یوں لہرا رہے تھے، کہ گویا اس کو چبھو دیں گے۔

5172 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ اطَّلَعَ فِىْ دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ، فَفَقَئُوا عَيْنَهُ فَقَدْ هَدَرَتْ عَيْنُهُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جو شخص کسی کے گھر میں، ان کی اجازت کے بغیر جھانکے، اور وہ لوگ اس کی آنکھ پھوڑ دیں، تو اس کی آنکھ ضائع جائے گی (اس کا قصاص نہیں لیا جا سکتا)''۔

5173 - حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِىْ ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ كَثِيْرٍ، عَنِ الْوَلِيْدِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا دَخَلَ الْبَصَرُ فَلَا اِذْنَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب نگاہ اندر چلی گئی، تو پھر اجازت نہ رہی''

5174 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ هُزَيْلٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ، - قَالَ عُثْمَانُ: - سَعْدٌ، فَوَقَفَ عَلٰى بَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُ، فَقَامَ عَلَى الْبَابِ - قَالَ عُثْمَانُ: مُسْتَقْبِلَ الْبَابِ - فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا - عَنْكَ - اَوْ هٰكَذَا، فَاِنَّمَا الْاِسْتِئْذَانُ مِنَ النَّظَرِ

Marfat.com

❁❁ ہزیل بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا، یہاں عثمان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر کھڑے ہو کر اندر آنے کی اجازت مانگنے لگے، وہ دروازے پر کھڑے ہو گئے، عثمان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: دروازے کے سامنے کھڑے ہو گئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

''اس طرح (یعنی ایک طرف ہو جاؤ) کیونکہ اجازت لینے کا حکم اس لیے ہے، تا کہ گھر کے اندر (نگاہ) نہ پڑے''۔

5175 - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَعْدٍ نَحْوَهُ عَنِ النَّبِيِّ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ كَيْفَ الِاسْتِئْذَانُ

باب: اجازت کیسے لی جائے؟

5176 - حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، ح وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ، اَخْبَرَهُ عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ، اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ، بَعَثَهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَبَنٍ وَجَدَايَةٍ وَضَغَابِيسَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلٰى مَكَّةَ فَدَخَلْتُ وَلَمْ اُسَلِّمْ فَقَالَ: ارْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ بَعْدَمَا اَسْلَمَ صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ قَالَ عَمْرٌو: وَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ صَفْوَانَ، بِهٰذَا اَجْمَعَ عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ، وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ، قَالَ: اَبُوْ دَاوُدَ: قَالَ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ، اُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ، وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ، وقَالَ يَحْيَى: اَيْضًا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ، اَخْبَرَهُ اَنَّ كَلَدَةَ بْنَ الْحَنْبَلِ اَخْبَرَهُ

❁❁ حضرت کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے انہیں دودھ، ہرن کا بچہ، اور لکڑیاں دے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مکہ مکرمہ کے بالائی حصہ میں موجود تھے، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں حاضر ہوا، میں نے سلام نہیں کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم واپس جاؤ اور السلام علیکم کہو، راوی کہتے ہیں: یہ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کے بعد کا واقعہ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس کے الفاظ میں کچھ فرق ہے۔

5177 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ اَنَّهُ اسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتٍ فَقَالَ: اَلِجُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهِ: اُخْرُجْ اِلٰى هٰذَا فَعَلِّمْهُ الِاسْتِئْذَانَ، فَقُلْ لَهُ: قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، اَاَدْخُلُ؟ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، اَاَدْخُلُ؟ فَاَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ

Marfat.com

❀❀ ربعی بیان کرتے ہیں: بنو عامر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے یہ بات بیان کی: اس نے نبی اکرم ﷺ سے اجازت مانگی، نبی اکرم ﷺ اس وقت گھر میں موجود تھے، اس نے دریافت کیا: میں اندر آ جاؤں؟ نبی اکرم ﷺ نے اپنے خادم سے دریافت کیا: تم باہر اس کے پاس جاؤ اور اسے اجازت لینے کا طریقہ سکھاؤ اور تم اس سے کہو: تم یوں کہو: السلام علیکم! کیا میں اندر آ جاؤں؟ اس شخص نے یہ آواز سنی، تو کہا: السلام علیکم، کیا میں اندر آ جاؤں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اسے اجازت دی، تو وہ اندر آیا۔

5178 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمَعْنَاهُ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَكَذٰلِكَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، وَلَمْ يَقُلْ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ،

❀❀ ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: بنو عامر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس کی سند میں کچھ اختلاف ہے۔

5179 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ، اَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ: فَسَمِعْتُهُ فَقُلْتُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَاَدْخُلُ

❀❀ ربعی بیان کرتے ہیں: بنو عامر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے، راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی، تو میں نے کہا: السلام علیکم! کیا میں اندر آ جاؤں؟

بَابُ كَمْ مَرَّةً يُسَلِّمُ الرَّجُلُ فِي الْاِسْتِئْذَانِ

باب: آدمی اجازت لیتے ہوئے، کتنی مرتبہ سلام کرے گا؟

5180 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِيْ مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْاَنْصَارِ، فَجَاءَ اَبُوْ مُوْسَى فَزِعًا، فَقُلْنَا لَهُ: مَا اَفْزَعَكَ؟ قَالَ: اَمَرَنِيْ عُمَرُ اَنْ آتِيَهُ، فَاَتَيْتُهُ فَاسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ، فَرَجَعْتُ، فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ؟ قُلْتُ: قَدْ جِئْتُ فَاسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ، وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اسْتَأْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ قَالَ: لَتَاْتِيَنَّ عَلٰى هٰذَا بِالْبَيِّنَةِ، فَقَالَ: اَبُوْ سَعِيْدٍ: لَا يَقُوْمُ مَعَكَ اِلَّا اَصْغَرُ الْقَوْمِ، قَالَ: فَقَامَ اَبُوْ

5179–صحيح لغيره، وهذا إسناد رجاله ثقات. ولم يسمع ربعيٌّ هذا الحديث من العامري كما بيناه برقم (5177). وأخرجه البيهقي في "الكبرى 340 /8 "من طريق أبي داود، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد في "مسنده "(23127) مطولاً، والنسائي في "الكبرى "(10075) من طريق محمَّد بن جعفر، عن شعبة، به.

Marfat.com

سَعِيْدٍ مَعَهُ فَشَهِدَ لَهُ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں انصار کی ایک محفل میں بیٹھا ہوا تھا، اسی دوران حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ گھبرائے ہوئے آئے، ہم نے ان سے دریافت کیا: آپ کیوں پریشان ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں ان کی بارگاہ میں حاضر ہوں، میں ان کے پاس آیا اور میں نے تین مرتبہ اندر آنے کی اجازت مانگی، تو میں واپس آ گیا (بعد میں) انہوں نے دریافت کیا؟ تم میرے پاس کیوں نہیں آئے؟ میں نے عرض کیا: میں آیا تھا، میں نے تین مرتبہ اجازت مانگی تھی، مجھے اجازت نہیں ملی تو میں واپس چلا گیا، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص تین مرتبہ اندر آنے کی اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ ملے تو اسے واپس چلے جانا چاہیے''

اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا تو آپ میرے پاس کوئی گواہ لے کر آئیں، راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کے ساتھ وہ شخص جائے گا، جو سب سے چھوٹا ہو۔

راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ اٹھ کر گئے اور انہوں نے گواہی دی۔

5181 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، اَنَّهُ اَتٰى عُمَرَ فَاسْتَاْذَنَ ثَلَاثًا فَقَالَ: يَسْتَاْذِنُ اَبُوْ مُوْسٰى، يَسْتَاْذِنُ الْاَشْعَرِيُّ، يَسْتَاْذِنُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، فَرَجَعَ، فَبَعَثَ اِلَيْهِ عُمَرُ: مَا رَدَّكَ؟ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَسْتَاْذِنُ اَحَدُكُمْ ثَلَاثًا، فَاِنْ اُذِنَ لَهُ وَاِلَّا فَلْيَرْجِعْ قَالَ: ائْتِنِيْ بِبَيِّنَةٍ عَلٰى هٰذَا، فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: هٰذَا اُبَيٌّ فَقَالَ اُبَيٌّ: يَا عُمَرُ لَا تَكُنْ عَذَابًا عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا اَكُوْنُ عَذَابًا عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے، انہوں نے تین مرتبہ اندر آنے کی اجازت مانگی، انہوں نے کہا: ابوموسیٰ اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے، اشعری اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے، عبداللہ بن قیس اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت نہیں دی، وہ واپس چلے گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے پیچھے پیغام بھجوایا اور دریافت کیا: کہ کیوں واپس چلے گئے؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص تین مرتبہ اجازت مانگے، اگر سے اجازت مل جائے، تو ٹھیک ہے، ورنہ واپس چلا جائے''؟

اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ میرے پاس اس بات کا کوئی ثبوت لے کے آئیں (کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعی یہ بات ارشاد فرمائی ہے) تو وہ گئے اور پھر واپس آئے اور بولے: یہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں، جو میری اس بات کی گواہی دیں گے، حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے حضرت عمر! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے سختی نہ بنیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے سختی نہیں ہوں''

5182 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ

Marfat.com

عُمَيْرٍ، اَنَّ اَبَا مُوْسٰى، اسْتَاْذَنَ عَلٰى عُمَرَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فِيهِ: فَانْطَلَقَ بِاَبِيْ سَعِيْدٍ فَشَهِدَ لَهُ فَقَالَ: اَخَفِيَ عَلَيَّ هٰذَا مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ؟ وَسَلَّمَ اَلْهَانِيْ السَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ، وَلٰكِنْ سَلِّمْ مَا شِئْتَ، وَلَا تَسْتَاْذِنْ،

❀❀ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی، اس کے بعد حسب سابق واقعہ ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: ''تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ گئے اور انہوں نے ان کے حق میں گواہی دی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مجھ سے مخفی رہا؟ بازار کے لین دین نے مجھے غافل کر دیا ہوگا، البتہ آپ جب چاہیں سلام کر کے (اندر آ جایا کریں) آپ کو اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔

5183 - حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى، عَنْ اَبِيْهِ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: لِاَبِيْ مُوْسٰى اِنِّيْ لَمْ اَتَّهِمْكَ وَلٰكِنَّ الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيْدٌ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، جس میں یہ الفاظ موجود ہیں:

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں آپ پر الزام عائد نہیں کر رہا، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول حدیث کا معاملہ انتہائی اہم ہے''

5184 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَعَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ عُلَمَائِهِمْ فِيْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ: لِاَبِيْ مُوْسٰى اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَتَّهِمْكَ وَلٰكِنْ خَشِيتُ اَنْ يَتَقَوَّلَ النَّاسُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے، جس میں یہ الفاظ موجود ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں آپ پر الزام عائد نہیں کر رہا، لیکن مجھے یہ اندیشہ تھا کہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف باتیں خواہ مخواہ منسوب کرنا شروع کر دیں گے۔

5185 - حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَبُوْ مَرْوَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْمَعْنٰى - قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى - حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَبِيْ كَثِيْرٍ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: زَارَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَنْزِلِنَا فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِيًّا، قَالَ قَيْسٌ: فَقُلْتُ: اَلَا تَاْذَنُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ذَرْهُ يُكْثِرُ عَلَيْنَا مِنَ السَّلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِيًّا، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ كُنْتُ اَسْمَعُ تَسْلِيمَكَ وَاَرُدُّ عَلَيْكَ رَدًّا خَفِيًّا لِتُكْثِرَ عَلَيْنَا مِنَ السَّلَامِ، قَالَ: فَانْصَرَفَ مَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهُ سَعْدٌ بِغُسْلٍ، فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ نَاوَلَهُ

Marfat.com

مِلْحَفَةً مَصْبُوغَةً بِزَعْفَرَانٍ، اَوْ وَرْسٍ، فَاشْتَمَلَ بِهَا، ثُمَّ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلٰى آلِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ: ثُمَّ اَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ، فَلَمَّا اَرَادَ الِانْصِرَافَ قَرَّبَ لَهُ سَعْدٌ حِمَارًا قَدْ وَطَّاَ عَلَيْهِ بِقَطِيفَةٍ، فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا قَيْسُ اصْحَبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ قَيْسٌ: فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْكَبْ فَاَبَيْتُ، ثُمَّ قَالَ: اِمَّا اَنْ تَرْكَبَ وَاِمَّا اَنْ تَنْصَرِفَ قَالَ: فَانْصَرَفْتُ. قَالَ هِشَامٌ اَبُوْ مَرْوَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ.

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَوَاهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، وَابْنُ سَمَاعَةَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرَا قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ

❁❁ حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے ملنے کے لیے ہمارے گھر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: السلام علیکم ورحمتہ اللہ، تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پست آواز میں جواب دیا۔ اس پر قیس نے کہا: کیا آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر آنے کی اجازت پیش نہیں کریں گے؟ انہوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم پر بکثرت سلام بھیج دینے دو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر السلام علیکم ورحمتہ اللہ کہا، تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پھر پست آواز میں جواب دیا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے السلام علیکم ورحمتہ اللہ کہا: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپسی کے لیے مڑ گئے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کرنے کی آواز سن رہا تھا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پست آواز میں جواب دے رہا تھا، تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر زیادہ سلام بھیجیں، راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ہمراہ واپس تشریف لائے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غسل کا انتظام کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا، پھر انہوں نے زعفران یا ورس سے رنگی ہوئی چادر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی، جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لپیٹ لیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے:

''اے اللہ! سعد بن عبادہ کی آل پر اپنی رحمتوں اور برکتوں کا نزول فرما''

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کھانا کھایا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے جانے لگے، تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے گدھا آگے کیا جس کی پشت پر کپڑا ڈال دیا گیا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوئے، تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے قیس! تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جاؤ، حضرت قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم سوار ہو جاؤ، میں نے یہ بات نہیں مانی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا تو تم سوار ہو جاؤ، یا تم واپس چلے جاؤ، راوی کہتے ہیں: میں واپس آ گیا۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس کی سند میں کچھ اختلاف ہے۔

5186 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ، فِي آخَرِينَ قَالُوا: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِهِ، وَلٰكِنْ مِنْ رُكْنِهِ الْاَيْمَنِ، اَوِ الْاَيْسَرِ، وَيَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ اَنَّ الدُّوْرَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ سُتُوْرٌ

Marfat.com

❀❀ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے گھر تشریف لاتے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے کے عین سامنے کھڑے نہیں ہوتے تھے، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دائیں طرف یا بائیں طرف کھڑے ہوتے تھے اور السلام علیکم فرماتے تھے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ان دنوں دروازوں پر پردے نہیں ہوتے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَسْتَأْذِنُ بِالدَّقِّ

باب: آدمی کا دستک دے کر اجازت لینا

5187 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّهُ ذَهَبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ اَبِيهِ فَدَقَقْتُ الْبَابَ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قُلْتُ: اَنَا، قَالَ: اَنَا اَنَا كَاَنَّهُ كَرِهَهُ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ اپنے لیے قرض کے معاملے میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، وہ کہتے ہیں: میں نے دروازہ کھٹکھٹایا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کی: میں ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ہوں، میں ہوں، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسند کیا۔

5188 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ يَعْنِي الْمَقَابِرِيَّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلْتُ حَائِطًا، فَقَالَ لِي: اَمْسِكِ الْبَابَ فَضُرِبَ الْبَابُ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ وَسَاقَ الْحَدِيثَ،

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: يَعْنِي حَدِيثَ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ فِيهِ: فَدَقَّ الْبَابَ

❀❀ حضرت نافع بن عبدالحارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا، یہاں تک کہ میں ایک باغ میں داخل ہوا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم دروازے کا خیال رکھنا، دروازہ کھٹکھٹایا گیا، میں نے دریافت کیا: کون ہے؟ اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے مراد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ والی حدیث ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُدْعَى اَيَكُونُ ذٰلِكَ اِذْنَهُ

باب: جس کسی شخص کو بلایا جائے، تو کیا یہ اس کے لیے اذن شمار ہوگا؟

5186–حديث صحيح، بقية -وهو ابن الوليد -قد صرح بالتحديث، وقد روى الحديث من طريقين آخرين حسنين كما سيأتي. محمّد بن عبد الرحمن هو ابن عِرْق اليحصبي. واخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" 8/ 339 "من طريق أبي داود، بهذا الإسناد. واخرجه احمد في "مسنده "(17694)، والبخاري في "الأدب المفرد "(1078)، ويعقوب بن سفيان في "المعرفة والتاريخ 2/ "351من طرق عن بقية، به. واخرجه احمد في "مسنده "(17692) من طريق اسماعيل بن عياش، والبيهقي في "شعب الإيمان "(8822)،

Marfat.com

5189 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حَبِيْبٍ، وَهِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَسُوْلُ الرَّجُلِ اِلَى الرَّجُلِ اِذْنُهُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی کا کسی دوسرے شخص کی طرف قاصد کو بھیجنا' اس کی طرف سے اذن ہے''

5190 - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا دُعِىَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ فَجَاءَ مَعَ الرَّسُوْلِ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَهُ اِذْنٌ قَالَ اَبُوْ عَلِىٍّ اللُّؤْلُؤِىُّ: سَمِعْتُ اَبَا دَاوُدَ يَقُوْلُ: قَتَادَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِىْ رَافِعٍ شَيْئًا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص کو کھانے کی دعوت میں بلایا جائے اور وہ قاصد کے ساتھ آ جائے، تو یہ اس کے لیے اذن شمار ہوگا''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: قتادہ نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے کوئی روایت نہیں سنی ہے۔

بَابُ الِاسْتِئْذَانِ فِىْ الْعَوْرَاتِ الثَّلَاثِ

باب: پردے کے تین اوقات میں اجازت لینا

5191 - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ح وحَدَّثَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ، وَابْنُ عَبْدَةَ، وَهٰذَا حَدِيْثُهُ قَالَا: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ يَزِيْدَ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: لَمْ يُؤْمَرْ بِهَا اَكْثَرُ النَّاسِ آيَةَ الْاِذْنِ، وَاِنِّىْ لَآمُرُ جَارِيَتِىْ هٰذِهِ تَسْتَأْذِنُ عَلَىَّ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَأْمُرُ بِهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اجازت لینے کے حکم سے متعلق آیت پہ اکثر لوگ عمل نہیں کرتے، میں اپنی کنیز کو یہ ہدایت کرتا ہوں، کہ تم میرے ہاں اندر آنے سے پہلے اجازت لیا کرو۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہی روایت نقل کی ہے کہ وہ یہ ہدایت کیا کرتے تھے۔

5192 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِىْ ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ نَفَرًا مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ قَالُوْا: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ تَرٰى فِىْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الَّتِىْ اُمِرْنَا فِيْهَا بِمَا اُمِرْنَا، وَلَا يَعْمَلُ بِهَا اَحَدٌ؟ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ) (النور: 58) لَكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوَّافُوْنَ عَلَيْكُمْ قَرَأَ الْقَعْنَبِىُّ اِلٰى (عَلِيْمٌ

Marfat.com

حَكِيمٌ) (النور: 59) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِنَّ اللّٰهَ حَلِيمٌ رَحِيمٌ بِالْمُؤْمِنِينَ يُحِبُّ السَّتْرَ، وَكَانَ النَّاسُ لَيْسَ لِبُيُوتِهِمْ سُتُورٌ وَّلَا حِجَالٌ، فَرُبَّمَا دَخَلَ الْخَادِمُ اَوِ الْوَلَدُ اَوْ يَتِيمَةُ الرَّجُلِ وَالرَّجُلُ عَلٰى اَهْلِهِ، فَاَمَرَهُمُ اللّٰهُ بِالِاسْتِئْذَانِ فِيْ تِلْكَ الْعَوْرَاتِ، فَجَاءَ هُمُ اللّٰهُ بِالسُّتُوْرِ وَالْخَيْرِ، فَلَمْ اَرَ اَحَدًا يَعْمَلُ بِذٰلِكَ بَعْد

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: حَدِيْثُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَعَطَاءٍ يُفْسِدُ هٰذَا الْحَدِيْثَ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: اہل عراق کے کچھ لوگوں نے کہا: اے عبداللہ بن عباس! اس آیت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جس میں ہمیں جو حکم دیا گیا ہے، اس پر کوئی عمل نہیں کرتا اور وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اے ایمان والو! جو تمہارے زیر ملکیت ہیں، انہیں بھی چاہیے کہ وہ پہلے اجازت لیں اور وہ بچے بھی جو بالغ نہیں ہوئے، یہ تین مواقع پر ہوگا، فجر کی نماز سے پہلے، اور جب تم دوپہر کے وقت اپنے اضافی کپڑے اتار دیتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد، یہ تمہارے پردے کے تین اوقات ہیں، تم پر اور ان لوگوں پر، ان کے علاوہ کوئی گناہ نہیں ہے، ان لوگوں کے لیے جو تمہارے ہاں آتے جاتے رہتے ہیں''۔

قعنبی نامی راوی نے اس آیت کو یہاں تک تلاوت کیا: ''علم رکھنے والا حکمت والا''۔

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ بردبار ہے، مومنوں پر رحم فرمانے والا ہے، وہ پردہ پوشی کو پسند کرتا ہے، پہلے لوگوں کے گھروں میں پردے نہیں ہوتے تھے اور اوٹ نہیں ہوتی تھی، تو بعض اوقات ایسا ہوتا، کہ کوئی خادم، یا بچہ، یا آدمی کی زیر پرورش یتیم لڑکی اندر داخل ہوتی، تو آدمی اپنی بیوی کے ساتھ مصروف ہوتا، تو اللہ تعالیٰ نے ان اوقات میں اجازت لینے کا حکم لوگوں کو دیا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو پردے اور دیگر بھلائیاں، یعنی ساز و سامان، دروازے وغیرہ عطا کر دیئے، تو میں نے کسی شخص کو اس کے بعد اس پر عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبیداللہ اور عطاء کی نقل کردہ روایت اس کو غلط قرار دیتی ہے۔

بَابٌ فِيْ اِفْشَاءِ السَّلَام

باب: سلام کو عام کرنا (یا پھیلانا)

5193 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتّٰى تَحَابُّوا، اَفَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَمْرٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تم جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہوگے، جب تک تم ایمان نہیں لاتے اور تم لوگ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوگے، جب تک ایک دوسرے سے محبت نہیں رکھتے، میں تمہاری راہنمائی اس چیز کی طرف کروں کہ جب تک تم وہ چیز کراؤ گے، تو تم آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو

Marfat.com

گے، تم اپنے درمیان سلام کو پھیلا دو"۔

5194 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ رَجُلًا، سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَاُ السَّلَامَ، عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کون سا اسلام زیادہ بہتر ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ کہ تم کھانا کھلاؤ اور جسے تم جانتے ہو اور جسے تم نہیں جانتے ہو اسے سلام کرو"۔

بَابُ كَيْفَ السَّلَامُ؟

باب: سلام کیسے کیا جائے؟

5195 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ اَبِي رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَجَلَسَ، فَقَالَ: عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَجَلَسَ، فَقَالَ: ثَلَاثُوْنَ

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو السلام علیکم کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سلام کا جواب دیا، پھر وہ شخص بیٹھ گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے دس نیکیاں ملیں، پھر ایک اور شخص آیا اس نے السلام علیکم ورحمتہ اللہ کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بھی جواب دیا، وہ بیٹھ گیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے بیس نیکیاں ملیں، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک اور شخص آیا: اس نے السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سلام کا جواب دیا، وہ بیٹھ گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تیس نیکیاں ملیں گی۔

5196 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: اَظُنُّ اَنِّي سَمِعْتُ نَافِعَ بْنَ يَزِيدَ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُوْ مَرْحُوْمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ، زَادَ: ثُمَّ اَتَى آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ، فَقَالَ: اَرْبَعُوْنَ قَالَ: هٰكَذَا تَكُوْنُ الْفَضَائِلُ

❁❁ سہل اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کرتے ہیں، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: "پھر ایک اور شخص آیا، تو اس نے کہا: السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چالیس (یعنی اسے چالیس نیکیاں ملیں گی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فضائل اسی طرح ہوتے ہیں"۔

5194- إسناده صحيح. الليث: هو ابن سعد المصري، وأبو الخير: هو مَرْثَد بن عبد الله اليَزَني. وأخرجه البخاري (28)، ومسلم (39)، والنسائي في "المجتبى" (5000) عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (12) و (6236)، ومسلم (39)، وابن ماجه (3253) من طرق عن الليث، بهذا الإسناد. وهو في "مسند أحمد" (6581)، و"صحيح ابن حبان" (505).

Marfat.com

بَابٌ فِیْ فَضْلِ مَنْ بَدَاَ السَّلَامَ

باب: جوشخص سلام میں پہل کرے، اس کی فضلیت

5197 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِیْ خَالِدٍ وَهْبٍ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ الْحِمْصِيِّ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَاَهُمْ بِالسَّلَامِ

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ نزدیک وہ شخص ہوگا، جوسلام کرنے میں پہل کرے گا''

بَابُ مَنْ اَوْلٰى بِالسَّلَامِ؟

باب: کون پہلے سلام کرے؟

5198 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''چھوٹا بڑے کوسلام کرے، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کوسلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کوسلام کریں''۔

5199 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِیٍّ، اَخْبَرَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ زِيَادٌ، اَنَّ ثَابِتًا مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِیْ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''سوار پیدل کوسلام کرے (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے)''

بَابٌ فِی الرَّجُلِ يُفَارِقُ الرَّجُلَ ثُمَّ يَلْقَاهُ اَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ؟

باب: جب آدمی کسی سے جدا ہواور پھر اس سے ملے، تو کیا وہ اسے سلام کرے گا؟

5200 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِیُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى، عَنْ اَبِیْ مَرْيَمَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: اِذَا لَقِیَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَاِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ اَوْ جِدَارٌ، اَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ اَيْضًا قَالَ مُعَاوِيَةُ، وَحَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ بُخْتٍ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ

Marfat.com

الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ سَوَاءً

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے بھائی سے ملے، تو اسے سلام کرے، اگر ان دونوں کے درمیان کوئی درخت، کوئی دیوار یا پتھر رکاوٹ بن جائے، پھر جب وہ اس سے ملے، تو پھر سلام کرے۔

معاویہ نامی راوی کہتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

5201 - حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِیُّ، حَدَّثَنَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ، اَنَّهٗ اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ مَشْرُبَةٍ لَهٗ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيَدْخُلُ عُمَرُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنے بالاخانے میں موجود تھے، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلامتی نازل ہو، کیا عمر اندر آ جائے؟

بَابٌ فِی السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ

باب: بچوں کو سلام کرنا

5202 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِیْ ابْنَ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ اَنَسٌ: اَتَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى غِلْمَانٍ يَلْعَبُوْنَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بچوں کے پاس سے گزرے، جو کھیل رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا۔

5203 - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِیْ ابْنَ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، قَالَ: قَالَ اَنَسٌ: اِنْتَهٰى اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَنَا غُلَامٌ فِی الْغِلْمَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا، ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِیْ فَاَرْسَلَنِیْ، بِرِسَالَةٍ وَقَعَدَ فِیْ ظِلِّ جِدَارٍ، اَوْ قَالَ اِلٰى جِدَارٍ حَتّٰى رَجَعْتُ اِلَيْهِ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، میں اس وقت لڑکا تھا، جو دوسرے بچوں میں موجود تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک پیغام دے کر بھیج دیا اور خود ایک دیوار کے سائے میں (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں) دیوار کے پاس آ کر بیٹھ گئے، جب تک میں واپس نہیں آ گیا۔

بَابٌ فِی السَّلَامِ عَلَى النِّسَاءِ

باب: عورتوں کو سلام کرنا

5204 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ حُسَيْنٍ، سَمِعَهٗ مِنْ، شَهْرِ بْنِ

Marfat.com

حَوْشَبٍ يَقُولُ: اَخْبَرَتْهُ اَسْمَاءُ ابْنَةُ يَزِيدَ: مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا

❀❀ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم خواتین کے پاس سے گزرے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کیا۔

بَابٌ فِي السَّلَامِ عَلَى اَهْلِ الذِّمَّةِ

باب: ذمیوں کو سلام کرنا

5205 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ اَبِي اِلَى الشَّامِ، فَجَعَلُوا يَمُرُّونَ بِصَوَامِعَ فِيهَا نَصَارَى فَيُسَلِّمُونَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: اَبِي لَا تَبْدَءُوهُمْ بِالسَّلَامِ، فَاِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَبْدَءُوهُمْ بِالسَّلَامِ، وَاِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاضْطَرُّوهُمْ اِلَى اَضْيَقِ الطَّرِيقِ

❀❀ سہیل بن ابوصالح بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ شام گیا، وہ لوگ گرجا گھروں کے پاس سے گزرے، جن میں عیسائی موجود تھے، وہ انہیں سلام کر رہے تھے، تو میرے والد نے کہا: تم لوگ انہیں سلام میں پہل نہ کرو: کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث ہمیں بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ انہیں سلام میں پہل نہ کرو، جب تمہارا ان لوگوں سے راستے میں سامنا ہو، تو تم لوگ انہیں تنگ راستے کی طرف جانے پر مجبور کرو''۔

5206 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْيَهُودَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَحَدُهُمْ فَاِنَّمَا يَقُولُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ فِيهِ: وَعَلَيْكُمْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہودیوں میں سے کوئی جب تمہیں سلام کرتا ہے، تو وہ کہتا ہے: السام علیکم (تمہیں موت آئے) تو تم لوگ یہ کہو: وعلیکم (تمہیں بھی آئے)

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

5207 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ، قَالُوا لِلنَّبِيِّ: اِنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ: قُوْلُوا وَعَلَيْكُمْ
قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَكَذٰلِكَ رِوَايَةُ عَائِشَةَ، وَاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُهَنِيِّ، وَاَبِيْ بَصْرَةَ يَعْنِيْ الْغِفَارِيَّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی، اہل کتاب ہمیں سلام کرتے ہیں، ہم انہیں کیسے جواب دیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ یہ کہو "تم پر بھی"۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

بَابٌ فِي السَّلَامِ اِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ

باب: محفل سے اٹھتے وقت سلام کرنا

5208 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَمُسَدَّدٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِيَانِ ابْنَ الْمُفَضَّلِ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، قَالَ مُسَدَّدٌ: سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا انْتَهٰى اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَجْلِسِ، فَلْيُسَلِّمْ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَقُوْمَ، فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو کوئی شخص محفل میں آئے تو اسے سلام کرنا چاہیے اور جب وہ اٹھے، تو اسے سلام کرنا چاہیے، کیونکہ پہلا دوسرے سے زیادہ حقدار نہیں ہے"۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَقُوْلَ: عَلَيْكَ السَّلَامُ

باب: یہ کہنے کا ناپسندیدہ ہونا "علیک السلام"

5209 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ اَبِيْ غِفَارٍ، عَنْ اَبِيْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيِّ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ، فَاِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتٰى

❀❀ حضرت ابوجری ہجیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے کہا: یارسول اللہ! علیک السلام، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم علیک السلام نہ کہو، کیونکہ علیک السلام مردوں کو سلام کرنے کا طریقہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ رَدِّ الْوَاحِدِ عَنِ الْجَمَاعَةِ

باب: ایک آدمی کا جواب دینا، جماعت کی طرف سے کافی ہوتا ہے

5210 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْجُدِّيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ خَالِدٍ

Marfat.com

الْخُزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: رَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: يُجْزِءُ عَنِ الْجَمَاعَةِ، اِذَا مَرُّوا، اَنْ يُّسَلِّمَ اَحَدُهُمْ، وَيُجْزِءُ عَنِ الْجُلُوسِ اَنْ يَّرُدَّ اَحَدُهُمْ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (حسن نامی راوی نے اسے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے)

''جب کچھ لوگ کہیں سے گزریں تو ان میں کوئی ایک سلام کر دے تو یہ بھی کافی ہے اور بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے کسی ایک کا جواب دے دینا کافی ہے''۔

بَابٌ فِي الْمُصَافَحَةِ

باب: مصافحہ کرنا

5211 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ اَبِي بَلْجٍ، عَنْ زَيْدٍ اَبِي الْحَكَمِ الْعَنَزِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا، وَحَمِدَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب دو مسلمان ملیں اور مصافحہ کریں اور اللہ کی حمد بیان کریں اور اس سے مغفرت طلب کریں، تو ان لوگوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

5212 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ، وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَجْلَحِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ، فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَّفْتَرِقَا

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی دو مسلمان ملیں اور ایک دوسرے سے مصافحہ کریں، تو ان دونوں کے ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے، ان دونوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''

5213 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمَّا جَاءَ اَهْلُ الْيَمَنِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ جَاءَكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ، وَهُمْ اَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِالْمُصَافَحَةِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اہل یمن تشریف لائے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل یمن تمہارے پاس آئے ہیں، یہ وہ پہلے لوگ ہیں، جنہوں نے (مصافحہ کرنے کا رواج شروع کیا)۔

Marfat.com

بَابٌ فِي الْمُعَانَقَةِ

باب: معانقہ کرنا

5214 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ يَعْنِي خَالِدَ بْنَ ذَكْوَانَ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنَزَةَ، اَنَّهُ قَالَ: لِاَبِي ذَرٍّ حَيْثُ سُيِّرَ مِنَ الشَّامِ اِنِّي اُرِيدُ اَنْ اَسْاَلَكَ عَنْ حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذًا اُخْبِرُكَ بِهِ اِلَّا اَنْ يَكُونَ سِرًّا قُلْتُ: اِنَّهُ لَيْسَ بِسِرٍّ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَافِحُكُمْ اِذَا لَقِيتُمُوهُ؟ قَالَ: مَا لَقِيتُهُ قَطُّ اِلَّا صَافَحَنِي، وَبَعَثَ اِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ اَكُنْ فِي اَهْلِي فَلَمَّا جِئْتُ اُخْبِرْتُ اَنَّهُ اَرْسَلَ لِي، فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرِهِ فَالْتَزَمَنِي، فَكَانَتْ تِلْكَ اَجْوَدَ وَاَجْوَدَ

❁❁ ایوب بن بشیر، عنزہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے شخص کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا، جب وہ شام جا رہے تھے، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں تو انہوں نے فرمایا: اگر کوئی راز کی بات نہ ہوئی تو میں تمہیں بتاؤں گا، میں نے کہا: کوئی راز کی بات نہیں ہے، آپ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب ملاقات کرتے تھے، تو کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ لوگوں کے ساتھ مصافحہ کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: میں جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے مصافحہ کرتے تھے، ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلوایا میں اس وقت گھر نہیں تھا، جب میں واپس آیا تو مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلاوے کے بارے میں بتایا گیا، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت چارپائی پہ تشریف فرما تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے مصافحہ کیا اور یہ بڑی بہترین (کیا خوب) بات ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِيَامِ

باب: (کسی کے لیے) کھڑے ہونا

5215 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ اَهْلَ قُرَيْظَةَ لَمَّا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ اَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ اَقْمَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُومُوا اِلَى سَيِّدِكُمْ اَوْ اِلَى خَيْرِكُمْ، فَجَاءَ حَتَّى قَعَدَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب بنوقریظہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو ثالث تسلیم کر لیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بلوایا، وہ ایک سفید گدھے پر سوار ہو کر آئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے سردار کے لیے (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے بہترین فرد کے لیے کھڑے ہو جاؤ، وہ آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر بیٹھ گئے۔

5216 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ قَرِيبًا

Marfat.com

مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: جب وہ مسجد کے قریب پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا: ''اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ''

5217- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا -وَقَالَ الْحَسَنُ: حَدِيثًا، وَكَلَامًا، وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَسَنُ السَّمْتَ، وَالْهَدْيَ، وَالدَّلَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهَا كَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ اِلَيْهَا فَاَخَذَ بِيَدِهَا، وَقَبَّلَهَا، وَاَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ اِلَيْهِ، فَاَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ، وَاَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا

٭٭ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عادات واطوار، گفتگو، چال چلن میں ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا (یہاں ایک راوی نے کچھ الفاظ مختلف نقل کیے ہیں) جو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتا ہو، وہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتی تھیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر ان سے ملتے تھے، ان کا ہاتھ پکڑ کر اسے بوسہ دیتے تھے اور انہیں اپنے ساتھ بٹھاتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ان کے ہاں تشریف لے جاتے تھے، تو وہ اٹھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر اسے بوسہ دیتی تھیں اور اپنے ساتھ بٹھاتی تھیں۔

بَابٌ فِي قُبْلَةِ الرَّجُلِ وَلَدَهُ

باب: آدمی کا اپنی اولاد کو بوسہ دینا

5218- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ، اَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقَبِّلُ حُسَيْنًا فَقَالَ: اِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا فَعَلْتُ هٰذَا بِوَاحِدٍ مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اقرع بن حابس تمیمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا بوسہ لے رہے تھے، انہوں نے عرض کی: میرے دس بچے ہیں، میں نے ان میں سے کسی کے ساتھ بھی یہ عمل

5217- اسنادہ صحیح: الحسن بن علی: ھو ابن محمد الھذلی الخلال الحلوانی، وابن بشار: ھو محمد العبدی، وعثمان بن عمر: ھو ابن فارس العبدی، واسرائیل: ھو ابن یونس السبیعی. واخرجہ الترمذی (4210)، والنسائی فی "الکبری" (8311) عن محمد بن بشار، بھذا الاسناد. وقال الترمذی: ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ. واخرجہ النسائی فی "الکبری" (9193) من طریق عثمان بن عمر، و(9192) من طریق النضر بن شمیل، کلاھما عن اسرائیل، بہ. وھو فی "صحیح ابن حبان" (6953).

Marfat.com

نہیں کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا''

5219 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ثُمَّ قَالَ - تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْشِرِي يَا عَائِشَةُ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَنْزَلَ عُذْرَكِ وَقَرَاَ عَلَيْهَا الْقُرْآنَ، فَقَالَ اَبَوَايَ: قُومِي فَقَبِّلِي رَاْسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا اِيَّاكُمَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! تم خوشخبری حاصل کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے بے گناہ ہونے میں حکم نازل کر دیا ہے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے قرآن کی تلاوت کی، تو میرے والدین نے کہا: تم اٹھو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کو بوسہ دو، میں نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کروں گی، آپ دونوں کی (تعریف) نہیں کروں گی۔

بَابٌ فِي قُبْلَةِ مَا بَيْنَ الْعَيْنَيْنِ

باب: دونوں آنکھوں کے درمیان (یعنی پیشانی پر) بوسہ دینا

5220 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْاَجْلَحِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ اَبِي طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ، وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ

امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گلے لگا لیا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

بَابٌ فِي قُبْلَةِ الْخَدِّ

باب: رخسار پر بوسہ دینا

5221 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ دَغْفَلٍ، قَالَ: رَاَيْتُ اَبَا نَضْرَةَ قَبَّلَ خَدَّ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

ایاس بن دغفل بیان کرتے ہیں: میں نے نضرہ کو دیکھا کہ انہوں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے رخسار پر بوسہ دیا۔

5222 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ اَبِي بَكْرٍ اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَاِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ اَصَابَتْهَا حُمَّى، فَاَتَاهَا اَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا: كَيْفَ اَنْتِ يَا بُنَيَّةُ؟ وَقَبَّلَ خَدَّهَا

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ (ہجرت کر کے) آئے، تو ایک مرتبہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، تو اس وقت ان کی صاحبزادی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا لیٹی ہوئی تھیں، انہیں بخار ہوا تھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لے گئے، انہوں نے ان سے دریافت کیا: اے میری بیٹی! تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے ان کے رخسار پر بوسہ بھی دیا۔

Marfat.com

بَابٌ فِیْ قُبْلَةِ الْيَدِ

باب: دست بوسی کرنا

5223 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِیْ زِيَادٍ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ لَيْلٰی، حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، حَدَّثَهُ وَذَكَرَ، قِصَّةً قَالَ: فَدَنَوْنَا يَعْنِیْ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلْنَا يَدَهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایک واقعہ منقول ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوئے، اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دست بوسی کی۔

بَابٌ فِیْ قُبْلَةِ الْجَسَدِ

باب: جسم پر بوسہ دینا

5224 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰی، عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ، رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيهِ مِزَاحٌ بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ خَاصِرَتِهِ بِعُودٍ فَقَالَ: اَصْبِرْنِیْ فَقَالَ: اصْطَبِرْ قَالَ: اِنَّ عَلَيْكَ قَمِيصًا وَلَيْسَ عَلَیَّ قَمِيصٌ، فَرَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِيصِهِ، فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ، قَالَ اِنَّمَا اَرَدْتُ هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ

❁❁ عبدالرحمان بن ابولیلیٰ، انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ اپنی قوم کے افراد کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے، ان کے مزاج میں مزاح تھا، وہ انہیں ہنسا رہے تھے، اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پہلو میں لکڑی چبھوئی، تو انہوں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بدلہ دیجیے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بدلہ لے لو، انہوں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قمیص پہنی ہوئی ہے اور میں نے قمیص نہیں پہنی ہوئی تھی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص اوپر کر دی، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بازوؤں میں لے لیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو پر بوسہ دینے لگے، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دینا چاہتا تھا۔

بَابٌ فِیْ قُبْلَةِ الرِّجْلِ

باب: قدم بوسی کرنا

5225 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَی بْنِ الطَّبَّاعِ، حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْنَقُ، حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ اَبَانَ بِنْتُ الْوَازِعِ بْنِ زَارِعٍ، عَنْ جَدِّهَا، زَارِعٍ وَكَانَ فِیْ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا، فَنُقَبِّلُ يَدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَهُ، قَالَ وَانْتَظَرَ الْمُنْذِرُ الْاَشَجُّ حَتّٰی اَتٰی عَيْبَتَهُ فَلَبِسَ ثَوْبَيْهِ، ثُمَّ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ اِنَّ فِيكَ خَلَّتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ، الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ قَالَ يَا رَسُولَ

Marfat.com

اللّٰهِ اَنَا اَتَخَلَّقُ بِهِمَا اَمِ اللّٰهُ جَبَلَنِیْ عَلَيْهِمَا؟ قَالَ: بَلِ اللّٰهُ جَبَلَكَ عَلَيْهِمَا قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَبَلَنِیْ عَلٰی خَلَّتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ

❁❁ ام ابان بنت وازع اپنے دادا زارع کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: جو عبدالقیس قبیلے کے وفد میں شامل تھے، وہ بیان کرتے ہیں: جب ہم مدینہ منورہ آئے، تو ہم تیزی سے اپنی سواریوں سے اترے اور ہم نے نبی اکرم ﷺ کی دست بوسی اور قدم بوسی شروع کی، صرف منذر اشج نے انتظار کیا، وہ اپنے سامان کے پاس آئے انہوں نے دو عمدہ کپڑے اوڑھے اور پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے اندر دو خصوصیات ہیں، جن کی بناء پر اللہ تعالیٰ تمہیں پسند کرتا ہے، بردباری اور وقار، انہوں نے عرض کی:

یارسول اللہ! کیا میں ان دو خصوصیات کا تکلف سے اظہار کرتا ہوں؟ یا اللہ تعالیٰ نے یہ میری فطرت میں رکھی ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ تمہاری فطرت میں رکھی ہیں، تو انہوں نے عرض کی: ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لیے مخصوص ہے، جس نے وہ چیزیں میری فطرت میں رکھی ہیں، جس سے اللہ اور اس کا رسول ﷺ محبت کرتے ہیں۔

بَابٌ فِی الرَّجُلِ يَقُوْلُ: جَعَلَنِیَ اللّٰهُ فِدَاكَ

باب: آدمی کا یہ کہنا: ''اللہ تعالیٰ مجھے تم پر فدا کرے''

5226 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، ح وحَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ حَمَّادٍ يَعْنِيَانِ ابْنَ اَبِیْ سُلَيْمَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا ذَرٍّ فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنَا فِدَاؤُكَ

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے آواز دی: اے ابوذر! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں، یارسول اللہ! میں آپ ﷺ پر فدا ہو جاؤں''

بَابٌ فِی الرَّجُلِ يَقُوْلُ: اَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا

باب: آدمی کا یہ کہنا: اللہ تمہاری آنکھیں ٹھنڈی رکھے

5227 - حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَوْ غَيْرِهٖ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ فِی الْجَاهِلِيَّةِ اَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا، وَاَنْعِمْ صَبَاحًا، فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ نُهِيْنَا عَنْ ذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ مَعْمَرٌ: يُكْرَهُ اَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ اَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا، وَلَا بَاْسَ اَنْ يَقُوْلَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَيْنَكَ

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم زمانہ جاہلیت میں یہ کہا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ تمہاری آنکھوں کو ٹھنڈا رکھے اور تمہاری صبح اچھی ہو، جب اسلام آیا، تو ہمیں اس سے منع کر دیا گیا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: معمر بیان کرتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ بندہ یہ کہے: اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے آنکھیں ٹھنڈی

Marfat.com

رکھے: البتہ یہ کہنے میں حرج نہیں ہے: اللہ تعالیٰ تمہاری آنکھوں کو ٹھنڈا رکھے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ: لِلرَّجُلِ حَفِظَكَ اللَّهُ

باب: آدمی کا دوسرے کو یہ کہنا: ''اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے''

5228 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ لَهُ فَعَطِشُوا، فَانْطَلَقَ سَرْعَانُ النَّاسِ، فَلَزِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَقَالَ: حَفِظَكَ اللَّهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ نَبِيَّهُ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کر رہے تھے، لوگوں کو پیاس لاحق ہو گئی، جلد باز لوگ آگے بڑھے، اس رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو تم نے اللہ کے نبی کی حفاظت کی ہے، اس کی بناء پر اللہ تعالیٰ تمہاری بھی حفاظت کرے''

بَابٌ فِي قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ

باب: آدمی کا کسی دوسرے کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جانا

5229 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ، وَابْنِ عَامِرٍ فَقَامَ ابْنُ عَامِرٍ وَجَلَسَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِ عَامِرٍ: اجْلِسْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَمْثُلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

ابومجلز بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عامر رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے، تو ابن عامر کھڑے ہو گئے اور ابن زبیر بیٹھے رہے، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابن عامر سے کہا: تم بیٹھ جاؤ کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص یہ بات پسند کرے کہ لوگ اس کے لیے کھڑے رہیں، اسے جہنم میں ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''

5230 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ، عَنْ أَبِي الْعَدَبَّسِ، عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَكِّئًا عَلَى عَصًا فَقُمْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ: لَا تَقُومُوا كَمَا تَقُومُ الْأَعَاجِمُ، يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصاء سے ٹیک لگا کر ہمارے پاس تشریف لائے، ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھڑے ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اس طرح کھڑے نہ ہو، جس طرح عجمی کھڑے ہوتے ہیں جن میں کوئی ایک دوسرے کی تعظیم کے لیے کھڑا ہوتا ہے۔

Marfat.com

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ: فُلَانٌ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ

باب: آدمی کا یہ کہنا: فلاں نے آپ کو سلام بھیجا ہے

5231- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، عَنْ غَالِبٍ، قَالَ: اِنَّا لَجُلُوسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّي، قَالَ: بَعَثَنِي اَبِي اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ائْتِهِ فَاَقْرِئْهُ السَّلَامَ، قَالَ: فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: اِنَّ اَبِي يُقْرِئُكَ السَّلَامَ، فَقَالَ: عَلَيْكَ السَّلَامُ، وَعَلَى اَبِيكَ السَّلَامُ

غالب بیان کرتے ہیں: ہم حسن بصری کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ایک شخص آیا اور بولا: میرے والد نے میرے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: میرے والد نے مجھے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا، انہوں نے عرض کی: تم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاؤ اور انہیں میرا اسلام کہنا، راوی کہتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے کہا: میرے والد نے آپ ﷺ کو سلام کہا ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر اور تمہارے والد پر سلامتی ہو۔

5232- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، حَدَّثَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهَا: اِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُ عَلَيْكِ السَّلَامَ، فَقَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: جبرائیل تمہیں سلام کہہ رہے ہیں، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: ان پر بھی سلام ہو اور ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُنَادِي الرَّجُلَ فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ

باب: جب آدمی کسی بلند آواز سے پکارے، تو دوسرے کا بلند آواز میں لبیک کہنا

5231- إسناده ضعيف لجهالة الرجل وابنه، وقد قال المنذري في "مختصر السنن" (8/ 94 - 95): "وهذا الإسناد فيه مجاهيل". إسماعيل: هو ابن إبراهيم المعروف بابن عُلَية، وغالب: هو ابن خطاف القطان. ومن طريق ابن أبي شيبة في "المصنف" (8/ 612 - 613) أخرجه ابن أبي شيبة (9/ 122)، وأحمد في "المسند" (23104)، والنسائي في "الكبرى" (10138) - ومن طريقه ابن السني في "عمل اليوم والليلة" (238) - من طريق شعبة، وأبو نعيم في "حلية الأولياء" (7/ 258) من طريق مُحَمَّر، كلاهما عن غالب، به.

5232- إسناد صحيح. زكريا: هو ابن أبي زائدة، والشعبي: هو عامر بن شراحيل، وأبو سلمة: هو ابن عبد الرحمن بن عوف الزهري، وهو عند ابن أبي شيبة في "المصنف" (13/ 68)، و(12/ 132 - 133)، وعنه أخرجه مسلم (2447) (90)، وابن ماجه (3696)، وأخرجه البخاري (6253)، ومسلم (2447) (90) وبأرقام، والترمذي (2888) و(4220) من طرق، عن زكريا، به. وأخرجه البخاري (3217)، و(3768)، و(6201)، و(6249)، ومسلم (2447) (91)، والترمذي (4219)، والنسائي في "الكبرى" (8850)، و(8851)، و(10136)، و(10137) من طريق ابن شهاب الزهري، عن أبي سلمة، به. وأخرجه النسائي في "الكبرى" (8324) و(8849) من طريق صالح بن دينار بن هُدَير، و(8850) و(10135) من طريق عروة، كلاهما عن عائشة. وهو في "المسند" أحمد (24281)، و"صحيح ابن حبان" (7098).

Marfat.com

5233 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، اَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِي هَمَّامٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْفِهْرِيَّ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَسِرْنَا فِي يَوْمٍ قَائِظٍ شَدِيدِ الْحَرِّ، فَنَزَلْنَا تَحْتَ ظِلِّ الشَّجَرَةِ، فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ لَبِسْتُ لَأْمَتِي وَرَكِبْتُ فَرَسِي، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي فُسْطَاطِهِ، فَقُلْتُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، قَدْ حَانَ الرَّوَاحُ، قَالَ: اَجَلْ ثُمَّ قَالَ: يَا بِلَالُ قُمْ فَثَارَ مِنْ تَحْتِ سَمُرَةٍ كَاَنَّ ظِلَّهُ ظِلُّ طَائِرٍ فَقَالَ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَاَنَا فِدَاؤُكَ، فَقَالَ: اَسْرِجْ لِي الْفَرَسَ فَاَخْرَجَ سَرْجًا دَفَتَاهُ مِنْ لِيفٍ لَيْسَ فِيهِ اَشَرٌ، وَلَا بَطَرٌ، فَرَكِبَ وَرَكِبْنَا، وَسَاقَ الْحَدِيثَ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْفِهْرِيُّ لَيْسَ لَهُ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيثُ وَهُوَ حَدِيثٌ نَبِيلٌ جَاءَ بِهِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

❁❁ حضرت ابوعبدالرحمان فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں غزوہ حنین میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا، ہم ایک انتہائی شدید گرم دن میں سفر کر رہے تھے، ہم نے ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیا، جب سورج ڈھل گیا تو میں نے اپنی زرہ پہنی گھوڑے پر سوار ہوا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خیمے میں موجود تھے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! روانگی کا وقت ہو گیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! اٹھو تو وہ کیکر کے درخت کے نیچے سے اچھل کر کھڑے ہو گئے، ان کا سایہ یوں لگ رہا تھا، جیسے کسی پرندے کا سایہ ہو، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان، انہوں نے ایک زین نکالی جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، اس میں کسی بڑائی یا اپنے آپ کو نمایاں کرنے کا پہلو نہیں تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوئے تو ہم بھی سوار ہو گئے، اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوعبدالرحمان رضی اللہ عنہ ناملی راوی سے صرف یہی حدیث منقول ہے، اور بہت عمدہ حدیث ہے، جسے حماد بن سلمہ نے نقل کیا ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ: اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ

باب: آدمی کا دوسرے شخص سے یہ کہنا:
”اللہ تعالیٰ تمہارے دانتوں کو مسکراتا ہوا رکھے“

5233–حسن لغيره، وهذا إسناد ضعيف لجهالة أبي همام عبد الله بن يسار. حماد: هو ابن سلمة البصري. وأخرجه ابن أبي عاصم في "الآحاد والمثاني "(863)، وابن الأثير في "أسد الغابة 6/ 200 "من طريق أبي داود، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي في "مسند "(1371)، والدارمي في "سننه "(2452)، وابن سعد في "طبقاته 2/ 156 "، وابن أبي شيبة في "مصنفه - 14/ 529" 530، وأحمد في "مسنده "(22467) و(22468)، والطبري في "تفسيره 10/ 102 "، والطبراني في "المعجم الكبير 22/" (741)،

Marfat.com

5234 - حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبِرَكِيُّ، وَسَمِعْتُهُ مِنْ اَبِي الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيِّ، - وَاَنَا لِحَدِيثِ عِيسَى اَضْبَطُ -، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ السَّرِيِّ يَعْنِي السُّلَمِيَّ، حَدَّثَنَا ابْنُ كِنَانَةَ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: ضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ: اَبُو بَكْرٍ اَوْ عُمَرُ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ - وَسَاقَ الْحَدِيثَ -

❁❁ ابن کنانہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: ''اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے دانتوں کو مسکراتا رکھے''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبِنَاءِ

باب: کچھ تعمیر کرنا

5235 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي السَّفَرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُطَيِّنُ حَائِطًا لِي اَنَا وَاُمِّي، فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا عَبْدَ اللّٰهِ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَيْءٌ اُصْلِحُهُ، فَقَالَ: الْاَمْرُ اَسْرَعُ مِنْ ذٰلِكَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے، تو میں اس وقت اپنی دیوار پر لیپ کر رہا تھا، میں تھا اور میرے ساتھ میری والدہ تھیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ چیز ہے جسے میں ٹھیک کر رہا ہوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: معاملہ اس سے زیادہ تیزی سے ہوگا''

5236 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، وَهَنَّادٌ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، بِاِسْنَادِهِ بِهٰذَا، قَالَ: مَرَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا وَهِيَ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقُلْنَا: خُصٌّ لَنَا وَهِيَ فَنَحْنُ نُصْلِحُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَرَى الْاَمْرَ اِلَّا اَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ

❁❁ ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے، ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے، ہم اپنی کوٹھڑی کو ٹھیک کر رہے تھے، جو بوسیدہ ہو گئی تھی، ہم اسے ٹھیک کر رہے تھے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: معاملے کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ

5234- إسناده ضعيف لضعف عبد القاهر بن السَّرى السُّلَمى، وجهالة ابن كنانة -واسمه عبد الله- وأبيه. وأخرجه مطولاً ابن ماجه (3013) عن أيوب بن محمَّد الهاشمى، عن عبد القاهر ابن السرى، بهذا الإسناد. وهو فى "مسند أحمد" (16207)

5235- إسناده صحيح. حَفص: هو ابن غِياث بن طَلق النَّخعيُّ، والأعمش: هو سُلَيمان بن مِهران الأسدى، وأبو السَّفَر: هو سعيد بن يُحمِد الهَمدانى الثورىّ، وانظر ما بعده.

5236- إسناده صحيح. هنَّاد: هو ابن السَّرِىّ، وأبو معاوية: هو محمَّد بن خَازِم الضَّرِير. وأخرجه الترمذى (2489) عن هنَّاد، بهذا الإسناد. وقال: حديث حسن صحيح. وأخرجه ابن ماجه (4160) عن أبى كريب، عن أبى معاوية، به. وهو فى "مسند أحمد" (6502)، و"صحيح ابن حبان" (2996) و (2997).

Marfat.com

وہ اس سے جلدی ہوگا۔

5237 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْقُرَشِيُّ، عَنْ اَبِي طَلْحَةَ الْاَسَدِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَرَجَ فَرَاَى قُبَّةً مُشْرِفَةً فَقَالَ: مَا هٰذِهِ؟ قَالَ لَهُ اَصْحَابُهُ: هٰذِهِ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، قَالَ: فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِي نَفْسِهِ حَتّٰى اِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ اَعْرَضَ عَنْهُ، صَنَعَ ذٰلِكَ مِرَارًا، حَتّٰى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيهِ وَالْاِعْرَاضَ عَنْهُ، فَشَكَا ذٰلِكَ اِلٰى اَصْحَابِهِ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَاُنْكِرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: خَرَجَ فَرَاَى قُبَّتَكَ، قَالَ: فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلٰى قُبَّتِهِ فَهَدَمَهَا حَتّٰى سَوَّاهَا بِالْاَرْضِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا، قَالَ: مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ؟ قَالُوا: شَكَا اِلَيْنَا صَاحِبُهَا اِعْرَاضَكَ عَنْهُ، فَاَخْبَرْنَاهُ، فَهَدَمَهَا، فَقَالَ: اَمَا اِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهِ اِلَّا مَا لَا، اِلَّا مَا لَا يَعْنِي مَا لَا بُدَّ مِنْهُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تشریف لے کر جا رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک اونچا گھر آیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ کس کا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کی: کہ یہ فلاں شخص کا ہے یعنی انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا ہے، راوی کہتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں یہ بات رہی جب اس گھر کا مالک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے لوگوں کی موجودگی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کیا، اس نے کئی مرتبہ ایسا کیا، یہاں تک کہ اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا اندازہ ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منہ پھیر رہے ہیں، یہاں تک کہ اس نے اس بات کی شکایت اپنے ساتھیوں سے کی، اس نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج ناگوار محسوس ہو رہا ہے، ان لوگوں نے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ تشریف لے جا رہے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارا اونچا مقام دیکھا (شاید اسی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے ناراض ہوئے ہیں) وہ شخص اپنے گھر واپس گیا، تو اس نے اسے گرا کر زمین کے برابر کر دیا، ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جا رہے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ گھر نظر نہیں آیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس گھر کا کیا بنا؟ لوگوں نے عرض کی: اس کے مالک نے ہمارے سامنے اس بات کی، شکایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منہ پھیر رہے ہیں، ہم نے اسے اس منہ پھیر لے کی وجہ کے بارے میں بتایا، تو اس نے اسے منہدم کر دیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ہر تعمیر اپنے مالک کے لیے وبال کا باعث ہوگی، سوائے اس کے جس کے بغیر چارہ نہ ہو۔“

5237- أبو طلحة الأسدي وإبراهيم بن محمد بن حاطب القرشي، روى عنهما جمع وذكرهما ابن حبان في "الثقات"، وبقية رجاله ثقات، وقال الحافظ العراقي في تخريج "الإحياء" 4/ 236: إسناده جيد، وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (956) عن أحمد بن عبد الله بن يونس، بهذا الإسناد.

Marfat.com

بَابٌ فِي اتِّخَاذِ الْغُرَفِ

باب: بالاخانے بنانا

5238 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ الرُّوَاسِيُّ، حَدَّثَنَا عِيسَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ دُكَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُزَنِيِّ، قَالَ: أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ الطَّعَامَ، فَقَالَ: يَا عُمَرُ اذْهَبْ فَأَعْطِهِمْ فَارْتَقَى بِنَا إِلَى عِلِّيَّةٍ فَأَخَذَ الْمِفْتَاحَ مِنْ حُجْرَتِهِ فَفَتَحَ

حضرت دکین بن سعید مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اناج مانگا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! جاؤ اور انہیں اناج کی ادائیگی کر دو، وہ ہمیں ساتھ لے کر ایک بالا خانے پر چڑھے، انہوں نے اپنے ڈب میں سے چابی نکالی اور دروازہ کھولا۔

بَابٌ فِي قَطْعِ السِّدْرِ

باب: بیری کا درخت کاٹنا

5239 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبْشِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ سُئِلَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ: هَذَا الْحَدِيثُ مُخْتَصَرٌ، يَعْنِي مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً فِي فَلَاةٍ يَسْتَظِلُّ بِهَا ابْنُ السَّبِيلِ، وَالْبَهَائِمُ عَبَثًا، وَظُلْمًا بِغَيْرِ حَقٍّ يَكُونُ لَهُ فِيهَا صَوَّبَ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ

حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص بیری کا درخت کاٹتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے سر کو جہنم میں داخل کرے گا''

امام ابوداؤد رحمہ اللہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: یہ حدیث مختصر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص بے آب و گیاہ جگہ پر موجود بیری کے درخت کو کاٹتا ہے، جس کے سائے میں مسافر اور درندے بیٹھ جاتے ہیں اور بلا وجہ کاٹتا ہے، یا ناحق ظلم کے طور پر کاٹتا ہے، جس کا اسے کوئی حق نہیں ہوتا، تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔

5240 - حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ، وَسَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ شَبِيبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

عروہ بن زبیر نے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر بیان کی ہے۔

5241 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ، وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

Marfat.com

سَاَلْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ عَنْ قَطْعِ السِّدْرِ، وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلٰى قَصْرِ عُرْوَةَ فَقَالَ: اَتَرٰى هٰذِهِ الْاَبْوَابَ وَالْمَصَارِيعَ اِنَّمَا هِيَ مِنْ سِدْرِ عُرْوَةَ كَانَ عُرْوَةُ يَقْطَعُهُ مِنْ اَرْضِهِ وَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ زَادَ حُمَيْدٌ فَقَالَ: هِيَ يَا عِرَاقِيُّ جِئْتَنِي بِبِدْعَةٍ قَالَ: قُلْتُ اِنَّمَا الْبِدْعَةُ مِنْ قِبَلِكُمْ سَمِعْتُ مَنْ يَقُولُ بِمَكَّةَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ السِّدْرَ ثُمَّ سَاقَ مَعْنَاهُ

٭٭ حسان بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: میں نے ہشام بن عروہ سے دریافت کیا: بیری کے درخت کو کاٹنا کیسا ہے؟ وہ اس وقت عروہ کے گھر کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے فرمایا: کیا تم یہ دروازے اور ان کی چوکھٹیں دیکھ رہے ہو؟ عروہ اپنی زمین سے انہیں کاٹ لیا کرتے تھے، اور کہا کرتے تھے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حمید نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: اے عراقی! تم ایک بدعت لے کر میرے پاس آئے ہو، میں نے عرض کیا: بدعت تو آپ لوگوں کی طرف سے ہے، کیونکہ میں نے مکہ میں ایک شخص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ نے اس شخص پر لعنت کی ہے، جو بیری کے درخت کو کاٹ دیتا ہے، اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

بَابٌ فِيْ اِمَاطَةِ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ

باب: راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا

5242 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي بُرَيْدَةَ، يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: فِي الْاِنْسَانِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ، مَفْصِلًا فَعَلَيْهِ اَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ قَالُوا: وَمَنْ يُطِيقُ ذٰلِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا، وَالشَّيْءُ تُنَحِّيهِ عَنِ الطَّرِيقِ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحٰى تُجْزِئُكَ

٭٭ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آدمی میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اور اس پر لازم ہے کہ ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرے، لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اس کی طاقت کون رکھے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسجد میں پڑی ہوئی تھوک کو دفن کر دینا، راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا (یہ صدقہ شمار ہوتے ہیں) اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے، تو چاشت کے وقت دو رکعت نفل ادا کر لینا (ان جوڑوں کے صدقہ کے لیے کافی ہو گا)۔

5243 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ، وَهٰذَا لَفْظُهُ

5242- حديث صحيح، وهذا إسناد حسن من أجل علي بن الحسين -وهو ابن واقد- فهو صدوق حسن الحديث. ولكنه متابع
وأخرجه محمد بن نصر في "تعظيم قدر الصلاة" (820)، وابن خزيمة (1226)، وابن شاهين في "الترغيب" (124) من طريق علي بن الحسين، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد (22998) و (23037)، والبزار (4417)، وابن حبان في "صحيحه" (1642) و (2540)، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (99)، والبيهقي في "شعب الإيمان" (11164) من طريقين عن حسين بن واقد، به

Marfat.com

وَهُوَ اَتَمُّ عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامَى مِنَ ابْنِ آدَمَ صَدَقَةٌ، تَسْلِيمُهُ عَلٰى مَنْ لَقِيَ صَدَقَةٌ، وَاَمْرُهُ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيُهُ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَاِمَاطَتُهُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ، وَبُضْعَتُهُ اَهْلَهُ صَدَقَةٌ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَاْتِي شَهْوَةً، وَتَكُونُ لَهُ صَدَقَةٌ؟ قَالَ: اَرَاَيْتَ لَوْ وَضَعَهَا فِي غَيْرِ حَقِّهَا اَكَانَ يَاْثَمُ؟ قَالَ: وَيُجْزِءُ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ رَكْعَتَانِ مِنَ الضُّحٰى

قَالَ اَبُو دَاوُدَ: لَمْ يَذْكُرْ حَمَّادٌ الْاَمْرَ وَالنَّهْيَ

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''روزانہ ابن آدم کے ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے، آدمی کا اپنے ملنے والے کو سلام کرنا صدقہ ہے، کسی کو نیکی کی بات بتانا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا صدقہ ہے، بیوی کے ساتھ حق زوجیت ادا کرنا بھی صدقہ ہے، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اپنی خواہش پوری کرنا بھی صدقہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر وہ اسے ناحق طور پر اختیار کرتا تو گناہ ہوتا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان تمام کی جگہ چاشت کی دو رکعت کفایت کر جائیں گی''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حماد نامی راوی نے حکم دینے اور منع کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

5244 - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَسْطِهِ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

5245 - حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ: نَزَعَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ غُصْنَ شَوْكٍ عَنِ الطَّرِيقِ اِمَّا كَانَ فِي شَجَرَةٍ فَقَطَعَهُ وَاَلْقَاهُ، وَاِمَّا كَانَ مَوْضُوعًا فَاَمَاطَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا فَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص جس نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا تھا، اس نے راستے سے ایک کانٹوں کی ٹہنی ہٹا دی، یا تو وہ درخت پر لگی ہوئی تھی، اسے اس نے کاٹ کر ایک طرف رکھ دیا، یا شاید راستے میں پڑی ہوئی تھی، جسے اس نے ہٹا دیا (یہ شک راوی کو ہے:) تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا''۔

بَابٌ فِي اِطْفَاءِ النَّارِ بِاللَّيْلِ

باب: رات کے وقت آگ بجھا دینا

5246 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، رِوَايَةً وَقَالَ:

Marfat.com

مَرَّةً يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِيْ بُيُوتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُونَ

❀❀ سالم اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا پتا چلا ہے:

''سوتے وقت تم اپنے گھروں میں آگ کو جلتا ہوا نہ چھوڑو''

5247 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّمَّارُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ، حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَتْ فَأْرَةٌ فَاَخَذَتْ تَجُرُّ الْفَتِيلَةَ فَجَاءَتْ بِهَا فَاَلْقَتْهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِيْ كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا فَاَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ فَقَالَ: اِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوا سُرُجَكُمْ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هٰذِهِ عَلٰى هٰذَا فَتُحْرِقَكُمْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک چوہیا آئی، اس نے چراغ کی بتی گھسیٹی اور اسے نبی اکرم ﷺ کے سامنے چٹائی پر ڈال دیا، جہاں آپ ﷺ تشریف فرما تھے، تو اس وجہ سے ایک درہم جتنی جگہ جل گئی، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم سونے لگو، تو چراغ بجھا دیا کرو، کیونکہ شیطان اس طرح کے جانوروں کی اس نوعیت کے کاموں کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور وہ چیزوں کو جلا دیتے ہیں۔

بَابٌ فِيْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ

باب: سانپ کو مار دینا

5248 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُنَّ خِيفَةً، فَلَيْسَ مِنَّا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب سے ہم نے ان کے ساتھ لڑائی شروع کی ہے، ہم نے انہیں سلامت نہیں رہنے دیا، جو شخص ڈر کی وجہ سے، ان میں سے کسی کو چھوڑ دے گا، وہ ہم میں سے نہیں''۔

5249 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ السُّكَّرِيُّ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ يُوْسُفَ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ،

5246–إسناده صحيح .سفيان :هو ابن عيية، والزهرى :هو محمّد بن مسلم، وسالم :هو ابن عبد الله بن عمر. وأخرجه البخارى (6293)، ومسلم (2015)، وابن ماجه (3769)، والترمذى (1916) من طريق سفيان بن عيية، بهذا الإسناد. وهو فى "مسند أحمد "(4546).

5247–وأخرجه عبد بن حميد (591)، والبخارى فى "الأدب المفرد "(1222)، والبزار فى "مسنده "(4779)، وابن حبان (5519)، والحاكم فى "المستدرك 285 - 284 /4 "من طرق عن عمرو بن حماد بن طلحة، بهذا الإسناد .وفى الباب ما يشهد له عن جابر فى "مسند أحمد "(14228)، والبخارى فى "صحيحه "(6295) وفى "الأدب المفرد "(1221)، ومسلم (2012).

5248–وأخرجه أحمد فى "مسنده "(9588) و (10741)، والبزار (8372)، والطحاوى فى "شرح مشكل الآثار "(1338) و (2929).

Marfat.com

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّي

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر طرح کے سانپوں کو مار دو، جو شخص ان کے بدلے سے ڈرے، وہ مجھ سے نہیں ہے''۔

5250 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ فِيمَا اَرَى اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَرَكَ الْحَيَّاتِ مَخَافَةَ طَلَبِهِنَّ، فَلَيْسَ مِنَّا مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ

❁❁ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: ہم زمزم کو صاف کرنا چاہتے ہیں، لیکن اس میں یہ چھوٹے چھوٹے سانپ ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مار دینے کا حکم دیا۔

5251 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ مُوْسَى الطَّحَّانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَابِطٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اَنَّهُ قَالَ: لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّا نُرِيْدُ اَنْ نَكْنُسَ زَمْزَمَ وَاِنَّ فِيهَا مِنْ هٰذِهِ الْجِنَانِ - يَعْنِي الْحَيَّاتِ الصِّغَارَ - فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِنَّ

❁❁ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: ہم زمزم کو صاف کرنا چاہتے ہیں، لیکن اس میں یہ چھوٹے چھوٹے سانپ ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مار دینے کا حکم دیا۔

5252 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ، وَالْاَبْتَرَ، فَاِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَجَدَهَا فَاَبْصَرَهُ اَبُوْ لُبَابَةَ، اَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً فَقَالَ: اِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ

❁❁ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمام سانپوں کو مار دو اور دو دھاری اور دم کٹے ہوئے کو بھی مار دو، کیونکہ وہ نظر کو زائل کر دیتے ہیں اور حمل ضائع کر دیتے ہیں''۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو جو بھی سانپ ملتا تھا، وہ اسے مار دیتے تھے، ایک مرتبہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ یا حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا، وہ اس وقت ایک سانپ کا پیچھا کر رہے تھے، انہوں نے بتایا: گھر میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے۔

5253 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ اَبِيْ لُبَابَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهٰى

Marfat.com

5258 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مُخْتَصَرًا، قَالَ: فَلْيُؤْذِنْهُ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَا لَهُ بَعْدُ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اس کے بعد اگر اُسے مناسب لگے، تو اسے مار دے، کیونکہ وہ شیطان ہوگا۔

5259 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ صَيْفِيٍّ مَوْلَى ابْنِ اَفْلَحَ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَاَتَمَّ مِنْهُ قَالَ: فَآذِنُوهُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

❀❀ ابوسائب بیان کرتے ہیں: وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے، جو اس سے زیادہ مکمل ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں:

''تم تین دن تک اسے تنبیہ کرو، اس کے بعد اگر تمہیں مناسب لگے، تو اسے مار دو، کیونکہ وہ شیطان ہوگا''

5260 - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سُئِلَ عَنْ حَيَّاتِ الْبُيُوتِ، فَقَالَ: اِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهُنَّ شَيْئًا فِيْ مَسَاكِنِكُمْ، فَقُوْلُوا: اَنْشُدُكُنَّ الْعَهْدَ الَّذِيْ اَخَذَ عَلَيْكُنَّ نُوحٌ، اَنْشُدُكُنَّ الْعَهْدَ الَّذِيْ اَخَذَ عَلَيْكُنَّ سُلَيْمَانُ، اَنْ لَا تُؤْذُونَا فَإِنْ عُدْنَ فَاقْتُلُوهُنَّ

❀❀ عبدالرحمان بن ابولیلیٰ، اپنے والد کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: گھروں سے نکل آنے والے سانپوں کے بارے میں اپنے گھر میں دیکھو، تو یہ کہو، میں تمہیں اس عہد کا واسطہ دیتا ہوں، جو حضرت نوح علیہ السلام نے تم سے لیا تھا، اور میں تمہیں اس عہد کا واسطہ دیتا ہوں، جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے تم سے لیا تھا کہ تم ہمیں ایذاء نہ پہنچانا، اگر وہ پھر سامنے آئیں، تو تم انہیں مار دینا۔

5261 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّهُ قَالَ: اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا، اِلَّا الْجَانَّ الْاَبْيَضَ، الَّذِيْ كَاَنَّهُ قَضِيبُ فِضَّةٍ

قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: فَقَالَ لِيْ اِنْسَانٌ الْجَانُّ لَا يَنْعَرِجُ فِيْ مِشْيَتِهِ، فَاِذَا كَانَ هٰذَا صَحِيحًا كَانَتْ عَلَامَةً فِيهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

5258–حديث صحيح، وهذا إسناد قوي من أجل ابن عجلان -وهو محمَّد- لكنه قد توبع .مسدد :هو ابن مسرهد الأسدي، ويحيى :هو ابن سعيد القطان. وأخرجه مسلم (2236)، والنسائي في "الكبرى "(10741) من طريق يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد.

5259–إسناده صحيح .ابن وهب :هو عبد الله. وهو عند مالك في "الموطأ977 - 976 /2 "، ومن طريقه أخرجه مسلم (2236) (139)، والترمذي (1555)، والنسائي في "الكبرى "(8820) و (10742). وهو في "صحيح ابن حبان "(5637).

Marfat.com

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر قسم کے سانپ کو مار دیا کرو، سوائے ایسے سفید سانپ کے، جو چاندی کی چھڑی مانند ہو۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے مجھے بتایا: سانپ اپنی چال میں نہیں کرتا، اگر یہ بات درست ہو، تو انشاء اللہ یہ اس بارے میں نشانی ہوگی۔

بَابٌ فِيْ قَتْلِ الْاَوْزَاغِ

باب: چھپکلی کو مار دینا

5262 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا

❁❁ عامر بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپکلی کو مار دینے کا حکم دیا ہے اور اسے چھوٹے فاسق کا نام دیا ہے''

5263 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ، كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، اَدْنَى مِنَ الْاُوْلٰى، وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ، فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً اَدْنَى مِنَ الثَّانِيَةِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص پہلی ضرب میں چھپکلی کو مار دے، اسے اتنا ثواب ملتا ہے، جو شخص اسے دوسری ضرب میں مار دے اسے اتنا' اتنا ثواب ملتا ہے (یعنی پہلے سے کم ثواب ملتا ہے،) اور جو تیسری ضرب میں مار دے، اسے اتنا' اتنا ثواب ملتا ہے، یعنی یہ دو ضربوں میں بھی مارنے سے کم ہوتا ہے''

5264 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ سُهَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَخِيْ اَوْ اُخْتِيْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ: فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِيْنَ حَسَنَةً

5262- إسناده صحيح. وهو عند عبد الرزاق في "مصنفه" (8390)، ومن طريقه اخرجه مسلم (2238). وهو في "مسند أحمد" (1523)، و"صحيح ابن حبان" (5635).

5263- إسناده صحيح. سهيل: هو ابن أبي صالح السمان. وقد ذكر الحافظ الذهبي هذا الحديث في "سير أعلام النبلاء /5" 459، وعده من غرائب سهيل. واخرجه مسلم (2240) من طريق إسماعيل بن زكريا، بهذا الإسناد. واخرجه مسلم (2240)، وابن ماجة (3229)، والترمذي (1552)، من طرق عن سهيل بن أبي صالح، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وهو في "مسند أحمد" (8659).

5264- إسناده صحيح. واخرجه مسلم (2240) عن محمد بن الصباح البزاز، بهذا الإسناد.

Marfat.com

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چھپکلی کو پہلی مرتبہ مارنے سے ستر نیکیاں ملتی ہیں''

بَابٌ فِيْ قَتْلِ الذَّرِّ

باب: چیونٹوں کو مار دینا

5265 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ، فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ، فَاَمَرَ بِجِهَازِهِ، فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا، ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَاُحْرِقَتْ، فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک نبی نے ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیا، ایک چیونٹی نے انہیں کاٹ لیا ان کے حکم کے تحت ان کے نیچے سے چیونٹوں کا بل نکالا گیا اور پھر انہیں جلا دیا گیا، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی: تم نے صرف ایک ہی چیونٹی کو کیوں نہیں مارا''۔

5266 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ، فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ، فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَفِيْ اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ، اَهْلَكْتَ اُمَّةً مِنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک چیونٹی نے ایک نبی کو کاٹ لیا، تو انہوں نے چیونٹوں کی بستی کو جلا دینے کا حکم دے دیا، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی: کیا ایک چیونٹی کو تمہیں کاٹنے کے وجہ سے، تم نے پوری امت کو ہلاک کر دیا، جو تسبیح کرتی تھی''۔

5267 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ: النَّمْلَةِ،

5265–واخرجه مسلم (2241)، والنسائي في "الكبرى" (8561) عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. واخرجه البخاري (3319) من طريق مالك، والنسائي (8561) من طريق محمّد ابن عجلان، كلاهما عن ابي الزناد، به. واخرجه مسلم (2241) من طريق همام بن منبّه، والنسائي في "الكبرى" (4852 /2) من طريق محمّد بن سيرين، كلاهما عن ابي هريرة. وهو في "مسند احمد" (8130) و (9801)، و "صحيح ابن حبان"، (5647).

5266–إسناده صحيح. يونس: هو ابن يزيد الإيلي، وابن شهاب: هو محمّد بن مسلم الزهري. واخرجه البخاري (3019)، ومسلم (2241) وابن ماجه (3225) و (3225م)، والنسائي في "الكبرى" (4851) من طريق يونس بن يزيد، بهذا الإسناد. وهو في "مسند أحمد" (9229)، و "صحيح ابن حبان" (5614).

Marfat.com

وَالنَّحْلَةُ، وَالْهُدْهُدُ، وَالصُّرَدُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں کو مارنے سے منع کیا ہے، چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور صرد۔

5268 - حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ مَحْبُوْبُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ سَعْدٍ،

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَهُوَ الْحَسَنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ، فَرَاَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَاَخَذْنَا فَرْخَيْهَا، فَجَاءَتِ الْحُمَرَةُ، فَجَعَلَتْ تُفَرِّشُ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ فَجَعَ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا؟ رُدُّوْا وَلَدَهَا اِلَيْهَا وَرَاٰى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا، فَقَالَ: مَنْ حَرَّقَ هٰذِهِ؟ قُلْنَا: نَحْنُ، قَالَ: اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ

❁❁ عبدالرحمان بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے، ہم نے ایک چڑیا دیکھی، اس کے ساتھ اس کے دو بچے بھی تھے، ہم نے اس کے بچے پکڑ لیے، تو چڑیا اوپر گھومنے لگی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بچوں کے حوالے سے، اسے کس نے پریشان کیا ہے؟ تم اس کے بچے اسے واپس کر دو، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ چیونٹوں کے ایک بل کو ہم نے آگ لگا دی ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اسے آگ کس نے لگائی ہے؟ ہم نے عرض کی: ہم نے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ کے ذریعے عذاب دینا، صرف آگ کے پروردگار کے لیے مناسب ہے"۔

بَابٌ فِيْ قَتْلِ الضِّفْدَعِ

باب: مینڈک کو مار دینا

5269 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ: اَنَّ طَبِيْبًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضِفْدَعٍ، يَجْعَلُهَا فِيْ دَوَاءٍ فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا

❁❁ عبدالرحمان بن عثمان بیان کرتے ہیں: ایک طبیب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مینڈک کے بارے میں دریافت کیا: جسے وہ دوا میں شامل کرتا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مینڈک کو مارنے سے منع کیا۔

5267- وهو في "مصنف عبد الرزاق" (8410)، ومن طريقه اخرجه ابن ماجه (3224). وهو في "مسند أحمد" (3066)، و "صحيح ابن حبان" (5646).

Marfat.com

بَابٌ فِي الْخَذْفِ

باب: کنکری مارنا

5270 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الخَذْفِ قَالَ: اِنَّهُ لَا يَصِيْدُ صَيْدًا، وَلَا يَنْكَأُ عَدُوًّا، وَاِنَّمَا يَفْقَأُ الْعَيْنَ، وَيَكْسِرُ السِّنَّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری مارنے سے منع کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے ذریعے کوئی شکار نہیں ہوتا، اور نہ ہی دشمن زخمی ہوتا ہے، یہ آنکھ پھوڑ دیتی ہے یا دانت توڑ دیتی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِتَانِ

باب: ختنہ کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

5271 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْاَشْجَعِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ، قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ الْكُوْفِيُّ: عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ، اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَخْتِنُ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَنْهِكِي فَاِنَّ ذٰلِكَ اَحْظٰى لِلْمَرْاَةِ، وَاَحَبُّ اِلَى الْبَعْلِ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: رُوِيَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، بِمَعْنَاهُ وَاِسْنَادِهٖ

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ وَقَدْ رُوِيَ مُرْسَلًا

قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَمُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ مَجْهُوْلٌ وَّهٰذَا الْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ

❀❀ سیدہ ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مدینہ منورہ میں ایک خاتون ختنے کیا کرتی تھی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ختنہ گہرا نہ کیا کرو، کیونکہ اس سے عورت کو زیادہ لذت ملتی ہے اور شوہر کو بھی یہ زیادہ اچھا لگتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے، یہ روایت مرسل روایت کے طور پر نقل کی گئی ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محمد بن حسان نامی راوی مجہول ہے اور یہ روایت ضعیف ہے۔

5270–إسناده صحيح . وأخرجه البخاری (4841) و (6220)، ومسلم (1954)، وابن ماجه (3227) من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد .ولفظ البخاری فی الموضع الأول مختصر بالنهی عن الخذف . وأخرجه البخاری (5479)، ومسلم (1954)، والنسائی فی "الكبرى" (6990) من طريق عبد الله بن بريدة، ومسلم (1954)، وابن ماجه (17) و (3226) من طريق سعيد بن جبير، كلاهما عن عبد الله بن مُغَفل، به .ولفظ النسائی مختصر بالنهی عن الخذف . وهو فی "مسند أحمد" (16194) و (20540)، و"صحيح ابن حبان" (5949).

Marfat.com

بَابٌ فِيْ مَشْيِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الطَّرِيْقِ

باب: عورتوں کا مردوں کے ساتھ راستے میں چلنا

5272 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِيْ ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِي الْيَمَانِ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَبِيْ عَمْرِو بْنِ حِمَاسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ اَبِيْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِي الطَّرِيْقِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ: اسْتَأْخِرْنَ، فَاِنَّهٗ لَيْسَ لَكُنَّ اَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيْقَ عَلَيْكُنَّ بِحَافَّاتِ الطَّرِيْقِ فَكَانَتِ الْمَرْاَةُ تَلْتَصِقُ بِالْجِدَارِ حَتّٰى اِنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ مِنْ لُصُوْقِهَا بِهٖ

❁❁ حمزہ بن ابواسید انصاری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا: آپ اس وقت مسجد سے باہر تشریف لا رہے تھے اور راستے میں مرد اور عورتیں ایک ساتھ جا رہے تھے، نبی اکرم ﷺ نے خواتین سے فرمایا: تم پیچھے رہو، تمہارے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ تم راستے کے درمیان میں چلو، بلکہ راستے کے اطراف میں چلا کرو، تو خاتون دیوار کے ساتھ مل کر چلا کرتی تھی، یہاں تک کہ اس کا کپڑا بعض اوقات دیوار کے ساتھ اٹک جاتا تھا، یعنی وہ دیوار کے بالکل ساتھ ملی ہوئی ہوتی تھی۔

5273 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ الْمَدَنِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهٰى اَنْ يَّمْشِيَ يَعْنِيْ الرَّجُلَ بَيْنَ الْمَرْاَتَيْنِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی مرد دو عورتوں کے درمیان چلے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَسُبُّ الدَّهْرَ

باب: آدمی کا زمانے کو برا کہنا

5272- إسناده ضعيف لجهالة شداد بن أبي عمرو وأبي اليمان -وهو كثير الرجال .-وأخرجه يعقوب بن سفيان الفسوي في "المعرفة والتاريخ 1/ 344 "، والشاشي في "مسنده "(1515)، والطبراني /19(580)، والبيهقي في "شعب الإيمان "(7822) من طريق عبد العزيز بن محمد، بهذا الإسناد .ابن مسلمة محمد بن عثمان .وأخرجه الطبراني في "الأوسط "(13018) ، والدولابي في "الكنى 1/ 45 "، والبيهقي في "شعب الإيمان "(7821) من طريق الحارث بن الحكم، عن أبي عمرو ابن حماس مرسلاً، بلفظ ": ليس للنساء سراة الطريق ."ووقع عند الطبراني أن له صحبة، لكن في إسناده عند الطبراني إسحاق بن محمد المسيبي، وهو ضعيف الحديث .وهذا المرسل يعلُّ الموصول، فهذه علة ثانية للخبر .وله شاهد من حديث أبي هريرة عند ابن حبان (5601)، وابن عدي 4/ 1321، والبيهقي في "شعب الإيمان "(7823).

5273- وأخرجه البخاري في "التاريخ الكبير 3/ 234 "، والعقيلي في "الضعفاء 2/ 33 "، وابن عدي 3/ 955، والحاكم في "المستدرك 4/ 280 "، والبيهقي في "شعب الإيمان "(5446) و (5447) من طرق عن سلم بن قتيبة، بهذا الإسناد .

Marfat.com

5274 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ، وَابْنُ السَّرْحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: يُؤْذِيْنِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ، وَاَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِي الْاَمْرُ، اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

قَالَ ابْنُ السَّرْحِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، مَكَانَ سَعِيْدٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم مجھے ایذاء دیتا ہے، جب وہ زمانے کو برا کہتا ہے، حالانکہ میں زمانہ ہوں۔ زمانہ میرے دستِ قدرت میں ہے، میں رات اور دن کو پیدا کرتا ہوں''۔

ابن سرح نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ابن مسیّب سے منقول ہے۔ ابن سرح نے ''سعید'' کی جگہ ''ابن مسیّب'' نقل کیا ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5274- واخرجه البخاری (4826) و (7491)، ومسلم (2246)، والنسائی فی "الکبری" (11423) من طرق عن سفیان بهذا الإسناد. واخرجه مسلم (2246) من طریق معمر، عن الزهری به. واخرجه البخاری (6181)، ومسلم (2246)، والنسائی فی "الکبری" (11422) من طرق عن ابی هریرة. واخرج البخاری (6182)، ومسلم (2246) و (2247)، والنسائی (11423)

Marfat.com

8
جلدیں مکمل

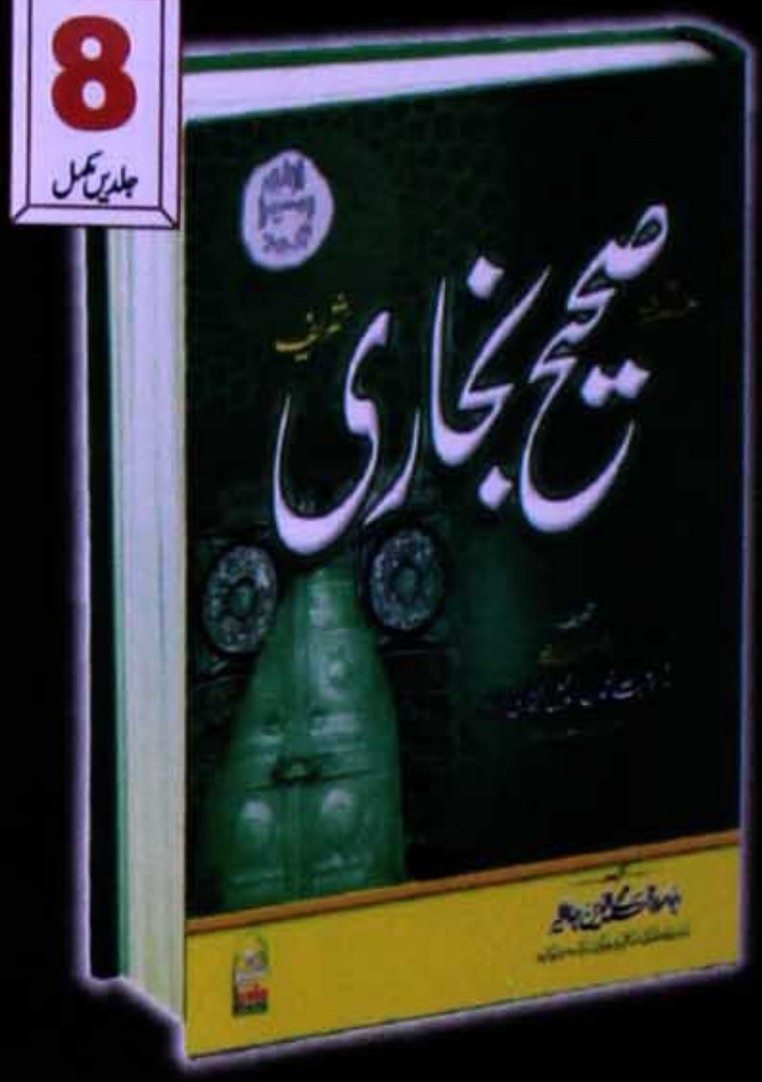

8
جلدیں مکمل

3
جلدیں مکمل

3
جلدیں مکمل

زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006
Shabbirbrother786@gmail.com

شبیر برادرز®